

صحیح

شریف

اشرفیہ شرح بیوی محمد مصطفیٰ

۳۲۲ء اخبار شریف بیوی کا شیخ پروردگار ایمان فوز و خیر

ترجمہ علامہ محمد تقی عثمانی



COPY RIGHT

All rights reserved

Exclusive rights by nomania kutab khana Lahore Pakistan. No part of this publication may be translated, reproduced, distributed in any form or by any means or stored in a data base retrieval system, without the prior written permission of the publisher.



نام کتاب مصحح شریف

تالیف: امام مسلم بن الحجاج

ترجمہ: علامہ وحید الرحمن

جلد: ششم

تاریخ اشاعت: اگست ۲۰۰۴ء

مطبوعہ: علی آصف پرنٹرز لاہور

نعمانی کتب خانہ
لاہور

E-mail: nomania2000@hotmail.com

۴۲۲ احادیث نبوی کا شرح پرفزا و ایمان افروز ذخیرہ

صَحِیح

مُشْتَرِف

شرحِ شریف

مختصر شرحِ نبوی

جلد



امام مسلم بن الحجاجؒ نے کئی لاکھ احادیث نبویؐ سے انتخاب فرما کر
مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:

علامہ وحید النہمانؒ

نعمانی مکتب خانہ

حق سٹوڈیو آرزو بازار لاہور 042-7321865



شرح اللہ کے نام سے جو خاندان نیرت دم و لا ہے

فہرست مضامین صحیح مسلم جلد ششم

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۹	آپ ﷺ کے پیر کا خوشبو دار حثرت کا ہونا۔	۱۱	رسول اللہ ﷺ کی سب کی زندگی اور حثرت کا آپ کو سلام کرنا۔
۴۱	آپ کے ہاتھوں کی آخری طرف اور آپ کے حلیہ کا بیان۔	۱۱	جن مقامات سے آپ کا جنازہ ہوا۔
۴۳	رسول اللہ ﷺ کے طریقہ غسل و وضو۔	۲۱	رسول اللہ ﷺ کے حضور میں کھانا۔
۴۳	آپ کے بڑا چپے کا بیان۔	۲۶	آپ کے تکرار کا بیان۔
۴۵	مہربانیت کا بیان۔	۲۶	رسول اللہ ﷺ جو ہدایت اور علم کے لئے جس کی مثال۔
۴۶	آپ کی عمر کا بیان۔	۲۶	آپ کو اپنی امت پر کسی شفقت تھی اس کا بیان۔
۴۹	رسول اللہ ﷺ کے ناموں کا بیان۔	۱۹	آپ کا نام انھیں ہوا۔
۵۰	آپ اللہ کو خوب جانتے تھے اور اس سے بہت ڈرتے تھے۔	۲۰	جب کسی امت پر اللہ کی مہربانی ہے تو اس کا شیر اس کے
۵۱	رسول اللہ ﷺ کی بیوی کا نام آپ ہے۔	۲۰	ساتھ لگا رہتا ہے۔
۵۲	بے ضرورت مسئلہ پر چھانٹنا۔	۲۰	عوض کوڑا کا بیان۔
	آپ جو شرع کا علم ہو اس پر چھانٹنا واجب ہے اور نہ بات دنیا	۲۸	فرشتوں کا آپ ﷺ کے ساتھ ہو کر لانا۔
	کی معاش کی نسبت اچھا رائے سے فرما دیں اس پر چھانٹنا واجب	۲۸	آپ ﷺ کی شہادت کا بیان۔
۵۶	نہیں ہے۔	۲۹	آپ ﷺ کی حیات کا بیان۔
۵۷	آپ کے بعد اللہ کی فضیلت۔	۲۹	آپ ﷺ کے اخلاق کا بیان۔
۵۷	حضرت علیؓ علیہ السلام کی زندگی کا بیان۔	۳۱	رسول اللہ ﷺ کی حیات کا بیان۔
۵۹	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی کا بیان۔	۳۳	بچوں پر آپ ﷺ کی شفقت کا بیان۔
۶۲	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا بیان۔	۳۳	آپ ﷺ کی حیات و شہادت کا بیان۔
۶۷	حضرت یحییٰ علیہ السلام کی زندگی کا بیان۔	۳۵	رسول اللہ ﷺ کی نبی اور مہربان معاشرت کا بیان۔
۶۷	حضرت زکریا علیہ السلام کی فضیلت کا بیان۔	۳۵	آپ ﷺ کا کوئی قول پر دم کرنے کا بیان۔
۶۸	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی فضیلت کا بیان۔	۳۶	آپ ﷺ کا کوئی قول سے بڑا اور ذرا بڑا۔
۷۵	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔	۳۷	آپ کا نام لیتے تھے حثرت کے واسطے۔
۸۰	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔	۳۸	آپ ﷺ کے بدن کی خوشبو زنی کا بیان۔
۸۶	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۳۸	حضرت ابن عباسؓ کی فضیلت۔	۹۰	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔
۱۵۲	حضرت ابوہریرہؓ کی فضیلت۔	۹۶	سید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔
۱۵۵	عالم ربناؓ کی فائدہ دہی کی فضیلت۔	۱۰۰	حضرت علقمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کی فضیلت۔
	جن لوگوں نے شہرہ رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی ان کی فضیلت۔	۱۰۲	ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔
۱۵۷	ابو موسیٰ اور ابو عامر اشعری کی فضیلت۔	۱۰۲	امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت۔
۱۵۷	اشعری لوگوں کی فضیلت۔	۱۰۳	علیؓ کی فضیلت۔
۱۵۹	ابو ذبیانؓ کی فضیلت۔	۱۰۳	زید بن حارثہ اور اسامہ بن زیدؓ کی فضیلت کا بیان۔
۱۶۰	جعفر بن ابی طالبؓ اور ابوبکرؓ کی فضیلت۔	۱۰۵	عبد اللہ بن مسعودؓ کی فضیلت۔
	حضرت علیؓ کی فضیلت۔	۱۰۶	حضرت خدیجہؓ کی فضیلت۔
۱۶۱	حضرت سلمانؓ کی فضیلت۔	۱۰۹	حضرت عائشہؓ کی فضیلت۔
۱۶۳	انصار کی فضیلت۔	۱۱۳	امام زکریاؓ کی فضیلت کا بیان۔
۱۶۳	غفار اور اسلم اور جحدہ اور اشج اور عزیزہ اور قیسہ اور دوس اور علیؓ کی فضیلت۔	۱۱۸	حضرت فاطمہؓ اور ہریرہ رضی اللہ عنہما کی فضیلت۔
۱۶۷	بہز لوگ کون ہیں۔	۱۲۳	اسم اللہؓ کی فضیلت۔
۱۷۱	قریش کی فضیلت۔	۱۲۳	اسم اللہؓ کی فضیلت۔
۱۷۱	رسول اللہ ﷺ کا اصحاب میں ایک دوسرے کو بھائی بنانے کا بیان۔	۱۲۳	اسم اللہؓ کی فضیلت۔
۱۷۲	رسول اللہ ﷺ کی ذات سے صحابہ رضی اللہ عنہم کو امن قضا اور صحابہؓ کی فضیلت۔	۱۲۳	حضرت سیدہ زینبؓ کی فضیلت۔
۱۷۳	صحابہؓ کی فضیلت۔	۱۲۵	ابو طلحہؓ کی فضیلت۔
۱۷۴	صحابہؓ کی فضیلت۔	۱۲۷	حضرت سیدہ زینبؓ کی فضیلت۔
۱۷۸	صحابہؓ کی فضیلت۔	۱۲۹	ابو ہریرہؓ کی فضیلت۔
۱۷۹	صحابہؓ کی فضیلت۔	۱۳۲	ابو ہریرہؓ کی فضیلت۔
۱۸۰	صحابہؓ کی فضیلت۔	۱۳۳	ابو ہریرہؓ کی فضیلت۔
۱۸۱	صحابہؓ کی فضیلت۔	۱۳۴	ابو ہریرہؓ کی فضیلت۔
۱۸۲	صحابہؓ کی فضیلت۔	۱۳۵	ابو ہریرہؓ کی فضیلت۔
۱۸۳	صحابہؓ کی فضیلت۔	۱۳۶	ابو ہریرہؓ کی فضیلت۔
۱۸۴	صحابہؓ کی فضیلت۔	۱۳۷	ابو ہریرہؓ کی فضیلت۔
۱۸۵	صحابہؓ کی فضیلت۔	۱۳۸	ابو ہریرہؓ کی فضیلت۔
۱۸۶	صحابہؓ کی فضیلت۔	۱۳۹	ابو ہریرہؓ کی فضیلت۔

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۲۰	ناپس خوردی حرام ہے۔	۱۸۷	نیکی اور سلوک اور ادب کے مسائل
۲۲۱	جھوٹ لانا برا ہے اور جی بڑا بھلا ہے ہے کھانے کی فضیلت اور	۱۸۸	نعل نماز پر والدین کی طاعت مقدم ہے۔
۲۲۲	جھوٹ کی مذمت۔	۱۸۹	پاس باپ کے دوستوں کے ساتھ سلوک کرنے کی فضیلت۔
۲۲۳	خسے کا بیان۔	۱۹۰	بھائی یا بھتیجی کے متنے۔
۲۲۴	انسان اس طرح پیدا ہوا کہ اس کا تہذیب نفس رکھ سکے۔	۱۹۱	آقا توڑ حرام ہے۔
۲۲۵	منہ پر مارنے کی ممانعت۔	۱۹۲	خدا اور نفیس اور دشمنی کا حرام ہونا۔
۲۲۶	چومنے کو کون کون کا حق متواتر اس کا عذاب۔	۱۹۳	مغیرہ دشمن کے دشمن اور دوستوں کو کسی مسلمان سے ٹھکر رہنا
۲۲۷	جینج میں ہتھیار لے جانے سے عذاب کی انتہا ہونے کے۔	۱۹۴	حرام ہے۔
۲۲۸	کسی مسلمان کو اختیار سے دارانے کی ممانعت۔	۱۹۵	بدگمانی اور لڑائی اور شک اور شک اور لڑائی حرام ہے۔
۲۲۹	راہوں سے مولیٰ چیز کے ہٹانے کا ثواب۔	۱۹۶	مسلمان پر ظلم کرنا یا اس کو مار مار کر حرام ہے۔
۲۳۰	جو چاندو رہتا ناہو اس کا تکلیف دینا حرام ہے جیسے بٹا کو۔	۱۹۷	کینہ بھگنے کی ممانعت۔
۲۳۱	غزوہ کرنا حرام ہے۔	۱۹۸	اللہ تعالیٰ کے واسطے محبت کی فضیلت۔
۲۳۲	اللہ کی رحمت سے کسی کو تادمیہ کرنا حرام ہے۔	۱۹۹	بیاد پرستی کرنے کا ثواب۔
۲۳۳	تاوان اور گناہ نفس کی فضیلت۔	۲۰۰	سوس کو کوئی بیادری یا تکلیف پہنچانے کا ثواب۔
۲۳۴	یہ کہنا منع ہے کہ لوگ جلا ہوئے۔	۲۰۱	ظلم کرنا حرام ہے۔
۲۳۵	مسیح کا حق۔	۲۰۲	اپنے بھائی کی مدد و تکلیف ہو مظلوم ہو ہر حال میں کرنے سے کیا مراد
۲۳۶	ملاقات کے وقت کثرت و بیعتی سے ملنا۔	۲۰۳	ہے۔
۲۳۷	انکھ کام میں غلغلہ کرنا مشتبہ ہے۔	۲۰۴	سوزن کا آئینہ میں آئینہ دوسرے کا دیکھنا ہونا۔
۲۳۸	نیک محبت کا حکم۔	۲۰۵	کچال دینے کی ممانعت۔
۲۳۹	بھینس کے پالنے کی فضیلت۔	۲۰۶	ظہور و عجز کی فضیلت۔
۲۴۰	جس شخص کا چہرے اور دھبہ کرے۔	۲۰۷	بیعت حرام ہے۔
۲۴۱	جب خداوند کریم کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو آسمان کے فرشتے	۲۰۸	مسلمانوں کی پرہیزگاری کی فضیلت۔
۲۴۲	بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔	۲۰۹	جس کی بدگمانی تو اس کی غلامی میں خطرہ داری کرے۔
۲۴۳	روحوں کے جھنڈ جھنڈ ہیں۔	۲۱۰	زنی کی فضیلت۔
۲۴۴	آدی اس کے ہونگا جس سے دوزخ دے۔	۲۱۱	جانوروں اور انسان کے ملاوڑ کو محبت نہ کرنے کا بیان
۲۴۵	نیک آدمی کی حریم دیکھنا اس کو فحش ہے۔	۲۱۲	جس پر آپ نے لعنت کی اور دوزخ لعنت کے لائق ہے نہ جہنم اس
۲۴۶	تقدیر کے مسائل	۲۱۳	پر محبت نہ ہوگی۔
۲۴۷	حضرت آدم اور حضرت نوحی کا مہارہ۔	۲۱۴	دوسروں سے لڑنے کی ممانعت۔
۲۴۸	دل اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔	۲۱۵	جھوٹ حرام ہے لیکن کسی جاپا درست ہے اس کا بیان۔

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۸۵	بری خفا اور بد خلقی سے بچنا	۲۵۰	ہر ایک چیز تقدیر سے ہے۔
۲۸۶	سوئے کے وقت کی دعا۔	۲۵۱	انسان کی تقدیر میں زمانہ کا حصہ لکھا جاتا۔
۲۸۹	دعاؤں کا بیان	۲۵۲	بچوں کا بیان کردہ جتنی ہیں یا روزی اور فطرت کا بیان۔
۲۹۳	اول روز میں اور سوتے وقت تسبیح کہنا۔	۲۵۵	عمر اور روزی تقدیر سے لکھا ہوا ہے جتنی ہے نہ گنتی ہے۔
۲۹۶	مرغ چلاتے وقت دعا مانگنا۔	۲۵۶	تقدیر پر ہرگز دیر نہ کئے کا حکم۔
۲۹۶	خوشی کی دعا۔	۲۵۸	علم کے مسائل
۲۹۷	سبحان اللہ و بحمدہ کی فضیلت۔	۲۵۸	قرآن مجید میں جو آیات مکتبہ ہیں ان میں کون کون کیا منع ہے۔
۲۹۷	پڑھ چھپے دعا کرنے کی فضیلت۔	۲۵۹	بڑا بھگڑا لڑکوں؟
۲۹۸	کھانے پینے کے بعد خدا کا شکر کا مستحب ہے۔	۲۶۰	یہود و نصاریٰ کے طریقوں پر چلنے کا بیان
۲۹۸	جلدی نہ کرے تو دعا قبول ہوتی ہے۔	۲۶۱	آخر زمانہ میں علم کی کیا ہوتا۔
۲۹۹	جنتیں اور روزیوں کا بیان۔	۲۶۳	جو شخص اچھی بات جاری کرے یا بری بات جاری کرے۔
۳۰۱	غار والوں کا قصہ۔		ذکر الہی اور توبہ اور استغفار کے مسائل
۳۰۳	توبہ کے مسائل		
۳۰۷	معفرت مانگنے کی فضیلت۔	۲۶۶	اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت۔
۳۰۸	پیشہ کر کے کی فضیلت اور اس کا ترک جائز ہونے کا بیان۔	۲۶۷	اللہ تعالیٰ کے ۹۹ اسموں کا بیان۔
۳۰۹	اللہ تعالیٰ کی رحمت غم سے زیادہ ہے۔	۲۶۸	یوں دعا کرنا منع ہے کہ اگر تو چاہے بخش مجھ کو۔
۳۱۳	بار بار گناہ کرے اور بار بار توبہ کرے تو قبول ہوگی۔	۲۶۹	سوت کی آرزو کرنا منع ہے۔
۳۱۵	اللہ تعالیٰ کی غیرت کا بیان۔	۲۷۰	جو شخص اللہ سے ملنے کی یاد رکھتا ہے۔
۳۱۶	بچوں سے برائیاں سننے کا بیان۔	۲۷۱	اللہ تعالیٰ کی یاد اور قرب کی فضیلت۔
۳۱۸	خون کرنے والے کی توبہ قبول ہوگی۔	۲۷۳	دنیا میں مذہب ہو جانے کی دعا کرنا مکروہ ہے۔
۳۲۰	مسلمان کا مذہب کافر ہوں گے۔	۲۷۴	ذکر الہی جس مجلس میں ہو اس کی فضیلت۔
۳۲۲	کعب بن مالک اور ان کے دونوں باروں کی توبہ کا بیان۔	۲۷۵	آپ ﷺ کو کون سی دعا کرتے۔
۳۲۳	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر جو جنت تھی اس کا بیان۔	۲۷۶	لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور دعا کی فضیلت۔
۳۲۳	آپ ﷺ کی کوئی بھی برکت اور صحت کا بیان ہے۔		قرآن مجید کی حفاظت اور ذکر الہی کے لئے منع ہونے کی فضیلت۔
	منافقوں کی صفت اور ان کے حکم کے مسائل	۲۷۸	
۳۲۵		۲۸۱	عداوتی کی معفرت مانگنے کی فضیلت۔
۳۵۲	قیامت اور جہنم اور روزی کے بیان میں۔	۲۸۱	توبہ کے بیان میں
۳۵۵	مخلوق اور آدمی ابتداء کے بیان میں	۲۸۱	آپ ﷺ کو کونسا افضل ہے۔
۳۵۶	اہل جنت کی پہنائی	۲۸۳	دعاؤں اور عبادت اللہ کا بیان۔

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۰۸	اس نگر کے جلسہ ہانے کا بیان جو بیت اللہ ...	۳۵۹	آیت ابن الانسان بعضی کا نشان نزل
۳۱۰	فتوں کے لڑنے کا بیان	۳۶۲	شق اخر کا بیان
۳۱۸	قیامت آنے سے پہلے فرات میں سونے کا پہاڑ ...	۳۶۳	کافروں کا بیان
۳۲۰	تقسیم کے بارے میں	۳۶۴	کافروں سے زمین بھر سونا بطور فدیہ طلب کرنے کا بیان
۳۲۵	ان کتابوں کا بیان جو قیامت سے قبل ہوں گی	۳۶۵	باب کافروں کا شر
۳۲۷	قیامت سے پہلے مدینہ کی آبادی کا بیان	۳۶۵	دنیا میں رکھتے دیکھنے والے کو ختم ...
۳۲۷	مشرق سے فتوں کا بیان جہاں سے شیطان ...	۳۶۶	مومن کو گنہگار کا بدلہ دینا اور آخرت میں ملے گا۔
۳۲۸	قیامت سے قبل ہوں گی فتوں کا اور انھیں کی مہارت کرنے کا	۳۶۶	مومن اور کافر کی مثال۔
۳۲۹	بیان	۳۶۸	مومن کی مثال بھوکے کدورت کی ہے۔
۳۳۷	انہیں یاد کیا گیا۔	۳۶۹	شیطان کا شراد مسلمانوں میں۔
۳۳۵	دہاں کا بیان۔	۳۷۰	کوئی اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں نہ جائے گا بلکہ اللہ کی
۳۵۷	دہاں کے جاسوس کا بیان۔	۳۷۱	رحمت سے۔
۳۶۳	دہاں کے باب میں باقی حدیثوں کا بیان۔	۳۷۲	عمل بہت کرنا اور مہارت میں کوتاہی کرنا۔
۳۶۳	فساد کے وقت مہارت کرنے کی فضیلت کا بیان۔	۳۷۵	دعا میں سماندہ کی۔
۳۶۳	قیامت کا قریب ہونا۔	کتاب الجنۃ و صفۃ نعیما و اہلہا	
۳۶۶	صور کی آوازوں کی گونجوں میں کتنا مصلی ہوگا۔	۳۷۷	جنت کا اور جنت کے لوگوں کا بیان
ان حدیثوں کا بیان جو		۳۷۸	اس بات کا بیان کہ جنت میں پروردگار تعالیٰ ...
۳۶۸	دنیا سے نفرت دلاتی ہیں۔	۳۷۹	جنت کے بارگاہ اور اس میں موجود نعمتوں اور ...
۳۶۸	قوم خود کے گمراہ میں جانے سے ممانعت مگر جو ...	۳۸۰	اس بات کا بیان کہ جنت میں پہلے ...
۳۸۱	جائے۔	۳۸۱	جنت اور اہل جنت کی صفات اور ان کی زندگی کا بیان ...
۳۸۲	یہ وہ لوگ ہیں جنہیں سے سلوک کرنے کی فضیلت۔	۳۸۳	جنت کے ایک کردہ کا بیان جنہ کے دل ...
۳۸۲	مسجد ہانے کی فضیلت۔	۳۸۵	جنم کا بیان اور اللہ تعالیٰ ہم کو اس سے بچائے۔
۳۸۳	سکین اور مسافر پر خرچ کرنے کا کتاب۔	۳۹۳	دنیا کی نگاہ اور شر کا بیان۔
۳۸۳	ریا اور زنا کی حرمت	۳۹۵	قیامت کے دن کا بیان۔
۳۸۵	زبان کردہ کے کا بیان۔	۳۹۶	دنیا میں مٹنے والی چیزوں کی اور دوزخ کی اور دوزخ کی ...
۳۸۶	جو شخص اور اس کو صحبت کرے اور خود عمل نہ کرے اس کا	۳۹۹	مرد سے اس کا لگاؤ اور اللہ تعالیٰ کا بار اور قبر کے خطاب کا بیان۔
۳۸۶	طراپ۔	۴۰۵	حساب کا بیان۔
۳۸۶	انسان کو اپنے دلوں کو کھلا دینا۔	۴۰۵	موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے ایک گمان رکھنا۔
۳۸۷	پیشگی دینے کا جواب اور جہاں کی کراہت۔	۴۰۷	فتوں اور قیامت کی کتابوں کا بیان۔

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۹۶	حدیث۔	۴۸۹	متفرق حدیثوں کے بیان میں
۵۰۳	رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کی حدیث۔	۴۹۰	مومن کا معاملہ مبارک کا سارا ذخیرہ ہے
	قرآن شریف کی آیتوں کی تفسیر	۴۹۰	بہت تعریف کرنے کی ضمانت۔
۵۰۷	کے مسائل	۴۹۲	بات کچھ کر کہنا اور علم کو کھولنا۔
۵۱۵	اللہ تعالیٰ کے قول ﴿اعوذوا بکم عند کل یک﴾	۴۹۳	اصحاب لا قدر و کافہ۔
۵۱۶	سورہ براقہ اور انفال اور مائتہ کے بارے میں		ابو ایسر کے قصہ کا بیان اور ہاجرہ رضی اللہ عنہ کی لمبی



کِتَابُ الْفَضَائِلِ فضیلتوں کے مسائل

بَابُ فَضْلِ نَسَبِ النَّبِيِّ ﷺ وَنَسَبِ
الْخَيْرِ عَلَيْهِ قَبْلَ النَّبِيِّ
باب: رسول اللہ کے نسب کی بزرگی اور پتھر کا آپ کو
سلام کرنا

۵۹۳۸- عَنْ وَائِلَةَ بِنْتِ الْأَسَدِ قَالَتْ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى خِثَانَةَ
مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ خِثَانَةَ
وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَى مِنْ
بَنِي هَاشِمٍ))

۵۹۳۸- وائلہ بن اسعد سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ
ﷺ سے آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ نے اسماعیل کی اولاد میں
سے کنانہ کو چنا اور قریش کو کنانہ میں سے اور بنی ہاشم کو قریش میں
سے اور مجھ کو بنی ہاشم میں سے۔

۵۹۳۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ((إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجْرًا بِمَكَّةَ كَانَ
يُسَلَّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أَتَيْتُ ابْنَ لَأَعْرَفَةَ الْأَنْدَلِيِّ))

۵۹۳۹- جابر بن سمرة سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
میں پہچانتا ہوں اس پتھر کو جو مکہ میں ہے وہ مجھے سلام کیا کرتا تھا
نبوت سے پہلے۔ میں اس کو اب بھی پہچانتا ہوں۔

بَابُ تَفْصِيلِ نَسَبِنا ﷺ عَلَى جَمِيعِ الْخَلَائِقِ
باب: تمام مخلوقات سے آپ کا درجہ زیادہ ہونا

۵۹۴۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

۵۹۴۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

(۵۹۳۸) ☆ غوی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ اور عرب قریش کے کئی گنے اسے اس طرح باقی کے کتودہ قریشی نہیں دے سکتے
ہاں نہیں ہیں البتہ مطلب کی دلائی بنی ہاشم کی کتو ہے کہ کتو دونوں ایک ہیں جسے دوسری حدیث میں آیا ہے۔

(۵۹۳۹) ☆ اگرچہ آپ دنیا میں بھی تمام دلا آدم کے سردار ہیں مگر دنیا میں کا فر اور منافق آپ کی سرداری سے مگر ہیں آخرت میں کوئی
مکرت نہ ہوگا اور سرداری آپ کی بخوبی کمال چاہے گی۔ اور یہ کلمہ آپ نے غزوات سے نہیں فرمایا جیسے دوسری روایت میں تصریح ہے

نے فرمایا میں لوہا آدم کا سردار ہوں گا قیامت کے دن اور سب سے پہلے میری قبر پھینکی اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔

باب: رسول اللہ ﷺ کے معجزوں کا بیان

۵۹۳۱- انس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے پانی ملا کر ایک ٹپ لایا گیا پھیلا ہوا لوگ اس میں سے وضو کرنے لگے۔ میں نے ابراہیم کو کہا تو ساتھ سے اسی آدمی تک نے وضو کیا ہوگا۔ میں پانی کو دیکھ رہا تھا آپ ﷺ کی انگلیوں سے پھوٹ رہا تھا۔

۵۹۳۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ مصر کی نماز کا وقت آگیا تھا اور لوگوں نے وضو کیا پانی وضو پانی نہ ملا پھر تھوڑا سا وضو کیا پانی رسول اللہ ﷺ کے سامنے لایا گیا آپ نے اس برتن میں اچھا تھو رکھ دیا اور لوگوں کو حکم دیا اس میں وضو کرنے کا۔ انسؓ نے کہا میں نے دیکھا پانی آپ کی انگلیوں میں سے پھوٹ رہا تھا۔ پھر سب لوگوں نے وضو کیا یہاں تک کہ انہر والے نے بھی۔

۵۹۳۳- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب زوراء میں تھے اور زوراء ایک مقام ہے مدینہ میں بازار اور مسجد کے قریب۔ آپ نے ایک بچہ پانی کا مشکوٰۃ اور اپنی بھتیجی اس میں رکھ دی تو آپ کی انگلیوں میں سے پانی پھوٹنے لگا اور تمام اصحاب نے وضو کر لیا۔ قرآن نے کہا میں نے انسؓ سے کہا اے

فَالرَّسُولُ وَاللَّهُ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُكُمْ (وَلَوْ أَنَّمَا يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَأَوَّلُ شَالِحٍ وَأَوَّلُ مُشْطَعٍ)۔

بَاب فِي مُعْجَزَاتِ النَّبِيِّ ﷺ

۵۹۴۱- عن انس رضي الله عنه أن النبي ﷺ دعا بماء فأتى بقدح زجاج فخرج فغسل القدمين فغسلوا فغسلوا ما بين السنتين إلى الثمانين قال فغسلت أظفاري إلى السماء يبع من بين أصابعه۔

۵۹۴۲- عن انس بن مالك أنه قال رأيت رسول الله ﷺ وحده صلاة العصر فالتمس الناس الوضوء فلم يجدوه فأتى رسول الله ﷺ بوضوء فوضع رسول الله ﷺ يمينه في ذلك الإناء يذو وأمر الناس أن يتوضؤوا منه قال فركبت الماء يبع من تحت أصابعه فتوضأ الناس حتى توضؤوا من عند آخرهم۔

۵۹۴۳- عن انس بن مالك أن نبي الله ﷺ صلى الله عليه وسلم وأصحابه بالزوراء بالشوق فمدوا قدحا بقدح فيه ماء فوضع كفه فيه فغسل يمينه من بين أصابعه فتوضأ جميع أصحابه قال

تو ہے بلکہ حکم الہی سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا واما بعد فاعلموا انک لست من انبیاء ولا من رسل ولا من اولاد انبیاء ولا من اولاد رسل۔

اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ آپ تمام مخلوقات سے افضل ہیں کیونکہ اہل سنت کے نزدیک تو ہی خدا کے سے افضل ہیں اور دوسری حدیث میں جو آیا ہے فقہروں میں ایک کو دوسرے پر بزرگی نہ دیا اس کا جواب ہے کہ شاید یہ حدیث اس سے پہلے کی ہے بعد اس کے آپ کو مظلوم ہوا کہ آپ سب سے افضل ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ لوگ اور قاضی پر حملہ ہے تیسرے مراد اس سے یہ ہے کہ اس طرح پر ایک کی بزرگی بیان کر کے کہ دوسرے کی توہین نہ لگے۔ چوتھے یہ کہ اس تفصیل سے ممانعت ہے جس سے جھگڑا اور فتنہ پیدا ہو یا پھر یہ کہ جس جوت میں کوئی تفصیل نہیں ہے بلکہ اور خصائص کی وجہ سے ہے۔ (نووی)

قَالَتْ كُنْتُ كَأَنَّمَا بَايَ أَخِي خَمْرَةَ قَالَ كَأَنَّمَا بَايَ أَخِي خَمْرَةَ
الْقَالَةُ يَا

۵۹۴۴- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ وَأَنَّ يَأْتِيهِ مَاءٌ لَا يَغْتَمِرُ أَصَابِعُهُ لَوْ قُدِّرَ مَا يُؤْكَلُ مِنْ مَتَاعِهِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ ذَلِكَ مِنْ حَيْثُ هِشَامٌ.

۵۹۴۵- عَنْ حَبِيبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أُمَّ سَالِمَةَ كَانَتْ تُهْبِئُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَدَاةٍ لَهَا مَسْأَلَةٌ فَأَتَاهَا بَنُوهَا فَبَسَّالُونَ الْمَاءَ وَلَمْ يَسْأَلُوا مِنْ شَيْءٍ فَتَعَبَّدَ بِلَى الَّذِي كَانَتْ تُهْبِئُ فِيهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَجَدَّ بِهِ سَمْعًا فَمَا رَأَى إِلَيْهِمْ لَهَا أَثَمَ فِيهَا حَتَّى عَصَمَتْهُ وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((غَضَبْتُهَا)) قَالَتْ لَعَنَ قَالَ ((لَوْ تَوَضَّعْتُهَا مَا رَأَى قَالِمًا)).

۵۹۴۶- عَنْ حَبِيبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَحْلًا أَمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْعِهِمْ فَأَطَاعُوا شَرْفَ وَسَنَ شَوْعٍ فَمَا رَأَى لِرَحْلٍ بِأَكْلٍ مِنْهُ وَلَمْ يَرَهُ وَصَبَّغَتْهَا حَتَّى كَفَّهَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَكُنْ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ وَتَقَامَ لَكُمْ.

۵۹۴۷- عَنْ مُعَاذِ بْنِ حَبِيبٍ الْخَمِيرِيُّ قَالَ عَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامَ غَزْوَةَ ثَوَلَةَ فَكَانَ يَجْتَمِعُ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا حَتَّى

ابو حذافہ کہتے آدمی اس وقت ہوں گے اس نے کہا قریب تین سو آدمیوں کے تھے (شاہد یہ دوسرے وقت کا کر رہے)۔

۵۹۴۴- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ زوراء میں تھے آپ کے پاس ایک برتن لایا گیا اس میں اٹکاپی تھا کہ آپ کی انگلیاں نہیں ڈوق تھیں یا انگلیاں نہیں جھکتی تھیں پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے لوہا گزری۔

۵۹۴۵- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ام مالک رسول اللہ ﷺ کو ایک بچی میں گھی بچھا کرتی تھی تھک کے طور پر پھر اس کے بیٹے آتے اور اس سے سائل ہاتھ لگتے اور گھر میں کچھ نہ ہوتا تو ام مالک اس بچی کے پاس جاتی اس میں گھی ہوتا اسی طرح ہمیشہ اس کے گھر کا سائل قائم رہتا ایک بار ام مالک نے (حرص کر کے) اس بچی کو نچوڑ لیا پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی آپ نے فرمایا اگر تو اس کو بوسہ دیتی رہے دیتی (اور ضرورت کے وقت لیتی جاتی) تو وہ ہمیشہ قائم رہتا۔

۵۹۴۶- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ سے کہا تاں گنا تھا آپ نے اس کو آدھا سبق جو دیئے (ایک سبق ساتھ ساتھ کا ہوتا ہے) پھر وہ شخص اور اس کی بی بی اور مہمان ہمیشہ اس میں سے کھاتے رہے یہاں تک کہ اس شخص نے ام مالک کو پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ نے فرمایا اگر تو اس کو نہ مانتا تو ہمیشہ اس میں سے کھاتے اور وہ ایسا ہی رہتا (کیوں کہ ماپنے سے اللہ کا پھر وہ سا پانچا ۳۲ رہا اور بے صبری نمود ہوئی پھر رکت کہاں رہے گی)۔

۵۹۴۷- معاذ بن جبل سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جس سال تبوک کی لڑائی ہوئی آپ اس سفر میں جمع کرتے دو نمازوں کو تو عہر اور عصر ملا کر پڑھی اور مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی ایک دن آپ نے نماز میں میری پھر

إِنَّا كُنَّا بَوْمَنَا أَمَرَ الصَّلَاةِ ثُمَّ حَرَجَ فَمَلَى
الْعَلْفُ وَالْعَصْرُ حَبِيبًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ حَرَجَ بَعْدَ
ذَلِكَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ حَبِيبًا ثُمَّ قَالَ
(إِنَّكُمْ سَتَأْتُونَ عَلِيًّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَنِ ثَوَلٍ
وَأَنَّكُمْ لَنْ تَأْتَوْهَا حَتَّى يَنْصَحِيَ النَّهَارُ فَمَنْ
جَاءَهَا مِنْكُمْ فَلَا يَمَسُّ مِنْ مَالِهَا شَيْئًا حَتَّى
آتِيَ) فَجَسَّعَهَا وَقَدْ سَقَتْهَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ وَالْعَمْرُ
وَقَالَ الشَّرَاءُ بَعْضُ بَعْضٍ مِنْ مَالٍ قَدْ فَتَّاهُمَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هَلْ
مَسَسْتُمَا مِنْ مَالِهَا شَيْئًا)) قَالَا نَعَمْ فَسَبَّحَنَا
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِمَا نَا شَاءَ
اللَّهُ ثُمَّ يَقُولُ قَالَ ثُمَّ عَزَمُوا بِاللَّيْمِ مِنَ الْعَمْرِ
فَلَمَّا قَلِيلًا حَتَّى اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ قَالَ وَغَسَلَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ وَوَجَّهَهُ ثُمَّ أَعَادَهُ
فِيهَا فَخَرَّتِ الْعَمْرُ بِمَا مَشَّهَرُ أَوْ قَالَ غَرِبَ
شَلُّ لَوْ عَلِيٍّ لِمَا قَالَ حَتَّى اسْتَقْبَى لِمَا ثُمَّ
قَالَ ((يَوْشِكُ نَا لِمَا إِنْ طَلَسَتْ بِكَ حَيَاةُ أَنْ
تَرَى مَا هَافَا قَدْ مَلَى جَنَانًا))

۵۹۴۸- عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ عَرَضَهَا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَزْوَةً ثَوَلًا فَاتَّيَا وَدَوِيَ الْغُرَى
عَلَى حَبِيبَةِ الْغُرَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
اخْرُصُوهَا فَخَرَّصَهَا وَخَرَّصَهَا رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ عَشْرَةَ لَوْ شِئَ وَقَالَ ((اخْرِصُوهَا حَتَّى تَرُجِعَ
إِلَيْكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) وَاسْتَلَمَتْ حَتَّى قَدِمَا
ثَوَلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((سَتُهْبُ عَلَيْكُمْ
الْبَيْلَةُ رِبْحٌ شَدِيدَةٌ فَلَا يَلْقُ فِيهَا أَحَدٌ مِنْكُمْ

لکے اور ظہر اور عصر کا کر پڑھی پھر اندر چلے گئے۔ پھر نکلے اس کے
بعد مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی۔ بعد اس کے فرمایا تم کل خدا
چاہے جو کہ جسے پر پہنچو گے اور نہیں پہنچو گے جب تک
وہ نہ نکلے اور جو کوئی جاوے تم شے سے اس چشمہ کے پاس تو اس
کے پانی کو ہاتھ نہ لگاوے جب تک میں نہ آؤں۔ حذافہ لے کہا پھر
ہم اس چشمے پر پہنچے ہم سے پہلے وہاں دو آدمی پہنچ گئے تھے اور چشمہ
کے پانی کا یہ حال تھا کہ جونی کے تسمہ کے برابر پانی ہو گا وہ بھی
آہستہ آہستہ بہ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
دونوں آدمیوں سے پوچھا تم نے اس کے پانی میں ہاتھ لگایا؟ انہوں
نے کہا ہاں۔ آپ نے ان کو برا کہا (اس لیے کہ انہوں نے ہم کے
خلاف کیا) اور جو اللہ کو منحور تھا وہ آپ نے ان کو غالب پھر لوگوں
نے چلوں سے تھوڑا تھوڑا پانی ایک برتن میں جمع کیا۔ آپ نے
اسے **چھوٹا** ہاتھ اور منہ اس میں دھوئے پھر وہ پانی اس چشمہ میں
ڈال دیا۔ وہ چشمہ جوش مہر کر بنے لگا پھر لوگوں نے پانی پلانا شروع
کیا (آدمیوں اور جانوروں کو)۔ بعد اس کے آپ نے فرمایا اسے
معدا اگر جری زعفرانی ری تو تو دیکھے گا اس کا پانی ہاتھوں کو بھر دے
گا (یہ بھی آپ کا ایک بڑا معجزہ تھا اس لشکر میں تیس ہزار آدمی
تھے اور ایک روایت میں ہے کہ ستر ہزار آدمی تھے)۔

۵۹۴۸- ابو حمید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ
نکلے جب جو کہ کی جنگ تھی تو راوی الغری (ایک مقام ہے مدینہ
سے تین میل کے فاصلہ پر شام کے راستہ میں) میں ایک باغ پر پہنچے
جو ایک عورت کا تھا آپ نے فرمایا اندازہ کرو اس باغ میں کتنا میوہ
ہے ہم نے اندازہ کیا اور رسول اللہ کے اندازے میں دوس دس
معلوم ہوا آپ نے اس عورت سے کہا تو یہ گنتی یاد رکھنا جب تک
ہم لوٹ کر آویں اگر خدا چاہے۔ پھر ہر ٹوک آگے چلے یہاں تک
کہ جو کہ میں پہنچے۔ رسول اللہ نے فرمایا آج کی رات زور کی آمد

فَمَنْ كَانَ لَهُ يَوْمٌ فَلْيُسِّدْ عَقَالَهُ» فَبَيَّثَ رِيحَ
شَدِيدَةً فَفَاقَ رَجُلٌ مَحْسَنَتَهُ الرِّيحَ حَتَّى أَتَتْهُ
بِحَاتِلِي طَحِيٍّ وَهَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْعُلَمَاءِ صَاحِبِ
بَلَدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحُجَابٍ وَأَعْلَى لَهُ
بَغْلَةٌ يُسَاعِدُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
وَأَعْلَى لَهُ بُرْجَانُ ثُمَّ أَتَيْنَا حَتَّى قَبِضْنَا وَابْوَى
الْقُرَى لَسَالِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمُرَّةً عَنْ
حَدِيثِهَا ((كَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا)) فَقَالَتْ عَشْرَةٌ
أَوْ سَبْعُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنِّي مُسْرِعٌ
فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ بَعِي وَفَنْ شَاءَ
فَلْيَمْكُثْ)) فَخَرَجْنَا حَتَّى أَشْرَقَا عَلَى الْقَدِيدِ
فَقَالَ ((هَذِهِ طَائِفَةٌ وَهَذَا أَحَدٌ وَهُوَ جَبَلٌ يُجَلُّهَا
وَتَجَلُّهُ)) ثُمَّ قَالَ ((إِذَا خَرَجَ دُورُ الْإِنصَارِ دَارُ
بَنِي النَّجَارِ ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْقَاهِطِ ثُمَّ دَارُ
بَنِي عَبْدِ الْخَارِثِ بَنِي الْحَزْزَجِ ثُمَّ دَارُ بَنِي
سَاعِدَةَ وَهِيَ تَحُلُّ دُورَ الْإِنصَارِ حَتَّى)) فَلَجِبَا
سَعْدُ بْنُ عَدْنَةَ فَقَالَ كَيْفَ أَسْمَاؤُكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ كَيْفَ دُورُ الْإِنصَارِ فَمَعَلْنَا آخِرًا فَأَقْرَبَا
سَعْدُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
خَرِرتْ دُورُ الْإِنصَارِ فَمَعَلْنَا آخِرًا فَقَالَ ((أَوْ
تَسِرْ بِحَسَنِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ النَّجَارِ))

پہلے گئی تو کوئی کھڑا نہ ہوا اور جس کے پاس کوئی نہ تھا وہ اس کو مضبوط
 پانچہ دوپے بھر رہا تھا اور دوسری آنکھیں چلی۔ ایک شخص کھڑا ہوا
 اس کو ہولناک لگتی اور اس کے دو پیٹروں میں ڈال دیا۔ اس کے بعد
 علماء کے بیٹے کا بیٹی جو اہل کاحاکم تھا آپ ایک کتاب لے کر اور رسول
 اللہ کے لیے ایک سفید شجر تھک لایا۔ رسول اللہ نے اس کو جواب دیا
 اور ایک چادر تھک لی۔ پھر ہم لوگ نے یہیں تک کہ دوسری ہفتی میں
 پہنچے آپ نے اس عورت سے پنج کے میوے کا حال پوچھا تھا میوہ
 لگا؟ اس نے کہا پورے دس دن لگا آپ نے فرمایا میں جلدی
 جانا کا حکم میں سے جس کا بی بی چاہے وہ میرے ساتھ جلدی چلے اور
 جس کا بی بی چاہے خیر ہو۔ ہم لگے یہیں تک دینہ دکھائی دیتے
 لگا آپ نے فرمایا یہ غلابہ ہے (غلابہ دینہ منورہ کا نام ہے) اور یہ احد
 پہاڑ ہے جو ہم کو چاہتا ہے اور ہم اس کو چاہتے ہیں۔ پھر فرمایا انصار
 کے سب گھروں میں بنی خبار کے گھر بھرتے ہیں (کیونکہ وہ سب سے
 پہلے مسلمان ہوئے۔) پھر بنی عبدالمطلب کا گھر پھر بنی حارث بن
 خزرج کا گھر پھر بنی ساعدہ کا گھر اور انصار کے سب گھروں میں
 بھرتی ہے۔ پھر سعد بن عبادہ تم سے ملے ابو اسید نے ان سے کہا تم
 نے نہیں سنا رسول اللہ نے انصار کے گھروں کی بھرتی بیان کی تو ہم
 کو سب کے اخیر کر دیا یہ سن کر سعد نے رسول اللہ سے ملاقات کی
 اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے انصار کی فضیلت بیان کی اور ہم کو
 سب کے آخر میں کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم کو یہ کافی نہیں ہے
 کہ تم اچھول میں رہو۔

٥٩٤٩ عَنْ خَمْرٍو بْنِ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ
وَفِي كُلِّ قَوْمٍ الْفَائِزُ خَيْرٌ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ
قِصَّةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَرَأَى فِي حَدِيثِ وَعْثِ بْنِ فُكَيْكَةَ

۵۹۳۹- ترجمہ دینی جو جو پر گزرا اس میں سعد بن عبادہ کا قصہ
 نہیں ہے اور یہ زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے
 واسے کو اس کا ملک کھودا۔

لَهُ رَسُولٌ إِلَيْهِ يَخْرِجُهُمْ مَبْعُوثِينَ فِي حُلِيِّهِمْ
وَهُمْ يَخْبَتُونَ إِلَيْهِ رَسُولٌ إِلَيْهِمْ

بَابُ قَوْلِهِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى

بَابُ: آتِی کے توکل کا بیان

۵۹۵۰- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم جہاد کو
گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف ہم نے
آپ کو ایک وادی میں پایا جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے۔ آپ
ایک درخت کے تنے اترے اور اپنی تلوار ایک شاخ سے ٹکادی اور
لوگ جدا جدا بچل گئے اسی وادی میں درختوں کے سایوں میں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص میرے پاس آیا
میں سوراخا اس نے تلوار اتاری۔ میں جاگادو میرے سر پر کھڑا تھا
مجھے اس وقت خبر ہوئی جب اس کے ہاتھو میں تلوار آگئی۔ وہ
بولا اب تمہیں کون بچا سکتا ہے مجھ سے؟ میں نے کہا اللہ بچے
دوسری بار اس نے یہی کہا میں نے کہا اللہ۔ یہ سن کر اس نے تلوار
پیام میں کر لی۔ وہ شخص یہ بیٹھا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس سے کچھ غرض نہ کیا۔

۵۹۵۱- جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
انہوں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ
نجد کی طرف جب آپ لوٹے وہ بھی ساتھ لائے ایک روز دو پہر
کے وقت پھر بیان کیا اسی حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر
گزری۔

۵۹۵۲- ترمذی و ابوداؤد و ترمذی

۵۹۵۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ بَيْلِ تَحَدٍ فَأَقْرَسَنَا رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ فِي رَأْسِ خَيْمِ الْوُضُوءِ فَتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ نَحْنُ شَعْرَةً فَلَقْنَا مَيْلَةً بِنَفْسِي مِنْ
أَفْصَانِيهَا قَالَ وَتَمَرَّقَ النَّاسُ فِي الْوَادِي
يَسْتَقِيلُونَ بِالْخَيْمِ فَلَا قِتَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ
رَحْلًا أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ فَأَعَادَ السَّيْفَ فَاسْتَقْبَلْتُهُ
وَهُوَ قَرِيبٌ عَلَيَّ رَأْسِي فَلَمْ أَشْعُرْ إِلَّا وَالسَّيْفُ
مَسَّنِي فِي بَيْتِي فَقَالَ لِي نَسْرُ يَسْتَعِزُّ بِنَبِيٍّ قَالَ
قُلْتُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ فِي الْغَايَةِ مَنْ يَسْتَعِزُّ بِنَبِيٍّ
قَالَ قُلْتُ اللَّهُ قَالَ فَخَذَّ السَّيْفَ فَيَا هُوَ خَا
جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يَغْرِبْ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۵۹۵۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ
وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ غَزَا
مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَزْوَةَ بَيْلِ تَحَدٍ فَلَمَّا قَتَلَ النَّبِيُّ
ﷺ قَتَلَ مَعَهُ فَأَقْرَسَتْهُمْ الْقَابِلَةُ لَيْلًا ثُمَّ ذَكَرُوا
نَحْوَ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ وَمَعْمَرٍ

۵۹۵۲- سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ إِذَا كُنَّا بِلَدَانِ الرَّقَاعِ يَمْقُصُ حَبِيبُ الرَّقْعِيِّ

(۵۹۵۰) یہاں اللہ توکل اور بہادری اور احتیاط اور عزیمت اس کو کہتے ہیں ایسے سخت وقت میں بھی مضبوط رہے ہوں تو سب اچھی
مصلحتوں کا دعویٰ کرتے ہیں اور یہی دعویٰ جیسا کہ ہماری پراختیاں کے وقت عمل بھول جاتے ہیں میں نے مجھ خود جو بے لالہ دونوں
کو دیکھا کہ قرآنی مصیبت میں ان کے حواس جاتے رہے بعضوں نے زہر کھایا اور جان دی لا حول و لا قوۃ یہ حدیث بھی آپ کی نبوت
کا ایک برا ثبوت ہے اسی شجاعت اور بہادری کی نبوت کی تکالیف ہے۔

وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ لَمْ يَنْعَرْهُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

بَابُ بَيَانِ مَثَلِ مَا بُعِثَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ

الْهُدَى وَالْعِلْمِ

باب: رسول اللہ ﷺ جو ہدایت اور علم لے کر آئے ہیں

اس کی مثال

۵۹۵۳- ابو موسیٰؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مثال اس کی جو خدا نے مجھ کو ہدایت اور علم اُنکے سے جیسے ہند برسا زمین پر اس میں کچھ حصہ ایسا تھا جس نے پانی کو چوس لیا اور چار اور بہت سا سبزہ جملا اور کچھ حصہ اس کا کڑا سخت تھا اس نے پانی کو سیت رکھا پھر اللہ نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا اس سے لوگوں نے اس سے پیا اور پیا اور چرانا جاری کی روایت میں زرعو ہے یعنی بھٹی کی اس سے اور کچھ حصہ اس کا پھیل میاں ہے نہ تو پانی کو روکے نہ گھاس اگاے (جیسے بھٹی چکان کہ پانی کا گودا بیل دیا) تو یہ مثال ہے اس کی جس نے خدا کے دین کو سمجھا اور اللہ نے اس کو فائدہ دیا اس چیز نے جو مجھ کو عطا فرمائی اس نے آپ بھی جانا اور لوگوں کو بھی سکھایا۔ اور جس نے اس طرف سر نہ اٹھایا (یعنی توجہ نہ کی) اور اللہ کی ہدایت کو جس کو میں روئے کر بھیجا گیا تو دل نہ کیا۔

باب: آپ کو اپنی امت پر کیسی شفقت تھی

اس کا بیان

۵۹۵۴- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

۵۹۵۳- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنِّي مُثَلَّى مَا بَعْثَنِي اللَّهُ بِهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ عَيْنٍ أَصَابَ أَوْثُنًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَائِفَةٌ قَبِلَتْ النِّعَاءَ فَأَلْبَسَتْ الْكَلْبَاءَ وَالْغَتَشَ الْكَبِيرَ وَكَانَ مِنْهَا لِبَاقِبٌ أَمْسَكَتِ النِّعَاءَ فَفَقَعَ اللَّهُ بِهَا النَّاسَ فَضَرَبُوا مِنْهَا وَتَقَوَّاءَ وَزَعَوَّاءَ وَأَصَابَ طَائِفَةٌ مِنْهَا أُخْرَى إِنَّمَا هِيَ قِبَاعٌ لَا تُشَبُّكَ مَاءٌ وَلَا تُقْبَسُ كَلْفًا فَلَقِيَتْ مَثَلٌ مِنْ فَدَى فِي دِينِ اللَّهِ وَالْفَقْعَةُ بِمَا بَعْثَنِي اللَّهُ بِهِ فَعِلِمٌ وَعِلْمٌ وَتَقَلَّ مَنْ لَمْ يَزِفْ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَخْلُ الْهُدَى الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ))

بَابُ شَفَقَتِهِ ﷺ عَلَى أُمَّتِهِ وَتَبَالُغِهِ فِي

تَحْلِيهِهِمْ مِمَّا يَضُرُّهُمْ

۵۹۵۴- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

(۵۹۵۳) یعنی زمین کی تین قسمیں ہیں اسی طرح لوگ بھی تین طرح کے ہیں۔
قسم اول:- جو پانی سے زخم ہوئی ہیں اور گھاس اور ترکاری اور سب سے لگاتی ہے لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس کی مثل وہ شخص ہے جس نے دین کا طریقہ دیکھا آپ بھی عمل کیا لوگوں کو سکھایا انہوں نے بھی فائدہ اٹھایا۔
دوسری قسم:- جو خود نہیں لگاتی لیکن پانی روک رکھتی ہے اس سے آدمیوں اور جانوروں کو نفع ہوتا ہے۔ یہ وہ شخص ہے جس نے دین کا طریقہ دیکھا آپ بھی عمل کیا۔
تیسری قسم:- بھٹی مسافہ زمین چھان گھاس لگتی ہے نہ پانی ختم ہوتا ہے۔ یہ اس شخص کی مثل ہے جس نے دین کی طرف توجہ نہ کی ہوتا اس کو یاد رکھا۔ (نوری)

(۵۹۵۴) عرب میں دستور تھا کہ جس نے دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ غارت کرنے کو آتا ہے تو وہ بھاگ کر اپنے گڑے کھڑی ہو

عَنِ النَّارِ فَيُغْلَبُونَ فَيَقْتُلُونَ فِيهَا»

اس میں گھسے جاتے ہو۔

۵۹۵۸- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنِّي وَمَنْ لَدَيْكَ كَمَنْ لِي وَخَلِي أَوْ لَدَى نَارٍ فَفَعَلَ الْخُذَابُ وَالْفَرَاكُنُ يَنْفَعُ فِيهَا وَهُوَ يَذْبُهُنَّ عَنْهَا وَأَنَا آخِذٌ بِخُجْرَتِهِمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَقْتُلُونَ مِنْ يَدِي))

۵۹۵۸- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اور تمہاری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی اور نئی اور پختہ اس میں کرنے لگے اور وہ ان کو روکنے کا اسی طرح میں تمہاری کمر تھا ہے ہوں اللہ سے اور تم لگے جاتے ہو میرے ہاتھ سے۔

بَابُ دُخْرِ كَوْنِهِ ﷺ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ

باب: آپ ﷺ کا خاتم النبیین ہونا

۵۹۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنِّي وَمَنْ لَدَيْكَ كَمَنْ لِي وَخَلِي أَوْ لَدَى نَارٍ فَفَعَلَ الْخُذَابُ وَالْفَرَاكُنُ يَنْفَعُ فِيهَا وَهُوَ يَذْبُهُنَّ عَنْهَا وَأَنَا آخِذٌ بِخُجْرَتِهِمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَقْتُلُونَ مِنْ يَدِي))

۵۹۵۹- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری مثال اور تمہاروں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک گھسے بنایا نہایت عمدہ اور خوب صورت لوگ اس کے گرد پھرنے لگے اور کہنے لگے ہم نے اس سے بہتر عمارت نہیں دیکھی مگر ایک ایسا کی جگہ خالی ہے اور میں وہی ایسا ہوں (جس سے نبوت کا عمل پورا ہو گیا اب دوسرا کوئی نئی نبی نہیں رہے بعد نہ ہوگا)

۵۹۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَدْ كَرَّ أَسَدَاتِ مِنْهَا وَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ ((مَنِّي وَمَنْ لَدَيْكَ كَمَنْ لِي وَخَلِي أَوْ لَدَى نَارٍ فَفَعَلَ الْخُذَابُ وَالْفَرَاكُنُ يَنْفَعُ فِيهَا وَهُوَ يَذْبُهُنَّ عَنْهَا وَأَنَا آخِذٌ بِخُجْرَتِهِمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَقْتُلُونَ مِنْ يَدِي))

۵۹۶۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری مثال اور تمہاروں کی مثال جو مجھ سے پہلے ہو چکے ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کئی گھر بنائے اور ان کو زینب دیا اور آرائش دی اور پورا کیا مگر ایک کونے پر ایک ایسا کی جگہ چھوڑ دی اب لوگ اس کے گرد پھرنے لگے اور ان کو وہ عمارت پسند آئی وہ کہنے لگے مکان واسے ہے تو نے ایک ایسا یہاں رکھ دی ہوئی تو میری عمارت پوری ہو جاتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ ایسا میں ہوں۔

۶۹۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنِّي وَمَنْ لَدَيْكَ كَمَنْ لِي وَخَلِي أَوْ لَدَى نَارٍ فَفَعَلَ الْخُذَابُ وَالْفَرَاكُنُ يَنْفَعُ فِيهَا وَهُوَ يَذْبُهُنَّ عَنْهَا وَأَنَا آخِذٌ بِخُجْرَتِهِمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَقْتُلُونَ مِنْ يَدِي))

۶۹۶۱- ترمذی وہی جو ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ میں وہ ایسا ہوں اور میں خاتم الانبیاء ہوں۔

هَذِهِ الْمَلِيَّةُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ.

۵۹۶۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَلِيٌّ وَمَثَلُ النَّبِيِّينَ)) قَدْ كَفَرْنَا نَحْنُ.

۵۹۶۳- عَنْ حَابِرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ

((مَلِيٌّ وَمَثَلُ النَّبِيِّينَ كَمَثَلِ دَخْلِ بَنِي قَارِئَا

فَانْتَمَتْ وَأَكْثَلَتْهَا إِنَّا مَوْضِعٌ لِّبَنِي فَجَعَلَ النَّاسُ

يَدْخُلُونَهَا وَيَخْرُجُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ لَوْ أَنَّ

مَوْضِعَ الْمَلِيَّةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَا مَوْضِعُ

الْبَنِي جَنَّتْ فَخَضَّتِ النَّبِيُّينَ))

۵۹۶۴- عَنْ سَلِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ

بَدَلْتُ أَتْنَهَا أَحْسَنَهَا.

بَابُ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى رَحْمَةً أُمَّةٍ قَبَضَ

نَبِيَّهَا فَلَهَا

۵۹۶۵- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ

((إِنْ أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ رَحْمَةً أُمَّةٍ مِنْ

عِبَادِهِ قَبَضَ نَبِيَّهَا فَلَهَا فَجَعَلَ لَهَا قُرْطًا

وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَإِنَّمَا أَرَادَ هَذِكَةَ لَمَّا عَذَّبَهَا

وَنَبِيَّهَا حَيٌّ فَأَخَذَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ فَانْقَرَّتْ عَيْنُهُ

بِهَلِكِيهَا حِينَ كَتَبُوهُ وَعَصَوْا أَمْرَهُ))

بَابُ إِثْبَاتِ حَوْضِ نَبِيِّنَا ﷺ وَصِفَاتِهِ

۵۹۶۶- عَنْ خُذْرَجٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((أَنَا قُرْطُكُمْ

عَلَى الْحَوْضِ))

۵۹۶۳- حابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا میری مثال اور ہر نبیوں کی مثال اس شخص کی مثال ہے

جس نے ایک گھربٹیا اس کو پورا کیا اور تمام کیا پر ایک لٹک کی جگہ

چھوڑی۔ لوگوں نے اس کے اندر ہوتا شروع کیا اور گے تجب

کرنے اور کہنے لگے کاش یہ لٹک بھی خالی نہ ہوتی۔ آپ نے فرمایا

میں اس لٹک کی جگہ ہوں میں آیا اور پیغمبروں کو حوض کر دیا۔

۵۹۶۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں پورا کیا کے بدلے

آراکش دیا ہے۔

باب: جب کسی امت پر اللہ تعالیٰ کی مہر ہوتی ہے تو اس

کا پیغمبر اس کے سامنے گزر جاتا ہے

۵۹۶۵- ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ

جل جلالہ جب جس امت پر رحم کرتا ہے تو اس کا نبی امت کی

ہلاکت سے پہلے گزر جاتا ہے اور وہ اپنی امت کا پیش خیر ہوتا ہے

اور جب کسی امت کی تباہی چاہتا ہے تو اس کو ہلاک کرتا ہے اس

کے نبی کے سامنے اور نبی اس کی تباہی سے خوش ہوتا ہے۔ کیونکہ

اس نے اپنا نبی کو اور کہتا تھا۔

باب: حوض کوثر کا بیان

۵۹۶۶- جب سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے

آپ فرماتے تھے میں تمہارا پیش خیر ہوں حوض پر یعنی آگے

چاکر تمہارے آنے کا منتظر ہوں گا اور تمہارے پلانے کا سامان

درست کروں گا۔

(۵۹۶۶) کا حوض کوثر کی حدیثیں صحیح ہیں اور میں پر ایمان لانا فرض ہے اور روایت کیا اس کو مستند صحابہ نے یہاں تک کہ ۱۰۱۱ھ (۱۶۰۲ء) تک لکھی ہیں۔ (مولیٰ)

۵۹۶۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا

۵۹۶۷- عَنْ شَدَّابٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِوَجْهِهِ

۵۹۶۸- ابو سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض کوثر پر جو وہاں آئے گا وہ اس حوض میں سے پئے گا اور جو پئے گا اس میں سے پھر بھی پیاسا نہ ہو گا اور میرے سامنے کچھ لوگ آویں گے جن کو میں پیچھا نہ ہوں اور وہ مجھ کو پیچھا کرتے ہیں پھر وہ روک دیئے جائیں گے میرے پاس آنے سے۔

۵۹۶۸- عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((اَنَا قَرْنُكُمْ عَلَى الْخَوْضِ مِنْ وَرْدٍ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَطْمَأْ أَبَدًا وَلَيَرِدَنَّ عَلَى الْفَوَاحِ أَغْرَفُهُمْ وَيَغْرُقُونِي ثُمَّ يُحَالِلُنِي وَيَتَنَبَّهُمْ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَسَمِعَ الْعُمَانُ مِنْ أَبِي عِيَادٍ وَالْأَحْذَنِيَّةُ هَذَا الْخَبَرِ فَقَالَتْ فَكَيْدًا سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ))

۵۹۶۹- میں کہوں گا یہ میرے لوگ ہیں۔ جواب ملے گا تم میں ہلے جو انہوں نے کیا تمہارے بعد (یعنی کافر ہو گئے اور اسلام سے پھر گئے جیسے عرب کے بعض قبیلے حضرت کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے تھے) میں کہوں گا تو دور ہو دور ہو جس نے اپنا دین بدل دیا میرے بعد۔

۵۹۶۹- قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَعْتُهُ يَزِيدُ فَيَقُولُ ((إِنَّهُمْ مَنِيَّ فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَفْرِي مَا عَمِلُوا بِغَدَاكَ فَالْقَوْلُ سَخِيفًا سَخِيفًا لِمَنْ يَذَلُّ بَغْدِي))

۵۹۷۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا

۵۹۷۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَنِي حَابِسَةَ يَقُولُ

۵۹۷۱- محمد اللہ بن عمرو بن العاص نے فرمایا میرا عرض ایک مسجد کی راہ ہے اس کے چاروں کونے برابر ہیں (یعنی طول اور عرض یکساں ہے)۔ اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے اور اس کی بو مشک سے بہتر ہے۔ اس پر جو آنسو رے رکھے ہیں ان کی کتنی آسمان کے ستاروں کے برابر ہے۔ جو اس میں سے پئے گا پھر بھی پیاسا نہ ہو گا۔

۵۹۷۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ وَزَوَانِدُ سَنَةٍ وَمَنَاءُ آتِيهِ مِنَ الْوُزُقِ وَرِجَّةُ أَطْبَاطٍ مِنَ الْمَسْكِ وَكَيْزَانُهُ كَحُلُومِ السَّمَاءِ لَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَطْمَأُ بَعْدَهُ أَبَدًا))

۵۹۷۲- محمد اللہ نے کہا ہدایت اپنی بکڑ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں حوض پر رہوں گا دیکھوں گا تم میں سے کون کون وہاں

۵۹۷۲- قَالَ وَقَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنِّي

(۵۹۶۹) ☆ کاغذی نے کہا بعد حساب و کتاب کے یہ چاہا ہو گا اور جہنم سے نہایت ڈانے کے بعد اس صورت میں بھی پیاسا نہ ہو گا اور بھٹوں نے کہا اس حوض میں سے وہی پئے گا جس کے لیے جہنم سے نہایت بھیگی گیہاں اس حوض میں سے پی کر پھر کوئی مسلمان جہنم میں بھیگی جائے گا تو اس کو پیچھا نہ ہو گا بلکہ اور عذاب ہو گا۔ (تواریخ)

عَلَى الْخَوَاصِّ حَتَّى يَنْظُرَ مِنْ بَرْدٍ عَلَى مِنْكُمُ
وَمِنْ حَذِّ النَّاسِ ذَوِي فَالِقُولِ بِأَرْبَ مَنِي وَمِنْ
أَفْئِي فَقَالَ أَنَا شَعَرْتُ مَا عَمِلُوا بَعْدَهُ وَاللَّهِ
مَا بَرَحُوا بَعْدَكَ يَرْجِعُونَ عَلَى أَهْقَابِهِمْ)) قَالَ
فَكَذَّبَ عَنْ أَبِي سَلِيكَةَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ
أَنْ تَرْجِعَ عَلَيَّ أَهْقَابًا لَوْ أَنَّ نَفْسَ عَن دِينَا.

آتے ہیں اور کچھ لوگ میرے پاس آنے سے انکارتے جاویں گے۔
میں کہوں گا اسے پروردگار! یہ لوگ میرے ہیں میری امت کے
ہیں۔ جواب ملے گا تم کو معلوم نہیں جو کام انہوں نے تمہارے بعد
کئے، قسم خدا کی تمہارے بعد ذاتِ شہید کے ایڑیوں پر لوٹ گئے
(اسلام سے ہٹ گئے۔ ان لوگوں میں خدا کی بھی داخل ہیں جو
حضرت علیؓ کو قسطنطین کے ساتھ سے الگ ہو گئے اور مسلمانوں کو کافر
کھینچے گئے اور وہ لوگ بھی داخل ہیں جنہوں نے حضرت کی وصیت
پر عمل نہ کیا اور حضرت کے اہل بیت کو ستایا اور شہید کیا۔ مولا اللہ
انہی اپنی ملکہ جو اس حدیث کے راوی ہیں کہتے تھے یا اللہ ہم تیری پہلو
ماتگئے ہیں ایڑیوں پر لوٹ جانے سے یا میں میں تھکے ہوئے۔

۵۹۷۳- عَنْ غَابِلَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
وَحَرُّ نَارٍ ظَهَرَتْ لِمُتَحَابِّهِ ((إِنِّي عَلَى
الْخَوَاصِّ الْمُتَطَهِّرِينَ مِنْ بَرْدٍ عَلَى مِنْكُمُ لَوْ أَنَّ
لِي قِسْطُكَ ذَوِي فَالِقُولِ أَبِي دَبٍّ مَنِي
وَمِنْ أَشْيَى يَقُولُ إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا عَمِلُوا
بَعْدَكَ مَا زَالُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَهْقَابِهِمْ)).

۵۹۷۳- ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے
سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ اپنے اصحاب میں بیٹھے تھے فرماتے
تھے میں وحش کو شہر پر تہوار اٹھاتا کروں گا کہ کون کون تم میں سے
آتے ہیں۔ قسم خدا کی بعض لوگ میرے پاس آنے سے روکے
جاویں گے۔ میں کہوں گا اسے رب امیر کے لوگ ہیں اور میری
امت کے لوگ ہیں۔ پروردگار فرماتے گا تم کو معلوم نہیں
انہوں نے جو کام کئے تھے بعد تم سے جرتے رہے ہیں۔

۵۹۷۴- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ
نَبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ النَّاسَ
يَذْكُرُونَ الْخَوَاصِّ وَلَمْ أَسْمَعْ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ
لِلَّهِ ﷺ فَلَمَّا كَانَ يَوْمًا مِنْ ذَلِكَ وَفُتِحَتْ
لِنَسِيطِي فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ ((أَيُّهَا النَّاسُ)) فَلَمَّا بَلَغْتُ
مَسَاجِدِي عَلَيَّ قَالَتْ بِأَمْرٍ دَعَا الرَّحْمَنَ وَلَمْ

۵۹۷۴- ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں
لوگوں سے وحش کو شہر کا ذکر سنتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے نہیں سنا تھا ایک دن چھوڑ کر میری کھچھی کر رہی تھی
میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے اسے لوگوں سے
کر میں نے چھوڑ کر سے کہا سرک چاہمیرے پاس سے۔ وہ بولی
آپ نے مردوں کو بلایا ہے نہ کہ عورتوں کو۔ میں نے کہا لوگوں
میں میں داخل ہوں۔ رسول اللہ نے فرمایا میں تمہارا پیش خیر

(۵۹۷۳) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کو وفات کے بعد اپنی امت کا تکلیف حال نام معلوم نہیں ہوا تا علم اللہ تعالیٰ ہی
کو ہے۔ پروردگار ایک روایت میں آیا ہے کہ پروردگار امت کو امت کے اعمال کو پیش ہوتے ہیں اسے مراد اپنی وحش ہے نہ کہ قسطنطین۔

ہوں کا عوض پر تو تم ہو شیارہ ہو کوئی تم میں سے ایمان ہو میرے پاس آوے پھر بنایا جاوے جیسے پہلے ہوا اور نہ بتایا جاتا ہے میں کہوں گا یہ کیوں بنائے جاتے ہیں جو اپنے سے کا نہیں معلوم نہیں انہوں نے لی ٹی باتیں نکالیں تمہارے بعد (طرح طرح کی بدعتیں) اعتقاد اور عمل میں میں کہوں گا تو دور ہو۔

۵۹۷۵- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے سارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو منبر پر اور وہ کھڑی کر اسی حصے انھوں نے کھڑی کرنے والی سے کہا میں کر اخیر تک۔

۵۹۷۶- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ ﷺ نکلے اور احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی جیسے جتنا سے کی نماز پڑھتے ہیں پھر منبر کی طرف آئے اور فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا اور گواہوں کا اور قسم خدا کی میں عوض کو اس وقت دیکھ رہا ہوں اور مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنیاں ملیں گی زمین کی کنیاں اور قسم خدا کی مجھے یہ ڈر نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے بلکہ یہ ڈر ہے کہ تم دنیا کے لالچ میں آکر ایک دوسرے سے حد کرنے لگو۔

۵۹۷۷- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے جیسے کوئی رخصت کرتا ہے زمینوں اور مردوں کو اور فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا عوض پر اور اس عوض کی چوڑائی اتنی ہے جیسے

بَذِيعُ الشَّاءِ قُلْتُ بَنِي مِنْ هَٰؤُلَاءِ فَتَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنِّي لَكُمْ فَرَطٌ عَلَى الْخَوْصِ فَلْيَأْتِيَا كَأَيَّامِنِ أَحَدُكُمْ قِيَدْتُ عَنِّي كَمَا يَذُبُّ الْبَعِيرُ الضَّالُّ فَاَقْوُونَ بِيَمِ هَذَا لِيَقَالَ إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَضَلُّوْا بِعَدَاكَ فَاَقْوُونَ سَخَطًا))

۵۹۷۵- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَحَدَّثَتْ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمَنْبَرِ وَهُوَ تَشْتَبِهُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَتْ لِمَا تَشَبَّهَ بِهَا رَأْسِي بِرَأْسِي بِسَبْوِ حَدِيثِ نَكِيرٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عُبَيْسٍ.

۵۹۷۶- عَنْ عُثْمَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيْتَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْبَرِ فَقَالَ ((إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوَاضِي الْأَنْدَادِ وَإِنِّي فَذْ أَغْطِيَتْ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْفَرَاصِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَحَافَ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أَحَافَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَصَافَقُوا فِيهَا))

۵۹۷۷- عَنْ عُثْمَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ ثُمَّ صَعِدَ الْمَنْبَرَ كَأَلْفِ مَوْزِعٍ بِلَا شَاءٍ وَلَا تَوَاتُفٍ فَقَالَ ((إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْخَوْصِ وَإِنْ عَرَضَتْ كَمَا تَبَيَّنَ

(۵۹۷۶) اور دیکھا کہ دائیں آغوش کا خیال چھوڑ دو۔ مسلمانوں نے حضرت کے چند راہ گزیرے اپنے کام شروع کر دیے ان میں پہلے کی بنیادی سہارے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لے کر ابوبکر رضی اللہ عنہ تک کے خاندان نبوت کو چھو گیا اور کھانے کے بعد اللہ بن نبی کو عہد کیا اور حضور کی تائید کی اس سے کہ آج تک مسلمانوں کا وہی حال ہے کہ ایک امام یا خلیفہ پر سب مسلمان کھٹے کھٹے ہوتے اگر کا فر موقع پاؤں پر غالب ہوئے اور ان کی قوت خاک میں مل گئی۔

۱۔ خزانوں سے سر و ملوں کا بیج اور ہمارے ہرگز بل حاصل ہو۔ ۲۔ مسیح

ایک سے گھر (یہ دونوں مقام کے ہم ہیں ایک عینہ سے چند روز
منزل پر اور گھر سات منزل پر ہے) مجھے یہ ڈر نہیں ہے کہ تم
میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے لیکن میں ڈر ہوں کہ دنیا کے لالچ
میں پڑ کر آپس میں لڑنے نہ لگوں اور چاہو جیسے تم سے پہلے لوگ
ہوئے عقیدے کہا یہ اخیر ہا میرا دیکھتا تھا آپ کو مبرا۔

۵۹۷۸- عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا میں تمہارا پیش رو ہوں گا حوض کوثر پر اور چند لوگوں کے
واسطے مجھ سے جھڑا ہو گا پھر میں غائب ہوں گا اور عرض کروں گا
اے مالک میرے یہ تو میرے اصحاب ہیں اصحاب ہیں جواب ملے گا
تم نہیں جانتے انھوں نے جو جی باتیں کیں تمہارے بعد۔

۵۹۷۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۸۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۸۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۵۹۸۲- حدیث سے روایت ہے انہوں نے سار رسول اللہ ﷺ
آپ فرماتے تھے حوض میرا نکال دے جیسے صحنہ سے مدینہ (ایک
میدان کی راہ)۔ مستورد نے کہا تم نے آپ سے ہر نعم کا ذکر نہیں
کیا؟ حدیث نے کہا نہیں۔ مستورد نے کہا تم ہر حق دیکھو گے وہاں
ستاروں کی طرح۔

۵۹۸۳- ترجمہ وہی جو گزرا اس میں مستورد کے قول کا ذکر
نہیں ہے۔

۵۹۸۴- عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

إِنَّمَا إِلَهُ الْخَلَائِفَةِ إِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ
تَشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا
أَنْ تَتَّخِذُوا فِيهَا وَتَقْتُلُوا فِيهَا لَكُمْ مَا هَلَكَ
عَنْ تَمَانٍ قُلْتُ لَكُمْ «فَلَا عَمَلٌ مَكَانَ آخِرَةٍ مَا
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى فُحْشٍ»

۵۹۷۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «إِنَّمَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْخَوْضِ
وَاللَّارِزِعِ أَقْوَمًا لِمَ لَأَعْلَيْنَ عَلَيْهِمْ فَالْقَوْلُ يَا
رَبِّ أَصْحَابِي أَصْحَابِي يَقُولُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي
مَا أَخَذْتُمْ نَعْلَكُمْ»

۵۹۷۹- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ
«أَصْحَابِي أَصْحَابِي»

۵۹۸۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ وَهِيَ
حَدِيثُ شُعْبَةَ عَنْ مُعِيذَةَ سَوَّغَتْ أَبَا وَهَابٍ

۵۹۸۱- عَنْ حَدِيثِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِحَدِيثِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ وَمُعِيذَةَ

۵۹۸۲- عَنْ حَدِيثِهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ «خَوْضٌ مَا بَيْنَ صَنْعَةِ
وَالْمَدِينَةِ» فَقَالَ لَهُ الْمُشْتَوِرُ أَلَمْ تَسْمَعْ قَالَ
«أَلَا وَابِي» قَالَ لَا فَقَالَ الْمُشْتَوِرُ «فَوَيْ
بِهِ الْيَأْنِيَةُ مِنْ الْكُفْرِ كَيْب»

۵۹۸۳- عَنْ حَدِيثِهِ فِي وَهَبِ الْخَزَّاعِيِّ يَقُولُ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَذَكَرَ الْخَوْضَ
يَقُولُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ الْمُشْتَوِرِ وَمَوْلَاهُ

۵۹۸۴- عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

- فَالرَّسُولُ اللَّهُ ﷺ ((إِنَّ أَمَانَكُمْ حَوْضًا مَا
بَيْنَ خَيْرَتَيْكُمْ كَمَا بَيْنَ جَوْهَرَةٍ وَأَذْرُخٍ))
۵۹۸۵- عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
((إِنَّ أَمَانَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَوْهَرَةٍ
وَأَذْرُخٍ)) وَنَحْوِي رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ ((خَوْصِي))
۵۹۸۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ
وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَا أَتَيْتُهُ فَحَالَ قَرْنَيْنِ
بِالشَّامِ يَنْهَضَا مَسِيرَةَ ثَلَاثِ لَيَالٍ وَنَحْوِي حَدِيثُ
ابْنِ يَسْرٍ ثَلَاثَةَ لَيَالٍ
۵۹۸۷- عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ حَكِيمًا عَيْنِي اللَّهِ
۵۹۸۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَاحِيٍّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ أَمَانَكُمْ حَوْضًا كَمَا
بَيْنَ جَوْهَرَةٍ وَأَذْرُخٍ فِيهِ أَتَابِقُ كَحُجُومِ السَّمَاءِ
مِنْ وَرْدَةٍ فَشَرْبُ مِنْهُ لَمْ يَطْمَأْ بِغَدَاهَا أَبَدًا))
۵۹۸۹- عَنْ أَبِي دَرٍّ وَنَحْوِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا آيَةُ الْفَحْوَشِ قَالَ
((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيْنِي وَلَآئِيَّتُهُ أَكْثَرُ مِنْ
عَذْوِ فُحُومِ السَّمَاءِ وَكَوْا كَيْفَهَا إِلَّا لِي الْكَلْبَةِ
الْمُظْلَمَةِ الْمُصْحَبَةِ آيَةُ الْفَجَةِ مِنْ شَرْبِ
مِنْهَا لَمْ يَطْمَأْ أَحَدٌ مَا عَلَيْهِ يَنْحَبِ فِيهِ
مِزَابَانِ مِنَ الْخَبَةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَطْمَأْ
عَرَضَةً بَلَّ طَوْلُهُ مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلَى ثَلَاثَةِ مِائَةٍ
أَشَدَّ يَتَاحَى مِنَ اللَّثَى وَأَخْلَى مِنَ الْعَسَلِ))
۵۹۹۰- عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ
- تمہارے سامنے ایک حوض ہوگا جس کے دونوں کناروں میں اتنا
فاصلہ ہوگا جیسا کہ باد اور آذرخ میں ہے۔
۵۹۸۵- ترجمہ وحی جو اوپر گزرا۔
۵۹۸۶- ترجمہ وحی جو اوپر گزرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے
عید اللہ نے کہا میں نے تابع سے پوچھا جہاد اور لاریج کیا ہیں؟
انہوں نے کہا دو گاؤں ہیں شام میں ان دونوں میں تین دن کی راہ
کا فاصلہ ہے یا تین رات کا۔
۵۹۸۷- ترجمہ وحی جو اوپر گزرا۔
۵۹۸۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا تمہارے سامنے ایک حوض ہے اتنا جیسے جہاد
سے لاریج اس میں کوزے ہیں آسمان کے تاروں کی طرح جو
وہاں آئے گا اور اس میں سے پئے گا وہ بھی پیاسا نہ ہوگا۔
۵۹۸۹- ابو ذر غفاری سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول
اللہ ﷺ! حوض کے برتن کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا قسم ہے اس کی
جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اس حوض کے برتن آسمان کے
تاروں سے زیادہ ہیں اور کس رات کے نام سے اس رات کے جو
اندر جری ہے بدلی کے ہو۔ دو جنت کے برتن ہیں جو اس میں پئے گا
پھر بھی پیاسا نہ ہوگا اخیر تک۔ یعنی ہمیشہ تک (کیونکہ وہاں اخیر
نہیں ہے)۔ اس حوض میں بہشت کے دو پر تالے پتے ہیں جو اس
میں سے پئے گا پیاسا نہ ہو۔ اس کا طول اور عرض برابر ہے جتنا
فاصلہ ایلہ سے عمان تک ہے (یہ دونوں شام کے شہر ہیں)۔ اس
کاپانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔
۵۹۹۰- ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اپنے حوض

کے کنارے پر لوگوں کو بٹاتا ہوں گا مکن والوں کے لیے میں پانی نکالی
سے ماروں گا یہاں تک کہ مکن والوں پر اس کا پانی نہ آسکے۔ (اس
سے مکن والوں کی بڑی فضیلت ظاہر انہوں نے دیکھا جس حضرت کی مدد
کی اور دشمنوں سے بچایا جس حضرت کی آخرت میں امن کی مدد کر چکے
اور سب سے پہلے عرض کوڑے دو تھک گئے) پھر پوچھا گیا آپ سے
اس عرض کا عرض کتنا ہے؟ آپ نے فرمایا جیسے یہاں سے عمان۔ پھر
پوچھا گیا اس کا پانی کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا (وہ) سے زیادہ سفید ہے اور
شہد سے زیادہ مٹھا ہے دو پرندے اس میں پانی چھوڑتے ہیں جن کو جنت
سے پانی کی مدد ہوتی ہے ایک پرندہ سونے کا ہے اور ایک چاندی کا۔

۵۹۹۱- ترجمہ وہی جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ میں قیامت کے
دن عرض کوڑے پر ہوں گا۔

۵۹۹۲- ترجمہ وہی جو لوہے پر گزرا۔

۵۹۹۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا میں اپنے عرض سے لوگوں کو ہٹاؤں گا (یعنی کافروں کو)
جیسے دیکھا میں غیر اوست ہٹائے جاتے ہیں۔

۵۹۹۴- ترجمہ وہی جو لوہے پر گزرا۔

۵۹۹۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا عرض اتنا بڑا ہے جیسے ایلہ اور مکن
کا منہ مارا اس میں برتن آسمان کے تاروں کے برابر ہیں۔

۵۹۹۶- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
عرض پر چند آدمی ایسے آویں گے جو دنیا میں میرے ساتھ رہے

اللہ حبیبی اللہ حبیبی وسلم قال ((ابني لعنفر
خوضي اذود الناس لاهل النعم اضرنا
بعضنا حتى يوفضوا عليهم)) فسيل عن
عزبه فقال من مقامي ابي عمار وسيل عن
عزبه فقال ((اشد ناسا من الناس واخلى
من الغسل يغت فيه ميزان يندبه من الجنة
اخذلنا من ذهب والاخر من ورق))

۵۹۹۱- عن قتادة بن شاذان عن ابي هريرة عن النبي ﷺ
انه قال ((انا يوم القيامة عند غفر اخوض))

۵۹۹۲- عن ثوبان عن النبي ﷺ حديث
الخواص فقلت ليحيى بن حماد هذا حديث
مستعمل من ابي عمار فقال وسعته ايتنا من
شعة فقلت فطر لي به فطر لي به مستعمل به

۵۹۹۳- عن ابي هريرة رضي الله عنه ان
النبي ﷺ قال ((لا ذود عن خواص وجاهل
كما نداد القرية من الابل))

۵۹۹۴- عن ابي هريرة رضي الله عنه يقول
قال رسول الله ﷺ بعينه

۵۹۹۵- عن انس بن مالك حدثنا ان رسول
الله ﷺ قال ((فذر خواص كما بين ايتنا
وصنعنا من النعم وان فيه من الما بارق كنعين
بحوم السماء))

۵۹۹۶- عن انس بن مالك رضي الله عنه
ان النبي ﷺ صلى الله عليه وسلم قال ((كبر د

جب میں ان کو کچھ لوں گا اور وہ میرے سامنے کر دیئے ہوں گے تو انکے ہاویں گے میرے پاس آئے۔ میں کہوں گا اس پر درکار یہ تو میرے اصحاب ہیں میرے اصحاب ہیں۔ جو آپ نے کام نہیں جانتے جو انہوں نے گل کھلایا تھوڑے بعد۔

۵۹۹۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزر اس میں یہ ہے کہ اس کے برحق کاروں کے برابر ہیں شمار میں۔

۵۹۹۸- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے عرض کے دونوں کناروں میں اتفاقاً صلہ ہے جتنا صلہ اور حد کے ٹکڑے ہیں۔

۵۹۹۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزر اس میں راوی کو شک ہے کہ یوں کہا بہت نامدینہ اور صلہ میں ہے یا بہت نامدینہ اور عثمان میں ہے۔

۶۰۰۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس عرض پر چاندی اور سونے کے کوزے دیکھے گاہتے آسمان کے تارے ہیں۔

۶۰۰۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزر

۶۰۰۲- جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا عرض پر اس کے دونوں کناروں میں اتفاقاً صلہ ہے جیسے صلہ اور ایملہ میں اور اس کے آخروے چاروں کی طرح ہیں۔

۶۰۰۳- جابر بن سرہ بن ابی وقاص سے روایت ہے میں نے جابر بن سرہ کے پاس اپنے غلام نافع کے ساتھ ایک خط بھیجا جس میں لکھا تھا بیان کرو مجھ سے جو تم نے سنا ہو رسول اللہ ﷺ سے؟ انہوں نے جواب میں لکھا میں نے سنا ہے آپ سے آپ فرماتے تھے میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا عرض پر۔

عَلَى الْخَوَاصِّ وَجَاهٌ مِّنْ صَاحِبِي حَتَّى إِذَا رَأَيْتَهُمْ وَرَفَعُوا إِلَيَّ مَطْبُحُوا ذَوِي فَلَا تَوَلُّونَ أَيْ رَبِّ أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَلْيَقَالِ لِي أَلَنْ لَا تَعْرِفِي مَا أَخَذُوا بَعْدَكَ

۵۹۹۷- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْمَعْنَى وَزَادَ ((أَيْتُهُ غُذُو النَّحُومِ))

۵۹۹۸- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا بَيْنَ نَاحِيَتِي خَوْضِي كَمَا بَيْنَ صَعَاءَ وَالْمَدِينَةِ))

۵۹۹۹- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا عَنَّا أَنَّهُمَا شَكَا قَدَالًا أَوْ مِثْلَ مَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَعَمَّانَ وَفِي خِدْمَتِ أَبِي عَوَّانَةَ ((وَمَا بَيْنَ لَابَتِي خَوْضِي))

۶۰۰۰- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَبِيُّ ﷺ ((تَوَلَّى فِيهِ أَبَا بَرٍّ الذَّهَبِ وَالْقَصِيَّةُ كَعَدُوِّ نَحُومِ الشَّاءِ))

۶۰۰۱- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ ﷺ قَالَ بِشَلِّهِ وَزَادَ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ عَدُوِّ نَحُومِ الشَّاءِ

۶۰۰۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ سُرَّةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَنَا بَيْنِي لِحْوَظَ لَكُمْ عَلَى الْخَوَاصِّ وَإِنْ بَعْدَ مَا بَيْنَ طَوْلِيهِ كَمَا بَيْنَ صَعَاءَ وَالْبَلَّةِ كَانَ الْبَابِيقَ فِيهِ النَّحُومِ))

۶۰۰۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ سُرَّةَ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى جَابِرِ بْنِ سُرَّةَ مَعَ غُلَامِي نَافِعٍ أُنَبِّئُكَ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكُتِبَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ((أَنَا الْفَرْطُ عَلَى الْخَوَاصِّ))

بَابُ إِحْرَامِهِ ﷺ بِقَاتِلِ الْمَلَائِكَةِ نَفْعًا ﷺ

باب : فرشتوں کا آپ کے ساتھ ہو کر لڑنا

۶۰۰۴- عَنْ سَعْدِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَنَ جِبَلُهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَجَلَّتْ عَلَيْهِمَا يَدَايَايَ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلَ وَلَا نَعُدُّ نَحْنُ جِبِلَّ وَبِكَاتِلٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ.

۶۰۰۴- سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے داہنے اور بائیں طرف دو شخصوں کو دیکھا جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور آپ کی طرف سے خوب لڑ رہے تھے اس سے پہلے نہ اس کے بعد میں نے ان کو دیکھا وہ حضرت جبرئیل اور میکائیل (اللہ نے آپ کو عزت دی ان فرشتوں کے ساتھ اور اس سے معلوم ہوا کہ فرشتوں کا لڑنا بدر سے خاص نہ تھا)۔

۶۰۰۵- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ يَوْمَ أُحُدٍ عَنْ نَحْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَنَ يَمَانُهُ وَجَلَّتْ عَلَيْهِمَا يَدَايَايَ بَعْضُ مُقَاتِلِينَ عَنْهُ كَأَنَّ الْقِبَالَ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلَ وَلَا نَعُدُّ.

۶۰۰۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن اس روایت میں جبرئیل اور میکائیل کے ناموں کے ذکر نہیں ہے۔

بَابُ فِي شَجَاعَةِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

باب: آپ کی شجاعت کا بیان

وَتَقْلُوبِهِ لِلْحَرْبِ

۶۰۰۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَكَانَ أَحْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَشْجَعَ النَّاسِ وَتَقَدَّرَ فِرْعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ فَاتَتْ لَيْلَةً فَاتَّطَلَّقَ لَيْسَ فِيهِ الصَّوْتُ فَتَلَقَّاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْتَمَعُوا وَقَدْ سَبَقَهُمْ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ عَلَى فَرْسٍ بَابِي مَلْحَمَةٍ غَزِي فِي عَيْتِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُولُ ((لَمْ تَوَافُوا لَمْ تَوَافُوا)) قَالَ ((وَخِذْنَاهُ بَحْوَ أَوْ إِنَّهُ لِيَحْرَ)) قَالَ وَكَانَ فَرَسًا يَبْعًا

۶۰۰۶- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھے اور سب سے زیادہ سخی تھے اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات مدینہ والوں کو خوف ہوا (کسی دشمن کے آنے کا) جدھر سے آواز آ رہی تھی جوھر لوگ چلے رہے تھے رسول اللہ ﷺ لوٹے ہوئے تھے (آپ لوگوں سے پہلے تھا خبر لینے کو تشریف لے گئے تھے) اور سب سے پہلے آپ تشریف لے گئے تھے آواز کی طرف ابو طلحہ کے گھوڑے پر جو نکلی بیٹھ تھا اور آپ کے گلے میں تلوار تھی اور فرماتے تھے کچھ ڈر نہیں کچھ ڈر نہیں۔ آپ نے فرمایا گھوڑا تو دیر پا ہے اور پہلے وہ گھوڑا آہستہ چلتا تھا (یہ بھی آپ کا معجزہ تھا کہ وہ سحر ہو گیا)۔

۶۰۰۷۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مدینہ والوں کو ذرا ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے ابو طلحہؓ کا گھوڑا مانگا جس کو مندوب کہا جاتا تھا اس پر آپ سوار ہوئے اور فرمایا ہم نے تو کوئی خوف کی وجہ نہیں دیکھی اور یہ گھوڑا تو دریا کی طرح دیکھا۔

۶۰۰۸۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا۔

باب: آپ کی سخاوت کا بیان

۶۰۰۹۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ مال دینے میں سختی تھے اور سب وقتوں سے زیادہ آپ کی سخاوت رمضان کے مہینہ میں ہوتی اور حضرت جبریل علیہ السلام ہر سال رمضان میں آپ سے ملنے آخر مہینہ تک آپ ان کو قرآن سناتے۔ جب جبریل آپ سے ملنے اس وقت آپ چلتے ہوئے بھی زیادہ سختی ہوتے مال کے دینے میں (معلوم ہوا کہ مبارک مہینہ اور مبارک وقت میں زیادہ سخاوت کرنی چاہیے)۔

۶۰۱۰۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا۔

باب: آپ کے اخلاق کا بیان

۶۰۱۱۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی دس برس تک قسم خدا کی کبھی آپ نے مجھ کواف نہ کہا (اف ایک ذرا کا کلمہ ہے عرب کی زبان میں) اور نہ کبھی یہ کہا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا یا یہ کام کیوں نہ کیا تو غلام کو کرنا چاہیے تھا۔

۶۰۱۲۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا۔

۶۰۱۳۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ

۶۰۰۷۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَرَسٌ فَاصْتَبَارَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا بَابِي مَلْحَةً ثَمَّ قَالَ لَهُ مَسْئُوبٌ فَسَيِّئَةٌ فَقَالَ ((مَا رَأَيْتَا مِنْ فَرَسٍ وَإِنْ وَجَدْتَاهُ لَكُنَّ))

۶۰۰۸۔ عَنْ شُعْبَةَ يَهْدًا الْأَشَدَّ وَفِي حَدِيثٍ لَيْسَ بِمَنْفَعٍ قَالَ فَرَسًا كَذَا وَلَمْ يَكُنْ بَابِي مَلْحَةً وَفِي حَدِيثٍ مَعْلُومٍ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا.

باب جودہ ﷺ

۶۰۰۹۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْوَدَ النَّاسِ بِالْحَمِيرِ وَكَانَ أَحْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِذَا جَبُرِلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يُسَلِّخَ فَيُغْرِضَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَرَسَانَ فَإِنَّا نَرَاهُ جَبُرِلُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْوَدَ بِالْحَمِيرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَاةِ.

۶۰۱۰۔ عَنْ فَرْخُورٍ يَهْدًا الْإِسْنَادَ نَحْوَهُ.

باب حسن خُلقہ ﷺ

۶۰۱۱۔ عَنْ أَنَسٍ لَيْ مَالِكُو قَالَ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَشْرَ مَبِیِّنٍ وَاللَّهُ مَا قَالَ لِي أَلَا قَطُّ وَلَا قَالَ لِي إِشْمُءُ إِمَّ فَطَلْتُ سَكَنًا وَفَلَا فَطَلْتُ سَكَنًا رَأَى أَلُو الرِّبْعِ لَيْسَ مِثًا يَصْلَعُهُ الْعَادَمُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ وَاللَّهُ.

۶۰۱۲۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۶۰۱۳۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

مدینہ میں تشریف لائے تو ابو طلحہؓ نے میرا ہاتھ پکڑا اور آپ کے پاس لے گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اس جو شیار لڑکا ہے وہ آپ کی خدمت میں رہے گا۔ اس نے کہا ہاں میں نے آپ کی خدمت کی سزاؤ اور حضر میں قسم خدا کی آپ نے کسی چیز کو جو میں نے کی یہ نہ فرمایا تو نے کیوں کیا اور جس کو نہ کیا اس کے لیے یہ نہیں فرمایا تو نے کیوں نہیں کیا۔

۶۰۱۳- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی نو برس تک میں نہیں جانا آپ نے کبھی مجھ سے فرمایا ہو یہ کام تو نے کیوں کیا اور نہ میرا بھی۔

۶۰۱۵- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ منساہتھے۔ ایک دن آپ نے مجھے ایک کام پر جانے کو کہا میں نے کہا قسم خدا کی میں نہیں جاؤں گا لیکن میرے دل میں یہی تھا کہ جاؤں (لیکن ان کے قاعدے پر میں نے ظاہر میں انکار کیا) جس کام کے لیے آپ حکم دیتے ہیں۔ آخر میں نکلیا میں تک کہ مجھ کو لڑکے ملے جو چادر میں کھیل رہے تھے آپ ہی ایک رسول اللہ ﷺ نے پیچھے سے آکر میری گردن تھامی میں نے آپ کی طرف دیکھا آپ ہنس رہے تھے آپ نے فرمایا اے انس! (یہ تھوہیر ہے اس کی چارے آپ نے فرمایا) تو وہاں گیا جہاں میں نے حکم دیا تھا میں نے عرض کیا کی ہیں جاتا ہوں یا رسول اللہ ﷺ۔

۶۰۱۶- انس نے کہا خدا کی قسم میں نے تو یہ سب تک آپ کی خدمت کی مجھے یاد نہیں کہ کسی کام کے لیے جس کو میں نے کیا آپ نے یہ فرمایا ہو تو نے ایسا کیوں کیا کسی کام کو میں نے نہ کیا ہو اور آپ نے فرمایا ہو کیوں نہیں کیا۔

۶۰۱۷- انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ اچھی عادت رکھتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي فَاتِلٌ بِكَ أَسْمَاءَ غُلَامٍ كَثُرَ فَلْيَعْلَمَنَّ قَالَ فَخَدَعْتُهُ فِي الشَّيْءِ وَالْخَضِرِ وَاللَّحْمِ مَا قَالَ لِي بِشَيْءٍ صَبَعْتُ لَهُ صَبْعَتِي هَذَا مَكْنًا وَلَا تَشْرِبْ لَهُ أَشْعَفُ لَمْ تَمْسَحْ هَذَا فَكُنَّا.

۶۰۱۴- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لڑکے کو دیکھا جو کھانا کھا رہا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک ٹکڑا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے ہاتھ سے اس ٹکڑے کو لے لیا اور کھا دیا۔

۶۰۱۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لڑکے کو دیکھا جو کھانا کھا رہا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک ٹکڑا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے ہاتھ سے اس ٹکڑے کو لے لیا اور کھا دیا۔

۶۰۱۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لڑکے کو دیکھا جو کھانا کھا رہا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک ٹکڑا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے ہاتھ سے اس ٹکڑے کو لے لیا اور کھا دیا۔

۶۰۱۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لڑکے کو دیکھا جو کھانا کھا رہا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک ٹکڑا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے ہاتھ سے اس ٹکڑے کو لے لیا اور کھا دیا۔

باب فی سعادۃ صلی اللہ علیہ و سلم

۶۰۱۸- عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما، روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس نے کوئی چیز مانگی آپ نے انکار نہیں کیا، فقال ما سئل رسول اللہ ﷺ شیئاً قط فقال لا۔

۶۰۱۹- عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما، روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے اس نے کہا میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری قوم کے لئے کوئی چیز مانگے، میں نے انکار کر دیا، فقال ما سئل رسول اللہ ﷺ شیئاً قط فقال لا۔

۶۰۲۱- عن انس رضی اللہ عنہ، روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے کہا میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری قوم کے لئے کوئی چیز مانگے، میں نے انکار کر دیا، فقال ما سئل رسول اللہ ﷺ شیئاً قط فقال لا۔

۶۰۲۲- عن ابن شہاب، روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے کہا میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری قوم کے لئے کوئی چیز مانگے، میں نے انکار کر دیا، فقال ما سئل رسول اللہ ﷺ شیئاً قط فقال لا۔

باب آپ کی سخاوت کا بیان

۶۰۱۸- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما، روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس نے کوئی چیز مانگی آپ نے انکار نہیں کیا، فقال ما سئل رسول اللہ ﷺ شیئاً قط فقال لا۔

۶۰۱۹- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما، روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے کہا میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری قوم کے لئے کوئی چیز مانگے، میں نے انکار کر دیا، فقال ما سئل رسول اللہ ﷺ شیئاً قط فقال لا۔

۶۰۲۱- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری قوم کے لئے کوئی چیز مانگے، میں نے انکار کر دیا، فقال ما سئل رسول اللہ ﷺ شیئاً قط فقال لا۔

۶۰۲۲- ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے کہا میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری قوم کے لئے کوئی چیز مانگے، میں نے انکار کر دیا، فقال ما سئل رسول اللہ ﷺ شیئاً قط فقال لا۔

(۶۰۲۰) بخاری نے کہا اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میری قوم کے لئے کوئی چیز مانگے، میں نے انکار کر دیا، فقال ما سئل رسول اللہ ﷺ شیئاً قط فقال لا۔

اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا مکہ کی فتح کا پھر آپ سب مسلمانوں سمیت جو آپ کے ساتھ تھے نکلے وہ حنین میں لڑے۔ اللہ نے اپنے دین کی مدد کی اور مسلمانوں کی۔ اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ کو سواٹ دیے پھر سو دیے پھر سو دیے۔ صفوان نے کہا قسم اللہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا مجھ کو جو یہاں آپ سب لوگوں سے زیادہ میری نگاہ میں برے تھے آپ یہاں مجھ کو دیتے رہے یہاں تک کہ سب لوگوں سے زیادہ آپ میری نگاہ میں محبوب ہو گئے۔

۶۰۲۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہمارے پاس بحرین (ایک شہر ہے) کا مال آوے گا تو میں تجھ کو اتار دوں گا اور اتار دوںوں ہاتھوں سے اٹھا دے گا (یعنی تین لپ بھر کر)۔ پھر آپ کی وفات ہو گئی بحرین کا مال آنے سے پہلے وہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا آپ کے بعد انہوں نے ایک مٹائی کو حکم دیا آواز کرنے کے لیے جس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ وعدہ کیا ہو یا اس کا قرض آپ پر آتا ہو تو وہ آوے یہ سن کر میں کھڑا ہوا اور میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر بحرین کا مال آوے گا تو تجھ کو اتار دیں گے اور اتار دیا یہ سن کر ابو بکر صدیق نے ایک لپ بھر پھر مجھ سے کہا اس کو گن۔ میں نے گنا تو وہ پانچ سو تھلے ابو بکر نے کہا اس کا دو ٹا اور لے لے (تو تین لپ ہو گئے)۔

۶۰۲۴- ترجمہ دینی جولوہ گزرد

عَزَّوَجَلَّ غَزْوَةُ الْقَتْعِ فَتَحَ مَكَّةَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَنْ تَمَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَافْتَتَلُوا بِحُجَيْنِ فَتَصَرَّ اللَّهُ فِيهِ وَالْمُسْلِمِينَ وَأَغْلَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ بَانَةَ مِنَ النُّعْمِ ثُمَّ بَانَةُ ثُمَّ بَانَةُ قَالَ لَبْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ شَيْبَةَ أَنَّ صَفْوَانَ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ أَغْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَغْطَانِي وَابْنَةُ لَأَبْنُ سَابِ إِسَى فَمَا بَرِحَ يُغْطِيهِ حَتَّى إِنَّهُ لَأَخْبُ الشَّامِ بِأَمِيٍّ ۖ ۶۰۲۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَالِي اللَّهِ عَالِيهِ وَ سَلَّمَ ((لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أَغْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا)) وَقَالَ يَذُو حَبِيبَا مُبِصَّرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ بَحِيرَةً مَالِ الْبَحْرَيْنِ فَقَدِمَ عَلَى أَبِي نَكْرٍ بَعْدَهُ فَأَمَرَ سَابِئًا قَادِي مَنْ كَانَتْ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ أَوْ ذَنْنٌ فَأَبَاؤُهُ فَقَسْتُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَغْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا)) فَحَتَّى أَبُو نَكْرٍ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لِي عَالِيَا فَعَدَدْتُهَا فَلَمَّا حِينَ شَهْرٍ بَانَةُ فَقَالَ عَدُوٌّ بَنِيهَا.

۶۰۲۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَالِي اللَّهِ عَالِيهِ وَ سَلَّمَ ((لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أَغْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا)) فَحَتَّى أَبُو نَكْرٍ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لِي عَالِيَا فَعَدَدْتُهَا فَقَالَ لَمَّا حِينَ شَهْرٍ بَانَةُ فَقَالَ عَدُوٌّ بَنِيهَا حَبِيبُ ابْنِ عَشِيَّةَ.

لیجے اور یاد کرتے مکر لوات آتے۔ عمرو بن سعید نے کہا جب حضرت ابراہیمؑ نے وفات پائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابراہیم میرا چچا ہے اس نے دودھ پیچے میں قصا کی اب اس کو دو لائیں ملی ہیں جو جنت میں اس کے دودھ پیچے کی مدت تک دودھ پلائیں گی۔ ۶۰۲۷۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگ عرب کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے کہا کیا تم اپنے بچوں کو پید کر رہے ہو؟ آپؐ نے فرمایا ہاں پھر وہ بولے قسم خدا کی ہم تو پیار نہیں کر سکتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیا کروں اللہ نے تمہارے دل سے رحم نکال لیا ہے۔

عَمَرُو فَلَمَّا تَوَفَّيْنَا رُوحَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَيَسِي دِيَارِي مَاتَ فِي الْفَنَاءِ وَإِنَّ لَهُ لَطُغْرَيْنِ يُكْتَفَانِ رِضَاعَةً فِي الْحَيَاةِ ۶۰۲۷- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ نَاسٌ مِنْ الْأَعْرَابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا أَتَشْكُلُونَ صِبْيَانَكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «وَأَمَّا مَا نَقُولُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «وَأَمَّا لَيْسَ لَكُمْ اللَّهُ نَزَعَ بِكُمْ الرُّوحَةَ» وَقَالَ مَنْ يُعْبَرُ «مَنْ فَلَيْتَ الرُّوحَةَ».

۶۰۲۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اقرع بن حابس نے دیکھا رسول اللہ ﷺ پید کر رہے تھے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو تو بولایا رسول اللہ اکبر سے وہ بچے ہیں میں نے ان میں سے کسی کو پید نہیں کیا آپؐ نے فرمایا جو رحم نہ کرے گا (بچوں اور عقیقوں اور عاجزوں اور ضعیفوں پر) خدا بھی اس پر رحم نہ کرے گا۔

۶۰۲۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الْأَعْرَجَ بْنَ حَابِسٍ النَّصْرِيَّ ﷺ يَكُونُ الْفَضْلُ فَقَالَ إِنَّ أَبِي عَشْرَةٌ مِنْ قَوْلِهِ مَا قُلْتُ وَأَجِدُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ «مَنْ لَا يُرْحَمَ لَا يُرْحَمَ».

۶۰۲۹۔ جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بندوں پر رحم نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہ کرے گا۔

۶۰۲۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِإِسْنَادٍ ۶۰۳۰- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «مَنْ لَا يُرْحَمِ النَّاسُ لَا يُرْحَمِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ».

۶۰۳۱۔ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۶۰۳۱- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بِإِسْنَادٍ طَيِّبٍ ۶۰۳۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعْنَةُ حَيَاةٍ مِنَ الْعُدْوَانِ فِي حُدُودِهَا وَكَانَ إِذَا تَوَرَّعَ شَيْئًا

باب: آپ کی حیا اور شرم کا بیان

۶۰۳۲۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میں اس کو ہری لڑکی سے جو پردے میں رہتی ہے زیادہ شرم تھی اور آپؐ جب کسی چیز کو برا جانتے تو ہم اس کی نشانی آپؐ

۶۰۳۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعْنَةُ حَيَاةٍ مِنَ الْعُدْوَانِ فِي حُدُودِهَا وَكَانَ إِذَا تَوَرَّعَ شَيْئًا

خُرُفَاءٌ فِي وَجْهِهِ.

کے چرے سے پھین لیتے۔

۶.۳۳- عَنْ مُسْوَیٍّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَلِيٍّ
اللَّهُ فَبِغَضْرٍ جِئْنَا قَدِمَ مُعَاوِيَةَ إِلَى الْكُوفَةِ
فَذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ فَاحْشًا
وَلَا مُفْهِمًا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ
مِنْ غَيْرِائِهِمْ أَحَدًا)) قَالَ عَلِيٌّ
جِئْنَا قَدِمَ مُعَاوِيَةَ إِلَى الْكُوفَةِ

٦٠٣٤ - عَرِّضُ الْإِنْفُسِ بِهَذَا الْإِسْلَامِ مَعْلَةٌ.

۶۳۳- ترجمہ وی بی جواہر کزور

بَابُ تَبَسُّبِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُسْنِ عَشْرَتِهِ

باب آپ کی ہنسی اور حسن معاشرت کا بیان

٦٠٢٥- عَنْ سَمَاءَ ابْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ
لِحَابِشِ بْنِ سَعْدَةَ أَكُنْتُ لِحَابِشَ وَرَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْدَ كَثِيرٍ كَأَنِّي لَا
أَقُومُ مِنْ مُسْنَدِهِ لَدَيْ يَصَلِّي بِيهِ الصَّبِيحَ حَتَّى
يُطْلِعَ الضُّمَنْ فَإِذَا طَلَعَتْ قَامَ وَكَانُوا يُتَحَدَّثُونَ
فَيَأْخُذُونَ فِي أَمْرِ أَهْلَ بَيْتِهِ فَيُضْحَكُونَ وَيَسْتَمِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ رَحْمَةِ النَّبِيِّ ﷺ لِلنِّسَاءِ وَأَمْرُهُ

السُّوَّاقِ مَطَايَاهُنَّ بِالرُّفْقِ بِهِنَّ

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں پر رحم

کرنے کا بیان

٦٠٣٦- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

۶۳۶۔ انس رضی اللہ عنہ ہے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

(۶۰۳۳) جن خلقتِ محبت ہے انہما کی اور وہ ہمارے۔ جن ہر نے کہا میں خلق ہے کہ اچھا ملک کرنا کسی کو اپنے نزدیک اٹھا دینا چاہی ہے لوگوں سے ملنا۔ خاص عاشق نے کہا میں خلق ہے کہ لوگوں سے اچھی طرح ملے محبت رکھے ان پر شفقت کرے اگر وہ کوئی سخت بات کہیں تو قہر کرے اور ہر کرے نصیحت میں کہے ۱۱۔ غرض کہ ہر پان دروازہ نہ کرے اسلافہ اور غضب کو چھوڑ دے۔ جبری نے کہا خلق کا اختلاف ہے کہ جن خلقِ غفل ہے یا کس سے ہوتا ہے۔ خاص عاشق نے کہا کبھی ہے کہ بعض صفات اس کی خلقی ہوتی ہیں اور بعض کس سے حاصل ہوتی ہیں۔ اچھی

(۶۰۳۶) یہ لہامِ خوش آواز تھا اور دستور ہے کہ لہامِ دہ سے مست ہو جاتے ہیں اور جلد چلنے لگتے ہیں، عورتوں کو تکلیف ہوتی ہے کہ اس واسطے آپ نے یہ حدیث فرمائی، اور ایسے اس حدیث کا یہ مطلب کہتے ہیں کہ وہ خوش آواز لہامِ شقیں، انگیز اشعار، چاہتا تھا اور حضرت عمر

۶۰۳۷- عن انس رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ((يا أنجشة زوئدا سوفك بالفولابو))
 ۶۰۳۸- عن انس رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ((يا أنجشة زوئدا سوفك بالفولابو))

علیہ وسلم ستر میں تھے اور ایک حبشی غلام جس کا نام انجھ تھا کا تھا آپ نے فرمایا اے انجھ! آہستہ آہستہ چل اور اونٹوں کو شیشے لہرے اونٹوں کی طرح ہانک۔

۶۰۳۹- عن انس رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ((يا أنجشة زوئدا سوفك بالفولابو))

۶۰۳۸- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں کے پاس آئے اور ایک ہانگے والا ان کے اونٹوں کو ہانک رہا تھا جس کا نام انجھ تھا آپ نے فرمایا خرابی ہو تیرے ہاتھ کی اے انجھ آہستہ لے چل شیشوں کو (یعنی عورتوں کو بوجہ نزاکت کے ان کو شیشہ فرمایا) اور اللہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ایسی بات فرمائی اگر تم میں سے کوئی وہ بات کہے تو تم کھیل سمجھو۔

۶۰۳۹- عن انس رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ((يا أنجشة زوئدا سوفك بالفولابو))
 ۶۰۴۰- عن انس رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ((يا أنجشة زوئدا سوفك بالفولابو))

۶۰۳۹- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ام سلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے ساتھ قمیص اور ایک ہانگے والا ان کے اونٹوں کو بیکار ہاتھا آپ نے فرمایا اے انجھ آہستہ لے چل شیشوں کو۔

۶۰۴۱- عن انس رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ((يا أنجشة زوئدا سوفك بالفولابو))

۶۰۳۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کا ایک گانے والا خوش آواز تھا (جو اونٹ ہانگتے وقت گاتا تھا) آپ نے اس سے فرمایا آہستہ چل اے انجھ! امت توڑ شیشوں کو یعنی ہاتھ اور عورتوں کو تکلیف مت دے۔

۶۰۴۱- عن انس رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ((يا أنجشة زوئدا سوفك بالفولابو))

۶۰۳۱- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کا ایک گانے والا خوش آواز تھا (جو اونٹ ہانگتے وقت گاتا تھا) آپ نے اس سے فرمایا آہستہ چل اے انجھ! امت توڑ شیشوں کو یعنی ہاتھ اور عورتوں کو تکلیف مت دے۔

۶۰۴۲- عن انس رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ((يا أنجشة زوئدا سوفك بالفولابو))

۶۰۳۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کا ایک گانے والا خوش آواز تھا (جو اونٹ ہانگتے وقت گاتا تھا) آپ نے اس سے فرمایا آہستہ چل اے انجھ! امت توڑ شیشوں کو یعنی ہاتھ اور عورتوں کو تکلیف مت دے۔

۶۰۴۳- عن انس رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ((يا أنجشة زوئدا سوفك بالفولابو))

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگوں سے برتاؤ اور آپ کی تواضع

۶۰۴۴- عن انس رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ((يا أنجشة زوئدا سوفك بالفولابو))

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگوں سے برتاؤ اور آپ کی تواضع

۶۰۴۵- عن انس رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ((يا أنجشة زوئدا سوفك بالفولابو))

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگوں سے برتاؤ اور آپ کی تواضع

۶۰۴۶- عن انس رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ((يا أنجشة زوئدا سوفك بالفولابو))

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگوں سے برتاؤ اور آپ کی تواضع

۶۰۴۷- عن انس رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ((يا أنجشة زوئدا سوفك بالفولابو))

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگوں سے برتاؤ اور آپ کی تواضع

۶۰۴۸- عن انس رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ((يا أنجشة زوئدا سوفك بالفولابو))

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگوں سے برتاؤ اور آپ کی تواضع

۶۰۴۹- عن انس رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ((يا أنجشة زوئدا سوفك بالفولابو))

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگوں سے برتاؤ اور آپ کی تواضع

۶۰۵۰- عن انس رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ((يا أنجشة زوئدا سوفك بالفولابو))

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگوں سے برتاؤ اور آپ کی تواضع

۶۰۵۱- عن انس رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ((يا أنجشة زوئدا سوفك بالفولابو))

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگوں سے برتاؤ اور آپ کی تواضع

۶۰۵۲- عن انس رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ((يا أنجشة زوئدا سوفك بالفولابو))

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگوں سے برتاؤ اور آپ کی تواضع

۶۰۵۳- عن انس رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ((يا أنجشة زوئدا سوفك بالفولابو))

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگوں سے برتاؤ اور آپ کی تواضع

ﷺ جب صبح کی نماز پڑھتے تو دہانے کے خدام اپنے برتنوں میں پانی لے کر آتے پھر جو برتن آپ کے پاس آتا آپ اپنا ہاتھ اس میں ڈبو دیتے اور کبھی سردی کے دن میں بھی اتفاق ہوتا تو آپ ہاتھ ڈبو دیتے۔

۶۰۳۳- انسؓ سے روایت ہے میں نے دیکھا تھا آپ کا سر چار پا تھا اور اصحاب آپ کے گرد تھے وہ چاہتے تھے کوئی پل زمین پر نہ کرے کسی نہ کسی کے ہاتھ میں گرے۔

۶۰۳۴- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت کی عقل میں فتور تھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے آپ سے کام ہے (یعنی کچھ کہنا ہے جو لوگوں کے سامنے نہیں کہہ سکتی) آپ نے فرمایا اے ماں فلاں کی (یعنی اس کا نام لیا) اچھا کوئی گلہ دیکھ لے میں حیران کام کر دوں گا۔ پھر آپ نے راوی میں اس سے تنہائی کی یہاں تک کہ وہ اپنے کام سے فارغ ہو گئی۔

باب: آپ ﷺ انتقام نہ لیتے تھے مگر اللہ کے واسطے

۶۰۳۵- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو کاموں کا اختیار دیا گیا تو آپ نے آسان کو اختیار کیا بشرطیکہ وہ گنہ نہ ہو اور جو گناہ ہو تا تو آپ سب سے بدھ کو اس سے دور رکھتے اور کبھی آپ نے اپنے واسطے کسی سے بدلہ نہیں لیا البتہ اگر کوئی خدا کے حکم کے برخلاف کرتا تو اس کو سزا دیتے۔

۶۰۳۶- ترجمہ دینی جو اوپر گزرا۔

قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى لِقَدَاةٍ خَادَهُمْ أَلْبَسَهُمْ بَابِيَهُمْ فِيهَا لَمَاءٌ فَمَا يُؤْنِسُ بَانِيَهُ إِلَّا غُفْسٌ بَذَّهَا فَرَكْنَا حَامِرَةً مِمَّا أَلْبَسَهُ الْبَارِدَةُ فَنُفِيسٌ بَذَّهَا

۶۰۴۳- عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَالْحَمَائِمَ يَخْلِفُهُ وَالْخِلَافُ بِهِ مُسْتَحَابَةٌ مَا يُرِيدُونَ أَنْ تَفْعَلَ شَفَرَةً بِأَمْرِ مِنْ رَجُلٍ

۶۰۴۴- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً تَمَسُّ فِي حَقْلِهَا عَصَاً فَقَالَتْ مَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِي بِهَذِهِ حَاجَةٌ فَقَالَ ((يَا أُمُّ قُلْظَانَ انْظُرِي)) أَيْ ((السَّكَنُ جَنَّتْ حَتَّى أَقْضِيَ لَكَ حَاجَتَكَ فَخَلَا)) مَعَهَا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ حَتَّى فَرَعَتْهُ مِنْ حَاجَتِهَا

بِأَنَّ قَوْلَكَ الْإِنْتِقَامَ إِلَّا لِلَّهِ تَعَالَى

۶۰۴۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَى النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ مَا حَيَّرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئَ لَمْ يَزَلْ بِي إِلاَّ أَعَزَّ أَيْسَرُهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ بَيْنِي فَإِن كَانَ بَيْنِي كَانَ أَعَزَّ النَّبِيِّ مِنْهُ وَمَا أَفْضَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ إِلاَّ أَنْ تَتَبَعَ حُرْمَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۶۰۴۶- عَنْ مُحَمَّدٍ فِي رِوَايَةٍ فَصَّلِي لِي

(۶۰۳۳) بلا توفی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مسلمانین سے برکت لینا اور ست ہے اور صحابہ آپ کے آثار شریف سے برکت لینے تھے اس میں کوئی شک نہیں کہ انبیاء اور صالحین کے آثار شریک ہیں اور ان سے برکت لینا اور ست ہے پر جاہلوں کی طرف ان افراد پر تفریق نہ کرے اور جو انہیں بدعت شریک ہیں ان سے بچا ہے۔

(۶۰۳۴) یہ تنہائی کچھ غلط نہ تھی انہیں عورت کے ساتھ بیکہ راوی میں آپ بڑک سے ہٹ کر کھڑے ہوئے اور اس کی بات سن لی اور جواب دے دیا۔ حاکم کو اس کا نام ہے کہ ہر ایک دعوت کا یہاں لیا گیا اور قبول کر کے۔

شہادۃ وہی رواۃ حریم مُحَمَّدٌ الرَّعْرَعِيُّ عَنْ
عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

۶۰۴۷- عَنْ مَنْ مِنْهُمْ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ
خَبَرِهِ نَالِثًا.

۶۰۴۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا
حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمُؤْمِنِ أَنْ يَتَزَوَّجَ
مَنْ قَامَ بِنَا أَعْتَلَوْا أَيْسَرَهُمَا مَا فَمَ يَكُنْ بَيْنَنَا
فَإِنْ كُنَّا بَيْنَنَا كَانَ أَعْدَدَ نَاسِي مَعَهُ.

۶۰۴۹- عَنْ جِسَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِأَنَّ فَرْقَهُ
أَيْسَرَهُمَا وَأَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

۶۰۵۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا
حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى حَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا
فَقَطَّ بَيْنَهُمَا وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَدِيمًا إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا يَلِيقُ بِهِ شَرَفًا فَقَطَّ فَيَنْتَفِمْ مِنْ
حَاضِرِهِ إِلَّا أَنْ يُنْهَكَ شَيْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللَّهِ
فَيَنْتَفِمْ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۶۰۵۱- عَنْ جِسَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ يُزَادُ بِنَصِّهِ
عَلَى نَصْبِهِ.

بَابُ طَبِيبٍ وَبَجْهِ ﷺ وَلَيْسَ مَسْئُومًا

۶۰۵۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةً قَالُوا لَمْ يَسْرُحْ إِلَى أَغْيَا
وَحَرَّحَتْ مَعَهُ فَاسْتَقْبَلَهُ وَلَدَانِ فَخَضَلُ يَنْسُجُ
حَتَّى أَخْبَعَهُمْ رَجُلًا وَابْنًا قَالَ وَإِنَّمَا أَنَا
مَمْنَعٌ خَشَاكَ قَالَ فَوَعَدْتِ بَيْنَهُمَا لَوْ رَغَا

(۶۰۵۲) دو آدمی نے کہا وہ خوشبو آپ کے بدن کی ذائقہ تھی اگرچہ آپ خوشبو نہ لگاتے اور اس پر آپ خوشبو بھی لگاتے تھے اور مصلح کرنے کے لیے تاکہ ماکھ خوش بول۔

جیسے خوشبو سلا کے ڈبہ میں سے ہاتھ نکالا۔

۶۰۵۳۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نہ غزیرہ منک نہ اور کوئی خوشبو ایسی سونگھی جیسی رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک کی خوشبو تھی اور میں نے نہ دیبا نہ حریر نہ اور کوئی چیز ایسی نرم چھوئی جیسی نرمی رسول اللہ کے مبارک جسم میں تھی۔

۶۰۵۴۔ انس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کا رنگ مبارک سفید چمکا ہوا تھا (تو ہی نے کہا یہ رنگ سب گھوس سے مہو ہے) اور آپ کا پینہ مبارک سوئی کی طرح تھا اور جب چلنے کو آگے جھکے ہوئے اور ڈال کر (یا دھرا دھرا چھینے جاتے تھے جیسے کشتی چھٹکتی جاتی ہے۔ زہری نے کہا یہ سقی لفظ ہیں کیوں کہ یہ مفرد کی مفت ہے۔ قاضی نے کہا مفرد کی مفت جب ہے کہ بھلاؤ کرے اور جو خلقی ہو تو مذہب موم نہیں ہے) اور میں نے دیبا نہ اور حریر بھی ان کا نرم نہیں ملا جیسے آپ کی پتیلی نرم تھی اور میں نے منک اور غزیرہ میں یہ خوشبو نہ پائی جو آپ کے جسم مبارک میں تھی۔

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے

کا خوشبو دار اور متبرک ہونا

۶۰۵۵۔ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں آئے اور آرام فرمایا آپ کو پینہ آیا میری ماں ایک شیشی لائی آپ کا پینہ پوچھ پوچھ کر اس میں ڈالنے لگی آپ کی آنکھ کھل گئی آپ نے فرمایا اسے سلیم پوچھ لیا کیا کر رہی ہے؟ وہ بولی آپ کا پینہ ہے جس کو ہم وہی خوشبو میں شریک کرتے ہیں اور وہ سب سے بڑھ کر خود خوشبو ہے۔

۶۰۵۶۔ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ام سلیم کے گھر میں جاتے اور ان کے بچھونے پر سو رہے وہ وہاں نہیں ہوتی۔ ایک دن آپ تشریف لائے اور ان کے بچھونے پر سو

کاٹنا اسرجھا میں حوٰنہ غطار۔

۶۰۵۳۔ عن انس رضي الله عنه قال انتم ما شمتم غزيرا قط ولا منكرا ولا شيئا اطيب من ريح رسول الله ﷺ ولا مسبت شيئا قط ديبا ولا حريرا الا من من رسول الله ﷺ

۶۰۵۴۔ عن انس رضي الله عنه قال كان رسول الله صلي الله عليه وسلم ازهر اللون كان عرقه مفلوكا يفا منسى لهما ولا مسبت ديبا ولا حريرا الا من من كف رسول الله صلي الله عليه وسلم ولا شممت مسكة ولا عسرة اطيب من رائحة رسول الله صلي الله عليه وسلم

باب طيب عرق النبي صلي الله عليه

وسلم والتبرك به

۶۰۵۵۔ عن انس بن مالك رضي الله عنه قال دخل علينا النبي ﷺ فقال اعدنا عرقا راسا امي مغارورة فحملت نسلت العرق صبا فاستنط لسي ﷺ فقال ((يا اثم منكم ما هذا الذي فعلن)) قالت هذا عرقك جعله في صبا وهو من اطيب الطيب

۶۰۵۶۔ عن انس بن مالك رضي الله عنه قال كان النبي صلي الله عليه وسلم يذخل بيتا ثم منم فنام على فراشها ونسبت به

رہے وہ انہیں تو لوگوں نے کہ رسول اللہ ﷺ تمہارے گھر میں تمہارے بچوں کے پرور رہے ہیں۔ یہ سن کر وہ آپ دیکھ کر آپ کو پینے آیا ہے اور آپ کا پینہ چڑا کے بچوں کے پر مع ہو گیا ہے۔ ام سلمہ نے کہا کہ یہ کھانا اور یہ پینہ پانچھ پانچھ کر چشموں میں بھرنے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ کھرا کر اٹھ بیٹھے اور فرمایا کیا کرتی ہے اسے ام سلمہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ام پرست کے لیے لیتے ہیں اپنے بچوں کے لیے۔ آپ نے فرمایا تو نے تکب کہا (اور) گزر چکا کہ ام سلمہ آپ کی عمر تھیں اور عمر کے پاس جانا اور وہاں سو رہا درست ہے)۔

۶۰۵۷- ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ من کے پاس تشریف لائے اور آرام فرمے وہ آپ کے لیے ایک کھال بچھا دیتی آپ اس پر سوتے اور آپ کو پینہ بہت آتا تو ام سلمہ آپ کا پینہ اٹھا کر میں اور خوشبو اور شیشیوں میں ملا دیتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ام سلمہ یہ کیا کرتی ہے انہوں نے کہا آپ کا پینہ ہے جس کو میں خوشبو میں ملائی ہوں۔

۶۰۵۸- ام المومنین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سردی کے دن میں وحی اترتی تو آپ کی پیشانی سے پینہ بہہ نکلتا (وحی کی سختی سے)۔

۶۰۵۹- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے عاتق بن ہشام نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا آپ پر وحی کیوں نہ آتی ہے؟ آپ نے فرمایا کبھی تو ایسے آتی ہے جیسے گھٹنے کی ہچک کار دودھ پر نہایت سخت ہوتی ہے پھر موقوف ہو جاتی ہے جب کہ میں پڑ کر لیتا ہوں اور کبھی ایک فرشتہ آتا ہے مرد کی صورت میں اور جو وہ کہتا ہے اس کو پڑ کر لیتا ہوں۔

۶۰۶۰- عباد بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب وحی اترتی تو آپ پر سختی ہوتی پھر آپ کا چہرہ مبارک راکھ کی طرح ہو جاتا

قَالَ فَجَاءَتْ ذَاتَ يَوْمٍ صَامٍ عَلَى بَرَسِهَا فَأَبْنَتْ فَبَيَّنَ لَهَا هَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هِيَ فِي شَيْءٍ عَلَى مَا رَأَيْتُ قَالَ فَجَاءَتْ وَقَدْ عَرَفَتْ وَاسْتَفْعَتْ عَرَفَتْ عَلَى فَعَلَتْ أَدْبَمَ عَلَى النَّبِيِّ فَصَحَّتْ عَيْنُهَا فَجَعَلَتْ تَسْتَفْ ذِيكَ لَعَرَفَتْ مَعَصْرَةَ هِيَ فَوَارِ بِهَا فَتَرَع النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((مَا تَصْنَعِينَ يَا أُمِّ سَلَمَةَ)) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرَاهُ تَرَكْتُ إِبْرَئِيلَ قَالَ فَكُتِبَ

۶۰۵۷- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْتِيهَا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا فَيَسْطُلُ لَهُ لَطْمًا فَيَقِيلُ عَلَيْهِ وَكَانَ يَكْفُو لَعَرَفَتْ فَتَحْنَعُ عَرَفَتْ فَتَحْنَعُ هِيَ فَتَطِبُّ وَتَقْرَأُ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا أُمِّ سَلَمَةَ مَا هَذَا)) فَأَنْتَ عَرَفْتَ أَتُوفِي بِهِ طَبِي

۶۰۵۸- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ كَانَ كُنْزًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هِيَ الْعَذَّةُ الْبَارِدَةُ ثُمَّ تَقْبِضُ حَتَّى يَهْنَأَ عَرَفًا

۶۰۵۹- عَنْ حَبَابَةَ أُمِّ قُرَيْشٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ ((أَحْيَا يَأْتِيَنِي فِي مَثَلِ صَلَافَةِ الْفَجْرِ وَهُوَ أَشَدُّ عَنِّي لَمْ يَقْصِمْ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُهُ وَأَحْيَا مَثَلُكَ فِي مَثَلِ صَوْدِ الرَّحْلِ فَاعْي مَا يَقُولُ))

۶۰۶۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَزِمَ عَلَيْهِ

لَوْ خُيِّرْتُ بَيْنَ ثَلَاثٍ لَأَخَذْتُ وَثَرَهُ وَخَفَنَهُ.

(دوسری روایت میں ہے کہ آپ کا چہرہ مبارک وحی اترتے وقت سرخ ہو جاتا۔ نووی نے کہا شاید مرد سرخی سے وحی ہے جو کہ ورت کے ساتھ ہو اور مرد کے بھی یہی معنی ہیں یا پہلے سرخ ہوتا ہے پھر سرخی تو دونوں روایتوں میں کوئی مخالفت نہیں ہے۔)

۶۰۶۱- سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ كَانَ فِي يَدَيْهِ كِتَابٌ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلْيَتْلُهَا فَإِنَّهُ يَكُونُ لَهُ بِهَا أَجْرٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (مسلم)

۶۰۶۱- عمار بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اترتی تو آپ سر جھکا لیتے اور آپ کے اپنے اصحاب بھی اپنے سروں کو جھکا لیتے جب وحی ختم ہو جاتی تو آپ اپنا سر اٹھاتے۔

بَابُ فِي صَلَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُعْرَةً وَفَرْجَهُ.

باب: آپ ﷺ کے بالوں کی تعریف اور آپ کے حلیہ کا بیان

۶۰۶۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ تَحُلُّ الْكُتُبُ مِنْ يَدَيْهِ لِيَتْلُوَ مِنْهَا وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَتْلَوْنَ مِنْهَا وَيُؤْمِنُونَ بِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَبَّ مُؤْتَفَقَةً أَهْلُ الْكِتَابِ فِيهَا ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِ فَتَقْرَأُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيئَتَهُ ثُمَّ يَفْرُقُ بَيْنَهُمَا.

۶۰۶۲- ابن عباس سے روایت ہے اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ اپنے بالوں کو پیشانی پر چھوڑ دیتے تھے جیسے وہ (یعنی مانگ نہیں نکالتے تھے) اور مشرک مانگ نکالتے تھے اور رسول اللہ ﷺ اہل کتاب کے طریق پر چلتا درست رکھتے تھے جس مسئلہ میں آپ کو کوئی حکم نہ ہوتا (یعنی یہ نسبت مشرکین کے اہل کتاب بہتر ہیں تو جس باب میں کوئی حکم نہ آیا آپ اہل کتاب کی موافقت اس باب میں اختیار کرتے)۔ تو آپ بھی پیشانی پر بال نہ لگانے لگے بعد اس کے آپ مانگ نکالتے لگے۔

۶۰۶۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ تَحُلُّ الْكُتُبُ مِنْ يَدَيْهِ لِيَتْلُوَ مِنْهَا وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَتْلَوْنَ مِنْهَا وَيُؤْمِنُونَ بِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ مُجَبَّ مُؤْتَفَقَةً أَهْلُ الْكِتَابِ فِيهَا ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِ فَتَقْرَأُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ نَاصِيئَتَهُ ثُمَّ يَفْرُقُ بَيْنَهُمَا.

۶۰۶۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۰۶۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ تَحُلُّ الْكُتُبُ مِنْ يَدَيْهِ لِيَتْلُوَ مِنْهَا وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَتْلَوْنَ مِنْهَا وَيُؤْمِنُونَ بِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ مُجَبَّ مُؤْتَفَقَةً أَهْلُ الْكِتَابِ فِيهَا ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِ فَتَقْرَأُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ نَاصِيئَتَهُ ثُمَّ يَفْرُقُ بَيْنَهُمَا.

۶۰۶۴- براہین صلاب سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میاند قد تھے آپ کے دونوں مونڈھوں میں زیادہ فاصلہ تھا (یعنی سینہ چوڑا)

(۶۰۶۳) نووی نے کہا عمار نے کہا مانگ نکالنا صحیح ہے کیونکہ یہی آخری فعل ہے رسول اللہ کا اور ظاہر یہ ہے کہ آپ نے اختیار کیا اس کو اسی سے۔ قاضی نے کہا مانگ نکالنا وہی ہے جس سے وہ مانگ نکالتے اور اہل کتاب کے مانگ نکالنا جتنا سے اختیار کیا گیا ہو کہ وہی سے۔

حاصل یہ ہے کہ مانگ نکالنا ہے اور مانگ نکالنا اہل کتاب کی موافقت خلیف قلوب کے لیے تھی اور اہل اسلام میں یہ مخالفت مشرکین۔ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا اور اس کی ضرورت نہ رہی تو حکم ہوا ان کو خلاف کرنے کا جسے خطاب کے باب میں آیا ہے۔ اور بعد میں نے کہا کہ آپ کو حکم تھا اس کتاب کی شریعت پر چلنا کا جس باب میں آپ کو حکم نہ آیا تھی مطلقاً۔

تھا) ہاں بہت سے کانوں کی لوٹک آپ سرخ جوڑا پہنے تھے (بخاری)
سیکا کا جس میں سرخ اور زرد ٹیکریں تھیں کہ میں نے کسی کو آپ
سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔

۶۰۶۵- براہ بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے
کوئی ہاں والا شخص سرخ جوڑا پہنے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے زیادہ خوب صورت نہیں دیکھا۔ آپ کے ہاں
موڑھوں تک پہنچتے تھے اور دونوں موڑھوں میں فاصلہ تھانہ لپے
تھے نہ ٹھکے۔

۶۰۶۶- براہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک سب
سے زیادہ خوب صورت تھا اور آپ کے اخلاق سب سے زیادہ عمدہ
تھے۔ آپ نہ لپے تھے نہ بہتہ ٹھکے۔

۶۰۶۷- قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے انس سے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں کیسے تھے؟ انہوں نے کہا
میان تھے نہ بہت گھومے پائے نہ بالکل سیدھے کانوں اور موڑھوں
کے درمیان تک تھے۔

۶۰۶۸- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے
ہاں موڑھوں کے قریب تک تھے۔

۶۰۶۹- انس سے روایت ہے رسول اللہ کے ہاں آدمی کانوں
تک تھے۔

۶۰۷۰- جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ کا دہن کشادہ
تھا (کیونکہ مردوں کے لیے دہن کی کشادگی محمود ہے اور عورتوں
کے لیے بری ہے) آنکھوں میں لالہ دورے چھوٹے ہوئے
ایڑیاں کم گوشت والی۔ ساک سے کہا شعبہ نے صلیع اللہم کیا
ہے؟ انہوں نے کہا بڑا عمدہ۔ پھر شعبہ نے کہا اشکل العینین کیا
ہے؟ انہوں نے کہا رازشکاف آنکھوں کے (پر یہ) ایک کراہت تھا
ہے اور گچ دی مٹی ہیں کہ سفیدی میں سرخی ملی ہوئی کہ شعبہ

الْمُسْكِينِ عَظِيمُ الْفُحْشَةِ إِلَى شَحْبَةِ أَذْيَةِ عَلَيْهِ
خَلَقَ حُمْرًا مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۰۶۵- عَنْ الْأَوَّلِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ دِيْنِي
أَحْسَنَ مِنْ خَلْقِ حُمْرًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرَةُ تَصْرُبُ مُسْكِيْنَةً بَعْدَ مَا
تَبَيَّنَ الْمُسْكِيْنَتَيْنِ لَيْسَ بِالْقَوْبِلِ وَلَا بِالْقَصْرِ قَالَ
أَوْ كَرْتَسِيْلَةٍ شَعْرًا

۶۰۶۶- عَنْ الْأَوَّلِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ أَحْسَنَ نَاسٍ وَأَحْسَنَ خَلْقًا وَأَحْسَنَ حَقًّا لَيْسَ
بِالْقَوْبِلِ وَلَا بِالْقَصْرِ

۶۰۶۷- عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لَأَنْسَ ثَمَّ مَلَأَنِي
تَكْرُفًا كَلَامًا شَعْرًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ كَانَ شَعْرًا رَاحِلًا لَيْسَ بِالْمُحْتَبَدِ وَلَا
بِالشَّطِّ بَيْنَ أَذْيَتِهِ وَعَيْنَيْهِ

۶۰۶۸- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ كَانَ تَصْرُبُ شَعْرَةُ مُسْكِيْنَةٍ

۶۰۶۹- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ
شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى النِّصَافِ أَذْيَةً

۶۰۷۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ ضَبِيعُ الْعَيْنِ أَشْكَالَ الْعَيْنِ مِنْهُوسٍ الْعَيْنُ
قَالَ قُلْتُ لَيْسَ إِلَّا مَا ضَبِيعُ الْعَيْنِ قَالَ عَظِيمُ
الْعَيْنِ فَإِنْ قُلْتُ مَا أَشْكَالُ الْعَيْنِ فَإِنْ ضَوْبُلٍ
شَقَّ الْعَيْنِ فَإِنْ قُلْتُ مَا مِنْهُوسٌ الْعَيْنِ فَإِنْ
لَيْلٍ لَحْمِ الْعَيْنِ

٦٠٧٦- ثُمَّ نَاسِيَ قَالَ سَيِلَ لِي نَزْلَ الْوَحْيِ
فِي حَضَائِرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ نُوْ بُشَيْتُ أَنْ أَعْلَمَ
شَيْئًا مِّنْ فِي رَأْسِهِ فَقُلْتُ وَقَالَ لَمْ
يَحْتَسِبْ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَوَّلُ بَحْرٍ بِالْحِجَازِ وَلَكِنْ
اِخْتَلَفَ عَمْرٌ بِالْحِجَازِ بَعْدًا

٩٠٧٧- عن أنس بن مالك رضي الله عنه
أن حجراً أتى ينفذ الرخول المشقة البيضاء من
أبيه ولحقه قال ولم يحضب رسول الله
صلى الله عليه وسلم إنما كان لباسه في
حقيقته وهو الصداقين وهو الرأس

٦٠٧١- عن أبي بصير عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال: «مَنْ أَمْسَكَ لِسَانَهُ وَبَكَى لِقَاءِ اللَّهِ فِي بَعْضِ مَا كَسَبَ، وَنَسِيَ مَا كَسَبَ فِي آخِرِ الدِّينِ، فُتِّحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ».

٦٠٨٠- عن أبي بصير عن النبي ﷺ قال: إنك رأيت رسول الله ﷺ قد أتاه من الله بشيء لم يصح فيه شيء من صفاته عليه السلام على خلقه، بل أنه جلى أن أتت قومته من لحي النبي ﷺ وشرفه.

٦٠١١- عَنْ أَبِي خُثَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيْمَنَ قَدِ سَلَّمَ كَأَنَّ
خُتَمَ نَبِيِّهِ عَلَيْهِ.

٦٠٨٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَقُولُوا

۶۰۷۔ حاجت سے روایت ہے اس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطاب کیا تو انہوں نے کہا اگر میں چاہتا تو آپ ﷺ کے عید ہال میں بیٹا۔ آپ نے خطاب نہیں کیا البتہ اگر بکڑ نے خطاب کیا مہندی اور نعل سے اور عمرؓ نے خطاب کیا صرف مہندی سے۔

۶۷- انس بن مالک سے روایت ہے انہوں نے کہا سر اور
 ذرا محی کے سفید بال اکھڑا کر دے (لیکن حرام نہیں ہے۔
 نووی) اور رسول اللہ ﷺ نے خطاب نہیں کیا۔ آپ کی چھوٹی
 ذرا محی سر جو چپے کے ہونٹ کے تلے ہوتی ہے کچھ سفیدی تھی
 اور کچھ کنپٹیوں پر کچھ سر میں۔

۶۷- ترجمہ وہی تھا اویس گزرا۔
۶۸- اُس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ کے
جوہرے کمال؟ انہوں نے کہا آپ کو نہیں بدلا گیا سفید (یعنی
سفید بخیرہ) کیا۔

۶۰۸۰- ابو حذیفہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ میں یہ سفیدی دیکھی اور زہیر نے اپنی کچھ اٹھلیں چھوئی وہ لاڑھی پر رکھ کر تلائیں۔ لوگوں نے ابو حذیفہ سے کہا اس دن تم کیسے تھے؟ انہوں نے کہا میں تیر میں بچان لگا تھا اور پرنگ تھا۔

۶۰۸۱- ابو حنیفہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ کا رنگ سفید تھا اور بوڑھے ہو گئے تھے اور سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے مشابہ تھے۔

۶۰۸۲- ترجمہ قرآن مجید، ج ۱، ص ۱۰۰

۱۷۹) بعض راویوں میں ہے کہ سیدہ خدیجہ کا لاپرواہی کا قصہ بدن کا بالکل مطابق تھا۔ رسول اللہ کے نور سیدہ خدیجہ کا چہرہ کا قصہ۔ غرض یہ کہ دونوں صاحبزادے نے کمر قصہ پر تھی۔ رسول اللہ کی کہ اس میں ہے کہ بعض اشیاء نے اس نعمت کی قدر نہ جانی اور دونوں صاحبزادوں کو ایسے علم سے شہید کیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اہل حق علی ہم کو دنیا میں آپ کے لعل بیعت کی محبت پر قائم رکھے اور آخرت میں اللہ کے لعلوں میں شریک کرے۔ آمین۔ باب الحائض۔

أَبْصُرْ هَذَا شَيْئًا:

٦٠٨٣- عَنْ سَعْدِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ
حَامِرَ بْنَ سُرَّةٍ يُقَالُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ كَانَ إِذَا دَخَلَ رَأْسَهُ لَمْ
يُرَ مِنْهُ شَيْءٌ وَإِذَا لَمْ يَدْخُلْ رَأْسُهُ لَمْ

بَابُ إِثْبَاتِ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ

٦٠٨٤- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ لَبِطَ مُقَلَّمُ رَأْسِهِ وَلَمِيقَتُهُ وَكَانَ إِذَا لَبِطَ
لَمْ يَبْسُ وَيَإِذَا شَبِعَتْ رَأْسُهُ فَبُهِشَ وَكَانَ كَثِيرَ
شَاغِرِ اللَّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَرَعُهُ بَنُو السَّيْفِ قَالَ
لَا بُلْ كَانَ بَنُو السَّيْفِ وَالْقَوْمُ وَكَانَ مُسْلِمًا
وَرَأَيْتُ الْفُحَّامَ عِنْدَ كَتَبِهِ بَنُو نَيْصَةَ الْحَمَامَةِ
شِبْهُ حَمَامَةٍ

٦٠٨٥- سَمِعْتُ عَلِيًّا فِي سَمْعَةٍ قَالَ رَأَيْتُ حَقَّامًا
فِي ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَأَنَّهُ يَبْصُرُ حَقَّامًا

٦٠٨٦- عَنْ سَمِائِلَ بْنِ يَحْيَى الْإِسْطَهَارِيِّ عَنْ

٦٠٨٧- عَنِ السَّائِلِينَ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
يَقُولُ دَعَيْتُ فِي حَاضِيَّتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّ
أَخِي وَجَعَ فَسَخَّرَ رَأْسِي وَذَمَّنِي بِالْمَرْكَزَةِ ثُمَّ
تَوَضَّأَ فَمَرَّتْ بَيْنَ وَصْرِي ثُمَّ قُمْتُ حَلْفَ
ظَهْرِي فَطَرْتُ إِلَى حَائِطِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ بَيْنَ رِ
ئَاسِهِ

۶۰۸۳۔ شاہک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے چارہ کن سرور شاہک
اللہ عنہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے کا حال
انہوں نے کہا آپ جب تیل لے آتے تو کچھ سفیدی معلوم نہ ہوتی
بلکہ تیل نہ لے آتے تو سفیدی معلوم ہوتی۔

باب: عمر نبوت کا بیان

۶۰۸۳- چاند بن سرور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے سرورِ ذالحمی کے آگے کا حصہ سفید ہو گیا تھا۔ جب آپ ﷺ جیل ڈالے تو سفیدی معلوم نہ ہوئی اور جب ہل پر اُگدہ ہوئے تو سفیدی معلوم ہوئی۔ اور آپ کی ذالحمی بہت گھنی تھی۔ ایک شخص بولا آپ کا چہرہ کھوار کی طرح تھا یعنی لبہ چاڑھنے کہا نہیں۔ آپ کا چہرہ سورج اور چاند کی طرح تھا اور گول تھا اور میں نے نبوت کی مہر آپ کے سوا کسی پر دیکھی تھی۔ کیونکہ اگر آپ کا چہرہ گول نہ ہوتا تو آپ کی ذالحمی بھی گول ہوتی۔

۶۰۸۵- جابر بن سمور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی بیٹہ زینب کی مہر دیکھی جیسے گوتر کا انڈا۔

۶۰۸۶- ترجمہ وی جواویر گزرا۔

[illegible]

☆ (۶۰۸۳) ☆ فضیل نے کہا اعلیٰ نے اختلاف کیا ہے کہ رسول اللہ نے لفظ کیا نہیں تو اکثر کہیں قول ہے کہ فیض کیا اور بعضوں کا یہ ہے کہ کیا۔ بریل حدیث امام مسلم اور ابن عمرؓ کے یہ ہے کہ آپ نے کبھی نہ لفظ کیا بلکہ کبھی نہ کہہ سوج۔ دونوں روایتیں صحیح ہیں۔

٩٢- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَفَّى وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَبِّحِ جَمَلُ ذَلِكَ.

٦٠٩٣- عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: «مَنْ جَاءَ بِحَدِيثٍ عَنِّي مُبْتَغًى فِيهِ الْمَالُ أَوْ بَطْشٌ فِي الْيَدِ، فَلْيَسْتَعِزَّ بِاللَّهِ»

[illegible]

٦٠٩٥- عَنْ غَيْرِهِ قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ كَمْ لَيْلٍ
بَقِيََ صَبْرُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِحُكِّهِ قَالَ عَشْرَةٌ
ثَلَاثٌ فَإِنْ أَتَى عَالِيًا يَقُولُ بِضْعَ عَشْرَةٍ قَالَ
لِعُرْوَةَ وَقَالَ إِنَّمَا أَعْلَمُهُ مِنْ قَوْلِ السَّامِعِ

٦٠٩٦- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ
 نَوْمًا وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ.

٦٠٩٩- قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اِقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً وَخَمْسِينَ إِلَيْهِ وَالْمَدِينَةَ عَشْرًا وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً

٦٠٩/ - عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا

مع عبد الله بن عتبة فاذكروا سبي رسول الله
ﷺ فقال بغض القوم مكان ابو بكر بن عمر بن
رسول الله ﷺ قال عبد الله بن قيس رسول الله
ﷺ وهو ابن ثلث وسبعين ومات ابو بكر
وهو ابن ثلث وسبعين وقيل عمر وهو ابن
ثلث وسبعين قال فقال رجل من القواد بعد ان
عامر بن شعيب حدثنا خبره قال كنا ففؤده عند
معاوية فاذكروا سبي رسول الله ﷺ فقال
معاوية فبعض رسول الله ﷺ وهو ابن ثلث
وسبعين سنة ومات ابو بكر وهو ابن ثلث
وسبعين وقيل عمر وهو ابن ثلث وسبعين.

٦٠٩٩- عن جرير انه سمع معاوية بنعطف
فقال مات رسول الله صلى الله عليه وسلم
وهو ابن ثلث وسبعين وابو بكر وعمر وانا ابن
ثلث وسبعين.

٦١٠٠- عن عمار مؤلفي نبي هاشم قال
سألت ابن عباس عن سبي رسول الله صلى
الله عليه وسلم يوم مات فقال ما كنت
أحب مثلك من قلوب يخفى عنه ذلك قال
قلت بنى فذا سألت ابن عباس فاحفظوا علي
فاحتسب ان اعلم فوثق فيه قال فاحتسب قال
قلت نعم قال أئمتنا أربعين نعت لها حمس
عشرة بسطة بأمر وبخاف وعشر من مهاجرة

بجہ تھا لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کا
ذکر کیا۔ بعضوں نے کہا ابو بکرؓ آپ سے بڑے تھے۔ عبد اللہ رضی
اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تریسٹھ
برس کی عمر میں اور ابو بکرؓ کی وفات ہوئی تریسٹھ برس کی عمر میں
اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ مائے گئے تریسٹھ برس کی عمر میں۔
ایک شخص بولا جس کا نام عامر بن سعد تھا ہم سے جریر نے بیان کیا
کہ ہم جیسے تھے معاویہ سے پاس لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی عمر کا ذکر کیا۔ معاویہ نے کہا آپ کی وفات ہوئی تریسٹھ
برس کی عمر میں اور ابو بکرؓ بھی مرے تریسٹھ برس کی عمر میں اور
عمر رضی اللہ عنہ بھی مائے گئے تریسٹھ برس کی عمر میں۔

٦٠٩٩- جریر سے روایت ہے انہوں نے سنا معاویہ بن ابی سفیان
کو خط پہنچتے ہوئے وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی
تریسٹھ برس کی عمر میں اور ابو بکرؓ نے بھی تریسٹھ برس کی عمر میں
اور عمرؓ نے بھی اسی عمر میں اور میں بھی اب تریسٹھ برس کا ہوں (تو
مجھے بھی توقع ہے کہ اسی سال میں مروں اور ان کی موافقت
حاصل کروں پر ان کو یہ موافقت نہ مل سکی اور وہ اسی برس تک
زندہ رہے اور ٦٠ سال میں انہوں نے انتقال کیا)۔

٦١٠٠- عمار سے روایت ہے جو بنی ہاشم کا مولیٰ تھا میں نے ابن
عباسؓ سے پوچھا جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کہتے
برس کے تھے؟ انہوں نے کہا میں نہیں جانتا تھا کہ تم آپ ہی کی
قوم سے ہو کراچی بات نہ جانتے ہو گے میں نے کہا میں نے
لوگوں سے پوچھا انہوں نے اختلاف کیا تو مجھے بہت معلوم ہوا
تہا را قول سنا اس باب میں۔ ابن عباسؓ نے کہا تم حسب جاننے
ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا چھاپائیں کو یاد رکھو اس وقت
آپؐ تکبیر ہوئے اب پھر دو اور جو زوجہ تک آپؐ کہ میں رہے

إلى

کبھی اسمن کے ساتھ اور کبھی ڈار کے ساتھ۔ اب دس اور چوڑے
ہینڈ میں ہجرت کے بعد (توسب ملا کر پینشنڈ سال ہوتے ہیں)

۶۱۰۱ - ترجمہ وہی جولائی گزری

٦١٠١- عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثُوَيْسٍ عَنْ هَذَا الْإِسْنَادِ
أَخْبَرَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ذَرٍّ.

۶۱۰۲ - علامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مجھ سے ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی ۶۵ برس کی عمر میں۔

٦١٠٢- عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ بْنِ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا
أَبُو عَالِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَلَّى وَهُوَ ابْنُ
خَمْسٍ وَخَمْسِينَ.

۶۱۰۳ - ترجمہ وحی جواویر گزیرا

٦١٣- و حَدَّثَنَا أَبُو نَعْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ عَنْ حَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۶۱۴- ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کہ میں رہے پندرہ برس تک 'آوارہ' رہے تھے (فرشتوں کی) بکاور روشنی دیکھتے تھے (فرشتوں کی یا اللہ کی آیات کی) سات برس تک عین کوئی صورت نہیں دیکھتے تھے 'پھر آٹھ برس تک وحی آپا کرتی اور دس برس مدینہ میں رہے۔

٦١٤- عَنْ أَبِي عَالِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ
خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً يَسْمَعُ الصَّوْتِ وَيَرَى الْغُبُورَ
يَسْمَعُ حِينَ وَثَا يَرَى شَيْئًا وَثَمَانِ مِائِينَ
إِلَى وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرًا

ہاں: آپ کے ناموں کا بیان

نَابَ فِي أَصْحَابِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
٦١٥- عَنْ خَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ
وَأَنَا الْمُنَاجِي الَّذِي يُنَادِي بِالنَّاسِ إِلَى الْكُفْرِ وَالْإِشْرَاقِ
الَّذِي يُخْشِرُ النَّاسَ عَلَى عِقْبِي وَالْعَاقِبِ)) الَّذِي لَيْسَ بِشَيْءٍ نَبِيٍّ.

۶۱۰۵- جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے قریش میں محمد ہوں (یعنی سر اہل ہوا) بھی فصلتوں والا) کو راحہ ہوں اور مائی یعنی میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا اور حاشا ہوں یعنی حشر کئے جاویں گے لوگ میرے قدم پر یعنی میری نبوت پر کیوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے گا اور عاقب ہوں یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

٦١٠٦- عَنْ حَبِيبِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنِّي لَمِي أَسْمَاءُ ابْنَا مُحَمَّدٍ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِي الْكُفْرَ وَالْ

۶۱۶- جبر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے کئی نام ہیں محمدؐ اور احمدؐ اور ساقی میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹو کرے گا اور میں حاضر ہوں لوگوں کو جبر بن عامر عرب نے اخوذی شرح ترمذی میں بعض مقام سے نقل کیا ہے کہ اللہ

میرے این ہا اچھے کے اور میں عاقب ہوں جی میرے بعد کوئی
چشمہ نہیں ہے اور اللہ نے آپ کا نام رؤف اور رحیم رکھا

الْحَاضِرُ الَّذِي يُحْضِرُ النَّاسَ عَلَى قَتْلِهِ وَالْأَعْقَابُ الَّذِي لَيْسَ نَعْدَهُ أَحَدًا ۖ وَكَذَلِكَ سَمَّاهُ اللَّهُ رُؤُوفًا رَحِيمًا

۶۱۰۷- ترجمہ وہی جو اوپر مگرور

۶۱۰۷- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَهِيَ حَدِيثٌ شُعْبٍ وَمُعْتَمِدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ قَالَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ وَمَا الْعَاقِبُ قَالَ الَّذِي لَيْسَ نَعْدَهُ أَحَدًا وَهِيَ خَبِيرَةٌ مُتَمَرٍّ وَغَضَبٌ الْكُفْرَةِ وَهِيَ حَدِيثٌ شُعْبٍ مُكْتَفٍ

۶۱۰۸- ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اپنے
کئی نام ہم سے بیان کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا میں محمد ہوں اور
احمد اور مٹھی (یعنی عاقب) اور حاشر اور نبی التوبہ اور نبی الرحمت
(کیوں کہ توبہ اور رحمت کو آپ ساتھ لے کر آئے۔)

۶۱۰۸- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءَ فَقَالَ «أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَالْمُقْتَى وَالْحَاضِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ»

باب: آپ ﷺ اللہ کو خوب جانتے تھے اور اس سے
بہت ڈرتے تھے

بَابُ عَلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّهِ تَعَالَى وَتَضَعُ حُجَّتَهُ

۶۱۰۹- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے ایک کام کیا اور اس کو جاکر رکھا یہ خبر آپ
کے بعض صحابہ کو پہنچی انہوں نے اس کام کو برا جانا اور اس سے
بچنے۔ آپ کو معلوم ہوا تو کھڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا کیا
حال ہے لوگوں کا ان کو خبر پہنچی کہ میں نے ایک کام کی اجازت دی
پھر انہوں نے اس کو برا جانا اور اس سے بچنے قسم خدا کی میں تو
سب سے زیادہ اللہ کو جانتا ہوں اور سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا
ہوں (تو میری بیوی کہہ رہی رہی پر چلتا جی تبتوی اور
پر تیز گھڑی ہے اور ہے قائمہ نفس پر بارہا الہ اور مہاج سے بچنا اس
کی حاجت میں شک کر، منع ہے۔)

۶۱۰۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَقْرَبَ قَرِصَصُ فَبِهِ عِلَافٌ ذَلِكَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فَكَانَتْهُمْ كَرَهُوهُ وَتَوَضَّعُوا عَنْهُ فَنَقَلَ ذَلِكَ قَدَامَ حُطَيْبَةَ فَقَالَ «مَا بَالُ رِجَالٍ تَلْعَقُهُمْ عَنِي أَفَرَأَيْتُمْ تَرَوْحَصْتُمْ بِهِ فَكَرَهُوهُ وَتَوَضَّعُوا عَنْهُ فَوَافَقُوا نَاسًا أَغْلَبَهُمْ بِاللَّهِ وَأَسْلَبَهُمْ لَهَ حُجَّتَهُ»

۶۱۱۰- ترجمہ وہی جو اوپر مگرور

۶۱۱۰- عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادٍ حَرِيبٍ لَحَوْ حَدِيثِهِ

۶۱۱۱- ترجمہ وہی جو اوپر مگرور اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ صلی

۶۱۱۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ

إِنِّي لَأَحْسِبُ خَدِيحَ الْمَاءِ تَرَكْنَا فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَثَ لَهَا يُؤْتُونَ.

وہ سینوں تک چڑھ جاوے اور نے کہا میں سمجھتا ہوں قسم خدا کی یہ آیت اسی باب میں اتری فلا وورثک لا یؤتون۔

باب حرّاة النار السؤال من غیر ضروری

باب: بے ضرورت مسئلے پوچھنا منع ہے

۶۱۱۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّ سَبْعَ رَسُولٍ اللَّهُ ﷺ يَقُولُ ((مَا تَهَيَّئْتُمْ عَنْهُ فَأَجْزِبُوا وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَافْعَلُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسْأَلِهِمْ وَاجْتِنَابُهُمْ عَلَى أَسْأَلِهِمْ))

۶۱۱۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جس کام سے تم کو منع کروں اس سے باز رہو اور جس کام کا حکم کروں اس کو بجا لاؤ جہاں تک تم سے ہو سکے کیوں کہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے بہت پوچھنے سے اور احتیاط کرنے سے اپنے قصبروں پر۔

۶۱۱۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَوَاءٌ

۶۱۱۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۱۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَلَّمَهُ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((ذُرُونِي مَا تُؤْتِكُمْ))

۶۱۱۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جو میں چھوڑ دوں یعنی اس کا ذکر نہ کروں تم بھی اس کا ذکر نہ کرو۔

وَمِنْ حَدِيثٍ هَذَا ((مَا تُرْكُمُ فَإِنَّمَا هَلَكُ مِنْ كَانَ قَبْلَكُمْ)) لَمْ يَذْكُرُوا نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۶۱۱۶- عَنْ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ أَغْطَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مِنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرِّمْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فُحْرَمَ عَلَيْهِمْ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلِهِ))

۶۱۱۶- سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے پیا مسلمانوں میں قصور اس مسلمان کا ہے جس نے کوئی بات پوچھی وہ حرام نہ تھی لیکن اس کے پوچھنے کی وجہ سے حرام ہو گئی۔

۶۱۱۷- عَنْ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَغْطَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مِنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرِّمْ فُحْرَمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ

۶۱۱۷- سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے پیا مسلمانوں میں قصور اس مسلمان کا ہے جس نے کوئی بات پوچھی وہ حرام نہ تھی لیکن اس کے پوچھنے کی وجہ سے حرام ہو گئی۔

کہ اگر حدیث صحیحہ سمجھ لیتے تو اس کو نہایت ہی سہولت کی جڑ کی کہ وہ ضرورتاً ہی سے مومن نہیں ہیں۔

(۶۱۱۳) بلا تو یہ ہے کہ بے ضرورت سوال کرنے سے آپ نے منع فرمایا کلی معطلوں سے۔ ایک قویہ کہ سولہ کی وجہ سے حج حرام ہو جاتی ہے اور لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ دوسرے یہ کہ بعض اوقات جواب لیا جاتا ہے جو پوچھنے والے کو گوارا ہوتا۔ تیسرے یہ کہ بہت پوچھنے سے ظہیر کو تکلیف ہوتی اور ظہیر کو ایذا ہوتا حرام اور باعث ہلاکت ہے البتہ ضرورت کے وقت سولہ درست ہے۔

اختر مسالہ

۶۱۱۸- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْلَامِ وَرَأَى
حَدِيثَ مُعْمَرٍ ((رَحَلُ سَالٍ عَنْ شَرِيٍّ وَنَقَرَ
عَنْهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ خَابِرٌ مِنْ سَلَمَةَ أَنَّهُ
سَمِعَ مَعْقِلًا

۶۱۱۹- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
أَصْحَابِهِ شَرِيٍّ مَعْطَبٌ فَقَالَ ((غَرَضْتُ عَلِيًّا
الْفَحْطَةَ وَالسَّارَ فَلَمْ أَرْ كَتَابِيَوْمَ فِي الْخَبَرِ وَالشَّرِّ
وَلَوْ نَفَعَلْنَاهُ مَا أَضَلَّكُمْ لَصَحَّحْتُمْ قَلِيلًا وَلَكِنْ كُنْتُمْ
كَثِيرًا)) قَالَ فَمَا أَتَى عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْكُدِّ مِنْهُ قَالَ
حَطُّوا رُؤُوسَهُمْ وَأَنَّهُمْ حِينَ قَالَ فَعَامَ عَمْرٍو فَقَالَ
رَضِيَ اللَّهُ بِاللهِ رَبِّي وَالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِصَحْبِهِ نَبِيًّا
قَالَ فَعَامَ ذَلِكَ طَرَحَلُ فَقَالَ مَنْ أَمَى قَالَ
((أَتُوبُكَ فَلَنْ)) فَتَرَكْتُ تَأْتِيهَا الدُّبَيْنَ أَتُوا لَهَا
تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ جِدَّ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ

۶۱۲۰- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَحَلُ
بِأَسْوَءِ عَمْرٍو مَنْ أَمَى قَالَ ((أَتُوبُكَ فَلَنْ))
وَتَرَكْتُ تَأْتِيهَا الدُّبَيْنَ أَتُوا لَهَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ
إِنْ جِدَّ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ تَسْأَلُكُمْ

۶۱۲۱- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ حَرَّجَ حِينَ رَأَتْهُ الشُّعْرُ فَنَسِلَى لَهَا
سَلَاةَ الطُّغْيَانِ قَتَلَا سَلَمَةَ عَنْهُ الْخَبَرُ فَذَخَرَ
السَّاعَةَ وَذَخَرَ لَهَا قَتَلَهَا مُؤْمَرًا عِظَامًا ((لَمْ قَالَ

۶۱۱۸- ترجمہ وہی جو لوہے گزرو اس میں یہ ہے کہ وہ شخص جس
نے کوئی بات پوچھی اور سوچائی کہ

۶۱۱۹- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنے
اصحاب کی کوئی بات سنی (جو بری تھی) آپ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا
مہاتے لائی گئی میرے جنت اور دوزخ تو میں نے آج کی ہی بھڑکی
اور آج کی ہی برائی کہی نہیں دیکھی (یعنی جنت میں بھلائی اور
دوزخ میں برائی) اور جو تم جانتے ہو تم جو میں جانتا ہوں البتہ کم
ہستے اور بہت رویا کرتے۔ انس نے کہا آپ کے اصحاب پر اس دن
سے زیادہ کوئی سخت دن نہیں گزرا۔ انہوں نے اپنے سروں
کو چھپالیا اور رونے کی آوازاں میں سے نکلتے گئے پھر حضرت عمر
کھڑے ہوئے اور کہا راضی ہوئے ہم اللہ کے رب ہونے پر اور
اسلام کے دین ہونے پر اور محمد کے نبی ہونے سے۔ ایک شخص اٹھا
اور کہنے لگا میرا باپ کون تھا؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ فلاں شخص
تھا اس کا نام بتا دیں۔ تب یہ آیت اتری اے ایمان والو! انہی
ایسی باتیں اگر وہ کہیں تو تم کو بری لگیں۔

۶۱۲۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص
نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرا باپ کون تھا؟ آپ نے فرمایا
تیرا باپ فلاں شخص تھا تب یہ آیت اتری اے ایمان والو! انہی
چیزیں مت پوچھو جن کے کھلنے سے تم کو برا معلوم ہو۔

۶۱۲۱- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ آپ اپنے
پرہیز آئے اور ظہر کی نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو میرے کھڑے
ہوئے اور قیامت کا بیان کیا اور فرمایا کہ قیامت سے پہلے کی باتیں
بڑی بڑی ظاہر ہوں گی پھر فرمایا جو کوئی مجھ سے کچھ پوچھنا چاہے

پوچھ لہوے قسم خدا کی جہات تم مجھ سے پوچھو گے میں تم کو بتا دوں گا جب تک اس جگہ میں ہوں۔ (دوبی نے کہا آپ وحی سے ملاتے کیوں کہ غیب کا علم آپ کو نہیں تھا جب تک اللہ نہ بھلا دے)۔ اُنہی نے کہا یہ سن کر لوگوں نے بہت دوا شروع کیا اور آپ نے فرمایا شروع کیا پوچھو مجھ سے۔ آخر عبد اللہ بن حذافہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میرا باپ کون تھا؟ آپ نے فرمایا میرا باپ حذافہ تھا۔ جب آپ بہت فرماتے گئے پوچھو مجھ سے (شاید آپ ہمہ آگیا لوگوں کے بہت پوچھتے تھے) تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اے نبی! میں نے سنا کہ رسول اللہ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور حضرت محمد کے رسول ہونے سے۔ جب حضرت عمر سے آپ نے یہ سنا تو چپ ہو رہے پھر آپ نے فرمایا آفت قریب ہے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے ابھی لائی گئیں میرے سامنے جنت اور دوزخ اس دعا کے کوئے میں تو میں نے آج کی سی نہ بھلائی دیکھی نہ برائی دیکھی۔ ابن شہاب نے کہا مجھ سے عبد اللہ بن حباب نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن حذافہ کی ماں نے ان سے کہا میں نے کوئی بیٹا تجھ سے زیادہ نافرمان نہیں سنا کیا تو بے ڈر ہے اس بات سے کہ میری ماں نے بھی وحی گناہ کیا ہو مجھے جاہلیت کی عورتیں کیا کرتی تھیں پھر تو اس کو رسوا کرے لوگوں کی نگاہ میں۔ عبد اللہ نے کہا قسم خدا کی اگر میرا باپ ایک حبشی غلام سے لگایا جاتا تو میں اسی سے لگ جاتا کہ زنا سے نسب ثابت نہیں ہوتا پھر شاید عبد اللہ کو یہ امر معلوم نہ ہو۔

۶۱۳۲- ترجمہ وحی جو لوہ کر در

مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنِ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْنِي عَنْهُ
فَوَاللَّهِ لَا يَسْأَلُونَنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ
مَا دُفِنَ فِي مَقَامِي هَذَا قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
وَأَكْثَرُ النَّاسِ شُكَّاءَ حِينَ مَسَّيُوا ذَلِكَ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَكْثَرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ
يَقُولَ ((سَلُونِي)) فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَذَافَةَ
فَقَالَ مِنْ أَمْرِ مَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَوَلَيْكَ
حَذَافَةُ)) فَلَمَّا سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَنْ
يَقُولَ ((سَلُونِي)) تَرَكَ عُمَرُ فَقَالَ رَحِمَ اللَّهُ
رَبَّنَا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَمُحَمَّدًا رَسُولًا قَالَ فَسَكَتَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ قَالَ عُمَرُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَوَلَيْكَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ
بِهِمْ لَقَدْ غَرَضْتُ عَلَى الْجَنَّةِ وَالنَّارِ آيَةً فِي
غَرَضِ هَذَا الْخَالِطِ فَلَمْ أَرُ كَالْيَوْمِ فِي الْغَيْبِ
وَالشَّرِّ)) قَالَ بَنُو شِهَابٍ أَعْرَضَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَشِيَةَ قَالَ قَالَتْ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ بِنْتُ
حَذَافَةَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَذَافَةَ مَا مَسَّيْتَ بَابِي فَطُ
أَعْنِ بِنْتُكَ أَنْ تَكُونَ ثَمَلْتُ قَدْ فَارَوْتُ
بَعْضَ مَا تَقَارَفُ بَيْنًا أَهْلَ الْخَالِطَةِ فَفَضَحَتْهَا
عَنْ أَمْرِ النَّاسِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَذَافَةَ وَاللَّهِ
لَوْ أَنِّي كُنْتُ بِمَنْزِلَةِ أَسْوَدَ لَلْجَفَّةِ

۶۱۳۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَلَ عَنْ حَدِيثٍ وَحَدِيثٍ غَيْبِيٍّ لَمْ يَمَعُ غَيْرُ أَنْ شَعَرْنَا قَالَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ خَدِيجَةُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْخَلِجِ أَنَّ أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ بِنْتُ حَذَافَةَ قَالَتْ بَيَّضَ حَدِيثُ بُوَيْسٍ

٦١٢٣- من الناس من ماله رضى الله عنه
ان شمس سلكوا نبيه الله عز وجل حتى الحفرة
فلم تله فخرج ذات يوم فصعد الجبل فقال
(سلوى لا تسألوني عن شيء الا يشقة
لكم) فلما سمع ذلك القوم ترموا ورموا
ان يكون من يدى امر قد حضر قال انس
مخلفا ثقبت نبينا وبعثنا هذا كل رجل
كافا راسا في نومه يكره فالتا رجل من
المسلمين كان لما في يده لغيره فالتا يا
نبي الله من لي قال ((يقول خذها)) ثم
التا عمر بن الخطاب رضى الله عنه فقال
رضينا بالله ربنا وبالاسلام ديننا وبمحمد
رسولا عالا بالله من سوء الفضي فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ((لم ازل كالقوم
قط في الخير والشر ابي صورتي في الجنة
والنار فرائضها دون هذا الخياط))

١٢٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

٦١٢٥- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ سُبُلُ السَّيْرِ عَلَيْهِ
عَنِ الْبَنَاءِ تَرْهَبُهَا فَلَمَّا مَجَّزَ عَلَيْهِ نَاصِبٌ ثُمَّ
قَالَ لِلنَّاسِ ((مَتَلَوْنِي هُمْ يَسْتَمُّ)) فَقَالَ رَجُلٌ
مَنْ أُمِّي قَالَ ((أَبُوكَ خَدَّاهُ)) فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ
مَنْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((أَبُوكَ سَلِمَ مَوْلَى
حَبِيبَةٍ)) فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي تَوْبٌ
إِلَى اللَّهِ وَبِهِ رَوْحُهُ أُمِّي تَرْهَبُهَا قَالَ مَنْ أُمِّي يَا

۶۱۳ - انس بن مالک سے روایت ہے لوگوں نے آپ سے پوچھا شروع کیا یہاں تک کہ آپ کو گھٹ کر دیا۔ ایک دن آپ باہر آئے اور منبر پر چڑھ گئے پھر فرمایا پوچھو مجھ سے 'عبوات تم مجھ سے پوچھو گے میں اس کو بیان کر دوں گا۔ جب لوگوں نے یہ سنا خاموش ہو رہے اور ڈرے کہیں کوئی بات آنے والی نہ ہو (یعنی اگر پوچھیں اور اللہ کا عذاب آنے والا ہو تو ہلاک ہو جاویں گے۔ انس نے کہا میں نے دیکھا یا میں دیکھنا شروع کیا تو ہر شخص اپنا سر کپڑے میں لپیٹے رو رہا ہے۔ آخر ایک شخص نے شروع کیا مسجد میں جس سے لوگ جھگڑتے تھے (اور اس کو دوسرے کا عقلمند کہتے تھے) اس کو پکار تے تھے اور کسی کو بتا کہ کراس کے باپ کے سوا اس نے عرض کیا اے نبی اللہ! کسے میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ خداوند ہے۔ پھر حضرت عمرؓ نے جرات کی اور عرض کیا ہم راضی ہیں اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین پر اور محمدؐ کے نبی ہونے پر اور بتا دیتے ہیں اللہ کی فتوں کی برائی سے رسول اللہؐ نے فرمایا میں نے آج کی طرح برائی اور بھلائی کبھی نہیں دیکھی 'جنت اور دوزخ دونوں کی شکل میرے سامنے لائی گئی' میں نے ان دونوں کو اس دلیوار کے پاس دیکھا۔

۶۱۴ - ترجمہ و فی جولویر گزرا۔

۷۱۵- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں نے ایسی باتیں جو تمہیں باپ کو بری لگیں۔ جب لوگوں نے بہت بوجھا تو آپ غصے ہوئے پھر فرمایا جو کچھ لوگ سے جو تم کا باپ۔ ایک شخص بولا میرے باپ کا کیا تم سے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ خدا ہے۔ پھر ایک دوسرا شخص اٹھ کر کہنے لگا میرا باپ کون ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا حیرا باپ سالم ہے شعبہ کا موٹی۔ جب حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر غصہ دیکھا تو کہا یا رسول اللہ میں تو یہ

رَسُولُ اللَّهِ قَالَ ((أَلْوَلُّهُ سَائِلٌ مُؤَلَّى شَيْئَةً))
بَابُ وَجُوبِ امْتِنَالِ مَا قَالَهُ شَرَعًا
فَوْنٌ مَا ذَكَرَهُ مِنْ مُعَايِشِ الدُّنْيَا
عَلَى سَبِيلِ الرَّأْيِ

کرتے ہیں اللہ کی طرف۔
باب: آپ جو شرع کا حکم دیں اس پر چلنا واجب ہے اور
جو بات دنیا کی معاش کی نسبت اپنی رائے سے فرمادیں
اس پر چلنا واجب نہیں

۶۱۲۶- عَنْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
مَرَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِقَوْمٍ عَلَى رُغْوَى نَحْلٍ فَقَالَ ((مَا يَصْنَعُ
هَؤُلَاءِ)) فَقَالُوا يَلْقَحُونَهُ لِيَتَكْرَمَ فِيهِ
الْأَتَلَى فَيَلْقَحَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا ((أَظْهَرُ
يَعْنِي ذَلِكَ شَيْئًا)) قَالَ فَأَخْبِرُوا بِبَيْتِكُمْ فَرَكُوهُ
مَأْخِزَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِذَلِكَ فَقَالَ ((إِنْ
كَانَ يَنْفَعُهُمْ ذَلِكَ فَلْيَصْنَعُوهُ فَإِنَّا إِنَّمَا طَعْنُ
هَذَا فَمَا نَوَاحِدُكُمْ بِالْأُظْلَى وَلَكِنْ إِنْ خَذَلْتُمْ
عَنْ اللَّهِ شَيْئًا فَخَذَلُوا بِهِ فَإِنِّي لَنْ أَكْذِبَ عَلَى
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ))

۶۱۲۶- طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گزرا کچھ لوگوں پر جو کجور کے درختوں کے پاس تھے۔ آپ نے فرمایا یہ لوگ کیا کرتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا یہ نہ لگاتے ہیں یعنی نہ کرمادہ میں رکھتے ہیں وہ گاہیہ ہو جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں اس میں کچھ فائدہ نہیں ہے۔ یہ خیران لوگوں کو بوٹی انہوں نے بیج نہ کرنا چھوڑ دیا۔ بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی آپ نے فرمایا اگر اس میں ان کو فائدہ ہے تو وہ کریں۔ میں نے تو ایک خیال کیا تھا تو مت مواخذہ کرو میرے خیال پر۔ لیکن جب میں اللہ کی طرف سے کوئی حکم بیان کروں تو اس پر عمل کرو۔ اس لیے کہ میں اللہ پر جھوٹ بولنے والا نہیں۔

۶۱۲۷- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَبِمَ سَيْئُ اللَّهِ ﷺ لِمَنْبِيَةِ وَغَمَ بِالرُّيُونِ السُّحْلُ
مَقُولُونَ يَلْقَحُونَهُ السُّحْلُ فَقَالَ ((مَا تَصْنَعُونَ))
قَالُوا إِنَّمَا نَصْنَعُهُ قَالَ ((تَعْلَمُكُمْ لَوْ نَمْ نَفْعَلُوا كَانَ
خَيْرًا)) فَرَكُوهُ مَقْصُصًا لَوْ فَهَقَصْتَ قَالَ

۶۱۲۷- رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ منبہ میں تشریف لائے اور لوگ بیج نہ لگاتے تھے کجور میں یعنی گاہیہ کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا تم کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم ایسا کرتے چلے آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر تم یہ کام نہ کرو تو شاید بھڑ بھڑا ہو۔ انہوں نے گاہیہ کرنا چھوڑ دیا۔ کجور گھٹ گئی۔

(۶۱۲۶) * تو وہی نے کہا طار نے کہا ہے کہ آپ کی رائے جو اپنی طرف سے ہو معاش کے کاموں میں اور لوگوں کی طرح ہے اور اس میں کوئی نقص نہیں۔ اس لیے کہ آپ کا اگر وقت آخرت کی اصلاح اور اس کے غم میں صرف ہوتا ہے جس آپ کو فرست نہ ہوئی دنیا کے کاموں میں زیادہ غور کرنے کی۔ اور مردود حق رائے ہے جس میں آپ تصریح کر دی کہ یہ صرف رائے سے میں نے کہا ہے اور اس مقدمہ میں موجود ہیں کے احکام سے عقل نہ دیکھتا ہو اور باقی جتنے اوصاف اور نواہی ہیں خواہ وہ دین سے متعلق ہوں یا دنیا سے ان سب کا اجتناب واجب ہے۔

لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بیان کیا آپ نے فرمایا میں تو آدمی ہوں جب میں کوئی دین کی بات تم کو بتلاؤں تو اس پر چلو اور جب کوئی بات میں اپنی رائے سے کہوں تو آخر میں آدمی ہوں (اور آدمی کی رائے ٹھیک بھی پڑتی ہے اور غلط بھی ہوتی ہے)۔

۶۳۸- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کچھ لوگوں پر گزروے جو گاہیہ کر رہے تھے آپ نے فرمایا اگر نہ کرو گے بھڑ ہو گا۔ (انہوں نے نہ کیا) آخر غراب بھڑ نکلی۔ آپ دوسرے سے گزروے اور لوگوں سے پوچھا تمہارے درختوں کو کیا ہو؟ انہوں نے کہا آپ نے ایسا فرمایا تھا (کہ گاہیہ نہ کرو) ہم نے نہ کیا اس وجہ سے غراب بھڑ نکلی۔ آپ نے فرمایا تم اپنے دنیا کے کاموں کو مجھ سے زیادہ جانتے ہو۔

باب: آپ کے دیدار کی فضیلت

۶۱۲۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کی جس کے ہاتھ میں تمہاری جان ہے ایک زمانہ ایسا آنے کا جب تم مجھ کو دیکھ نہ سکو گے اور میرا دیکھنا تم کو تمہارے بال بچوں اور مال سے زیادہ عزیز ہو گا اس لیے میری صحبت قیمت سمجھو نہ عمر کی کا اقتدار نہیں اور دین کی باتیں جلد بیکھو۔

باب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بزرگی کا بیان

۶۱۳۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سب سے زیادہ حضرت عیسیٰ کے قریب ہوں اور خطبہ سب عطا کی بھائی کی طرح ہیں (کہ شریعت کے اصول ایک ہیں اور فروع میں اختلاف ہے) اور میرے اور اُن کے بیچ

فَذَكِّرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دِينِكُمْ فَافْعَلُوا بِهِ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دِينِي فَلَا تَفْعَلُوا)) قَالَ عِكْرِمَةُ أُوْىَ نَحْوُ هَذَا قَالَ الْمُعْطَرِيُّ فَمَنْعَتُهُ وَلَمْ يَنْشَأْ.

۶۱۲۸- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ لِسِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَقُومٍ فَلَفَضُوا فَقَالَ نُوْ ((لَمْ تَفْعَلُوا لَصَلَاتِكُمْ)) قَالَ فَحَرَجَ سَيْمًا مَعَهُ بِهِمْ فَقَالَ ((مَا يَصْحَبُكُمْ)) قَالُوا قُلْتُ كَلَّا وَكَلِمًا قَالَ ((أَنْتُمْ أَغْلَمُ بِأَمْرِ دُنْيَاكُمْ))

باب فضل النظر إليه ﷺ وتحميه

۶۱۲۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَّرَ أَخَابَهُتْ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِي يَدُوْ لِيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِيْ ثُمَّ لَأَنْ يَرَانِيْ أَحَدًا إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَنْ لَيْلِهِ مَعَهُ)) قَالَ أَبُو اسْتَحْقَ لَمَعَلَى يَدُوْ عِنْدِي لَأَنْ يَرَانِيْ مَعَهُ أَحَدًا إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَنْ لَيْلِهِ وَهُوَ عِنْدِي مُقَلَّمٌ وَمَوْخَرٌ.

باب فضائل عيسى عليه الصلوة والسلام

۶۱۳۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((أَنَا أَوَّلَى النَّاسِ بِإِبْنِ مَرْيَمَ الْكَاتِبِيَّةِ أَوْلَادُ عَدَانَ وَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ))

میں کوئی ہی نہیں ہوں۔

۶۱۳۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

۶۱۳۱- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنَا أَوَّلِي النَّاسِ بَعَثِي النَّبِيَّاءَ ابْنَاءَ عِلَّاتٍ وَلَيْسَ لِي وَلِيٌّ وَلَيْسَ بَعَثِي نَبِيًّا))

۶۱۳۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سب سے زیادہ نزدیک ہوں حضرت عیسیٰ سے دنیا اور آخرت دونوں جلیوں میں۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے کیسے؟ آپ نے فرمایا بخیر ایک آپ کے بیٹوں کی طرح ہیں (اور مائیں ملک الگ) دین ان کا ایک ہے اور میرے اور ان کے بچے میں کوئی اور بی نہیں ہے۔

۶۱۳۲- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ كِتَابَهُ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنَا أَوَّلِي النَّاسِ بَعَثِي النَّبِيَّاتِ مَعِي مَعِيَ الْوَلَدِ وَالْأَجْرَةَ فَلَوْ أَنَّهُ كَيْفَ لَا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ ابْنَاءُ ابْنَةٍ مِنْ عِلَّاتٍ وَأَهْلُهُنَّ مَعِي وَفِيهِمْ وَاحِدٌ فَلَيْسَ ابْنًا لِّي))

۶۱۳۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی بچہ ایسا نہیں جس کو شیطان کو نچاندہ دے وہ چلاتا ہے اس کے کوچنے سے مگر مریم کا بچہ اور اس کی ماں مریم (یعنی حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کے ان) کو شیطان کو نچاندہ دے سکا۔ پھر کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اگر چاہو تم یہ آیت پڑھو (مریم کی ماں اور عمران کی بی بی نے کہا) والہی اعیذنا ملک وذرہنا من الشیطان الرجیم میں پناہ میں دیتی ہوں اس بچہ کو اور اس کی اولاد کو تیرے شیطان مرود سے۔

۶۱۳۳- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ إِلَّا لَحَسَنَةِ الشَّيْطَانِ قَبَسْهُلُ صَارِخًا مِنْ لَحَسَنَةِ الشَّيْطَانِ إِلَّا هُنَّ مَرْثَمٌ وَأُمَّهُ)) ثُمَّ قَالَ أَبُو مُرَّةٍ هَرَبُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنِّي مُعِذُّكُمْ بِكَ وَفَرَّقَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

۶۱۳۴- ترجمہ وہی جو گزرا اس میں یہ ہے کہ جس وقت بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان اس کو چماتا ہے اور وہاں چلا کر اس کے چھوٹے سے۔

۶۱۳۴- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ((يَبْسُ حِينَ يُوَلَّدُ قَبَسْهُلُ صَارِخًا مِنْ قَسَةِ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ)) وَكَيْ حَبِيبُ شَعْبِي ((مِنْ مَنِ الشَّيْطَانِ))

۶۱۳۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر آدمی کو شیطان چھو ۳۷ جس دن اس کی ماں اس کو جنمتی ہے مگر مریم اور اس کے بیٹے کو شیطان نے نہیں چھوا۔

۶۱۳۵- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((كُلُّ نَبِيٍّ آدَمُ يَمْسُهُ الشَّيْطَانُ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ إِلَّا مَرْثَمٌ وَأُمَّهُ))

۶۱۳۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

۶۱۳۶- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

علیہ وسلم نے فرمایا یہ پیدا ہوتے وقت جو چلا تا ہے یہ ایک کو بی ہے شیطان کا۔

۶۱۳۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت عیسیٰ بن مریم نے ایک شخص کو دیکھا چوری کرتے ہوئے۔ آپ نے اس سے فرمایا تو نے چوری کی؟ وہ بولا ہرگز نہیں قسم اس کی جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میں نے چوری نہیں کی۔ حضرت یحییٰ نے فرمایا میں ایمان لاؤ اللہ پر اور میں نے جھٹلایا اپنے تئیں (یعنی مجھ سے غلطی ہوئی ہوگی جب تو قسم کھاتا ہے تو تو ہی سچا ہے)۔

باب حضرت ابراہیم کی بزرگی کا بیان

۶۱۳۸- انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے خیر البریہ! یعنی بہترین خلق آپ نے فرمایا یہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

۶۱۳۹- ترجمہ وحی جو اوپر گزرا۔

۶۱۴۰- ترجمہ وحی جو اوپر گزرا۔

۶۱۴۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عقدہ کیا بسولے سے اور ان کی عمر اس وقت اسی برس کی تھی۔

۶۱۴۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

قال رسول الله ﷺ ((صباخ المولد حين يفتح نواقة من الشيطان))

۶۱۳۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا رَوَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((رَأَى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَحَلًا يَمْشِي فَقَالَ لَهُ عِيسَى سِرَرْتُكَ فَإِنْ كُنَّا وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيسَى أَعْلَمْتُ بِهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِي))

باب من فضائل إبراهيم الخليل

۶۱۳۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَام))

۶۱۳۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۱۴۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۶۱۴۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اعْتَمَنَ إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَام وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقُدُومِ))

۶۱۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

(۶۱۳۸) ہاں آپ نے یہ براے تو مانع فرمایا اور اس لحاظ سے کہ حضرت ابراہیم آپ کے آباؤ اجداد میں تھے ورنہ ہمارے ہی تمام خلق میں افضل ہیں۔ اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث اس سے پہلے کی ہے جب آپ کو معلوم ہوا کہ آپ تمام اولاد آدم کے سردار ہیں۔ یا مروی ہے کہ حضرت ابراہیم اپنے نندہ والوں میں سب سے افضل تھے۔ واللہ اعلم۔

(۶۱۳۹) ہاں قدم کے معنی بھول ہیں اور بعضوں نے کہا قدم ایک قریب ہے وہاں عقدہ کیا۔

(۶۱۴۱) ہاں اس حدیث کی شرح کتاب الامان جلد اول میں گزر چکی۔

فرمایا ہم زیادہ حق رکھتے ہیں شک کرنے کا براہم سے جب انہوں نے کہا اسے پروردگار انھو کو دیکھا دے تو کیونکر جاتا ہے مردوں کو۔ فرمایا پروردگار نے کیا تجھ کو یقین نہیں ہے؟ ابراہیم بولے کیوں نہیں مجھ کو یقین ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ میرے دل کو تسکینی ہو جائے۔ (حم المؤمنین سے عین المؤمنین کا ترجمہ حاصل ہو چلا ہے)۔ اور رحم کرے اللہ تعالیٰ لوگ یہ وہ پناہ پا جاتے تھے مضبوط تخت کی اور جو میں قید خانے میں اتنی مدت رہتا جتنی مدت حضرت یحییٰ سے توفیق ایلانے والے کے ساتھ چلا آتا۔

۶۱۳۳- ترجمہ دی جواوہ گزرا۔

۶۱۳۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جیسے اللہ تعالیٰ لوگ کو انہوں نے مضبوط تخت کی پناہ پائی۔

۶۱۳۵- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت ابراہیم نے کبھی جھوٹ نہیں بولا مگر تین بار۔ ان میں سے دو جھوٹ خدا کے لیے تھے۔ ایک تو ان کا یہ قول کہ میں پیار ہوں اور دوسرا یہ قول کہ ان بتوں کو بڑے بت نے توڑا ہو گا۔ تیسرا جھوٹ حضرت سارہ کے باپ میں تھا اس کا قصہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں پہنچے ان کے ساتھ ان کی بی بی حضرت سارہ بھی تھیں وہ بیوی خوبصورت تھیں۔ انہوں نے

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((نَحْنُ أَحَقُّ بِالْثَلَاثِ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ لَوْ بِي كَيْفَ تَحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوْ لَمْ نَزِمْنِ قَالَ نَلَى وَلَكِنْ لِنُطْمِئِنَّ لِقَابِي وَبِرَحْمَةِ اللَّهِ لَوْطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَيَّ رَجُلٌ شَدِيدٌ وَلَوْ كَيْفَتْ فِي السَّخْرِ طَوَّلَ قَيْتُ يُوسُفَ فَأَحْبَبْتُ الدَّاعِيَ))

۶۱۴۳- عن أبي هريرة عن رسول الله ﷺ معني حديث يونس عن الرافعي

۶۱۴۴- عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ((يَغْفِرُ اللَّهُ لَلْوَطِ إِمَّةً أَوْى إِلَيَّ رَجُلٌ شَدِيدٌ))

۶۱۴۵- عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال ((لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ إِنَّا ثَلَاثُ كَذَبَاتٍ فَتَبَيَّنَ فِي ذَاتِ اللَّهِ قَوْلُهُ إِنِّي سَقِيمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ كَعَلَ كَبِيرُهُمْ هَذَا وَوَاحِدَةٌ فِي شَأْنِ مَنَارَةِ فَإِنَّهُ قَدِمَ أَرْضَ جَبَلٍ وَنَعْفَ مَنَارَةٍ وَكَانَتْ أَحْسَنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهَا إِنَّ هَذَا الْحَبَّارَ إِنْ يَغْلِبْ أَتْلُفْ

(۶۱۴۵) حضرت ابراہیم کی قوم سارہ پرست تھی اور بت پرست تھی تو حید کے دن وہ حضرت ابراہیم کو بھی اپنے ساتھ لے جانے گئے حضرت ابراہیم نے ان کے اعتقاد کے بموجب یہ حیل کیا کہ ستاروں کو دیکھ کر کہا میں پیار ہوں یہ خیر اچھوت تھا مگر وہ حقیقت تو یہ ہے اور جھوٹ نہیں ہے کیوں کہ بتاری سے دل کا رنج مراد ہے یا یہ مطلب ہے کہ یہ دے والا ہوں اسی طرح دوسرا جھوٹ جب وہ لوگ شہر کے باہر چل دے تو حضرت ابراہیم نے سب بتوں کو توڑا اور حضور ابراہیم نے بت کے کاٹنے پر دھک دیا وہ جب آئے اور یہ چھوڑ کر بتوں کو کس نے توڑا حضرت ابراہیم نے ان کو قاتل کرنے کے لیے پورا اثر دینے کے لیے یہ بات بتائی کہ بڑے بت نے توڑا یہ بھی جھوٹ تھا کیونکہ آپ نے شرط لگائی کہ ان کو بھٹو اور بھٹوں نے کہا میں بھٹہ پر وقت ہے کبھی کسی کرنے والے نے ایسا کیا یا بت موجود ہے اس سے بچو اور وہ بات کرے یہ وہی جھوٹ خدا کے لیے تھے حضرت ابراہیم کو ان میں کوئی ناکام نہ تھا۔

اپنی نانی سے کہا کہ یہ عالم بدشاہ کو اگر معلوم ہو گا کہ تم میری بی بی
 ہے تو مجھ سے چھین لے گا اس لیے اگر دوپہر مجھے تو قہر کہنا کہ میں
 اس شخص کی بہن ہوں اور تو اسلام کے رشتہ سے میری بہن ہے
 (یہ بھی کچھ جھوٹ تھا) اس لیے کہ ساری دنیا میں آج میرے
 دارخیرے سوا کوئی سلطان نہیں۔ جب حضرت ابراہیمؑ اس خاتم
 کے ملک میں پہنچے تو اس کے پھر محمدؑ اس کے پاس کے دربار کیا
 کہ میرے ملک میں ایک ایسی عورت آئی ہے جو سوا خیرے کسی کے
 لائق نہیں ہے۔ اس نے حضرت سارہؑ کو بلا بھیجا۔ دو لڑکیاں اور
 حضرت ابراہیمؑ نملہ کے لیے کمرے ہوئے (انہوں سے دعا کرنے
 گئے اس کے شر سے بچنے کے لیے)۔ جب حضرت سارہؑ اس عالم
 کے پاس پہنچیں اس نے بے اختیار اپنا ہاتھ اون کی طرف دراز کر
 لیا۔ فوراً اس کا ہاتھ سوکھ گیا۔ وہ بولا تو خدا سے دعا کہ میرا ہاتھ
 کھل جاوے میں تجھے نہیں مٹاؤں گا۔ انہوں نے دعا کی اس مردود
 نے پھر ہاتھ دراز کر۔ پھر پہلے سے جود کر سوکھ گیا۔ اس نے دعا
 کے لیے کہا۔ انہوں نے دعا کی پھر اس مردود نے دست دراز کر
 پھر دونوں بار سے جود کر سوکھ گیا تب وہ بولا تو خدا سے دعا کہ
 میرا ہاتھ کھل جاوے میں قسم خدا کی اب تجھ کو نہ مٹاؤں گا۔
 حضرت سارہؑ نے پھر دعا کی اس کا ہاتھ کھل گیا۔ اب اس نے اس
 شخص کو بلایا جو حضرت سارہؑ کو لے کر آیا تھا اور اس سے بولا تو

مَرَاتِبِي بِغُلَامِي عَلَيْكَ قَدِمَ سَائِلُكَ فَأَخْبِرِيهِ
 لَتَدِي أَخْبَرِي فَإِنَّكَ أَخْبَرِي فِي الْإِسْلَامِ فَأَمَّا لِي
 أَكْثَرُ فِي الْأَرْضِ مُسْلِمًا غَيْرِي وَغَيْرِكَ فَلَمَّا
 دَخَلَ أَرْضَهُ وَرَأَاهَا نَعَضَ أَهْلَ الْحَبَرِ أَنَّهُ
 لَقَدْ لَئِي لَقَدْ قَدِمَ أَرْضَهُ أَمَّا لِي لَتَدِي أَخْبَرِي
 أَنْ تَكُونِ بِلَا لَكَ فَارْسَلِ إِلَيْهَا فَأَتَتْ بِهَا
 فَقَامَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا
 دَخَلَتْ عَلَيْهِ لَمْ يَسْأَلْهُ أَنْ يَسْأَلْهُ بِدَةِ إِلَيْهَا
 فَقَضَتْ يَدَهُ قَبَضَةً حَبِيدَةً فَقَالَ لَهَا ادْعِي
 اللَّهَ أَنْ يُطْلِقَ يَدِي وَلَا أَضْرُوكَ فَقَعَلَتْ فَخَدَا
 فَقَضَتْ أَشَدَّ مِنَ الْقَبَضَةِ الْأُولَى فَقَالَ لَهَا
 مَتَى ذَلِكَ فَقَعَلَتْ فَخَدَا فَقَضَتْ أَشَدَّ مِنْ
 الْقَبَضَتَيْنِ الْأُولَتَيْنِ فَقَالَ ادْعِي اللَّهَ أَنْ
 يُطْلِقَ يَدِي فَلَمَّا دَعَا إِلَيْهَا جَاءَهَا بِهَا لَقَدْ لَئِي
 إِنَّكَ إِسْمُ أَنْتِ بَشَرٌ وَلَمْ تَأْتِي بِأَنْتِ
 فَأَخْرَجَهَا مِنْ أَرْضِي وَأَعْلَفَهَا خَاصِرَ نَارٍ
 فَأَكَلَتْ نَشْئِي فَلَمَّا رَأَاهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ انْعَصَفَ فَقَالَ لَهَا سَمِعْتِ فَأَتَتْ خَيْرًا

جو عرب کے لوگوں کو جو یہ صدیقی نسب کے پادشہ کی یاد رکھتے ہیں اور بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ وہ پانچ سو سالے ہیں اور ان کی دعا کی آسمان
 کے پہاڑ سے ہے۔ بعضوں نے کہا کہ یہ خطاب خاص اُمید کو ہے اور ان کا دارا امام السہابہ کلا تھا۔ ثوری نے کہا انہیہ۔ رسالت کے امور میں کتاب
 سے بالکل مصوم ہیں قیسؑ اور یاکیر اور جہمہؑ اور میں بھی کتاب سے مصوم ہیں یعنی دیوانی اور میں اور بعضوں کے نزدیک میں اور میں
 مصوم نہیں ہیں۔ قاضی عیاضؑ نے کہا گنگہ ہے کہ رسالت کے امور میں کتاب سے بالکل مصوم ہیں ثوریہ۔ عطار سے مصوم ہیں بات ہوں۔
 اس لیے کہ کتاب خطاب ہے مصوب ثوب کے اور حضرت ابراہیمؑ کی بیوی ہاتھ بھرت تھیں اور وہ اپنی تو خدا ہی کے لیے تھیں اور میری
 بات بھی گنگہ تھی کہ لیے کہ مسلمان بی بی اپنی بہن بھی ہے۔ سو اس کے علم کے روکنے کے لیے جان کے ذریعے ایسا جھوٹا دست ہے۔ فقہاء
 نے اتفاق کر کے کہ اگر کوئی خاتم کسی چیز سے آلودہ ہو تو اس کی حالت کو خیر انصاف نہ پہنچا ہے تو اس کے بچانے کے لیے
 جھوٹ بولا وہ جب ہے اور یہ کذب تصور ہے نہ کہ علم سوم اور سارہؑ کے لیے جو جھوٹ کہا وہ بھی خدا ہی کے واسطے کیا گیا کسی لیے کہ وہ

میرے پاس شیطانی کو لے کر آیا یہ آدمی نہیں ہے اس کو میرے ملک سے باہر نکال دے اور باہر ایک لوٹری اس کو حوالے کر۔ حضرت سارہ باہرہ کو لے کر لوٹ آئیں۔ جب حضرت ابراہیم نے پوچھا تو حضرت سارہ نے کہا سب خیریت، رضی اللہ عنہا نے اس بدکار کا ہاتھ مجھ سے روک دیا اور ایک لوٹری بھی دلوںک۔ ابابکر نے کہا پھر یہی لوٹری یعنی باہرہ تمہاری ماں ہے اسے ہارش کے بچے۔

باب۔ حضرت موسیٰ کی بزرگی کا بیان

۶۱۳۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل نکلے نہایا کرتے تھے اور ایک دوسرے کی شرم گھ کو دیکھا کرتے تھیں حضرت موسیٰ تنہائی میں نہاتے (نگے ہو کر) لوگوں نے کہا تم خدا کی موتی ہمارے ساتھ اس واسطے نہیں نہاتے کہ ان کو فتح (خدیہ پھول جانا) کی بھاری ہے۔ ایک بار حضرت موسیٰ غسل کر رہے تھے انہوں نے اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیے تھے۔ دو پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگا اور موسیٰ اس کے پیچھے دوڑے کہتے جاتے تھے کہ پتھر میرے کپڑے دے' اور پتھر میرے کپڑے دے' یہاں تک کہ بنی اسرائیل کے لوگوں نے ان کی شرمگاہ کو دیکھ لیا اور کہا تم خدا کی ان کو تو کوئی بھاری نہیں ہے۔ اس وقت وہ پتھر حرم گیا جب بنی اسرائیل کے لوگ خوب دیکھ چکے حضرت موسیٰ نے اپنے کپڑے لیے اور پتھر کو انا شروع کیا۔ ابابکر نے کہا تم خدا کی اس پتھر پر نشان ہیں چھ یا سات حضرت موسیٰ کی ماں کے۔

كَمْ لَمْ يَدْ الْعَامِرَ وَاحْتَمَ حَامُوا قَلَانِ اَبُو خُرَيْرَةَ فَظَلَّ الْكُفَّةُ بِأَسْفَلِ نَابِ الشَّجَرِ.

باب من فضائل موسى عليه السلام

۶۱۴۹- عن أبي خُرَيْرَةَ " عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَذْكُورَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَقْتَصِلُونَ عُرَافَةَ يَنْظُرُونَ بَعْضُهُمْ إِلَى سَوَاءِ بَعْضٍ وَكَانَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَغْتَسِلُ وَخَذَهُ فَعَالُوا وَاللَّهُ مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَقْتَصِلَ فَعَمَّا إِلَّا أَنَّهُ أَذْرَأُ فَإِنْ قَالَهُمْ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوْضِعَ ثَوْبَةٍ عَلَى حَجَرٍ فَعَمَّا الْحَجَرُ يَنْزُو فَإِنْ فُضِّعَ مُوسَى بِأَثَرِهِ يَقُولُ تَوْبِي حَجَرٌ تَوْبِي حَجَرٌ حَتَّى تَنْظُرَ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى سَوَاءِ مُوسَى فَقَالُوا وَاللَّهُ مَا يَمْنَعُ مُوسَى مِنْ بَأْسِ فَطَمَحَ الْحَجَرُ بَعْدَ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَيْهِ قَالَ فَأَحَدُ ثَوْبَةٍ فَطَمَحَ بِالْحَجَرِ صَوْرًا)) قَالَ أَبُو خُرَيْرَةَ وَاللَّهُ إِنَّهُ يَخْتَصِرُ بَيْنَ سِتَّةِ أَوْ سَبْعَةِ حُرُوفٍ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْحَجَرِ.

ہر ایک عالم کی بدکاری سے باجمعت حور کو پتہ نہ اسی کا کام ہے کہ اس میں حضرت ابراہیم کا بھی فائدہ تھا اور اسی واسطے حدیث میں پہلے دو محووں کو خدا کے واسطے قرار دیا۔ (یعنی)

(۶۱۴۹) اس حدیث سے کئی فائدے نکلے ایک خود مجازے حضرت موسیٰ کے پتھر کا بھاگا دوسرے ماں کا نشان چلا۔ دوسرے حمل گئے دوسرے ہونا تنہائی میں۔ تیسرے دشمنوں کا مہر و عکس سے پاک ہونا۔ چوتھے بزرگی حضرت موسیٰ کی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو جہت سے پاک کیا۔

۶۱۳۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت موسیٰ کو بڑی شرم تھی، کبھی ان کو کسی نے نکاح نہیں دیکھا تھا۔ آخر بنی اسرائیل کہنے لگے ان کو نفق (بادھانے) کی بیماری ہے۔ ایک بار انہوں نے کسی پانی پر غسل کیا اور اپنا پتھر پر رکھا وہ چلا جاتا ہوا اور حضرت موسیٰ اپنا عصا لئے ہوئے اس کے پیچھے چلے اس کو مارتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے اے پتھر میرا پکاڑا ہے یہاں تک کہ وہ پتھر بنی اسرائیل کے لوگ جہاں جمع تھے وہاں حصار اور یہ آیت نازل ہو ایمان والو! تم ان لوگوں کی طرح مت ہو چلا جنہوں نے ستایا موسیٰ کو (ان پر تہمت لگائی تھی کہ) پھر اللہ تعالیٰ نے پاک کیا ان کو اس بات سے جو لوگوں نے کئی تھی اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والے تھے۔

۶۱۳۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَحُلًا حَيْثُ قَالَ فَكَانَ لَا يُرَى مُتَحَرِّقًا قَالَ فَقَالَ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِنَّهُ أَقْدَرُ قَالَ فَأَقْبَسَ جِدُّهُ مَوْثُوهُ فَوَضَعَ نُورَهُ عَلَى خَنْجَرٍ فَأَتَقَلَّقَ الْخَنْجَرُ تَسْعَى وَتَهْتَفُ بِعَصَاهُ يُضْرِبُهُ نُورُهُ خَنْجَرٌ نُورُهُ خَنْجَرٌ حَتَّى وَقَعَ عَلَى نِجَابٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَتَوَلَّتْ يَدَايُهَا الْقُلُوبُ انْشَوَا لَا تَكُونُوا كَالْقُلُوبِ أَفْوَا مُوسَى فَبَرَأَهُ اللَّهُ بِمَا قَالُوا وَكَانَ جِدُّهُ اللَّهُ وَجِبَاهًا.

۶۱۳۸- ابو ہریرہ سے روایت ہے موت کا فرشتہ (عزرائیل) حضرت موسیٰ کے پاس بھیجا گیا۔ جب وہ آیا تو حضرت موسیٰ نے ان کو ایک طمانچہ ملا اور اس کی آگھ چوڑی دی۔ دولت کر پروردگار کے پاس گیا اور عرض کیا تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو موت کو نہیں چاہتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی آگھ پھر درست کر دی اور فرمایا جا اور اس بندے سے کہ تم اپنا ہاتھ ایک تل کی پینہ پر رکھو اور جتنے ہاں تمہارے ہاتھ تھے آویں اتنے برس کی عمر تم کو ملے گی۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا اسے پروردگار! پھر اس کے بعد کیا ہو گا؟ حکم ہوا پھر مرنا ہے۔ حضرت موسیٰ نے کہا تو پھر ابھی سکھ انھوں نے دعا کی یا اللہ! مجھے پاک دین کے نزدیک کر دے (یعنی بیت المقدس) ایک پتھر کی بنا پر ایمہ رسول اللہ نے فرمایا اگر میں وہاں ہوتا تو تم کو حضرت

۶۱۳۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُرْسِلَ إِلَيْكَ الْمَوْتُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا حَانَتْ صَاعَتُهُ فَقَفَا عَنْهُ فَرْنَحٌ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ أُرْسِلْتَنِي إِلَى عَتَبٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ قَالَ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ عَتَبَهُ وَغَالَ الرَّحِمَ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَمْنَعُ يَدَهُ عَلَى خَنْجَرٍ نُورُهُ فَلَمَّا خَطَّتْ يَدَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مَنَةً قَالَ أَيْ رَبِّ ثُمَّ مَنَ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَلَمَّا انْشَأَ اللَّهُ أَنْ يُدْخِلَ مِنْ الْآرْضِ الْمُتَقَدَّسَةِ رُتَبَةً بِخَنْجَرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «لَقَدْ تَحَنَّنْتُ ثُمَّ لَأَزِيظَنَّكُمْ لِقْرَةً إِلَى جَنَابِ الطَّرِيقِ نَحْتِ الْكَلْبِ الْأَخْضَرِ».

(۱۱۳۸) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقدس اور مہدک مقام میں دفن ہوا ہرگز ہے خصوصاً صالحین کے دفن میں۔ اور حضرت موسیٰ نے بیت المقدس میں دفن ہونے پر آرزو نہ کی اس خیال سے کہ قبر مطہر نہ ہو اور لوگ پرستش نہ کرنے لگیں۔ امام ہارانی نے کہا کہ بعض محدثوں نے اس حدیث کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ موسیٰ تک الموت کی آگھ کیے مگر چوڑی تھیں تو ان کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے یہ امر ممکن ہے اور جائز ہے کہ اس نے امتحان کے لیے ایسا کیا ہو۔ (دوسرے یہ کہ آگھ چوڑی سے ہماری متنی مراد ہوں یعنی دلیل تھ

موسیٰ کی قبر رکھنا چاہتا ہے کہ اس کی طرف سر رخ و حادہ رو رہتی ہے کیا ہے۔

۶۱۴۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا موت کے فرشتے (حضرت عزرائیل) حضرت موسیٰ کے پاس آئے اور عرض کیا اے موسیٰ اپنے پروردگار کے پاس چلو۔ حضرت موسیٰ نے ان کی آنکھ پر ایک ٹھاپی مارا جس سے آنکھ پھوٹ گئی۔ وہ لوٹ کر اللہ تعالیٰ کے پاس گئے اور عرض کیا اے مالک تو نے مجھ کو ایسے بندے کے پاس بھیجا کہ مرنا نہیں چاہتا اس نے میری آنکھ پھوڑ دی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھ پھر درست کر دی اور فرمایا پھر جا میرے بندے کے پاس اور کہہ اگر تو جینا چاہتا ہے تو اپنا ہاتھ ایک تل کی ٹیپہ پر رکھ اور چٹنے والوں کو تیرا ہاتھ ڈھانپ لے اتنے برس تو اور رہی۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا اس کے بعد کیا ہوگا؟ فرمایا اس کے بعد پھر مرے گا۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا تو ابھی مرنا بہتر ہے۔ اے مالک میرے اچھے کو مقدس زمین سے ایک پتھر کی مار کے فاصلہ پر مار۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم خدا کی اگر میں وہاں ہوتا تو میں تم کو حضرت موسیٰ کی قبر پر چڑھانے کے ایک جانب پر لال لپی رہتی کے پاس۔

۶۱۵۰- ترمذی و بیہقی و ترمذی

۶۱۵۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک یہودی بچہ مال لے کر رہا تھا اس کو قیمت دی گئی تو وہ راضی نہ ہوا اس نے برا بھلا تو بولا

۶۱۴۹- عَنْ هِشَامِ بْنِ مَكْحُومٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ أَخْبَارَهُ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((جَلَدًا مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ أَجِبْ رَأَيْتَ قَالَ فَلَطَمَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَلَقَاهُ قَالَ فَرَضَعَ الْمَلَكُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ إِنَّكَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدِكَ لَنْ لَا يُرِيدَ الْمَوْتُ وَقَدْ فَعَلَ عَيْنِي قَالَ فَرَضَعَ اللَّهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلَى عَبْدِي فَقُلْ الْحَيَاةُ تُرِيدُ فَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْحَيَاةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلَى مَنْزِلٍ نَزَلْنَا نَذَلْنَا مِنْ شَرْفَةٍ فَإِنْ تَبِعْتُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ مَوْتٌ قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنْ قَرِيبٍ رَبِّ أَبِيصِي مِنْ الْأَرْضِ الْمَلْفُوسَةِ وَتَبِعَ بِخَيْفٍ)) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَاعْلَمْ لَوْ أَنِّي جُنْدِي لَأَرْتِكُمْ قِتْرَةً إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْخَيْبِ الْأَخْضَرِ))

۶۱۵۰- عَنْ مَسْعُودٍ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ.

۶۱۵۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا يَهُودِيٌّ يَبْعُضُ مِبْلَعَةً لَهُ أُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا

میں منسوب کرتا ہے یہ تاہم ضعیف ہے۔ کس لیے کہ حدیث میں صاف مذکور ہے کہ اللہ نے ان کی آنکھ درست کر دی تیسرے یہ کہ موسیٰ کو پیاری میں دھوکا ہوا وہ اس کو موت کا فرشتہ سمجھے کوئی انجیلی شخص سمجھے کہ وہ ایک ٹھاپی مارا جس سے اس کی آنکھ پھوٹ گئی نہ یہ کہ آنکھ پھوڑنے کا انہوں نے قصد کیا۔ اور جب دوسری بار آئے تو حضرت موسیٰ کو معلوم ہو گیا کہ یہ ملک الموت ہیں اور مرنے پر ہمارا اپنے مالک سے ملنے پر راضی ہو گئے۔ چنانچہ امام کو حلقی سے اور حضرت موسیٰ کو ہمارا سلام پہنچا دے ان کی درج مقدس کو۔

(۶۱۵۱) جہاں تک حضرت یحییٰ بن اسماعیل اللہ تعالیٰ کا صاحب ہوا تھا اس پر بھی تشبیہ کی وہ عثمان ہے کہ اس کے حلق کوئی مہارت نہیں ہو سکتی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ولایت کا درجہ نبوت سے کم ہے اور کوئی اولیائی کی درجہ کو نہیں چل سکتا۔

نبیوں کے جسم اس کی جس نے حضرت موسیٰ کو چتا آدمیوں میں سے۔ یہ لفظ ایک انصاری نے سنا اور اس کے حق پر ایک طمانچہ مارا اور کہا تو کہتا ہے موسیٰ کو آدمیوں میں سے چنا اور رسول اللہ ہم لوگوں میں موجود ہیں۔ وہ یہودی رسول اللہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اے ابو القاسم میں ذی ہوں اور ایمان میں ہوں مجھ کو فلاں شخص نے طمانچہ مارا۔ آپ نے اس شخص سے پوچھا تو نے اس شخص کو کیوں طمانچہ مارا؟ وہ بولا یا رسول اللہ! یہ کہنے لگے جسم اس کی جس نے بر گزیدہ کیا اور جن لیا حضرت موسیٰ کو آدمیوں میں اور آپ ہم لوگوں میں تشریف رکھتے ہیں (اور حضرت موسیٰ سے آپ کا رجب زیادہ ہے اس لیے میں نے اس کو مارا) یہ سن کر آپ غصے ہوئے یہاں تک کہ آپ کے چہرہ مبارک پر خضہ معلوم ہونے لگا پھر فرمایا امت خلیت دو ایک پیغمبر کو دوسرے پیغمبر پر (اس طرح سے کہ دوسرے پیغمبر کی شان گھنے) کیوں کہ نجات کے دن جب صور پھونکا جاوے گا تو جتنے لوگ ہیں آسمانوں اور زمین میں سب بیہوش ہو جائیں گے مگر جن کو اللہ چاہے گا (وہ بیہوش نہ ہوں گے) پھر دوسری بار پھونکا جاوے گا تو سب سے پہلے میں انھوں گا اور کیا دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرشِ حقارے ہوئے ہیں۔ اب معلوم نہیں کہ طور پر یا پر جو ان کو بیہوشی ہوئی تھی وہ اس کا بدلہ ہے (اور اس بار وہ بیہوش نہ ہوں گے) یا مجھ سے پہلے ہو شاید ہو جائیں گے۔ اور میں یوں نہیں کہتا کہ کوئی پیغمبر حضرت یونسؑ کی مٹی سے افضل ہے۔

۶۱۵۲- ترجمہ وحی پر جو لوگ گزرا

نَحْنُ لَمْ نَرِضْهُ شَيْءٌ فَلَمْ يَرْفَعْ قَوْلًا لَا وَكَذَلِكَ اسْمُكَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ قَالَ فَسَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ الْأَنْصَارِ يَقُولُ وَخَنَةُ قَالَ فَقَوْلُ وَالَّذِي اسْمُكَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَيْنَ أَطْفُؤْنَا قَالَ فَغَضِبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ يَا لِي بِدُئِي وَغَضِبْتُ وَقَالَ فَلَا لَطَمَ وَجْهِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ لَطَمْتَ وَخَنَةُ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَلْبِي اسْمُكَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ وَأَنَا تَيْنَ أَطْفُؤْنَا قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى عُرِفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ ((لَا تَفْضَلُوا بَيْنَ أَنْبِيَائِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَنْفُخُ فِي الصُّورِ فَيُصْعِقُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ ثُمَّ يَنْفُخُ فِيهِ أُخْرَى فَاتُكُونُ أَوَّلُ مَنْ يُعْثُ أَوْ يَلِي أَوَّلُ مَنْ يُعْثُ لَوْ أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخَذَ بِالْقُرْآنِ فَلَا أُذْرِي أَحْسَبُ بِصَفْحَةِ يَوْمِ الطُّورِ أَوْ يُعْثُ قَلْبِي وَلَا أَقُولُ إِنَّ أَحَدًا الْفَضْلُ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى عَلَيْهِ السَّلَامُ))

۶۱۵۲- عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ بِهِذَا

صحیح اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام پیغمبروں کا ذکر نہایت ادب اور حرمت کے ساتھ کرنا چاہیے اور کسی پیغمبر کے ساتھ بے ادبی کرنا مکرم ہے اور ایک پیغمبر کی خلیات دوسرے کے ساتھ متاہد کر کے اس طرح نہ جان کرنا چاہیے کہ اس کی توہین لگے۔ ورنہ توہم کے بدلے کا کر ہو جاوے گا۔ کلمے جہاں شاعر ایسے شعر کہتے ہیں جن سے اور انبیاء کی توہین لگتی ہے۔ توہم توہم ایسے شعر عہدِ ستاروں حرام ہیں اگرچہ دوسرے پیغمبر تمام پیغمبروں میں افضل ہیں پر آپؐ نے اپنی خلیات بیان کرنے سے روک دیاں ہیں اس لیے کہ جہاں خلیات بیان کرتے کرتے اور پیغمبروں کی شان میں بے ادبی نہ کرنا چاہیے اس وقت تک آپ کو مظلوم نہ ہوا گا کہ میں اور پیغمبروں سے افضل ہوں۔

لِبِإِسْنَادٍ سَوَاءٍ.

۶۱۵۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبْ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَرَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اسْتَغْفِي مُحَمَّدًا ﷺ عَلَى الْعَالَمِينَ وَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اسْتَغْفِي مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْعَالَمِينَ قَالَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ قَلْبَهُ وَجَعَهُ الْيَهُودِيُّ فَغَضِبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَعْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمَرَ الْمُسْلِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا ((تُخَيَّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْطَفُونَ فَتَكُونُ أَوَّلُ مَنْ يُخَيَّرُ فَإِنَّا مُوسَى نَاطِلٌ بِحَبِيبِ الْفَرَسِ فَلَا أَذِي أَكُنَّ فِيمَنْ صَعِقَ فَلَقَا قَلْبِي أَمْ كُنَّا وَمِنْ اسْتَشَى اللَّهُ)).

۶۱۵۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبْ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ بِجَنَّتِي حَدِيثُ إِسْرَائِيلَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي شِهَابٍ.

۶۱۵۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ يَهُودِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَلَعَهُمْ وَجْهَهُ وَسَقَى الْحَلِيبَ بِمَنْعِي حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ غَرِيبٌ اللَّهُ قَالَ ((فَلَا أَذِي أَكُنَّ مِمَّنْ صَعِقَ فَلَقَا قَلْبِي أَوْ اسْتَفَى بِمَنْعَةِ الطُّورِ)).

۶۱۵۶- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تُخَيَّرُوا بَيْنَ الْإِنْسَانِ)) وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُثَيْمٍ غَرِيبٌ فِي نَحْوِ حَدِيثِي أَبِي.

۶۱۵۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا

۶۱۵۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک مسلمان اور ایک یہودی نے کافی گاؤں کی۔ مسلمان نے کہا قسم اس کی جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جن لیا سارے جہان میں اور یہودی نے کہا قسم اس کی جس نے حضرت موسیٰ کو جن لیا سارے جہان میں۔ اس وقت مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا۔ وہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور سب حال بیان کیا۔ آپ نے فرمایا مجھے مت فضیلت دو حضرت موسیٰ پر کیونکہ لوگ بے ہوش ہو گئے اور سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا۔ میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کو تھامے ہوئے ہیں اب میں نہیں جانتا کہ وہ بے ہوش ہوئے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے یا اللہ تعالیٰ نے ان کو ان لوگوں میں کر دیا جو بے ہوش نہ ہوں گے۔

۶۱۵۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۱۵۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۱۵۶- ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے فضیلت مت دو اور تمہاروں پر۔

۶۱۵۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

(۶۱۵۷) ☆ حاکم کے آخر حدیث دراصل نہیں ہے مگر شاید ایجاد کو یہ مبالغہ دیا جائے کہ وہ اس عالم میں بھی مہبت الہی میں مصروف تھے

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھے معراج ہوا میں حضرت موسیٰ پر سے گرد اگول لگی ریت کے پاس دیکھا تو وہ کھڑے ہوئے اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں۔

۶۱۵۸- ترجمہ دہلی جواہر گزرو

۶۱۵۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے کسی بندے کو یوں نہ کہنا چاہیے کہ میں بھڑھوں یوں بن جاتی ہے۔

۶۱۶۰- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی بندے کو یوں نہ کہنا چاہیے کہ میں بھڑھوں یوں بن جاتی ہے۔ حتیٰ حضرت یونسؑ کے باپ کا نام تھا۔

باب: حضرت یوسفؑ کی بزرگی کا بیان

۶۱۶۱- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! لوگوں میں بزرگی کس کو ہے؟ آپؐ نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے نیکو ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا ہم یہ نہیں پوچھتے۔ آپؐ نے فرمایا تو سب میں بزرگ حضرت یوسفؑ ہیں اللہ کے نبی اور نبی کے لیے عظیم اللہ کے پوتے۔ انہوں نے کہا ہم یہ نہیں پوچھتے۔ آپؐ نے فرمایا تو تم عرب کے قبیلوں کو پوچھتے ہو بھڑھو لوگ ہیں عرب کے اسلام کے نیک ہیں جو بھڑھتے جاہلیت کے نیک ہیں جب دین میں سمجھ حاصل کریں۔

باب: حضرت زکریاؑ کی فضیلت کا بیان

۶۱۶۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَتَيْتُ رَبِّي وَهُوَ هَذَابُ
(مَرْوَتْ عَلَى مُوسَى لَيْلَةً أُسْرِي فِي) عِنْدَ
فَكَيْبِ الْأَخْضَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي فَرْجِهِ

۶۱۵۸- عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ مَرْوَتْ عَلَى مُوسَى وَهُوَ يُصَلِّي فِي فَرْجِهِ
وَزَادَ فِي حَدِيثٍ جَيْسِي مَرْوَتْ لَيْلَةً أُسْرِي فِي.

۶۱۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ
قَالَ يُعْنِي اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ((لَا يُعْنِي بَعْدِي
لِي)) وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُعْنِي ((أَنْ يَقُولَ أَنَا
خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ ابْنُ
أَبِي شَيْبَةَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ))

۶۱۶۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا يُعْنِي بَعْدِي أَنْ يَقُولَ
أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى)) وَنَسَبَهُ ابْنُ أَبِي

بَابُ مَنْ فَضَّلَ يُونُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۶۱۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدَّثَنَا اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
بَيْنَ نَا رَسُولُ اللَّهِ مِنْ أَخْرَجَ النَّاسِ قَالَ
(أَفْضَلُهُمْ) قَالُوا كَيْسَ عَنْ هَذَا نَسَأَلْتِ قَالَ
(فَيُونُسُ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ
ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسَأَلْتِ
قَالَ لَعَنَ مَعَادِنُ الْقُرْبِ نَسَأَلْتِ لِي عِيَاذُكُمْ فِي
الْجَاهِلِيَّةِ عِيَاذُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَفَهُوا).

بَابُ فِي فَضَائِلِ زَكْرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ

۶۱۶۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

تھے ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی ظاہر ہے کہ جبرائیل علیہ السلام میں مذکور ہیں گویا زندگی دنیا کی زندگی نہ ہو۔

(۶۱۶۲) یہ مسلم ہو کہ یہ صحیح کا پیش کردہ ہے اور افضل میں ہے کہ انسان صحت کے کھائے، صحت وادار بھی صحت کے کھائے ہے۔

قَالَ ((كَانَ وَكَرِهًا لَّجَاهٍ))۔

فرمایا حضرت ذکر کیا بدھلی تھے۔

بَابُ فِي فَضَائِلِ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

باب : حضرت خضرؑ کی فضیلت

۶۱۶۳- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ نَوْفًا الْبَكَايَ يُزَعِّمُ لَنَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ صَاحِبَ نَبِيِّ إِسْرَائِيلَ لَيْسَ هُوَ مُوسَى صَاحِبُ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ سَمِعْتُ أَنِّي بَنِي كَلْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((فَأَمَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ خَطِيئًا فِي نَبِيِّ إِسْرَائِيلَ فَسَمِعْتُ أَنِّي النَّاسِ أَكْثَرُ فَقَالَ أَنَا أَكْثَرُ قَالَ فَكَبَّ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَزِدْ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنِ عْبُدَا مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْخَيْرَيْنِ هُوَ أَكْثَرُ مِنْكَ قَالَ مُوسَى أَنِّي وَبَ كَيْفَ لِي بِهِ فَقِيلَ لَهُ اخْلُوفْ حَوْثًا فِي مَكْتَلٍ فَحَنَّتْ فَطَلَتْ الْأَحْوْتَ فَهَوَتْ ثُمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ قَنَادٌ وَهُوَ يُوشِعُ بَنِي نُونٍ فَحَمَلَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ حَوْثًا فِي مَكْتَلٍ وَانْطَلَقَ هُوَ وَقَنَادُ يَمْشِيَانِ حَتَّى أَتَا الصَّخْرَةَ فَرَفَعَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَنَادُ فَاضْطَرَبَ الْأَحْوَتْ فِي الْمَكْتَلِ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمَكْتَلِ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ قَالَ وَأَمْسَكَ اللَّهُ عَنْهُ جَرِيمَةَ الْمَاءِ حَتَّى كَانَ بِمَنْدَلِ الطَّاقِ فَكَانَ لِلْأَحْوَتْ سَرَبًا وَكَانَ لِمُوسَى وَقَنَادُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا نَبِيَّةً يَوْمَهُمَا وَلَيْلِيَهُمَا وَنَسِيَ

۶۱۶۳- حضرت سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عباسؓ سے کہا کہ نوفؑ بکاہی کرتا ہے حضرت موسیٰ بنی اسرائیلؑ کے پیغمبر تھے وہ اور ہیں اور جو موسیٰ خضرؑ کے ساتھ گئے تھے وہ اور ہیں۔ انہوں نے کہا جھوٹ بولو ہے اللہ کا دشمن میں نے ابی بن کعبؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ فرماتے تھے حضرت موسیٰ بنی اسرائیلؑ میں خلیفہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے ان سے پوچھا کیا کہ سب لوگوں میں زیادہ علم کس کو ہے؟ انہوں نے کہا مجھ کو ہے (یہ بات اللہ کو ناپسند ہوئی)۔ اللہ نے ان پر عتاب کیا اس وجہ سے کہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ خدا خوب جانتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی کہ میرا ایک بندہ ہے وہ دریاؤں کے طاپ پر وہ تجھ سے زیادہ عالم ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ یہ دروگرا میں اس سے کیوں کر لوں؟ گم ہوا کہ ایک چمکی رکھ ایک زنجیل میں جہاں وہ چمکی گم ہو جائے وہیں وہ بندہ ملے گا۔ یہ سن کر حضرت موسیٰ چلے اپنے ساتھی بن نونؑ کو لے کر اور انہوں نے ایک چمکی زنجیل میں رکھ لی۔ دونوں چلے چلے صحرا (ایک مقام ہے) کے پاس پہنچے وہاں حضرت موسیٰؑ سو گئے اور ان کے ساتھی بھی سو گئے۔ چمکی تڑپا یہاں تک کہ زنجیل سے نکل کر دریا میں جا پڑی اور اللہ تعالیٰ نے پانی کا بہاؤ اس پر سے روک دیا یہاں تک کہ پانی کھڑا ہو کر طاق کی طرح ہو گیا اور چمکی کے لیے راستہ بن گیا فلنگ۔ حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھی

(۶۱۶۳) ۱۵۰ مراد اس بندہ سے خضرؑ ہیں۔ جبور خدا کا یہ مذہب ہے کہ وہ نہ ہیں۔ صوفی اور اہل صراط اور معرفت کا اس پر اتفاق ہے اور وہ لوگ ان سے ملے ہیں اور سوال کیا ہے اور بعض محققین نے ان کی حیات کا انکار کیا ہے اور اختلاف کیا ہے کہ وہ خضرؑ چلے نہیں لیکن آری ہیں۔ اور بعضوں نے کہا کہ میں نے ان سے ملے ہیں اور یہ باطل ہے۔ شبلی نے کہا خضرؑ ایک پیغمبر ہیں مردالے تو گوئی ان کے لئے ہے چھپے ہوئے۔ لوگوں نے کہ وہ آخر زمانے میں مریں گے جب قرآن اٹھ جائے گا اور وہ حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ میں تھے یا اس کے بعد۔ ان کی کیفیت ابوالعاس ہے اور ان کا نام حق

کو چھپ بول۔ پھر دونوں چلے دن بھر اور رات بھر اور موسیٰ کے ساتھی پھل کا سالن ان سے کہا بھول گئے۔ جب صبح ہوئی تو موسیٰ نے اپنے ساتھی سے کہا ناشہ ہمارا اس سفر سے تو ہم تھک گئے اور مجھے اسی وقت سے جب اس جگہ سے آگے بڑھے جہاں جاپنا حکم ہوا تھا انھوں نے کہا تم کو معلوم نہیں جب ہم صحرہ پر اترے تھے تو پھل بھول گئے اور شیطان نے ہم کو بھلا یا اس پھل نے جب ہے دریا میں راولی۔ حضرت موسیٰ نے کہا ہم تو اسی مقام کو دھوڑے تھے۔ پھر دونوں اپنے بچوں کے نشانوں پر لوٹے یہاں تک کہ صحرہ پر پہنچے۔ وہاں ایک شخص کو دیکھا کپڑاؤں سے ہونے حضرت موسیٰ نے ان کو سلام کیا انہوں نے کہا تمہارے ملک میں سلام کہاں ہے؟ حضرت موسیٰ نے کہا میں موسیٰ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بنی اسرائیل کے موسیٰ۔ حضرت موسیٰ نے کہا ہیں۔ حضرت حضرت نے کہا تم کو خدا نے وہ علم دیا ہے جو میں نہیں جانتا اور مجھے وہ علم دیا ہے جو تم نہیں جانتے۔ حضرت موسیٰ نے کہا میں تمہارے ساتھ رہتا چاہتا ہوں اس لیے کہ مجھ کو سکھلاؤ وہ علم جو تم کو دیا گیا۔ حضرت حضرت نے کہا تم میرے ساتھ میرے کر سکو گے اور تم سے کہہ کر میرے ہو سکے گا اس بات پر جس کو تم نہیں جانتے۔ حضرت موسیٰ نے کہا خدا چاہے تو تم مجھ کو صابراؤ گے اور میں کسی بات میں تمہاری نافرمانی نہیں کرتے گا۔ حضرت حضرت نے کہا اچھا اگر میرے ساتھ ہوتے ہو تو مجھ سے کوئی بات نہ پوچھا جب تک کہ میں خود اس کا ذکر نہ کروں۔ حضرت موسیٰ نے کہا بہت اچھا۔ حضرت حضرت اور حضرت موسیٰ دونوں سمندر کے کنارے چلے جاتے تھے ایک کشتی سامنے سے نکلی دونوں نے کشتی والوں

صاحبا موسى ان خبره فلما احتب موسى عليه السلام قال لفسده انا عذانا لقد لقينا من سفرنا هذا نصبا قال ولم نصب حتى جاوز المكان الذي امر به قال لوانت اذ لوتنا الى الصخرة فاني نبيت الخوت وما اتيناها الا الشيطان ان اذكره واتخذ مسيلة في البحر عجا قال موسى ذلك ما سمعت نبع فاروقا على انارهما فصفا قال يفسدان انارهما حتى اتيا الصخرة فرأى رجلا مستحي عليه ثوب فسلم عليه موسى فقال له الغصير انا يا زهير السلام قال انا موسى قال موسى بني اسرائيل قال نعم قال اناك على علم من علم الله علمك الله لا اعلمك وانا على علم من علم الله علمي لا تعلمك قال له موسى عليه السلام هل ابلغك على ان تعلمني مما علمت وحدا قال اناك لن تستطيع معي صبرا وكيف تصبر على ما لم تحط به غيرا قال سجدني اذ شاء الله صابرا وانا اغصبي لك امرا قال له الغصير فان اغصبي فلما تسألني عن شيء حتى اخذت لك منه ذكرا قال نعم فانطلق الغصير وموسى يمشيان على ساحل البحر فمرتا بهما مينة فكلما ظفم ان يحملوهما فقولوا الغصير فحملوهما بعير نول فعمد الغصير الى لوح من

جو بلایا بن مکان ہے بلایا بن مہ ہے کہاں کا نام اسب ہے بلایا بن مکان بن صالح بن عابر بن شاری بن ارفقہ بن سام بن نوح اور ان کا باپ اداشاہوں میں سے تھا اور نحران کا لقب اس لیے ہوا کہ وہ کائیں زمین پر بیٹھے ان کے بیٹے کی برکت کی وجہ سے وہ سر سبز ہو گئی۔ انجیل کا نام انور ہے۔

سے کہا تم کو سوار کر لیا انہوں نے خطر کو پہچان لیا اور دونوں کو بن کر اب (قول) چڑھایا حضرت خضر نے اس منشی کا ایک خط لکھا اور حضرت موسیٰ نے کہا ان لوگوں نے تو ہم کو بغیر کرایے کے چڑھایا اور تم نے ان کی منشی کو توڑ ڈالا تاکہ منشی والوں کو بزدلی یہ تم نے بڑا بھاری کام کیا حضرت خضر نے کہا میں نہیں کہتا تھا تم میرے ساتھ میرے ساتھ کر سکو گے حضرت موسیٰ نے کہا بھول چک پرست پکڑو اور مجھ پر تنگی مت کرو پھر دونوں منشی سے باہر نکلے اور سندھ کے کنارے چلے جاتے تھے اسے میں ایک لڑکا ملا جو لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا حضرت خضر نے اس کا سر پکڑ کر انہیں لیا اور وہاں حضرت موسیٰ نے کہا تم نے ایک بے گناہ کو ناحق مار ڈالا یہ تو بہت برا کام کیا حضرت خضر نے کہا میں نہ کہتا تھا تم میرے ساتھ میرے ساتھ کر سکو گے اور یہ کام پہلے کام سے بھی زیادہ سخت تھا حضرت موسیٰ نے کہا اب میں تم سے کسی بات پر اعتراض کروں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا ہے شک تمہارا اندر سچا ہے پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک گاؤں میں پہنچے گاؤں والوں سے کہا انا کا انھوں نے انکار کیا پھر ایک دوجا ملی جو گرنے کے قریب تھی جب تک گئی تھی حضرت خضر نے اپنے ہاتھ سے اس کو سیدھا کر دیا حضرت موسیٰ نے کہا ان گاؤں والوں سے ہم نے کہا انا کا انھوں نے انکار کیا اور کہا تم نہ کھلایا (ایسے لوگوں کا کام مفت کرنے کی کیا ضرورت تھی) اگر تم چاہتے تو اس کی ضروری لے سکتے تھے حضرت خضر نے کہا اب میں اب یہاں سے میرے اور تمہارے میں اب میں تم سے ان باتوں کا مجھ سے کہے دیتا ہوں جن پر تم سے میرے اور تمہارے رسول اللہ نے فرمایا تم کہے اللہ تعالیٰ موسیٰ پر مجھے آرزوری کہ وہ میرے کرتے اور اور

الْوَالِجِ السَّيْبَةِ فَرَزَعَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمُ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوَالٍ عَمَدَاتٍ إِلَى سَهْبَتِهِمْ لَعَنَ قَهْقَهَا بِغُرُقِ أَهْلِيهَا لَعَنَ جَنَّتْ حَبْنًا إِيمًا فَإِنَّ أَلَمَ لَقْلَقِ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تَوَاجِدْنِي بِنَا نَسِيتُ وَلَا تُرَافِقْنِي مِنْ أَمْرِي عَصْرًا ثُمَّ خَرَجَا مِنْ السَّيْبَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذَا غَلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْعِلْتَانِ قَاعِدُ الْخَصْرِ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَقَهُمَا بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ مُوسَى أَقْبَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا فَإِنَّ أَلَمَ أَقْبَلْتَ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهَذِهِ أُنْتُ مِنَ الْوَالِي فَإِنْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ بَعْدَ هَذَا فَلَا تُصَاحِبْنِي فَلَمْ يَلْعَبْ مِنْ لَدُنِّي غَلَامًا فَأَطْلَقَا حَتَّى إِذَا آتَا أَعْلَى قَرْيَةٍ اسْتَقْبَلَتْهُمَا أَهْلُهَا فَأَتَوَا أَنْ يُصَبِّحُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَ فَأَقَامَهُ يَقُولُ مَابِلَ فَإِنَّ الْخَصْرَ بِيَدِهِ كَهَذَا فَأَقَامَهُ قَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمُ آبَائِنَا هُمْ فَلَمْ يُصَبِّحُوا وَكَمْ يُطْعِمُونَا لَوْ شِئْتَ لَتَجِدْتَ عَلَيْهِمْ آخَرًا قَالَ هَذَا فِرَاقِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ سَأَنْتَ بِقَائِلٍ مَا لَمْ تَسْتَطِيعَ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْحَى اللَّهُ مُوسَى لَوْ دِدْتَ أَنَّهُ كَانَ صَبْرًا حَتَّى يُفَضَّ عَلَيْنَا مِنْ آخِرِهِمَا قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَتْ الْوَالِي مِنْ مُوسَى بَيْنَنَا قَالَ وَجَاءَ غُصْفُورٌ حَتَّى وَقَعَ عَلَى خُرْفَةِ السَّيْبَةِ ثُمَّ نَفَرَ فِي الْبَحْرِ

اس دعا کے پچھتوں کمال قاصر حضرت خضر نے سب کام غلام لکھ سکے نہ کہ اپنی اسے اور غلام لکھ لیا خون بھی درست ہے۔

اگر خون بتوی برحق رہا ہے

اور حضرت کا اعتراض کا غیر شرع کے رو سے قرار دیا بھی درست ہے۔

ہاتھ دیکھتے اور ہم کو سناتے اور آپؐ نے فرمایا کہ پہلی بات حضرت موسیٰؑ نے بولے سے کی پھر ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھی اور اس نے سمندر میں چوچ ڈالی۔ حضرت خضرؑ نے کہا میں نے اور تم نے خدا کے علم میں سے اتنا ہی علم سیکھا ہے جتنا اس چڑیا نے سمندر میں سے پانی کم کیا ہے۔ سید بن جبیرؒ نے کہا ابن عباسؓ نے دیکھے تھے اس آیت کو کہ ان کشتی والوں کے آگے ایک ہار ڈالو تھا جو ہر کشتی ۳۰ بات کو جوہر سے چھین لیا اور چھو کر اکافر تھا۔

۶۱۶۳- سید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابن عباسؓ سے کہا گیا نواف یہ کہتا ہے کہ جو موسیٰؑ حضرت خضرؑ سے علم سیکھے گئے تھے وہی اسرائیل کے موسیٰؑ تھے۔ ابن عباسؓ نے کہا تم نے اس سے ایسا سنا ہے سید! میں نے کہا ہاں۔ ابن عباسؓ نے کہا نواف جھوٹا ہے۔

۶۱۶۵- حدیث بیان کی ہم سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے انہوں نے کہا میں نے سارے رسول اللہ ﷺ سے آپؐ فرماتے تھے جب موسیٰؑ اپنی قوم میں نصیحت کر رہے تھے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور بلا سے کہ انہوں نے ایک ایک یہ کہا میں نہیں جانتا ساری دنیا میں کسی شخص کو جو مجھ سے بہتر ہو اور مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی میں جانتا ہوں اس شخص کو جو تم سے بہتر ہے اور تم سے زیادہ علم رکھتے وہ ایک شخص ہے زمین میں۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا اے مالک میرے مجھ کو ملا دے اس شخص سے۔ حکم ہوا چھ ایک پچھلی میں شک لگا کر اپنا گوشہ کرو جہاں وہ پچھلی تم کو چاہو وہاں وہ شخص ملے گا۔ یہ سن کر حضرت موسیٰؑ اور ان کے ساتھی چلے یہاں تک کہ صحرا پر پہنچے وہاں کوئی نہ ملا۔ حضرت موسیٰؑ آگے چلے گئے اور اپنے ساتھی کو چھوڑ گئے ایک ہی ایک پچھلی تڑپا پانی میں اور پانی نے ملنا اور جزا چھوڑ دیا بلکہ ایک طاق کی طرح اس پچھلی پر بن گیا۔ حضرت موسیٰؑ کے ساتھی نے کہا

فَقَالَ لَهُ الْخَبِيرُ مَا نَقَصَ جِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِنَّ جِلْمِي مَا نَقَصَ هَذَا الْفَعْفَعُ مِنْ الْخَبِيرِ ((قَالَ سَيِدُ بْنُ حَبِيبٍ وَكَانَ يَتَرَأَّى وَكَانَ كُنْتُمْ مِنْهُمْ مِلَّةً يَأْتِي كُلَّ سَيِّدَةٍ صَالِحَةٍ عَصَا وَكَانَ يَتَرَأَّى وَأَمَّا الْعِلْمُ فَكَانَ كَأَمْرِ

۶۱۶۴- عَنْ سَيِّدِ بْنِ حَبِيبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بْنُ تَوْفَا يُرْوَعُ أَنَّ مُوسَى قَالِي ذَعْبُ يَتَمَسَّ الْعِلْمُ لَيْسَ بِمُوسَى بِي إِسْرَائِيلَ قَالَ أَسَمِعْتَهُ بَا سَيِّدُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَذَبَ تَوْف

۶۱۶۵- عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّهُ يُنْشَأُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْمِهِ يَذْكُرُهُمْ بِأَنَّهُمْ اللَّهُ وَأَنَّهُمْ اللَّهُ تَعَالَى وَتِلَاوَةً بِذَلِكَ مَا أَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا خَيْرًا وَأَعْلَمُ مِنِّي قَالَ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ إِنِّي أَعْلَمُ بِالْخَبِيرِ مِنْهُ أَوْ عِنْدَ مَنْ هُوَ إِنَّ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ بَا رَبِّ لَذَلِكَ عَلَيْهِ قَالَ فَبَقِيَ لَهُ تَرَوُّدٌ حَتَّى مَالِحًا فَإِنَّهُ حَتَّى تَفْقِدَ الْخُوتَ قَالَ فَأَنْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاةٌ حَتَّى أَتَتْهُ إِلَى الصَّخْرَةِ لَقَمَتِي عَلَيْهِ فَأَنْطَلَقَ وَتَرَوُّدَ فَتَاةٌ فَاضْطَرَبَ الْخُوتَ فِي الْمَاءِ فَجَعَلَ لَا يَلْتَمِسُ عَلَيْهِ صَارَ بِمِثْلِ الْكُوفَةِ قَالَ فَقَالَ فَتَاةٌ أَلَا الْحَقُّ نَبِيُّ اللَّهِ فَأَخْبَرَهُ قَالَ قَسَمْتُ فَلَمَّا نَحَاوَرَا قَالَ لِتَاةٍ أَتَا غَدَاةً لَقَدْ لَقِيتَا مِنْ

میں اللہ کے عیسا سے ملوں اور ان سے یہ حال کہوں پھر وہ (پلے اور حضرت موسیٰ سے مل گئے لیکن) یہ حال کہنا بھول گئے۔ جب آگے بڑھ گئے تو حضرت موسیٰ نے ان سے کہا امارا نشہ لاد اس سر سے تو ہم تھک گئے۔ راوی نے کہا ان کو تھکن نہیں ہوئی جب تک وہ اس مقام سے آگے نہیں بڑھے پھر ان کے ساتھی نے یاد کیا اور کہا تم کو معلوم نہیں جب ہم صحرا پر پہنچے تو وہاں میں مچھلی کو بھول گیا اور شیطان کے سوا کسی نے مجھ کو نہیں بھلایا اس مچھلی نے جب ہے اپنی راوی سند میں۔ حضرت موسیٰ نے کہا اسی کو تو ہم چاہتے تھے پھر اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے لوئے۔ ان کے ساتھی نے جہاں پر مچھلی نکل بھاگی تھی وہ جگہ بتادی۔ وہاں حضرت موسیٰ و صحابہ نے لگے ناگاہ انہوں نے حضرت خضرؑ کو دیکھا ایک کپڑا اوڑھے ہوئے چت لیٹے ہوئے (باید سیدے چت لیٹے ہوئے یعنی کسی کروت کی طرف دیکھتے تھے)۔ حضرت موسیٰ نے کہا السلام علیکم انہوں نے اپنے منہ پر سے کپڑا اٹھایا اور کہا و علیکم السلام تم کون ہو؟ حضرت موسیٰ نے کہا میں موسیٰ ہوں۔ انہوں نے کہا کون موسیٰ؟ حضرت موسیٰ نے کہانی اسرائیل کے موسیٰ۔ انہوں نے کہا تم کیوں آئے حضرت موسیٰ نے کہا اس لیے آیا کہ تم اپنے علم میں سے کچھ مجھ کو سکھانا۔ انہوں نے کہا تم میرے ساتھ میرے کر سکوے اور کیونکر میرے گئے اس بات پر جس کا تمہیں علم نہیں۔ پھر اگر تم میرے کر دو تو مجھ کو تلاوتیں کیا کروں؟ حضرت موسیٰ نے کہا جو خدا چاہے تو مجھ کو تم سا پہاڑ کے اور میں تمہارے خلاف کوئی کام نہیں کرنے کا۔ حضرت خضر نے کہا اچھا اگر تم میرے ساتھ ہوتے ہو تو کوئی بات مجھ سے مت پوچھنا جب تک میں خود اس کا ذکر نہ کروں۔ پھر دونوں پلے یہاں تک کہ ایک کشتی میں سوار ہوئے حضرت خضر نے اس کا تختہ توڑ ڈالا یا توڑا یا چاہا۔ حضرت موسیٰ نے کہا تم نے کشتی کو توڑ ڈالا

سَفَرْنَا هَذَا نَجَبًا فَإِنَّ لَنَا مِنْهُمْ نَجَبًا حَتَّى تَجَاوَزُوا فَإِنْ فَتَكُنْ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَّيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْخُوتَ وَمَا أَنَسِيَهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَيْفَهُ فِي الْخُفِّ عَجَبًا قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَحِلْ عَلَى الْأَرْجِمَا قَصْعًا قَارَءًا مَكَانَ الْخُوتِ قَالَ هَا هُنَا وَصِفْ لِي قَالَ قُلْتُ بَنَاتِي يَتِيمَسْنَ فَإِنَّا هُوَ بِالْخَضِرِ فَنَسَجِي فَوَافَا مُسْتَلْقًا عَلَى الْفَقَا أَوْ قَالَ عَلَى خَلَاوَةِ الْفَقَا قَالَ السَّكَامُ عَلَيْكُمْ فَكَشَفْنَا الثُّوبَ عَنْ وَجْهِهِ قَالَ وَعَلَيْكُمْ السَّكَامُ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ وَمَنْ مُوسَى قَالَ مُوسَى ابْنُ إِسْرَائِيلَ قَالَ نَجِيءُ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ لِيُعَلِّمَنِي بِمَا عَقَلْتُ رَحِمًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خَيْرًا شَيْءٌ أَمَرْتُ بِهِ أَنْ أَفْعَلَهُ إِذَا رَأَيْتَهُ لَمْ تَصْبِرْ قَالَ سَتَجِدُنِي إِذَا شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَغْصِي لَكَ أَمْرًا قَالَ فَإِنِ الْغَضِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ بِهِ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا رَكِبَا فِي السَّحَابِ خَرَقْنَاهَا فَانْصَحَى عَلَيْهِمَا قَالَ لَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخْرِقْنَاهَا لِنُفِرَ أَهْلُهَا لَقَدْ جِئْتُ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُؤْخِذْنِي مِنَ أَمْرِي غَسْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا لَبَّيَا عِلْمَانًا يُلَاقُونَ قَالَ فَاذْهَبَا إِلَى الْخَضِرِ مَا دَبَّى الرَّابِي فَفَعَلَهُ فَذَهَبَا عِندَهَا

لیے کہ کشتی والے ڈوب جاویں یہ تم نے بھاری کام کیا۔ حضرت خضر نے کہا میں نہیں کہتا تھا تم میرے ساتھ میرے نہ کر سکو گے۔ حضرت موسیٰ نے کہا بھول گیا تم سوا فقہہ کرو اور موت دشواری کرو مجھ پر۔ پھر دونوں چلے ایک جگہ پہنچ کھیل رہے تھے حضرت خضر نے بے سوچے اور بے کھنگے ایک بچے کے پاس جا کر اس کو قتل کیا۔ حضرت موسیٰ یہ دیکھ کر بہت گھبرائے اور فرمانے لگے تم نے ایک بے گناہ کا ناحق خون کیا یہ بہت برا کام کیا۔ رسول اللہ نے اس مقام پر فرمایا اللہ تعالیٰ رحم کرے موسیٰ پر اگر وہ جلدی نہ کرتے تو بہت عجیب باتیں دیکھتے لیکن ان کو حضرت خضر سے شرم آگئی اور انھوں نے کہا اب اگر میں کوئی بات تم سے پوچھوں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا بے شک تمہارا عذر واجب ہے اور جو موسیٰ صبر کرتے تو اور عجیب باتیں دیکھتے اور آپ جب کسی منکر کا ذکر کرتے تو یوں فرماتے اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو ہم اور ہمارے فلاں بھائی پر خیر پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک گاؤں میں پہنچے وہاں کے لوگ بڑے کھیل تھے۔ یہ دونوں سب بھلوں میں گھومے اور کہا ناگا کسی نے خیانت نہ کی پھر انکو وہاں ایک دیواری جو ٹوٹے کے قریب تھی حضرت خضر نے اس کو سیدھا کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا اگر تم چاہے تو اس کی مزدوری لیتے۔ خضر نے کہا ہاں اب ہدائی ہے مجھ میں اور تم میں اور حضرت موسیٰ کا کپڑا اکڑا اور کہا میں تم سے ان باتوں کا مجھد کہے دیتا ہوں جن پر تم صبر نہ کر سکتے لیکن کشتی تو وہ مسکنوں کی تھی جو سمندر میں مزدوری کرتے تھے اور ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو کشتیوں کو جبراً انکار دیتا تھا میں نے چاہا اس کشتی کو عیب وار کر دوں۔ جب پکار پکارنے والا آیا تو اس کو عیب وار دیکھ کر چھوڑ دیا وہ کشتی آگے بڑھ گئی اور کشتی والوں نے ایک گھڑی لگا کر اس کو درست کر لیا۔ اور چھو کر اکا کر چلیا گیا تھا اس کے مٹی باپ اس کو بہت چاہتے تھے اگر وہ بڑا ہو تا تو اپنے

موسى عَلَيْهِ السَّلَام ذُخْرَةً مُّكْرَةً فَإِنْ أَقْبَلَتْ نَفْسًا زَاكِيَةً بَعَّرَ نَفْسِي لَقَدْ جِئْتُ هُنَا لَكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ هَذَا الْمَكَانِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَيْنًا وَعَلَى مُوسَى قَوْلًا أَنَا عَجَلٌ لَرَأَى الْعَجَبَ وَلَكِنَّهُ أَخَذْتُهُ مِنْ صَاحِبِهِ ذِمَامَةً فَإِنْ إِنْ سَأَلْتَهُ عَنْ هَيْءِ بَعْدَهُمَا فَلَا تُصَاحِبْنِي لَقَدْ بَغَلْتُ مِنْ لَدُنِّي عِزًّا وَكَلَّ صَبْرٌ لَرَأَى الْعَجَبَ فَإِنْ وَكَانَ إِذَا ذُكِرَ أَخَذَهُ مِنَ الْأَنْبَاءِ بَدَأَ بِنَفْسِهِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَيْنًا وَعَلَى أَحَبِّي كَذَا رَحِمَهُ اللَّهُ عَيْنًا فَاطْلُقَا حَتَّى إِذَا أَنَا أَهْلُ قَرْيَةٍ بَيْنَنَا قَطَاةٌ فِي الْمَخَالِبِ فَاسْتَطَعْنَا أَهْلُهَا قَالُوا أَنْ يَهْبَلُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَ فَأَقَامَهُ فَإِنْ قَوْلُ جِئْتُ لَأَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِ بُعْدًا فَإِنْ هَذَا هَرَقٌ بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَأَخَذَ بِقَبْضِهِ فَإِنْ سَأَلْتَهُ بِقَابِلٍ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا أَنَا السَّيِّئَةُ فَكَانَتْ بِنِسَائِكَيْنِ يَهْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ إِلَى آخِرِ اللَّيْلِ فَإِذَا جَاءَ الْبُحْرِي يَسْتَحْرِهَا وَجَعَلَهَا مُشْرِقَةً فَتَجَلَّوْهَا فَاسْتَحْوَاهَا بِخَشْيَةٍ وَأَنَا الْغَلَمُ فَطَلَعَ يَوْمٌ طَلَعَ كَثِيرٌ وَكَانَ ثَبْوَةً لَقَدْ عَظُمَ عَلَيْهِ قَوْلُ أَنَا أَذْرَأُ لِرَفْعَتِهِمَا طَلِقْنَا وَكُفِّرَا فَأَرَدْنَا أَنْ يَبْدُلَهُمَا رَبُّهُمَا حَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً وَالْقُرْبَ رَحِمًا وَأَنَا الْجِدَارُ فَكَانَ بِلَدُنَيْنِ يَبْسُتَنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ نَحْنُ إِلَى آخِرِ اللَّيْلِ.

دنیا کی دولت لے کر چاہے اللہ تعالیٰ کے پاس رہنا اختیار کرے۔ پھر اس نے اللہ تعالیٰ کے پاس رہنا اختیار کیا۔ یہ سن کر ابو بکر صدیق روئے (سمجھ گئے کہ آپ کی وفات قریب ہے) اور روئے پھر کہا امارے باپ دادا ہماری مائیں آپ پر سے قربان ہوں۔ پھر معلوم ہوا کہ اس بندے سے مراد خود رسول اللہؐ تھے اور ابو بکرؓ سب سے زیادہ علم رکھتے تھے۔ اور رسول اللہؐ نے فرمایا سب لوگوں سے زیادہ مجھ پر ابو بکرؓ کا احسان ہے، مال کا بھی اور صحبت کا اور جو میں کسی کو ظلیل بنانا (سوا خدا کے) تو ابو بکرؓ کو ظلیل بنانا اب غلت تو نہیں ہے لیکن اسلام کی اخوت (برادری) ہے، مسجد میں کسی کی کھڑکی نہ رہے (سب بندہ کر دی جائیں) پر ابو بکرؓ کے کھڑکی کھڑکی قائم رکھو۔

۶۱۷۱- ترجمہ وحی جو گزر رہا

۶۱۷۲- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو اپنا جانی دوست بنانا (سوا خدا کے) تو ابو بکر صدیقؓ کو بنانا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے صحابی ہیں اور تمہارے صاحب کو اللہ نے ظلیل بنایا ہے۔

۶۱۷۳- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میں کسی کو اپنی امت میں سے اپنا جانی دوست بنانا تو ابو بکرؓ کو بنانا۔

۶۱۷۴- ترجمہ وحی جو گزر رہا

خَيْرُهُ اللَّهُ تَعَالَى أَن يُؤْتِيَهُ زُهْرَةَ الدُّنْيَا وَتَبْنَ مَا جَنَّدَهُ فَأَعْتَصَرَ مَا جَنَّدَهُ فَجَنَّى أَبُو بَكْرٍ وَتَجَنَّى فَذَلِكَ فَذَلِكَ بَابُهَا وَلَهُمَا قَالِ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُشْتَرِكُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَغْلَبًا بِهِ وَذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِمَنْ النَّاسِ عَلَيَّ فِي مَالِهِ وَصَحْبِهِ أَبُو بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّجِدًا خَلِيلًا لَأَتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنْ أَمُوءَةُ الْإِسْلَامِ لَا تُكْفَى فِي التَّشْبِيعِ خُوءَةٌ إِلَّا خُوءَةٌ أَبِي بَكْرٍ.

۶۱۷۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَوْمًا بِمَنْزِلِ حَدِيثِ مَالِكٍ.

۶۱۷۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قُحَيْظٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((لَوْ كُنْتُ مُتَّجِدًا خَلِيلًا لَأَتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنَّهُ أُمِّيٌّ وَمَصَاحِبِي وَقَدْ اتَّخَذَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَصَاحِبَكُمْ خَلِيلًا)).

۶۱۷۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَوْمًا بِمَنْزِلِ حَدِيثِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ ((لَوْ كُنْتُ مُتَّجِدًا خَلِيلًا لَأَتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا)).

۶۱۷۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ كُنْتُ مُتَّجِدًا خَلِيلًا لَأَتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا)).

جو میں ہے کہ جب حبیب اللہ ہوں تو اختلاف کیا ہے کہ محبت کا مرجہ زیادہ ہے یا غلت کا، بعضوں نے کہا دونوں ایک ہیں اور بعضوں نے کہا حبیب کا ترجہ زیادہ ہے کہ یہ مفت، ہمارے پیغمبر کی ہے اور بعضوں نے کہا غلت کا ترجہ زیادہ ہے اور آپ کی غلت بھی اس حدیث سے ثابت ہے۔

۶۱۷۵- ترجمہ وہی جو گزرا اس میں یہ ہے کہ تمہارے صاحب اللہ کے علیل ہیں۔

۶۱۷۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْمُنْذِرِ عَنْ أَبِي الْأَخْوَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَيْسٍ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَوْ كُنْتُ مُتَّعِدًا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ عَيْلًا لَأَتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي لُحَاظَةَ عَيْلًا وَلَكِنْ صَاحِبَكُمْ عَيْلٌ اللَّهُ)).

۶۱۷۶- محمد بن اسماعیل بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگھر وہ میں کسی کی دوستی نہیں رکھتا (یعنی وہ دوستی جس میں اور کا ذلیل نہ رہے) اور جو میں اسکی دوستی کسی سے کرنے والا ہوتا تو ابو بکر سے کرتا اور تمہارے صاحب اللہ کے دوست ہیں (صاحب سے مراد حضرت نے اپنے جہنم رکھا۔

۶۱۷۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلَا إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ عَيْلٍ مِنْ عَيْلِهِ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّعِدًا عَيْلًا لَأَتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ عَيْلًا إِنْ صَاحِبَكُمْ عَيْلٌ اللَّهُ)).

۶۱۷۷- محمد بن عاصم سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ان کو ذات السلاسل کے لشکر کے ساتھ بھیجا (ذات السلاسل قرآنی شام میں ایک پانی کا نام ہے وہاں کی لڑائی جمادی الاخری ۸ھ میں ہوئی کہ وہ آئے آپ کے پاس انہوں نے کہا یا رسول اللہ! اب لوگوں میں آپ کو کس سے زیادہ محبت ہے؟ آپ نے فرمایا عائشہ صدیقہ سے۔ انہوں نے کہا مردوں میں کس سے زیادہ محبت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ان کے باپ سے۔ انہوں نے کہا بھران کے بعد کس سے؟ آپ نے فرمایا عمرؓ سے یہاں تک کہ آپ نے کسی آدمیوں کا ذکر کیا۔

۶۱۷۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَالِدٍ عَنْ أَبِي غَسَّانٍ الْأَنْصَرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ قُعَابٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَلَى خَيْضِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَأَتَتْهُ فَقُلْتُ أَيُّ أَهْلِ بَيْتٍ أَحَبُّ إِلَيْنَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِمَّنِ الرَّحَالِ قَالَ أَبُوهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَقَدْ رَخَّاهُ.

۶۱۷۸- ابن ابی ملیک سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا ہے پوچھا گیا کہ اگر رسول اللہ ﷺ غلیظ کرتے تو کس کو کرتے؟ (اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے کسی کی خلافت پر نص نہیں کیا بلکہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت صحابہ کے اجماع سے ہوئی اور شیعہ جو دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی خلافت پر آپ نے نص کیا تھا باطل اور سب اصل ہے اور خود

۶۱۷۸- عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَعْلِفًا لَوْ اسْتَعْلَفَهُ قُلْتُ أَبُو بَكْرٍ قَبِيلَ لَهَا ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ قُلْتُ عُمَرُ ثُمَّ قِيلَ لَهَا مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قُلْتُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْوَلَدِ ثُمَّ أَنْتِ إِلَى هَذَا.

(۶۱۷۷) ۱۰ نووی نے کہا اس حدیث سے ابو بکر اور عمر اور عائشہ کی بی نظیریت ظاہر ہو رہی ہے کہ وہ بکرمتر سے افضل ہیں۔

حضرت علیؓ نے ان کی تکذیب کی۔ نوویؒ انہوں نے کہا ابو بکرؓ کو کرتے۔ پھر پوچھا گیا ان کے بعد کس کو کرتے؟ انہوں نے کہا عمرؓ کو۔ پھر پوچھا گیا ان کے بعد کس کو کرتے؟ انہوں نے کہا ابو عبیدہ بن الجراحؓ کو۔ پھر خاموش ہو رہیں۔

۶۱۷۹- جنیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھا آپؐ نے فرمایا پھر آتا۔ وہ بولی یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں (یعنی آپ کی وفات ہو جاوے)۔ آپ نے فرمایا اگر تو مجھے نہ پاسے تو ابو بکرؓ کے پاس آتا۔

۶۱۸۰- ترجمہ وحی جو لوہے پر مکرر

۶۱۷۹- عَنْ جَنِيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَأُتِيَنَّكَ إِن جِئْتُ فَقَدْ أَجِدُكَ فَإِن لَّمْ أَجِدْهَا تَعْنِي فَمَوْتٌ قَالَ ((فَإِن لَّمْ تَجِدِيْنِي فَلْيُتِي أَبَا بَكْرٍ)).

۶۱۸۰- عَنْ جَنِيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا بِأَنْ تَرْجِعَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ.

۶۱۸۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرْحَبِهِ ((ادْعِي لِي أَبَا بَكْرٍ أَلَاكَ وَأَخْلِكَ حَتَّى أَتَحَبَّ بِكَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَمُوتَ فَمَنْ يَقُولُ قَابِلًا أَنَا أَوَّلِي وَيَأْتِي اللَّهُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ)).

۶۱۸۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَسْبَحَ بِكُمْ الْيَوْمَ صَابِئًا)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ ((فَمَنْ يَبِغْ بِكُمْ الْيَوْمَ خَائِرًا)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ ((فَمَنْ أَلْفَعَمَ بِكُمْ الْيَوْمَ بَسِيجًا)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ ((عَاذَ بِكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا أَجْمَعُونَ فِي امْرِئٍ إِلَّا دَعَلَ الْجَنَّةَ)).

۶۱۸۱- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیماری میں فرمایا تو اپنے باپ ابو بکرؓ کو اور اپنے بھائی کو تاکہ میں ایک کتاب لکھ دوں میں ڈرا تاہوں کوئی آرزو کرنے والا آرزو نہ کرے (خلافت کی) اور کوئی کہنے والا یہ نہ کہے کہ میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ انکار کرتا ہے اور مسلمان بھی انکار کرتے ہیں سوا ابو بکرؓ کے اور کسی کی خلافت سے۔

۶۱۸۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج کے دن تم میں سے کون روزہ دار ہے؟ ابو بکرؓ نے کہا میں۔ پھر آپؐ نے فرمایا آج کے دن تم میں سے کون جتناڑے کے ساتھ گیا؟ ابو بکرؓ نے کہا میں۔ آپؐ نے فرمایا آج کے دن تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ ابو بکرؓ نے کہا میں نے۔ آپؐ نے فرمایا آج کے دن تم میں سے کس نے بیماری پرش کی یعنی عیادت کی؟ ابو بکرؓ نے کہا میں نے۔ آپؐ نے فرمایا جن میں یہ سب باتیں جمع ہوں وہ جنت میں جاوے گا۔

۶۱۸۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص ایک تل ہانکد ہاتھ اس پر جو لادے ہوئے۔ تل نے اس کی طرف دیکھا اور کہنے لگا میں اس لیے نہیں پیدا ہوا میں تو کھیت کے واسطے پیدا ہوا ہوں۔ لوگوں نے کہا سبحان اللہ تعجب سے ذکر کر تل بات کرتا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا میں تو اس بات کو چاہتا ہوں اور ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی چاہتے ہیں۔ ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ نے فرمایا ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا اسے میں ایک بھیڑیا کا اور ایک بکری لے گیا۔ چرواہے نے چوپھا کیا اور بکری کو اس سے چیرا لیا۔ بھیڑیے نے اس کی طرف دیکھا اور کہا اس دن کون بکری کو چپوئے گا جس دن بوا میرے کوئی چرواہا ہوگا (وہ قیامت کا دن ہے یا عید کا دن جس دن جاہلیت والے کھیل کود میں مصروف رہے اور بھیڑیے بکریاں لے جائے یا قیامت کے قریب آفت اور فتنہ کے دن جب لوگ مصیبت کے بارے اپنے مال کی فکر سے غافل ہو جائیں گے)۔ سبحان اللہ رسول اللہ نے فرمایا میں تو اس کو چاہتا ہوں اور ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی چاہتے ہیں۔ (دوسری روایت میں ہے کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ وہاں موجود نہ تھے۔ اس حدیث سے ان کی بڑی فضیلت نکلی کہ آپ کو ان پر ایسا مجرورہ تھا کہ جو بات آپ مانتے ہیں وہ بھی ضرور مانیں گے۔

۶۱۸۳- ترجمہ وہی جو گزر اس میں تل کا ذکر نہیں ہے۔

۶۱۸۵- ترجمہ وہی جو لوہے گزرا

۶۱۸۶- ترجمہ وہی جو لوہے گزرا

۶۱۸۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَتِمُّنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقْرَةً لَهُ قَدْ خَمَلٌ عَلَيْهَا الْفَقْتُ إِلَيْهِ الْبَقْرَةُ فَهَذَتْ إِيَّاهُ لَمْ أَحْلُقْ لِهَذَا وَلَكِنِّي إِنَّمَا خِلَقْتُ لِلْخُرُوفِ)) فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ نَمَسْنَا وَغَرَمْنَا أَنْفَرَةً تَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَإِنِّي أَوْمِنُ بِهِ وَأَنَا بَنُحْرُ وَغَمْرُ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَتِمُّنَا رَاحٍ فِي عُنُقِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذَّلْبُ فَأَحْذَرُ مِنْهَا شَذَا فَطَلَبْنَا الرَّاغِبِي حَتَّى اسْتَفْلَحْنَا مِنْهُ فَالْقَلْبُ إِلَيْهِ الذَّلْبُ فَقَالَ لَهُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاحٍ غَيْرِي)) فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَإِنِّي أَوْمِنُ بِذَلِكَ أَنَا وَأَنَا بَنُحْرُ وَغَمْرُ))

۶۱۸۴- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قِصَّةُ الشَّاةِ وَالذَّلْبِ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْبَقْرَةِ.

۶۱۸۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمَنْثَرِ حَدِيثِ ثُوَيْسٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَفِي حَدِيثِهِمَا وَكَرُ الْبَقْرَةِ وَالشَّاةِ مَثَا وَقَالَ فِي حَدِيثِهِمَا ((فَإِنِّي أَوْمِنُ بِهِ أَنَا وَأَنَا بَنُحْرُ وَغَمْرُ وَمَا لِمَا نَمُ)).

۶۱۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ مَنْ فَضَّلَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب: حضرت عمر کی بزرگی کا بیان

٩١٨٧- عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
يَقُولُ وَضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى سِرْبِهِ
فَكَفَّهَ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيَتَّبِعُونَ وَيَسْأَلُونَ عَلَيْهِ قَبْلَ
أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا بِيَهُمْ قَالَ فَلَمْ يُرْفَعْ إِلَّا بِرَحْلِ قَدْ
أُخِذَ بِمُخْبِئِي مِنْ رِزَالِي فَانْقَلَبْتُ إِلَيْهِ فَإِنَّا هُوَ
عَلَيَّ فَنَزَحَهُ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ مَا مَلَقْتُ أَحَدًا
أَحَبَّ إِلَيَّ إِلَّا أَلْقَى اللَّهُ بِمِثْلِ عَمَلِهِ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ
لَهُ إِنْ كُنْتَ تَأْكُلُ أَلَا يَحْتَلِكُ اللَّهُ مَعَ
سَائِرِكَ وَذَلِكَ أَنِّي كُنْتُ أَكْثَرَ أَسْمَعَ رَسُولَ
لِللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ « جَنَّتْ آتَا
وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَذَعَلَتْ آتَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ
وَنُحِرَتْ آتَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ » فَإِنْ كُنْتُ
تَأْكُلُو أَلَا يَحْتَلِكُ اللَّهُ مَعَهُ.

۶۸۷- ابن عباسؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے (جب انقل کیا) اور چابوت میں رکھے گئے تو لوگ ان کے گرد ہو گئے دعا کرتے تھے اور تعریف کرتے تھے اور نماز پڑھتے تھے ان پر جنازہ کے اٹھائے جانے سے پہلے۔ میں بھی ان لوگوں میں تھا میں نہیں ڈرا مگر ایک شخص سے جس نے میرا موٹا حاتم میرے پیچھے سے میں نے دیکھا تو وہ حضرت علیؓ تھے۔ انہوں نے کہا رحم کرے اللہ تعالیٰ حضرت عمرؓ پر بھرا کیا (ان کی طرف خطاب کر کے) اے عمرؓ تم نے کوئی شخص ایسا نہ چھوڑا جس کے اعمال ایسے ہوں کہ وہ اپنے اعمال پر مجھے اللہ سے ملنا پسند ہو تم سے زیادہ قسم اللہ کی میں سمجھتا تھا کہ اللہ تم کو تمہارے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کرے گا (یعنی رسول اللہؐ اور ابو بکر صدیقؓ کے) اور اس کی وجہ یہ تھی کہ میں اکثر نماز کا قضا رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے میں آیا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ آئے اور میں اندر گیا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ نے اور میں نکلا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ نکلے۔ اس لیے مجھے امید تھی کہ اللہ تعالیٰ تم کو ان دونوں کے ساتھ کرے گا۔

٦١٨٨- عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

۶۱۸۸- ترجمہ ونکی جواویر گزری

٦١٨٩- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

-4148

۶۱۸۹- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت سے رسول اللہ

(۶۱۸ع) چنانکہ رسول اللہ پر کام میں نادر ہر بات میں اللہ کے نادر و مژ کو ساتھ رکھتے تو آخرت میں بھی اللہ نے ان کا ساتھ قائم کیا اور تین صاحب ایک ہی جگہ دفن ہوئے۔

اس حدیث سے حضرت علیؑ کی محبت حضرت عمرؓ سے علیؑ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت علیؑ حضرت عمرؓ کی خود آرزو کرتے تھے۔ اب ان سب ایمانوں کا نام جو حوالہ حضرت علیؑ اور حضرت عمرؓ میں خلاف بیان کرتے ہیں۔ تمام سیر اور تواریخ اور تصانیف سے ثابت ہے کہ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ نے کبھی کوئی جھگڑا نہیں ہوا بلکہ حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں تمام مواصلات رسول اللہ کے حضرت علیؑ اور حضرت عباس کے سپرد کر دیئے اور ہر ایک کام اور طورے میں حضرت عمرؓ حضرت علیؑ کو شریک رکھتے تھے اور بہت سے مسائل میں حضرت علیؓ سے مشاوریہ لیتے تھے یہاں تک کہ حضرت علیؓ نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح حضرت عمرؓ سے کر دیا اور ان کو کہ حضرت عمرؓ سے تھے۔

(۶۱۸) ☆ دین اور کسے میں یہ مماثلت ہے کہ جیسے کہ تاجان کو بیچا جاتا ہے سر دلی گرمی سے بچاتا ہے ویسے دین روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہے اور کفر اور کناہ سے بچاتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت عمر کا دین نہایت کامل اور حد سے زیادہ تھا۔ (تفسیر القرآن)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس حالت میں میں سو رہا تھا میں نے لوگوں کو دیکھا سامنے لائے جاتے ہیں اور وہ کرتے پہنے ہوئے ہیں۔ بعضوں کے کرتے چھائی تک ہیں اور بعضوں کے اس کے نیچے پھر عڑ لگے تو وہ اتار بیٹھا کرتا پہنے ہوئے تھے جو زمین پر کھٹکتا تھا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کی تعبیر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے۔

۶۱۹۰- محمد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں سو رہا تھا سوئے میں ایک پیالہ میرے سامنے لایا گیا جس میں روده قند میں نے اس میں سے پیا یہاں تک کہ جاذبی اور سیرابی میرے ناشوں سے نکلے گی پھر جو پیالہ میں نے عربین اخطاب کو دے دید لوگوں نے عرض کیا اس کی تعبیر کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا اس کی تعبیر علم ہے۔

۶۱۹۱- ترجمہ وہی جو اوپر گذر۔
۶۱۹۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس حالت میں میں سو رہا تھا میں نے اپنے تئیں دیکھا ایک کنویں پر کہ اس پر ڈول چڑا ہے سو میں نے اس ڈول سے پانی کھینچا جتنا خدا نے چاہا پھر اس کو ابو قحافہ کے بیٹے یعنی صدیق اکبر نے لیا۔ اور ایک پادو ڈول لگا لے ان کے کھینچنے میں تاوانی تھی خدا ان کو بخشے

عَنْهُ يَقُولُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَبْنِي أَمَّا نَابِمْ وَأَبْنَى النَّاسِ يَغْرَضُونَ وَعَلَيْهِمْ قُصَصٌ مِنْهَا مَا يَتَلَعُ النَّاسُ وَمِنْهَا مَا يَتَلَعُ ذُو ذَلِكَ وَمَنْ عَمَرَ بْنِ الْعَطَابِ وَعَلَيْهِ قُصَصٌ يَخْرُؤُ)) قَالُوا مَلَا أُولَئِكَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((الْعِلْمُ)).

۶۱۹۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَبْنِي أَمَّا نَابِمْ وَأَبْنَى النَّاسِ يَغْرَضُونَ وَأَبْنَى قَدْ خَا أَجِبَتْ بِهِ لِيهِ لَيْتَ قَضَرْتُمْ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرَّيْءَ يَخْرِي فِي أَفْقَادِي ثُمَّ أَغْطَيْتُ فَطَلَبِي عَمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ)) قَالُوا مَلَا أُولَئِكَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((الْعِلْمُ)).

۶۱۹۱- عَنْ صَالِحِ بْنِ شَاوٍ يُونُسَ نَحْوَهُ خَدِيجٍ.
۶۱۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((يَبْنِي أَمَّا نَابِمْ وَأَبْنَى عَلَى قَلْبِهِ عَلَيْهَا دَلُّو قَضَرْتُمْ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَخَرَجَ بِهَا ذَلُوتًا أَوْ ذَلُوتَيْنِ وَلَقِيَ نَزْعُهُ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ

(۶۱۹۰) ☆ اس حدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہے کہ جو کوئی روده چٹا خواب میں دیکھے اس کو علم نصیب ہو گا اس واسطے کہ علم سبب ہے رواج کی زد کی کاچھے روده سبب ہے بدن کی زد کی کاچھو صاف حالت غلوت میں اس حدیث سے نہایت عمدہ فضیلت حضرت عمر فاروق کی ذات ہوئی کہ وہ علم نبوت کے روادار تھے اسی سبب سے ان کو خلافت اور ملک دہلی میں وہ لیاقت تھی جو اور ان کو نہ تھی اور ان کی کارروائی اور تدبیر سیاست رسول اللہ کی تدبیر اور سیاست کا نمونہ تھی انہی کی خلافت میں اسلام پھیلا اور مسلمانوں کو عزت اور عظمت اور حکومت اور شوکت حاصل ہوئی چار ہزار بڑے بڑے شہر فتح اور چار ہزار مسجدیں بنائی گئیں ان کا احسان قیامت تک ہر مسلمان کی گردن پر ہے اور جو مسلمان حق شناس ہے وہ قیامت تک ان کا شکر گزار ہے راضی ہو گا ان سے۔

(۶۱۹۲) ☆ علامہ نے کہا اس خواب میں فضیلت ہے حضرت ابو بکر اور عمر کی خلافت کی اور ان کے حسن ہجرت کی اور یہ سب رسول اللہ کی برکت تھی اور آپ کی محبت کا اثر تھا پہلے آپ نے دین کو قائم کیا اور پھر دنیا اور لوگ جن کو درج حق اس میں آنے لگے پھر آپ کی وفات ہوئی اور ابو بکر صدیق علیہ السلام نے انھوں نے دو سال تک خلافت کی اور یہی عرصہ ہے ایک پادو ڈول سے اور یہ دلی کا شب ہے اور کجی و ڈول ہے

بھر وہ ڈول مل (یعنی بڑا ڈول ہو گیا اور اس کو عمر بن الخطابؓ نے لیا تو میں نے لوگوں میں ایسا سردار شدہ زور (نہیں دیکھا جو عمرؓ کی طرح پانی کھینچتا ہو۔ انہوں نے اس کثرت سے پانی نکالا کہ لوگ اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے آرام کی جگہ لے گئے۔

۶۱۹۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۹۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۹۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے سوئے میں دیکھا میں اپنے حوض میں پانی کھینچ رہا ہوں اور لوگوں کو پکارا ہوں پھر ابو بکرؓ میرے پاس آئے انہوں نے ڈول میرے ہاتھ سے لے لیا مجھے آرام دینے کو اور وہ ڈول نکالے تا توانی کے ساتھ اللہ ان کو بخشے پھر خطاب کے بیٹے آئے انہوں نے ڈول ابو بکرؓ کے ہاتھ سے لے لیا تو میں نے ایسا زبردست کھینچا کہ کئی انہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگ (سیراب ہو کر) چلے گئے اور حوض بھر پور ہو کر بہنے لگا۔

۶۱۹۶- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا میں ایک کنویں پر صبح کے وقت پانی کھینچ رہا ہوں اسے میں ابو بکرؓ آئے اور ایک یا دو ڈول نکالے وہ بھی تا توانی کے ساتھ اور اللہ ان کو بخشے پھر عمرؓ آئے اور پانی کھینچنا شروع کیا وہ ڈول بڑھ کر چرس ہو گیا تو میں نے ایسا زبردست کام کرنے والا نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے اور اپنے

ضعفًا ثُمَّ اسْتَخَالَتْ عَرَّتَا فَلَاخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَقْرَبًا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى حَزَبَ النَّاسُ بِغَضَبٍ))

۶۱۹۳- عَنْ صَالِحِ بْنِ شَاهِدٍ يُوسُفَ نَحْوَ حَدِيثِهِ.

۶۱۹۴- عَنْ صَالِحِ قَالَ قَالَ الْكَعْبُجُ وَغَيْرُهُ إِنَّ أَبَا مُرَيْزَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((وَأَنْتُمْ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ يَنْزِعُ)) بِنَحْوِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ.

۶۱۹۵- عَنْ أَبِي مُرَيْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يَبْنِي أَنَا نَابِئُكُمْ أَرَيْتَ ابْنِي الْبُرْعَ عَلَى حَوْضِي اسْتَقْبَى النَّاسُ فَجَاءَنِي أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ الذَّلْوُ مِنْ يَدِي بِيْزْرٍ وَخَبِي فَتَزَعُ ذَلْوَتَيْنِ وَهِيَ نَزْعِيهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ فَمَجَأَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَأَخَذَ مِنْهُ فَلَمْ أَرَ نَزْعَ رَجُلٍ قَطُّ أَلْفَوْى مِنْهُ حَتَّى قَوْلَى النَّاسِ وَالْحَوْضُ مَلَأَنَ يَنْفَجِرُ)).

۶۱۹۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَرَيْتَ كَلَانِي أَلَزَعُ بِذَلْوٍ بَكْرَةٍ عَلَى قَلْبِ لَيْسَ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَتَزَعُ ذَلْوَتَا أَوْ ذَلْوَتَيْنِ فَتَزَعُ نَزْعًا ضَعِيفًا وَاللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ جَاءَ عَمْرُو بْنُ قُحَافَةَ فَاسْتَقْبَى فَاسْتَخَالَتْ عَرَّتَا فَلَمْ أَرَ عَقْرَبًا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعِي فَرُبَّمَا حَتَّى

نہیں جیسے دوسری روایت میں ہے ان کی خلافت میں سرحدارے گئے اور ان کی جگہ کی اور اسلام پھیلا پھر حضرت عمرؓ غلیظ ہوئے اور اسلام خوب پھیلا۔ اور یہ جو فرمایا کہ ابو بکرؓ کے کھینچنے میں تا توانی تھی اس سے ان کی قدر گھٹانا قصود نہیں ہے نہ حضرت عمرؓ کا وجہ اس سے بڑھانا بلکہ فرض بیان ہے نہ کہ خلافت کا اور نہ خلافت کا اور نہ زیادہ ہے حضرت عمرؓ میں اس حدیث میں یہ بھی دلیل ہے کہ ابو بکرؓ آپؐ کے نائب ہوں گے اور ان کے بعد عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (تقری خلاصہ)

زَوِي النَّاسُ وَحُثُوا الْفُطُنَ)) اور ان کو پانی پا کر آرام کی جگہ میں بٹھایا۔

۶۱۹۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي لَبِي نَحْرٍ وَغَمَزَ فِي

الْخَطَابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِحُجْرٍ خَلِيٍّ لَهُمْ.

۶۱۹۸- عَنْ حَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ

((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَوَافَيْتُ فِيهَا دَارًا أَوْ قَصْرًا فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَزِدْتَ أَنْ أَدْخَلَ فَذَكَرْتَ غَيْرَكَ)) فَكَبَى عُمَرُ وَقَالَ أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ لَوْ عَلَيْنَا نَحَارُ.

۶۱۹۹- عَنْ حَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْتِ خَدِيجَةَ ابْنِ نَعْمَانَ وَزَمْعَةَ.

۶۲۰۰- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((بَيْنَا أَلَا نَأْتِمُ إِذْ دَأْبَتْنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَوَضَّأَتْ إِلَى جَانِبِي قَصْرًا فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتَ غَيْرَ عُمَرَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا))

قَالَ أَبُو مُرَّةَ فَكَبَى عُمَرُ وَنَحْنُ حَنِيئًا فِي ذَلِكَ فَمَحْتَسِبٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ يَا أَبَتِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْنَيْكَ أَخَارُ.

۶۲۰۱- عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهِمَا الْإِسْنَادُ وَبِطَلَّة.

۶۱۹۸- جاڑے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جنت

میں گیا اور وہاں ایک گھریا محل دیکھا میں نے پوچھا یہ کس کا ہے؟ لوگوں نے کہا عمر بن خطابؓ میں نے اندر جانا پھر پھر تہماری غیرت کا مجھے خیال آیا یہ سن کر حضرت عمرؓ نے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کے جانے سے میں غیرت کرتا۔

۶۱۹۹- ترجمہ وحی جو اوپر گزر

۶۲۰۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں سورہا تھا میں نے اپنے تئیں جنت میں دیکھا وہاں ایک عورت وضو کر رہی تھی ایک محل کے کونے میں۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ لوگ بولے عمر بن الخطابؓ کا۔ یہ سن کر مجھے عمر کی غیرت کا خیال آیا اور میں پیٹے سوڑ کر پھرا۔ ابو ہریرہؓ نے کہا عمر نے جب یہ سنا تو روئے اور ہم سب مجلس میں تھے رسول اللہؐ کے ساتھ پھر حضرت عمرؓ نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ ﷺ اکیسا میں آپ پر غیرت کروں گا۔

۶۲۰۱- ترجمہ وحی جو اوپر گزر

(۶۱۹۸) ☆ آپ کا گھر بار ہے اور میں خود آپ کا ہوں اور بچت بھی آپ ہی کا ٹھکانا ہے۔ اس حدیث سے حضرت عمرؓ کی فضیلت کا ہر ہے اور ان کا جنتی ہونا یقینی ہے۔

۱۔ اس سے مراد آپ کی شہرہ و ریاضت کا ہے۔

۶۲۰۲- سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اور آپ کے پاس اس وقت قریش کی عورتیں بیٹھی تھیں آپ سے باتیں کر رہی تھیں اور بہت بکواس کر رہی تھیں ان کی آوازیں بلند تھیں جب حضرت عمر نے آواز دی تو انہ کر دوڑیں پھینے کے لیے رسول اللہ نے حضرت عمر کو اجازت دی اور آپ بس رہے تھے حضرت عمر نے کہا اللہ آپ کو بہتا ہوا رکھے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا مجھے تعجب ہوا ان عورتوں سے جو میرے پاس بیٹھی تھیں تنہا ہی آواز دیتے ہی پردے میں بھاگیں حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ سے ان کو زیادہ ڈرنا تھا پھر ان عورتوں سے کہا اپنی جان کی دشمنو تم مجھ سے ڈرتی ہو اور اللہ کے رسول سے نہیں ڈرتیں انھوں نے کہا ہاں تم سخت ہو اور فصیلے ہو یہ نسبت رسول اللہ کے رسول اللہ نے فرمایا جس اس کی جس کے بعد میں میری جان ہے شیطان جب تم کو ملتا ہے کسی راہ میں چلا ہو تو اس راہ کو جس میں تم چلتے ہو چھوڑ کر دوسری راہ میں جاتا ہے۔

۶۲۰۳- ترجمہ دی جولوہ پر گزول

۶۲۰۴- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے اگلی امتوں میں ایسے لوگ ہو ا کرتے تھے (جن کی راستے ٹھیک ہوتی گمان سمجھ جاتا یا فرشتے ان کو الہام کرتے) میری امت میں اگر ایسا کوئی ہو تو وہ عمر

۶۲۰۲- عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَنْهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُ بِنَاءَ مِنْ فُرُشِهِ يَتَكَلَّمْنَ وَيَسْتَكْفِرْنَ عَلَيْهِ أَصَوَاتُهُنَّ فَلَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ قُمْنَ يَتَبَوَّأْنَ الْحِجَابَ فَلَا يَدْنِي لَهُ رَهْطُونَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَخَلَّكُ فَقَالَ عَنْهُ أَسْخَلَكَ اللَّهُ يَسْلُكُ نَا رَهْطُونَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((عِشْتُ مِنْ هَذِهِ اللَّيَالِي مَكُنْ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْتُ صَوْتَكِ الْبَنَاتِ الْحِجَابَ)) قَالَ عَنْهُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ بَيَّتَ ثُمَّ قَالَ عَنْهُ أَيْ عَدُوَاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَنْتِهِنَّ وَكَأَنَّ رَهْطَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ الْغُلَطُ وَالْغُلَطُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَيْتَكُمْ شَهْمَانُ فَطُ سَالِكَا فَحَا يَا سَلَكُ فَحَا عَنْهُ فَخَلَتْ.

۶۲۰۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَدَّثَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَدْتُ بِنَاءَ قَدْ رَفَعْنَ أَصَوَاتَهُنَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ الْبَنَاتِ الْحِجَابَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ.

۶۲۰۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ ((يَقُولُ قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي اللَّائِمِ فَلِكُمْ مَعْدُونُونَ فَإِنْ يَكُنْ فِي أُنْثَى مِنْهُمْ أَحَدٌ فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ)) قَالَ

(۷۰۴) کیونکہ شیطان حضرت عمر سے بہت کراہتا تھا اس حدیث پر بعض نے تو قول نے اعتراض کیا ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ شیطان یہ نسبت رسول اللہ کے حضرت عمر سے زیادہ دے ان کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں یہ کہاں ہے کہ شیطان مجھ سے کہتا رہا ہے اور جو ایسا بھی ہو تو کیا راستہ ہے کہ قول سے بھٹا کر راستے میں پادشاہ سے اتنا نہیں ڈرتے اس سے کہ قول کی غیبت پادشاہ پر نہیں؟ حق۔

ابن الخطاب ہوں گے۔

۶۲۰۵- ترجمہ وہی جو روپر گزر رہا

۶۲۰۶- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے کہا میں اپنے رب کے موافق ہوا تین باتوں میں ایک مقام ابراہیم میں نماز پڑھنے میں (جب میں نے راستے دی کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ اس کو مصلیٰ بنائیے وہاں قرآن میں ازلو التحلو من مقام ابراہیم مصلیٰ) دوسرے عورتوں کے پردے میں تیسرے بدر کے قیدیوں میں۔

۶۲۰۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب عبد اللہ بن ابی بنی سلول نے وقت پائی (جو بڑا منافق تھا) تو اس کا بیٹا عبد اللہ بن عبد اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ آپ اپنا کدو میرے باپ کے کھن کے لیے دیجئے آپ نے دس دیا پھر اس نے کہا آپ اس پر نماز پڑھا دیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اس پر نماز پڑھنے کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ کا کپڑا اٹھا اور فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس پر نماز پڑھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع کیا اس پر نماز پڑھتے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اختیار دیا تو فرمایا تو ان کے لیے دعا کرے یا نہ کرے اگر سزا بد دعا کرے گا اللہ تعالیٰ ان کو نہیں بخشے گا تو میں سزا بد دعا کروں گا حضرت عمرؓ نے کہا وہ منافق تھا آخر آپ نے اس پر نماز پڑھی جب یہ آیت اتاری مت نماز پڑھ کسی منافق پر جو مر جاوے اور مت کھڑا ہو اس کی قبر پر (تو حضرت عمرؓ کے راستے اللہ تعالیٰ نے پسند کی)۔

۶۲۰۸- ترجمہ وہی جو روپر گزر رہا

ابن زبیر تفسیر مفسرین۔

۶۲۰۵- عَنْ سَعْدِ بْنِ ابِرَاهِيمَ يَهْدَا فِيمَا يَنْتَابُ وَيَنْتَابُ

۶۲۰۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَاقْتُلْتُ رَجُلًا فِي ثَلَاثِينَ مَقَامٍ ابِرَاهِيمَ وَفِي الْجَنَّةِ وَفِي أَسَارَى بَدْرٍ.

۶۲۰۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا تَوَقَّعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَنِي سُلُولٍ حَتَّى أَهْلَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَجُلًا فِي ثَلَاثِينَ مَقَامٍ ابِرَاهِيمَ وَفِي الْجَنَّةِ وَفِي أَسَارَى بَدْرٍ. فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْسِكْ عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللَّهُ أَنْ تَمْسِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «إِنَّمَا خَيْرِي اللَّهُ فَقَالَ» «اسْتَغْفِرُ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً وَسَأْلَيْتُ عَلَى سَبْعِينَ» قَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّزَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَتَأْتِي عَلَى أَخِيهِمْ مَاتَ أَبَا وَكَانَ نَفْسٌ عَلَى قَبْرِهِ.

۶۲۰۸- عَنْ سَعْدِ بْنِ ابِرَاهِيمَ يَهْدَا فِيمَا يَنْتَابُ وَيَنْتَابُ

مَعْنَى خَلِيقَتِهِ ابْنِ أَسْمَاءَ وَزَادَ قَالَ خَرَفَ الْمَلَأَ عَلَيْهِمْ.

بَابُ مَنْ فَضَّلَ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانٍ

باب: حضرت عثمان کی بزرگی کا بیان

٦٢٠٩- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَطَهِّجًا فِي بَيْتِي كَأَيْدِي عَنْ فَعْبَدِيهِ أَبُو سَالِفٍ فَأَمْسَكَهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَقْبَضَ لَهُ وَهُوَ عَلَى بَلْغَمٍ لِحَاظٍ فَخَذْتُ ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عُمَرَ فَأَقْبَضَ لَهُ وَهُوَ كَذَلِكَ فَخَذْتُ ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عُثْمَانَ فَخَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَوَّيْتُ بَيْنَهُ قَالَ مَحْمُودٌ وَلَا أَقُولُ ذَلِكَ فِي نَوْمٍ وَاجِدٍ فَخَذْتُ فَخَذْتُ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ عَائِشَةُ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَهْنُشْ لَهُ وَلَمْ يَلْبِثْهُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرَ فَلَمْ يَهْنُشْ لَهُ وَلَمْ يَلْبِثْهُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانَ فَخَلَسَتْ وَسَوَّيْتُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ ((لَا أُصْغِي مِنْ دُخْلٍ تَنْصَحِي بَيْنَهُ الْمَذَابِكَةَ)).

٦٢٠٩- ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں لیٹے ہوئے تھے رانیں پانڈ لیاں کھولے ہوئے اس میں ابو بکر نے اجازت مانگی آپ نے اجازت دی اسی حال میں ہاتھیں کرتے رہے پھر حضرت عمرؓ نے اجازت چاہی ان کو بھی اجازت دی اسی حال میں ہاتھیں کرتے رہے پھر حضرت عثمانؓ نے اجازت چاہی تو رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور کپڑے برابر کئے پھر وہ آئے اور ہاتھیں کیں جب وہ چلے گئے تو حضرت عائشہ نے کہا ابو بکر آئے آپ نے کچھ خیال نہ کیا پھر عمر آئے آپ نے کچھ خیال نہ کیا پھر حضرت عثمان آئے آپ بیٹھ گئے اور آپ نے کپڑے درست کئے آپ نے فرمایا کیا میں شرم نہ کروں اس شخص سے جس شخص سے فرشتے شرم کرتے ہیں۔

٦٢١٠- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَعُثْمَانَ حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُتَطَهِّجٌ عَلَى فَرَسِهِ نَابِئٌ يَوْمَظَ عَائِشَةُ فَأَقْبَضَ يَدَيْ بَكْرٍ وَهُوَ كَذَلِكَ فَقَضَى يَدَيْهِ سَاحَةً ثُمَّ انْصَرَفَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرَ فَأَقْبَضَ لَهُ وَهُوَ عَلَى بَلْغَمٍ لِحَاظٍ فَقَضَى يَدَيْهِ سَاحَةً ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ عُثْمَانُ ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَخَلَسَ وَقَالَ لِعَائِشَةَ ((اجْصَحِي عَلَيْنَا بِأَمْرِكِ))

٦٢١٠- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو بکر صدیقؓ نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ لیٹے ہوئے تھے اپنے بچھونے پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر کوڑھے ہوئے آپ نے ابو بکر کو اجازت دی اسی حال میں وہاں ہاکام پر راکر کے چلے گئے پھر عمر آئے انھوں نے اجازت مانگی آپ نے اجازت دی اسی حال میں وہ بھی اپنے کام سے فارغ ہو کر چلے گئے عثمان نے کہا پھر میں نے اجازت مانگی تو آپ بیٹھ گئے اور عائشہ سے فرمایا اپنے کپڑے اچھی طرح

(٣٠٩) ☆ تو آپ نے حضرت عثمان سے شرم کی کس لیے کہ عثمان مشہور تھے کثرت حیا کے ساتھ اس لیے آپ نے بھی ان سے ہدایا پر ملا کہا۔

صحابہ میں ایسی سے عرفہ عامروی ہے کہ سب سے زیادہ میری امت میں پی شرم کرنے والے عثمان ہیں اور طے ابن عمر سے روایت کیا کہ سب سے زیادہ شرم کرنے والے سب سے زیادہ عزت کرنے والے عثمان ہیں اس حدیث سے ظاہر ہے کہ وہیں سزا جوت نہیں خودی نے کہا وہیں صحیح نہیں ہے کیونکہ حدیث میں روایت کو شک ہے رانیں کھلی تھیں پانڈ لیاں اور صحیح ہے کہ ران عورت ہے۔ (اسراج المہاج)

میں نے اسے کام سے فارغ ہو کر چلا گیا بعد اس کے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ کیا سب سے آپ ابو بکر کے آنے سے نہ گھبرائے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا حنن (رضی اللہ عنہ) حیا دار مرد ہے اور میں ڈرا اگر اسی حال میں ان کو اجازت دوں تو وہ اپنا کام نہ کر سکیں (شرم سے) کچھ نہ کہیں اور پٹے جاویں گے۔

۶۲۱۱- ترجمہ دینی جواہر گزروں

فَقَسَمْتُ بِأَنِّي حَاضِي ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَقَالَتْ غَابِئَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي لَمْ أَرَاكَ فَرَعْتُ بِأَبِي بَكْرٍ وَخَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَمَا فَرَعْتُ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ عَصَمَانُ وَجُلَّ جَبِيٍّ وَإِنِّي غَضِبْتُ إِنْ أَذِنْتُ لَهُ عَلَى بَلَدِ الْخَالِ أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ)).

۶۲۱۱- عَنْ عُمَانَ وَغَابِئَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصَّدِيقَ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ بِسَبِيلِ حَدِيثِ عُمَيْلِي عَنْ هُرَيْرٍ.

۶۲۱۲- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ يَشْتَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَاطَبٍ مِنْ حَاطَبِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ مُكَيِّفٌ يَرُكُّهُ يَبْعُو مَعَهُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطَّيْنِ إِذَا اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ ((اقْضِ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) قَالَ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَقَسَمْتُ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ ((اقْضِ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) قَالَ فَلَقَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ فَقَسَمْتُ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ فَتَمَلَّسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((اقْضِ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) عَلَى بَلْوَى تَكُونُ قَالَ فَلَقَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ قَالَ فَقَسَمْتُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ وَنَقَلْتُ الْقُبَى قَالَ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَبِّرْهُ اللَّهُ الْمُسْتَعْمَانُ.

۶۲۱۳- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ حَاطَبًا وَأَمْسَكَ يَدَهُ أَنْ أَخْطَأَ الْبَابَ

۶۲۱۲- ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے کسی باغ میں تھے غیر لگائے ہوئے اور ایک لکڑی کو کچڑ میں کھوس رہے تھے اسے میں ایک شخص نے دروازہ کھلویا آپ نے فرمایا کھول دے اس کو جنت کی خوشخبری دے میں جو کھولے گیا تو ابو بکر تھے میں نے دروازہ کھولا اور ان کو جنت کی خوشخبری دی پھر دوسرے شخص نے دروازہ کھلویا آپ نے فرمایا کھول دے اور اس کو خوشخبری دے جنت کی میں گیا تو عمر تھے میں نے دروازہ کھول دیا اور ان کو جنت کی خوشخبری دی پھر تیسرے شخص نے دروازہ کھلویا آپ بیٹھ گئے آپ نے فرمایا کھول دے اور اس کو جنت کی خوشخبری دے اور اس پر ایک بلوی ہو گا میں گیا تو عثمان بن عفان تھے میں نے دروازہ کھولا اور ان کو جنت کی خوشخبری دی اور بلوی کا ذکر کیا انھوں نے کہا یا اللہ مجھ کو صبر دے اور توفیٰ عذاب دے۔

۶۲۱۳- ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک باغ میں تشریف لے گئے اور مجھ سے فرمایا تو دروازے پر پہنچ دے

(۲۲۱۳) ☆ اس حدیث میں ایک بڑا الجھڑ ہے کہ جسے آپ نے بیشتر سے خبر دی وہ یہاں ہوا حضرت عثمان پر بڑا بلوی ہوا آخر انھوں نے صبر کیا اور شہید ہوئے۔

یعنی حدیث عثمان بن عفانہ۔

۶۲۱۴- عَنْ أَبِي مُوسَى الْقَاسِمِيِّ أَنَّهُ تَوَدَّ
فِي نَبِيِّهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ كَلَّزْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا كُونُ مَعَهُ يَوْمَ هَذَا
قَالَ فَخَذَّ الْمُسْلِمُونَ فَنَازَلَ عَنْ هَيْبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالُوا
خَرَجَ وَهُوَ مُنَازِلٌ قَالَ فَخَرَسْتُ عَلَى كَثْرَةِ أَهْلِ
عَنْهُ عَنِّي فَخَلَّ بِرَأْسِي قَالَ فَخَلَّصْتُ جَنْدَ
الْبَابِ وَنَازِلًا مِنْ خَرِيبٍ حَتَّى فَضَى رَسُولُ اللَّهِ
عليه السلام وَتَوَدَّاهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هُوَ هَذَا
جَلَسَ عَلَى بَرٍّ أَرِيسٍ وَتَوَسَّطَ قَعْمًا وَكَشَفَ
عَنْ سَاقَيْهِ وَذَلَعْنَا فِي الْبُرِّ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
ثُمَّ انصرفت فخطبت جند الباب فقلت لا تكونوا
نوابه رسول الله صلى الله عليه وسلم اليوم
فجاء أبو بكر فذفع الباب فقلت من هذا فقال
أبو بكر فقلت على رسلك قال ثم ذهبت
فقلت يا رسول الله هذا أبو بكر يستأذن فقال
(«الَّذِينَ لَهُ بِالشَّيْءِ بِالْحَقِّ»)) قَالَ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى
قُلْتُ يَا أَبَا بَكْرٍ ادْخُلْ وَرَسُولُ اللَّهِ عليه السلام يُشْرِكُ
بِالْحَقِّ قَالَ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ بَيْنِ
رَسُولِ اللَّهِ عليه السلام وَمَعَى فِي الْقَفِّ وَذَلَى رِجْلَيْهِ فِي
الْبُرِّ حَتَّى صَنَعَ هَيْبٍ عليه السلام وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ
ثُمَّ رَمَعْتُ فَسَلَّمْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ الْبُحْرَى يَتَوَدَّاهُ
وَالْحَقُّ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا هُوَ
خَيْرٌ بَانِي بِهِ فَإِنَّا إِنَّمَا بُحْرَى الْبَابِ فَقُلْتُ
مَنْ هَذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلَى
رِسْلِكَ ثُمَّ جِئْتُ بِأَبِي رَسُولِ اللَّهِ عليه السلام

بھریان کیا حدیث اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

۶۲۱۴- ابو موسیٰ القاسمیؓ سے روایت ہے انھوں نے وضو کیا اپنے
گھر میں پھر نکلے اور کہنے لگے میں ملازمت کروں گا آج کے دن
رسول اللہ ﷺ کی اور ساتھ رہوں گا آپ کے وہ مسجد میں آئے
اور پوچھا آپ کہاں ہیں لوگوں نے کہا اس طرف گئے ہیں ابو موسیٰ
بھی آپ کے قدموں کے نشان پر پوچھتے ہوئے اسی طرف چلے
یہاں تک کہ حیران رہیں پر پچھلے (حیران رہیں ایک کواں ہے مدینہ
سے باہر) ابو موسیٰ نے کہا میں دروازے پر بیٹھ گیا اور اس کا دروازہ
کلزی کا تھا یہاں تک کہ آپ حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو کیا
جب میں آپ کے پاس گیا آپ کو میں پر بیٹھے تھے اس کی میٹھ پر
پڑ لیاں کھول کر کوئیں میں دکھائے ہوئے میں نے سلام کیا پھر میں
لونا اور دروازے پر بیٹھا میں نے کہا میں رسول اللہ کا بواب (دو شخص
جو دروازے پر رہتا ہے) آج ہوں گا میں نے اب بکر صدیق آئے
جو دروازہ کھولا میں نے کہا کون ہے انھوں نے کہا ابو بکر میں نے
کہا ٹھہرو پھر میں گیا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو بکر آئے
ہیں اور اجازت چاہتے ہیں آپ نے فرمایا ان کو اجازت دے اور
جنت کی خوشخبری دیجئے میں ابو بکر سے کہلا کر آؤ رسول اللہ
تم کو جنت کی خوشخبری دیجئے میں ابو بکر آئے اور آپ کے داہنی
طرف بیٹھے کوئیں کی میٹھ پر اور اپنے پاؤں دکھائے کوئیں میں
جس طرح رسول اللہ بیٹھے تھے اور پڑ لیاں کھول دیں میں لونا
اور دروازے پر بیٹھا اور میں اپنے بھائی کو وضو کرتا ہوا چھوڑ کر
آیا قادیانہ سے ملنے والا تھا میں نے (اپنے دل میں) کہا اگر خدا کو
اس کی بھری منظور ہے تو اس کو بھی لاوے گا ایک ہی ایک ایک
آوی نے دروازہ ہلا دیا میں نے کہا کون ہے انھوں نے کہا عمر بن
خطاب میں نے کہا ٹھہرو اور میں آیا رسول اللہ کے پاس اور سلام
کیا اور عرض کیا عمر اجازت مانگتے ہیں آپ نے فرمایا ان کو اجازت

دے اور جنت کی خوش خبری دے میں عمر کے پاس آیا اور کہا اے رسول اللہؐ نے تم کو جنت کی بشارت دی ہے وہ اندر آئے اور آپ کے بائیں طرف کنویں کی مینڈھ پر بیٹھے اور اپنے پاؤں کنویں میں لگا دیے میں لوٹا اور بھاؤ اور کہا اگر خدا کو نکالنے کی یعنی میرے بھائی کی بھلائی منظور ہے تو وہ بھی آوے گا ایک آدمی آیا اور دروازہ بلایا میں نے کہا کون ہے اس نے کہا عثمان بن عفان میں نے کہا ظہیرؓ اور میں رسول اللہؐ کے پاس گیا اور بیان کیا اور آپؐ نے فرمایا ان کو اجازت دے اور جنت کی خوش خبری دے عمر اس کے ساتھ ایک آفت بھی ہے میں آیا اور میں نے کہا اے رسول اللہؐ تم کو جنت کی خوشخبری دیتے ہیں پر ایک آفت کے ساتھ وہ آئے انہوں نے دیکھا مینڈھ پر جگہ نہیں رہی تو وہ ان کے سامنے دوسری طرف بیٹھے شریک نے کہا سعید بن مسیب نے کہا میں نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ ان کی قبریں بھی اسی طرح ہوں گی (دوبہائی) وہ حضرت عثمانؓ کو اس حجرہ میں جگہ نہ ملی وہ آپ کے سامنے بیچ میں دفن ہوئے۔

۶۲۱۵- ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نکلا رسول اللہ ﷺ کو دھوڑنے کے لیے میں نے دیکھا آپ باغوں کی طرف گئے ہیں پھر میں نے آپ کو ایک باغ میں پایا آپ کنویں کی مینڈھ پر بیٹھے اور پتلیاں کھول دیں اور ان کو لٹکایا کنویں میں اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اور پر گزری اس میں سعید کا قول مذکور نہیں ہے۔

۶۲۱۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَكَلَّمْتُ هَذَا عُمَرَ يَسْأَلُونِ فَقَالَ ((الَّذِينَ لَهُ وَبَشَرَةٌ بِالْحَيَاةِ)) فَسَلَّمْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ اَلَيْسَ وَبَشَرَةٌ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْحَيَاةِ قَالَ فَذَهَلْ فَحَلَسَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي الْفَقْرِ عَنْ يَسَارِهِ وَكَتَلَى رَحْلَيْهِ فِي الْبُرْئِ ثُمَّ رَحَفْتُ فَحَلَسْتُ فَقُلْتُ اِنْ يَرُدَّ اللهُ بِقُلَانِ حَيْرًا نَعَى اَحَدًا يَأْتِي بِهِ فَحَاةٍ اِسْتَدَّ فَحَرَكَةُ الْاَنْبِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عَثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ قَالَ وَجَلْتُ اَلَيْسَ ﷺ فَالْحَيْرَةُ فَقَالَ ((الَّذِينَ لَهُ وَبَشَرَةٌ بِالْحَيَاةِ)) مَعَ بَلْوَى نَصِيْبُهُ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ لِمَ دَخَلَ وَبَشَرَةٌ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِالْحَيَاةِ مَعَ بَلْوَى نَصِيْبِكَ قَالَ فَذَهَلْ فَوَحَّدَ الْفَقْرَ قَدْ حَلَى فَحَلَسَ وَحَاغَهُمْ مِنَ الشَّقِّ الْاَعْرَ قَالَ شَرِبْتُ فَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَاَوَلَتْهَا قُبُورُهُمْ.

۶۲۱۵- عَنْ اَبِي مُوسَى عَزَّزْتُ اُرْبُدَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَحَّدَهُ قَدْ سَلَّمَ فِي الْمَوَالِ قَبْعُهُ فَوَحَّدَهُ قَدْ دَخَلَ مَلًا فَحَلَسَ فِي الْفَقْرِ وَكَتَلَفَ عَنْ سَبَاغِهِ وَقَلَّعْنَا فِي الْبُرْئِ وَمَا فِي الْحَدِيثِ بِغُلَى حَبِيْبٍ نَحْنُ نَبِيَّ حَسَنًا وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ سَعِيْدٍ فَاَوَلَتْهَا قُبُورُهُمْ.

۶۲۱۶- عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُؤْتِي خَالِطَ بِالْمَدِيْنَةِ لِحَاغِيهِ فَمَزَحَتْ فِي اِبْرِهِ وَاقْصَرَ الْحَدِيثُ بِمَعْنَى حَبِيْبٍ سَلِيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ اَبْنُ الْمُسَيَّبِ فَاَوَلَتْ ذَلِكَ

كُورَهُمْ اَحْتَمَمْتُ خَلْعًا وَاَنْفَرَهُ عِلْمًا.

بَابُ مَنْ فُضِّلَ عَلَيَّ مِنْ أَبِي طَالِبٍ

باب: حضرت علیؑ کی بزرگی کا بیان

٦٢١٧- سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «يَعْلِيَّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي» قَالَ سَعِيدٌ فَأَحْبَبْتُ لَا إِذْقَابَهُ بِنَا سَعْدًا فَلَقِيتُ سَعْدًا فَحَدَّثَنِي بِمَا حَدَّثَنِي عَائِشَةُ فَقَالَ أَنَا سَعِيدُهُ فَقُلْتُ أَنْتَ سَعِيدُهُ فَوَضَعَ إِمَامَتَهُ عَلَيَّ فَأَذْبَحَ فَقَالَ نَعَمْ وَإِنِّي فَاشْتَكَا.

٦٢١٤- سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت علیؑ سے تم میرے پاس ایسے ہو جیسے حضرت ہارونؑ تھے حضرت موسیٰؑ کے پاس مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے سعیدؓ نے کہا میں نے پایا کہ یہ حدیث خود سعد سے سن لوں تو میں سعد سے ملا اور جو عامر نے بیان کی تھی وہاں کو سنائی سعد نے کہا میں نے یہ حدیث سنی ہے میں نے کہا تم نے سنی ہے انھوں نے انگلیاں اپنے دونوں کانوں پر رکھیں اور کہا جو نہ سنی ہو تو میرے کان بہرے ہو چلوں۔

٦٢١٨- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ حَلَفَ

٦٢١٨- سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

(٦٢١٤) اس حدیث میں بڑی فضیلت ہے حضرت علیؑ کی کہ آپؐ کی امت میں ان کو دوسرے طاہر بنی اسرائیل میں ہارونؑ کو طاہر فرقہ کا ہے کہ ہارونؑ بطور بھی تھے اور حضرت علیؑ بطور نبی تھے کیونکہ رسول اللہ ﷺ خاتم الانبیاءؐ تھے آپؐ کے بعد کوئی نیا بطور دیا نہیں آسکا ہارونؑ حضرت موسیٰؑ کے چچا اور بھائی تھے حضرت علیؑ بھی آپؐ کے چچا اور بھائی تھے اور یہ حدیث آپؐ نے اس وقت فرمائی جب آپؐ جو کہ کیڑی پڑ جانے لگے اور حضرت علیؑ کو مدہ خوروش غلیظہ لگنے انھوں نے کہا آپؐ کچھ کو اور توں اور بچوں کے ساتھ چھوٹے چاہتے ہیں تب آپؐ نے یہ حدیث فرمائی کہ تم خوش نہیں کہ تمہارا حال ہارونؑ کا سا ہے جب حضرت موسیٰؑ طور کا تخریف لے گئے تھے تو ہارونؑ کو اپنا غلیظہ بانگے تھے اس حدیث سے یہ نہیں نکلا ہے کہ میری وفات کے بعد بھی تم ہی غلیظہ ہو گے کیونکہ ہارونؑ حضرت موسیٰؑ کی حیات میں انگلیاں کرچے تھے اور ان کے بعد غلیظہ نہیں آئے غرض یہ کہ وہ تجھے صرف ایک بھی کافی ہوتی ہے اور یہاں وہ جس موجود جس ایک قرابت جیسے ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی دوسری خلافت اپنی قوم پر اب ساری باتوں میں ہارونؑ کی مثل ہونا ضروری نہیں مگر جب حدیث میں یہ نہ کہہ رہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تو مسلم ہو کہ اور باتوں میں ہارونؑ کی مماثلت موجود ہے اور ہارونؑ کی ایک مفت ہے تھی کہ بعد حضرت موسیٰؑ کے مدہ سے اس رائے سے افضل تھے تو اس لحاظ سے حضرت علیؑ کی فضیلت تمام صحابہ کرامؓ پر لگتی ہے لہذا اس صورت میں بھی غلیظہ کی خلافت میں کوئی قدر نہیں ہو گا اس لیے کہ خلافت مقبول کے بارہو فاضل کے درست ہے خاص کر اس صورت میں جب ابو بکر صدیقؓ کی خلافت کا قصد امداد میں ائمہؓ ہے اور ائمہؓ کی اس پر صحابہ کرامؓ نے جس کے حضرت علیؑ نے بھی چہلے کے بعد بیعت کی اس ان لوہا میں ہے کہ امتداد شیعہ کا اس حدیث سے مراد ہے کیونکہ خلافت اپنے گروہوں میں بحالت حیات خلافت امت کو وفات کے بعد منتقلی نہیں اور جس کوٹ چاہا ہے حضرت ہارونؑ کی موت سے حضرت موسیٰؑ کے سامنے اور ہارونؑ ایک امر خاص میں غلیظہ ہوئے تھے حضرت موسیٰؑ کی زندگی میں بحر ارباب حضرت علیؑ کے لیے بھی کھنچا ہے اور خلافت جو یہ خصوصاً اپنے گروہوں کی حفاظت کے لیے عز و کدینہ بجز ہے اس صورت میں حدیث جنت ہے شیعہ پر نہ کہ شیعہ کے لیے راہی فقرا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ كَيْلَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُحَقِّقُنِي فِي نِسَاءِ وَالصَّبَّانِ فَقَالَ ((أَمَّا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِغَزْوَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى خَيْرٌ إِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي)) .

۶۲۱۹- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ

۶۲۲۰- عَنْ سَفْوَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ سَفَا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَنَا مَا ذَكَّرْتُ لَدَاكَ فَالْهَنْ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ أَنْ تَكُونَ لِي وَاجِبَةً مِنْهُمْ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكَ خَلْفَةٌ فِي بَعْضِ مَنَازِرِهِ فَقَالَ لَكَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّيْ فِي نِسَاءِ وَالصَّبَّانِ فَقَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَمَّا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِغَزْوَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى فَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي)) وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرٍ ((لَا غَضَبَيْنِ الرَّابَّةَ وَجَلْنَا يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ)) وَشِئْنُهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَتَطْلُقُكَ لَهَا فَقَالَ ((اذْهَبِي إِلَى عَلِيٍّ)) فَأَتَتْهُ بِوَأْتَمَدَ فَصَنَعَ فِي عَيْتِهِ وَدَفَعَ الرَّابَّةَ إِلَيْهِ فَدَفَعَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَكُنْتُ نَزَلْتُ خَلْفَهُ فَإِنَّهُ

حضرت علی کو طیفہ کیا (مدینہ میں) جب آپ غزوہ تبوک کو تخریف لے گئے انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھ کو عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں آپ نے فرمایا تم خوش نہیں ہو سکتے اس بات سے کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسے ہارون کا تھا موسیٰ کے پاس پر میرے بعد کوئی تکبیر نہیں ہے۔

۶۲۱۹- ترجمہ دی جوا پر گزرا۔

۶۲۲۰- سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے معاویہ بن ابی سفیان نے سعد کو امیر کیا تو کہا تم کیوں برا نہیں کہتے ابو تراب کو سعد نے کہا میں تین باتوں کی وجہ سے جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائیں حضرت علی کو برا نہیں کہوں گا اگر ان باتوں میں سے ایک بھی مجھ کو حاصل ہو تو وہ مجھے لالہ لالٹوں سے زیادہ پسند ہے میں نے سارے رسول اللہ ﷺ سے جب آپ نے کسی لڑائی پر جاتے وقت ان کو مدینہ میں چھوڑا انھوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ دیا آپ نے فرمایا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسا ہارون کا تھا موسیٰ کے پاس پر اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور میں نے سارے رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے خیر کے دن گل میں ایسے شخص کو نشان دوں گا جو محبت رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسول سے اور اللہ اور اس کا رسول بھی محبت رکھتا ہے اس سے یہ سن کر ہم انتظار کرتے رہے آپ نے فرمایا علی کو بلاؤ وہ آئے تو ان کی آنکھیں دکھتی تھیں آپ نے ان کی آنکھ میں ٹھوک دیا اور نشان ان کے حوالے کیا پھر اللہ تعالیٰ نے فدی ان کے ہاتھ پر اور

(۶۲۲۰) ابو تراب کہتے ہیں حضرت مرتضیٰ علی کی اس روایت سے معاویہ کی نسبت ایک قاصد مامور ہوا ہے کہ انھوں نے رسول اللہ کی قربت اور حضرت علی کی غیبت کا مطلق دلیل جن میں کافروں نے کہا میں ایک صحابی پر اصرار کرتا ہوں اور اس کی تائید ضروری ہے اس طرح سے کہ معاویہ نے سعد کو برا کہنے کا حکم نہیں دیا بلکہ برا کہنے کا سبب یہ چاہا کہ یہ ثابت کیا کہ تم برا کہتے ہو کیوں کہ یہی کرتے ہو ان کے در سے یا دلیل شرعی سے پرہیز کرتے ہو تو تمہیک کرتے ہو اور جو اس کی وجہ سے تو اس کا اور جواب ہے اور شاید سعد اس گروہ میں ہوں جو

جب یہ آیت اتری بلاویں ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو (یعنی آیت مباہلہ) تو آپ نے بابا حضرت علی اور عاتکہ اور حسن اور حسین کو بھر فرمایا اللہ یہ میرے اہل ہیں۔

۶۲۴۱- سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت علی سے تم خوش نہیں ہو اس بات سے کہ تمہارے چچ میرے پاس آیا ہو جیسے ہارون کا موسیٰ کے پاس۔

۶۲۴۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خیر کے دن الہت میں یہ جہنم اس شخص کو دوں گا جو دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو مگر دے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں پر حضرت عمرؓ نے کہا میں نے اہل بیت کی آرزو بھی نہیں کی مگر اسی دن میں آپ کے سامنے آیا اس امید سے کہ آپ بلاویں مجھ کو اس کام کے لیے لیکن آپ نے حضرت علی کو بلا دیا اور وہ جہنم انگو دیا اور فرمایا چلا جا اور احوال و راحت دیکھ اللہ تعالیٰ تجھ کو مگر دے گا پھر انھوں نے پچھنے سے کچھ عرض کیا بعد اس کے پھر میرے اور کسی طرف نہیں دیکھا مگر چلا کر بولے یا رسول اللہؐ کس بات پر میں لوگوں سے لڑوں آپ نے فرمایا لڑاں سے یہاں تک کہ وہ گواہی دیں اس بات کی کہ کوئی برحق مہبود نہیں سوا خدا کے اور بے شک محمدؐ اللہ کے رسول ہیں جب وہ یہ گواہی دیں تو انھوں نے بچا لیا تھا ہے اپنی جان اور مال کو مگر کسی حق کے بدلے اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔

۶۲۴۳- سل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خیر کے دن الہت دوں گا میں اس نشان کو اس شخص کو جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ مگر دے گا وہ جانتا ہے اللہ اور اس کے رسول کو اور اللہ تعالیٰ اور رسول اس کو چاہتے ہیں پھر رات بھر لوگ ذکر

فَقُلْ تَعَالَوْا لِنُذَكِّرْ أَبْنَاءَنَا وَبَنَاتَكُمْ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ ((اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي)).

۶۲۴۱- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنَا نُوْحِي أَنْ تَكُونُوا بَنِي بَنِيهِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى)).

۶۲۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ عَيْشٍ ((لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرِّكَابَةَ وَجُلًّا يُجِبُّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ)) قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَا أَحْبَبْتُ الْإِسْرَاءَ إِلَّا يُؤْتِيَنِي قَالَ فَتَسَاوَرَتْ لَهَا رَحَاءُ أَنْ أَكْفَى لَهَا قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا وَقَالَ امْسِكْ ((وَلَا تَلْقَيْتُ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ)) قَالَ فَسَارَ عَلِيٌّ حَتَّى ثَمَّ وَفَدَّ وَلَمْ يَلْقَيْتُ فَصَرَخَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيَّ مَاذَا أَتَانِي النَّاسُ قَالَ ((قَابِلْتَهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاذْكُرُوا فَعَلُوا ذَلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَجَسَّائَهُمْ عَلَى اللَّهِ)).

۶۲۴۳- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ عَيْشٍ ((لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرِّكَابَةَ وَجُلًّا يُفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُجِبُّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَنَجِيَّتُهُ)) قَالَ فَبَاتَ هَؤُلَاءُ

تھ حضرت علی کو برا کہتے ہوں۔ اور سعد نے بیان کیا کہ اور اس سے انکار کیا ہو تو سواہر نے اس کا سبب پوچھا اور شاید برا کہنے سے یہ حضور ہو کہ تم ان کی خطائے انتہائی کیوں نہیں بیان کرتے۔

کرتے رہے کہ دیکھیں یہ نشان آپ کس کو دیتے ہیں جب حج ہوئی تو سب کے سب رسول اللہؐ کے پاس آئے اور ہر ایک کو یہ امید تھی کہ یہ نشان مجھ کو ملے گا آپ نے فرمایا علی بن ابی طالب کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ان کی آنکھیں دکھتی ہیں پھر انکو بلا بھیجا آپ نے ان کی آنکھوں میں تھوک اور ان کے لیے دعا کی۔ وہ بالکل ابھی ہو گئے گویا ان کو کچھ شہود تھا پھر آپ نے ان کو جھڑپا حضرت علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں ان سے لڑوں گا یہاں تک کہ وہ ہماری طرح (مسلمان) ہو جائیں آپ نے فرمایا آہستہ چلا جا یہاں تک کہ ان کے میدان میں اترے پھر ان کو بلا اسلام کی طرف اور ان سے کہہ دو اللہ کا حق ان پر واجب ہے قسم خدا کی اگر اللہ تعالیٰ حیرتی وجہ سے ایک شخص کو ہدایت کرے تو وہ ابھرے تیرے لیے سرخ کواٹنوں سے۔

۶۲۲۳- سہل بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت علیؑ پیچھے رو گئے خیر کے دن ان کی آنکھیں دکھتی تھیں پھر انھوں نے کہا کہ میں رسول اللہؐ کو چھوڑ کر پیچھے رہوں (یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اورنگے اور لگے آپ سے جب دورات ہوئی جس کی سزا کو فتح ہوئی تو رسول اللہؐ نے فرمایا میں یہ جھڑپا اس کو دوں گا کل یا یہ جھڑپا کل وہ شخص لے گا جس کو اللہ اور رسول چاہتے ہیں یا وہ اللہ اور رسول کو چاہتا ہے اللہ اس کے ہاتھوں پر نکلے گا پھر ایک ایک ہم نے حضرت علیؑ کو دیکھا کہ ہمیں امید نہ تھی کہ ان کو جھڑپا ملے گا لوگوں نے کہا یہ علیؑ ہیں اور ان ہی کو رسول اللہؐ نے جھڑپا دیا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے نکلے ان کو۔

۶۲۲۵- یزید بن حیان سے روایت ہے میں اور حصین بن سہرہ اور عمر بن مسلم زید بن ارقم کے پاس گئے جب ہم ان کے پاس بیٹھے تو حصین نے کہا اے زید تم نے تو بڑی نیکی حاصل کی تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کی حدیث سنی آپ کے

يَذْكُرُونَ لَكُمْهُمْ اَلَيْهِمْ يُعْطَا فَاِنْ فَلَمَّا اَصْبَحَ هَامُ غَدَاً عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَلَّمَهُمْ يَزْجُوْنَ اَنْ يُعْطَا فَقَالَ ((اَمِنْ عَلَيَّ مِنْ اَبِي طَالِبٍ)) فَقَالُوا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَشْكِيْ عَيْنِيْ فَاَنْزَلُوْا اَيْدِيْ قَائِلِيْنَ يٰوَيْحٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يٰي عَيْنِيْ وَفَعَا لَهٗ فَبَرَأَ حَتّٰى كَانَتْ لَمْ يَكُنْ يٰوَيْحٰى فَانْطَهٰى الرَّأْيَةُ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْبَلْتُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا بَقَلًا فَقَالَ ((اَلْقَدْ عَلٰى رَسِيْلِكَ حَتّٰى تَقُوْلَ بِسَابِحِهِمْ ثُمَّ اَدْعُهُمْ اِلٰى الْاِسْلَامِ وَاجْعَلُوْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ اَنْ يَّهْدِيَنِ اللّٰهُ بَلَدًا وَرَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ لَكَ خَيْرٌ الشَّعْمِ))

۶۲۲۴- عَنْ سَهْلِ بْنِ اَكْوَعٍ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَعَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ خَيْرٍ وَكَانَ رَمِيًا فَقَالَ اَنَا اَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ عَلَيَّ فَلَمَّحَ بِاَيْدِيْهِ سَلَّمَ اللّٰهُ عَلَيَّ وَسَلَّمْ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءً الْكَلْبَةُ اَتَتْنِيْ فَتَحَنَّنَا اللّٰهُ فِيْ مَسَاجِدِهَا فَاِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ((لَأُعْطِيَنَّ الرَّأْيَةَ اَوْ لَيَاْعُدَنَّ بِالرَّأْيَةِ عَلَيَّ وَرَجُلٌ يُجْبِيْ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَوْ قَالَ فَاِنْ يَجِبُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ)) فَبَدَا نَحْنُ بَعْلِيْ وَمَا نَزَحُوْهُ فَقَالُوا هَذَا عَلِيٌّ فَاَنْطَهٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ الرَّأْيَةَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيَّ

۶۲۲۵- عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ قَالَ اَتَعَلَّفْتُ اَنَا وَحَصِيْنَ بْنَ سَهْرَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ فِيْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمٍ فَلَمَّا حَلَسْنَا اَيْدِيْ قَالَا لَهٗ حَصِيْنٌ لَقَدْ اَقْبَبْنَا يَا زَيْدُ خَيْرًا كَبُوْرًا وَارْتَبَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

ساتھ چہلو کیا آپ کے پیچھے نماز پڑھی تم نے بہت ثواب کمایا میں
کچھ حدیث بیان کرو جو تم نے سنی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے زید نے کہا اے پیچھے میرے میری عمر بہت بڑی ہو گئی اور
مدت گزری اور بعض باتیں جن کو میں یاد رکھتا تھا رسول اللہ سے
بھول گیا تو میں جو بیان کروں اس کو قبول کرو اور جو میں نہ بیان
کروں اس کے لیے مجھ کو تکلیف نہ دو پھر زید نے کہا رسول اللہ
ایک دن خفہ خانے کو کھڑے ہوئے ہم لوگوں میں ایک پانی پر
جس کو خم کہتے تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں آپ نے اللہ کی حمد کی
اور اس کی تحریف بیان کی اور مدینہ و صحت کی پھر فرمایا بعد اس
کے اے لوگو! میں آدمی ہوں قریب ہے کہ میرے پروردگار کا
بھیا ہوا (موت کا فرشتہ) آوے اور میں قبول کروں میں تم میں دو
بڑی بڑی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں پہلے تو اللہ کی کتاب اس میں
ہدایت ہے اور نور ہے تو اللہ کی کتاب کو قلم سے رو اور اس کو
مضبوط پکڑے رو غرض آپ نے رغبت دلائی اللہ کی کتاب کی
طرف پھر فرمایا دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں میں خدا کی یاد دلاتا
ہوں تم کو اپنے اہل بیت کے باپ میں حصص نے کہا اہل بیت آپ
کے کون ہیں اسے زید اُٹھ آیا آپکی بیویاں اہل بیت نہیں ہیں اُزید نے
کہا بیویاں بھی اہل بیت میں داخل ہیں لیکن اہل بیت وہ ہیں جن پر
ذکوہ حرام ہے حصص نے کہا وہ کون لوگ ہیں اُزید نے کہا وہ علی
اور عقیل اور جعفر اور عباس کی اولاد ہیں حصص نے کہا ان سب پر
صدقہ خرما ہے اُزید نے کہا ہاں۔

۶۲۲۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

وَمَسِيْعَتُ حَلِيْفَةٍ وَغَزَوْتُ مَعَهُ وَصَلْتُ حَلَقَةً
لَقَدْ لَبِيتُ يَا زَيْدٌ حَيْرًا حَيْرًا خَدَّيْنا يَا زَيْدٌ مَا
سَبَّغْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَا اَبِيْ اَللهُ لَقَدْ خَبَّرْتُ سَبِيْ وَاقْتَمَ
عَهْدِيْ وَنَسِيتُ بَعْضَ الَّذِيْ كُنْتُ اُحِبُّ مِنْ
رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَلْيُكَلِّمُوا وَمَا لَا فَمَا
تُخَالَفُوْنِيْ ثُمَّ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا فَيَا
عَصِيْبًا بِنَاءً يُدْعَى حُمَاً بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ
فَحَبَّهَ اللهُ وَأَتَى عَلَيْهِ وَوَعظَ وَذَكَرَ ثُمَّ قَالَ اَلَا
بَعْدُ اَلَا اَبِيْهَا النَّسْرُ فَاَلَمَّا اَلَا بَشَرٌ يُؤْمِنُكَ اَلَا
بَايِي رَسُوْلٌ وَهِيَ فَاجِبٌ وَاَلَا فَاَرَاكَ يَكُنُّ نَفْلِيْنَ
اَلَوْكُنَّا كِتَابُ اللهِ فِيْهِ الْهُدَى وَالنُّوْرُ فَخَدُّوا
بِكِتَابِهِ اللهُ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهِ فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِهِ
اللهُ وَرَغَّبَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ وَاَعْلَى بَيْتِيْ اَذْكُرْكُمْ
اللهُ فِيْ اَعْلَى بَيْتِيْ اَذْكُرْكُمْ اللهُ فِيْ اَعْلَى بَيْتِيْ
اَذْكُرْكُمْ اللهُ فِيْ اَعْلَى بَيْتِيْ فَقَالَ لَهُ حَصِيْبٌ
وَمَنْ اَعْلَى بَيْتِيْ يَا زَيْدُ اَلَنْسَ يَسْأَلُوْهُ مِنْ اَعْلَى بَيْتِيْ
قَالَ يَسْأَلُوْهُ مِنْ اَعْلَى بَيْتِيْ وَلَكِنْ اَعْلَى بَيْتِيْ مَنْ
حُرِّمَ الصَّدَقَةُ بَعْدَهُ قَالَ وَمَنْ هُمْ قَالَ هُمْ اَنْ
عَلِيٍّ وَاَنْ عَقِيْلٍ وَاَنْ جَعْفَرٍ وَاَنْ عَبَّاسٍ قَالَ كُلُّ
هَؤُلَاءِ حُرِّمَ الصَّدَقَةُ قَالَ نَعَمْ

۶۲۲۶- عَنْ زَيْدِ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْثَمٍ

(۶۲۲۵) یہ حدیث حضرت سائے ابتر کے قریب سال جب چوالیس کر کے لوٹے فرمائی اس کے بعد آپ کا انتقال ہوا آپ نے آخری
وصیت تمام عرب کی قوموں کے سامنے یہ کی کہ قرآن پڑھو رہتا اس سے ہدایت لیں اس پر عمل کرو اور میری اہل بیت کا قیام رکھنا
سے محبت کرنا ان کو ایذا نہ دینا اس وصیت پر سوائے ملت اور جماعت کے کوئی فرق قائم نہیں ہے خوارج نے اہل بیت کو چھوڑ دیا تھے دشمن
ہو گئے وہ اللہ نے قرآن سے منہ موڑ لیا۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَسَاقُ
الْحَدِيثَ يَنْخَرُوهُ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ.

۶۲۲۷- عَنْ أَبِي حَبِشَةَ بَهْزَةَ الْبَشَانِ أَخُو
حَدِيثِ بَشِيرٍ وَكَانَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ ((يُحْتَابُ
اللَّهُ فِيهِ الْهَدْيُ وَالْوَرَعُ مِنْ اسْتِشْنَاءِ بِهِ وَأَخَذَ
بِهِ كَانَ عَلَى الْهَدْيِ وَمِنْ أَخْطَاءِ ضَلَّ)).

۶۲۲۸- عَنْ زَيْدِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ
قَالَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ لَقَدْ رَأَيْنَا عِمْرًا لَقَدْ
صَاحَبْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَصَلَّيْتَ حَلْفَهُ وَتَسَاقُ الْحَدِيثَ يَنْخَرُوهُ حَدِيثُ
أَبِي حَبِشَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَاللَّهِ فَإِنَّكَ فِيكُمْ
لَقَدْ لَبَّيْنَا أَحَدَهُمَا بِحَبَابِ اللَّهِ غَيْرَ وَجَلَّ هُوَ حَبَلُ
اللَّهُ مِنْ أَجَعَهُ كَانَ عَلَى الْهَدْيِ وَمِنْ تَوَكُّفِ
كَانَ عَلَى ضَلَالَةٍ)) وَفِيهِ فَقُلْنَا مَنْ أَهْلُ تَبَوُّ
بِسَلَاةٍ قَالَ لَا وَبِئْسَ اللَّهُ بِإِنْ أَمْرًا تَكُونُ مَعَ
أَرْحَلِي الْغَضَبُ مِنَ الشَّعْرِ ثُمَّ يُطْلَقُهَا تَرْجَعُ
إِلَى أَيْهَا وَتَقُونَهَا أَهْلُ تَبَوُّ أَصْلُهُ وَغَضَبُهُ
الَّذِينَ خَرَبُوا الصُّلْفَةَ يَغْدُو.

۶۲۲۸- زیاد بن حیان سے روایت ہے انھوں نے کہا ہم زید بن
ارقم کے پاس گئے اور ہم نے کہا تم نے بہت ثواب کمایا تم نے صحابہ
انھاری رسول اللہ ﷺ کی آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور بیان کیا
حدیث کو اسی طرح جیسے لوہہ گزری اس میں یہ ہے کہ آپ نے
فرمایا میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک قرآن کی
کتاب وہ اللہ کی رحمت ہے جو اس کی پیروی کرے گا ہدایت پر ہو گا اور
جو اس کو چھوڑے گا گمراہ ہو جائے گا اس روایت میں یہ ہے کہ ہم
نے کہا اہل بیت کون لوگ ہیں ہمیں آپ کی زید نے کہا انہیں
قسم خدا کی عورت ایک مدت تک مرد کے ساتھ رہتی ہے پھر وہ
اس کو طلاق دیدیتا ہے تو اپنے باپ اور قوم کی طرف چلی جاتی ہے
اہل بیت آپ کے دو حیلانے لوگ اور عصب ہیں جن پر صدقہ
حرام ہے آپ کے بعد۔

(۶۲۲۸) ☆ خودی نے کہا اہل سے نزدیک وہی باہم اور بی مطلب ہیں ان دونوں پر صدقہ حرام ہے اور مالک کے نزدیک صرف بی باہم ہیں
اور بعضوں نے کہا جو قصی اور بعضوں نے کہا قریش اس روایت میں جو بیبیوں کو اہل بیت سے خارج کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کل قریش
اہل بیت تھے ہیں ورنہ آپ کی کئی بیبی جیسے حضرت عائشہ اور طلحہ اور ام سلمہ اور سہولہ اور ام حبیبہ قریش تھیں اور ایک روایت میں زید نے
ازواج مطہرات کو اہل بیت میں داخل کیا اور دوسری روایت میں خارج ان دونوں میں تعلیق اس طرح ہے کہ اہل بیت سے دو معنی تصور ہیں
ایک وہ اہل بیت جو گھر میں رہتے ہیں یعنی اہل بیت کے اگر باہر احترام کا حکم ہے ان میں ازواج مطہرات بھی داخل ہیں اور قرآن میں آیت
تلمیح جو وارد ہے وہ اہل بیت اسی معنی میں وارد ہے اور قرینہ اس کا یہ ہے کہ اس آیت کے اول اور آخر حضرت کی ازواج کا ذکر ہے اور انہی کی
طرف خطاب ہے اور حضرت ابراہیم کی بی بی کی نسبت قرآن میں اہل بیت کا لفظ موجود ہے اور ایک معنی اہل بیت کا یہ ہے جن پر صدقہ حرام ہو
اس میں بیباں داخل نہیں ہیں بلکہ وہ بی باہم اور بی مطلب ہیں یا صرف بی باہم (خودی سے زیادہ)

۶۲۲۹- سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک شخص مروان کی ولادت میں سے حاکم ہوا اس نے سہل کو بلا پایا اور علم دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھلی دینے کا سہل نے انکار کیا وہ شخص بولا اگر تو کھلی دینے سے انکار کرتا ہے تو کہہ لےت ہو اللہ کی ابو تراب پر سہل نے کہا حضرت علی کو کوئی نام ابو تراب سے زیادہ پسند تھا اور وہ خوش ہوتے تھے اس نام کے ساتھ پکارنے سے وہ شخص بولا اس کا قصہ بیان کرو انکا نام ابو تراب کیوں ہوا؟ سہل نے کہا رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی کو گھر میں نہ پایا آپ نے پوچھا تیرے بچا کا بیٹا کہاں ہے؟ وہ بولیں مجھ میں اور ان میں کچھ باتیں ہوئیں وہ مجھے ہو کر چلے گئے اور یہاں نہیں سوائے رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا مجھ کو حضرت علی کہاں ہیں وہ آیا اور بولا یا رسول اللہ علی مجھ میں سو رہے ہیں آپ علی کے پاس تشریف لے گئے وہ لیٹے ہوئے تھے نور چادر ان کے پہلو سے لٹک ہو گئی تھی اور (ان کے بدن سے) مٹی لگ گئی تھی رسول اللہ ﷺ نے وہ مٹی پونچھا شروع کی اور فرمانے لگے اٹھ اٹھ ابو تراب، اٹھ اٹھ ابو تراب۔

باب: سعد بن ابی وقاص کی فضیلت

۶۲۳۰- ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ایک رات رسول اللہ ﷺ کی آنکھ کھل گئی اور نیند اچاٹ ہو گئی آپ نے فرمایا کاش میرے اصحاب میں سے کوئی نیک بخت رات بھر میری حفاظت کرے حضرت عائشہ نے کہا اس میں ہم کو ہتھیاروں کی آواز معلوم ہوئی رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کون ہے آواز آئی سعد بن ابی وقاص کا یا رسول اللہ! میں حاضر ہوا ہوں آپ کے پاس پہرہ دینے کے لیے حضرت عائشہ نے کہا بھر رسول اللہ ﷺ سو گئے

۶۲۲۹- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اسْتَعْمِلَ عَلِيٌّ النَّدِيمَةَ وَحُلِيَ مِنْ آلِ مَرْثَدَانَ قَالَ فَاذْعَا سَهْلًا بَيْنَ سَعْدٍ فَامْرَأَةٌ اَنْ يَنْشِيَهُمْ عَلِيًّا قَالَ فَاَمَّا سَهْلٌ فَقَالَ لَهُ اَمَّا اِنْ اَبَيْتَ فَقُلْ لَعَنَ اللهُ اَبَا الْفَرَسِ فَقَالَ سَهْلٌ مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اَسْمُ احَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَبِي الْفَرَسِ وَكَانَ كَانَ لِيَمْرُؤُا اِذَا دُعِيَ بِهَا فَقَالَ لَهُ اَسْبِرْنا عَنْ فَعَلِيٍّ لِيَمْ شَعْنِي اَبَا فَرَسٍ قَالَ حَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَبْتَ فَاطِمَةُ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَلَقِيَ ((اَبِيْنَ اَبِيْ عَمَلِيٍّ)) فَقَالَتْ كَانَ تَبْنِي وَتَبْنِي حَرِيَّةَ فَعَاذَنِي فَمَرَجَ فَلَمْ يَلِمْ عَلِيًّا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِيْشَانِ ((اَنْظُرْ اَبِيْنَ)) هُوَ حَفَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هُوَ يَبِي الْفَرَسِ وَكَانَ فَعَاذَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُسْتَطَبِعٌ فَذْ سَفَطَ رِدَآءُهُ عَنْ لَبِيٍّ فَامْرَأَتُهُ فَرَاةٌ فَخَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْسُحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ ((قُمْ اَبَا الْفَرَسِ قُمْ اَبَا الْفَرَسِ))

باب: ابی فضلی سعد بن ابی وقاص

۶۲۳۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَرَفِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ كَيْتَ رَحَلًا صَالِحًا مِنْ اصْحَابِي نَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ وَتَسْمِعُنَا صَوْتَ السَّلَاحِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَاصٍ يَا رَسُولَ اللهِ جِئْتُ اَخْرُسُكَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَدَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۶۲۲۹) ✽ تو رسول اللہ نے علی کا نام ابو تراب رکھا اس وجہ سے ان کو یہ نام لیا یہاں تک کہ اس حدیث سے حضرت علی کی بڑی فضیلت نقل ہو رہی تھی اس لیے کہ سہل نے سہل میں سونا چاہتا ہے اور جو شخص خواب ہو گیا وہ اس کو بلا پایا اور اس کے پاس جانا مستحب ہے۔

حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَةً

یہاں تک کہ میں نے آپ کے غسّالے کی آواز سنی۔

۶۲۳۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ «لَيْتَ وَخَلَا صَلَاحًا مِنْ أَصْحَابِي يَخْرُسُنِي اللَّيْلَةُ» قَالَتْ فَيَسَا نَحْنُ كَذَلِكَ سَمِعْنَا حَسْبَحَةَ صَلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «مَا جَاءَ بِكَ» قَالَ وَقَعَ فِي نَفْسِي حَوْلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجِئْتُ أَخْرَجْتُ فَنَدَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ نَامَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمَيْحٍ فَقَالَا مَنْ هَذَا.

۶۲۳۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرا انا زیادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد سے پوچھا تم کیوں آئے وہ بولے مجھے ڈر ہوا رسول اللہ پر تو میں آیا آپ کی حفاظت کرنے کو۔ آپ نے ان کے لیے دعا کی پھر سو رہے۔

۶۲۳۲- ترجمہ وہی جولوہ پر گزرا۔

۶۲۳۲- عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ لَيْلَةً بَيْنِي وَحَدِيثِ سَلِيمَانَ بْنِ بِلَالٍ.

۶۲۳۳- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لیے جمع نہیں کی (یعنی یوں نہیں فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں) مگر سعد بن مالک (یعنی سعد بن وقاص) کے لیے آپ نے احد کے دن ان سے فرمایا میرے ماں باپ فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے۔

۶۲۳۳- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهُ بِالْأَخْبَرِ غَيْرَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنَّهُ جَعَلَ يَقُولُ «لَهُ يَوْمَ أَحَدٌ أَوْمٌ فَيَذَاكُ أَبِي وَأُمِّي».

۶۲۳۴- ترجمہ وہی جولوہ پر گزرا۔

۶۲۳۴- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ.

۶۲۳۵- سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے جمع کیا اپنے ماں باپ کو میرے لیے احد کے دن۔

۶۲۳۵- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَوَيْ يَوْمَ أُحُدٍ.

۶۲۳۶- ترجمہ وہی جولوہ پر گزرا۔

۶۲۳۶- عَنْ نَحْوِي مِنْ سَعْدِ بْنِ بِلَالٍ قَالُوا.

۶۲۳۷- سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن ان کے لیے جمع کیا اپنے ماں باپ کو سعد نے کہا ایک شخص تھا مشرکوں میں سے جس نے جلا دیا تھا مسلمانوں کو (یعنی بہت مسلمانوں کو قتل کیا تھا) رسول اللہ نے فرمایا میرے لیے سعد فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے میں نے اس کے لیے

۶۲۳۷- عَنْ سَعْدِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ لَهُ أَبَوَيْ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ كَانَ رَسُولٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَنَدَا أَخْرَجِ الْمُتَسَلِّمِينَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «أَوْمٌ فَيَذَاكُ أَبِي وَأُمِّي» قَالَ فَفَرَعْتُ لَهُ

ایک تیر ٹالا جس میں پھان نہ تھا وہ اس کی بٹلی میں لگا اور گرا اور اس کی سرسٹا کھل گئی رسول اللہؐ یہ دیکھ کر رخصتے یہاں تک کہ میں نے آپ کی کھچلیوں کو دیکھا۔

۶۲۳۸- صحابہ بن سعد سے روایت ہے انھوں نے سنا اپنے باپ سے کہ ان کے باپ میں قرآن کی کئی آیتیں اتریں ان کی ماں نے قسم کھائی تھی کہ ان سے کبھی بات نہ کرے گی جب تک وہ اپنا دین (یعنی اسلام کا دین) نہ چھوڑیں گے اور نہ کھائے گی نہ پیوے گی وہ کہنے لگی اللہ تعالیٰ نے تجھے عزم دیا ہے ماں باپ کی اطاعت کر لے کالور میں تیری ماں ہوں تجھ کو عزم کرتی ہوں اس بات کا پھر تین دن تک یوں ہی رہی یہ کہ کھانا نہ پیا یہاں تک کہ اس کو شش آگیا آخر ایک بیٹا اس کا جس کا نام عمارہ تھا کھڑا ہوا اور اس کو پانی پلایا وہ بددعا کرنے لگی سعد کے لیے جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اور ہم نے عزم دیا آدمی کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا لیکن وہ اگر زور دلائیں تجھ پر کہ شریک کرے تو میرے ساتھ اس چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو مت مان ان کی بات (یعنی شرک مت کر) اور وہ ان کے ساتھ دنیا میں دستور کے موافق اور ایک بار رسول اللہؐ کو بہت سافہمت کاماں ہاتھ آیا اس میں ایک کھوار بھی تھی وہ میں نے لے لی اور رسول اللہؐ کے پاس لایا میں نے عرض کیا یہ کھوار مجھ کو انعام دے دیجئے اور میرا مال آپ جانتے ہی ہیں آپ نے فرمایا اس کو وہاں رکھ دے جہاں سے تو نے اٹھائی ہے میں گیا اور میں نے قصد کیا کہ پھر اس کو گدام میں ڈال دوں لیکن میرے دل نے مجھے علامت کی اور میں پھر آپ کے پاس لوٹا میں نے عرض کیا کہ یہ کھوار مجھ کو دے دیجئے آپ نے سختی سے فرمایا رکھ دے اسی جگہ جہاں سے تو نے اٹھائی ہے جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری تھی ہے پوچھتے ہیں لوٹ کی چیزوں کو سعد نے کہا میں یہاں ہوا تو میں نے رسول اللہؐ کو بلا بھیجا آپ تشریف لائے

بِسْمِهِمْ اَلَمْ يَجْعَلْ فَاَصْبَحْتُ حَبْتًا فَسَقَطَ فَاَنْكَسْتُ غُرَّتُهُ فَصَبَحْتُ وَسَوَّلَ اللهُ صَلَّيَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَظَرْتُ بِأَيْ نَوَاجِيزٍ

۶۲۳۸- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ زَلَّتْ فِيهِ آيَاتُ مِنَ الْقُرْآنِ فَإِنْ حَلَّتْ لَمْ يَسْقِ أَنْ لَا تُكَلِّمَهُ أَبَدًا حَتَّى يَكْفُرَ بِدِينِهِ وَلَا تَأْكُلُ وَلَا تَشْرَبُ قَالَتْ رَضِعْتُ أَنْزَلَ اللهُ وَصَلَاتُكَ بِوَالِدَيْكَ وَأَنَا أَمْرًا بِهَذَا فَإِنْ مَنَعْتُكَ لَلَّامًا حَتَّى غَضِبَ عَلَيْهَا مِنْ الْخُفْيَةِ فَقَدِمَ ابْنُ لَهَاءِ الْغَالِ لَهُ عَمْرَاءُ فَسَفَّحُوا فَخَفَلْتُ تَذْغُو عَلَى سَعْدٍ فَأَلْزَمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ عَلَيْهِ قَاتِيَةً وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي وَبَيْنَهُمَا فَاصْطَلِمَ فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا قَالَ رَأْسَبَ وَسَوَّلَ اللهُ صَلَّيَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِسْمِهِ غَيْبَةً غَلِيظَةً فَإِنَّا بَيْنَهُمَا سَبْعٌ فَأَحْدَثَتْ فَأَبْصَحْتُ بِهِ الرَّؤُوسُ صَلَّيَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فَقُلْنِي هَذَا السَّبْعُ مَاذَا مِنْهُ فَوَضَعْتُ خَلْفَهُ فَقَالَ وَدَّعَ مِنْ حَبْتٍ أَحَدَتَهُ فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَلْقِيَهُ فِي الْفُتْحِ لَمْ أَضِئِ نَفْسِي فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ أَغْطِيهِ فَإِنْ فَتَحْتُ لِي سَوْنَهُ ((وَدَّعَ مِنْ حَبْتٍ أَحَدَتَهُ)) قَالَ فَأَلْزَمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْإِفْدَالِ فَإِنْ وَرِعْتَ فَارْزُقِي بِأَيِّ السَّبْعِ صَلَّيَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَابَنِي فَقُلْتُ دَعْهُنِ أَنْفُسَهُنَّ مَنَابِي حَبْتٍ حَبْتٍ فَإِنَّمَا قُلْتُ فَأَلْصَقْتُ قَالَ فَأَنَابَنِي قُلْتُ فَأَلْصَقْتُ فَإِنْ فَسَكَّتْ فَكَانَ بَعْدُ الثَّلَاثُ

میں نے کہا مجھ کو اجازت دیجئے میں اپنے مال کو ہاتھ دوں جس کو چاہوں آپ نے نہ مانا میں نے کہا اچھا ادھا مال ہاتھ دوں آپ نے نہ مانا میں نے کہا اچھا تھائی مال ہاتھ دوں آپ چپ ہو رہے پھر جی حکم ہوا کہ تھائی مال تک بائنا درست ہے۔ سعد نے کہا ایک بار میں انصار اور مہاجرین کے کچھ لوگوں کے پاس گیا انھوں نے کہا اؤ ہم تم کو کھانا کھائیں گے اور شراب پلائیں گے اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی میں ان کے پاس گیا ایک ہارے میں وہاں ایک اونٹ کے سر کا گوشت بھونا گیا تھا اور شراب کی ایک ٹھکڑی تھی میں نے گوشت کھا اور شراب پیا ان کے ساتھ وہاں مہاجرین اور انصار کا ذکر آیا میں نے کہا مہاجرین انصار سے بہتر ہیں ایک شخص نے سری کا ایک ٹکڑا لیا اور مجھے ۱۸ میرے ناک میں دھم لگا میں نے رسول اللہ سے بیان کیا جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری شراب اور جوار اور قحان اور پائے یہ سب نجاست ہیں شیطان کے کام ہیں۔

۶۲۳۹- سعد نے کہا میرے باپ میں چار آیتیں اتریں مہاجرین کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری شیعہ نے زیادہ کیا کہ سعد نے کہا آخر لوگ جب میری ماں کو کھانا کھانا پاتے تو اس کا منہ ایک کلاڑی سے کھولتے پھر کھاتے اس کے منہ میں ڈالتے اس روایت میں یہ ہے کہ سعد کی ناک پر بارہ اور ان کی ناک چر گئی پھر ان کی ناک ہمیشہ چری رہی۔

۶۲۴۰- سعد سے روایت ہے یہ آیت مت دور کر ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے مالک کو صبح اور شام چھ آدمیوں کے باپ میں اتری ان میں میں تھا اور عبد اللہ بن مسعود بھی تھے مشرک کہتے تھے آپ ان لوگوں کو اپنے نزدیک رکھتے ہیں۔

۶۲۴۱- سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم چھ آدمی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے مشرکوں نے کہا آپ ان لوگوں کو اپنے پاس

حائروا قال واثبت على نحر من الانصار واليهما جرين فقالوا نعال نطعنك ونسحق خمرًا وذلك كل ان نحرهم الخمر فان ماكنهم في حشر والحق الكسبان فذا راس خزور مشوي عندهم وزق من حشر فان ماكنث وشربت منهم فان فاذكوت الانصار واليهما جرين عندهم فقلت فلهما جرون غير من الانصار قال فاحذر رجل اخذ لحيته فركب فخرتي به فخرج بالي ماكنث رسول الله صلى الله عليه وسلم فاحضرته فالتزم الله عز وجل في نهي نفسه شان الخمر بما الخمر والتيسير والانساب والالزام رخص من عقل الشيطان.

۶۲۳۹- عن مصعب بن سفيان عن ابيه انه قال انزلت في اربع آيات وساق الحديث يعني حديث زهير عن سفيان وزاد في حديثه شعبه قال فكانوا اذا اترافوا ان يطعموها خمرًا فلما بعثتم لم يؤخروها وهي خويبه اليها فخرت به الف سعد فخره وكان الف سعد مذكور.

۶۲۴۰- عن سعد بن في وثا نفرة الذين يذنون رثهم بالعناد والفضي قال نزلت في ستة انا وان مسعود بينهم وكان المشركون قالوا لا ندني هؤلاء.

۶۲۴۱- عن سعد بن في كانا مع النبي صلى الله عليه وسلم سنة نحر فقال فمشركون

لَقَسِيَّ ﷺ اطْرُدْهُمَا لَنَا بِخَيْرِ نَوْدٍ غَلَبًا قَالِ
وَكُنْتُ اَنَا وَابْنُ مَسْلُومٍ وَرَجُلٌ مِنْ هَذِلٍ وَبَلَالٌ
وَرَجُلَانِ لَسْتُ اُسْتَمِيهَمَا مَوْفَعٌ فِي نَفْسِي وَرَسُولُ
اللّٰهِ ﷺ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَخْفَ فَخَدْتُ نَفْسَهُ
فَاَنْزَلَ اللّٰهُ غَرًّا وَجُلًّا وَلَا تَطْرُدُ الْاَبْدَانُ يَذْعُوْنَ
رَأْفَتَهُمْ بِالْعَنَادَةِ وَالْغَنِيِّ يَمُرُّوْنَ وَحَمَّةً

۶۲۴۲- عَنْ اَبِي غُثَمَانَ قَالَ لَمَّ نَبِيُّ مَعَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ بِلَالٍ الْاَبْدَانِ قَالَتْ فِيْهِنَّ
رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٌ عَنْ حَدِيْثِهِمَا

بَابُ مَنْ قَضَا بِلِ طَلْحَةَ وَ الزُّبَيْرِ
۶۲۴۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ يَقُوْلُ نَذَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ
النَّاسَ يَوْمَ الْحَنْدِ قَالَتْ فَقَذَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَذَبَهُمْ
فَقَذَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَذَبَهُمْ فَقَذَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ
النَّبِيُّ ﷺ ((بَلَّغْ نَبِيَّ خَوَارِجِيَّ وَخَوَارِجِيَّ
الزُّبَيْرِ))

۶۲۴۴- عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بَشَى
حَبِيْبَتِي اَبِي عُبَيْدَةَ

۶۲۴۵- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ اَنَا
وَعُمَرُ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ يَوْمَ الْحَنْدِ مَعَ السَّوْءِ فِي
اَحْكَمِ حَسَانٍ فَكَانَ يُطَالِئُ لِي مَرَّةً فَاَطْرُقُ وَاُطَالِئُ
لَهُ مَرَّةً فَيَنْظُرُ فَكُنْتُ اطْرُقُ اَبِي اِبْدَا مَرَّةً عَلٰى فَرَسِهِ
فِي السَّلَاحِ اَبِي تَمِيٍّ فَرَأَيْتُهُ قَالَ وَاَحْزَنِي عَبْدُ اللّٰهِ
بِنَ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ فَذَكَرْتُ
ذَلِكَ لَامِي فَقَالَ وَرَأَيْتَنِي يَا تَمِيٍّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَنَا
وَاللّٰهُ لَأَصْغُرَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِرَأْيِي لِيَوْمِ

سے پاک دیکھے یہ جرات نہ کریں گے ہم پر ان لوگوں میں میں تھا
ابن مسعود تھے اور ایک شخص بذیل کا تھا اور بال اور دو شخص
اور تھے جن کا میں عام نہیں لیتا آپ کے دل میں جو اللہ نے چاہا
آیا آپ نے دل ہی دل میں یا نہیں کہیں حب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
اماری مست پکان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام
اور چاہتے ہیں اس کی رضامندی۔

۲۳۴۲- ابو عثمان سے روایت ہے ان دنوں میں جب رسول اللہ
آتے تھے (کاغذوں سے) بھٹے دن کوئی آپ کے ساتھ نہ رہا سوا
طلحہ اور سعد کے۔

باب: حضرت طلحہ اور حضرت زبیرؓ کی فضیلت
۶۲۴۳- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے
حنفق کے دن لوگوں کو جہاد کی ترغیب دی زبیرؓ نے جواب دیا کہ
حاضر اور مستعد ہوں پھر آپ نے بلایا تو زبیرؓ نے جواب دیا پھر
آپ نے بلایا تو زبیرؓ نے جواب دیا آخر آپ نے فرمایا پھر
ایک خاص صاحب ہو ۲۳ ہے اور میرا خاص صاحب زبیرؓ ہے۔

۶۲۴۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرنا

۶۲۴۵- عبد اللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے میں اور عمرو بن ابی سلمہ
حنفق کے دن عورتوں کے ساتھ تھے حسان بن ثابت کے قلم
میں تو کبھی وہ جھک جاتا میرے لیے میں دیکھتا اور کبھی میں جھک جاتا
اس کے لیے وہ دیکھتا میں اپنے آپ کو پہچان لیتا جب وہ گھوڑے پر
ٹپکتے اٹھیاد ہاتھ سے ہوائے بنی قریظ کی طرف پھر میں نے یہ ذکر
کیا اپنے ہاپ سے انھوں نے کہا جیسا تو نے مجھے دیکھا تھا میں نے کہا
ہاں انھوں نے کہا قسم خدا کی اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے میرے لیے جمع کرویا اپنے ہاپ کو اور فرمایا خدا ہوں تجھ پر

میں باپ میرے۔

۶۲۴۶- ترجمہ وحی ہے جو اوپر گزرا

فَإِنْ ((فَذَلِكُمْ أَبِي وَأُمِّي))

۶۲۴۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُومٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْفَتْحِ كُنْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي الْإِطْلَمِ الَّذِي فِيهِ شِسْوَةٌ بَعْثَى بِسُوءَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَنَاقَى الْخَبِيثِ بَعْثَى حَدَّثَ بَيْنَ مَنَّهُمْ فِي هَذَا الْإِسْلَامِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْثُومٍ فِي الْخَبِيثِ وَلَكِنْ أَدْرَجَ الْفَيْصَةُ فِي خَبِيثِهِ حَتَّى قَالَ عَنْ أَبِي مَرْثُومٍ

۶۲۴۷- عَنْ أَبِي مَرْثُومٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ زَوْجُ بَنِي وَغَمْرٍ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَخَرَّكَتُ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَهَذَا فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ))

۶۲۴۸- عَنْ أَبِي مَرْثُومٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَلَى حَبَلٍ حِرَاءٍ فَخَرَّكَتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اسْكُنْ حِرَاءَةَ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ)) وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَابْنُ بَنِي وَغَمْرٍ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَنَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

۶۲۴۹- عَنْ جَسَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَمَّا خَرَجَ أَتَيْنَا رَافِعًا مِنْ الَّذِينَ اسْتَحْبَاوْا إِلَيْهِ وَكَرَّسُوا مِنْ بَيْنِ مَا أَصْنَعُهُمْ الْفَرْجُ

۶۲۴۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ حرا پہاڑ پر تھے اور آپ کے ساتھ ابو بکر اور عمر اور علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر تھے اس کا پتھر پڑا رسول اللہ نے فرمایا تم چالے حرا تیرے نوپر کوئی نہیں ہے مگر نبی یا صدیق یا شہید (نبی حضرت تھے اور صدیق ابو بکر باقی سب شہید ہیں علم سے مارے گئے یہاں تک کہ طلحہ اور زبیر بھی)۔

۶۲۴۸- ترجمہ وحی جو اوپر گزرا

۶۲۴۹- حضرت عائشہ نے عروہ بن زبیر سے کہا اللہ کی قسم تمہارے دونوں باپ (یعنی زبیر اور ابو بکر) ان لوگوں میں سے تھے جن کا ذکر اس آیت میں ہے الَّذِينَ اسْتَحْبَاوْا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا اصْلَحَهُمُ الْقَرْحُ یعنی جن لوگوں نے اطاعت کی اللہ اور اس کے رسول کی رخصی ہونے پر بھی (ابو بکر عروہ کے باپ نہ تھے) تھے تاکہ کو بھی باپ کہتے ہیں۔

۶۲۵۰- عَنْ جِشَامِ بْنِ الْإِسْثَاوِ وَزَادَ نَعْنِي أَنَا
بِكُرٍّ وَكَرٍّ

۶۲۵۱- عُرْوَةُ قَالَ خَالَتُ لِي غَالِبَةُ كَانَ
أَبُوكَ مِنَ الَّذِينَ اسْتَحْأَوْا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ
مَا أَتَاهُمْ الْفُرْعُ.

باب: ابو عبیدہ بن جراحؓ کی فضیلت

۶۲۵۲- أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ لِكُلِّ
أُمَّةٍ أَمِيًّا وَإِنْ أَمِيتَ أُمَّتَهُ أَمِيًّا غِيْدَةً مِنْ
الْفُرْعِ»

۶۲۵۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أُمَّ
الْمُؤْمِنِينَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقَالُوا: أَمِيتَ نَسًّا رَجُلًا يُعَلِّمُ السِّيَةَ
وَالْإِسْلَامَ قَالَ فَأَخَذَ يَدَ أَبِي غِيْدَةَ فَقَالَ: «هَذَا
أَمِيْنُ هَذِهِ الْأُمَّةِ»

۶۲۵۴- عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ لَعْلُ نَحْرَانَ
بِأَبِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَمِيتَ إِيَّانَا رَجُلًا أَمِيًّا فَقَالَ: «وَاللَّعْنُ إِيَّاكُمْ
وَجَاءَ أَمِيًّا حَقٌّ أَمِيْنٌ حَقٌّ أَمِيْنٌ» قَالَ
فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَمِيتَ أَمِيًّا غِيْدَةً مِنْ
الْفُرْعِ.

۶۲۵۵- عَنْ أَبِي بَشِيْرٍ بَعْدَ الْإِسْثَاوِ نَحْوَهُ.

باب: سیدنا حسن اور سیدنا حسینؓ کی فضیلت

۶۲۵۶- أَبُو بَرِزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

(۶۲۵۶) یعنی سیدنا حسن سے جو کوئی میت کرے اس سے بھی رحمت کریمان اللہ الہیت کی میت ایسی مہربان ہے کہ اس وجہ سے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: لا یحسن (اللہم! إني أحبُّه فأحبّه وأحب من أحبّه))
نے فرمایا حسن کے لیے یا اللہ میں اس کو چاہتا ہوں یعنی اس سے
محبت رکھتا ہوں تو بھی محبت رکھ اس سے اور محبت رکھ اس سے جو
محبت رکھے اس سے۔

۶۲۵۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
عَرَضْتُ نَحْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَهْلِي لَا يَكْتَلِي وَلَا يَكْتَلِمُ حَتَّى
يَأْتِيَ شَوْقِي فَيَتَفَاعَ ثُمَّ يَصْرَفُ حَتَّى أَتِي
عِيَاهُ فَأُطِيبُهُ فَقَالَ ((الَمْ لَكُنْ لَكُنْ لَكُنْ))
يَعْنِي حَسَنًا فَقُلْنَا إِنَّهُ إِنَّا نَحِبُّهُ إِنَّهُ بَانَ
نُعْسَلُهُ وَنُقِيسُ بِهِمَا فَلَمْ يَنْتَ إِلَّا بِهَاءِ نَسْنَى
حَتَّى اضْطَرَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اللَّهُمَّ
إِنِّي أَحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبْ مَنْ أَحِبَّهُ))
۶۲۵۸- عَنْ عُكْرَمَةَ بْنِ عَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ
الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاقِبِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ
يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ))
۶۲۵۹- عَنْ الْأَكْبَرِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ وَاصْبَعًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاقِبِهِ وَهُوَ
يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ))
۶۲۶۰- عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ قُدْتُ
بِالنَّبِيِّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنِ
وَالْحُسَيْنِ بِعَقْلَةِ أَهْلِ الشَّهَادَةِ حَتَّى أَذْهَبَتْهُمْ حُمُرَةُ

۶۲۵۸- براہین عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے
سیدنا حسن کو رسول اللہ ﷺ کے کانہ سے پردیکھا اور آپ فرماتے
تھے یا اللہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ۔

۶۲۵۹- ترمذی جلد ۱۲

۶۲۶۰- یاس نے اپنے باپ (سید بن الاکبر) سے حال انہوں نے
کہا میں نے اس سفید بچہ کو کھینچا جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اور سیدنا حسن اور سیدنا حسین سوار تھے یہاں تک کہ ان کو

۶۲۵۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
عَرَضْتُ نَحْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَهْلِي لَا يَكْتَلِي وَلَا يَكْتَلِمُ حَتَّى
يَأْتِيَ شَوْقِي فَيَتَفَاعَ ثُمَّ يَصْرَفُ حَتَّى أَتِي
عِيَاهُ فَأُطِيبُهُ فَقَالَ ((الَمْ لَكُنْ لَكُنْ لَكُنْ))
يَعْنِي حَسَنًا فَقُلْنَا إِنَّهُ إِنَّا نَحِبُّهُ إِنَّهُ بَانَ
نُعْسَلُهُ وَنُقِيسُ بِهِمَا فَلَمْ يَنْتَ إِلَّا بِهَاءِ نَسْنَى
حَتَّى اضْطَرَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اللَّهُمَّ
إِنِّي أَحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبْ مَنْ أَحِبَّهُ))

۶۲۵۸- عَنْ عُكْرَمَةَ بْنِ عَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ
الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاقِبِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ
يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ))
۶۲۵۹- عَنْ الْأَكْبَرِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ وَاصْبَعًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاقِبِهِ وَهُوَ
يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ))
۶۲۶۰- عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ قُدْتُ
بِالنَّبِيِّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنِ
وَالْحُسَيْنِ بِعَقْلَةِ أَهْلِ الشَّهَادَةِ حَتَّى أَذْهَبَتْهُمْ حُمُرَةُ

اللہ سے آدمی اللہ جل جلالہ کا محبوب بن جاتا ہے باللہ کو ہم کو قائم رکھ اللہ کی محبت پر نور لگا دیتی محبت پر نور مٹ کر ان کی محبت پر ہر چہ
سومن کو رسول اللہ تعالیٰ کے کسی کی محبت نہ چاہیے پر اللہ کے رسول کی نور رسول اللہ کے اللہ کی محبت اور صحابہ کرام کی محبت اور حقیقت اللہ کی محبت
ہے تو اللہ سے واللہ ہے اور نوروں سے بواسطہ۔

۶۲۶۳- ترجمہ وحی جو لو پر گزرا

۶۲۶۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْرٍ

۶۲۶۳- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس کا سردار اسامہ بن زید کو کیا لوگوں نے اس کی سرداری پر طعن کیا (کہ ایک لوجہ ان شخص کو بیسے بیسے مہاجرین اور انصار کا آپ نے افسر کیا) جب رسول اللہ ﷺ گھڑے ہوئے اور فرمایا اگر تم طعن کرتے ہو اسامہ کی سرداری میں تو اہل تم طعن کر چکے ہو اس کے پاس کی سرداری میں اس سے پہلے اور قسم خدا کی اس کا باپ سرداری کے لائق تھا اور سب لوگوں میں وہ میرا زیادہ پیارا تھا اور اب اسامہ اس کے بعد سب لوگوں میں مجھے پیارا ہے۔

۶۲۶۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْمًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أَسْمَةً مِنْ زَيْدٍ فَقَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِفْرَاقِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((إِنْ تَطْعَمُوا فِي إِفْرَاقِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَمُونَ فِي إِفْرَاقِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِ وَائِهِمُ اللَّهُ إِنْ كَانَ لَخَلِيفًا لِإِبْرَاهِيمَ وَإِنْ كَانَ لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسُ إِلَيَّ وَإِنْ هَذَا لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسُ إِلَيَّ بَعْدَهُ)).

۶۲۶۵- ترجمہ وحی ہے جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے تو میں وصیت کرتا ہوں اسامہ کے ساتھ سلوک کرنے کی وہ تم میں ٹیکہ بنت لوگوں میں ہے۔

۶۲۶۵- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي أُوَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهَوَّ عَنِ الْيَهُودِ ((إِنْ تَطْعَمُوا فِي إِفْرَاقِهِ يُرِيدُ أَسْمَةً مِنْ زَيْدٍ فَقَدْ طَعَمْتُمْ فِي إِفْرَاقِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ وَائِهِمُ اللَّهُ إِنْ كَانَ لَخَلِيفًا لَهَا وَائِهِمُ اللَّهُ إِنْ كَانَ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَائِهِمُ اللَّهُ إِنْ هَذَا لَهَا لَخَلِيفٌ يُرِيدُ أَسْمَةً مِنْ زَيْدٍ وَائِهِمُ اللَّهُ إِنْ كَانَ لَأَحَبُّهُمْ إِلَيَّ مِنْ بَعْدِهِ فَأَوْصِيكُمْ بِذِي فَائَةٍ مِنْ صَاحِبِيكُمْ)).

باب: عبد اللہ بن جعفرؓ بن ابی طالب کی فضیلت

باب: فَصَائِلُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ

۶۲۶۶- عبد اللہ بن ابی ملکہ سے روایت ہے عبد اللہ بن جعفر نے عبد اللہ بن زبیر سے کہا تم کو یاد ہے جب میں اور تم اور امین عباسؓ رسول اللہ ﷺ سے ملے تھے تو آپ نے ہم کو سوار کر لیا اور تم کو چھوڑ دیا (اس لیے کہ سواری پر زیادہ جگہ نہ ہو گی)۔

۶۲۶۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ يَا زُبَيْرُ هَلْ تَرَى أَنَّكَ تَكُونُ بِأَنْ تَقْلِبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَتَلْتَ وَائِهِمُ اللَّهُ قَالَ نَعَمْ فَخُشْنَا وَتَرَكْنَا.

(۶۲۶۳) پہلے آپ نے زید کو لشکر کا سردار کر کے بھیجا تھا اور شام میں فرید ہوئے اس لیے حضرت نے دوبارہ لشکر کئی کی اور سرداری ان کے بیٹے کو دی تاکہ ان کو باپ کا رنج نہ ہو اور ہے یہ کہ وہ بہ نسبت اور ان کے لڑائی میں زیادہ کوشش کریں گے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرداری اور حکومت میں بڑا اثر لیاقت ہے اگر لیاقت نہ ہو تو قدامت اور کن بڑا ہے۔

۶۲۶۷- عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهْبَادِ بِمَنْثَلِ حَدِيثِهِ
ابْنِ عُكْبَةَ وَابْنِ أَبِيهِ.

۶۲۶۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ
سَفَرٍ تَلَفَّى بِصَيْحَانِ أَكْبَلَ تَبَوَّاهُ قَالَ وَإِنَّهُ قَدِمَ مِنْ
سَفَرٍ فَسَبَّحَ بِبِكْرَةٍ مِائَتَيْنِ تَبَوَّاهُ ثُمَّ جَاءَهُ
بِأَخْبَرِ ابْنِي فَاطِمَةَ فَأَرَادَهُ حَلْفَهُ قَالَ فَأَذْبَحُوا
الْمَدِينَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ نَفْسًا وَاجِدَةً.

۶۲۶۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تَلَفَّى بَنَاءً قَالَ فَتَلَفَّى
بِي وَبِالْحُسَيْنِ أَوْ بِالْحُسَيْنِ قَالَ فَحَمَلُوا أَحَدَنَا
بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْآخَرَ حَلْفَهُ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ.

۶۲۷۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَرَادَنِي
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ مَلَكًا فَاسْرُ بِي حَدِيثًا
لَا أَخَذْتُ بِهِ أَحَدًا مِنْ النَّاسِ.

بَابُ فَضَائِلِ خَدِيجَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا

۶۲۷۱- عَنْ عَلِيٍّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ يَقُولُ «عَجْرُ بَسَالِهَا مَوْتُهُمْ بَنَتْ جَعْفَرًا
وَعَجْرُ بَسَالِهَا خَدِيجَةُ بَنَتْ عَوْنًا» قَالَ أَوَّ
كَرْتُمْ وَأَشَارَ وَصَحَّحَ إِلَى الشَّيْخَةِ وَالْأَخْرَجَ.

۶۲۷۲- عَنْ أَبِي ثَوَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «كَمَلُ مِنَ الرِّجَالِ

۶۲۷۱) یعنی ہر ایک اپنے نکاح میں سب عورتوں سے افضل ہے اب وہی امر کہ ان دونوں میں کون افضل ہے اس کو بیان نہیں کیا۔

۶۲۷۲) اس حدیث سے بعض نے استدلال کیا ہے کہ وہ دونوں مرد تھے لیکن صحیح ہے کہ وہ عورتیں تھیں بلکہ وہی حدیث اور
متفق ہے اعلیٰ اس پر کہ عورتیں ہی تھیں اور شہید

ہوئی سوا مہر کم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بیوی کے اور عائشہ کی فضیلت اور عورتوں پر لکھی ہے جیسے شریک فضیلت اور کھانوں پر (نوی نے کہا اس حدیث سے یہ نہیں نکلا کہ حضرت عائشہ حضرت مریم اور آسیہ سے افضل ہیں کیونکہ احتمال ہے کہ مراد فضیلت سے اس امت کی عورتوں پر ہوئے۔

۶۳۷-۶۳۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں آپ کے پاس آئی ہیں ایک برتن کے گراس میں سالن ہے یا کھانا ہے یا شربت ہے پھر جب وہ آدیں تو آپ ان کو سلام کیے ان کے پروردگار کی طرف سے اور میری طرف سے اور ان کو خوشخبری دے دیجئے ایک گھر کی جنت میں جو خولدار موتی کا بنا ہوا ہے اس میں غل ہے نہ کوئی تکلیف ہے۔

۶۳۹-۶۴۰- شعبہ نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ کو خوشخبری دی ایک گھر کی جنت میں؟ انھوں نے کہا ہاں آپ نے ان کو خوشخبری دی ایک گھر کی جنت میں جو خولدار موتی کا ہے اس میں شور و غل ہے نہ تکلیف ہے۔

۶۴۱- ترجمہ وی جو اوپر گزرا۔

۶۴۲- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے خوشخبری دی حضرت خدیجہ کو ایک گھر کی جنت میں۔

۶۴۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے کسی عورت پر اتار رکھ نہیں کیا جتنا خدیجہ پر کیا وہ میرے نکاح سے تین برس پہلے مر چکی تھیں اور یہ رکھ میں اس وقت کرتی جب آپ خدیجہ کا ذکر کرتے (اور ان کی تعریف کرتے) اور پروردگار نے آپ کو حکم دیا تھا کہ خدیجہ کو خوشخبری دیں ایک مکان کی جنت میں جو خولدار موتی کا بنا ہوا ہے اور آپ بکری داغ کرتے

كَبِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النَّسَاءِ غَيْرُ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَآسِيَةَ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ وَإِنَّ فُضِّلَ عَائِشَةُ عَلَى النَّسَاءِ كَفَعْلِي التَّيْبَةِ عَلَى مَنَابِرِ الطُّغَمَاءِ۔

۷۲۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ جِبْرِيلُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْكَ مَعَهَا إِهَادٌ فِيهِ إِهَادٌ أَوْ مَلْعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَإِنَّا هِيَ أَتَتْكَ فَغَطَّرْنَا عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ وَبَشَّرْنَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ فَضْلِهِ لَا مَصْحَبَ فِيهِ وَلَا نَعْبَتَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَغْلُ سَمِعْتُ وَلَمْ يَغْلُ فِي الْحَدِيثِ وَبَشَّرَ.

۶۲۷۴- عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُوْمَيٍّ أَكُنَّا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَشَّرَ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ فَضْلِهِ لَا مَصْحَبَ فِيهِ وَلَا نَعْبَتَ.

۶۲۷۵- عَنْ أَبِي أُوْمَيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۶۲۷۶- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَشَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ عَزِيمٍ فِي الْجَنَّةِ.

۶۲۷۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غُرْتُ عَلَى لَمْرَأَةٍ مَا غُرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَلَقَدْ هَمَّكَتُ فَنَنْ أَنْ تَبْرَأَ خَنِي يَبْلُغَ سَبْعِينَ لِمَا كُنْتُ أَسْتَفْتِي بِذِكْرُهَا وَلَقَدْ لَمَرْتُ رَبُّهَا عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَبْشَرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ فَضْلِهِ فِي الْجَنَّةِ وَإِنْ كُنَّا لَنَدْبِغُ الشَّاةَ ثُمَّ نَهْدِيهَا إِلَى عَالِيَتِهَا.

تھے پھر حدیث کی سہیلیوں کے پاس اس کا گوشت بھیجتے تھے۔

۶۲۷۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کی دسیوں پر رنگ نہیں کیا البتہ حدیجہ پر کیا اور میں نے ان کو نہیں پایا رسول اللہ ﷺ جب کبریٰ ذبح کرتے تو فرماتے اس کا گوشت حدیجہ کے عزیزوں کو بھیجو۔ ایک دن میں نے آپ کو طعمہ کیا اور کہا حدیجہ آپ نے فرمایا مجھے ان کی محبت خدا سے تعالیٰ نے ذائل دی۔

۶۲۷۹- ترمذی ہی نوادر گزرد

۶۲۸۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے اتار رنگ آپ کی کسی لباسی پر نہیں کیا جتنا حدیجہ پر کیا کیونکہ آپ ان کا ذکر بہت کرتے اور میں نے تو حدیجہ کو کبھی دیکھا بھی نہ تھا۔

۶۲۸۱- حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حضرت حدیجہ پر دوسرا نکاح نہیں کیا یہاں تک کہ دوسرے نہیں۔

۶۲۸۲- حضرت عائشہ سے روایت ہے ہالہ بنت خویلد حضرت حدیجہ کی بہن (آپ کی سالی) نے اجازت مانگی رسول اللہ کے پاس آنے کی آپ کو حدیجہ کا اجازت مانگنا پایا آپ خوش ہوئے اور فرمایا یا اللہ ہالہ بنتی خویلد کی مجھے رنگ آ یا میں نے کہا آپ کیا یاد کرتے ہیں قریش کی بڑھیوں میں سے ایک بڑھیہ کے سرخ سوزھوں والی (یعنی انتہائی بڑھیہ جس کے ایک دانت بھی نہ ہو اور نری سرفی سرفی ہو دانت کی سفیدی باطل نہ ہو) چلی پڑیوں والی وہ سرفی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بہتر عورت دی (جو ان ہاکرہ پیسے میں ہوں کہ قاضی نے کہا عورتوں کو ایسا رنگ معاف ہے کیونکہ یہ ان کا طبعی ہے اور اسی واسطے آپ نے حضرت عائشہ کو ایسا کہنے سے منع نہ کیا اور میرے نزدیک اس کی وجہ یہ تھی کہ عائشہ کم سن تھیں اور شاید بالغ بھی نہ ہوئی ہوں اس وجہ سے آپ ان پر فحاش نہ ہوئے۔

۶۲۷۸- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا عَجَزْتُ عَلَى نِسَاءِ هَيْسٍ ﷺ بِلَا عَلَى حَدِيْجَةَ وَزَيْ لَمْ أَكْرِهْهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدُ ذَبْحِ الشَّاةِ يَقُولُ ((اُرْسِلُوْا بِهَا اِلَى اصْدِقَاءِ حَدِيْجَةَ)) قَالَتْ مَا عَصَيْتُهُ يَوْمًا فَقُلْتُ حَدِيْجَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اِنِّي لَفَدُ زُوْلَفٍ خِيَهَا))

۶۲۷۹- جِشَامُ بَهْدَا الْاِسْلَامُ بَحْرُ حَبِيْبَتِ اَيُّيْ اَسَامَةُ بِلَى قِصَّةِ الشَّاةِ وَلَمْ يَذْكُرْ تَرْكَادَةَ مَعْنَهَا.

۶۲۸۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا عَجَزْتُ لَنِسَاءٍ ﷺ عَلَى اَسْرَافُوْ مِنْ نِسَائِهِ مَا عَجَزْتُ عَلَى حَدِيْجَةَ لَكُنْتُ دَكْرَهُ اِيَّاهَا وَمَا رَأَيْتُهَا قَطُّ.

۶۲۸۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَخْرُوجْ نِسِي ﷺ عَلَى حَدِيْجَةَ حَتَّى مَاتَتْ.

۶۲۸۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنْتُ هَالَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ اُحْتِ حَدِيْجَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَفَ اسْتَبْدَلَا حَدِيْجَةَ فَارْتَاخَ لِذَلِكَ فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ هَالَةَ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ)) فَمَرَفْتُ فَقُلْتُ وَمَا نَذْكُرُ مِنْ غُضُوْبٍ مِنْ عَجَابٍ فَرَفَعَنِيْ خَيْرُهُ الشُّكْرُكَ هَذِكْتُ فِي الدُّعْرِ فَالْهَذِكُ اللَّهُ خَيْرًا بِنَهَا.

بَابُ فَضَائِلِ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ

۶۲۸۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَرِيضُكَ فِي الشَّامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ جَانِبِي بِلَا الْمَلِكِ لِي سَرَفَةٌ مِنْ خَيْرٍ فَيَقُولُ هَذِهِ امْرَأَتُكَ فَأَكْثِفُ عَنْ وَجْهِكَ فَإِذَا أَنْتَ هِيَ قَالُوا إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُصْهِبُ))

باب: ام المؤمنین حضرت عائشہ کی فضیلت

۶۲۸۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تجھے خواب میں دیکھا تین راتوں تک (نبوت سے پہلے یا نبوت کے بعد) ایک فرشتہ تجھ کو ایک سفید حربے کے ٹکڑے میں لایا اور مجھے کہنے لگایے آپ کی عورت ہے میں نے میرا منہ کھولا تو وہ توغلی میں نے کہا اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو ایسا ہی ہوگا (یعنی یہ عورت مجھے ملے گی اگر کوئی اور تعبیر اس خواب کی نہ ہو)۔

۶۲۸۴- عَنْ جِشَامِ بْنِ عَرْوَةَ بَعْدَ الْإِسْلَامِ نَحْوَهُ.

۶۲۸۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنِّي قَالَعُكُمْ إِذَا كُنْتُمْ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتُمْ عَلَيَّ غَضَبِي)) قَالَتْ فَقُلْتُ وَمِنْ أَيْنَ نَعْرِفُ ذَلِكَ قَالَ ((إِمَّا إِذَا كُنْتُمْ عَنِّي رَاضِيَةً فَلَنْتُمْ تَقُولِينَ لَا وَزَبْ مُخْشِبٍ وَإِذَا كُنْتُمْ غَضَبِي قُلْتُمْ لَا وَزَبْ إِبْرَاهِيمَ)) قَالَتْ قُلْتُ أَهَلْ رَأَيْتُ مَا رَأَيْتُ؟

۶۲۸۴- ترجمہ وہی جو لوہے گزر رہا ہے۔
۶۲۸۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا میں جان لیتا ہوں جب تو مجھ سے خوش ہوتی ہے اور جب ناخوش ہوتی ہے میں نے عرض کیا کہ جو کر آپ جان لیتے ہیں آپ نے فرمایا جب تو خوش ہوتی ہے تو کہتی ہے نہیں قسم قسم کے رب کی اور جب ناراض ہو جاتی ہے تو کہتی ہے نہیں قسم قسم کے رب کی میں نے عرض کیا ہے کہ قسم قسم کے رب کی یا رسول اللہ میں آپ کا نام چھوڑ دیتی ہوں (جب آپ سے ناراض ہوتی ہوں)۔ یہ طعنہ حضرت عائشہ کا اسی رنگ کے باب سے ہے جو عورتوں کو معاف ہے اور وہ ظاہر میں ہوتا ہے دل میں حضرت عائشہ رسول سے کبھی ناراض نہ ہوتیں۔

۶۲۸۶- عَنْ جِشَامِ بْنِ عَرْوَةَ بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَى قَرْوَةَ لَا وَزَبْ إِبْرَاهِيمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا نَعُدُّهُ.

۶۲۸۷- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَلْبَسُ بِالْجَنَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ وَكَانَتْ تَأْتِينِي

۶۲۸۶- ترجمہ وہی جو لوہے گزر رہا ہے۔
۶۲۸۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ گڑبوں سے کھینچتی تھیں رسول اللہ ﷺ کے پاس انھوں نے کہا میری

(۶۲۸۷) کا ضعیف ہے کہ اس حدیث سے یہ لگتا ہے کہ گڑبوں سے کھینچ کر دھست ہے اور یہ ممکن ہے کہ قصور اس میں سے کیونکہ اس کھیل میں عورتوں کی تعلیم ہے خانہ داری کے امور کی اور علماء نے جان کر کہا ہے گڑبوں کی تلخ اور شرار کو در نام مالک سے اس کی کرہت ہے

بھولیاں آئیں اور رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر غائب ہو جائیں (شرم سے اور ڈر سے) آپ صحن کو میرے پاس بھیج دیجئے۔
۶۲۸۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

صَوَّابِي فَكُنْ تَقِيْعِيْنَ مِنْ رُسُوْلِ اللهِ ﷺ
قَالَتْ فَكُنْ رُسُوْلُ اللهِ ﷺ لِيَسْرَتَهُنَّ اَيْلِيْ
۶۲۸۸- عَنْ هِشَامِ بْنِ اَبِيْ شَامَةَ وَقَالَ فِيْ
خَدِيْجَةَ خَرِبَ كُنْتُ اَلْعَبَّ بِالْبَنَاتِ فِيْ نَبِيٍّ
وَعَنْ اَلْعَبَّ

۶۲۸۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے لوگ میری
پاری کا انتظار کیا کرتے جس دن میری پاری ہوتی تھی بھیجے تاکہ
آپ خوش ہوں۔

۶۲۸۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ النَّاسَ
كَانُوا يَنْتَحِرُونَ بِهَا فَيُلْعَمُ يَوْمَ عَائِشَةَ يَنْتَقِرُونَ
بِذَلِكَ مَرْضَاةَ رُسُوْلِ اللهِ ﷺ

۶۲۹۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ کی بیویوں نے طائرہ زہرا آپ کی ساجزادی کو آپ کے پاس
بھیجا انھوں نے اجازت مانگی آپ لینے ہوئے تھے میرے ساتھ
میری چادر میں آپ نے اجازت دے دی انھوں نے عرض کیا یا رسول
اللہ آپ کی بیویوں نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے وہ چاہتی ہیں
آپ انصاف کریں ان کے ساتھ ابو قحافہ کی بیٹی میں (یعنی جنتی
محبت ان سے رکھتے ہیں اتنی ہی اوروں سے رکھیں یہ امر اختیاری
نہ تھا اور سب باتوں میں تو آپ انصاف کرتے تھے) اور میں
خاموش تھی آپ نے فرمایا اے بیٹی کیا تو وہ نہیں چاہتی جو میں
چاہوں وہ پولیس یا رسول اللہ میں تو وہی چاہتی ہوں جو آپ چاہیں
آپ نے فرمایا تو محبت رکھو عائشہ سے سختی سے فاطمہ انھیں اور بیویوں
کے پاس لگیں ان سے جا کر اپنا کہنا اور رسول اللہ کا فرمانا بیان کیا وہ
کہنے لگیں ہم سمجھتی ہیں تم کچھ تمہارے کام نہ آئیں اس لیے پھر چلاؤ
رسول اللہ کے پاس اور کہو آپ کی یہاں انصاف چاہتی ہیں ابو قحافہ
کی بیٹی کے مقدمہ میں (ابو قحافہ حضرت ابو بکر کے باپ تھے تو
حضرت عائشہ کے دادا ہوئے درہا کی طرف بہت دے سکتے ہیں)

۶۲۹۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا رُوِيَ عَنْهَا رُوِيَ
اَلْبَيْهَقِيُّ ﷺ قَالَتْ اُرْسِلْ اُرْوَاْجُ اَلْبَيْهَقِيِّ ﷺ
فَاعِيْشَةُ بِنْتُ رُسُوْلٍ ﷺ اَيْ رُسُوْلُ اللهِ ﷺ
فَاَسْتَأْذَنَتْ عَلَيْهِ وَهَوَّ مُصْطَفًى رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ فَاَوْدَعَ لَهَا فَقَالَتْ يَا رُسُوْلَ اللهِ اِنْ
اُرْوَاْحَكَ اُرْسَلْتَنِيْ اِلَيْكَ فَاسْتَأْذَنَ الْعَدْلُ فِيْ اَلْبَيْهَقِيِّ
اَيْ مَحَاْفَاةً وَاَلَا سَأَلَتْهُ قَالَتْ فَقَالَ لَهَا رُسُوْلُ
الله ﷺ ((اَيُّ بَيْتَةٍ اَلْتَنِيْ تُحِبُّنِ مَا اُحِبُّ))
فَقَالَتْ بَنِيْ قَالِ ((فَاُحِبُّنِيْ هَذِيْ)) قَالَتْ
فَقَالَتْ فَاُحِبُّنِيْ جِيْنَ سَمِعَتْ ذَلِكَ مِنْ رُسُوْلِ
الله ﷺ فَرَحْنَتْ اَيْ اُرْوَاْجُ اَلْبَيْهَقِيِّ ﷺ
فَاَحْبَرْتَهُنَّ بِالَّذِيْ قَالَتْ وَبِالَّذِيْ قَالَ لَهَا رُسُوْلُ
الله ﷺ فَقُلْنَ لَهَا مَا نَرَوْكَ اَعْيَبَ عَنَّا مِنْ شَيْءٍ
فَاَجَابَنِيْ اَيْ رُسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَوِيْ لَهٗ اِنْ
اُرْوَاْحَكَ اُسْتُدْلِكَ الْعَدْلُ فِيْ اَلْبَيْهَقِيِّ مَحَاْفَاةً
فَقَالَتْ فَاُحِبُّنِيْ وَاللهُ لَا اُكَلِّمُهُ يَبِيْهَا بُدَا قَالَتْ

اور رسول ہے اور جہود ملکہ کا قول یہی ہے کہ ان سے کھینچو رست ہے اور ایک طائفہ کا یہ قول ہے کہ یہ حکم منسوب ہے تصویروں کی حدیث
سے۔ (تذوی)

حضرت عائشہ نے کہا تم خدا کی قسم میں تو حضرت عائشہ کے مقدمہ میں اب بھی رسول اللہ سے شکوکہ کروں گی حضرت عائشہ نے کہا آخر آپ کی بیویوں نے ہم اہل بیت کو آپ کے پاس بھیجا اور میرے برابر کے خرچہ میں آپ کے سامنے وہی تھیں اور میں نے کوئی عورت ان سے زیادہ دیدار اور خدا سے ڈرنے والی اور بچی بات کہنے والی اور ناجور نے والی اور خیرات کرنے والی نہیں دیکھی اور نہ ان سے بڑھ کر کوئی عورت اپنے نفس پر زور ڈالنی تھی اللہ تعالیٰ کے کام میں اور حد تک میں فقط ان میں ایک تیزی تھی (یعنی طہر خدا اس سے بھی دو جلدی پھر چائیں اور مل جائیں اور سلام ہو جائیں) انھوں نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے اجازت دی اسی حال میں کہ آپ میری چادر میں تھے جس حال میں عائشہ آئی تھیں انھوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی بیویاں انصاف چاہتی ہیں ابو قحافہ کی بیٹی کے مقدمہ میں میری کہ کہ مجھ پر آئیں اور زبان درازی کی اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کو کچھ رہی تھی کہ آپ مجھے اجازت دیجئے ہیں جواب دینے کی یا نہیں یہاں تک کہ مجھ کو معلوم ہو گیا کہ آپ جواب دینے سے برا نہیں مانیں گے تب تو میں بھی ان پر آئی اور تھوڑی سی دیر میں ان کو بند کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ابو بکر کی بیٹی ہے (کسی ایسے دینے کی لڑکی نہیں ہے جو تم سے دب جائے)۔

عَائِشَةُ قَالَتْ أُرْوَاهُ النَّبِيُّ ﷺ وَتَبَّ بَنَاتُ مُحَمَّدٍ زَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ النَّبِيُّ ﷺ تَسَابِيحُ مِنْهُنَّ فِي الْعَمَلَةِ جُنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَزْ أَمْرًا قَطُّ حَيْرًا فِي هَذِهِ بَيْنَ زَيْنَبٍ وَآلِئِ بِلَى وَلَمَّا دَخِلَتْ خَدِيبًا وَأُوصِلَ لِلرَّجِيمِ وَلَعَلَّهَا مَصْدَقًا وَأَشَدَّ لِيَذَلًا بِنَفْسِهَا فِي غُلَسَلِ قَلْبِي فَصَدَّقْتُ بِهِ وَتَقَرَّبْتُ بِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ جِدِّهِ كَأَنَّهُ بَيْنَا تَسْرِعُ مِنْهَا الْفِتْنَةُ قَالَتْ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَعَ عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا عَلَى الْخَاتَمِ الَّتِي دَخَلَتْ قَائِلَةً عَلَيْهَا وَهَوَّ بِهَا فَأَذِنَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَرْوَاحَنَا أُرْسِلَتْ بَيْنَكَ يَسْأَلُكَ الْعَذَلُ فِي هَذِهِ أُمِّي فَخَاتَمَةٌ قَالَتْ ثُمَّ وَفَعْتُ يَمِي فَاسْتَطَاعَتْ عَلَيَّ وَأَنَا أَرْغَبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْغَبُ طَرَفَهُ خَلَّ يَأْذَنُ لِي فِيهَا قَالَتْ فَلَمْ تَخْرُجْ زَيْنَبُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا اتَّعِيزُ قَالَتْ فَلَمَّا وَفَعْتُ بِهَا لَمْ أَتَشَبَّهَا حَتَّى أَتَحَبَّبْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ فَذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَّكُمْ ((إِنَّهَا أُمِّي نَكْرُ))۔

۶۲۹۱- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِهَذَا فِي أَمْنِي عَمْرٍ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا وَفَعْتُ بِهَا لَمْ أَتَشَبَّهَا أَنْ أَتَحَبَّبْتُ عَلَيْهَا

۶۲۹۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقْتَضِي

اور فرماتے تھے کل میں کہیں ہوں گا کل میں کہیں ہو گا یہ خیال کر کے کہ ابھی میری باری میں دیر ہے پھر میری باری کے دن اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلا لیا میرے سینہ اور حلق میں (یعنی آپ کا سر مبارک میرے سینہ سے لگا ہوا تھا)۔

۶۲۹۳- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے وفات سے پہلے اور تک لگائے ہوئے تھے میرے سینہ پر میں نے کان لگایا آپ فرماتے تھے یا اللہ بخش دے مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور ملا دے مجھ کو اپنے رفیقوں سے۔

۶۲۹۴- ترجمہ وحی جو اوپر گزرا

۶۲۹۵- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں سنا کرتی تھی کہ کوئی نبی نہیں مرے گا یہاں تک کہ اس کو اختیار دیا جائے گا نہ ناس دے اور آخرت میں جانے کا پھر میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ کی بیماری میں جس میں آپ نے وفات پائی اس وقت آواز آپ کی بھاری تھی آپ نے فرمایا ان لوگوں کے ساتھ کہ جن پر تو نے احسان کیا نبی اور صدیق اور شہید اور نیک بخت لوگوں میں سے اور اچھے رفیق ہیں یہ لوگ۔ اس وقت میں بھی ان کو اختیار ملا۔

۶۲۹۶- ترجمہ وحی جو اوپر گزرا

۶۲۹۷- سہل سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے تندرستی کی حالت میں کوئی نبی نہیں مرا یہاں تک کہ اس نے اپنا ٹوکنا جنت میں دیکھ نہیں لیا اور اختیار نہیں ملا دیا جائے کے لیے حضرت عائشہ نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت آیا تو آپ کا سر میری ران پر تھا آپ ایک ساعت تک بیوش رہے پھر ہوش میں آئے اور اپنی آنکھ چھت کی طرف لگائی اور فرمایا اللہ بلند رفیقوں کے ساتھ کر (یعنی پیغمبروں کے ساتھ جو اعلیٰ سطحیں

نَقُولُ لَنْ اِذَا الْيَوْمِ لَنْ اَنَا غَدًا مَشِيْطًا يَوْمِ غَايَةِ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِيْ فَجِئَتْهُ لَلَّهِ سَخِرِيْ وَنَحْرِيْ۔

۶۲۹۳- عَنْ غَايَةِ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ كَلَّا لَا يَمُوْتُ وَهُوَ مُشَبِّهُ اِلٰى سَنَدِيْعًا وَاسْتَنْتَ اِلَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَارْحَمْنِيْ بِالرَّحْمٰنِ))۔

۶۲۹۴- عَنْ جَنَابِ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَثَلِ۔

۶۲۹۵- عَنْ غَايَةِ وَحِيٍّ اَللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَتَبْتُ اَسْمَعُ اَنَّهُ لَنْ يَمُوْتُ نَبِيٌّ حَتّٰى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرْجَبِ الَّذِيْ سَاتَ فِيْهِ وَاحِدَتُهُ نَحْنُ يَقُوْلُ مَعَ الْيَمِيْنِ اَنَعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالشّٰهِيْدَةِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسَنُ لَّوْلِيْكَ وَهَيْدَا قَالَتْ فَطَلَسْتُهُ حَبْرَ حَبِيْبٍ۔

۶۲۹۶- عَنْ سَهْلِ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَثَلِ۔

۶۲۹۷- عَنْ غَايَةِ وَحِيٍّ اَللّٰهُ عَنْهَا رَوٰجَ بَسِيٍّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ صَاحِبٌ ((اِنَّهُ لَمْ يَفْصَحْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يُرَى نَفْعُهُ فِي الْخَيْرِ ثُمَّ يُخَيَّرُ)) قَالَتْ غَايَةُ فَلَمَّا رَوٰكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَسَتْهُ عَلٰى فَجِئَتْهُ سُبْحَتِيْ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ اَتَانِيْ فَاَشْخَصَ بَصَرَهُ اِلٰى اَسْتَمَعَ ثُمَّ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ الرَّحِيْمُ الرَّحِيْمُ))

میں رہتے ہیں) حضرت عائشہؓ نے کہا اس وقت میں نے کہا آپ ہم کو اختیار کرنے والے نہیں اور مجھے یاد آئی وہ حدیث جو آپ نے فرمائی تھی میری حالت میں کوئی نبی نہیں مرا یہاں تک کہ اس نے اپنا ٹکڑا جنت میں دیکھ نہ لیا ہو اور اس کو اختیار نہ ملا ہو حضرت عائشہؓ نے کہا یہ آخری کلمہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللھم الوفیق الاعلیٰ۔

۶۲۹۸- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب سفر کو جاتے تو قرعہ ڈالتے اپنی عورتوں پر ایک بار قرعہ مجھ پر اور ام المومنین حفصہ پر آپام دونوں آپ کے ساتھ نکلتیں اور آپ جب رات کو سفر کرتے تو حضرت عائشہؓ کے ساتھ چلتے ان سے باتیں کرتے ہوئے حفصہ نے عائشہ سے کہا آج کی رات تم میرے اونٹ پر چڑھو اور میں تمہارے اونٹ پر چڑھتی ہوں تم دیکھو گی جو تم نہیں دیکھتی تھیں اور میں دیکھوں گی جو میں نہیں دیکھتی تھی حضرت عائشہؓ نے کہا اچھا اور وہ حفصہ کے اونٹ پر سوار ہوئیں اور رات کو رسول اللہ ﷺ آئے دیکھا تو اس پر حفصہ ہیں آپ نے سلام کیا اور انہی کے ساتھ بیٹھ کر چلے یہاں تک کہ منزل پر اترے اور حضرت عائشہؓ نے آپ کو نہ پایا (رات بھر ان کو غیرت آئی جب اتریں تو وہ اپنے پاؤں اور غرا (گھاس) میں ڈالیں اور کہیں یا اللہ مجھ پر مسلط کر ایک پتھو یا سانپ جو مجھ کو ڈسے یوسے وہ تو میرے رسول ہیں میں ان کو کچھ کہہ نہیں سکتی۔

۶۲۹۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عائشہ کی فضیلت اور عورتوں پر ایسی ہے جیسے شہ

قالت عائشہ قلت یا رسول اللہ لا یحارونا قالت عائشہ وعرفت الحديث الذي كان يحدثنا به وهو صحيح من قوله يا لم نقص نبي قط حتى نرى متفردة من الجنة ثم يصر قالت عائشہ فكانت تلك اجرة كلمة تكلم بها رسول الله ﷺ قوله ((اللهم الوفیق الاعلیٰ))

۶۲۹۸- عن عائشہ رضي الله عنها قالت كان رسول الله ﷺ إذا خرج أفرغ من يمينه فملأت القرفة على غيبتة وحفصة فخرجنا معه خبيعا وكان رسول الله ﷺ إذا كان بالشبل سار مع عائشہ يتحدث معها فقالت حفصة بغيتة لما تركين الشبل بعيري وأركب بعيرك فتنطرين والظلم قالت نلى فركبت عائشہ على بعير حفصة وركبت حفصة على بعير عائشہ فجاء رسول الله ﷺ إلى بي سار عائشہ وعليه حفصة فسلم ثم سار معها حتى نزلوا فالتفت عائشہ فمأزمت قلما نزلوا جعلت تحتل وجعلها بين الفاذير وتقول يا رسو سلط علي غفرتي أو حنة تلذغني رسولك ولا أستطيع أن أقول له شيئا.

۶۲۹۹- عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال سمعت رسول الله ﷺ صلي الله عليه وسلم

(۶۲۹۸) یہ حضرت عائشہؓ نے رقبہ اور غیرت کی وجہ سے کیا اور وہ عورتوں کو معاف ہے جیسے گورچنگا سب نے کہا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ باری باری رہا میرا میرا عورت کے پاس آپ پر وہاں نہ قرار نہ حفصہ یا کام کیوں کر میں اور یہ کہ ضروری نہیں اس لیے کہ اگر باری آپ پر وہاں بھی وہاں بھی سفر میں چلتے اور عورت کے پاس جاسکتا ہے اسی طرح حضرت میں بھی کہ ضروری کام کے لیے اور عورت اور اس کے ساتھ بھر ملے اور نہ لگاؤ۔ (توہی)

(ایک کھانا ہے روٹی اور گوشت سے ملا کر بنایا جاتا ہے) کی فضیلت باقی کھانوں پر۔

۶۳۰۰- ترجمہ وحی جو اوپر گزر رہی

۶۳۰۱- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے (یعنی عائشہؓ سے) جبرئیل تم کو سلام کہتے ہیں انھوں نے کہا علیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

۶۳۰۲- ترجمہ وحی جو اوپر گزر رہی

۶۳۰۳- ترجمہ وحی ہے جو اوپر گزر رہی ہے۔

۶۳۰۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جبرئیل تم کو سلام کہتے ہیں میں نے کہا علیہ السلام ورحمۃ اللہ حضرت عائشہؓ نے کہا آپ دیکھتے تھے جو میں نہیں دیکھتی تھی۔

باب: ام زرع کی حدیث کا بیان

۶۳۰۵- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے عہدہ عورتیں بیٹھیں اور ان میں سے ہر ایک نے یہ اقرار کیا اور عہد کیا کہ اپنے اپنے خاوندوں کی کوئی بات نہ چھپا دیں گی۔

جبکہ عورت نے کہا میرا خاوند گویا دے لوٹ کا گوشت ہے جو ایک دشاہ گز پر پڑا کی چوٹی پر رکھا ہوتا تو وہاں تک صاف راستہ ہے کہ کوئی چہرہ جاوے اور وہ گوشت مٹا ہے کہ لایا جاوے۔

دوسری عورت نے کہا میں اپنے خاوند کی خبر نہیں پہنچا سکتی میں زرتی ہوں اگر بیان کروں تو پورا بیان نہ کر سکوں گی

يَقُولُ ((فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النَّسَاءِ كَفَضْلِ الْفَرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ))۔

۶۳۰۰- عَنْ أَنَسٍ عَنْ فَيْسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِبَيْتِهِ وَكَسَى فِي حَبِيبَتِهِمَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ خَدِيمٌ بِسْتِجِلٍّ لَّهُ سَمِعَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ۔

۶۳۰۱- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا ((إِنَّ جَبْرِيْلَ يَفْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ)) قَالَتْ فَقُلْتُ وَغَلِيْبَةُ السَّلَامِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ۔

۶۳۰۲- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا۔

۶۳۰۳- عَنْ وَكِيعٍ أَنَّ هَذَا الْإِسْلَامَ بَقِيَّةٌ۔

۶۳۰۴- عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((يَا عَائِشَةُ هَذَا جَبْرِيْلُ يَفْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ)) قَالَتْ فَقُلْتُ وَغَلِيْبَةُ السَّلَامِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قُلْتُ وَهُوَ نَرَى مَا لَا نَرَى۔

باب ذخیرہ حدیث اُم زرع

۶۳۰۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ خَلَسَ بِحَذِي غَضْرَةَ مُرَاةً مُتَعَادِلَةً وَتَعَادِلَتُ أَنْ لَا يَكْتُمَنَّ مِنْ أَحِبَّاءِ أَزْوَاجِهِمْ شَيْئًا قَالَتْ الْكُلُّى رُوَيْحِي لَحْمٌ حَتْلٍ عَتَّ عَلَى رَأْسِي حَتْلٍ وَغَرَّ لَا سَهْلٌ فَرَّتَنِي وَنَا سَمِيْنٌ فَبَسَلْتُ قَالَتْ الثَّانِيَةُ رُوَيْحِي لَا أَتُبُّ حَبْرَةَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَهْرَهُ إِنْ أَذْكَرَهُ أَذْكَرُ عَمْرَةَ وَبَحْرَةَ قَالَتْ الثَّالِيَةُ رُوَيْحِي الْعَشَقُ إِنْ أَنْطَقُ أَنْطَقُ وَإِنْ أَسْكَنْتُ أَسْكَنْتُ قَالَتْ الرَّابِعَةُ

وَلَوْ لَمْ يَأْكُلْهُ وَأَشْرَبَ فَانْقَضَ لَمْ يَبْرَأْ
فَمَا لَمْ يَبْرَأْ يَبْرَأْ غُكُومَهَا وَنَشَأَ فَسَاحُ
لَمْ يَبْرَأْ يَبْرَأْ مِمَّا لَمْ يَبْرَأْ يَبْرَأْ مِمَّا لَمْ يَبْرَأْ
كَمَلَتْ شَطْبُهُ وَبَشِطُهُ ذَوَاعُ الْخَفَرَةِ بَشَتْ
أَبْرَأْ يَبْرَأْ فَمَا بَشَتْ أَبْرَأْ يَبْرَأْ يَبْرَأْ
وَلَوْ لَمْ يَبْرَأْ يَبْرَأْ يَبْرَأْ يَبْرَأْ يَبْرَأْ
خَابَرَةُ أَبْرَأْ يَبْرَأْ فَمَا خَابَرَةُ أَبْرَأْ يَبْرَأْ
سَبِيحَتَا نَبِيْنَا وَلَا تَقْتُ مِيرَتَا تَقْتَا وَلَا تَقْتَا
تَقْتَا تَقْتِيْنَا فَتَقْتُ حَرَجُ أَبْرَأْ يَبْرَأْ
وَلَوْ لَمْ يَبْرَأْ يَبْرَأْ يَبْرَأْ يَبْرَأْ يَبْرَأْ
لَهَا كَلْفَهَاتِيْنِ بَلْعَانِ مِنْ نَحْتِ خَضِرَا
بَرْتَالِيْنِ فَطَلْقِي وَنَكَحْتَا فَكَحْتَا نَعْدَا
رَحَلَا سَرَبَا رَسِبَ خَرَبَا وَأَخَذَ سَطْبَا وَأَزَاخَ
عَلِيْ نَعْمَا نَرَبَا وَأَطْطَابِي مِنْ كُلِّ رَابِحَةٍ
زَوْجَا فَالْ كَلْبِي لَمْ يَبْرَأْ وَبِجَرِي أَتْلَقَلْبِي فَلَوْ
خَسَفَتْ كُلُّ شَيْءٍ أَطْطَابِي مَا بَلَّغَ أَتْلَقَلْبِي أَبْرَأْ
أَبْرَأْ يَبْرَأْ فَمَا بَشَتْ فَمَا لَمْ يَبْرَأْ يَبْرَأْ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَحْتَا لَكَ كَلْبِي
يَبْرَأْ يَبْرَأْ))

ساتھیں عورت نے کہا میرا خاوند نامر دے یا شری
نہایت احمق ہے کہ کام نہیں کرنا جانتا سب جہاں بھر کے جب
اس میں موجود ہیں ایسا عالم ہے کہ تیرا سر پھوڑے یا تھام توڑے یا
سر اور ہاتھ دونوں مروڑے۔
آٹھویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند بوس زرب
ہے (زرب ایک خوشبودار گھاس ہے) اور چھوٹے میں نرم جیسے
فرگوش (یہ قریب ہے یعنی اس کا ظاہر اور باطن دونوں اچھے ہیں)۔
نویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند اونچے گل والا ہے
پرستے والا (یعنی قند آور) بڑی راکھ والا (یعنی خلی ہے) اس کا پادر چنی
خاند بیٹھ گرم رہتا ہے تو راکھ بہت نکلتی ہے (اس کا گھر نزدیک ہے
گھس اور مسافر خانہ سے) یعنی سرد اور گرمی ہے اس کا نظر باری ہے۔
دسویں عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک
ہے مالک افضل ہے میری اس قریب سے اس کے اونٹوں کے
بہت شر خانے ہیں اور کتر چراگ ہیں (یعنی ضیافت میں اس
کے یہاں لائٹ بہت ذراغ ہو کر آتے ہیں اس سب سے شر خانوں
سے جنگل میں کم چرنے جاتے ہیں) جب کہ لائٹ ہاٹے کی آواز
سننے ہیں اپنے ذراغ ہونے کا یقین کر لیتے ہیں (ضیافت میں راگ
اور ہاٹے کا معمول تھا اس سب سے ہاٹے کی آواز سن کے غلوٹوں
کو اپنے ذراغ ہونے کا یقین ہو جاتا تھا)۔

گیارہویں عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام
ابو ذراغ ہے سو وہ کیا خوب ابو ذراغ ہے اس نے ذراغ سے میرے
دونوں کان جھٹائے اور چرچلے سے میرے دونوں ہانڈ بھرے (یعنی
مجھ کو سونکا کیا اور مجھ کو بہت خوش کیا) سو میری جان بہت چین

بہلی عورت نے کہا میرا خاوند گواہے اوت کا گوشت ہے جو ایک دودھ گزرا ہوا کی چوٹی پر رکھا ہوتا تو وہیں تک صاف
دانت سے کوئی چڑھا دے اور نہ دو گوشت سونا ہے کہ لایا جانے تکلیف آتا کہ مطلب یہ ہے کہ میرے خاوند میں کوئی غول نہیں اور اس کے
ساتھ سرائی میں غربت بھی نہیں بلکہ غرور اور غارت ہے اور بد خلق بھی ہے۔

میں رہی مجھ کو اس نے بھیڑ بکری والوں میں پایا جو پہاڑ کے کنارے
رہتے تھے سو اس نے مجھ کو گھوڑے اور اونٹ اور کھیت اور غرس کا
مالک کر دیا (یعنی میں نہایت ذلیل اور محتاج تھی اس نے مجھ کو
باعزت اور مالدار کر دیا) میں اس کی بات کرتی ہوں وہ مجھ کو برا
نہیں کہتا سوتی ہوں تو جگر کر دیتی ہوں (یعنی کچھ کام کرنا نہیں
پڑتا) اور چیتی ہوں تو سیراب ہو جاتی ہوں ماں ابو ذرؓ کی سو کیا
خوب ہے ماں ابو ذرؓ کی اس کی بڑی بڑی ٹھنڈی کٹادہ اور کشادہ
گھر۔ بیٹا ابو ذرؓ کا سو کیا خوب ہے بیٹا ابو ذرؓ کا اس کی خواب گاہ
جیسے تھوڑا کامیان (یعنی نازنین بدن ہے) اس کو آسودہ کر دیتا ہے
طوں کا ہاتھ (یعنی کم خور ہے) بیٹی ابو ذرؓ کی سو کیا خوب ہے بیٹی
ابو ذرؓ کی اپنے ماں باپ کی تابعدار اپنے لباس کے بھرنے والی
(یعنی موٹی ہے) اور اپنے موت کی رشک (یعنی اپنے خاندان کی
پیاری ہے اس واسطے اس کی موت اس سے جلتی ہے)۔ لونڈی
ابو ذرؓ کی کیا خوب ہے لونڈی ابو ذرؓ کی ہماری بات مشہور نہیں
کرتی ظاہر کر کے اور ہمارا کھانا نہیں لے جاتی اٹھا کر اور ہمارا گھر
آلودہ نہیں رکھتی کوڑے سے۔ ابو ذرؓ باہر نکلا جب کہ مشکوں
میں دودھ مقنا جاتا تھا (گھی نکلنے کے واسطے) سودہ ملا ایک عورت
سے جس کے ساتھ اس کے دو لڑکے تھے جیسے دو چیتے اس کی گود
میں دو اناروں سے کھینچتے تھے سو ابو ذرؓ نے مجھے طلاق دے دی اور
اس عورت سے نکاح کیا پھر میں نے اس کے بعد ایک سردار مرد
سے نکاح کیا عمدہ گھوڑے کا سوار اور تیز باز اس نے مجھ کو چوپائے
چانور بہت دیے اور اس نے مجھ کو ہر ایک مویشی سے جوڑا جوڑا دیا
اور اس نے مجھ سے کہا کہ اے ام ذرؓ اور نکلا اپنے لوگوں کو

اور پانچویں عورت نے کہا ہمارا نکاح جب گھر میں آتا ہے تو چیتا ہے اور جب باہر نکلا ہے تو شیر ہے نووی نے کہا یہ بھی حریف
ہے اور چیتے سے یہ فرض ہے کہ بہت سوتا ہے اور اپنے مال اور اسباب کے گھر سے غافل ہو جاتا ہے اور باہر شیر ہے یعنی شہار اور بہار ہے کوئی
میں ابن ابی ہاشم نے کہا چیتے سے یہ فرض ہے کہ گھر میں آتے ہی چیتے کی طرح گھر پر گرتا ہے اور جماع بہت کرتا ہے اور گنگی پیلا سق ہے۔

سواگر میں جمع کروں جو دوسرے خاندان نے دیا تو ابو ذر کے چھوٹے برتن کے برابر بھی نہ پہنچے (یعنی دوسرے خاندان کا احسان پہلے خاندان کے احسان سے نہایت کم ہے) حضرت عائشہؓ نے کہا رسول اللہؐ نے مجھ سے فرمایا میں حیرے لیے ایسا ہوں جیسے ابو ذر تمام ذر کے لیے (یعنی ویسی) تیری خاطر کہتا ہوں اور سب باتوں میں تجھ پر ضروری نہیں تو آپؐ نے طلاق نہیں دی حضرت عائشہؓ کو اور یہ نفیبت میں داخل نہیں جو عورتوں نے اپنے خاندانوں کا ذکر کیا کیونکہ انھوں نے اپنے خاندانوں کا نام نہیں لیا اور جب تک نام لے کر کسی کی برائی نہ کرے وہ نفیبت نہیں دوسرے یہ کہ یہ عورتیں باجول ہیں یہ اگر نفیبت بھی کرتی ہوں تو کیا عہد ہے اور اس وقت میں اگر کوئی عورت اپنے خاندان کی برائی کرے ان لوگوں کے سامنے جو اس کے خاندان کو بچھڑاتے ہوں تو وہ نفیبت ہو جائے گی تو نام نہ لیوے (نذری)۔

۶۳۰۶ - ترجمہ وی ہے جو گزرا کچھ لفظوں کا اختلاف ہے۔

٦٣٠٦- عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ أَنَسٍ قَالَ قَالَ حَبِيبَةُ طِبْنَةُ وَلَمْ يَبْشُرْ وَقَالَ قَلِيلٌ الْمَسْرُوحِ وَقَالَ وَصَفَرُ رِذْنَةٍ وَعَمِيرُ بَسَالَةٍ وَعَقْرُ حَارِثَةٍ وَقَالَ وَلَا تَنْتَبِهِ بِرَبِّكَ تَقِينًا وَقَالَ وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ دَاحِيَةٍ رُوحًا.

بَابُ مَنْ لَفْظًا لِقَا طِمَّةً

باب: حضرت فاطمہ زہراؑ کی فضیلت

۶۳۰ء - مسور بن خرمہ سے روایت ہے انھوں نے شامول
 ائمہ سے حजरہ آپ فرماتے تھے کہ بشام بن مغیرہ کے بیٹوں نے
 مجھ سے اجازت مانگی اپنی بیٹی کا نکاح کرنے کے لیے علی بن ابی
 طالب سے (یعنی ابو جہل کی بیٹی کا جس کے نکاح کے لیے حضرت
 علی نے پیام دیا تھا) تو میں اجازت نہ دوں گا نہ دوں گا نہ دوں گا البتہ
 اس صورت میں اجازت دیتا ہوں کہ علی میری بیٹی کو طلاق دیں
 اور ان کی بیٹی سے نکاح کر لیں اس لیے کہ میری بیٹی ایک ٹکڑے

٦٣٠٧- عَنْ أَبِي سَوْوَدٍ بْنِ مَحْرُومَةَ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَيْمَنِ وَهُوَ يَقُولُ ((إِنَّ أَبِي هِشَامَ بْنَ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنَنِي أَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ فَقُلْتُ لَهُ أَتَدْعُوَنِي أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْكَ فَقُلْتُ لَا أَذْنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا أَذْنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا أَذْنُ لَهُمْ إِلَّا أَنْ يَجِبَ مِنْ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يَخْلُقَ إِلَيْنِي وَيَكْخُجَ إِلَيْنِهِمْ فَإِنَّمَا إِلَيْنِي تَضَعُ مَنِي يَرْبِيَنِي مَا رَأَيْتُهَا

وَيُؤْتِيهِمَا مَا أَتَاهَا ۖ

میرا شک میں ڈالنا ہے مجھ کو جو اس کو شک میں ڈالنا ہے اور ایذا ہوتی ہے مجھ کو جس سے اس کو ایذا ہوتی ہے (اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ کو ایذا پہنچا کر حال میں حرام ہے اگرچہ ایذا کا سبب امر مباح ہو دوسرا نکاح کرنا اگرچہ جائز تھا پر جب غلطی ہو اس کی وجہ سے رنج ہو گا اور آپ کو ان کے رنج کی وجہ سے رنج ہو گا اس لیے آپ نے متح کر دیا جو کہ کمال شفقت کے طبعی اور غلطی پر دوسرے یہ کہ شاید حضرت غلط کسی فتنہ میں پڑ جائیں رنج کی وجہ سے جو عورتوں کا طبعی امر ہے۔)

۸۳۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٣٠٨- عَنْ فَيْسُورَ بْنِ مَحْمُوتَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّمَا قَابِلَةٌ بِفَضْلَةٍ مِنِّي يُؤْتِيَنِي مَا آفَأَهَا)) .

۶۳۰۹- سیدنا زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ جب مدینہ میں آئے یزید بن معاویہ کے پاس سے یزیدنا حسین کی شہادت کے بعد قتلے ان سے مسود بن حمرہ اور یوحنا آپ کا کچھ کام ہو تو مجھ کو قسم فرمائیے سیدنا زین العابدین نے فرمایا کچھ نہیں مسود نے کہا آپ رسول اللہ ﷺ کی گواہی کو دے دیجئے کیونکہ میں دارتا ہوں لوگ آپ سے زبردستی اس کو چھین نہ لیں قسم خدا کی اگر وہ گواہ آپ مجھ کو دے دیں گے تو کوئی اس کو نہ لے سکے گا جب تک میری چان میں چان ہے اور حضرت علی نے ابو جہل کی بیٹی کو بیام دیا حضرت فاطمہؓ کے ہوتے ہوئے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ خطبہ سناتے تھے لوگوں کو اس منبر پر اور ان دنوں میں پانچ ہو چکا تھا آپ نے فرمایا فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے اور مجھے ڈر ہے کہ ان کے دین پر کوئی آفت آوے پھر بیان کیا اپنے ایک داماد کا جو عبد مٹس کی اولاد میں سے تھے (یعنی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا) اور قرطبہ کی ان کی رہشہ داری کی اور فرمایا انھوں نے جو بات مجھ سے

٦٣٠٩ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا أَنَّهُمْ
سَمِعُوا قَدِيمًا الْمَدِينَةَ مِنْ عَبْدِ رَيْدِ بْنِ مَعْلُوكَ
كَتَلَ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ وَرَحِمَهُ اللَّهُ عَنْهُمْ لَيْثَةً
فَمَسُورُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ
خَاصَّةٍ لَأُزَيِّرَ بِهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ لَا قَالَ لَهُ هَلْ
أَنْتَ مُطْعَمٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَلَمْ
يَكُنْ أَطْعَمْتَنِيهِ لَمْ يَحْلَسْ إِلَيْهِ أَبَدٌ حَتَّى تَلْعَقَ
نَفْسِي إِذْ عَلَيَّ مِنْ أَبِي طَالِبٍ خَطْبٌ بَشَتْ أُمِّي
بِحَبْلِ عَلَى فَاطِمَةَ فَسَبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى بَيْتِهِ هَذَا
وَأَنَا زَوْجِيذٌ مُحْبِلٌ فَقَالَ ((إِذْ فَاطِمَةُ مِنِّي
وَأَنِّي أَخْشَوْفُ أَنْ تَقُصَّ فِي ذِينَهَا)) قَالَ ثُمَّ
ذَكَرَ سَبِيلًا لَهُ مِنْ رَأْيِ عَبْدِ شَمْسٍ فَأَتَى عَلَيْهِ
فِي مَسَافِرِهِ إِذْهُ فَاحْشَنَ قَالَ ((خَلَّيْنِي

فَصَدَّقْنِي وَوَعَدْنِي فَأَوْفَى لِي وَأَنِّي لَسْتُ
أَحْرَمَ حَلَالًا وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا وَلَكِنَّ وَاللَّهِ لَا
تَجْزِعُ بَنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَبَنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ مَكَانًا وَاجِدًا أَبَدًا».

۶۳۱۰- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ الْبُسَيْرَ بْنَ
مُخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا بْنَ أَبِي طَالِبٍ حَطَبَ
بَنْتُ أَبِي سَهْلٍ وَبَنَتَهُ فَاطِمَةَ بَنْتُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذَلِكَ
فَاطِمَةُ أَتَتْ هَبِيبُ مَتْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ لَهُ إِذَا فَوْتُكَ يَخْشَوْنَ أَتَيْتَ لَنَا نَعُصِبُ
إِنَّا لَكُنَّ وَهَلَّا عَلَيْنَا كَمَا أَنَّ أَبِي سَهْلٍ كَانَ
الْمُسَوِّدَ فَقَامَ هَبِيبُ مَتْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَمِعَتْهُ حِينَ تَسْتَبِيحُ ثُمَّ قَالَ «أَنَا نَعْدُ قَائِلِي
أَنْكَحْتُكِ أَبَا الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ لِحَدَّثَنِي
فَصَدَّقْنِي وَإِنَّ فَاطِمَةَ بَنْتُ مُحَمَّدٍ مُضْغَةٌ مِنِّي
وَأَنَا أَكْرَمُ أَنْ يَغْضَوْهَا وَإِنَّمَا وَاللَّهِ لَا تَجْزِعُ
بَنْتُ رَسُولِ اللَّهِ وَبَنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ عِنْدَ رَجُلٍ
وَاجِدٍ أَبَدًا» قَالَ فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْبَيْتَ.

۶۳۱۱- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۶۳۱۲- عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فَسَارَعَا فَبَكَتْ
ثُمَّ سَارَعَا لَمْ يَسْبِكَنَّ فَلَمَّا تَغَابَتْ غَابَتْ فَقُلْتُ
إِعْاطِمَةَ مَا هَذَا أَلَيْسَ سَارِعًا بِرَسُولِ اللَّهِ

کی دہائی تھی اور جو وعدہ کیا وہ پورا کیا اور میں کسی حلال کو حرام
نہیں کرتا اور نہ حرام کو حلال کرتا ہوں لیکن قسم خدا کی اللہ کے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک جگہ
جمع نہ ہوں گی۔

۶۳۱۰- سورہ بن حرمہ سے روایت ہے حضرت علیؑ نے ابو جہل
کی بیٹی کو پیام دیا اور ان کے نکاح میں حضرت فاطمہؑ جیسے رسول
اللہؐ کی صاحبزادی جب فاطمہؑ نے یہ خبر سنی تو وہ رسول اللہؐ کے
پاس آئیں اور عرض کیا آپ کے لوگ کہتے ہیں کہ آپ اپنی
بیٹیوں کے لیے غصے نہیں ہوتے اور یہ علیؑ ہیں جو ابو جہل کی بیٹی
سے نکاح کرنے والے ہیں سورہ نے کہا رسول اللہؐ کھڑے ہوئے
اور تعہد چڑھا پھر فرمایا میں نے اپنی لڑکی کو نکاح (زوجہ کا)
ابو العاص بن ربیع سے کیا اس نے جو بات مجھ سے کی تھی کہ
اور فاطمہؑ کی بیٹی میرے گوشت کا ٹکڑا ہے اور مجھے برا لگتا ہے کہ
لوگ اس کے دین پر آفت لادیں (یعنی جب علیؑ دوسرا نکاح کریں
کے تو شاید فاطمہؑ رشک کی وجہ سے کوئی بات اپنے خاندان کے
خلاف کہہ بیٹھیں یا ان کی نافرمانی کریں اور گستاخ ہوں) اور قسم خدا
کی رسول اللہؐ کی لڑکی اور عدو اللہؐ (اللہ کے دشمن) کی لڑکی دونوں
ایک مرد کے پاس جمع نہ ہو گئی ہیں کہ حضرت علیؑ نے پیام پھوڑ
دیا (یعنی ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ موقوف کیا)۔

۶۳۱۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۳۱۲- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہؑ کو
بلایا اور کان میں ان سے بات کی اور وہیں پھر کان میں کچھ ان سے
فرمایا وہ جہیں میں نے ان سے پوچھا پہلے تم سے آپ نے کچھ فرمایا

(۳۱۲) یہاں اللہ حضرت فاطمہؑ کو رسول اللہؐ نے ایسا حلقہ طاق کر دیا اور ان کی صداقت سے کچھ رنج نہ ہوا لیکن آپ سے بے غمی ہوئی۔

تو تم دو کہیں پھر کچھ فرمایا تو تم کہیں یہ کیا بات تھی انھوں نے کہا پہلے آپ نے فرمایا کہ میری موت قرعہ ہے میں روئی پھر فرمایا تو سب سے پہلے میرے اہل بیت میں سے میرا ساتھ دے گی تو میں

۶۳۱۳- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی سب بیبیاں آپ کے پاس تھیں (آپ کی بھاری بی بی) کوئی باقی نہ تھی جو نہ ہووے اسے میں حضرت فاطمہ آئیں اسی طرح چلتی تھیں جس طرح رسول اللہ چلتے تھے آپ نے جب ان کو دیکھا تو سر جاکہا اور فرمایا سر جاکہ میری بیٹی پھر ان کو اپنے دائیں طرف بٹھا دیا میں نے اس طرف اور ان کے کان میں چپکے سے کچھ فرمایا وہ بہت رونیں جب آپ نے ان کا یہ حال دیکھا تو دوبارہ ان کے کان میں کچھ فرمایا وہ نہیں میں نے ان سے کہا رسول اللہ نے نامس تم سے راز کی باتیں کہیں پھر تم روئی ہو جب آپ کھڑے ہوئے تو میں نے ان سے پوچھا کیا فرمایا تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھوں نے کہا کہ میں آپ کا راز فاش کرنے والی نہیں جب آپ کی وفات ہو گئی تو میں نے ان کو قسم دی اس حق کی جو میرا ان پر تھا اور کہا بیان کرو مجھ سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے فرمایا تھا انھوں نے کہا اب البتہ میں بیان کروں گی پہلی مرتبہ آپ نے میرے کان میں یہ فرمایا کہ حضرت جبرئیل ہر سال میں ایک بار یاد پاد پڑھو مجھ سے قرآن کا دور کرتے اس سال انھوں نے دو

سَأَلَ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلِمَتُهُ ثُمَّ سَأَلَ
فَضَحِكْتُ قَالَتْ سَأَلَنِي فَأَخْبَرَنِي بِمَوْتِهِ
فَكَلِمَتُهُ ثُمَّ سَأَلَنِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَوَّلَ مَنْ يَنْتَعِلُ
مِنْ أَهْلِهِ فَضَحِكْتُ.

٦٣١٣- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُرَاجُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْهُ لَمْ يَخْلُفْ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَأُتِيتُ فَاطِمَةَ نَسِيتُ مَا نَحِطُ بِمَشْنَعِهَا مِنْ مَبْنِئَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا فَلَمَّا رَأَاهَا رَحِبَ بِهَا فَقَالَ ((مَوْحَا بِأَنْفِي)) ثُمَّ أَجْلَسَنِي عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَائِلِهِ ثُمَّ سَارَّهَا فَصَنَعَتْ بِكَاهٍ شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى خَرَّعَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَصَنَعَتْ قُلْتُ لَهَا حَصَلُكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ نَبِيٍّ يَسْلُوهُ بِالسَّرِّ ثُمَّ أَلَسْتُ تَكِينُ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَأَلْتُهَا مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ مَا تَحْتَ أَنْفِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سِرَةٌ قَالَتْ فَلَمَّا تَوَفَّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ غَرَمْتُ عَلَيْكَ بِمَا لِي عَلَيْكَ مِنْ أَفْحَقٍ أَمَّا حَدِيثِي مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ أَلَا تَدْرِي أَنِّي جِئْتُ سَارِّي فِي لَحْمَةِ الْوَلَدِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ جَبْرِئِيلَ كَانَ يَغَارِضُهُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ وَبِهِ غَارِضَةُ أَلَا

(۶۳) اس حدیث سے صاف لگتا ہے کہ اس بات کی تمام صورتوں سے حضرت فاطمہ زہراؑ افضل ہیں بلکہ بیضوں نے انہی کو سب سے افضل کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ حضرت فاطمہ حضرت کا جڑ ہیں اس وجہ سے ان کے برابر کوئی عزت نہیں ہو سکتی اور جہود کا یہ قول ہے کہ حضرت مرجع کے بعد سب سے افضل ہیں کیونکہ حضرت مریمؑ کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واصطقلت علی نساء العالمین یہاں اللہ حضرت کے اہل بیت علیہم السلام کو نکتہ پور ہے کہ حضرت فاطمہؑ اس امت کی سب سے عظیم صورت ہیں اور سیدہ خور سیدہ خدیجہ سب جوان جنتیوں کے سردار ہیں اور حضرت علیؑ آپ کے بھائی ہیں اور انور و آخرت میں راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سے نوردار احقران کے ملا سوں میں کرے آمین رب العالمین۔

بارود کیا اور میں خلیل کرتا ہوں کہ میرا وقت قریب آگیا ہے (دنیا سے جانے کا) تو اللہ سے ذمہ لے لو اور میرے گھر میں تیرا بہت اچھا پیش خیمہ ہوں یہ سن کر میں رونے لگی جیسے تم نے دیکھا تھا جب آپ نے میرا رونا دیکھا تو دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی اور فرمایا اے فاطمہ تو راضی نہیں ہے اس بات سے کہ مومنوں کی عورتوں کی پاس امت کی عورتوں کی سردار ہووے یہ سن کر میں بھی جیسے تم نے دیکھا۔

۶۳۱۱- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی سب بیبیاں جمع ہوئیں کوئی پانی نہ رہی پھر فاطمہؓ آئیں بالکل رسول اللہ کی طرح ان کی چال حتیٰ آپ نے فرمایا سر ہا میری بیٹی اور ان کو داخل یاہائیں طرف بٹھایا پھر ان کے کان میں ایک بات فرمائی وہ رونے لگیں پھر ایک بات فرمائی تو وہ ہنسنے لگیں میں نے کہا تم کیوں روتی ہو انھوں نے کہا میں نے کہا میں آپ کا بھید کھولنے والی نہیں ہوں میں نے کہا میں نے تو آج کی طرح کبھی خوشی نہیں دیکھی جو رنج سے اتنی نزدیک ہو (یعنی رنج کے بعد ہی اس کے متصل خوشی ہو) جب دو روئیں تو میں نے کہا رسول اللہؐ نے تم کو خاص کیا ہے اس بات سے اور ہم سے بیان نہ کی پھر تم روتی ہو (حالات کہ تمہارا دور چہ ایسا بڑھ گیا کہ بیبیاں سے زیادہ رلا اور ہو گئیں) اور میں نے پوچھا رسول اللہؐ نے کیا فرمایا انھوں نے یہی کہا کہ میں رسول اللہؐ کا راز فاش کرنے والی نہیں جب آپ کی وفات ہو گئی تو میں نے پوچھا انھوں نے کہا آپ نے فرمایا جبریلؑ میں ہر سال مجھ سے ایک بار قرآن شریف کا دور کرتے تھے اس سال دو بار دور کیا اور میں کہتا ہوں کہ میری موت قریب آن چکی ہے اور تو سب سے پہلے مجھ سے ملے گی اور میں تیرا اچھا پیش خیمہ ہوں۔ یہ سن کر میں روتی پھر آپ نے فرمایا کیا تو خوش نہیں ہوتی اس بات سے کہ تو مومنوں کی عورتوں کی سردار ہووے یا اس امت کی

مرثیہ ((وَأَنِّي لَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدْ أَخْرَجَ فَأَنفَى اللَّهُ وَأَصْبِرْ فَإِنَّهُ لَعَمْرُكَ السَّلَفُ أَلَا لَيْتَ))
قَالَتْ فَكَيْفَ تَكُونِي لَدُنِّي رَأَيْتَ مَعًا رَأَى حَزَنِي سَارَتْنِي الْفَاتِنَةُ فَقَالَ ((يَا فَاطِمَةُ أَمَا نَرَاهُ))
قَالَتْ فَكَيْفَ تَكُونِي سَيِّدَةً بِنِسَابِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةً بِنِسَابِ هَذِهِ الْأُمَّةِ)) قَالَتْ فَصَبْرُكَ صَبْرِي لَدُنِّي رَأَيْتَ.

۶۳۱۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَخْتَمُ بِنِسَابِ نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَأَةً مَعَانِيَتْ فَاطِمَةَ نَسَبِي كَأَنَّ بَيْنَهُمَا بَيْتَةً رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((مَرْحَبًا بِأَبْنَتِي)) فَاجْلَسْنَاهَا عَنْ نَبِيِّهِ أَوْ عَنْ جِئَانِهِ ثُمَّ بَوَّأَ أَسْرَ بَيْنَهُمَا حَبْرَةً فَكَيْفَ فَاطِمَةُ ثُمَّ بَوَّأَ سَارَتَا فَصَبْرُكَ لَهَا مَا يَكُونُ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ بِأَفْئِسِي سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا رَأَيْتُ كَأَنِّي فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَقَالَتْ لَهَا حِينَ نَكَّتَ أَحْصَلْتُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَبْرَةٍ فَوَقَا ثُمَّ تَكِينُ وَسَالَتْهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ بِأَفْئِسِي سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا فُضِّسَ سَالَتْهَا فَقَالَتْ بَوَّأَ كَأَنَّ حَدَّثَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْفَرْدَانِ كُلِّ غَامٍ مَرَّةً وَبَوَّأَ عَارِضَةً بِهِ فِي الْعَامِ مَرَّتَيْنِ ((وَلَا أَرَى إِلَّا قَدْ حَضَرَ أَجَلِي وَإِنِّي أَوْكُنْ أَهْلِي لِحُوقِ بِي وَنِعْمَ السَّلَفُ أَلَا لَيْتَ)) فَكَيْفَ تَكُونِي لَدُنِّي رَأَيْتَ فَقَالَ ((أَلَا نَرَاهُ))
قَالَتْ فَكَيْفَ تَكُونِي سَيِّدَةً بِنِسَابِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ

مُتَذَكِّرَةً بَيْنَهُمَا ذَلِكُمُ الَّذِي كُنْتُمُ اتَّخَذْتُمْ مِثْلَهُ لَقَدْ كُنْتُمْ تَجِئُونَ

نَابٌ مِّنْ فَضَائِلٍ أَمْ سَلَمَةٌ

۶۳۱۵- عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عَثَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ لَا تَكُونُوا بِأَنْتُمْ مُسْتَفْضِلُونَ مَن يَذْخُلُ السُّوقَ وَلَا آمِرٌ مِّنْ يَخْرُجُ بَيْنَهُمَا فَمَنْهَا مَفْرَقَةُ الشَّيْطَانِ وَبَيْنَهُمَا نَجَسٌ وَابِسٌ قَالَ وَاتَّقُوا أَنْ جَبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنِّي نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَبَعْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ قَالَ فَخُذُوا نَحْنُ نَحْنُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ بَالَمْ سَلَمَةٌ ((مِنْ هَذَا)) لَوْ كُنَّا فَإِنْ فَالَتْ هَذَا وَجِئْنَا قَالَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ ثُمَّ اللَّهُ مَا خَسَنَ بِنَا إِلَهُ حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ يُخْبِرُ خَيْرَنَا لَوْ كُنَّا فَإِنْ فَالَتْ بِأَبِي عَثَانَ مَعْنَى سَمِعْتُ هَذَا قَالَ مِنْ أَسَانَةِ مَنْ وَتَدِ

نَابٌ مِّنْ فَضَائِلٍ رَّزَيْبٍ أَمْ الْمُؤْمِنِينَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

۶۳۱۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَشَرٌ مَلَكَةٌ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ

عُورَتِ كِي سَرَارِ هُوَ يَسِيْرُ كَرِيْمِي

باب: ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ کی فضیلت

۶۳۱۵- سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے مجھ سے اگر ہو سکے تو سب سے پہلے بازار میں مت جا اور نہ سب کے بعد وہاں سے نکل کیونکہ بازار معرکہ ہے شیطان کا اور وہیں اس کا جھنڈا اکڑا ہوتا ہے انھوں نے کہا حضرت جبرئیلؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کے پاس بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا حضرت جبرئیلؑ سے ملنے کے لئے پہنچ گئے پھر کھڑے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا یہ کون شخص ہے انھوں نے کہا دیہہ کبھی تھے ام سلمہ نے کہا تم خدا کی قسم تو ان کو دیہہ کبھی سمجھے یہاں تک کہ میں نے خطبہ بنا رسول اللہ ﷺ کا آپ ہماری خبر بیان کرتے تھے۔

باب: ام المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ

عَنْهَا کی فضیلت

۶۳۱۶- ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے (اپنی بیویوں سے) فرمایا کہ تم سب میں پہلے وہ مجھ سے

(۶۳۱۵) ☆ میں آپ نے جان لیا کہ جبرئیلؑ آج میرے پاس آئے تھے اس وقت معلوم ہوا کہ وہ شخص دیہہ کبھی تھے بلکہ حضرت جبرائیلؑ تھے اس حدیث سے حضرت بی بی ام سلمہ کی فضیلت ظاہر ہوئی کہ انھوں نے جبرئیلؑ کو دیکھا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے تو نبیوں کی صورت ہی رکھتے ہیں اور انکو جبرئیلؑ کی صورت پر آپا کرتے۔

(۶۳۱۶) ☆ تو بے جا تھے سے حضرت کی مراد سعادت قلمی اور سعادت حضرت زینبؓ میں سب سے زیادہ قلمی انھوں نے ہی سب سے پہلے اقبال کیا یعنی ۲۰ ویں حضرت کے زمانہ خلافت میں اور جو لیے ہاتھ سے جتنی سعی صرف ہوئے تو ام المؤمنین سیدہ کے ہاتھ سب سے لیے تھے وہی سب سے پہلے مر گئے۔

اس حدیث میں آپ کے وہ مجھ سے ہیں ایک تو یہ فرمایا کہ میں تم سے پہلے مر جاں گا اور دوسری یہ کہ حضرت زینبؓ کی خبر دینا کہ وہ بیویوں سے پہلے مر گئی۔

ملے گی جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں تو سب جہاں اپنے اپنے ہاتھ
ٹاپتیں تاکہ معلوم ہو کس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں حضرت عائشہ
نے کہا ہم سب میں زینب کے ہاتھ زیادہ لمبے تھے وہ اپنے ہاتھ
سے محنت کرتیں اور حدیث دیتیں۔

باب: ام ایمن کی فضیلت

۶۳۱۷- انس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ام ایمن کے پاس
تشریف لے گئے مجھ بھی آپ کے ساتھ گیا وہ ایک برتن میں
شریت لائیم۔ میں نہیں جانتا آپ روزے سے تھے یا کیا آپ
نے اس کو پھر دیا وہ چلانے لگیں اور قصہ کرنے لگیں آپ پر۔

۶۳۱۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عرے سے کہا ہمارے ساتھ چلو ام
ایمن کی ملاقات کے لیے ہم اس سے ملیں گے جیسے رسول اللہ ﷺ
کرتے تھے ان سے ملنے کے لیے جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ
روئے لگیں دونوں صاحبوں نے کہا تم کیوں روئی ہو اللہ جل جلالہ
کے پاس جو سالن ہے اس کے رسول کے لیے وہ بہتر ہے رسول
کے لیے ام ایمن نے کہا میں اس لیے نہیں روئی کہ یہ بات نہیں
جانتی لیکن میں اس وجہ سے روئی ہوں کہ اب آسمان سے وحی کا آنا
بند ہو گیا ام ایمن کے اس کہنے سے ابو بکر اور عمرؓ کو بھی رونا آیا وہ
بھی ان کیساتھ رونے لگے۔

باب: انس کی ماں حضرت ام سلیم اور حضرت بلال کی
فضیلت

۶۳۱۹- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کسی

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ((اسْمُ عَلِيٍّ لِحَدَّثَا
بِي أَطْوَلُكُمْ يَوْمَ)) فَالْتَمَسْتُ مَكْنَ يَطْلُوْنِ اَنْفُسُ
اَطْوَلُ يَوْمَ فَالْتَمَسْتُ اَطْوَلَهُ يَوْمَ وَنَسِبُ بِاَنَّهُ
كَانَتْ تَعْمَلُ بَيْنَهُمَا وَتَصْنَفُ

باب من فضائل أم أيمن رضي الله عنها (۱)

۶۳۱۷- عَنْ أَنَسٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ إِلَى أُمِّ الْيَمَنِ فَانْطَلَقَتْ مَعَهُ فَتَوَلَّاهُ يَوْمَ
خُرَابٍ قَالَ فَلَا أَتْرِي أَصَافَتَهُ صَبَبًا أَوْ لَمْ
يُورِدْهُ مَخْلَقٌ نَصَحَتْ عَلَيْهِ وَتَذَمَّرَ عَلَيْهِ.

۶۳۱۸- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو
بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَعْدُ وَغَابَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَمِرُّ انْطَلِقُ بِنَا إِلَى أُمِّ الْيَمَنِ
فَنُورِدُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُورِدُهَا
فَلَمَّا انْتَبَهْنَا إِلَيْهَا نَكْتُ فَقَالَ لَهَا مَا يَبْكُكِ مَا
عِنْدَ اللَّهِ حَزَنٌ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ مَا أَتُكِّبِي أَلَا لَأَكُونُ أَكْظَمُ أُمَّ مَا عِنْدَ
اللَّهِ حَزَنٌ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكُونُ
أَتُكِّبِي أَلَا أَلَوْحِي قَدْ انْفَطَعَ مِنْ هَسَاءٍ
فَهَيْتُنْهُمَا عَلَى الْكَيْفَاءِ فَخَفَا يَبْكُكِيَا مَعَهَا.

باب من فضائل أم سليم أم أنس بن
مالك وبلال رضي الله عنهما

۶۳۱۹- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

(۱) یہ حضرت ام ایمن کی ایک حدیث ہے کہ ام ایمن میری دوسری ماں ہے پہلی ماں کے بعد۔

(۶۳۱۷) کہ وہ دو کھائی تھیں آپ کی ایک حدیث میں ہے کہ ام ایمن میری دوسری ماں ہے پہلی ماں کے بعد۔

(۶۳۱۸) کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صاحبین کی روایت کے لیے جہاں مقبہ ہے اور صاحبین کی مخالفت پر وہ بھی درست ہے۔

(۶۳۱۹) کہ انہی نے کہا کہ ام ایمن اور ام سلمہ دونوں آپ کی خالہ تھیں رضاعی یا نسبی اور عرم جس میں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرم

عورت کے گھر میں نہیں جاتے تھے سو اپنی بیویوں کے پاس مسلم کے (جو انہیں بھی اور ابو طلحہ کی بی بی حمیم) آپ ام سلمہ کے پاس جایا کرتے لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی آپ نے فرمایا مجھے اس پر بہت رحم آتا ہے اس کا ہماری میرے ساتھ ہوا گیا۔

۶۳۲۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جنت میں گیا وہاں میں نے آہٹ پائی (کسی کے چلنے کی آواز) میں نے پوچھا کون ہے لوگوں نے کہا حمیم بنت ملحان (ام سلمہ کا نام حمیمہ پر سیدہ تھا) انس بن مالک کی ہاں۔

۶۳۲۱- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جنت دکلائی گئی تو میں نے وہاں ابو طلحہ کی بی بی ام سلمہ کو دیکھا پھر میں نے اپنے آگے چلنے کی آواز سنی دیکھا تو ہلاں ہیں۔

باب: ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی فضیلت

۶۳۲۲- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا جو ام سلمہ کے پیچھے سے قاصر کیا انھوں نے اپنے گھروالوں سے کہا ابو طلحہ کو خیر نہ کرنا ان کے بیٹے کی جب تک میں خود نہ کہوں آخر ابو طلحہ آئے ام سلمہ شام کا کھانا سامنے لائیں انھوں نے کھایا اور پیا پھر ام سلمہ نے اچھی طرح دیکھا اور سگھار کیا ان کے لیے یہاں تک کہ انھوں نے دعا کیا ان سے جب ام سلمہ نے دیکھا کہ وہ میرے ہو گئے اور ان کے ساتھ محبت بھی کر چکے اس وقت انھوں نے کہا اب ابو طلحہ اگر کچھ لوگ اپنی چیز کسی گھروالوں کو مانگے پڑ دیں پھر اپنی چیز مانگیں تو کیا گھروالے اس کو روک سکتے

أَبِي سَلَمَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِلَّا أُمُّ سَلَمَةَ فَإِنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ ذَلِكَ فَقَالَ ((إِنِّي أَرْحَمُهَا قَبْلَ أَسْوَها نَعِي)).

۶۳۲۰- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ حَتْمَةً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَأَتُوا هَذِهِ الْقَتَبَاءَ بَنَاتُ بِلْحَانَ أُمِّ أَنَسٍ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ)).

۶۳۲۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَبْتُ الْخَنَةَ فَرَأَيْتُ امْرَأَةً أَبِي طَلْحَةَ ثُمَّ سَمِعْتُ حَتْمَةً أُنَادِي فَوَإِذَا بِلَان.

باب من فضائل أبي طلحة الأنصاري رضي الله عنه

۶۳۲۲- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي طَلْحَةَ مِنْ أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ بَلَعْتُمَا لَا تَحْتَلُوا أَبَا طَلْحَةَ بِأَيِّهِمْ حَتَّى يَأْتُوا أَنَا أَخَذْتُ قَالَ خَتَمَ قَفْرَتُ بَيْتِهِ عَشَاءَ فَأَكَلُوا وَهَرَبَ فَقَالَ ثُمَّ نَصَبْتُ لَهُ أَحْسَنَ مَا كَانَ تَصْنَعُ كُلَّ ذَلِكَ فَوَلَّعَ بِنَا فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّهُ غَدَا خَبِعَ وَأَصَابَتْ بَيْنَهَا فَأَلَتْ يَا أَبَا طَلْحَةَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ فَرَسًا أَقَارُوا غَارِبَتَهُمْ أَمَلْنَا تَبَسُّوْا فَظَلَمُوا غَارِبَتَهُمْ لَقُلْنَا أَنْ يَنْتَعَرَهُمْ قَالَ لَا فَقُلْتُ فَاحْتَسِبْ (هَذَا) قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ

ان عورت کے پاس جانا درست ہے۔

(۶۳۲۲) یہ حدیث کتاب الادب میں گزر چکی۔

ہیں ابو طلحہ نے کہا نہیں رکھ سکتے ام سلمہ نے کہا تو میں تم کو خبر
دیتی ہوں تمہارے بچے کے مرنے کی یہ سن کر ابو طلحہ غصے ہوئے
اور کہنے لگے تو نے مجھ کو خبر نہ کی یہاں تک کہ میں آکر وہاں (نبی
ہوا) آپ مجھ کو خبر کی دے گا اور رسول اللہ کے پاس جا کر آپ کو خبر
کی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم کو برکت دیجے تمہاری گزری ہوئی
رات میں ام سلمہ حاملہ ہوئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں
آپ کے ساتھ تھیں اور آپ جب سفر سے مدینہ میں تشریف
لائے تو رات کو مدینہ میں داخل نہ ہوئے جب لوگ مدینہ کے
قریب پہنچے تو ام سلمہ کو دردنا شروع ہوا ابو طلحہ ان کے پاس
ٹھہرے رہے اور رسول اللہ تشریف لے گئے ابو طلحہ کہتے تھے اسے
پروردگار تو ہانتا ہے کہ مجھے حیرے رسول کے ساتھ لٹکانا پسند ہے
جب وہ لٹکے اور ہانتا پسند ہے جب وہ جاوے لیکن تو ہانتا ہے میں
جس وجہ سے رک گیا ہوں ام سلمہ نے کہا (اے ابو طلحہ) اب
میرے ویسا درد نہیں ہے جیسے پہلے تھا تو چلو ہم چلے جب میاں
نبی مدینہ میں آئے تو حیرام سلمہ کو دردنا شروع ہوا اور وہ ایک
لڑکا جنس میری ماں نے کہا اسے اس کو کوئی درد نہ چلاوے
جب تک تو صبح کو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ
لے جاوے جب صبح ہوئی تو میں نے بچے کو اٹھایا اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا میں نے دیکھا تو آپ کے ہاتھ
میں اونٹوں کے دانے کا کارہ ہے آپ نے جب مجھ کو دیکھا تو فرمایا
شاہد ام سلمہ نے یہ لڑکا جاتا میں نے کہا ہاں آپ نے وہ آکر ہاتھ
مبارک سے رکھ دیا اور میں بچے کو لے کر آیا اور آپ کی گود میں
بٹھایا آپ نے مجھ کو خبر مدینہ کی سگوائی اور اپنے منہ میں چپائی
جب وہ گھل گئی تو بچے کے منہ میں ڈالی پھر اس کو چوسنے لگا آپ
نے فرمایا دیکھو افسوس کہ مجھ سے کہی محبت ہے پھر آپ نے اس
کے منہ پر ہاتھ بچھرا اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

فَرَسَبِي حَتَّى تَلَطَّعْتُ ثُمَّ اخْرَجَنِي بَابِي
فَانْطَلَقْتُ حَتَّى آتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَاحْبَرَهُ بِمَا كُنْتُ مَقَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَرْوَاهُ اللَّهُ لَكُنَّا فِي غَابِرٍ
نُتَلِّقُكُمَا)) قَالَ فَحَمَلْتُ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَهِيَ سَمْعَةٌ
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
أَتَى الْمَدِينَةَ مِنْ سَفَرٍ لَا يَمُرُّ بِهَا حُرُوفًا هَذَنُوا
مِنَ الْمَدِينَةِ فَعَضَرَتِهَا الْمَخَاضُ فَاحْتَبَسَ عَلَيْهَا
ثُمَّ طَلَعَتْ رَأَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَقَوْلُ
ثُمَّ طَلَعَتْ إِذْ لَمْ تَعْلَمْ بِأَنَّ رَبَّهَا يَمُوجِي لَهَا
أَخْرَجَ مَعَ رَسُولِكَ إِذَا خَرَجَ وَأَدْخَلَ مَعَهُ إِذَا
دَخَلَ وَفِيَّ احْتَبَسْتُ بِمَا تَرَى قَالَ فَقَوْلُ أَفْ
سَلِّمَ يَا أَبَا طَلْحَةَ مَا أَحَدٌ الَّذِي كُنْتُ أَحَدُ
أَعْلَى فَاظْلَمْتُ قَالَ وَضَرَّتِهَا فَضَحَضُ حِينَ
عَدِمَا فَوَلَدْتُ عَلَامًا فَقَالَتْ لِي لَمْ يَأْتِ نَأْسٌ لَهَا
تُرَضِّعُ أَحَدًا حَتَّى تَعْلَمَ بِأَنَّ عَلِيَّ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ فَلَمَّا أَصْبَحَ احْتَبَسْتُ فَاظْلَمْتُ بِأَبِي
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَصَادَقَهُ وَفَعْلًا يَسْتَمُ فَلَمَّا
وَأَبِي قَالَ ((لَعَلَّ لَمْ سَلِّمَ وَلَدْتُ)) قُلْتُ نَعَمْ
فَوَضَعْتُ أَلْيَسْتُمْ قَالَ وَجِئْتُ بِأَنَّ مَوْضِعَهُ فِي
سَفَرِهِ وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِغُضُوفٍ مِنْ
سُحُوفِ الْمَدِينَةِ فَلَمَّا كَانَتْ فِي يَدِي حَتَّى دَانَتْ لِي
فَلَمَّا فِي يَدِي مَضَى فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِأَعْيُنِهَا قَالَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ انْظُرُوا إِلَى سَبِّ النَّاسِ
الْفَرَّ قَالَ فَسَمِعَ رُحْمَةً وَسَمَاءَ عَدَدِ اللَّهِ.

۶۳۲۳- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَّ

بِأَبِي طَلْحَةَ وَتَقَرَّرَ الْحَدِيثُ بِمِثْلِهِ.

۶۳۲۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ

عَنْ صَدَاقِ الْعَدُوِّ ((يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَحِي

عَمَلِي عِبَادَتُهُ عِنْدَكَ فِي الْإِسْلَامِ مَنَفَعَةً فَإِنِّي

مُسَبِّحُ الثَّلَاثَةِ عَشْرًا تَعْلِيْقُكَ تَنْ يَهْدِي فِي

الْحَقِّ)) قَالَ بِلَالٌ مَا عِبَدْتُ عَمَلًا فِي الْإِسْلَامِ

أَرْجَحِي جَدَارِي مَنَفَعَةً مِنْ أَمِي لَا أَنْظُرُ طَهُورًا

نَاسًا فِي سَفَاحَةٍ مِنْ لَبِي وَلَا نَهَارًا إِلَّا صَبَّحْتُ

بِذَلِكَ الطَّهُورِ مَا كَتَبَ اللَّهُ لِي لَا أَصَلِّي

بَابُ مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ

وَأَمْرُهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

۶۳۲۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا لَزَقْتُ خَدِّيَ الْهَبَاءَ

لَيْسَ عَلَى الْفُؤَادِ أَشْوَاءُ وَعَبِلُوا الصَّالِحَاتِ خَنَاحٌ

مِثْلَا طَمِعُوا إِذَا مَا أَقْوَمُوا وَأَشْوَاءُ إِلَى إِسْحَرِ النَّيَّابِ قَالَ

بِأَبِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قِيلَ لِي

أَنْتَ جَنَّتُهُ))

۶۳۲۶- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَبِضْتُ لَنَا وَأَحْبِي

مِنْ لَبْسِي مَكَّنَا حِينَا وَمَا نَرَى إِلَيْنِ مَسْجُودٌ وَلَقَدْ

بَلَا مِنْ أَعْلَى تَبَتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ مِنْ كَثْرَةِ دُخُولِهِمْ وَتُرُوبِهِمْ لَأَنَّ

۶۳۲۷- عَنْ أَبِي مُوسَى يَقُولُ لَقَدْ قَبِضْتُ لَنَا

۶۳۲۷- ترجمہ وہی جولو پر گزرا

۶۳۲۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بال سے صبح کی نماز پڑھ کر اسے بال بیان

کر مجھ سے وہ عمل جو تو نے کیا ہے اسلام میں جس کے فائدے کی

مجھے زیادہ امید ہے کیونکہ میں نے آج کی رات تیری جو باتوں کی

آواز سنی اپنے سامنے جنت میں بال نے کہا میں نے کوئی عمل

اسلام میں جس کے فلاح کی امید بہت ہے اس سے زیادہ نہیں کیا کہ

میں جب پر اوڑھو کر تاہوں کسی وقت میں رات یادن کو تو اس

وضو سے نماز پڑھتا ہوں جتنی اللہ عزوجل نے میری قسمت میں

لکھی ہے۔

باب: عبد اللہ بن مسعود اور ان کی والدہ رضی

اللہ عنہما کی فضیلت

۶۳۲۵- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب

یہ آیت اتری جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام بجالائے ان پر گناہ

نہیں ہے اس کا جو کھا چکے آخر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا تو ان لوگوں میں سے ہے (یعنی ایمان والوں اور نیک

اعمال والوں میں سے)۔

۶۳۲۶- ابو موسیٰ سے روایت ہے میں اور میرا بھائی دونوں

مکین سے آئے تو ایک زمانے تک ہم عبد اللہ بن مسعود اور ان کی

مال گور رسول اللہ کے اہل بیت میں سے سمجھتے تھے اس وجہ سے کہ

وہ بہت چلتے آپ کے پاس اور ساتھ رہتے آپ کے۔

۶۳۲۷- ترجمہ وہی جولو پر گزرا

{۶۳۲۳} ہذا کوئی نے کہا اس حدیث سے وضو کے بعد ہاتھ چھنے کی فضیلت نکلتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حیدر اہل سنت ہے اور یہ حدیث

بروقت میں چلتا ہے طہور اور غروب اور دوسرے وقت بھی اور تار اللہ یہ کیا ہے۔

وَأَمْسَى مِنْ لَيْلٍ مَذْكُرٍ بَيْنَهُ.

۶۳۲۸- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا لَوْحِي أَلْعَبُ اللَّهُ مِنْ أَهْلِ يَثْرِبَ أَوْ مَا ذَكَرَ مِنْ نَحْوِ هَذَا.

۶۳۲۹- عَنْ أَبِي الْخُوَصِرِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى وَأَبَا سَعْدٍ جِئْنَا مَاتَ أَبُو سَعْدٍ فَقَالَ احْتَضَمْنَا بِصَاحِبِهِ لَمَّا تَرَاكَ تَرَاكَ نَعْدَةً مَقْلَةً فَقَالَ إِنْ قُلْتَ ذَلِكَ إِنْ كَانَ كَذَا لَوَدِدْتُ لَهُ إِذَا حَضَرْنَا وَتَشَهُدُ إِذَا غَا.

۶۳۳۰- عَنْ أَبِي الْخُوَصِرِ قَالَ كُنَّا فِي دَارِ أَبِي مُوسَى مَعَ نَحْوِ مِائَةِ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُمْ يَنْظُرُونَ فِي مُصْحَفٍ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ أَوُ سَمِعُوا مَا أَقْلَمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَاكَ نَعْدَةً أَقْلَمُ سَا أَتَزَلَّ اللَّهُ مِنْ هَذَا الْقَامِ فَقَالَ أَوُ مُوسَى أَنَا فَيَنْ قُلْتَ ذَلِكَ لَقَدْ كَانَ يَشْهَدُ إِذَا غَا وَوَدِدْتُ لَهُ إِذَا حَضَرَ.

۶۳۳۱- عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ تَحْتِ حَالَتِ مَعَ خَلِيفَةِ أَبِي مُوسَى وَسَاقِ الْخَبَرِ وَخَبَرْتُ قُطَيْبَةَ أُمِّ وَخَمْرَ.

۶۳۳۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ عَلِيٌّ بَرَاءَةٌ مِنْ نَاسٍ وَهُوَ الْفَقْدُ فَرَأَيْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

(۶۳۲۹) * یعنی زندگی میں بھی کوئی ان کے برابر رسول اللہ کا مقرب نہ تھا تو مرے کے بعد اب کو ان کا خلیفہ ہو گا۔

(۶۳۳۲) * عبد اللہ بن مسعود کے صحابہ میں بعض مقاموں میں نبی کے مخالف قرأت تھی ان کے باروں کا مصحف بھی ان ہی کی طرح تھا تو انہوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ رسول اللہ کو نبی کے سوا حق نہ تھے اور غالب کیا ان کے مصحف کو طے کرنے کے لیے لیکن انہوں نے اپنا مصحف نہیں دیا اور اپنے باروں سے بھی کہہ دیا چھپاؤ کہ جو چھپاؤ کہ اس آیت کے بموجب قیامت میں ادا کے تو تم قیامت

فہم کی قرأت کی طرح قرآن پڑھنے کا حکم کرتے ہو میں نے تو رسول اللہ کے سامنے ستر پر کئی سورتیں پڑھیں اور رسول اللہ کے اصحاب یہ جانتے ہیں کہ میں ان سب میں زیادہ جانتا ہوں اللہ کی کتاب کو اور اگر میں جانتا کہ کوئی مجھ سے زیادہ جانتا ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو تو میں چلا جاتا اس کے پاس شقی نے کہا میں رسول اللہ کے اصحاب کے مطلق میں بیٹھا میں نے کسی سے نہیں سنا جس نے عبد اللہ کی اس بات کو رد کیا ہو یا ان پر عیب کیا ہو۔

۶۳۳- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا قسم اس کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اللہ کی کتاب میں کوئی ایسی سورت نہیں ہے مگر میں جانتا ہوں کہ وہ کہاں اتری اور کوئی آیت ایسی نہیں ہے مگر میں جانتا ہوں کہ وہ کس باب میں اتری اور جو میں جانتا کسی کو کہ وہ اللہ کی کتاب مجھ سے زیادہ جانتا ہے اور اس تک اونٹ پہنچ سکے تو میں سوار ہو کر اس کے پاس جاتا (سمان اللہ دین کے علم کا ایسا شوق تھا)۔

۶۳۴- مسروق سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن عمرو کے پاس جاتے اور ان سے باتیں کرتے ایک دن ہم نے عبد اللہ بن مسعود کا ذکر کیا انھوں نے کہا تم نے ایسے شخص کا ذکر کیا جس سے میں محبت رکھتا ہوں جب سے میں نے ایک حدیث سنی رسول اللہ سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے تم قرآن سیکو چار آدمیوں سے ام عبد کے بیٹے سے (یعنی عبد اللہ بن مسعود) پہلے ان ہی کا نام لیا اور معاذ بن جبل سے اور ابی بن کعب سے اور سالم سے جو مولیٰ تھا ابوہذیل کا۔

۶۳۵- ترجمہ وحی جواو پر گزرد۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَمٍّ وَتَسْوِيَةٍ سُورَةً وَقَدْ عَلِمَ اصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ اَعْلَمُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَلَوْ اَعْلَمْتُ اَنَّا اَعْلَمُ بَنِي لَوْحَلْتُ اِلَيْهِ فَاَنْ شَقِيقُ فَعَلَلْتُ فِي سَلَفِ اصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا سَمِعْتُ احَدًا يَزِدُّ ذٰلِكَ عَالِيَةً وَلَا يَنْقُصُهُ.

۶۳۳- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وَالَّذِي لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ مَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ سُورَةٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ حَتّٰى نَزَلَتْ وَمَا مِنْ اٰيَةٍ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ فَيَسِّرُ النَّزْلَ وَلَوْ اَعْلَمُ احَدًا هُوَ اَعْلَمُ بِكِتَابِ اللّٰهِ بَنِي ثَلَاثَةَ اَوَّلِيْنَ لَرَكِبْتُ اِلَيْهِ.

۶۳۴- عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَقَالَ حَدَّثَنِي اَبُو قَالَ اَنْتُمْ لَمَّا جِئْتُمْ رَضِيْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَقَدْ ذَكَّرْتُمْ وَخَلَا لَا اَزِلُّ اَحَدًا يَزِدُّ شَيْءًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((خَلُّوا الْقُرْآنَ مِنْ اَرْعَافِ مِنْ اَنْبِيْ اَمْ عَنِ قَبْلَئِ بِهٖ وَمَعَادٍ مِنْ جَبَلٍ وَّابْنِ بْنِ كَعْبٍ وَسَلَامٍ فَوَلَّى اَبِيْ خَلِيفَةً)).

۶۳۵- عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَنَا حَدِيْثًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

ہم میں قرآن لے کر آئے اس سے زیادہ کون سا شرف ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ انسان اپنی فضیلت اور علم کا ذکر کر سکتا ہے بشرطیکہ فخر اور تکبر کی وجہ سے نہ ہو اور بہت سے بزرگوں نے یہ کیا ہے۔

مَسْنُودٌ فَقَالَ إِنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ لَا لَزَانَ أَجِبَهُ يَقُولُ
شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ سَمِعْتُهُ
يَقُولُ ((اَتَقْرَءُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ نَحَرٍ مِنْ ابْنِ
أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ)) مَدَامُ ((وَمِنْ أُنْثَى بْنِ كَعْبٍ وَمِنْ
سَالِمٍ مَوْلَى أَبِي خَدِيجَةَ وَمِنْ مُعَاذِ بْنِ حَبَلٍ))
وَسَمِعْتُ لَمَّا يَدْعُوهُ وَهِيَ غَوِيَّةٌ يَقُولُ

۶۳۳۶- عَنْ الْأَعْمَشِيِّ بِإِسْنَادِهِ حَرِيرٌ وَزَكِيٌّ مِنْ
رَوَاهُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي مُعَاذٍ لَمَّا دَعَا مُعَاذٌ قُلُوبَ
أُمِّ زَيْدٍ رَوِيَتْ عَنْ أَبِي ثَكْرَانَ أُمِّيٌّ قُلُوبَ مُعَاذٍ

۶۳۳۷- عَنْ الْأَعْمَشِيِّ بِإِسْنَادِهِ وَاسْتَفْطَا عَنْ
شُعْبَةَ بْنِ قَتَسِبَةَ الْأَرْبَعَةِ

۶۳۳۸- عَنْ مَسْرُوفٍ قَالَ ذَكَرْتُ ابْنَ مَسْنُودٍ
عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَلِكَ رَجُلٌ لَا لَزَانَ
أَجِبَهُ مَدَامُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
((اسْتَظَرُّوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ ابْنِ مَسْنُودٍ
وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي خَدِيجَةَ وَنُفَيْرِ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ
بْنِ حَبَلٍ))

۶۳۳۹- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ
شُعْبَةُ مَدَامُ يَهْدِيَنِي لَا أَفْرِي بِأَهْلِيهَا مَدَامُ

باب من فضائل أبي بن كعب وجماعته
من الأنصار رضي الله تعالى عنهم

۶۳۴۰- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ حَمِصَ
الْقُرْآنَ عَلَيَّ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعَةً كَلِمَةً

(۱۳۴۰) ہذا روایت کے کہ اس حدیث سے بعض لوگوں نے یہ کیا ہے قرآن کے تو اقرآن حالانکہ اس میں یہ نہیں کہ سوا ان چار کے اور
لوگ شریک نہ تھے اور ہزاری نے یہ دہرہ دہرہ کہیں کو کھل نہایت کہ وہ حافظ قرآن تھے اور کچھ حدیث میں ہے کہ ہمارے ان لوگوں میں قرآن کے جمع
کرنے والوں میں سے ستر آدمی شہید ہوئے اور ہمارے ان لوگوں کی وفات کے قریب واقع ہوئی تو یہ لوگ ان میں سے ہیں کہ یہ وہ

اللہ ﷺ نے فرمایا اور سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا چاند سا منہ رکھا تھا ان کے واسطے پروردگار کا عرش جہنم گیا۔

۶۳۳۶- جاہر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا عرش بل گیا سعد بن معاذ کی سوت سے۔

۶۳۳۷- انس سے بھی ایسی روایت ہے جیسے پہلے گزری۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَخِزَانَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ أَكْبُيْهِمْ ((اَهْتَزُّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمَنِ))

۶۳۴۶- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اَهْتَزُّ عَرْشَ الرَّحْمَنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ))

۶۳۴۷- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَخِزَانَتُهُ مَوْضُوعَةٌ بَيْنَهُ سَعْدًا ((اَهْتَزُّ لَهَا عَرْشَ الرَّحْمَنِ))

۶۳۳۸- برادر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ربیعہ جوڑا تختہ آیا آپ کے اصحاب اس کو چھونے لگے اور اس کی نرمی سے قہقہہ کرنے لگے آپ نے فرمایا تم اس کی نرمی سے قہقہہ کرتے ہو البتہ سعد بن معاذ کے قول (روماں) جنت میں اس سے بہتر اور اس سے زیادہ نرم ہیں۔

۶۳۳۹- ترجمہ وہی جو لو پر گزرا۔

۶۳۴۹- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَنُو بَنِي خَرِيمٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ عِدَّةَ أَعْمَرَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بَنُو هَذَا أَوْ بَنِيهِ

۶۳۵۰- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادَيْنِ خَيْرًا كَرِوَانِيَّةً أَبِي دَاوُدَ

۶۳۵۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۳۵۱- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ لَعَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَبَّةً مِنْ سُدُنِي وَسَكَنَ نَهْجِي عَنْ الْخَرِيرِ فَجَعَلَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيْنَ يَدَيَّ إِنَّ مَنَاقِبَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا))

۶۳۵۱- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس سدس (ایک ربیعہ کپڑا ہے) کا ایک جہر تختہ آیا آپ منع کرتے تھے حریر سے لوگوں نے اسے دیکھ کر قہقہہ کیا (اس کی نرمی اور خوبی سے) آپ نے فرمایا تم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے سعد بن معاذ کے رومال جنت میں اس سے اچھے ہیں۔

۶۳۵۱- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ لَعَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَبَّةً مِنْ سُدُنِي وَسَكَنَ نَهْجِي عَنْ الْخَرِيرِ فَجَعَلَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيْنَ يَدَيَّ إِنَّ مَنَاقِبَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا))

جس الفاظ میں انوس ثابت ہے کہ اس کی ظاہر حدیث ہے اور یہی ظاہر ہے اور بعضوں نے کہا عرشِ بل کی سوت سے لی کیا اور عرشِ ایک جسم ہے اس کا بلنا یا نہ ہے اور بعضوں نے کہا عرشِ بل کا جھونکا ہے یعنی ملائکہ کا انھوں نے سوت کے آنے کی خوشی کی اتنی محضر اس انور ہے۔

۶۳۵۲- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَكْبَرُ ذَمِّهِ الْخَذَلُ
أَعْدَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَلَّةٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ
يَذْكُرْ يَدَ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْخَبَرِ.

بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي ذُجَانَةَ مِمَّا كُنْ
حَرْثَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

۶۳۵۳- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَدَّ سِتْرًا يَوْمَ أُحُدٍ
فَقَالَ ((مَنْ يَأْخُذْ بِي هَذَا)) فَبَسَطُوا أَبْدَانَهُمْ
كُلُّ إِنْشَانٍ وَهُمْ يَقُولُونَ إِنَّا أَنَا قَالَ ((فَمَنْ
يَأْخُذُهُ بِحَقِّهِ)) قَالَ فَأَخْصَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ مِمَّا
نُ عَرَفَهُ أَبُو ذُجَانَةَ أَنَا أَخَذَهُ بِحَقِّهِ قَالَ
فَأَخَذَهُ فَقَالَ بِوَعْدِ الْمَشْرِكِينَ.

بَابُ مَنْ فَضَّلَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ عَمْرِو ابْنِ
حَزَامٍ وَابْنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

۶۳۵۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا يَقُولُ لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ جَبَّهَ أَبِي
مُسْحَى وَقَدْ مِثْلُ بِوَقَالَ. فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْفَعُ
الضُّوْبَ فَتَهَيَّأَ قَوْمِي ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ أَرْفَعُ الضُّوْبَ
فَتَهَيَّأَ قَوْمِي فَرَفَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَوْ كَرِهُوا فَرَفَعُ فَمَسَحَ الضُّوْبَ بِأَكْبَرِهِ لَوْ
حَبِصَهُ فَقَالَ ((مِنْ خَلِيٍّ)) فَقَالُوا بَشْتِ عَمْرُو
لَوْ أَحْبَبْتُ عَمْرُو فَقَالَ ((وَلَمْ يَكُنِي فَمَا زِلْتُ
الْمَلَأْتُكَ تَهْلَةً بِأَخْبَحِيهَا حَتَّى رَفَعُ))

۶۳۵۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمِيبِ أَبِي

۶۳۵۲- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اکبر دوہم الخذل
کے بادشاہ نے آپ کے پاس ایک جوڑا تھم بھیجا پھر بیان کیا اسی
طرح اس میں یہ نہیں ہے کہ آپ حریر سے منع کرتے تھے۔

باب: ابو دجانہ ساک بن خرشہ کی فضیلت

۶۳۵۳- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے
ایک نکواری امہ کے دن اور فرمایا یہ کون لیتا ہے مجھ سے؟ لوگوں
نے ہاتھ پھیلائے ہر ایک کہتا تھا میں لوں گا میں لوں گا آپ نے
فرمایا اس کا حق ادا کر کے کون لے گا؟ یہ سنتے ہی لوگ پیچھے
ہٹے (کیونکہ امہ کے دن کافروں کا غلبہ تھا) ساک بن خرشہ
ابو دجانہ نے کہا میں اس کا حق ادا کروں گا اور لوں گا پھر انھوں نے
اس کو لے لیا اور شروں کے سر اس نکواری سے چرے۔

باب: جابر کے باپ عبد اللہ رضی اللہ

عنہما کی فضیلت

۶۳۵۴- حضرت جابر سے روایت ہے جب امہ کا دن ہوا تو میرا
باپ لایا گیا اس پر کپڑا کا تھا اور ان کے ٹاک کاں ہاتھ پاؤں کاٹے
گئے تھے (یعنی کافروں نے ان کو شہید کر کے ان کے ساتھ مثلہ
کیا تھا) میں نے کپڑا اٹھا دیا تو لوگوں نے مجھ کو منع کیا (اس خیال
سے کہ پٹا باپ کا یہ حال دیکھ کر رنج کرتے گا) رسول اللہ نے اس
کو اٹھا دیا آپ کے حکم سے اٹھا لیا آپ نے ایک روئے والے یا
چلانے والے کی آواز سنی تو پوچھا یہ کس کی آواز ہے؟ لوگوں نے
عرض کیا عمرو کی بیٹی یا یمن ہے (یعنی شہید کی بیٹی یا یمنی ہے)
آپ نے فرمایا کیوں روتی ہے؟ فرشتے اس پر برابر سایہ کئے رہے
یہاں تک کہ وہ اٹھا لیا گیا۔

۶۳۵۵- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے میرا باپ شہید ہوا امہ

کے دن تو میں اس کے منہ پر سے کپڑا اٹھا اور دو تالوں گھٹے منع کرتے اور رسول اللہ ﷺ گھٹے کرتے اور قاطر عمرو کی بیٹی (یعنی میری چھوٹی) وہ بھی اس پر دروسی تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو وہ پانہ دو فرشتے اس پر اپنے پروں کا سایہ لگے ہوئے تھے یہاں تک کہ تم نے اس کو اٹھایا۔

۶۳۵۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میرا اب احد کے دن لایا گیا اس کے ناک کان کے ہوئے تھے تو رکھا گیا رسول اللہ کے آگے۔

۶۳۵۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: جلیب کی فضیلت

۶۳۵۸- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک جہاد میں تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بل دیا آپ نے اپنے لوگوں سے فرمایا تم میں سے کوئی تم تو نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں فلاں فلاں میں شخص گم ہیں پھر آپ نے پوچھا کوئی تم تو نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا البتہ فلاں فلاں فلاں میں شخص گم ہیں پھر آپ نے فرمایا کوئی تم تو نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا کوئی نہیں آپ نے فرمایا میں جلیب کو نہیں دیکھتا لوگوں نے ان کو مردوں میں ڈھونڈا تو ان کی لاش سات لاشوں کے پاس پائی جن کو جلیب نے ہلا تھا وہ سات کو ہلا کر مارے گئے رسول اللہ ان کے پاس آئے اور وہاں کھڑے ہوئے پھر فرمایا اس نے سات آدمیوں کو ہلا کر مارا اس کے ہلا گیا یہ میرا ہے میں اس کا ہوں (یعنی میں اور وہ ایک ہیں) پھر آپ نے اس کو اپنے دونوں ہاتھوں پر رکھا اور صرف آپ ہی نے اٹھایا بعد اس کے گڑھا کھدوایا اور قبر میں رکھ دیا اور قیل کا بیان نہیں کیا نہ کوئی نے۔

یَوْمَ أُتِيَ مُحَمَّدٌ الْكَثْمُ الْكُتُوبُ مِنْ وَجْهِهِ وَتَكْبِي وَجْهَهُ بِبُحْبُوحِي وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَاطِلُهُنَّ بِلَهَائِي قَالَ وَخَلَعْتَ فَاصَّةً بَيْنَ عَمْرٍو ((نیکہ لَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَكْبِي لَوْ لَا نَكْبِي مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ نَظْلَهُ بِأَخْبِيهَا حَتَّى رَفَعْتُوهُ)).

۶۳۵۶- عَنْ حَزْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَذَا الْحَدِيثَ طَرِيقًا فِي مَرْجَحٍ بَشَرٍ فِي حَبِيبِهِ دَكْرٌ لِمَلَائِكَةِ وَبَكَاءُ لِنَاكِبِي

۶۳۵۷- عَنْ حَزْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُخْبِي مُحَدَّثًا فَوَضَعَ يَدَيْهِ فِيَّ فَنَبِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ خَلْعَ حَبِيبِهِ.

باب من فضائل جلیب

۶۳۵۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي مَعْرَاةٍ مَاتَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ بِأَمْسَحَامِي ((هَلْ تَفْقِدُونِ مِنْ أَحَدٍ)) قَالُوا بَعْدًا وَقَدَا وَقَدَا ثُمَّ قَالُوا ((هَلْ تَفْقِدُونِ مِنْ أَحَدٍ)) قَالُوا بَعْدًا فَقَالَ وَقَدَا وَقَدَا ثُمَّ قَالَ ((هَلْ تَفْقِدُونِ مِنْ أَحَدٍ)) قَالُوا لَا قَالَ ((لَكُنِّي أَفْقَدُ جَلِيبًا فَاطْلُبُوهُ)) فَطَلَبُوا فَوَضَعُوا يَدَيْهِ فِيَّ حَتَّى رَفَعْتُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُخْبِي مُحَدَّثًا فَوَضَعَ يَدَيْهِ فِيَّ فَنَبِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ خَلْعَ حَبِيبِهِ دَكْرٌ لِمَلَائِكَةِ وَبَكَاءُ لِنَاكِبِي لَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَكْبِي لَوْ لَا نَكْبِي مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ نَظْلَهُ بِأَخْبِيهَا حَتَّى رَفَعْتُوهُ.

باب: ابوذرؓ کی فضیلت

۶۳۵۹- عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے ابوذرؓ نے کہا ہم اپنی قوم غفار میں سے تھے وہ حرام مینے کو بھی حلال سمجھتے تھے تو میں اور میرا بھائی انیس اور ہماری ماں تینوں لگے اور ایک ماموں تھا ہمارا اس کے پاس آئے اس نے ہماری خاطر کی اور ہمارے ساتھ نکل گیا اس کی قوم نے ہم سے حسد کیا اور کہنے لگے (ہمارے ماموں سے) جب تو اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے تو انیس تیری بی بی کے ساتھ رہتا کرتا ہے وہ ہمارے پاس آیا اور اس نے یہ بات مشہور کر دی (حفاظت سے) میں نے کہا تو نے جو ہمارے ساتھ احسان کیا وہ بھی غراب ہو گیا اب ہم حج سے ساتھ نہیں رہ سکتے آخر ہم اپنے اونٹوں کے پاس گئے اور اپنا اسباب لادیا ہمارے ماموں نے اپنا کپڑا اوڑھ کر دنا شروع کیا ہم چلے یہاں تک کہ مکہ کے سامنے آئے انیس نے ایک شرط لگائی اتنے اونٹوں پر جو ہمارے ساتھ تھے اور اتنے ہی اور پر پھر دونوں کا من کے پاس گئے کا من نے انیس کو کہا کہ یہ بھڑ ہے انیس ہمارے اونٹ لایا اور اتنے ہی اور اونٹ لایا ابوذرؓ نے کہا اے بیٹے میرے بھائی کے میں نے رسول اللہؐ کی طاقت سے پہلے نماز پڑھی ہے تین برس پہلے میں نے کہا کس کے لیے پڑھتے تھے ابوذرؓ نے کہا اللہ کے لیے میں نے کہا تم کدھر کرتے تھے انھوں نے کہا توحید پر تا خدا حمر اللہ تعالیٰ میرا مدد کر دیتا تھا میں عشا کی نماز پڑھتا جب اخیر رات ہوتی تو مکمل کی طرح پڑھتا تھا یہاں تک کہ آفتاب میرے اوپر آتا انیس نے کہا مجھے کہ میں کام ہے تم یہاں رہو میں جاتا ہوں وہ گیا اس نے دیر کی پھر آیا میں نے کہا تو نے کیا کیا وہ بولا میں ایک شخص سے ملا کہ میں جو حج سے واپس پڑھتا ہوں وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بھیجا ہے

باب من فضائل أبي ذرٍّ رضي الله عنه
۶۳۵۹- عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال سمعنا من قومنا عمار وكنانة يحدون الشجر الحرم يحرثون لنا واحمي انيس ولنا غزاة على جبالنا فانكروا حالنا واحسن بنا فحسننا قومنا فقالوا بلنا هذا حرثنا عن اعدائنا عارف بهيمه انيس فنادى حالنا قلنا علينا فهدى قبلنا فقلنا قلنا ما مضى من مغزواتنا فقد كنوزنا ولا جناح لنا فيما بعد ففرقنا صرمتنا فاحملنا عليها ونصص حالنا فوثقنا فخللنا نكي فاطلقنا حتى رزنا محصرة منكة فقام انيس غن صرمتا وعن منبها فالتا انكاهم فحير انيس فالتا انيس بصرمتنا ومنبها معها قال وفدا فقلت يا مني انيس قال لا انيس رزونا الله صلى الله عليه وسلم ثلاث بين قلنا قلنا قلنا قال بله فقلت ماين فوخته قال القوخته حتى يوحثني روي اصلني عشا حتى يدا كنان من ابر للكل انيس كانهم عدا حتى تغوي الشمس فقال انيس يا مني حاجة بمنكة فاكثي فاطلق انيس حتى ابي منكة فرأيت علي ثوبه حاد فقلت ما صنعت قال انيس راحنا بمنكة

(۶۳۵۹) انیس نے ایک شرط لگائی وہ شرط یہ تھی کہ وہ آدمی کہے ہر ایک پر کہتا میں بھڑ ہوں پھر جس کو کا من کہہ دے کہ یہ حجر ہے وہ شرط مکمل لے لیا انیس ہی شرط انیس نے کسی سے کی اور یہی ہے ضرر کہ انیس کے پاس جو اونٹ ہیں وہ ہے ہمارا اور اتنے ہی اور۔

میں نے کہا لوگ اسے کیا کہتے ہیں اس نے کہا لوگ اس کو شاعر کا کہن چارو گر کہتے ہیں اور انھیں خود بھی شاعر تھا اس نے کہا میں نے کاجوں کی بات سنی ہے لیکن جو کلام یہ شخص پڑھتا ہے وہ کاجوں کا کلام نہیں ہے اور میں نے اس کا کلام شعر کے تمام غروں پر رکھا تو وہ کسی کی زبان پر میرے بعد نہ جڑے گا شعر کی طرح قسم خدا کی وہ سچا ہے اور لوگ جھوٹے ہیں میں نے کہا تم یہاں رہو میں اس شخص کو جا کر دیکھا ہوں پھر میں مکہ میں آیا میں نے ایک باتوں شخص کو مکہ والوں میں سے چھاننا (اس لیے کہ زبردست شخص شاید مجھے تکلیف پہنچا دے) اور اس سے پوچھا وہ شخص کہاں ہے جس کو تم صابی کہتے ہو (یعنی دین بدلے والا عرب کے کنار معاذ اللہ حضرت کو صابی کہتے تھے) اس نے میری طرف اشارہ کیا اور کہا یہ صابی ہے (جب تو صابی کو پوچھتا ہے) یہ سن کر تمام دعوی والے ڈھیلے ہڈیاں لے کر مجھ پر چلے یہاں تک کہ میں بے ہوش ہو کر گر رہا جب میں ہوش میں آ کر اٹھا تو کیا دیکھا ہوں گویا میں لال بت ہوں (یعنی سر سے ہر رنگ خون سے لال ہوں) پھر میں زحرم کے پاس آیا اور میں نے سب خون دھویا اور زحرم کا پانی پیا تو اسے پیچھے میرے میں وہاں تھیں راتیں یا تھیں دن رہا اور کوئی کتا میرے پاس نہ تھا سوا زحرم کے پانی کے (میں جب بھوک لگتی تو اسی کو پی لیتا) پھر میں سواتا ہو گیا یہاں تک کہ میرے پیٹ کی تیشیں جھک گئیں (مٹا پے سے) اور میں نے اپنے کپڑے میں بھوک کی باتوں میں نہیں پالی ایک بار کہ والے چاندنی رات میں سو گئے اس وقت بیت اللہ کا حوالہ کوئی نہیں کرتا تھا صرف دو عورتیں اسلاف اور تانکہ کو پکار رہی تھیں (اسلاف اور تانکہ دو بت تھے مکہ میں اسلاف مرد تھا اور تانکہ عورت تھی کفار کا یہ اعتقاد تھا کہ ان دونوں نے وہاں رہنا کیا تھا اس وجہ سے مسیح ہو کر بت ہو گئے تھے) وہ حوالہ کرتی کرتی میرے سامنے آئیں میں نے کہا ایک کا کناج

عَلَىٰ جِبِلِّكَ يَرْغُمُ لَوْ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَهُ فَلَقْتُ فَمَا يَقُولُ النَّاسُ قَالَ يَقُولُونَ شَاعِرٌ كَثِيرٌ سَابِرٌ وَكَانَ أَكْبَرُ أَحَدِ الشُّعْرَاءِ قَالَ النَّاسُ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكُهْنِ فَمَا هُوَ يَقُولُهُمْ وَلَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهُ عَلَىٰ لُغْوَاءِ الشُّعْرَاءِ فَمَا يَقُولُهُمْ عَلَىٰ لِسَانِ أَحَدٍ يَعْنِي أَنَّهُ جَعَزَ وَافْتَرَىٰ لَهُ لِمَا يُولُونَ وَكَانُوا يُولُونَ قَالَ فَلَقْتُ فَاكْفِينِي حَتَّىٰ أَذْهَبَ فَأَنْظُرَ قَالَ فَأَلَيْتُ مَكَّةَ فَتَضَعْتُ رَحْلًا مِنْهُمْ فَلَقْتُ أَنِ هَذَا الَّذِي تَذْهَبُ الشَّابِرُ فَأَخَذَ إِلَيَّ فَقَالَ الصَّابِرُ فَمَا لَئِنْ لَعَلَّ لُغْوِي بِكُلِّ مَذْرَبَةٍ وَغَطِّمْ حَتَّىٰ عَرُوزُ مَعِيثًا عَلَيَّ قَالَ فَارْتَفَعْتُ حِينَ ارْتَفَعْتُ كَأَنِّي نَصَبُ أَخْمَرٍ قَالَ فَأَلَيْتُ زَمْرَمَ فَغَسَلْتُ عَنِي الثَّمَدَ وَخَرَيْتُ مِنْ مَنَاجِيهَا وَلَقَدْ لَيْسَتْ بِأَنْ أَحْمِي قُلُوبًا تَمَلُّ لَذَّةً وَتَوَدُّ مَا كَانَ لِي طَعَامٌ يَلَا مَاءَ زَمْرَمَ فَسَجِسْتُ حَتَّىٰ تَكْسُرَتْ عَكْرُ بَطْنِي وَمَا وَخِذْتُ عَلَيَّ شَيْءٍ شَحَقَةً شَرِيعَ قَالَ فَيَا أَهْلَ مَكَّةَ فِي لَيْلَةِ قَتْرَاءِ بِسُجَيْنَانَ إِذْ شَرِبْتُ عَلَىٰ أَشْبَحِيهِمْ فَمَا يَطُوفُ بِاللَّيْلِ أَحَدٌ وَامْرَأَتَيْنِ مِنْهُمْ تَذْهَبَانِ بِسَاعًا وَنَائِلَةً قَالَ فَأَلَيْتُ عَلَيَّ فِي طُوبَاهِمَا فَلَقْتُ الْكَبِيحَ أَخْمَشًا الْبَاسِرِي قَالَ فَمَا تَتَلَعْنَا عَنْ قَوْلِهِمَا قَالَ فَأَلَيْتُ عَلَيَّ فَلَقْتُ هُنَّ جَبَلٌ فَحَسِبْتُ عَمْرَ أَنِّي لَا أَكْفِي فَاظْطَلَعَا قَوْلُ لِيَانٍ وَتَقُولَانِ لَوْ كَانَ خَلْعًا أَحَدُ بَيْنِ الْغَابِرَانِ قَالَ فَاسْتَغْلَبَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

دوسرے سے کردو (یعنی اساف کانالہ سے) یہ سن کر بھی وہ اپنی بات سے باز نہ آئیں پھر میں نے صاف کہہ دیا ان کے فلاں میں لکڑی (یعنی یہ نقش اساف اور نانالہ کی پرستش کی وجہ سے) اور مجھے کانالہ نہیں آتا (یعنی کانالہ اشارہ میں میں نے گائی نہیں دی حکم کھلا گائی وہی اساف اور نانالہ کو ان مرد عورتوں کو غصہ دلانے کے لیے جو خدا تعالیٰ کے گھر میں خدا کو چھوڑ کر اساف اور نانالہ کو پکارتی تھیں) یہ سن کر وہ دونوں عورتیں چلائی اور کہتی ہوئی چلیں نکاش اس وقت میں کوئی اہل ہمارے لوگوں میں سے ہو تا (جو اس شخص کو بے ادبی کی سزا دیتا) راہ میں ان عورتوں کو رسول اللہ اور ابو بکر صدیق لے اور وہ آخر دپے تھے پہاڑ سے انھوں نے ان عورتوں سے پوچھا کیا ہوا؟ وہ بولیں ایک صاحبی آیا ہے جو کعبہ کے پردوں میں چھپا ہے انھوں نے کہا وہ صاحبی کیا بولا وہ بولیں ایسی بات بولا جس سے منہ بھر جاتا ہے (یعنی اس کو زبان سے نکال نہیں سکتیں) اور رسول اللہ تحریر لائے یہاں تک کہ حجر اسود کو بوسہ دیا اور طواف کیا اپنے صاحب کے ساتھ پھر نماز پڑھی جب نماز پڑھ چکے تو ابو زہرے نے کہا میں نے ہی اول اسلام کی سخت ادائیگی اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ذلیک السلام ورحمۃ اللہ پھر آپ نے پوچھا تو کون ہے؟ میں نے کہا غفار کا ایک شخص ہوں آپ نے ہاتھ جھکایا اور اپنی انگلیاں پیش کر رکھیں (جیسے کوئی ذکر کرتا ہے) میں نے اپنے دل میں کہا شاید آپ کو برا معلوم ہوا ہے کہنا کہ میں غفار میں سے ہوں میں آپ کا ہاتھ پکڑنے کو لیکن آپ کے صاحب نے (ابو بکر نے) جو مجھ سے زیادہ آپ کا صانع جانتا تھا مجھے روکا پھر آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا تو یہاں کب آیا میں نے عرض کیا میں یہاں تین رات یا دن سے ہوں آپ نے فرمایا تجھے کھانا کون کھلاتا ہے میں نے کہا کھانا وغیرہ کچھ نہیں سوا حرم کے پانی کے۔ پھر میں موچا ہو گیا یہاں تک کہ میرے پیٹ کے بت مزگے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَهَلُمَّا هَاهُنَا قَالَ ((مَا لَكُمَا)) قَالَا الصَّائِرُ تَيْنِ الْكَلْبَةِ وَأَشَارَ بِهَا قَالَ ((مَا قَالِ لَكُمَا)) قَالَا بِأَنَّهُ قَالَ لَنَا كَلْبَةٌ نَمْنَأُ الْفَتَمَ وَجَاهَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَلَمَهُ الْخَضِرُ وَغَافَ بِالْأَيْدِي هُوَ وَصَاحِبُهُ ثُمَّ صَلَّى فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَرُّ فَرُّتُمْ أَنَا أَوَّلُ مَنْ حَيَّاهُ بِحَبْلِهِ الْإِسْلَامَ قَالَ قُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ((وَعَلَيْكَ وَوَحْشَةُ اللَّهِ)) ثُمَّ قَالَ ((مِنْ أَمْتِ)) قَالَ قُلْتُ مِنْ غَفَّارٍ قَالَ فَأَعْلَزَى بِيَدِهِ فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ عَلَى جَنْبَيْهِ فَقُلْتُ لِي نَفْسِي كَرِهَتْ أَنْ أَتَمِثَّ لِي غَفَّارٍ فَلَمَحْتُ أَمْدُ بِيَدِهِ فَقَدْ غَضِبَ صَاحِبُهُ وَكَانَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ ((مَعْنَى كُنْتُ هَاهُنَا)) قَالَ قُلْتُ فَلَا كُنْتُ هَاهُنَا مِنْذُ ثَلَاثِينَ تَيْنِ كَلْبَةٍ وَتَبَوُّمَ قَالَ ((فَغَنُ كَانُ يُقْبَعُكَ)) قَالَ قُلْتُ مَا كَانُ لِي مَعَامَ بِأَمَانَةٍ زَمَزَمَ فَسَمِعْتُ حَتَّى تَكْثُرَتْ عَيْنُ نَفْسِي وَمَا أَحَدٌ عَلَيَّ كَلْبِي سَخِفَةَ جُوعَ قَالَ ((إِنِّي مَبْرُكَةٌ إِنِّي مَعَامُ مَعَامُ)) فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَدْرِي لِي فِي طَعَامِي الْكَلْبَةُ فَأَتَلَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَأَتَلَقْتُ مَعَهُمَا فَقَتَعَ أَبُو بَكْرٍ نَبْلًا فَخَعَلَ نَفْسِي لَنَا مِنْ رَيْبِهِ الْعَاطِفِ وَكَانَ ذَلِكَ أَوَّلُ طَعَامٍ أَكَلْتُهُ بَعْدَ ثُمَّ غَرِثُ مَا غَرِثُ ثُمَّ أَكَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

اور میں اپنے کعبہ میں بھوک کی توفانی نہیں پاتا آپ نے فرمایا
 زحرم کا پانی برکت والا ہے اور وہ کھانا بھی ہے پیٹ بھر دیتا ہے
 کھانے کی طرح اور بکرنے کہلایا رسول اللہ آج کی رات مجھے اجازت
 دیجئے اس کو کھانے کی بھر رسول اللہ چلے اور ابو بکر میں بھی ان
 دونوں کے ساتھ چلا ابو بکر نے ایک دروازہ کھولا اور اس میں سے
 طائف کے سوکے انجور لٹائے گئے یہ پہلا کھانا تھا جو میں نے کھایا
 مکہ میں پھر رہا میں جب تک رہا بعد اس کے رسول اللہ کے پاس آیا
 آپ نے فرمایا مجھے دکھلائی گئی ایک زمین سمجور دلی میں سمجھتا ہوں
 وہ کوئی زمین نہیں ہے سوا طرب کے (طرب مدینہ طیبہ کا نام تھا)
 تو تو میری طرف سے اپنی قوم کو دین کی دعوت دے شاید اللہ تعالیٰ
 ان کو نفع دے تیری وجہ سے اور تجھے تو اب دعوے میں انہیں کے
 پاس آیا اس نے پوچھا تو نے کیا کیا میں نے کہا میں اسلام لایا اور میں
 نے تصدیق کی آپ کی نبوت کی وہ بولا قہارے دین سے مجھے بھی
 نفرت نہیں ہے میں بھی اسلام لایا اور میں نے بھی تصدیق کی پھر
 ہم دونوں اپنی ماں کے پاس آئے وہ بولی مجھے بھی تم دونوں کے
 دین سے نفرت نہیں ہے میں بھی اسلام لائی اور میں نے بھی
 تصدیق کی پھر ہم نے ادھوں پر اسباب لادیاں تک کہ ہم اپنی
 قوم غفار میں پہنچے آدمی قوم مسلمان ہو گئی اور ان کا نام ایمانین
 حصہ غفاری تھا وہ ان کا سردار بھی تھا اور آدمی قوم نے یہ کہا کہ
 جب رسول اللہ مدینہ میں تشریف لائیں گے تو ہم مسلمان
 ہوں گے پھر رسول اللہ مدینہ میں تشریف لائے اور آدمی قوم جو
 باقی تھی وہ بھی مسلمان ہو گئی اور اسلم (ایک قوم ہے) کے لوگ
 آئے انھوں نے کہا یا رسول اللہ ہم بھی اپنے بھائی غفاریوں کی
 طرح مسلمان ہوئے ہیں وہ بھی مسلمان ہوئے تب رسول اللہ نے
 فرمایا غفار کو اللہ نے بخش دیا اور اسلم کو اللہ نے پھار دیا (قتل اور قید
 سے)۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّهُ قَدْ وَجَّهْتَ لِي
 لَوْحَتَيْنِ دَانِ مَخْلِي لَمْ أَرَاهَا إِلَّا غَيْرَ فَهَلْ
 أَنْتَ مُبْلَغُ هُنِي قَوْمِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ
 يَنْفَعَهُمْ بِكَ وَيُاجِرَكَ فِيهِ)) فَاتَّيْتُ أَهْلِي
 فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ صَنَعْتُ أَنِّي قَدْ
 تَسَلَّمْتُ وَصَلْتُ قَالَ مَا بِكَ رَغْبَةً عَنْ دِينِكَ
 فَأَتَيْتُ قَدْ تَسَلَّمْتُ وَصَلْتُ دِينًا لَمْ أَفْقَلْ
 مِنْ رَغْبَةٍ عَنْ دِينِكَ فَأَتَيْتُ قَدْ تَسَلَّمْتُ
 وَصَلْتُ فَاحْتَمَلْنَا حَتَّى أَتَيْنَا قَوْمَنَا عَمَلًا
 فَأَسَمَ بَعْضُهُمْ وَكَانَ يُؤْمِنُهُمْ أَهْلَهُمْ فَرَأَى
 رَحِمَةً لِعِبَادِي وَكَانَ سَيِّدُهُمْ وَقَالَ لِبَعْضِهِمْ
 يَا قَوْمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْمَدِينَةُ أَسْلَمَتْ فَذَرِيبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْمَدِينَةُ فَاسْتَمَرَّ بَعْضُهُمْ الْبَابِي
 وَجَاءَتْ أُمَّهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ بِإِذْنِكَ
 تَسَلَّمْتُ عَلَى أَدْنَى اسْتَمَرَّ عَلَيْهِ فَاسْتَمَرَّ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((عَفَا
 حَرَّ اللَّهُ لَهَا وَاسْتَمَرَّ سَالِمَهَا اللَّهُ))

اَلْحَقَّ اِنْ رَكَلْتُ مَنَا هُوَ بِالْمَشْرِ فَقَالَ مَا
 شَيْئِي فِيْهَا لَوَدِدْتُ قَرَرْتُ وَخَلَّيْتُ لَهٗ فِيْهَا
 مَا هُوَ حَتَّىٰ فَيَمَّ نَكَّةً فَاتَى الْمَسْجِدَ فَاتَمَسَّ
 الْبَيْتَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَعْرِفُهُ وَخَرَّ
 اَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ حَتَّى اُذْرِكُهُ بَعْثِي الْبَلَاءَ
 فَاصْطَفَعْتُ فَرَأَاهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ اَنَّهُ غَرِيبٌ فَلَمَّا
 رَأَاهُ نَبَعَهُ قَلَمٌ يَسْأَلُ وَاجِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَةٌ عَنْ
 شَيْءٍ حَتَّى اُصْبَحَ ثُمَّ اخْتَلَفَ فِرْقَتُهُ وَزَادَتْ اِلَى
 الْمَسْجِدِ فَظَلُّوا ذَلِكَ الْيَوْمَ وَكَانَ بَرَى شَيْءٍ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اُنْسِيَ فَنَادَى اِلَى
 مَتَابِعِهِ فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ مَا اَنَى لِلرَّحْلِ اَنْ
 يَنْتَهِيَ مِنْزِلُهُ فَاَقَامَهُ فَلَمَّعَ بِهِ مَعَهُ وَكَانَ يَسْأَلُ
 وَاجِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَةٌ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى اِذَا كَانَ
 يَوْمُ الْفَلَيْتِ فَظَلَّ بِمَنْزِلِ ذَلِكَ فَاَقَامَهُ عَلِيٌّ مَعَهُ ثُمَّ
 قَالَ لَهُ اَلَا تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي اُفْتَدَيْتَ هَذَا الْبَلَاءَ
 قَالَ اِنْ اَعْطَيْتَنِي عَهْدًا وَمِثْلًا لِّتَرْجِدَنِي فَعَلْتُ
 فَعَمَلٌ فَاعْبَرَهُ فَقَالَ فَرَّقَهُ حَقٌّ وَهُوَ رَسُولُ اللهِ
 ﷺ فَوَدَّ اَصْبَحْتُ فَاتَّبَعْنِي فَاَتَى اِنْ رَأَيْتَ
 شَيْئًا اُحَادَثَ عَلَيْكَ فَمَتَّى كَأَنِّي اُرِيكَ اَلْمَاءَ
 فَاِنْ تَصَبَّيْتُ فَاتَّبَعْنِي حَتَّى تَدْخُلَ مَدِينَتِي
 فَظَلُّوا فَانْطَلَقُوا يَتْلُوهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى اَهْلِي
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ
 قَوْمِهِ وَاسْتَمَّ مَكَانَهُ فَقَالَ لَهُ اَهْلِي صَلَّى اللهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَرْجِعْ اِلَى قَوْمِكَ فَاخْبِرْهُمْ
 حَتَّى يَأْتِيَكَ اَمْرِي)) فَقَالَ وَقَدْ بَدَى نَفْسِي
 بِنَبِيٍّ لَّا مَرُوحَ فِيْهَا بَيْنَ ظَهْرِيْهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى

تسکین نہیں ہوئی پھر انھوں نے توشہ لیا اور ایک ملک کی پالی کی
 یہاں تک کہ مکہ میں آئے اور مسجد حرام میں داخل ہوئے وہیں
 رسول اللہ کو مدعو خواہ آپ کو پہچانتے نہ تھے اور انھوں نے پوچھا
 بھی مناسب نہ جانا یہاں تک کہ رات ہو گئی وہ لیٹ رہے حضرت
 علی نے ان کو دیکھا اور پہچانا کہ کوئی مسافر ہے پھر ان کے پیچھے گئے
 لیکن کسی نے دوسرے سے بات نہیں کی یہاں تک کہ صبح ہو گئی پھر
 وہ اپنا توشہ اور ملک مسجد میں اٹھالائے اور سارا دن وہاں رہے اور
 رسول اللہ کو شام تک نہ دیکھا پھر وہ اپنے سونے کی جگہ میں چلے آئے
 وہیں حضرت علی گزرے اور کہا ابھی وہ وقت نہیں آیا جو اس شخص کو
 اپنا مکان معلوم ہو پھر ان کو کھڑا کیا اور ان کے ساتھ گئے لیکن کسی
 نے دوسرے سے بات نہ کی یہاں تک کہ تیسرا دن ہوا اس دن بھی
 ایسا ہی کیا اور حضرت علی نے ان کو اپنے ساتھ کھڑا کیا پھر کہا تم مجھ
 سے کیوں نہیں کہتے جس لیے تم اس شہر میں آئے ہو ابوذر نے کہا
 اگر تم مجھ سے عہد اور اقرار کرتے ہو کہ میں رہا غلاؤں گا تو میں کہتا
 ہوں انھوں نے اقرار کیا ابوذر نے سب حال بیان کیا حضرت علی
 نے کہا وہ شخص ہے میں اور وہ یہ ملک اللہ کے رسول ہیں اور تم صبح
 کو میرے ساتھ چلا اور اگر میں کوئی خوف کی بات دیکھوں گا جس
 میں تمہاری جان کا ڈر ہو تو میں کھڑا ہو جاؤں گا جیسے کوئی پالی نہا ہے
 اور جو چلا جاؤں تو تم بھی میرے پیچھے چلے آنا یہاں میں تمہیں
 تم بھی تمہیں آنا ابوذر نے ایسا ہی کیا ان کے پیچھے چلے یہاں تک کہ
 حضرت علی رسول اللہ کے پاس پہنچے اور ابوذر بھی ان کے ساتھ پہنچے
 پھر ابوذر نے آپ کی باتیں سنیں اور اسی جگہ مسلمان ہوئے رسول
 اللہ نے فرمایا پھر قوم کے پاس جاؤ ان کو دین کی خبر کر یہاں تک کہ
 میرا حکم آجے پیچھے ابوذر نے کہا جسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری
 جان ہے میں تو یہ بات (یعنی دین کی دعوت) کہہ دوں کو پکار کر سنا
 دوں گا پھر ابوذر گئے اور مسجد میں آئے اور چلا کر بولے اشہد ان لا

اللہ الا اللہ واشہدان محمد ا رسول اللہ اور لوگوں نے ان پر حملہ کیا اور ان کو مارے مارے لٹایا حضرت عباس وہاں آئے اور ابوذر پر پھٹے اور لوگوں سے کہا خرابی ہو تمہاری تم نہیں جانتے یہ شخص عطار کا ہے اور تمہارا رستہ سوداگری کا شام کو عطار کے ملک پر سے ہے (تو وہ تمہاری تجارت بند کریں گے) پھر اُذر کو ان لوگوں سے چھڑا لیا ابوذر نے دوسرے روز پھر ایسا ہی کیا اور لوگ دوڑے اور مارا اور حضرت عباس آگے آئے اور ان کو چھڑا لیا۔

باب: جریر بن عبد اللہ کی فضیلت

۶۳۶۳- جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کبھی نہیں روکا اور آنے سے جب سے میں مسلمان ہوا اور کبھی مجھے نہیں دیکھا مگر آپ مجھے (یعنی خود دہرائی اور کشادہ پیشانی سے ملے)۔

۶۳۶۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اختصار یہ ہے کہ میں نے آپ سے شکایت کی میں گھوڑے پر نہیں جتا آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور فرمایا اللہ جملہ اس کو روا بنائے والا رو پایا ہوا کر دے۔

۶۳۶۵- جریر سے روایت ہے جاہلیت کے زمانہ میں ایک بت خانہ تھا (یعنی میں) جس کو ذوالاخصہ کہتے تھے اور کعبہ یعنی یا کعبہ شامی بھی اس کا نام تھا رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا اسے جریر تو مجھے بے فکر کرتا ہے ذوالاخصہ اور کعبہ یعنی اور شامی کی طرف سے (یعنی اس کو چاہا وہ برباد کر کہ لوگ شرک سے چھینیں) میں ایک سوچاں آدمی امس قبیلے کے اپنے ساتھ لے کر گیا اور ذوالاخصہ کو توڑا اور چٹنے لوگوں کو وہاں پلا لیا کیا پھر میں لوٹ کر آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے اعلانہ لے لیا اور امس کے قبیلے کے لیے دعا کی۔

أَنِي أَمْسَجِدُ قَدَافِي بِأَعْلَى سَوْبِهِ أَشْهَدُ أَن لَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَتَارَ الْقَوْمَ فَصَرَبُوهُ حَتَّى أَصْحَبُوهُ فَأَنَّى الْعَيْسُ فَأَكَبْتُ عَلَيْهِ فَقَالِ وَيْلَكُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ عَقَابِ وَأَنَّ طَرِيقَ تَحَارِكِكُمْ إِلَى الشَّامِ عَلَيْهِمْ فَأَلْقَدُوا مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْقَدَرِ بِبَيْتِهَا وَتَلَوُوا بِأَيْهِ فَصَرَبُوهُ فَأَكَبْتُ عَلَيْهِ الْعَيْسُ فَأَلْقَدُوا.

بَابُ مَنْ فَضَّلَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

۶۳۶۳- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَا حَتَّيْتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ اسْتَلَمْتُ وَتَارَ أُنِي إِلَّا ضَلَّجْتُ.

۶۳۶۴- عَنْ جَرِيرٍ قَالَ مَا حَتَّيْتِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْذُ اسْتَلَمْتُ وَلَا رَأَيْتِي إِلَّا بَسَمْتُ فِي وَجْهِهِ زَادَ أُنِي تُسَبِّحُ فِي حَيْثُ عَنْ أَمْرِ بِإِذْنِ رَسُولٍ وَلَقَدْ شَكَّوْتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَأَكْتُبُ عَلَى الْحَبْلِ فَصَرَبَ يَدِي فِي صَنْدَرِي وَقَالَ ((اللَّهُمَّ كَيْفَهُ وَاجْعَلْهُ خَالِدًا مَهْدِيًا)).

۶۳۶۵- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ فِي الْخَنْزِيرَةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْاُخْصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكُتْبَةُ الْيَمَانِيَّةُ وَالْكُتْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هَلْ أَنْتَ مُرَبِّحِي مِنْ ذِي الْاُخْصَةِ وَالْكُتْبَةِ الْيَمَانِيَّةِ وَالشَّامِيَّةِ)) فَقَرَأْتُ إِلَيْهِ فِي بَيْتِهِ وَنَسْتَبِينَ مِنْ أَحْسَنَ فَكَسَرْنَاهُ وَقَتْلَا مَنْ وَجَدْنَا عَلَيْهِ فَإِنِّيهِ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَذَعَا لَنَا وَبِأَحْسَنَ.

۶۳۶۶- عَنْ حُرَيْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَا جَزِيَ إِلَّا فَوْجِي مِنْ ذِي الْحَلِصَةِ) بِسْمِ اللَّهِ نَحْنُ كَالْبُدْنِ يُدْفَعُ كَتِفُهُ فَيُسْتَبَقِ فَإِنْ هَمَزَ فِي حَبَشِينَ وَجَانَةِ فَارِسٍ وَكَفَتْ لَنَا نَسَبًا عَلَى تَحْكِي هَذِكْرَتْ ذَلَّتْ نُسُوبُ اللَّهِ ﷺ فَصَرَبَ يَدَهُ فِي حَسَارِي فَقَالَ ((اللَّهُمَّ تَنَفَّ وَاجْعَلْهُ خَافِيًا مَهْدِيًا)) قَالَ وَاصْطَلَحَ مَحْرَبًا بِالنَّاسِ ثُمَّ نَفَتْ حُرَيْرٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَحْمًا يَسْتَرْهُ يُكْنَى أُمًّا أُرْضَاهُ مَتَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ مَا شِئْتَ حَتَّى تَرْتَكِبَهُ كَمَا هِيَ حِمْلٌ أَخْبَرْتُ بِهِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى غَيْرِ أَحْسَنَ وَرَحَلَهَا حُسْنُ مَرَاتِبٍ

۶۳۶۷- عَنْ إِبْنِ عَبَّاسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ مَرْوَانَ لَمَّا دَخَلَ بَشِيرٌ خَبْرَهُ أَبُو أُرْضَاهُ خَصْرٌ مِنْ رِبْعَةِ يَسْتَرْهُ لِي ﷺ

بَابُ مَنْ فَضَّلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ ۶۳۶۸- عَنْ أَبِي عِيَّاسٍ أَوْ شَيْبَةَ ﷺ أَنَّهُ أُلْحِقَ لَوْصُفَتْ لَهُ وَصُولًا مِمَّا عَرَّجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ حِدَ مِي رَوَاهُ زُهَيْرٌ قَالُوا مِي رَوَاهُ نَحْمُ قُلْتُ مَنْ عِيَّاسٍ قَالَ ((اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ))

بَابُ فَقِّهَ فَضَالِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

۶۳۶۹- عَنْ أَبِي عُمَرَ وَصِيَّ اللَّهِ عَلَيْهِمَا قَالَ وَكُنْتُ فِي الْأَمَامِ كَأَنَّ مِي يَدِي فَضَعْتُ بِشَرِي وَلَيْسَ مَكَانُ رُبْدٍ مِنَ الْحَنَةِ بَلَا عَارَازٍ إِلَيْهِ قَالَ

۶۳۶۶- جریر بن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے جریر تو مجھ کو آرام نہیں دیتا ذوالحلیصہ سے جو بت خدا تعالیٰ کا (ایک قبیلہ ہے) اس کو کعب یثانی بھی کہتے تھے جریر نے کہا میں دوجھ سو سوار لے کر وہاں گیا اور میں گھوڑے پر نہیں بٹھا تھا میں نے یہ رسول اللہ سے جان کیا آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور فرمایا اللہ اس کو جہادے اور اس کو راہ دکھائے والا راہ پایا ہوا کرے پھر جریر گئے اور ذوالحلیصہ کو انکار سے جلا دیا بعد اس کے ایک شخص جس کا نام ابوراعۃ تھا جو عجمی کے لیے رسول اللہ کے پاس روانہ کیا وہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا ہم ذوالحلیصہ کو خدائی لونت کی طرح چھوڑ کر آئے (خدائی لونت پر کالا روغن ملنے میں مطلب یہ ہے کہ وہ بھی جل کر کالا ہو گیا تھا) رسول اللہ نے انھیں کے گھوڑوں اور مردوں کے لیے پرکت کی دعا کی پانچ مرتبہ۔

۶۳۶۷- ترجمہ وہی جو گذر

باب: عبد اللہ بن عباس کی فضیلت

۶۳۶۸- عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ پاک ﷺ کی جگہ میں تشریف لے گئے میں نے آپ کیلئے وضو کا پانی رکھا جب آپ نکلے تو چوچ چھایا پانی کس نے رکھا ہے لوگوں نے کہا میں نے کہا ابن عباس نے آپ سے فرمایا اللہ اسکو بخیر کرے دین میں۔

باب: عبد اللہ بن عمر کی فضیلت

۶۳۶۹- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے خواب میں دیکھا میرے ہاتھ میں استبرق کا ایک ٹکڑا ہے (استبرق ایک ریشمی کپڑا ہے) اور میں جنت کے جس مکان میں جانا چاہتا ہوں وہ کھڑا مجھے اڑا

فِيمَا أُطِيقَتْ))

دوے اس کو برکت دے اس میں۔

۶۳۷۲- عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ قُلْتُ أَلَمْ تُسَلِّمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَامِلُكَ أُنْسٌ فَلَذَكَرَ لَحْوَةً.

۶۳۷۳- ترجمہ وہی ہے جو گزار

۶۳۷۴- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ بَيْنَ ذَلِكَ.

۶۳۷۴- ترجمہ وہی ہے جو گزار

۶۳۷۵- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ دَخَلَ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْنَا وَنَا حَوْثًا أَنَا وَأُمِّي وَأُمُّ حَرَمٍ حَافِي فَقُلْتُ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ حَوِثِيكَ دَخَعَ اللَّهُ لَهُ قَالَ فَدَخَا لِي بِكُلِّ حَبِيرٍ وَكَفَانِي فِي أَعْبَرِ مَا دَخَا لِي بِهِ لَنْ قَالَ ((اللَّهُمَّ أَكْثِرْ خَالَةَ وَوَلَدَهُ وَتَارِلًا لَهُ فِيهِ)).

۶۳۷۵- انس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں تشریف لائے اس وقت گھر میں کوئی نہ تھا سوا میرے اور میری ماں ام سلیم اور میری خالہ ام حرام کے میری ماں نے گھبرا کر رسول اللہ آپ کا چھوٹا ناخام (انس) کو مانجھنے اس کے لیے آپ نے دعا کی ہر ایک بھلائی کے لیے اور آخر میں یہ دعا کی یا اللہ بہت کر اس کا مال اور بہت کر اس کی اولاد اور برکت دے اس میں۔

۶۳۷۶- عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَتْنِي بِي أُمِّي أَلَمْ أَنْبِ بِأُمِّي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ أَرَّضَنِي بِبَعْضِهِ حِينَ رَحَا وَرَفَعَنِي بِبَعْضِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أُنْسٌ أُمِّي أَتَيْتُكَ بِهِ يَحْتُمُّكَ فَادْعَ اللَّهُ لَهُ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ أَكْثِرْ خَالَةَ وَوَلَدَهُ)) قَالَ أَنَسٌ فَوَلَّاهُ بَنَ مَالِي لَكَبِيرٍ وَبَنَ وَلَدِي وَوَلَدَ وَلَدِي لَبَنَاءُونَ عَلَى لَحْوٍ لَبَانَةٍ لَبُونَةٍ.

۶۳۷۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میری ماں مجھ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لائی اور اپنی سر بند حسن (لاڑ خنی یاد دہندہ) پہلا کر اس میں سے آدمی کی تار بنادی تھی اور آدمی کی چادر مجھ کو تو کہنے لگی یا رسول اللہ ﷺ یہ چھوٹا نرس میرا بیٹا ہے آپ کی خدمت کرے گا آپ اس کے لیے دعا کیجئے آپ نے فرمایا اللہ بہت کر اس کا مال اور بہت کر اس کی اولاد۔ انس نے کہا تو قسم خدا کی میرا مال بہت ہے اور میرے بیٹے اور بچے سے سو سے زیادہ ہیں۔

۶۳۷۷- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَمِعْتُ أُمِّي أَلَمْ تُسَلِّمْ صَوْتَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَاي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أُنْسٌ فَدَخَا لِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَأَيْتُ مِنْهَا أُنْسِينَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَدَخَا لِي فِي الْآخِرَةِ.

۶۳۷۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گزرے تو میری ماں ام سلیم نے آپ کی آواز سنی اور کہنے لگی میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یہ چھوٹا انس ہے آپ نے میرے لیے عین دعا بھیجیں کہیں دو تو میں دنیا میں پاچکا اور ایک کی آخرت میں امید ہے۔

۶۳۷۸- عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَى عَلِيَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا اللَّفْ مَعَ الْفُلَيْنِ قَالَ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَخَضَعْتُ لِي حَامِدَةً فَأَقْبَلْتُ عَلَى أُمِّي قَلْبًا حَبِيبًا قَالَتْ مَا حَسْبُكَ قَلْبٌ بَغَضِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۶۳۷۸- انس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں لڑکوں کے ساتھ تھک چکا تھا آپ نے ہم کو سلام کیا پھر مجھے کسی کام کے لیے بھیجا میں اپنی ماں کے پاس دیر سے گیا جب گیا تو میری ماں نے کہا تو نے کیوں دیر کی میں نے کہا

رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک کام کے لیے بھیجا تھا وہ بولی کیا کام تھا میں نے کہا وہ مجھ سے میری ماں بولی رسول اللہ ﷺ کا مجھ سے نہ کہتا اس نے کہا تم خدا کی اگر وہ مجھ سے کہتا تو اسے بات تم سے کہتا۔

۶۳۷۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک راز کی بات مجھ سے کہی میں نے اس کو کسی سے بیان نہیں کیا یہاں تک کہ میری ماں ام سلمہ نے پوچھا میں نے اس سے بھی بیان نہیں کیا۔

باب: عبد اللہ بن سلام کی فضیلت

۶۳۸۰- سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کسی زعمہ شخص کے لیے جو چلتا پھرتا ہو یہ نہیں سنا کہ وہ جنت میں ہے مگر عبد اللہ بن سلام کے لیے۔

۶۳۸۱- قیس بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں مدینہ میں تھا کچھ لوگوں میں جن میں بعض صحابہ بھی تھے ایک شخص آیا اس کے چہرے پر خدا کے خوف کا اثر تھا بعض لوگ کہنے لگے یہ جنتی ہے یہ جنتی ہے اس نے دو رکعتیں پڑھیں پھر چلا میں بھی اس کے پیچھے گیا وہ اپنے مکان میں گیا میں بھی اس کے ساتھ اہل بیت اور باہمی میں جب دل لگ گیا تو میں نے اس سے کہا تم جب صبح میں آئے تھے تو ایک شخص آیا یا ابولا (یعنی تم جنتی ہو) اس نے کہا سبحان اللہ کسی کو نہیں چاہیے وہ بات کہی جو نہیں جانتا اور میں تم سے بیان کر رہا ہوں لوگ کیوں ایسا کہتے ہیں میں نے ایک خواب دیکھا تھا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں وہ خواب میں نے آپ سے بیان کیا میں نے دیکھا کہ میں ایک باغ میں ہوں (جس کی وسعت اور پید اور اور ہری کا حامل اس نے بیان کیا) اس باغ کے درختوں میں ایک ستون ہے نوے کا وہ چھپے تو زمین کے اندر ہے اور اوپر آسمان تک گیا ہے اس کی بلندی پر ایک حلقہ ہے مجھ سے کہا گیا اس

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَامَتِهِ قَالَتْ مَا حَامَتُهُ قَالَتْ إِنَّمَا سِرٌّ قَالَتْ لَا تُخَذِّلُنَّ سِرَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَأَ قَالَ أَنَسُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثْتُ بِهِ أَخْبَأَ لِحَامَتِي بَا قَائِبُ

۶۳۷۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَسْرَ إِلَيَّ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَمَا أَحْبَبْتُ بِهِ أَحَبًّا نَعْدُو وَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْهُ أَلَمْ سَلِمَ فَمَا أَحْبَبْتُهَا بِهِ.

باب مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ

۶۳۸۰- عَنْ عَابِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ يَقُولُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِحَامِي نَشِيءِي يَفِي يَفِي الْحَبَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ.

۶۳۸۱- عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فِي نَاسٍ فِيهِمْ نَفْعُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَخَاءُ رَجُلٌ فِي وَجْهِهِ آثَرٌ مِنْ شَوْشُوعٍ فَقَالَ نَفْعُ الْقَوْمِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْحَبَّةِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْحَبَّةِ فَسَلَى وَكُنْصِي يَنْخَوِذُ فِيهِمَا ثُمَّ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهُ فَدَخَلَ مَرْكَبَهُ وَدَخَلْتُ فَتَحَدَّثَنَا قَالًا اسْتَأْذَنَ قُلْتُ لَهُ إِنْ لَمْ لَمْ دَخَلْتُ قَبْلَ قَالَ رَجُلٌ كَذَا وَكَذَا قَالَ سَبَّحَانَ اللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِأَعْمَى أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ وَسَأَخْبِرُكَ بِمَا دَخَلَ وَأَكْبَأَ رُوَيْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَأَتَيْتُ فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ سَمِعْتُهَا وَعَشَبَتِهَا وَحَضَرَتْهَا وَوَسَطَ الرُّوضَةِ عَشْوَةٌ مِنْ خَبِيبٍ اسْتَمَلَّ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ قَبِيلِي لِي أَرْفَعُ فَقُلْتُ لَهُ لَا اسْتَمَلَّ

فَخَاضَ بِنُصْفٍ قَالَ لَنْ عَزُونَ وَالنُّصْفُ
الْحَادِثُ فَقَالَ بِنِصْفِي مِنْ خَلْقِي وَصِفَتْ أَنَّهُ رَفَعَتْ
بَيْنَ خَلْقِهِ بَيْنَهُ فَرَفِثَتْ حَتَّى كُنْتُ فِي أَهْلِ
الْعُمُومِ فَأَعْلَزْتُ بِالْمَرْوَةِ فَقِيلَ لِي اسْتَنْصِبْ
فَلَقَدْ اسْتَنْصَبْتُ وَإِنَّمَا لَمْ يَدْرِي فَقَضَيْتُهَا عَلَى
النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((بَلَغْتَ الْمَرْوَةَ الْإِسْلَامَ
وَفَلَكِ الْعُمُودُ عُمُودُ الْإِسْلَامِ وَبَلَغْتَ الْمَرْوَةَ
غُرُوبَ الْوَقْتِ وَأَنْتِ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى
تَمُوتِ)) قَالَ وَالرَّحْلُ عِنْدَ اللَّهِ بِنِصْفٍ.

پر چڑھ کر کہا میں نہیں چڑھ سکا پھر ایک خدمتگار آپاس نے
میرے کپڑے پیچھے سے اٹھائے اور بیان کیا کہ اس نے اپنے ہاتھ
سے مجھے پیچھے سے اٹھایا میں چڑھ گیا یہاں تک کہ اس ستون کی
بلندی پر پہنچ گیا اور حلقہ کو میں نے تمام لیا مجھ سے کہا گیا اس کو
تھامے رہو پھر میں جاگا اور وہ حلقہ اس وقت تک میرے ہاتھ ہی
میں تھا یہ خواب میں نے رسول اللہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا وہ
بارگ اسلام ہے اور یہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ حلقہ مضبوط
حلقہ ہے دین کا اور تو اسلام پر قائم رہے گا مرنے دم تک قہیں نے
کہا وہ شخص عہد اللہ بن سلام تھے۔

۶۳۸۶- عَنْ قَبَسِ بْنِ عَبْدِ كَيْسٍ كُنْتُ فِي حَلْفَةِ
بَيْنَا سَفْعُ بْنُ مَالِكٍ وَأَنْتَ عَمْرُ فَمَرَّ عِنْدَ اللَّهِ بِنِ
سَلَامٍ فَقَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ فَحْشَةٍ فَعَلْتُ
فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ قَالُوا كَذِبًا وَكَذَلِكَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ
مَا كَانَ يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَقُولُوا مَا قَالُوا لَمْ يَدْرِي مَا كُنْتُ
إِنَّمَا رَأَيْتُ كَأَنَّ عُمُودًا وَضَعْتُ فِي رَوْضَةٍ خَضِرَاءَ
فَنَصَبْتُ بَيْنَا وَفِي رَأْسِهَا مَرْوَةٌ وَفِي أَسْفَلِهَا
بِنُصْفٍ وَالنُّصْفُ الْوَصِيفُ فَقِيلَ لِي ارْتَفِثْ
حَتَّى اسْتَنْصَبْتُ بِالْمَرْوَةِ فَقَضَيْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَمُوتُ عِنْدَ اللَّهِ
وَهُوَ آخِرُ بِالْمَرْوَةِ الْوَقْتِ))

۶۳۸۶- قہیں بن عباد رضی اللہ عنہ نے کہا میں ایک جماعت
میں تھا جس میں سعد بن مالک اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی
تھے اسے میں عبد اللہ بن سلام لٹکے لوگوں نے کہا پھر جنت والوں
میں سے ہے میں کھڑا ہوا اور میں نے ان سے کہا تمہارے باپ میں
لوگ ایسا ہی کہتے ہیں انھوں نے کہا سبحان اللہ ان کو وہ بات نہ کہنی
چاہیے جس کو وہ نہیں جانتے میں نے خواب میں ایک ستون دیکھا
جو ایک سبز بارگ کے بچاؤ رکھا گیا اس کے سر پر ایک حلقہ لگا تھا اور
اس کے نیچے ایک خدمت گار کھڑا تھا مجھ سے کہا گیا اس پر چڑھو
میں چڑھا یہاں تک کہ حلقہ کو تمام لیا پھر میں نے یہ خواب رسول
اللہ ﷺ سے بیان کیا آپ نے فرمایا عہد اللہ مرے گا اسی مضبوط
حلقہ کو تھامے ہوئے (یعنی دین اسلام پر)۔

۶۳۸۷- عَنْ سُرْعَةَ بْنِ الْحَرِّ قَالَ كُنْتُ خَالِصًا
فِي حَلْفَةٍ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ وَبَيْنَا شَيْخٌ
حَسَنٌ الْمَنْجَنَةِ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَالَ فَخُتِلَ
بِحَدِيثِهِمْ خَالِصًا قَالَ فَلَمَّا قَامَ قَالَ الْقَوْمُ مَنْ
سَرَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيَّ رَجُلٌ مِنْ لَعَلِّ الْحَدِيثَ فَلْيَنْظُرْ
إِلَيَّ هَذَا قَالَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا تَعْنَهُ فَمَا عَظَمْتُ مِنْكَ

۶۳۸۷- عرو بن حمر سے روایت ہے میں ایک حلقہ میں بیٹھا
مدینہ کی مسجد میں وہاں ایک بوزعہ تھا جو بھروسہ معلوم ہوا کہ وہ
عبد اللہ بن سلام ہیں وہ لوگوں سے اچھی اچھی باتیں کر رہے تھے
جب وہ کھڑے ہوئے تو لوگوں نے کہا کہ جس کو بھلائے جنتی
کو دیکھا وہ اس کو دیکھے میں نے (اپنے دل میں) کہا قسم خدا کی میں
ان کے ساتھ چلوں گا اور ان کا گھر دیکھوں گا پھر میں ان کے پیچھے

وہاں چلے یہاں تک کہ قریب ہوئے شہر سے باہر نکل چاہوں پھر اپنے مکان میں گئے میں نے بھی اجازت چاہی اور آنے کی انھوں نے اجازت دی پھر پچھلے جیسے میرے کیا کام ہے تیرا میں نے کہا لوگوں سے میں نے سنا جب تم کھڑے ہوئے وہ کہتے تھے جس کو خوش گئے کسی جتنی کاہنکا وہ ان کو دیکھے تو مجھے اچھا معلوم ہوا کہ اسے ساتھ رہنا انھوں نے کہا اللہ تعالیٰ جانتا ہے جسے وہاں کو لوگوں میں تھ سے وہ بیان کرتا ہوں لوگوں کے یہ کہنے کی میں ایک بار سوچا تھا خواب میں ایک شخص آیا اور اس نے کہا کھڑا ہو پھر اس نے میرا ہاتھ پکڑا میں اس کے ساتھ چلا مجھے بائیں طرف کچھ راہیں ٹھیں میں نے ان میں چلنا چاہا وہ بولا ان میں مت جا یہ بائیں طرف والوں کی راہیں ہیں (یعنی کافروں کی) پھر راستی طرف کی راہیں ٹھیں وہ شخص بولا ان راہوں میں جا پھر ایک پہاڑ ملا وہ شخص بولا اس پر چڑھ میں نے جو چڑھا چاہا تو چڑھ کے بل گر اٹکی پار میں نے قصہ کیا چڑھنے کا لیکن ہر پار کا اکر وہ مجھے لے چلا یہاں تک کہ ایک ستون ملا جس کی چوٹی آسمان میں تھی اور وہ زمین میں اس کے اوپر ایک حلقہ لگا تھا مجھ سے کہا اس ستون کے اوپر چڑھ جا میں نے کہا میں اس پر کیوں کر چڑھوں اس کا سرا تو آسمان میں ہے آخر اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اچھال دیا میں جو دیکھتا ہوں تو اس حلقہ کو پکڑے ہوئے ٹھک رہا ہوں پھر اس شخص نے ستون کو مارا وہ گر پڑا اور میں تک ایک حلقہ میں ٹکنا رہا (اس وجہ سے کہ اتنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہا) جب میں جاگا تو جب رسول اللہ کے پاس آیا اور آپ سے یہ خواب بیان کیا آپ نے فرمایا جو راہیں تو نے بائیں طرف دیکھیں وہ بائیں طرف والوں کی راہیں ہیں اور جو راہیں راستی طرف دیکھیں وہ راستی طرف والوں کی راہیں ہیں اور پہاڑ وہ شہیدوں کا درجہ ہے تو وہاں تک نہ پہنچنے کے کا اور ستون اسلام کا ستون ہے اور حلقہ وہ اسلام کا حلقہ ہے

يَسِيْرُ قَالَ فَصَبْرُهُ فَاسْتَلْقَى حَتَّى كَانَتْ أَنْ يَخْرُجَ مِنْ الدُّنْيَا ثُمَّ دَخَلَ مَثْرَلَهُ قَالَ فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيْهِ فَاذِنَ لِي فَقَالَ مَا سَأَلْتَنِي بِأَنْ أَسْمِيَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ سَبَّحْتَ الْقَوْمَ يَقُولُونَ لَكَ لَمَّا قُتِلَ مِنْ سَبْرَةٍ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيَّ وَرَجُلٌ مِنْ لُغَلِي الْعَبْدَةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَيَّ هَذَا فَاصْبِرْ أَنْ أَكُونَ مَعَكَ قَالَ اللَّهُ أَتَأْتِيكَ بِالْعَبْدَةِ وَتَسْأَلُنِي عَنْهَا قُلْتُ فَإِنِّي تَسْأَلُنِي أَنَا لَيْسَ إِذَا تَأْتِي رَجُلٌ فَقَالَ لِي قُمْ فَاحْذِ بِيَدِي فَاسْتَلْقَيْتُ مَعَهُ قَالَ فَإِنَّا أَنَا بِخَوْلٍ عَنْ جَنَّتِي قَالَ فَاصْبِرْ إِحْذِ فِيهَا فَقَالَ لِي لَا تَأْخُذْ فِيهَا فَإِنِّي فَارَقْتُ أَصْحَابَ الشَّيْءِ قَالَ فَإِنَّا حَزَنًا مَعَهُ عَلَى نَجِيْبِي فَقَالَ لِي حَذِّ مَعَهُ قَاتِي بِي جَنَّتِي فَقَالَ لِي اصْبِرْ قَالَ فَصَبْرُهُ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ اصْبِرَ جَزَرْتُ عَلَى أَسْمِي قَالَ حَتَّى قُتِلْتُ ذَلِكَ يَوْمَ قَالَ ثُمَّ اسْتَلْقَى بِي حَتَّى أَتَى بِي عَمُودًا وَأَسْمِي فِي السَّمَاءِ وَأَسْمِي فِي الْآرْضِ فِي أَغْصَانِ خَلْفَةِ فَقَالَ لِي اصْبِرْ طَوْفٌ هَذَا قَالَ قُلْتُ كَيْفَ اصْبِرُ هَذَا وَرَأْسِي فِي السَّمَاءِ قَالَ فَاحْذِ بِيَدِي فَارْحَلْ بِي قَالَ فَإِنَّا أَنَا مَعَهُ بِالْخَلْفَةِ قَالَ ثُمَّ صَرَبَ الْقَمُودَ فَخَرَّ قَالَ وَتَقَبَّلَتْ مُتَخَلِّفًا بِالْخَلْفَةِ حَتَّى اسْتَبَحْتُ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَفَضَمْتُمَا عَلَيْهِ فَقَالَ ((لَمَّا الطَّرْفُ إِلَيَّ وَأَتَيْتَ هُنَّ مَسْرُورَةً فَبِي طَرَفُ أَصْحَابِ الشَّيْءِ قَالَ وَأَنَا الطَّرْفُ إِلَيَّ وَأَتَيْتَ هُنَّ نَجِيْبَتٍ فَبِي طَرَفُ أَصْحَابِ التَّجِينِ وَأَنَا الْحِجْلُ فَهُوَ مَثْرَلُ الشَّيْءِ وَتَنَ تَنَالَهُ وَأَنَا الْعَمُودُ فَهُوَ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَأَنَا

تو اسلام پر قائم رہے گا مرتے دم تک (اور جب خاتمہ اسلام پر ہو تو جنت کا تین ہے اس وجہ سے لوگ مجھے جنتی کہتے ہیں)۔

باب: حسان بن ثابت کی فضیلت

۶۳۸۲- (یہ شاعر تھے رسول اللہ ﷺ کے اور جواب دیتے تھے مشرکوں کا جو کچھ کرتے تھے آپ کی ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ حسان بن ثابت پر گزروے وہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے معلوم ہوا کہ عمو اشعار جو اسلام کی تعریف اور کافروں کی برائی یا جہاد کی ترغیب میں ہوں مسجد میں پڑھنا درست ہے) حضرت عمرؓ نے ان کی طرف دیکھا حسان نے کہا میں تو مسجد میں اشعار پڑھتا تھا جب مسجد میں تم سے بہتر شخص موجود تھے پھر ابوہریرہؓ کی طرف دیکھا اور کہا میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں تم نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے میری طرف سے جواب دے لے حسان! یا اللہ مدد کر اس کی روح القدس سے ابوہریرہؓ نے کہا میں نے سنا ہے یا اللہ تو جانتا ہے۔

۶۳۸۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا

۶۳۸۶- ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے حسان بن ثابتؓ انصاری سے سنا وہ ابوہریرہؓ کو گواہ کر رہے تھے میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں تم نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے لے حسان! اللہ کے رسول کی طرف سے جواب دے یا اللہ مدد کر حسان کی روح القدس سے ابوہریرہؓ نے کہا میں نے سنا ہے۔

۶۳۸۷- براد بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے حسان بن ثابت سے کافروں کی ہجو کر اور جبرئیلؑ میرے ساتھ ہیں۔

۶۳۸۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا

الْفَرَوَةَ لَهَا غَزْوَةُ الْإِسْلَامِ وَلَكِنْ تَوَكَّلْ مُنْصَحًا بِهَا حَتَّى تَمُوتَ))۔

باب فضائل حسان ابن ثابتؓ

۶۳۸۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُنْعِذُ الشُّعْرَ بِى فَسَجِدَ فَلَمَّحَ إِلَيْهِ فَقَالَ هَذَا كُنْتُ أَنْتِيزُهُ وَبِهِ مِنْ مَرُوءَةٍ مِنْكَ ثُمَّ التَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَلَسْتُ لَكَ أَنْبِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَجِبْ عَنِّي ((اللَّهُمَّ أَيْدَةُ بَرُوحِ الْقُدْسِ)) قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ۔

۶۳۸۵- عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَسَنًا قَالَ... فِي خَلْقِهِ بِهِمْ أَوْ هُرَيْرَةَ أُنْشِدَكَ اللَّهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَسْبِغْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ مَثَلَهُ۔

۶۳۸۶- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ سَمِيعَ حَسَنًا بْنِ ثَابِتٍ الْكَلْبِيِّ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ أُنْشِدَكَ اللَّهُ حَلَّ سَبِغْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((يَا حَسَنًا أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ أَيْدَةُ بَرُوحِ الْقُدْسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ))۔

۶۳۸۷- عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَبِغْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِحْسَنًا بْنُ ثَابِتٍ ((أَفْجَهُمْ أَوْ هَاجَهُمْ وَجِبْرِيلُ مَعَهُ))۔

۶۳۸۸- عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْإِسْطَاثِ مَثَلَهُ۔

۶۳۸۹- عروہ بن زہر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حسان بن ثابت نے بہت باتیں کہیں حضرت عائشہ سے میں نے ان کو برا کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جانے دے اے بھانجے میرے کیونکہ حسان جواب دیتا تھا کہافروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے۔

۶۳۹۰- مذکور بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔
۶۳۹۱- مسروق سے روایت ہے کہ میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا ان کے پاس حسان بن ثابت بیٹھے تھے ایک شعر سنا رہے تھے اپنی غزل میں سے جو چند بیتوں کی انھوں نے کہی تھی وہ شعر یہ ہے ۔

پاک ہیں اور عقل والی ان پر کچھ تہمت نہیں
صبح کو اٹھتی ہیں بھوکے غاقوں کے گوشت سے
(یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتے کیونکہ غیبت کرنا گویا اس کا گوشت کھانا ہے) حضرت عائشہ نے حسان سے کہا لیکن تو ایسا نہیں ہے
(یعنی تو لوگوں کی غیبت کرتا ہے) مسروق نے کہا میں نے حضرت عائشہ سے کہا تم حسان کو اپنے پاس کیوں آنے دیتی ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی شان میں فرمایا واللہی نولہی بحبرہ منہم لہ عذاب عظیم یعنی جس شخص نے ان میں سے بڑا اہل بڑی بات کا (یعنی حضرت عائشہ پر تہمت لگانے کا) اس کے واسطے بڑا عذاب ہے (حسان بن ثابت) ان لوگوں میں شریک تھے جنہوں نے حضرت عائشہ پر تہمت لگائی تھی پھر آپ نے ان کو مدد دی حضرت عائشہ نے کہا اس سے زیادہ عذاب کیا ہو گا کہ وہ اندھا ہو گیا اور کہا کہ حسان جواب دہی کرتا تھا بھوکے تھا کہافروں کی رسول اللہ کی طرف سے۔

۶۳۸۹- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ حَسَانَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَمْشِي كَثْرًا عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُحْصِي دَعَاؤَهُ كَانَ يُنَاقِضُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۳۹۰- عَنْ جِسَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.
۶۳۹۱- عَنْ مَسْرُوقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَاتَ لَيْلٍ عَلِيٌّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَجِئَتْهَا حَسَانُ بْنُ ثَابِتٍ يُثْبِتُهَا شِعْرًا يُثْبِتُ بِأَيَاتِهِ لَهُ فَقَالَ:

حَصَانًا رَزَاكَ مَا نَزَاكَ بِرَبِّهِ
وَتَصْبِيحُ غُرَّتِي مِنْ لُحُومِ الْغَوَاقِلِ
فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ لَكُنْكَ لَسْتُ كَذَلِكَ قَالَ
مَسْرُوقٌ فَقُلْتُ لَهَا إِمَّ نَأْذِينَ لَهُ يَدْخُلُ عَلَيْهِ
وَمَعَا قَالَ اللَّهُ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ
عَظِيمٌ فَقَالَتْ فَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنْ الْعَنَى إِنَّهُ
كَانَ يُنَاقِضُ أَوْ يُنَاقِضُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۶۳۹۲- ترجمہ وحی جو لوہ پر گزرا۔

۶۳۹۲- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ قُلْتُ كَانَ يَذُبُّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ خَصَانًا وَرَأَى.

۶۳۹۳- حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حسان نے کہا یا رسول اللہ! اجازت دیجئے مجھے ابوسفیان کی جھوٹے کی (یہ ابوسفیان حدیث میں عہد المطلب کے بیٹے تھے اور اسلام سے پہلے آپ کی جھوٹ کرتے تھے اور یہ آپ کے چچا زاد بھائی تھے) آپ نے فرمایا وہ تو میرے ماتے والا ہے حسان نے کہا قسم اس شخص کی جس نے آپ کو عزت دی میں آپ کو ان میں سے اس طرح نکال لوں گا جیسے ہل طیر میں سے نکال لیا جاتا ہے پھر حسان نے یہ شعر کہا۔

۶۳۹۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قُلْتُ قَالَ حَسَانٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفَلَا لِي فِي أَبِي سُفْيَانَ فَلَا كَيْفَ يَفْرُقُنِي مِنْهُ قَالَ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ نَأْسُكَ سُبُحٌ كَمَا نَسُتُ الشُّعْرَةَ مِنَ الْخَبِيرِ فَقَالَ حَسَانٌ:

وَأَنَا سَنَامُ الْمَحْدَمِ مِنْ آلِ عَائِشٍ
يَوْمَ يَنْسُو مَعْرُومٌ وَوَالِدُكَ الْغُبُ
فَصَبَدْنَهُ هَلْبِي.

۶۳۹۳- ترجمہ وحی ہے جو لوہ پر گزرا اس میں یہ ہے کہ حسان بیٹے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شرکوں کے بچہ کرنے کی اور ابوسفیان بچہ کر نہیں کیا۔

۶۳۹۴- عَنْ جِشَامٍ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ حَسَانٌ بْنُ نَابِتٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاةِ الْفُضْرِ بَيْنَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا سُفْيَانَ وَقَالَ لَقَدْ لَفِخِمِ الْفُخَيْرِ.

۶۳۹۵- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جھوٹ کر قریش کی نیکو کہہ دو ان کو زیادہ مانگا رہے تیروں کی بوجھاؤ سے پھر آپ نے ایک شخص کو بھیجا انہیں روانہ کے پاس اور فرمایا جھوٹ کر قریش کی اس نے جھوٹ کہی آپ کو پسند آئی پھر کعب بن مالک کے پاس بھیجا پھر حسان بن ثابت کے پاس

۶۳۹۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((اعْمِدُوا قُرَيْشًا فَإِنَّهُ أَكْثَرُ عَلَيْهَا مِنْ رَضِي بِالْبَلَدِ)) فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي رُوَاحَةَ فَقَالَ اعْمِدْهُمْ فَهَاجَهُمْ فَلَمْ يُرَضِ فَأَرْسَلَ إِلَى كَتَّابٍ مِنْ خَالَتِهِ ثُمَّ لَزَسَتْ إِلَى حَسَانِ بْنِ نَابِتٍ.

(۶۳۹۵) * آپ کا یہ مطلب تھا کہ جب ابوسفیان میرا چچا زاد بھائی ہے اور تو اس کی جھوٹ کرے گا تو میری بھی جھوٹ جائے گی کیونکہ میرے اور اس کے دو ایک ہیں حسان نے کہا کہ میں آپ کو بچا کر اسی کی جھوٹ کروں گا حسان کا یہ شعر ایک قصیدہ کا ہے جو ابوسفیان کی جھوٹ میں حسان نے کہا تھا اس کے بعد یہ شعر ہے۔

ومن ولدت ابتاه زهرة منهم
كرام ولم يقرب عداؤك المحمد

یعنی بزرگی اور شرافت ہام کی ہلا وہ میں خردم کے بیٹوں کو ہے اور بہت مخروم فاطمہ بنت محمد بن عاصم بن عمر بن قحطام میں خردم میں جس جہ میں حضرت عبداللہ اور زید اور ابوطالب کی اور حیرا آپ تو تمام قبا کیونکہ عادت کی ہاں سیدہ بنت سوہب تھی اور سوہب تمام قبا کی عہد طالب کا اور ابوسفیان کی ہاں بھی لوطی تھی پھر کتاب ہے اور شریفہ اور ہیں جو زہراء کی بیٹی ہیں بی بی ہام میں سے اور زہراء سے مراد ہاں بنتہ جب میں عہد مناف سے جزاوار منیفہ کی ہاں اور تیری بی بیوں کے پاس شرافت بھگی بھی نہیں۔

بھیجا جب حسان آپ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا تم کو آیا وہ وقت کہ تم نے بلا بھیجا اس شیر کو جو اپنی دم سے مارتا ہے (یعنی زبان سے لوگوں کو قتل کرتا ہے) کیا میں ان فصاحت اور شعر گوئی کے شیر ہیں) پھر اپنی زبان باہر نکالی اور اس کو پلانے لگے اور عرض کیا قسم اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں کافروں کو اس طرح چھڑاؤں گا جیسے چوہے کو چھڑا لے ہیں اپنی زبان سے رسول اللہ نے فرمایا اے حسان جلدی مت کر کیونکہ اب بکر قریش کے نسب کو بخوبی جانتے ہیں اور میرا بھی نسب قریش ہی میں ہے تو وہ میرا نسب تجھے ملیدہ کر دیں گے پھر حسان اب بکر کے پاس آئے بعد اس کے لوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اب بکر نے آپ کا نسب مجھ سے بیان کر دیا قسم اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں آپ کو قریش میں سے ایسے نکال لوں گا جیسے ہل آئے میں سے نکال لیا جاتا ہے حضرت عائشہ نے کہا میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے حسان سے روح القدس ہمیشہ حیرتی دھڑکتے رہیں گے جب تک تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جواب دیتا رہے گا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حسان نے قریش کی بھوک تو تسکین دی سونوں کے دلوں کو اور چلو کر دیا کافروں کی عزتوں کو۔ حسان نے کہا (جن کا ترجمہ یہ ہے)۔

(۱) تو نے برائی کی محمد کی میں نے اس کا جواب دیا اور اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ دے گا۔ (۲) تو نے برائی کی محمد کی جو تھکی ہیں پر بیڑ گاڑ ہیں اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں وہاں رہتی ان کی خلعت ہے۔ (۳) میرے ماں باپ اور میری آبر و محمد کی آبر و بچانے کے لیے قربان ہیں۔ (۴) میں اپنی جان کو گھوڑا اگر تم نہ دیکھو اس کو کہ لڑوے گا غبار کو کھائے گا دلوں جانب سے (کہ وہ ایک گھائی ہے مکہ کے

قَلَمًا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ حَسَّانُ قَدْ آتَى لَكُمْ أَنْ تُزِيلُوا بِلِي هَذَا فَاسْتَوِ الشَّارِبُ بِذَنبِهِ ثُمَّ أَذْنَعُ بِسَاتِهِ فَحَتَلُ بِحَرْكِهِ فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثْتَ بِالْحَقِّ فَأَمْرُهُمْ بِلِسَانِي فَرَمَى فَأَدْبَسَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «لَا تَغْبِلُ فَإِنَّ لَهَا مَكْرَ أَظْهَمَ فَرَمَتْ بِأَسْنَانِهَا وَإِنَّ لِي فِيهِمْ نَسَبًا حَتَّى يُلْقِيَهُمْ لَكَ نَسِي» عَاثَةُ حَسَّانُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ لَحِمَ لِي نَسَبُكَ وَالَّذِي بَعَثْتَ بِالْحَقِّ لَأَسْلُقَنَّ مِنْهُمْ كَمَا تَسْلُ الْفُتْرَةَ مِنَ الْعَجَبِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَبِّحْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلٍ لِحَسَّانٍ «إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَعْتَ عَنِ اللَّهِ وَوَسَّوْلِهِ» وَفَالَتْ سَبِّحْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلٍ «هَذَا لَمْ يَخْلُقْ فَخَلَقَ وَالْقُدُسُ» قَالَ حَسَّانُ:

مَحْرُوتٌ مَحْمُوتٌ فَأَحْبَبْتُ عَنْهُ
وَجَنَّتْ اللَّهُ بِي فَالَا أَفْجَرُهُ
مَحْرُوتٌ مَحْمُوتٌ بَرٌّ خَيْفًا
رَسُولٌ اللَّهُ شَيْئُهُ فَرَوَانُهُ
فَالَا أُمِّي وَوَالِدَتُهُ وَبَعْضِي
إِبْرَحِي مَحْمُوتٌ بِنُكْمٍ وَفَاءُ
تَكَلَّمْتُ بِكُنْيِي إِنْ لَمْ تَزَوْعَا
فَبُرِّ الْفَقْعُ مِنْ كَفَرٍ كَفَاءُ
تَارِيْعُ الْعَاقِبَةِ مُصْنَعَاتُ
عَلَى أَسْتَجِبَهَا فَاسْأَلِ الْعُظَمَاءُ
نَظْلُ جِنَانِنَا مَسْطَرَاتُ

تَلَقَّيْنَهُمَا بِالْأَيْمَنِ السَّامَةِ
فَإِنْ أَمْرًا حَسَنًا عَنَّا احْضَرْنَا
وَسَكَانَ الْقَتْعُ وَانْكَشَفَ الْبُطْءُ
وَالْمَا فَاسْتَبْرَأُوا بِغَيْرِ كِبَرٍ يَوْمَ
يُجْرَأُ اللَّهُ فِيهِ مَنْ يُشَاءُ
وَقَالَ اللَّهُ فَذُ أَرْسَلْتُ عَلَيْكَ
بَقُولٍ فَحَقِّقْ كَيْسَ بِي عَفَاءُ
وَقَالَ اللَّهُ فَذُ تَسْمُرَتْ حُتَا
هَمَّ الْإِنْسَانُ عَرَسَتْهَا لِقَاءُ
لَا يَحِي كُلُّ يَوْمٍ مِنْ مَعْدُ
سَيَابِ لَوْ يَخَالُ لَوْ يَسَاءُ
فَمَنْ يَفْعَلُو رَسُولُ اللَّهِ يَنْكُحُ
وَيَتَصَدَّقُ وَيَصْرُفُ سَوَاءُ
وَجِبْرِيلُ رَسُولُ اللَّهِ يَبْنِي
وَزُورُ الْفُلْجِ كَيْسَ لَمْ يَفْعَلْ
بَابُ مَنْ لِفَضْلِهِ أَبِي هُرَيْرَةَ

۶۳۹۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ أَدْعُو أُمَّي
بِئْسَ الْإِسْلَامُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا
فَأَسْتَعْنِي فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مَا أَكْرَهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَهْكَي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
كُنْتُ أَدْعُو لَمَّتْ بِي الْإِسْلَامُ فَتَأَمَّي عَلَيَّ
فَدَعَوْتُهَا الْيَوْمَ فَأَسْتَعْنِي بَيْنَ مَا أَكْرَهُ فَأَدْعُ
اللَّهُ أَنْ يَهْدِي أُمَّ ابْنِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ((االلَّهُمَّ اهْدِ أُمَّ ابْنِي هُرَيْرَةَ)) فَخَرَجْتُ
مُسْتَشِيرًا بِدَعْوَةِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دروازہ پر) (۵) ایسی لونگیاں جو پاگوں پر زور کریں گی اپنی قوت اور
طاقت سے اوپر چڑھتی ہوئیں ان کے سوط حوں پر وہ برجھے جو
باریک ہیں یا غنوں کی بیباکی ہیں۔ (۶) اور ہمارے گھوڑے دوڑتے
ہوئے آئیں گے ان کے منہ حور میں پہنچتی ہیں اپنی سر بند حں
سے۔ (۷) اگر تم ہم سے نہ بولو تو ہم عمرہ کر لیں گے اور فتح
ہو جائے گی اور پر وہ اٹھ جائے گا۔ (۸) نہیں تو سبر کرو اس دن کی
مار کے لیے جس دن اللہ تعالیٰ عزت دے گا جس کو چاہے گا۔ (۹)
اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایک بندہ بھیجا جو حج کہتا ہے اس کی
ہات میں کچھ شہ نہیں۔ (۱۰) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایک
لنگر تیار کیا وہ انصار کا لنگر ہے جن کا کھیل کافروں سے مقابلہ کرنا
ہے۔ (۱۱) ہم تو ہر روز ایک تہ ایک چٹاری میں ہیں گالی گلوچ ہے
کافروں سے یا لڑائی ہے یا جھگڑے کافروں کی۔ (۱۲) جو کوئی تم میں
تو کرے اللہ کے رسول کی اور ان کی تعریف کرے یا بد دکرے وہ
سب برابر ہیں۔ (۱۳) جبرئیل اللہ کے رسول ہم میں ہیں اور روح
اللہ میں جن کا کوئی مثل نہیں۔

باب: ابو ہریرہ کی فضیلت

۶۳۹۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا
میں اپنی ماں کو بلا تا تھا اسلام کی طرف وہ مشرک تھی ایک دن میں
نے اس سے مسلمان ہونے کے لیے کہا اس نے رسول اللہ ﷺ
کے حق میں وہ بات سنا لی جو مجھ کو ناگوار گزری میں جناب رسول
اللہ ﷺ کے پاس آیا وہ تاہم اور عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم میں اپنی ماں کو اسلام کی طرف بلا تا تھا وہ مانتی تھی آج اس
نے آپ کے حق میں وہ بات مجھ کو سنا لی جو مجھے ناگوار ہے تو آپ
اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت کرے رسول اللہ
نے فرمایا یا اللہ ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت کر میں خوش ہو کر نکلا
حضرت کی دعا سے جب گھر پر آیا اور دروازے پر پہنچا تو وہ بند تھا

میری ماں نے میرے پلکوں کی آواز سنی غرض میری ماں نے غسل کیا اور اپنا کراہتا پورا نور جلدی سے لوز محلی اوڑھی پھر دروازہ کھولا اور بولی اے ابو ہریرہ! میں گواہی دیتی ہوں کہ کوئی برحق معبود نہیں ہے سوا خدا کے اور میں گواہی دیتی ہوں کہ حضرت محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ ابو ہریرہؓ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہتا ہوا آیا خوشی سے اور عرض کیا یا رسول اللہ! خوش ہو جائیے اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول کی اور ابو ہریرہؓ کی ماں کو ہدایت کی آپ نے اللہ کی تعریف اور اس کی محبت کی اور بہتر بات کبھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ عزوجل سے دعا کیجئے کہ میری اور میری ماں کی محبت مسلمانوں کے دلوں میں ڈال دے اور ان کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اپنے بندوں کی نیکی ابو ہریرہؓ اور ان کی ماں کی محبت اپنے مومن بندوں کے دلوں میں ڈال دے اور مومنوں کی محبت ان کے دلوں میں ڈال دے پھر کوئی مومن ایسا نہیں پیدا ہوا جس نے میرے کو سنا ہو یا دیکھا ہو مگر محبت رکھی اس نے مجھ سے۔

۶۳۹ھ - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تم سمجھتے ہو کہ ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں بہت بیان کرتے ہیں اور اللہ حساب لینے والا ہے (اگر میں جھوٹ بولتا ہوں یا تم میرے اوپر غلط گمان کرتے ہو) میں ایک مسکین شخص تھا رسول اللہ کی خدمت میں بیٹھ مجھ سے پر کیا کرتا تھا اور مجاہدوں کو بازاروں میں معاملہ کرنے سے فرصت نہ تھی اور انصار اپنے ہاؤں کی حفاظت اور خدمت میں مصروف رہتے تھے تو رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا بچھاوے جو مجھ سے ملے گا نہ بھولے گا میں نے اپنا کپڑا بچھا دیا یہاں تک کہ آپ حدیث بیان کر چکے مگر میں نے اس کپڑے کو اپنے سینے سے لگایا اور کوئی بات نہ بھولا جو آپ سے سنی تھی۔

قُلْنَا جَبْتُ فَصَبْرْتُ إِلَى النَّاسِ فَإِذَا هُوَ مُخَافٌ فَسَبَّغْتُ أُمِّي حَبْشَةً فَلَمْ تَمْنَمْ فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَبَّغْتُ سَبْغَةَ النَّاسِ قَالَ فَاغْتَسَلْتُ وَابْتَسَمْتُ دِرْعَهَا وَغَضَلْتُ عَنْ حِمَارِهَا فَخَفَعْتُ الْبَابَ ثُمَّ قُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَرَحَعْتُ بِأَيِّ رَسُولٍ اللَّهُ ﷺ فَأَنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُبَشِّرُكَ اللَّهُ بِخَيْرٍ قَدْ اسْتَحَبَّ اللَّهُ ذَخْرَكَ وَوَعَدَ أُمِّي هُرَيْرَةَ فَحَبَدَ اللَّهُ وَأَتَى عَبْدِي وَقَالَ سُبُّهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهُ أَنْ يُجِيبَنِي أَنَا وَأُمِّي بِأَيِّ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ وَجِيبَهُمْ إِنِّي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اللَّهُمَّ حَسْبَا عَبْدُكَ هَذَا يَنْبَغِي أَبَا هُرَيْرَةَ وَأُمُّهُ إِلَى عِبَادَةِ الْمُؤْمِنِينَ وَحَسْبَا إِلَهُمُ الْمُؤْمِنِينَ)) فَمَا خِلَافُ مُؤْمِنٍ تَسْمَعُ بِي وَلَا تَزَالِي يَا أُمِّي

۶۳۹ھ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ بِأَنَّهُمْ فَرَحَعُونَ أَنْ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخَيِّرُ الْحَبِيبَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ فَعَوِذُكَ كُنْتُ رَحَلًا مَسْكِينًا أَحَدُهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى بِلَاءٍ نَطْفَى وَكَانَ أَهْلُ الْحَرُونَ يَسْتَلْطِفُهُمُ الصَّبْرُ بِالْأَسْوَأِ وَكَانَتْ الْأَسْوَأُ يَسْتَلْطِفُهُمُ الْفِتْنَةُ عَلَى أَمْرِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ يَسْتَلْطِفْ قَوْمَهُ فَلَنْ يَنْتَفِي شَيْئًا سَبْعَةَ)) بَنِي بَسَلَتْ نَوْبِي حَتَّى فَنَنِي حَبِيبَةً ثُمَّ حَسَنَتْهُ إِلَيَّ فَمَا نَبَتْ شَيْئًا سَبْعَةَ مَنَةً.

۶۳۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ خَيْرَ أَنْ

مَنْ لَكَ اتَّقَى حَدِيثَهُ عِنْدَ الْفِتْنَةِ قَوْلَ أَبِي هُرَيْرَةَ

وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ الرَّوَاةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ

((مَنْ يَسْتَسْطِ لِقَاةَ إِلَى أَحَبِّهِ))

۶۳۹۹- عَنْ هُرَيْرَةَ بْنِ الرُّمَيْثِ أَنَّ عَالِشَةَ قَالَتْ

لَا تُحِبُّكَ أَبُو هُرَيْرَةَ خَاءُ مُخَلَّسٍ إِلَى حَنْبَلٍ

خَطَرِي يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يُسْمِعُنِي ذَلِكَ

وَكُنْتُ أَسْمَعُ مَقَامَ نَبَلٍ أَنْ لَقِيتُ سَخِي وَلَوْ

أَكْرَمْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمْ

يَكُنْ سِرًّا لَخَبِيرَتِ كَسْرُو حَمٍ

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ إِذَا أَبَا

هُرَيْرَةَ قَالَ يَقُولُونَ إِذَا أَبَا هُرَيْرَةَ فُذِّ أَكْثَرُ وَهُوَ

الْمَوْجِدُ وَيَقُولُونَ مَا بَلَ الْفُهَّاجِينَ وَكَاتَصَارَ لَا

يَتَحَدَّثُونَ بِمِثْلِ أَحَادِيثِهِ وَسَأَخْبِرُكُمْ عَنْ ذَلِكَ إِذَا

إِسْرَافِي مِنَ الْفُهَّاجِينَ كَانَ يَسْمَعُهُمْ عَمَلُ أَرْحَبِهِمْ

وَأَبْنُ إِسْرَافِي مِنَ الْفُهَّاجِينَ كَانَ يَسْمَعُهُمْ الْعُفُفُ

بِالْأَسْوَى وَكَثُرَ الزَّمْرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى بِلْدٍ

نَطْبِي فَأَشْهَدُ إِذَا غَابُوا وَأَحْفَظُ إِذَا نَسُوا وَلَقَدْ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا ((أَتَيْتُمْ يَسْتَسْطِ لِقَاةَ

فِيَا خُذْ مِنْ حَدِيثِي هَذَا لَمْ يَخْتَفِ إِلَى صَدْرِهِ

فَإِنَّهُ لَمْ يَنْسَ شَيْئًا مَبْعُثَةً)) بَسَطْتُ رَدَّةَ عَنِّي

حَتَّى فَرَّغَ مِنْ حَدِيثِهِ ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي

فَمَا لَيْسَتْ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمَ شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهِ وَلَوْ

أَتَانِي أَرَأَيْتُمْ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ مَا حَدَّثْتُ شَيْئًا أَبَدًا

إِنْ أَتَانِي يَكْتُمُونَ مَا أَرَأَيْتُمْ مِنَ الْيَتَامَى وَالْهَدَى

إِلَى آخِرِ الْأَمِينِ

۶۳۹۹- مردود بن الریمث سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے کہا

کیا تجھ میں کرتے تم ابو ہریرہؓ پر آئے اور میرے حجرے کے ایک

طرف بیٹھ کر حدیث بیان کرنے لگے رسول اللہ ﷺ سے میں سن

رہی تھی لیکن میں تصحیح پر متنی تھی اور وہ میرے فارغ ہونے سے

پہلے چل دیے اگر میں ان کو پاتی تو ان کا رد کرتی کیونکہ رسول اللہ

ﷺ اس طرح سے جلدی جلدی باتیں نہیں کرتے تھے جیسے تم

کرتے ہو۔ ابو ہریرہؓ نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ نے بہت

حدیثیں بیان کیں اور اللہ تعالیٰ چاہنے والا ہے اور یہ بھی کہتے ہیں

کہ صحابہؓ میں ابو ہریرہؓ کی طرح حدیثیں بیان نہیں کرتے

اور میں تم سے اس کا سبب بیان کرتا ہوں میرے بھائی انصاری

جو تھے وہ اپنی زمین کی خدمت میں مشغول رہے اور جو صحابہؓ میں

تھے وہ بازار کے معاملوں میں اور میں اپنا بیٹ بھر کر رسول اللہ ﷺ کے

ساتھ رہتا تو میں حاضر رہتا اور وہ غائب ہوتے اور میں یاد رکھتا وہ

بھول جاتے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک دن کون تم میں سے اپنا کپڑا

بچھا تا ہے اور میری حدیث سنتا ہے پھر اس کو اپنے سینے سے لگا دے

تو جو بات سنے گا وہ نہ بھولے گا میں نے اپنی چادر بچھا دی یہی عمل

کہ آپ ﷺ حدیث سے فارغ ہوئے پھر میں نے اس چادر کو پیٹنے

سے لگا لیا اس دن سے میں کسی بات کو جو آپ ﷺ نے بیان کی نہیں

بھولا اور اگر یہ دو آیتیں نہ ہوتیں جو قرآن مجید میں اتاری ہیں تو

میں کسی سے کوئی حدیث بیان نہ کرتا ان آیتوں کا ترجمہ یہ ہے

جو لوگ چھپاتے ہیں جو ہم نے ان میں سے لکھ لیا اور ہدایت کی باتیں

ان پر لعنت ہے آخر تک

سے ان کے گھر پر کھینچا ہوا ہے تو میں نے یہ چاہا کہ میرا ہاتھ تو قریش سے ہے نہیں میں بھی کوئی کام ان کا ایسا کروں جس سے میرے ہاتھ والوں کا بچہ ہو جائے اور میں نے یہ کام اس وجہ سے نہیں کیا کہ میں کافر ہو گیا ہوں یا مرتد ہو گیا ہوں نہ کفر سے خوش ہو کر مسلمان ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاطب نے سچ کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ چھوڑیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس منافق کی گردن پاروں آپ نے فرمایا یہ تو بدر کی لڑائی میں شریک تھا اور تو نہیں چاہتا کہ اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کو جہان کا اور فرمایا تم جو اعمال چاہو کرو (بشر علیہ کفر تک نہ پہنچیں) میں نے تم کو بخش دیا اب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اجری اسے ایمان والو! میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست مت بنانا۔

۶۳۰۲- ترجمہ وحی جواہر گزرو۔

فَرَأَاهُمْ يَحْمِلُونَ بِهَا أَغْلِيَهُمْ فَأَجَبَتْ إِذْ قَامَتِي
فَلَيْكَ مِنَ الشَّيْبِ بِهِمْ أَلَّا أَتَجِدَ بِهِمْ نَدَا
يَحْمِلُونَ بِهَا فَرَأَتِي وَكُنْتُ لَقَدْ كُفِّرْتُ وَكَأَنَّ
عَزَّ وَجَّيْ وَلَا رَيْبًا بِالْكَفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ
النَّبِيُّ ﷺ ((مَنْكَل)) فَقَالَ عُمَرُ ذَعْبِي يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَتُحَرِّبُ عَنِّي خَذَا الشَّيْبِ فَقَالَ ((
إِنَّهُ لَقَدْ شَهِدَ بَشَرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَقُلَّ اللَّهُ أَطْلَعُ
عَلَى أَهْلِ بَيْتِي فَقَالَ أَغْلِيَهُمْ مَا شِئْتُمْ فَقَدْ
عَفَرْتُ لَكُمْ)) فَأَنزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَّيْ لَا إِلَهَ إِلَّا
الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا عَنَّاوِي وَغَدُوَكُمْ أُولَئِكَ
وَكُنْ فِي حَيْبِهِ أَبِي بَكْرٍ وَزُهَيْرٌ ذَكَرَ الْأَبَا
وَجَعَلَهَا إِسْحَاقُ فِي رَوَاتِهِ مِنْ بَقَاوَةِ سُبَّانٍ.

۶۴۰۲- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ تَخَيَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
وَمَا مَرَّكَ الْقُنُوءِي وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَمِ وَكُنَّا
فَارِسُ فَقَالَ ((أَطْلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْحَةَ خَاصِ
فَإِنَّ بِهَا أَفْرَافًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْهَا كِتَابَةٌ مِنْ
خَاطِبٍ إِلَى الْمُشْرِكِينَ)) فَلَمْ تَكُنْ بِمَعْنَى
حَدِيثِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ أَبِي رَزْمٍ عَنْ عَلِيٍّ.

۶۴۰۳- عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَكْرِ
خَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَذَلِكَ خَاطِبُ النَّارِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا
فَإِنَّهُ شَهِدَ بَشَرًا وَالْحَقُّنَةُ)).

۶۳۰۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حاطب کا ایک غلام
ان کی شکایت کر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا
اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ حاطب ضرور دوزخ میں جائے گا آپ
نے فرمایا تو چھوٹا ہے حاطب دوزخ میں نہ جاوے گا وہ بدر اور
حندیبہ میں شریک تھا۔

باب: شجرہ رضوان کے تلے رسول اللہ سے بیعت کرنے والوں کی فضیلت

۶۳۰۴- ام مہاجر سے روایت ہے اس نے سار رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے ام المومنین حضرت کے پاس اگر اللہ چاہے تو اصحاب شجرہ میں سے کوئی جہنم میں نہ جاوے گا یعنی جن لوگوں نے بیعت کی اس درخت کے تلے انھوں نے کہا کیوں نہ جاویں گے یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ان کو جہنم کا انھوں نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وان منکم الا وادعنا یعنی کوئی تم میں سے ایسا نہیں ہے جو جہنم پر نہ جاوے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کے بعد یہ تم ندی اللہین ونذر الظالمین فیہا جہنم یعنی پھر ہم نہایت دین کے پرہیزگاروں کو اور چھوڑ دیں گے ظالموں کو ان کے گھٹنوں کے بل اس میں۔

باب: ابو موسیٰ اور ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ کی فضیلت

۶۳۰۵- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا آپ صراحت میں اترے تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں آپ کے ساتھ ہلال تھے اس میں ایک گھوڑا آپ کے پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا وعدہ پورا نہیں کرتے آپ نے فرمایا خوش ہو جاؤ بولا آپ بہت فرماتے ہیں خوش ہو جا پھر آپ متوجہ ہوئے ابو موسیٰ اور ہلال کی طرف حضرت کی شکل پر اور فرمایا اس نے روکیا خوشخبری کو تم قبول کرو دونوں نے کہا ہم نے قبول کیا پھر آپ نے ایک پیالہ پانی کا مگھولیا اور دونوں ہاتھ اور منہ دھوئے اور اس میں تھوکا پھر

باب من فضائل اصحاب الشجرة اكلوا نبتة الرضوان رضى الله عنهم

۶۴۰۴- عن ابي مبشر انما سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول عند خلعته ((لا يدخل النار ابن شاء الله من اصحاب الشجرة اكلوا الذين نابغوا تحضها)) فالتفت بلى يا رسول الله فالتفتا فذات خلعته وانا بكممنا انا واكرمنا فقال النبي صلى الله عليه وسلم ((لقد قال الله عز وجل)) ثم تلمح الذين اتقوا ونذر الظالمين فيها جحيمًا

باب من فضائل أبي موسى وأبي عامر الأشعريين

۶۴۰۵- عن أبي موسى قال كنت عند النبي ﷺ وهو نازل بالخير فبينما بين مكة والمدينة وتفتع بلدان فأتى رسول الله ﷺ رجل أنكراني فقال لا تتبر لي يا شعثنا وعذني فقال له رسول الله ﷺ أتتبري فقال له لا أنكرني أشكرت عليّ بين ((أتتبر)) فأتى رسول الله ﷺ عليّ أبي موسى وبلال كتهنئة الفضل فقال ((إن هذا قد رآه النبي فإني ألقاه)) فقال فإني يا رسول الله ﷺ

(۶۳۰۴) یہ مطلب یہ ہے کہ اچھے اور بے سبب میں غم نہ رہے کہ وہ جہنم میں ہے پھر اچھے لوگ پکارا جائیں گے اور بے اس سے گھٹنوں کے بل جہنم میں کریں گے۔

دونوں سے کہا اس پانی کو پی لو اور اپنے منہ اور پہنے پر ڈالو اور خوش ہو جاؤ ان دونوں نے پیالے کر ایسا ہی کیا ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو پردے کی آڑ سے آواز دی اپنی ماں کے لیے بھی کچھ پیا وہ اپنی لاؤ انھوں نے ان کو بھی کچھ پیا ہوا پانی دیا۔

۶۴۰۶- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ حنین کی لڑائی سے فارغ ہوئے تو ابو عامر کو لنگر دے کر اوطاس پر بھیجا اس کا مقابلہ کیا دریا بن ابصر نے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو قتل کیا اور اس کے کوبگوں کو شکست دی ابو موسیٰ نے کہا مجھ کو بھی رسول اللہ ﷺ نے ابو عامر کے ساتھ بھیجا تھا پھر ابو عامر کو حیر لاکھنے میں وہ حیر بنی جسم کے ایک شخص نے مارا تھا ان کے گھٹنے میں جم گیا میں ان کے پاس گیا اور پوچھا ہے تجھ کو کس نے مارا ابو عامر نے مجھ کو بتلایا کہ اس شخص نے مجھ کو قتل کیا اسی شخص نے مجھ کو حیر مارا ابو موسیٰ نے کہا میں نے اس شخص کا پیچھا کیا اور اس سے جا کر ملا اس نے جب مجھے دیکھا تو پیچہ موڑ کر بھاگا میں اس کے پیچھے گیا اور میں نے کہا تیرا کیا ہے چاہا کیا تو عرب نہیں ہے تو ظہیر تھا میں یہ سن کر وہ ظہیر گیا پھر میرا اس کا مقابلہ ہوا اس نے بھی وار کیا میں نے بھی وار کیا آخر میں اس کو تھوڑے سے مار ڈالا پھر لوٹ کر ابو عامر کے پاس آیا اور میں نے کہا کھالے تمہارے قاتل کو مار ابو عامر نے کہا اب یہ حیر نکال لے میں نے اس کو نکالا تو حیر کی جگہ سے پانی نکلا (خون نہ نکلا شاید وہ حیر زہر آلود تھا) ابو عامر نے کہا ہے مجھے حیر سے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس جا اور میری طرف سے سلام کہہ لو یہ کہہ کر ابو عامر کی بخشش کی دعا کیجئے ابو موسیٰ نے کہا ابو عامر نے مجھ کو لوگوں کا سردار کر دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ بے ہوش ہو گئے جب میں لوٹ کر رسول اللہ ﷺ

بَدَحَ بِهِ مَاءً فَسَقَنَ يَدَيْهِ وَوَضَعَهُ فِيهِ وَنَجَّ بِهِ ثُمَّ قَالَ « اَشْرَبَا مِنْهُ وَالْفَرَاغَا عَلَيَّ وَاجْلُوهَا كَمَا وَتَعْلُوهَا وَانْصَبُوا » فَأَحْلَا الْقَدَحَ فَقَعَلَا مَا أَمَرْنَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَدَاهِيَا أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ الشَّيْءِ أَقْبَلَا بِالْمُكْنَمَا مِمَّا فِي يَدَيْكُمَا فَأَضَعَا لَهَا بَيْنَهُمَا طَائِفَةً.

۶۴۰۶- عَنْ أَبِي عَامِرٍ قَالَ لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَتِّينَ نَعَتْ أَبَا عَامِرٍ عَلَى حَتِّينَ إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقِيَهُ دُرَيْدَةُ بْنُ الصَّمَةِ قَتِيلٌ دُرَيْدَةُ وَهَمَّ اللَّهُ أَصْحَابَهُ فَقَالَ أَبُو مُوسَى وَتَعْلِي مَنَعَ أَبِي عَامِرٍ قَالَ مُوسَى أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ وَمَاءٌ رَحُلٌ مِنْ حَتِّ حَتِّينَ بِسَنَمِهِ فَأَتَيْنَاهُ فِي رُكْبَتِهِ فَأَتَيْتُ بِهِ فَقُلْتُ يَا عَمَّ مَنَ رَمَلَكَ فَأَشَارَ أَبُو عَامِرٍ إِلَى أَبِي مُوسَى فَقَالَ إِنْ ذَاكَ فَأَبْلَى لَرَأَاهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَمَتَّي قَالَ أَبُو مُوسَى فَقَصَدْتُ لَهُ فَأَضَعْتُهُ فَلَاحِقَتُهُ فَلَمَّا رَأَى وَثَى عَنِّي فَابْعَثَ فَأَتَيْتُهُ وَنَعَنْتُ لِقَوْلِهِ لَهَ الْآءُ نَسْتَحْيِي أَلَسْتُ غَرِيْبًا أَلَا تَكُنْتُ تَكُنْتُ فَأَتَيْتُ أَنَا وَهَمَّ فَاغْتَلَبَا أَنَا وَهَمَّ صَرَجَتَيْنِ فَصَرَفْتُهُ بِالْشَعِيرِ فَقَضَيْتُهُ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى أَبِي عَامِرٍ فَقُلْتُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ قَتَلَ صَاحِبَكِ قَالَ فَأَنْزَعُ هَذَا السَّهْمَ فَرَزَعْتُهُ فَرَأَى بِهِ الْمَاءَ فَقَالَ يَا مَرْءَ أَهْيَ اظْلُقْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْرِفَهُ بَنِي السَّلَامِ وَقُلْ لَهُ يَقُولُ لَكَ أَبُو عَامِرٍ اسْتَعْفِرُ لِي قَالَ وَاسْتَغْفِرْنِي أَبُو عَامِرٍ عَلَى الشَّيْءِ وَنَعَنْتُ نَسِيرًا ثُمَّ إِنَّهُ مَاتَ فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى أَبِي عَامِرٍ حَتَّي

کے پاس آیا تو آپ کے پاس گیا آپ ایک کو غزوی میں تھے بان کے ایک جنگ پر جس پر فرشتہ (صحیح روایت یہ ہے کہ فرشتہ مالمور کا لفظ رہ گیا ہے) اور بان کا نشان آپ کی چپٹے اور پیلوں پر بن گیا تھا میں نے یہ خبر بیان کی اور ابو عاصر کا حال بھی بیان کیا اور میں نے کہا ابو عاصر نے آپ سے یہ درخواست کی تھی کہ میرے لیے دعا کیجئے پھر رسول اللہؐ نے پانی منگوایا اور وضو کیا پھر دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اللہ بخش دے عید ابو عاصر کو (عید بن سلیم ان کا نام تھا) یہاں تک کہ میں نے آپ کی دونوں ہاتھوں کی سفیدی دیکھی پھر فرمایا اللہ ابو عاصر کو قیامت کے دن بہت لوگوں کا سردار کریج میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لیے دعا فرمائیے بخشش کی آپ نے فرمایا بخش دے یا اللہ عبد اللہ بن قیل کے (یہ نام ہے ابو موسیٰ کا) گناہ کو اور قیامت کے دن اس کو عزت کے مکان میں لے جاؤ بروئے کہا ایک دعا ابو عاصر کے لیے کی اور ایک ابو موسیٰ کے لیے۔

باب: اشعری لوگوں کی فضیلت

۶۳۰ء - ابو موسیٰؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اشعریوں کی آواز قرآن پڑھنے سے پہچان لیتا ہوں جب وہ رات کو آتے ہیں اور رات کو ان کی آواز سے ان کا ٹھکانا بھی پہچان لیتا ہوں مگر چھ دن کو ان کا ٹھکانہ دیکھا وہ جب وہ دن کو اترے ہوں اور انہی لوگوں میں سے ایک شخص حکیم ہے کہ جب کافروں کے سواروں سے یاد دہنوں سے ملتا ہے تو ان سے کہتا ہے کہ ہمارے لوگ تم سے کہتے ہیں ذرا ہم کو فرمت دیا تو ہوا نظر کر دینی ہم بھی تیار ہیں لڑنے کو آتے ہیں (تو اپنے تئیں دانائی اور حکمت سے بچا لیتا ہے کیونکہ وہ دشمن یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اکیلا نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ اور لوگ ہیں)۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي سَبْعٍ
عَلَى سَبْعٍ مَرْمَلٍ وَعَلَيْهِ بَرَقَاتٌ وَقَدْ أَتَى رَسُولُ
الْكَرِيمِ بِخَطْبٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَمِعْتُ فَأَعْرَضْتُ بَحْرًا وَخَرَّ أَبِي غَائِبٍ وَقُلْتُ
لَهُ قَالَ قُلْ لَكَ بِسْمِ اللَّهِ إِلَيَّ مَدْعَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَوْمًا بِهِ ثُمَّ رَفَعَ
يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِغَيْبِي أَبِي غَائِبٍ))
حَتَّى رَأَيْتُ تَبَاعُثَ إِنْشَاءً ثُمَّ قَالَ ((اللَّهُمَّ
اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَوْقُ حَكِيمٍ مِنْ خَلْقِكَ)) أَوْ
مِنْ النَّاسِ فَقُلْتُ وَكَيْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاسْتَنْفِزْ
فَقَالَ سُبُّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اللَّهُمَّ
اغْفِرْ لِغَيْبِي اللَّهُ بِنِ قَبْسٍ ذَنْبَهُ وَأَذْعَلْهُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ مَدْعَاً كَرِيمًا)) قَالَ أَبُو بَرَّةَ إِذَا خَافَ
يَا أَيُّهَا غَائِبٍ وَأَخَافُ أَنْ يَأْتِيَ مُوسَى .

تَابَ مِنْ فَضَائِلِ الْأَشْعَرِيِّينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
٦٤٧- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنِّي
لَأَعْرِفُ أَصَوَاتَ وَفَقَّةَ الْأَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْآنِ جِئَ
يَدْخُلُونَ بِاللَّيْلِ وَأَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصْوَابِهِمْ
بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ وَإِن تَحَثَّ لَمْ أَوْ مَنَازِلَهُمْ جِئَ
تَرَوْا بِاللَّيْلِ وَبَيْنَهُمْ حَكِيمٌ إِذَا لَقِيَ الْفَحْلُ أَوْ
قَالَ الْغَنَمُ قَالَ لَهُمْ إِنَّ امْتَحَابِي بِأَمْرٍ وَكُنْتُ أَن
تَنْظُرُونَهُ))

٦٤٠٨- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

اشعری لوگ جب لڑائی میں محتاج ہو جاتے ہیں یا عینہ میں ان کے جو رو بچوں کا کھانا کم ہو جاتا ہے تو جو کچھ ان کے پاس ہو تا ہے اس کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے ہیں پھر آپس میں برابر بانٹ لیتے ہیں یہ لوگ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں (یعنی میں ان سے راضی ہوں اور ایسے اتفاق کو پسند کرتا ہوں)۔

باب: ابو سفیان کی فضیلت

۶۳۰۹- عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ مسلمان ابو سفیان کی طرف دھیان نہیں کرتے تھے نہ اس کے ساتھ بیٹھتے تھے (کیونکہ ابو سفیان کلمہ مرتبہ آنحضرتؐ سے لڑا تھا اور مسلمانوں کا سخت دشمن تھا) ایک بار دور رسول اللہؐ سے بولاسے نبی اللہ کے تین ہاتھ مجھے عطا فرمائیے آپ نے فرمایا اچھا ابو سفیان بولا میرے پاس وہ عورت ہے کہ تمام عربوں میں حسین اور خوبصورت ہے ام حبیبہ میری بیٹی میں اس کا نکاح آپ سے کر دیتا ہوں آپ نے فرمایا اچھا دوسری یہ کہ میرے بیٹے معلویہ کو آپ اپنا مٹھی بنائیے آپ نے فرمایا اچھا، تیسرے مجھ کو حکم دیجئے کافروں سے لڑوں (جیسے اسلام سے پہلے) مسلمانوں سے لڑتا تھا آپ نے فرمایا اچھا ابو سفیان نے کہا اگر وہ ان باتوں کا سواں آپ سے نہ کرتا تو آپ نہ دیتے اس لئے کہ ابو سفیان جس بات کا سوال آپ سے کرتا آپ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ الْأَشْعَرِيَّينَ إِذَا لَزِمُوا فِي الْقَرْوِ أَوْ فِي قُلْ طَعَامَ حَيْلِهِمْ بِالْمَدِينَةِ جَمَعُوا مَا كَانَ جَنْدَعُمْ فِي نَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فِي إِتْنَاءٍ وَاحِدٍ بِالنَّوْبَةِ فَلَهُمْ مَنِي وَأَنَا مِنْهُمْ))۔

بَابُ مَنْ لَفَضَاتِي أَبِي سَفْيَانَ صَغِيرَ ابْنِ حَرْبٍ

۶۴۰۹- عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ لَا يَنْظُرُونَ إِلَى أَبِي سَفْيَانَ وَلَا يُقَاتِلُونَهُ فَقَالَ لِلْبُقَيْرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي إِدِي ثَلَاثَ أَهْقِيْبِيْهِمْ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ حَبِيبِي أَحْسَنُ الْقَرْبِ وَأَشَدُّهُ لَمْ حَبِيبَةُ بَنِي أَبِي سَفْيَانَ لَزِمُوا حَكَمَهَا قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ وَمُعَاوَنَةُ تَجْعَلُهُ كَاتِبًا مِّنْ بَنَاتِكَ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ وَتُوْمُرُنِي حَتَّى أَقْبِلَ الْكُفْرَ كَمَا كُنْتُ أَقْبِلُ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ أَرُوْا زَيْنَبَ وَتَوَلَّوْا أَنَّهُ طَلَبَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَطْعَمَهُ ذَلِكَ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُسْأَلُ شَيْئًا إِلَّا قَالَ ((نَعَمْ))۔

(۶۳۰۹) ☆ یہ آپ کا حسن خلق تھا اور عظمت بھی تھی کیونکہ ابو سفیان کافروں کا سردار تھا اس کی تائیل قلب بھی ضروری تھی ہر جہد ابو سفیان کا اسلام پہلے مکمل ہان کے در سے تھا کہ بعد کو شہید ہوا گیا ہو گا اور جب آدمی اسلام لایا تو اس کے تصور ٹکر کے وقت کے سب صاف ہو جاتے ہیں اور آپ نے وحشی قاتل کو ہنگام اسلام قبول کیا اس پر بھی ابو سفیان کا خاندان خاندان نبوی کا بیٹھ دشمن ہوا ابو سفیان عمر بن حفصہ سے لڑا، ہر دور صدیق مسلمانوں کو اس نے شہید کیا اور اس کے بیٹے معلویہ نے جناب امیر المومنین علیؑ پر حق علی مرتضیٰ فرید کا مقابلہ کیا اور جنگ صفین میں ہزاروں مسلمانوں کا خون کیا ان کے بیٹے زیاد نے قوسمیں دھواں سیدنا حسنؑ کو زبردست لڑا اور سیدنا حسینؑ کو ایسے ظلم سے شہید کر لیا جس کے حال تھکے سے ظلم کا پتہ ہے پھر زیاد کے بعد بھی سارے عقائد اجماعی سوا میں عبدالمعز کے خاندان نبوی کے دشمن اور ابو سفیان دوسرے اپنے اور قصہ بخیر ہے اور ہمارے دینی کے واسطے اپنی عزت کو بچا کر کرتے رہے لامل وہ تھوہ۔

نووی نے کہا اس حدیث میں یہ افکار ہے کہ ابو سفیانؓ کے دن ۸ھ میں اسلام لایا اور ام حبیبہ سے آپ نے ۶۷ھ میں حدیث نکاح فرمایا عہد میں یا حبشہ میں اور یہ نکاح مکہ میں لے گیا تھا بن سعد نے یا نجاشی یا مدینہ حبشہ میں لے گیا اس کی روایت میں

ہاں فرماتے اور قبول کرتے۔

باب: جعفر بن ابی طالب اور اسماء بنت عمیس اور ان کی
کشتی والوں کی فضیلت

باب من فضائل جعفر بن ابی طالب
وَأَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَأَهْلِ كَشْتِيهِمْ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

۶۴۱۰- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے یمن
میں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکلے تو ہم بھی
آپ کی طرف نکلے ہجرت کر کے میں تھا اور دو میرے چھوٹے
بھائی تھے ایک کانام ابو بردہ تھا اور دوسرے کانام ابو رجم اور چند
آدی ترمین یا پادری آدمی ہماری قوم کے تھے تو ہم ایک کشتی میں
سوار ہوئے وہ کشتی حبش کی طرف چلی گئی جہاں کا بادشاہ نجاشی
تھا وہاں ہم کو جعفر بن ابی طالب اور ان کے ساتھی ملے جعفر
نے کہا کہ رسول اللہ نے ہم کو یہاں بھیجا ہے اور فرمایا ہے یہاں
ظہیر تو تم بھی ہمارے ساتھ ظہیر ابو موسیٰ نے کہا ہم انہیں
کے ساتھ ظہیر رہے یہاں تک کہ ہم سب لوگ مل کر مدینہ
کو آئے اس وقت رسول اللہ نے ظہیر کو بھیجا تھا تو ہمارا حصہ لگایا
وہاں کی لوث میں سے اور جو شخص ظہیر کی لڑائی سے غائب تھا
اس کو حصہ ملا سو اہلاری کشتی والوں کے جو جعفر اور ان کے
صحاب کے ساتھ تھے آپ نے ان کا حصہ لگایا بعض لوگ کہتے
گئے ہم سے ہم تم سے پہلے ہجرت کر چکے تھے۔

۶۴۱۰- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَلَّغْنَا مَخْرُجَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ بِبَيْتَيْنِ فَنَحَرْنَا مَهْجَرِينَ
بَيْنَهُنَا وَأَحْوَيْنَ لِي أَنَا أَصْغَرُغَمْنَا أَكْثَرُغَمْنَا كَثِيرٌ
بُرْدَةٌ وَأَخْصَرُ كُنُو وَهُمْ بِهَا قَالَ بَعَثْنَا رَجُلًا قَالَ
ثَلَاثَةٌ وَعَشْرِينَ لَوْ أَتَيْنِي وَعَشْرِينَ رَجُلًا مِنْ
قَوْمِي قَالَ فَرَكِينَا سَفِينَةً مَالَفَتْنَا سَفِينَتَا إِلَى
الشَّامِ بِالْحَبَشَةِ فَوَلَقْنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ
وَأَصْحَابَهُ عِنْدَهُ فَقَالَ جَعْفَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ بَعَثْنَا هَاجِرًا وَأَمَرَنَا بِالْإِفَانَةِ فَأَبَيْتُوا مَعَنَا
فَالْفَتْحُ مَعَهُ حَتَّى قُلِينَا سَفِينَتَا قَالَ فَوَلَقْنَا
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ اقْتَضَحَ خَيْبَرٌ فَاسْتَمِعْنَا لَنَا لَوْ
قَالَ لَفَعَلْنَا بَيْنَهَا وَمَا فَسَمِ بِالْحَبَشَةِ غَابَ عَنْ قَتِيعِ
خَيْبَرٍ بَيْنَهَا شَيْئًا بَلَّغْنَا شَيْئًا مَعَهُ بَلَّغْنَا بِأَصْحَابِ
سَفِينَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَأَصْحَابِهِ فَسَمِ لَهُمْ مَعَهُمْ
قَالَ فَكَانَ نَسْرٌ مِنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا بَغْيٌ بِالْأَعْلَى
السَّفِينَةِ نَحْنُ سَفِينَتُكُمْ بِالْهَبْرَةِ.

۶۴۱۱- پھر اسماء بنت عمیس جو ہمارے ساتھ آئی تھیں ام المومنین

۶۴۱۱- قَالَ فَذَهَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ

اور ہم سے راوی کا گویا کہ اس پر اتفاق ہے کہ آپ نے ام حبیبہ سے پہلے کلاں کیا جب ان کے باپ کا فرسخے ان حرم نے یہ بھی کہا کہ
یہ روایت موضوع ہے اور اس کا بیان نہ والا عمر بن عبد العزیز اور شیخ ابن مبارک نے ابن حزم کا رد کیا اور کہا یہ دلیلی ہے ابن حزم کی ہر عمر بن
قمار کو کسی نے وضع کی تہمت نہیں کی بلکہ دیکھ اور جیجی بن مہمیں نے اس کو لکھ دیا کہ اسے اور وہ سحاب ابو عروہ تھا اور ابن مسعود اسے
تجدید عقد ہو گا وہ یہ کہتا ہو گا کہ شیخ کا کلاں ظہیر باپ کی مرضی کے مطابق ہے اس لیے آپ نے صرف ایسا فرمایا تجدید عقد کیا نہ اونہیاں
رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا کہ تجدید عقد ضروری ہے یہ بھی ظہیرا۔

وہی مِّنْ قَوْمٍ نَّمَا عَلَى حَفْصَةِ رَّوْحِ الشَّيْءِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُهَا كَانَتْ
مَخْرُجَتْ إِلَى الشَّخَاصِ مِمَّنْ حَاضِرَ إِلَيْهِ مَذْحَلِ
عُمَرُ عَلَى حَفْصَةَ وَأَسْمَاءَ عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ
جِدِي رَأَى أَسْمَاءَ مِّنْ هَذِهِ فَقَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ
عُمَيْسٍ قَالَ عُمَرُ الْحَبَشِيَّةُ عَلَيْهِ الْبَحْرَةُ هَذِهِ
فَقَالَتْ أَسْمَاءُ نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ سَبَّحَ اللَّهُ بِهَا هَجْرَةً
قَحْرًا أَحَقُّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْكُمْ فَقَضَيْتُ وَقَالَتْ كَيْفَ كَلَّمْتُ يَا عُمَرُ
كَلَّمَا وَاللَّهِ كَلَّمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُ
مَنْعَكُمْ وَيَعْطَى مَا يَمْلِكُكُمْ وَكُنَّا فِي دَارِ أَوْ فِي
أَرْضِ الْمَدِينَةِ فَخَضَعَ فِي الْحَبَشَةِ وَذَلِكَ فِي
اللَّهِ وَفِي رَسُولِهِ وَفِي اللَّهِ لَا أَطْعَمُ مَلْعًا وَلَا
أَشْرَبُ شَرِبًا حَتَّى أَذْكَرَ مَا قُلْتُ لِرَسُولِ
اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ كُنَّا نُوَدِّي وَنُحَافِ وَنُذْكَرُ
فَذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالسَّائِلَ وَاللَّهِ لَا
أَكْثَبُ وَلَا أَرْبَعُ وَلَا أَرْبَعُ عَلَى ذَلِكَ فَإِنَّ لَمَّا
جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ عُمَرَ قَالَ
كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ بِأَحَقُّ
بِي مِنْكُمْ وَلَا بِأَصْحَابِهِ هَجْرَةً وَاحِدَةً وَلَكِنْ
أَنْتُمْ أَهْلُ الْمَسْجِدِ هَجْرَتَانِ)) قَالَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُ
لَهَا مُوسَى وَأَصْحَابَ الْمَسْجِدِ يَأْتُونِي أُرْسَلًا
يَسْأَلُونِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ
هُمْ بِهِ أَرْحُ وَلَا أَطْعَمُ فِي أَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ
لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو ثَرْوَةَ فَقَالَتْ
أَسْمَاءُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ لَهَا مُوسَى وَإِنَّهُ لَيَسْئِدُ هَذَا

ہند کی طاقت کو انھوں نے بھی ہجرت کی تھی نہاٹی بادشاہ
جس کی طرف اور ساتھیوں میں حضرت عمرؓ کے پاس گئے
وہاں اسامہ موجود تھیں حضرت عمرؓ نے جب اسامہ کو دیکھا تو پوچھا یہ
کون ہے؟ وہ بولیں اسامہ بنت عیسٰی حضرت عمرؓ نے کہا جس واپس
دریادہاں پہن عورت ہے اسامہ نے کہا نہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا ہم نے
تم سے پہلے ہجرت کی تو ہم زیادہ حق رکھتے ہیں رسول اللہؐ کی طرف
تم سے یہ سن کر اسامہ فیسے ہوئیں اور بولیں اسے عمرؓ نے یہ غلط کہا
ہرگز نہیں قسم خدا کی تم رسول اللہؐ کے ساتھ تھے جہاد سے
بھوکے کو کھا دیتے اور جہاد سے جاہل کو فصیح کرتے آپ اور ہم
ایک دور دراز دشمن ملک میں تھے (یعنی کافروں کے ملک میں
کیونکہ سوانہاٹی کے وہاں کوئی مسلمان نہ تھا اور وہ بھی اپنی قوم
سے چھپ کر مسلمان ہوا تھا) صرف خدا کے لیے اور اس کے
رسول کے لیے اور قسم خدا کی میں نہ کھاتا کھاؤں گی نہ پانی پیوں گی
جب تک جو تم نے کہا ہے اس کا ذکر رسول اللہؐ نے نہ کروں گی
اور ہم کو جس میں ایذا ہوئی تھی اور بھی تھا میں اس کا ذکر آپ سے
کروں گی۔ اور آپ سے پوچھوں گی قسم خدا کی میں بھوت نہ
ہوں گی نہ بے رونا چلوں گی نہ زیادہ کہوں گی جب رسول اللہؐ صلی
اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اسامہ نے عرض کیا اے نبی اللہ تعالیٰ
کے عمرؓ نے ایسا کیا کہا آپ نے فرمایا وہ زیادہ حق نہیں رکھتے تم سے
بلکہ ان کی اور ان کے ساتھیوں کی ایک ہجرت ہے (کہہ سے مدینہ
کو) اور جہاد ہی سب کشتی والوں کی دو ہجرتیں ہیں (ایک کہہ سے
جس کو دوسری جس سے مدینہ طیبہ کو) اسامہ نے کہا میں نے ابو
موسیٰ اور کشتی والوں کو دیکھا وہ گروہ گروہ میرے پاس آتے اور اس
حدیث کو سنتے اور دنیا میں کوئی چیز ان کو اتنی خوشی کی نہ تھی نہ اتنی
بڑی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانے سے زیادہ
ابو بردہ نے کہا اسامہ نے کہا میں نے ابو موسیٰ کو دیکھا وہ مجھ سے

أَخْبَتَ بِي.

دوہراتے تھے اس حدیث کو (خوشی کے لیے)۔

بَابُ مَنْ فَضَّلَ سَلَامَانَ وَبِلَالًا وَ

باب : حضرت سلمان فارسی اور بلال اور صہیب کی

صُفِيَّاتِ

فضیلت

٦٤١٢- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ أَمَّا سَلَامَانَ
أَبَى عَلَى سَلَامَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ لِي تَقَرَّ فَعَالُوا
وَأَقْبَى مَا أَحَدَتِ سَيِّوَةُ أَهْلِ مِنْ عَتِيٍّ عَذُوًّا هُوَ
مَأْخُذًا فَإِنَّ قَالًا أَوْ نَكْرَ أَتَقُولُونَ هَذَا بِسَيِّحِ
فَرُتَيْسٍ وَتَسْبِيحِهِ فَاثِي أَتَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَعْبَرَهُ فَقَالَ ((يَا أَمَّا بَنَكْرٍ لَعَلَّكَ
أَغَضَبْتَهُمْ لَيْنَ كُنْتَ أَغَضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغَضَبْتَ
رَبَّكَ)) فَأَتَمُّهُ أَوْ بَنَكْرٍ فَقَالَ يَا إِسْمَاعِيلُ
أَغَضَبْتُكُمْ فَعَالُوا لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَحِبِّي.

٦٤١٢- حاکم بن محمد سے روایت ہے ابو سفیان سلمان اور صہیب
اور بلال رضی اللہ عنہم کے پاس آیا اور بھی چند لوگ بیٹھے تھے
انہوں نے کہا اللہ کی کوہ میں خدا کے دشمن کی گردن پر اپنے موقع
پر نہ پھینکیں (یعنی یہ خدا کا دشمن نہ بنا گیا) ابو بکر نے کہا تم قریش
کے بوزے اور سرور کے حق میں ایسا کیجئے ہو (ابو بکر نے
صلوات سے ایسا کہا کہ کہیں ابو سفیان ناراض ہو کر اسام بھی
بول نہ کرے) اور رسول اللہ کے پاس آئے آپ سے بیان کیا
آپ نے فرمایا ابو بکر تم نے شاید ناراض کیا ان لوگوں کو (یعنی
سلمان اور صہیب اور بلال) اگر تم نے ان کو ناراض کیا تو اپنے
پروردگار کو ناراض کیا یہ سن کر ابو بکر ان لوگوں کے پاس آئے
اور کہنے لگے اے بھائی! میں نے تم کو ناراض کیا دو بولے نہیں اللہ
تم کو بخشے اس کے بارے میں بھائی۔

بَابُ مَنْ فَضَّلَ الْأَنْصَارَ

باب : انصار کی فضیلت

٦٤١٣- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ إِنَّا فَرَرْنَا بِأَذَى هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ
تَقْتُلَا اللَّهَ وَرَبَّهُمَا بَنُو سُلَيْمَةَ وَبَنُو خَدْرَةَ وَمَا
نُحِبُّهُنَّ ثُمَّ تَبَرَّلَ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاللَّهُ
وَرَبُّهُمَا.

٦٤١٣- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت
جب دو گروہوں نے تم میں سے قصد کیا ہاست ہار دینے کا اور اللہ
مالک ہے ان دونوں کا ہم لوگوں کے ہاب میں اتری بنی سلمہ اور بنی
خادرہ میں اور ہم نہیں چاہتے کہ یہ آیت اتری کیونکہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے اللہ مالک ہے ان دونوں کا۔

(٦٤١٢) ☆ نووی نے کہا یہ اس وقت کا ذکر ہے جب ابو سفیان کافر تھا اور مسلمان کے مسلمانوں میں آیا تھا اور اس میں فضیلت ہے سلمان اور بنی
کے ساتھیوں کی اور عجم ہے مشغول اور اہل دین کی خاطر داری اور دل رکھتے۔

(٦٤١٣) ☆ تو اس مسئلہ سے لکھی خوشی ہے کہ پچھلے لفظ کے مارتے سے کوئی رنج نہ رہا ہو سلمہ خراج میں سے اور ابو خادرہ اس میں سے تھے
اور یہ دونوں قبیلے انصار ہیں جس وقت آپ اہد کے لیے لگے تو عبداللہ بن ابی سافق تھائی ان میں کو اپنے ساتھ لے کر روانہ ہو گیا اور ان
دونوں قبیلوں نے بھی اس کا ساتھ دینا پایا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو پناہ۔

۶۳۱۴- زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ بخش دے انصار کو اور انصار کے بیٹوں کو اور جو توں کو۔

۶۳۱۵- ترجمہ دی جوا پر گزرا۔

۶۳۱۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی انصار کی بخشش کے لیے اور انصار کی اولاد اور غلاموں کے لیے۔

۶۳۱۷- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے بچوں اور عورتوں کو شادی سے آتے دیکھا تو آپ سائے کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو! تم سب لوگوں سے زیادہ میرے کو محبوب ہوئے لوگو! تم سب لوگوں سے زیادہ میرے کو محبوب ہو یعنی انصار کو فرمایا۔

۶۳۱۸- انس بن مالک سے روایت ہے کہ انصار کی ایک عورت رسول اللہ کے پاس آئی آپ نے اس سے تہائی کی (شاید وہ حرم ہوگی جیسے ام سلمہ ام حرام تھیں یا تہائی سے یہ مراد ہے کہ اس نے لوگوں سے علیحدہ کوئی بات آپ سے پوچھی) اور فرمایا تم اس کی جس کے ہاتھ میں میری ہاں ہے تم سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہو تم ہاں یہ فرمایا۔

۶۳۱۹- ترجمہ دی جوا پر گزرا۔

۶۳۲۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انصار میری استریاں اور میری گھر والی ہیں (کپڑا رکھنے کی یعنی میرے خاص مقتد اور اعتباری لوگ ہیں) اور لوگ بڑھتے جائیں گے اور انصار گھٹتے جائیں گے تو قبول کرو ان کے ٹیک کو اور معاف کرو ان کے برے کو۔

۶۳۲۱- ابو اسید سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انصار کے سب گھروں میں بنی نجار کا گھر بھر ہے (جنہوں نے حضرت

۶۴۱۴- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَأَهْلِهَا الْأَنْصَارِ وَأَهْلُهَا الْأَنْصَارِ))۔

۶۴۱۵- عَنْ شُعْبَةَ بْنِ هَذَا الْإِسْنَادِ۔

۶۴۱۶- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَهُ يَقُولُ لِلْأَنْصَارِ قَالَ ((وَأَحْسِبُهُ قَالَ)) وَلَقَوْلِي الْأَنْصَارِ وَلَقَوْلِي الْأَنْصَارِ ((لَا أَشْكُ فِيهِ))۔

۶۴۱۷- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى حَيْثَانًا وَبَنَاتَهُ مُتَعَبِينَ مِنْ غَزْوَةٍ فَقَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبِيلًا فَقَالَ ((اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ)) اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ)) نَحْبِي الْأَنْصَارَ۔

۶۴۱۸- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ أَمْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَخَلَا بَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ)) أَنْتُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ ثَلَاثَ فَرَسَاتٍ))۔

۶۴۱۹- عَنْ شُعْبَةَ بْنِ هَذَا الْإِسْنَادِ۔

۶۴۲۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ الْأَنْصَارَ كَحُرِّيٍّ وَعَيْبَتِي وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْفُرُونَ وَيَقُولُونَ فَأَقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَأَعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ))۔

۶۴۲۱- عَنْ أَبِي أُسَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُورٌ قُورِ الْأَنْصَارِ يَبْنُو

کو اپنے گھروں میں ایتر اور سب سے پہلے آپ کی رفاقت کی) پھر بنی عہد الاہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنی ساعدہ کا اور انصار کے ہر ایک گھر میں بھڑی ہے سعد بن عہدہ نے کہا رسول اللہ نے ہم پر فضیلت دی اور وہ (کیونکہ سعد بنی ساعدہ میں سے تھے) لوگوں نے کہا تم کو فضیلت دی باتوں پر۔

۶۳۲۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا۔

۶۳۲۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا۔

۶۳۲۴- ابواسید سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انصار کے سب گھروں میں بنی نہار کا گھر بہتر ہے اور بنی عہد الاہل کا اور بنی حارث بن خزرج کا اور بنی ساعدہ کا قسم خدا کی اگر میں انصار پر کسی کو اختیار کروں تو اپنے کنبے والوں کو اختیار کروں (اور کوئی ان سے بہتر نہیں ہے)۔

۶۳۲۵- ابواسید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر گھر انصار میں بنی نہار کا ہے پھر بنی عہد الاہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنی ساعدہ کا اور انصار کے ہر ایک گھر میں بھڑی ہے ابواسید نے کہا ابواسید نے کہا کیا میں تمہارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اگر میں جوتا ہوتا تو پہلے اپنی قوم بنی ساعدہ کا نام لیتا یہ خبر سعد بن عہدہ کو پہنچی ان کو رنج ہوا اور کہنے لگے ہم چاروں کے اخیر میں ہوئے میرے گدھے پر زمین کو میں رسول اللہ کے پاس چلوں گا سہل کے پیچھے نے ان سے کہا تم جانتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بات رد کرنے کو حالانکہ آپ خوب جانتے ہیں کیا تم کو یہ کافی نہیں کہ چار میں سے چوتھے تم ہو یہ سن کر سعد لوٹے اور فرمایا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے اور حکم دیا گدھے کی زمین کھول

النَّحَارِ ثُمَّ بَنُو عَتَبَةَ فَأَشْهَلُ ثُمَّ بَنُو الْخَثَارِ بْنِ الْخُزْجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورٍ الْانْصَارُ حَيْرٌ فَقَالَ سَعْدُ مَا لَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ فَعَدَّ فَعُدَّ عَلَيْنَا فَقِيلَ فَعَدَّ فَضَلَّكُمْ عَلَى كَثِيرٍ.

۶۴۲۲- عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْانْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۶۴۲۳- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ عَنِ أَنَسٍ لَا يَذْكُرُ فِي الْخَبَرِ قَوْلَ سَعْدٍ.

۶۴۲۴- عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ خَمَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ عَتَبَةَ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((حَيْرٌ دُورُ الْانْصَارِ دَارُ نَبِيِّ النَّحَارِ وَدَارُ نَبِيِّ عَتَبَةَ الْأَشْهَلِ وَدَارُ نَبِيِّ الْخَثَارِ بْنِ الْخُزْجِ وَدَارُ نَبِيِّ سَاعِدَةَ)) وَفِي نَوْحَتِكَ مُؤَيَّرٌ بِهَا أَحَدٌ لَا تَزِمُ بِهَا غَيْرَهُ.

۶۴۲۵- عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْانْصَارِيِّ يَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((حَيْرٌ دُورُ الْانْصَارِ ثُمَّ النَّحَارُ ثُمَّ بَنُو عَتَبَةَ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْخَثَارِ بْنِ الْخُزْجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورٍ الْانْصَارُ حَيْرٌ)) قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ أَنَّهُمْ لَنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَوْ كُنْتَ كَذَّابًا لَبَنَاتُ بِفَوَظِي نَبِيِّ سَاعِدَةَ وَبَلَغَ ذَلِكَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَوَاحِدٌ فِي نَفْسِهِ وَقَالَ حَلَلْنَا فَكُنَّا آخِرَ الْفَارِجِ أَسْرَجُوا لِي جِمَارِي نَبِي. رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَلَّمَهُ ابْنُ أَبِي سَهْلٍ فَقَالَ أَتَنْتَعِبُ لِرَدِّهِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَغْلَمَ أَوْ لَيْسَ حَسِبْتَ أَنَّ نَكُورَ رَائِحِ أَرِجٍ فَرَسَنَ وَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَغْلَمَ وَأَمَرُ

بِحَمْدِهِ فَحُلَّ عَنْهُ.

۱۱۱۱ کا۔

۶۴۲۶- عن أبي أسيدٍ الأنصاري حَدَّثَنَا أَنَّهُ

سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((خَيْرُ الْأَنْصَارِ
أَوْ خَيْرُ ذَوْرِ الْأَنْصَارِ بِمَقَالِ خَدِيدِهِمْ فِي ذَنْبِهِ
الدَّوْرُ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ))

۶۴۲۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ عَظِيمٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
«أَحَدُكُمْ بِخَيْرٍ ذَوْرُ الْأَنْصَارِ» قَالُوا نَعَمْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ
قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ «لَمْ يَكُنْ
النَّجْدِيُّ» قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ «لَمْ
يَكُنْ الْخَزْزَاجُ» قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ «لَمْ يَكُنْ سَاعِدَةَ» قَالُوا ثُمَّ
مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ «لَمْ يَكُنْ خُوْزِ
الْأَنْصَارِ خَيْرٌ» فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مُغَضَّبًا
فَقَالَ لَنَحْنُ أَحَبُّ النَّاسِ جِئْنَا سَنُيْيَسِّرُ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ نَارَهُمْ فَكَرَاهَ كَلَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ
رِجَالٌ مِنْ قَوْمِهِ احْبِسْ لَّا تُرْضَى أَنْ مَنَى رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ دَارَكُمْ فِي النَّارِ تَبِيعَ الدَّوْرُ فِي سَنَى فَسَنَ
تَرَكَ فَلَمْ يَسْمَعْ أَكْثَرَ مِنْ سَنَى فَاتَّبَعَهُ سَعْدُ بْنُ
عُبَادَةَ عَنْ كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۶۴۲۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَرَضَتْ مَعَ
نَوَافِلٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ الْخَلْفِيُّ فِي سَفَرٍ فَكَانَ
يَحْدِثُنِي فَقُلْتُ لَهُ لَّا تَقْعَلْ فَقَالَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ
الْأَنْصَارَ تَصْنَعُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا فَلَيْتَ أَن
لَا أَصْنَعُ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا عَدَمْتُهِ زَادَ ابْنُ

۶۴۲۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کی ایک بڑی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا میں تم کو انصار کا بہتر گھر بتلاؤں لوگوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا بنو عبد الاشہل۔ لوگوں نے کہا پھر کونسا گھر؟ آپ نے فرمایا بنی حارث بن خرزج۔ لوگوں نے کہا پھر کون؟ آپ نے فرمایا بنی ساعدہ۔ لوگوں نے کہا پھر کون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپ نے فرمایا انصار کے ہر ایک گھر میں بھڑی ہے یہ ہر گھسہ بن عبادہ غصہ سے کھڑے ہوئے اور کہا کیا ہم چاروں کے اخیر میں ہیں جب انھوں نے آپ کا فرمانا تو چاہا آپ کی بات پر اعتراض کرنا ان کی قوم کے لوگوں نے کہا بیٹھ تو اس بات سے راضی نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیرا گھرانہ چاروں میں رکھا جن کو بیان کیا اور جن گھروں کو بیان نہ کیا وہ بیت سے ہیں تو سعد بن عبادہ چپ ہو رہے۔

۶۴۲۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جریر بن عبد اللہ کھلی کے ساتھ لکاسٹر میں وہ میری خدمت کرتے تھے میں نے کہا تم میری خدمت مت کرو کیونکہ تم بڑے ہو۔ انھوں نے کہا میں نے انصار کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ کام کرتے دیکھا کہ میں نے قسم کھائی کہ جب کسی انصار کے ساتھ

ہوں گا تو اس کی خدمت کروں گا اور جریر اس سے بڑے تھے۔

باب: غفار، اسلم، جمیعہ، شعی، مزینہ، حمیم، دوس اور علی

رضی اللہ عنہم کی فضیلت

۶۳۲۹- ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غفار کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا اور اسلم کو بچایا۔

۶۳۳۰- آپ نے فرمایا اسلم کو خدا سلامت رکھے اور غفار کو خدا بخشے۔

۶۳۳۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۳۳۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۳۳۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلم کو خدا نے سلامت رکھا اور غفار کو خدا تعالیٰ نے بخشا یہ میں نہیں کہتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

۶۳۳۴- غفان بن ایماہ غفاریؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز میں دعا کی یا اللہ لعنت کر بنی لیان کو اور عل کو اور ذکوان کو اور عصبہ کو جنہوں نے باقری کی اللہ کی اور اس کے رسول کی اور بخش دیا اللہ نے غفار کو اور اسلم کو بچا دیا۔

۶۳۳۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غفار کو خدا بخشے اور اسلم کو سلامت رکھے اور عصبہ نے باقری کی اللہ اور اس کے رسول کی۔

۶۳۳۶- وہی ہے اس میں یہ ہے کہ ضمیر پر آپ نے یہ فرمایا۔

النَّبِيُّ وَابْنُ نَشَارٍ فِي حَدِيثِنَا وَكَانَ خَبِيرٌ أَكْثَرَ مِنْ أَنَسٍ وَقَالَ ابْنُ نَشَارٍ أَسْنُ مِنْ أَنَسٍ.

بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِفَّارٍ وَأَسْلَمٍ

۶۴۲۹- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عِفَّارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمٌ سَأَلَهَا اللَّهُ)).

۶۴۳۰- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنْتَ قَوْلُكَ فَقُلْ إِنَّ)) رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَسْلَمٌ سَأَلَهَا اللَّهُ وَعِفَّارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا)).

۶۴۳۱- عَنْ شُعْبَةَ بْنِ هَذَا الْإِسْنَادِ.

۶۴۳۲- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((أَسْلَمٌ سَأَلَهَا اللَّهُ وَعِفَّارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا)).

۶۴۳۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَسْلَمٌ سَأَلَهَا اللَّهُ وَعِفَّارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا أَنَا بِأَنِّي لَمْ أَقْلَهَا وَلَكِنْ قَالَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ)).

۶۴۳۴- عَنْ حُفَّافٍ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْغِفَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِي ((حَدِّثُوا لِلَّهِ الْغُفْرَ نَبِيَّ يَحْيَىٰ وَرَعْلًا وَذَكْوَانَ وَغَصْبَةَ غَصَوًا اللَّهُ وَرَسُولُهُ غِفَّارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمٌ سَأَلَهَا اللَّهُ)).

۶۴۳۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عِفَّارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمٌ سَأَلَهَا اللَّهُ وَغَصْبَةُ غَصَتْهَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ)).

۶۴۳۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ

وَفِي حَدِيثٍ صَالِحٍ وَأَسَانَةِ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ عَلَى الْمَيْمَنِ.

۶۴۲۷- عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَقَالَ حَدِيثٌ مُتَوَاتِرٌ عَنْ أَبِي عُمَرَ.

۶۴۲۸- عَنْ أَبِي الثَّوْبَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْإِنْسَانُ وَمَرْئِيَّةٌ وَجَنَّتُهُ وَغَفَارٌ وَأَضْخَعُ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ مُوَالِيٌّ ذُو النَّاسِ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ مُوَالِهِمْ)).

۶۴۲۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَرَنْشُ وَالْإِنْسَانُ وَمَرْئِيَّةٌ وَجَنَّتُهُ وَأَسْلَمَ وَغَفَارٌ وَأَضْخَعُ مُوَالِيٌّ لَيْسَ لَهُمْ مُوَالِيٌّ ذُو اللَّهِ وَرَسُولُهُ)).

۶۴۴۰- عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ جَنَّتُهُ غَيْرَ أَنَّهُ فِي الْحَدِيثِ قَالَ سَعْدٌ فِي بَعْضِ هَذَا يَبْدَأُ أَهْلَهُمْ

۶۴۴۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((أَسْلَمَ وَغَفَارٌ وَمَرْئِيَّةٌ وَمَنْ كَانَ مِنْ جَنَّتُهُ أَوْ جَنَّتُهُ خَيْرٌ مِنْ بَنِي نَيْسَبٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَالْخَلِيفَتَيْنِ أَسَدٍ وَغُفَفَانِ))

۶۴۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسِي مَخْشَبٌ بَيْنَهُ وَغَفَارٌ وَأَسْلَمَ وَمَرْئِيَّةٌ وَمَنْ كَانَ مِنْ جَنَّتُهُ أَوْ قَالَ جَنَّتُهُ وَمَنْ كَانَ مِنْ مَرْئِيَّةٍ خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ وَطَيْئٍ وَغُفَفَانِ))

۶۴۳۸- ترجمہ ابوعبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انسان اور مرئیتہ اور جنتہ اور غفار اور اسلم اور جو عبد اللہ کی اولاد ہے میرے دوست ہیں سوا اور لوگوں اور خدا اور خدا کا رسول ان کا دوست اور ساتھی ہے۔

۶۴۳۹- ابوبریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قریش اور انصار اور مرئیتہ اور جنتہ اور اسلم اور غفار اور اسلم دوست ہیں اور ان کا ساتھی کوئی نہیں سوا اللہ اور اس کے رسول کے۔

۶۴۴۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرلے۔

۶۴۴۱- ابوبریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسلام اور غفار اور مرئیتہ اور جنتہ بہتر ہیں بنی نضیم سے اور بنی عامر سے اور اسد اور غطفان سے۔

۶۴۴۲- ابوبریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس کے ساتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے غفار اور اسلام اور مرئیتہ اور جنتہ بہتر ہیں اللہ کے نزدیک قیامت کے دن اسد اور طئی اور غطفان سے۔

(۶۴۳۸) یہ چھ نام عرب کی قوموں کے ہیں یہ سب مومنین اور محب رسول تھے عبد اللہ کی اولاد سے جو عبدالمطلبی مراد ہیں جو شایخ ہیں غطفان کی آپ نے ان کا نام بنی عبد اللہ رکھا عربیان کو محول کہنے لگے کیونکہ ان کے باپ کا نام بدل گیا۔ (تواری)

۶۴۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا

۶۴۱۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَأْتِيَهُمْ وَغَفَارٌ وَشَيْءٌ مِنْ مُرْتَبَةٍ وَجَهَنَّمَ أَوْ شَيْءٌ مِنْ جَهَنَّمَ وَمُرْتَبَةٌ خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ)) قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ ((يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ وَغَطْفَانٍ وَهَوَازِنَ وَتَمِيمٍ))

۶۴۳۴- ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے آپ سے بیعت کی حاجیوں کے ٹھیروں نے اسلام اور غفار اور حزیقہ اور جہیمہ کے لوگوں نے آپ نے فرمایا اگر اسلام اور غفار اور حزیقہ اور جہیمہ بنی قحیم اور بنی عامر اور اسد اور غطفان سے بہتر ہوں تو یہ لوگ (یعنی بنی قحیم وغیرہ) ٹوٹنے میں رہے اور تاہم وہ ہوں وہ یوں ہیں آپ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ (یعنی اسلام اور غفار وغیرہ) بہتر ہیں ان سے (یعنی بنی قحیم وغیرہ)۔

۶۴۱۴- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ حَادَّ بِأَبِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّمَا نَأْتِيكَ سُرَائِقُ الْأَصْحَابِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُرْتَبَةَ وَأَحْسِبُ جَهَنَّمَ مُحْتَمَّةٌ الَّذِي شَكَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُرْتَبَةَ وَأَحْسِبُ جَهَنَّمَ خَيْرًا مِنْ نَبِي تَمِيمٍ وَنَبِي غَامِرٍ وَأَسَدٍ وَغَطْفَانٍ أَهْلًاوَاوْ وَخَيْرُوا)) فَقَالَ نَعَمْ قَالَ ((فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَأَخَيْرُ مِنْهُمْ)) وَكَتَبَ نَبِي حَدِيثَ لَمِنْ أَبِي شَيْبَةَ مُحْتَمَّةٌ الَّذِي شَكَكَ

۶۴۳۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا

۶۴۱۵- عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَقُوبٍ الضُّبِّيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ وَقَالَ ((وَجَهَنَّمَ وَلَمْ يَقُلْ أَحْسِبُ))

۶۴۳۶- ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام اور غفار اور حزیقہ اور جہیمہ بہتر ہیں بنی قحیم سے اور بنی عامر سے اور بنی اسد اور غطفان سے جو حلیف ہیں ایک دوسرے کے۔

۶۴۱۶- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُرْتَبَةَ وَجَهَنَّمَ خَيْرٌ مِنْ نَبِي تَمِيمٍ وَمِنْ نَبِي غَامِرٍ وَالْخَلِيفَتَيْنِ نَبِي أَسَدٍ وَغَطْفَانٍ))

۶۴۳۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا

۶۴۱۷- عَنْ أَبِي بَكْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۶۴۳۸- ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو اگر جہیمہ اور اسلام اور غفار بہتر ہوں بنی قحیم سے اور بنی عبد اللہ بن غطفان سے اور عامر بن

۶۴۱۸- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جَهَنَّمَ وَأَسْلَمَ وَغِفَارَ خَيْرًا مِنْ نَبِي تَمِيمٍ وَنَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَطْفَانٍ))

صعدہ سے اور بلند آواز سے فرمایا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس صورت میں بنی جمیم وغیرہ ٹوٹے میں رہے اور نقصان پایا آپ نے فرمایا وہ بھڑکیں ان سے۔

وَعَامِرُ بْنُ صَخْفَةَ « وَنَدَّ بِهَا صَوْتَهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ خَابُوا وَتَسِيرُوا قَالَ « فَإِنَّهُمْ خَبَرُوا » وَبِهِ رَوَاهُ أَبِي كَرِيمٍ « أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جَهَنَّمُ وَغُرَّتْهُ وَالسَّمُ وَغَفَلَ ».

۶۴۳۹- عی بن عادی نے روایت ہے میں حضرت عمرؓ کے پاس آیا انھوں نے کہا سب سے پہلے صدقہ جس نے چکا دیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے حق کو (یعنی غرض کرو یا ان کو) ملنی کا صدقہ تھا (یعنی ایک قبیلہ ہے) میں اس کو لے کر آیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس۔

۶۴۴۹- عَنْ عَادِي بْنِ حَازِمٍ قَالَ قَتِلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِي يَا أَرَأَيْتَ صَدَقَ بَصِيحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَجَّهَ أَصْحَابَهُ صَدَقَ عَلَيْهِ جِبْتُ بَنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۴۵۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طفیل اور ان کے ساتھی آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ دوس نے کفر اختیار کیا اور اللہ کیا مسلمان ہونے سے توبہ دعا کیجئے دوس کے لیے کہا کیا چاہو بے دوس کے لوگ آپ نے فرمایا اللہ ہدایت کر دوس کو اور ان کو میرے پاس لے کر آ۔

۶۴۵۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَتِلْتُ طَفِيلَ بْنَ الْعَلْقَمِ وَأَصْحَابَهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ دُونًا قَدْ كَفَرْتَ وَأَنْتَ قَالَعَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا فَبَلَّغْتَ مَلَكَتُ دُونًا فَقَالَ « اللَّهُمَّ اغْلِبْ دُونًا وَأَنْتَ بِهِمْ ».

۶۴۵۱- ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہؓ نے کہا میں ہمیشہ محبت رکھتا ہوں بنی جمیم سے تمین ہاتھوں کی وجہ سے جو میں نے سنیں رسول اللہؐ سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے وہ سب سے زیادہ سخت ہیں میری امت میں دجال پر اور ان کے صدقے آئے تو آپ نے فرمایا یہ ہماری قوم کے صدقے ہیں اور ایک عورت ان میں کی تیدی حضرت عائشہؓ کے پاس تھی آپ نے فرمایا اس کو آزاد کر دے یہ حضرت اسماعیلؓ کی اولاد میں سے ہے۔

۶۴۵۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَأُزَلَّ أَجِبُ بَنِي تَمِيمٍ مِنْ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ « لَوْ أَنَّ أُمَّيَ عَلَى الدُّجَالِ » قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ الشَّيْءُ ﷺ عَلَيْهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا قَالَ وَكَأَنْتَ سَبَبٌ بَيْنَهُمْ بَيْنَ عَائِشَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ « أَغْبِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلِ ».

۶۴۵۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرے

۶۴۵۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَأُزَلَّ أَجِبُ بَنِي تَمِيمٍ لَعَدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا فِيهِمْ فَذَكَرَ بَيْتَهُ.

۶۴۵۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ بنی جمیم

۶۴۵۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلَاثٌ عِمَالٍ

کے لوگ معرکوں میں سب لوگوں سے زیادہ لڑنے والے ہیں اور وہاں کا ذکر نہیں ہے۔

سَيُثَبِّتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي نَيْمِ لَأُزَالُ أَجْثَمُهُمْ نَعْدُ وَسَأَنْ أَخْبِثُ بِهِمَا الْمَنْعَى غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((هُمْ أَشَدُّ النَّاسِ جَبَالًا فِي الْمَلْجَمِ)) وَلَمْ يَذْكُرِ الدُّخَانَ.

باب: بہتر لوگ کون ہیں

باب: خیار الناس

۶۳۵۳- ابوداؤد سے روایت ہے (بعض کان سونے کی ہے بعض لوہے کی ویسے ہی آدمی بھی مختلف ہیں کسی کا خاندان عمدہ ہے اصل اچھی ہے کوئی برا ہے) تو بہتر آدمیوں میں اسلام کی حالت میں بھی وہی ہیں جو جاہلیت کی حالت میں بہتر تھے جب دین میں سمجھدار ہو جائیں اور تم بہتر اس کو پڑا گئے اسلام میں جو بہت نفرت رکھتا ہوگا اسلام سے ملتان ہوئے سے پہلے (یعنی جو کفر میں مضبوط تھا وہ اسلام لانے کے بعد اسلام میں بھی ایسا ہی مضبوط ہوا جیسے حضرت عمر فاروقؓ بن ولید و غیرہ یا مروان ہے کہ جو خلافت سے نفرت رکھے اسی کی خلافت عمدہ ہوگی) اور تم سب سے برا اس کو پڑا گئے جو دورویہ ہوا گئے پاس ایک منہ لے کر آئے اور ان کے پاس دوسرا منہ لے کر ہوا ہے۔

۶۴۵۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادُونَ فَيَجْتَازُهُمْ فِي الْأَجَابِلِ حَيَاتُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَفَهُوا وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هَذَا الْغُرِّ أَكْثَرُهُمْ لَهُ قِيلَ أَنْ يَفْعَ لَهُ وَتَجِدُونَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهِينِ اللَّيْلِيِّ يَأْتِي هَذُلًا يَوْجُو وَهَذُلًا يَوْجُو))

۶۳۵۵- ترجمہ دینی جو لوہہ گزرا۔

۶۴۵۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادُونَ)) يَجْنَلِي حَلِيبَتِ الرَّهْرِ غَيْرَ أَنَّهُ فِي حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ وَالْأَعْرَجِ ((تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هَذَا الشَّانِ أَشَدَّهُمْ لَهُ تَكْرِيهًا حَتَّى يَفْعَ لَهُ))

باب: قریش کی عورتوں کی فضیلت

باب: مَنْ فَضَّلِي يَسَاءَ قُرَيْشٍ

۶۳۵۶- ابوداؤد سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

۶۴۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

(۶۳۵۳) ☆ یعنی رکاب دے ہو اور غم نہ پڑا دینا کسی کام کا نہیں کوئی اس پر مجبور نہیں کر سکتا۔
(۶۳۵۴) ☆ یہ حضرت نے اس وقت فرمایا جب ام ہانی سے آپ نے طلاق کا ارادہ کیا انھوں نے کہا کہ میرے بیٹے بھولے بھولے ہیں میں نہیں جانتی کہ آپ کے بہتر دور دور کیا ہیں اور چائیں اور میں نے بھی سمجھی ہوگی ہوں۔ اوت پر چڑھنے والی عورتوں سے عرب کی عورتیں مراد ہیں معلوم ہوا کہ عورت میں بھی بڑی دھمکیاں ہیں ایک اور روایت میں مروان بن الحارث سے مروان کے مال کی حفاظت کرتا۔

۶۴۶۳- عَنْ حَاصِبِ الْأَحْوَلِ قَالَ قِيلَ لِنَبِيِّ

مَالِكٍ يَلْعَنُكَ اللَّهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا

جَلْفٌ فِي الْإِسْلَامِ)) فَقَالَ النَّبِيُّ فَمَا خَلَفَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي ذَوِهِ.

۶۴۶۴- عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

تَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي ذَوِهِ النَّبِيُّ بِالْمَدِينَةِ.

۶۴۶۵- عَنْ حَبِيبِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ ((لَا جَلْفٌ فِي الْإِسْلَامِ وَإِنَّمَا جَلْفُ

كَانٍ فِي الْخَبَائِثِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ بَلَاءً شَدِيدًا)).

بَابُ بَيَانِ أَنَّ بَقَاءَ النَّبِيِّ ﷺ أَهْلًا

لِأَصْحَابِهِ وَبَقَاءَ أَصْحَابِهِ أَهْلًا لِلْأُمَّةِ

۶۴۶۶- عَنْ أَبِي مُوَسَى قَالَ صَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ

مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قُلْنَا لَوْ جَلَسْنَا حَتَّى

تُصَلِّيَ مَعَهُ الْغُضَاءُ قَالَ فَجَلَسْنَا فَمُخْرَجٌ عَلَيْنَا

فَقَالَ ((مَا رَأَيْتُمْ هَاهُنَا)) قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ

مَنْكُنَا تَعَلَّكَ الْمَغْرِبُ ثُمَّ قُلْنَا نَحْلِسُ حَتَّى

تُصَلِّيَ مَعَكَ الْغُضَاءُ قَالَ ((أَحْسَنْتُمْ أَوْ

أَحْسَبْتُمْ)) قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ

نَحِيرًا مِثْلَ بَرْقَعٍ رَأْسُهُ فِي السَّمَاءِ فَقَالَ السُّعُومُ

أَمِنَ لِلَّسَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتْ ((السُّعُومُ أَهَى السَّمَاءَ

مَا تَوْعَدُ وَأَنَا أَمِنَ بِالْأَصْحَابِ فَإِذَا ذَهَبَتْ أَهَى

۶۴۶۳- عاصم احول سے روایت ہے انس بن مالک سے پوچھا گیا

تم نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام میں جلف نہیں ہے

انس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے خود جلف کرائی قریش اور

انصار میں اپنے گھر میں۔

۶۴۶۴- انس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے جلف کرائی قریش

اور انصار میں میرے گھر میں جو مدینہ میں تھا۔

۶۴۶۵- حبیب بن مطلق سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر

کے زمانے کی قسم کا اسلام میں کچھ اعتبار نہیں اور جو قسم جاہلیت کے

زمانے میں ایک بات کے لیے کی ہو وہ اسلام سے اور مضبوط ہو گئی۔

باب: رسول اللہ ﷺ کی ذات سے صحابہ کو امن تھا

اور صحابہ کی ذات سے امت کو امن تھا

۶۴۶۶- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے مغرب کی

نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی پھر ہم نے کہا اگر ہم آپ کے

ساتھ بیٹھے رہیں یہاں تک کہ عشاء آپ کے ساتھ پڑھیں تو

بہتر ہوگا پھر ہم بیٹھے رہے اور آپ باہر تشریف لائے آپ نے

فرمایا تم یہیں بیٹھے رہے ہم نے عرض کیا یہی ہاں یا رسول اللہ ہم نے

آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر ہم نے کہا اگر ہم بیٹھ رہیں

یہاں تک کہ عشاء کی نماز بھی آپ کے ساتھ پڑھیں تو بہتر ہوگا

آپ نے فرمایا تم نے اچھا کیا اور ٹھیک کیا پھر آپ نے اپنا سر آسمان

کی طرف اٹھایا اور اٹھ کر آپ اپنا سر آسمان کی طرف اٹھا پھر فرمایا

میرے بھائی ہیں آسمان کے جب تارے مٹ جائیں گے تو آسمان پر

(۶۴۶۳) ☆ پہلے جلف اس طرح ہوئی کہ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر پھر دوس کا ہاتھ اور تیسے طریق قرآن سے شروع ہو گیا

قرآن میں انرا کہ روایت ہائے دالے کی ہوں گے پھر وہ جلف ایک دوسرے کی مدد اور محبت اور دین کی تقویت کے لیے وہ اب تک پائی ہے

م شروع نہیں ہوئی۔ (دوبی)

(۶۴۶۴) ☆ دوبی نے کہا صحابہ کے جانے سے بدھتیں ہیں اور گئیں دین میں نئی باتیں تھیں گی نئے ہوں گے شیطان کا بیگ نمودار ہوگا

نصرتی کا قلعہ ہوگا مدد اور کہہ کی ہے حقیقی ہو کی یہ سب باتیں واضح ہوئیں اور یہ حدیث مجاز ہے آپ کا۔

أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ وَأَصْحَابِي أَمَنَّا بِالْمُتَيِّ
فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمِّي مَا يُوعَدُونَ».

بھی جس بات کا وعدہ ہے وہ آجائے گی (یعنی قیامت آجائے گی اور آسمان بھی پھٹ کر خراب ہو جائے گا) اور میں پہلو ہوں اپنے اصحاب کا جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب پر بھی وہ وقت آجائے گا جس کا وعدہ ہے (یعنی فتنہ اور فساد اور لڑائیاں) اور میرے اصحاب پہلو ہیں میری امت کے جب اصحاب چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ وقت آجائے گا جس کا وعدہ ہے۔

باب: صحابہ تابعین اور تبع تابعین رحمہم اللہ علیہم کی

فصلیات

بَابُ فَضْلِ الصَّحَابَةِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُوكُهُمْ ثُمَّ
الَّذِينَ يَلُوكُهُمْ

۶۴۶۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِتْنًا مِنْ النَّاسِ قِبَلًا لَهُمْ يَكْتُمُ مَنْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِتْنًا مِنْ النَّاسِ قِبَلًا لَهُمْ يَكْتُمُ مَنْ رَأَى مِنْ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِقَوْلُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِتْنًا مِنْ النَّاسِ قِبَلًا لَهُمْ يَكْتُمُ مَنْ رَأَى مِنْ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِقَوْلُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ)).

۶۴۶۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمْ الْبَغْتُ فَيَقُولُونَ انظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ بَيْنَكُمْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحَ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَغْتُ النَّاسِي فَيَقُولُونَ هَلْ بَيْنَهُمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَيُفْتَحَ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ

۶۴۶۸- ترجمہ وہی ہے جہاد پر گزرو

بَعَثُ النَّبِيُّ النَّبِيَّ فَقَالَ انظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ مَنْ رَأَى مِنْ رَأَى امْتَحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَكُونُ النَّبِيُّ الرَّابِعُ لِقَالِ انظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ أَحَدًا رَأَى مِنْ رَأَى أَحَدًا رَأَى امْتَحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَيُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحَ لَهُمْ بِهِ)).

۶۴۶۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَبْرَ أُمِّيَةِ الْقُرُونِ الَّذِينَ يَتْلُوْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَتْلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَتْلُوْنَهُمْ ثُمَّ نَجِيءٌ قَوْمٌ تَسْتَقِي شَهَادَةً أَخْبِجُهُمْ يَمِيْنَةً وَتَمِيْنَةً شَهَادَتُهُ ثُمَّ يَذْكُرُ هَذَا الْقُرْآنَ فِي حَبِيْبِهِ وَقَالَ قَبِيْةٌ ثُمَّ نَجِيءٌ الْقَوْمِ)).

۶۴۷۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَنَّهُ شَهِدَ أَنَّهُ لَمْ يَرِ النَّبِيَّ ﷺ ثُمَّ الَّذِينَ يَتْلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَتْلُوْنَهُمْ ثُمَّ نَجِيءٌ قَوْمٌ تَسْتَقِي شَهَادَةً أَخْبِجُهُمْ يَمِيْنَةً وَتَمِيْنَةً شَهَادَتُهُ ثُمَّ يَذْكُرُ هَذَا الْقُرْآنَ فِي حَبِيْبِهِ وَقَالَ قَبِيْةٌ ثُمَّ نَجِيءٌ الْقَوْمِ)).

۶۴۷۱- عَنْ شُعْبَةَ بْنِ سَافَةَ أَبِي الْأَخْوَصِ ۶۴- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

(۶۳۶۹) ☆ قوی نے کہا صحیح قول جس پر جمہور علماء ہیں ہے کہ جس مسلمان نے رسول اللہ کو دیکھا اگرچہ ایک ساعت بھی وہ صحابی ہے اور حدیث میں تفصیلی سے مجموع قرآن کی تفصیلی دوسرے مجموع قرآن پر مروج ہے نہ فرد افراد پر ایک کی دوسرے پر اس صورت میں صحابی کی فضیلت انبیاء پر نہ ملے گی نہ مروج قرآن کی فضیلت حضرت مہمور آید پر قاضی نے کہا قرن سے کیا مراد ہے اس میں اختلاف ہے مفسر نے کہا آپ کا قرن آپ کے اصحاب ہیں ان کے بعد کا قرن ان کے بیٹے ہیں کے بعد کا قرن ان کے بیٹے اور غیر نے کہا آپ کا قرن آپ تک ہے جب تک کوئی آپ کا دیکھنے والا باقی رہا پھر دوسرا قرن جب تک ہے کہ صحابی کا کوئی دیکھنے والا باقی رہا پھر تیسرا قرن جب تک ہے کہ تابعی کا کوئی دیکھنے والا باقی رہا قرن بیعتوں کے نزدیک ساتھ برس کا وہ ہے اور بیعتوں کے نزدیک سو برس کا فرض پہلا قرن صحابہ کا ایک سو برس تک رہا ہے تا آخر صحابی اور اطفال ہیں جن کا ۳۰ سالہ میں انتقال ہوا اور تابعی کا زمانہ ایک سو ستر میں آخر ہوا اور صحابہ کا زمانہ دو سو میں جاری تک رہا اس کے بعد فرمایا وہ لوگ جو آجے جو کوئی کے ساتھ جسم بھی کہاویں کے بعض مالکیہ نے اس حدیث سے دلیل بکڑی ہے کہ جو شہادت کے ساتھ حلف کرے اس کی شہادت مردود ہے اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ وہ صحیح کرے کا حلف اور شہادت کو تو کبھی حلف پہلے کرے کا کبھی شہادت - (قوی صحیح زیادتاً)

وَحَرِيرٌ يَمْنَعُنِي خَدَيْهِمَا وَلَيْسَ فِي خَدَيْهِمَا
سَبِيلُ رَسُولٍ لِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۴۷۲- عہد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر جو ان کے قرآن کے ہیں پھر جو ان
سے نزدیک ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہیں میں نہیں جانتا آپ نے
تیسری بار میں یا چہ حتیٰ بار میں فرمایا پھر وہ لوگ تالا لکھ پیدا ہو گئے
جن کی گواہی قسم سے پہلے ہو اور قسم کو اسی سے پہلے۔

۶۴۷۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَيْرُ النَّاسِ قُرْبَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ فَلَا أُدْرِي)) فِي الثَّلَاثَةِ لَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ ((ثُمَّ يَتَخَلَّفُ مِنْ بَيْنِهِمْ خَلْفٌ نَسِبُ شَهَادَةٍ أَحَدُهُمْ بِعَيْنِهِ وَتَبَيَّنَتْ شَهَادَتُهُ))

۶۴۷۳- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
پھر تیسری امت میں وہ قرن ہے جس میں میں بھیجا گیا پھر وہ قرن
ہے جو اس کے بعد سے مطوم نہیں تیسرے کا بھی آپ نے ذکر کیا
یا نہیں پھر فرمایا وہ لوگ پیدا ہوں گے جو فریبی اور مطالبہ پر مری
گئے گواہی دیں گے گواہی چاہے جانے سے پہلے۔

۶۴۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَيْرُ أَهْلِ الْفُرْقَانِ الَّذِينَ يَجُتَنُّ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ وَاللَّهُ أَكْثَرُ عِلْمًا أَذْكَرُ أَثَابًا ثُمَّ لَا قَالَ ثُمَّ يَتَخَلَّفُ قَوْمٌ يُجَاهِدُونَ السَّمَانَةَ يَشْهَدُونَ قَبْلَ أَنْ يَشْهَدُوا))

۶۴۷۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ پھر وہ

۶۴۷۴- عَنْ أَبِي بَشِيرٍ يَهْدِي الْإِسْلَامَ بَشَلَهُ غَيْرُ
أَبِي فِي خَدَيْهِ شَعْبَةً قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَا أُدْرِي
مَنْ هِيَ أَوْ ثَلَاثَةٌ

۶۴۷۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ پھر وہ
لوگ پیدا ہوں گے جو بن گواہ کے گواہی دیں گے چار ہوں گے
لانت داری نہ کریں گے خذ کریں گے لیکن پوری نہ کریں گے ان
میں مطوم پہلے گا۔

۶۴۷۵- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ خَيْرَكُمْ قُرْبَى ثُمَّ
الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ
يَلُونَهُمْ)) قَالَ عِمْرَانٌ فَلَا أُدْرِي أَثَابًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

(۶۴۷۳) یہ فرمایا کہ یہ ہے کہ وہ لوگ اکثر سولے ہوں گے اور رہائی اس کی ہے جو مونہ پر پاند کرے نہ کہ اس کی جو خفا سوتا
ہو اور فرض یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ نکالے نہ کہ مونہ پر پاند کرے نہ کہ اس کی جو خفا سوتا
جوان میں نہ ہوں کی پائل بہت اکھا کریں گے اور یہ حد بظاہر خلاف ہے اس حد سے کہ جس میں فرمایا کہ پھر گواہی ہے جو چھ سے پہلے
گواہی دے دے اور وجہ تحقیق یہ ہے کہ برائی کی حد سے اس شہادت کے باب میں ہے جو صاحب حق کو مطوم ہو مگر صاحب حق کی
درخواست سے پہلے دی جاوے اور قرآن کی حد سے اس شہادت کے باب میں ہے جس کا مطوم صاحب حق کو نہ ہو اور اس کا حق دیا جاتا ہو پھر
اس سے جان کی ہول سے اس کا حق پہانے کے لیے اسی طرح وہ شہادت جو حقائق اللہ کے لیے ہو مگر جس صورت میں کہ گواہی حد کی ہو اور پھر پانا
پھر مطوم ہو۔ (اصحیٰ فقہر)

يَوْمَ يَنْشَبُونَ وَلَا يُسْتَنْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَلْبَسُونَ وَلَا يُؤْفُونَ وَيُظْهَرُ بِهِمُ السُّنُّ))

۶۷۶- عَنْ شُعْبَةَ بَهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمْ قَالَ لَا أَقْرَبُ أَذْكَرَ نَعْدَ قُرَيْبٍ قُرَيْنٍ أَوْ ثَلَاثَةَ وَفِي حَدِيثٍ شَابَةِ قَالَ سَبَعْتُ زُهْدَمَ بْنِ مُصْرَبٍ وَخَافَ فِي مِي حَاجَةً عَلَى قُرَيْبٍ فَخَذَّيْنِي أَنَّهُ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ وَفِي حَدِيثٍ نَحْوِي وَثَبَاتَةَ ((يَنْلُزُونَ وَلَا يَقُونَ)) وَفِي حَدِيثٍ نَهْزٍ ((يُؤْفُونَ)) كَمَا قَالَ ابْنُ حَنْفَلٍ

۶۷۷- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ ((حَبِيبُ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْقُرُونِ الَّذِينَ بَعَثَتْ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَقُولُهُمْ)) رَكَدَ فِي حَدِيثٍ أَبِي عَوَّافَةَ قَالَ وَلَقَدْ أَفْلَحَ أَذْكَرُ ثَلَاثَاتٍ أَمْ لَا يَبْتَغِي حَدِيثَ زُهْدَمَ عَنْ عِمْرَانَ وَزَكَدَ فِي حَدِيثٍ جِشَامٍ عَنْ عَوَّافَةَ ((وَيَحْلِفُونَ وَلَا يُسْتَحْلِفُونَ))

۶۷۸- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ النَّبِيِّ ﷺ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک شخص

(۶۷۸) بڑا ہی بیوقوفوں کو قرون ملنا کہتے ہیں مگر اصل بات تو ان دنوں میں ان زمانوں میں نہ تھا وہ بدعت ہے کیونکہ ان کے بعد ہر گویا اور نہ کارہائے بعد کے لوگوں کا یہ اعتبار نہیں کہ ان کا قول یا فعل یا خبر دلیل شرعی کے قابل اعتبار ہو اور فضیلت سے مراد ہی فضیلت بخوبی ہے اور یہ بخیر کے ہیں یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک تابعی تابعی سے افضل ہو یا ہر ایک تابعی تابعی کے سب لوگوں سے افضل ہو تبع تابعین کے بعد بھی امت محمدی میں ایسے ایسے بڑے بڑے عالم اور اہل کرمہ ہیں جن کو تبع تابعین پر فضیلت ہے اور حدیث سے یہ بھی فرض نہیں ہے کہ ان قرونوں کے بعد سب لوگ بڑے ہو گئے اس لیے کہ ہر ایک قرن میں امت محمدی اچھے لوگوں سے خالی نہ ہوگی دوسری حدیث میں ہے کہ بیشک ایک گروہ میری امت کا حق پر قائم رہے گا اور وہ گروہ اہل حدیث اور قرآن کا ہے اللہ تعالیٰ رحمت کرے ان پر اور ہم کو دنیا آخرت میں بھی گروہ میں شامل رکھے۔ (آمین)

﴿ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ ﴾ ((الْفَرُّنُ الَّذِي آتَا
بِهِ ثُمَّ الْثَانِي ثُمَّ الْثَالِثُ)) .

بَابُ قَوْلِهِ ﷺ لَا تَأْتِي مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى
الْأَرْضِ نَفْسٌ مَقْفُوسَةٌ الْيَوْمَ

٦٤٧٩- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَاتَ لَيْلَهُ صَلَاةُ الْفُجَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ «أُرَايَكُمْ لَيْلَكُمْ هَذِهِ فَإِنْ عَلَيَّ رَأْسُ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَنْفَعُنِي مِنْهُ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ» قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَأَوْعَلَ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَلْكَ يَسَاءَ يَحْدِثُونَ مِنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ عَنْ بَابِهِ سَنَةٌ وَإِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَنْفَعُنِي مِنْهُ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فَرِيدٌ بِذَلِكَ أَنْ يَنْعَزِمَ ذَلِكَ الْفَرْدُ.

٦٤٨٠- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ مُعْتَمَرٍ كَمَا فِي حَدِيثِهِ.

٦٤٨١- عَنْ خَابِرِ بْنِ عَمِيرَةَ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِشَهْرٍ ((تَسْأَلُونِي عَنِ السَّاعَةِ وَإِنَّمَا عَلَيْهَا عِنْدَ اللَّهِ وَأَقْسَمُ بِاللهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ

نے رسول اللہؐ سے پوچھا کون لوگ بہتر ہیں آپ نے فرمایا وہ قرن جس میں میں ہوں پھر دوسرا ہجر قمریہ۔

ہاں: صدی کے اخیر تک کسی کے نہ

رہنے کا بیان

۶۳۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات عشاء کی نماز پڑھی ہمارے ساتھ اپنی آخر عمر میں جب سلام پھیرا تو کھڑے ہوئے اور فرمایا تم نے اپنی اس رات کو دیکھا اب سے سو برس کے آخر پر زمین والوں میں سے کوئی نہ رہے گا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ لوگوں نے اس حدیث میں غلطی کی جو بیان کرتے ہیں سو برس کا بلکہ آپ نے یہ فرمایا کہ آج جو لوگ موجود ہیں ان میں سے کوئی نہ رہے گا یعنی یہ قرن تمام ہو جاوے گا۔

۶۴۸۰- ترجمہ وحی خواہ پر گزرا۔

۶۳۸۱- چاہر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے
 سار رسول اللہ ﷺ سے آپ وفات سے ایک مہینہ آگے فرماتے
 تھے تم مجھ سے قیامت کو پوچھتے ہو قیامت کا علم تو خدا کو ہے اور میں
 قسم کھاتا ہوں اللہ کی کوئی جان نہیں (یعنی آدمیوں میں) جس پر

(۶۷) یہ کہ اور یہ مطلب نہیں کہ سورس کے بعد کوئی نہ رہے گا اور قیامت آجائے گی یہ حدیث صحیح نقل اور ایسا ہی ہوا کہ رسول اللہ کے صحابہ میں سے اس تاریخ سے سورس کے بعد کوئی نہ رہا سب سے آخری صحابی جو ابو الطفیل تھے وہ بھی قبل مسیح ۱۰۰ء میں گزر گئے۔ نووی نے کہا کہ اگر اڑھائی دنوں سے آدمی جیسا نہ کہ خشت و خور و خور چیں گے اور اس حدیث سے بعضوں نے استدلال کیا ہے فخری کو سب سے پہلے سمجھو یہ کہتے ہیں کہ وہ زندہ ہیں اور وہ دریاؤں میں جیسا نہ کہ زمین و آسمانوں میں یا بعض اس میں سے منتقل ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی نکال کر ہندوستان میں کہ سورس کے بعد جو اربعہ قریب نے سورس کوئی نکادہ مصلح خلق اور جھوٹ تھا اہل بیت جن میں آنحضرت کے دو بچے والے باقی ہو گئے برابر معظم مولوی حاجی بدیع الرحمن صاحب مرحوم نے ایک حدیث شاہ سکندر سے روایت کی ہے انھوں نے رسول اللہ سے سنی اور شیعہ ابو اللہ صاحب سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔ واللہ اعلم

نے فرمایا میرے اصحاب کو میرے اصحاب کو مت برا کہو میرے اصحاب کو قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی تم میں احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے (خدا تعالیٰ کی راہ میں) تو ان کے مد (میر بھر) یا آدمی دے دے برابر نہیں ہو سکتا۔

۶۳۸۸- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خالد بن ولید اور عبدالرحمن بن عوف میں کچھ جھڑپا ہوا تو خالد نے ان کو برا کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میرے اصحاب میں سے کسی کو اس لیے کہ اگر کوئی تم میں سے احد پہاڑ کے برابر سونا صرف کرے تو ان کے مد یا آدمی دے دے برابر نہیں ہو سکتا۔

۶۳۸۹- ترجمہ دہلی جواہر گزدر

باب: اولیس قرنی کی فضیلت

۶۳۹۰- امیر بن جابر سے روایت ہے کہ کوفہ کے لوگ حضرت عمرؓ کے پاس آئے ان میں ایک شخص تھا جو لوہے سے ٹھٹھا کیا کرتا (کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ لولیا، اللہ میں سے ہیں اور لوہے اپنا حال چھپاتے تھے نوئی نے کہا عارفوں کا یہی طریقہ ہے) حضرت عمرؓ نے کہا یہاں قرن کا بھی کوئی آدمی ہے وہ شخص آیات حضرت عمرؓ نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا تمہارے پاس ایک شخص آئے گا میں سے اس کا نام لوہے ہے اور وہ یمن میں کسی کو نہ چھوڑے گا (اپنے عزیزوں میں سے) سو اپنی ماں کے اس کو (برص کی) سفیدی ہو گئی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَإِنَّهُ يَنْفُسِي بَيْنَهُمْ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَتَقَفَ بِمِثْلِ أَحَدٍ ذَهَبًا مَا أَذَلَّاهُ مِثْلَ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَةً))

۶۴۸۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَبَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ شَيْءٌ مُسْتَبْطَلٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِي فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَوْ أَتَقَفَ بِمِثْلِ أَحَدٍ ذَهَبًا مَا أَزَلَّاهُ مِثْلَ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَةً

۶۴۸۹- عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ يَسَّادٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ بْنِ جَدِيعٍ وَكَثْرٍ فِي حَبِيبِهِ شَعْنٌ وَكَثْرٌ ذَكَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَعَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

باب مِنْ فَصَائِلِ أَوْسٍ الْقُرْنِيِّ

۶۴۹۰- عَنْ أُسْتَرٍ بِنْتِ خَالِصٍ أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَفُتُوهُ بَنَى عُمَرَ وَبِهِمْ رَحْلٌ مِنْ كِلَابٍ نَشَرُوا بِأَوْسٍ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ هَذَا أَحَدٌ مِنَ الْقُرْنِيِّينَ فَجَاءَهُ ذَلِكَ الرَّحْلُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَوْسٌ لَا يَدْعُ بِالْيَمَنِ عُمَرُ أَمْ لَهُ فَذَلِكَ كَانَ بِهِ يَبَاحُ فَنَدَّاهُ اللَّهُ فَأَذْهَبَهُ عَنْهُ بِالْمَوْضِعِ الَّذِي أَوَّاهُ اللَّهُ لَهُمْ لَقِينَهُ مِنْكُمْ فَلَبَسَ خُفَّيْنِ

(۶۳۸۸ - ۶۳۸۹) کہ جو شخص انہوں نے ایسے وقت پر صرف کہا جب نہایت ضرورت تھی اور دین کی جلائ کی تائید سے قائم ہوئی ان کا

احسان قیامت تک ہر مسلمان پر ہے مدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی دہلی باز، گسیا جو کوئی سبائی کے مرتبے تک نہیں پہنچ سکتا۔

(۶۳۹۰) کہ اس کا نام لوہے بنی عامر ہے یا لوہے بنی ماکو لوہے بنی مروکیہ ان کی ابو مرواحی مطہن کی جنگ میں مارے گئے اور قرنی منسوب ہے قرن کی طرف بنی قرن ایک شاعر ہے مرواحی اور یہ حضرت کے زمانہ مبارک میں موجود تھے اور اسلام لا چکے تھے آپ کی محبت سے شرف نہیں ہوئے اس لیے تابعین میں ان کا شمار ہے اور ان کا درجہ تمام تابعین سے افضل ہے۔

لَكُمْ»

جی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ نے وہ بے غیہی اس کے بدن سے مگر ایک دینار یا درم برابر باقی ہے جو کوئی تم میں سے اس کو ملے تو اپنے لیے دعا کرو اس سے۔

۶۴۹۱- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے بھر تابعین میں سے ایک شخص ہے جس کو لوہیں کہتے ہیں اس کی ایک ماں ہے اور اس کو ایک سفیدی تھی تم اس سے کہنا کہ تمہارے لیے دعا کرے۔

۶۴۹۲- امیر بن جابر سے روایت ہے کہ حضرت عمر کے پاس جب یمن سے مد کے لوگ آتے (یعنی وہ لوگ جو ہر ملک سے اسلام کے لشکر کی مدد کے لیے آتے ہیں جہاد کرنے کے لیے) تو وہ ان سے پوچھتے تھے تم میں لوہیں بن عامر بھی کوئی شخص ہے یہاں تک کہ حضرت عمر خود لوہیں کے پاس آئے اور پوچھا کہ تمہارا نام لوہیں بن عامر ہے؟ انھوں نے کہا ہاں حضرت عمر نے کہا تم مراد قبیلہ سے ہو انھوں نے کہا ہاں پوچھا قرن میں سے ہو انھوں نے کہا ہاں پوچھا تم کو برص تھا وہ اچھا ہو گیا مگر درم برابر باقی ہے؟ انھوں نے کہا ہاں پوچھا تمہاری ماں ہے انھوں نے کہا ہاں تب حضرت عمر نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے تمہارے پاس لوہیں بن عامر آوے گا یمن والوں کی کھٹی فوج کے ساتھ وہ مراد قبیلہ کا ہے جو شاخ ہے قرن کی اس کو برص تھا وہ اچھا ہو گیا مگر درم برابر باقی ہے اس کی ایک ماں ہے اس کا یہ حال ہے کہ اگر خدا کے مجھ سے ہو سکے دعا کرو اس سے تو دعا کر اپنے لیے تو دعا کرو میرے لیے لوہیں نے حضرت عمر کے لیے دعا کی بخشش کی حضرت عمر نے ان سے پوچھا تم کہاں جانا چاہتے ہو انھوں نے کہا کوفہ میں حضرت عمر نے کہا میں ایک خط تم کو لکھ دوں کوفہ کے حاکم کے نام انھوں نے کہا مجھے خاکساروں میں رہنا اچھا معلوم ہوتا ہے جب

۶۴۹۱- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ بَقِيَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ «إِنَّ عَجَرَ النَّابِغِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ لَوْيْسٌ وَالْهَادَّةُ وَكَانَ بِهِ نَبَاحٌ فَمُرُوهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ».

۶۴۹۲- عَنْ أَمِيرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ أَشَدُّ أَهْلِ الْيَمَنِ سَأَلَهُمْ أَلَيْكُمْ لَوْيْسٌ بْنُ عَامِرٍ حَتَّى أَتَى عَلَى لَوْيْسٍ فَقَالَ أَنْتَ لَوْيْسٌ بْنُ عَامِرٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرْنٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَ بَكَ بَرَصًا فَكَرِهْتَ مِنْهُ إِذَا مُرَضِعٌ يَرْضِعُهُمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَكَ وَالْهَادَّةُ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ «يَأْتِي عَلَيْكُمْ لَوْيْسٌ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَشَدِّ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرْنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ قَبْرًا جَبَّ إِلَا مُوَضِعُ يَرْضِعُهُمْ لَهُ وَالْهَادَّةُ هُوَ بَيْنَ بَرٍّ لَوْ أَلَسَمَ عَلَى اللَّهِ تَابِرَةً فَإِنِ اشْتَغَفْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ» «فَسْتَغْفِرْ لِي فَاسْتَغْفَرَ لَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَلَيْسَ تَرِيدُ قَالَ الْكَرْهَةُ قَالَ أَلَا أَحَبُّ لَكَ إِلَيَّ عَامِلِيهَا قَالَ أَلَا أَحَبُّ إِلَيَّ غَيْرُهُ الْيَمَنِي أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ الْيَمَنِي حَتَّى رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ فَوَضِعَ عُمَرُ فَمَسَّاهُ عَنْ لَوْيْسٍ قَالَ تَرَكْتَهُ رَمَتْ الْيَمِينَ فَبِيلَ الْمَنَاعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ أَنْزَلَ لَكُمُ الْقُرْآنَ مِنْ مَوْجِزٍ مُبِينٍ قَدْ خَلَقَكُمْ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِكُمْ قَوْلُ الْقَسَمِ عَلَى اللَّهِ لِلْبَرَةِ فَإِنْ اسْتَغْفِرْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ» قَالَ لَوْ بَدَأَ الْإِنْسَانُ اسْتَغْفِرَ لِي قَالَ أَنْتَ أَتَدْرِي عَقْدًا يَسْتَغْفِرُ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرَ لِي قَالَ أَنْتَ أَتَدْرِي عَقْدًا يَسْتَغْفِرُ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرَ لِي قَالَ نَهَيْتَ عَمْرَ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَغْفِرَ لَهُ فَتَطْلُقَ لَهُ الْإِنْسَانُ فَاتَطْلُقَ عَلَى وَجْهِهِ قَالَ أُسْتَبْرَأَ وَكَسُوهُ ثُرْدَةً فَكَلَنَ كَلَمًا رَأَى إِنْسَانًا قَالَ مِنْ أَهْلِ الْيَاوَتِ هَذِهِ الْكُرْدَةُ.

دوسرا سال آیا تو ایک شخص نے کوفہ کے رئیسوں میں سے حج کیا وہ حضرت عمرؓ سے ملا حضرت عمرؓ نے اس سے لوہیں کا حال پوچھا وہ بولا میں نے لوہیں کو اس حال میں چھوڑا کہ ان کے گھر میں اسباب کم تھا اور وہ تنگ تھے (خرچ سے) حضرت عمرؓ نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے لوہیں بن عامر تمہارے پاس آوے گا میں دلوں کے اہلادی لشکر کے ساتھ دو مرد لوہیں سے ہے پھر قرن میں سے اس کو برص تھا وہ اچھا ہو گیا صرف دو مہر برابر باقی ہے اس کی ایک ماں ہے جس کے ساتھ دو نیکی کرتا ہے اگر اللہ پر رحم کھائے تو اللہ اس کو سچا کرے پھر اگر تجھ سے ہو سکے کہ وہ دعا کرے میرے لیے تو دعا کر اس سے وہ شخص یہ سن کر لوہیں کے پاس آیا اور کہنے لگا میرے لیے دعا کرو لوہیں نے کہا تو ابھی تک سفر کر کے آرہا ہے (یعنی حج سے) میرے لیے دعا کر۔ پھر وہ شخص بولا میرے لیے دعا کرو لوہیں نے یہی جواب دیا پھر پوچھا تو حضرت عمرؓ سے ملا وہ شخص بولا ہاں خدا لوہیں نے اس کے لیے دعا کی اس وقت لوگ لوہیں کا درجہ سمجھ گئے وہ وہاں سے سیدھے چلے اسیر نے کہا ان کا لباس ایک چادر تھا جب کوئی آدمی ان کو دیکھتا تو کہتا لوہیں کے پاس یہ چادر کہاں سے آئی۔

باب : مصر والوں کا بیان

۶۳۹۳- ابو ذرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم فتح کرو گے ایک ملک کو جہاں قیر لگا کر رواج ہوگا (قیر لگا ایک ٹھوسہ روڑم اور دینار کا لور مصر میں اس کا رواج بہت تھا) وہاں کے لوگوں سے بھلائی کرنا کیونکہ ان کا حق ہے تم پر اور ان کا تانا بھی ہے تم سے (اس لیے کہ حضرت ہاجرہؓ اسمائیلؓ کی ماں مصر کی تھیں اور وہاں ہیں عرب کی) جب تم وہ شخصوں کو وہاں دیکھو ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے ہوئے تو وہاں سے بھاگو پھر ابو ذرؓ نے دیکھا کہ رومیہ اور عبدالرحمن بن شریحیلؓ ایک اینٹ کی جگہ پر لڑ رہے ہیں تو ابو ذرؓ

بَابُ وَصِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَهْلِ مِصْرَ
۶۳۹۳- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «إِنَّكُمْ سَتَغْزُونَ أَرْضًا يُدْعَوُ فِيهَا الْفِرَاطُ فَاسْتَوْصُوا بِأَهْلِهَا عَمِيرًا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ دِمَّةٌ وَوَحِيدًا فَإِذَا رَأَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَتَقَاتِلَانِ فِي مَوْضِعٍ لَبَنَةٍ فَاعْرُجْ مِنْهَا» قَالَ فَسَرَّ بَرِيحَةُ وَعَلِيدُ الرَّحْمَنِ (يُنِي) شَرِحِيلُ ابْنُ حَسَنَةَ يَتَارَعَانِ فِي مَوْضِعٍ لَبَنَةٍ فَاعْرُجْ مِنْهَا.

وہاں سے نکل گئے۔

۶۴۹۳- وہی مضمون ہے اس میں اختتام دہ ہے کہ ان سے ولایت کا بھی رشتہ ہے (دور رشتہ یہ تھا کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے صاحب زادہ کی ماں ماریہ مصر کی تھیں)۔

۶۴۹۴- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّكُمْ تَسْتَحِبُّونَ مِصْرَ وَهِيَ أَرْضٌ يُسْمَى فِيهَا الْقَيْوُاطُ فَإِذَا فَتَحْتُمُوهَا فَاحْشِنُوا بِأَيِّ أَهْلِهَا فَإِنَّ لَهُمْ دِمَّةً وَوَجْهًا أَوْ قَالَ دِمَّةً وَصِيْرًا فَإِذَا رَأَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيهَا فِي مَوْضِعٍ لَبَنَةٍ فَأَعْرِضْ مِنْهَا)) قَالَ فَرَأَيْتُ عِنْدَ الرُّحَيْنِ بَيْنَ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَأَخَاهُ رَبِيعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعٍ لَبَنَةٍ فَأَعْرِضْتَ مِنْهَا.

باب: عمان والوں کی فضیلت

باب فضل أهل عمان

۶۴۹۵- ابوبرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو بھیجا عرب کے کسی قبیلہ کی طرف ان لوگوں نے اس کو برا کہا اور مارا وہ آپ کے پاس آیا تو یہ حال بیان کیا آپ نے فرمایا اگر تو عمان والوں کے پاس جاتا تو وہ تجھے برا نہ کہتے نہ مارتے (کیونکہ وہاں کے لوگ اچھے ہیں)۔

۶۴۹۵- عَنْ أَبِي بَرْزَةَ يَقُولُ نَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَحْلًا يَدَى حَيٍّ مِنْ أَهْلِاءِ الْغَرْبِ فَسَبَّوْهُ وَضَرَبُوهُ فَخَذَهُ أَبُو رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا عَشَرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ أَنَّ أَهْلَ عَمَانَ أَتَيْتُ مَا سَوَّلْتُ وَلَا ضَرَبْتُ)).

باب: ثقیف کے جھوٹے اور ہلاک کا بیان

باب ذمہ کذاب ثقیف ومبہرہ (۱)

۶۴۹۶- ابو نوفل سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن زبیرؓ کو مدینہ کی گھاٹی پر دیکھا (یعنی مکہ کا وہاں کہ جو مدینہ کی راہ ہے) قریش

۶۴۹۶- عَنْ أَبِي نُوَيْلٍ رَأَيْتُ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ الرَّبِيعِ عَلَى عَقَبَةِ الْأَمْدِيَّةِ قَالَ فَخَفَلْتُ فَرَأَيْتُ

(۶۴۹۵) ☆ عمان ایک شہر ہے بحرین میں۔

(۱) ☆ ثقیف ایک قبیلہ ہے مشہور عرب میں آپؐ نے فرمایا تھا کہ اس میں ایک کذاب پیدا ہو گا یعنی جہاد بن عمار بن ابی سفیان ثقیفی تھا جس نے نبوت تک کا دعویٰ کیا اور معلوم نہیں کیا کیا جھوٹ بنائے پہلے پہل اس عمار نے اچھے کام کئے اور ان زیادہ زیادہ شہر امین سعد اور قحطین سیدنا حسینؑ سے غرض کیا آخر میں قراب ہو گیا آخر مصعب بن زبیرؓ کے مقابلہ میں مارا گیا۔ دوسرا ہلاک ہو گیا تو کون کون مارے والا وہ قحط بن یوسف ثقیفی تھا جس مردوں نے وہ ظلم کیا کہ مقابلہ بڑوں کو ناقص ٹھہرایا کہ مغلطہ کی ہے رحمتی کی ابن زبیرؓ کو شہید کیا۔

(۶۴۹۶) ☆ میں تو تم کو مسیح کہتا تھا اس سے یعنی خلافت خود حکومت اختیار کرنے سے خود چھوڑنے کے لئے لیکن تم نے نہ مانا اور اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ مارے گئے عراق ہلاک ہوئے ہیں کہ اس حدیث سے حال ہوئی اور ان کا شعور عادت ہو چکا ہے ورنہ یہ خطاب بیکار ہو گا۔

میں جہاں تک جانتا ہوں تم روز رکھے والے اور رات کو عبادت کرنے والے اور نائے کو جوڑنے والے تھے۔ خودی نے کہا عبداللہ بن عمرؓ نے عبداللہ بن الزبیرؓ کی تعریف بیان کی اور قحط کے ہم سے خوف نہیں کیا اس میں عبداللہ بن عمرؓ بھی متعجب لگی اور

نَمُرُّ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ حَتَّى مَرَّ عَلَيْهِ عِنْدَ اللَّهِ بِنُ
عَمَرَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَلِّمْ عَلَيْهِكَ يَا
حَبِيبَ السَّلَامِ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ السَّلَامِ عَلَيْكَ
يَا حَبِيبَ أَمَّا وَاللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنَهَكَ عَنْ هَذَا
أَمَّا وَاللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنَهَكَ عَنْ هَذَا أَمَّا وَاللَّهِ
لَقَدْ كُنْتُ أَنَهَكَ عَنْ هَذَا أَمَّا وَاللَّهِ بَلْ كُنْتُ
مَا عَلِمْتُ حُؤْمًا فَوَيْلٌ وَسُؤْلًا بِالرَّجَمِ أَمَّا
وَاللَّهِ لَأَنَّهُ أَتَى أَشْرُهُا لَأَنَّهُ عَمِرَ ثُمَّ نَفَذَ عِنْدَ
اللَّهِ بِنُ عَمَرَ فَلَمَّ الْخِجَابَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ عَمُ
وَقَوَّاهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَأَنزَلَ عَنْ جِدْعِهِ فَأَلْفَمَ
فِي كُيُوبِ الْيَهُودِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُمِّوِ اسْمَاءَ
بَنْتِ أَبِي بَكْرٍ فَأَبَتْ أَنْ تَلْبِسَهُ فَأَعَادَ عَلَيْهَا
ثَلَاثُونَ قَلْبَانِي أَوْ ثَلَاثِينَ إِلَيْكَ مِنْ يَسْتَحِبُّكَ
بِفِرْوَيْكَ قَالَ فَأَبَتْ وَقَالَتْ وَاللَّهِ لَا أَتِيكَ
حَتَّى تَبْعَثَ إِلَيَّ مِنْ يَسْتَحِبُّنِي بِفِرْوَيْي قَالَ
فَقَالَ الرَّؤُوسِي مِثْلِي فَأَعَادَ ثَلَاثِينَ ثُمَّ انْطَلَقَ
يَتَوَقَّفُ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ كَيْفَ وَكَيْفِي
صَنَعْتَ بِعَدُوِّ اللَّهِ قَالَتْ رَأَيْتُكَ أَمْسَدْتَ عَلَيْهِ
ذُنُوبَهُ وَأَمْسَدْتَ عَلَيْكَ أَعْبَرْتُكَ بَلْغِي أَنْ تَقُولَ
لَهُ يَا هَيْ ذَاكَ السُّطَّافِي أَمَّا وَاللَّهِ ذَاكَ
السُّطَّافِي أَمَّا أَسَدُهُمَا فَكُنْتُ أَرْزُقُ بِهِ عِلْمًا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَامُ
أُمِّي بَكْرٍ مِنَ الدُّوَابِّ وَأَمَّا الْآخَرُ فَبَطَائِلُ

کے لوگ ان پر سے گزرتے تھے اور اور لوگ بھی (ان کو حجاج
مردود نے سولی پر سے گرا دیے دیا تھا) یہاں تک کہ عبداللہ
بن عمر بھی ان پر سے نکلے وہاں کھڑے ہوئے اور اسلام علیکم
یا حبیب (ابو حبیب کہتے ہیں عبداللہ بن زبیر کی حبیب ان کے بیٹے
بیٹے تھے اور ابو بکر اور ابو بکر بھی ان کی کنیت تھی) السلام علیک ابا
حبیب السلام علیک ابا حبیب (اس سے معلوم ہوا کہ میت کو تین بار
سلام کرتا مستحب ہے) قسم خدا کی میں تو تم کو منع کرتا تھا اس سے
قسم خدا کی میں تو تم کو منع کرتا تھا اس سے خدا کی قسم میں تو تم کو
منع کرتا تھا اس سے (یعنی خلافت اور حکومت اختیار کرنے سے)
قسم خدا کی میں جہاں تک جانتا ہوں تم روز رکھنے والے اور رات کو
عبادت کرنے والے اور ناسخ کو جوڑنے والے تھے قسم خدا کی وہ
گروہ جس کے برے تم ہو وہ عمدہ گروہ ہے (یہ انھوں نے برکس
کہا بطریق طرکے یعنی برا گروہ ہے اور ایک روایت میں صاف ہے
کہ وہ برا گروہ ہے یہ خبر عبداللہ بن عمر کی حجاج کو پہنچی اس نے انکو
سولی پر سے اترا لیا اور یہود کے مقبرہ میں پھینک دیا اور مردود یہ نہ
سمجھا کہ اس سے کیا ہوتا ہے انسان کہیں بھی گرے پر اس کے
اعمال اچھے ہو یا خراب رہے) پھر حجاج نے ان کی ماں اسماء بنت ابی
بکر کو بلا بھیجا انھوں نے حجاج کے پاس آنے سے انکار کیا حجاج نے
پھر بلا بھیجا اور کہا تم آتی ہو تو آؤ ورنہ میں ایسے شخص کو بھیجوں گا
جو تمہارا چوڑا پکلا کر لاوے (خدا سمجھے اس مردود سے جس نے
ابو بکر کی بیٹی اور حضرت عائشہ کی بہن سے ایسا بے ادبی کی)
انھوں نے جب بھی آنے سے انکار کیا اور کہا قسم خدا کی میں
حیرے پاس نہ آؤں گی جب تک تو میرے پاس اس کو نہ بھیجے جو

جو غرض مہربان بن عمر کی یہ تھی کہ حجاج نے جو برا نہیں عبداللہ بن زبیر کی مشہور کی ہیں وہ ملا ہیں اور لوگوں پر ان کی فضیلت ظاہر کی اور اہل
حق کا وہ حب یہی ہے کہ عبداللہ بن زبیر مظلوم تھے اور حجاج اور اس کے رفقاء ظالم اور باغی تھے اور اس سے یہ بھی انکار کا بعض اہل تاریخ جو کہتے
ہیں کہ عبداللہ بن زبیر بخیل تھے یہ غلط ہے کتاب الاموال میں ان کو خلی کہا ہے۔

قُرْآنُہُ لَہُ لَیْسَ لَہُ نَافِعٌ عِنْدَہُ اِنَّہُ بِہِ رَسُوْلٌ اَللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حَدَّثَنَا ((اَبُو ہِی
ثَعْلَبَہُ کَذَّابًا وَفِیْہِ قَالَمًا)) اَلْکَذَّابُ مُرَائِبًا
وَاِنَّ الشَّیْءَ مِمَّا یَسْأَلُکَ اِذَا بَدَا قَالَ فَقَامَ عِنْمَا
وَلَمْ یَزَاجِعْہَا۔

میرے ہاں کھینچا ہوا مجھ کو لادے آخر حجاج نے کہا میری جو تیاں
لاؤ اور جو تیاں بہن کر اکثر تا ہوا چلا یہاں تک کہ اسماء کے پاس پہنچا
اور کہنے لگا تم نے دیکھا قسم خدا کی میں نے کیا کیا اللہ تعالیٰ کے
دشمن سے (یہ حجاج نے اپنے اعتقاد کے موافق عبد اللہ بن زبیر کو
کہا ورنہ دوسرے خود خدا کا دشمن تھا) اسماء نے کہا میں نے دیکھا تو
نے عبد اللہ بن زبیر کی دنیا بگاڑ دی اور اس نے میری آخرت بگاڑی
میں نے سنا ہے تو عبد اللہ بن زبیر کو کہتا تھا دو کمر بند والی کا بیٹا بیشک
قسم خدا کی میں دو کمر بند والی ہوں ایک کمر بند میں تو میں رسول اللہ
اور ابو بکر کا کھانا لھاتی تھی کہ جانور اس کو نہ کھالیں اور ایک کمر بند
وہ تھا جو عورت کو درکار ہے (اسماء نے اپنے کمر بند کو بھاڑ کر اس کے
دو ٹکڑے کر لیے تھے ایک سے تو کمر بند باندھتی تھیں اور دوسرے
کا دستہ خزان بنایا تھا رسول اللہ اور ابو بکر کے لیے تو یہ فضیلت تھی
اسماء کی جس کو حجاج مردود عیب سمجھتا تھا اور عبد اللہ بن زبیر کو
ذلیل کرنے کے لیے ان کو دو کمر بند والی کا بیٹا کہتا تھا) تو خبردار وہ
رسول اللہ نے ہم سے بیان کیا تھا کہ ثقیف میں ایک چھوٹا بیٹا ہوا گا
اور ایک ہلا کو تو چھوٹے کو تو ہم نے دیکھ لیا اور ہلا کو میں نہیں سمجھتی
سو اتیرے کسی کو یہ سن کر حجاج کھڑا ہوا اور اسماء کو کچھ جواب نہ دیا۔

باب: فارس والوں کی فضیلت

۶۳۹۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا اگر دین شریک ہو (لا شریک دین کو کہتے ہیں یعنی وہ چھوٹے
چھوٹے بتوں کے جو گھمے کی طرح مظلوم ہوتے ہیں وہ زمین سے
نہایت دور ہیں ان کے بعد کا اندازہ براہین ہند سے بھی
فہم ہو سکتا) تو یہی فارس کا ایک آدمی اسے لے جاتا ہے لہذا۔

۶۳۹۸- ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے

بَابُ فَضْلِ فَارِسَ

۶۴۹۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَوْ
كَانَ الدِّينُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَفُتَحَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ
فَارِسَ لَوْ قَالَ مِنْ أَتْنَاهُ فَارِسَ حَتَّى يَسْأَلَہُ))

۶۴۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

(۶۳۹۸) ☆ سراج التواضع میں ہے کہ بعض حنفیہ نے اس حدیث سے اپنے امام ابو سفیان ثمالی بن حاتم کو فی فضیلت پر استدلال کیا ہے
اور یہ استدلال ضعیف ہے کس لیے کہ حدیث میں اہل فارس کی فضیلت نہ مذکور ہے یعنی سلطان کی قوم کی اور امام صاحب کی اصل کامل ہے

ساتھ بیٹھے تھے اسے میں سورہ جہاز میں جب آپ نے یہ آیت پڑھی واخرین منهم لما يلحقوا بهم یعنی پاک ہے وہ خدا جس نے پیغمبر بھیجا عرب کی طرف اور اردوں کی طرف جو ابھی عرب سے نہیں ملے ایک شخص نے پوچھا یہ لوگ کون ہیں جو عرب کے سوا ہیں یا رسول اللہ آپ نے اس کو جواب نہ دیا یہاں تک کہ اس نے ایک بار یا دو بار یا تین بار پوچھا اس وقت ہم لوگوں میں مسلمان فارسی بھی بیٹھے ہوئے تھے آپ نے اپنا ہاتھ ان پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان شریا پر ہو تا تو بھی ان کی قوم میں سے کچھ لوگ اس تک پہنچ جاتے۔

باب: آدمیوں کی مثال اونٹوں کے ساتھ

كَمَا خَلُوتُ جَنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَزَلْتُ عَلَيْهِ سُورَةُ النَّمْلِ فَلَمَّا قَرَأَ وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالِ زَيْلٌ مِنْ هَؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتَ فَرَجَعْتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلْتُهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالِ وَهِيَ سَلْتُهُنَّ فَلَمَّا رَجَعْتُ قَالِ مَوْضِعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ ((لَوْ كَانَ الْإِنْسَانُ جَنْدَ الثَّوَرِ لَمَّا رَجَعْنَا مِنْ هَؤُلَاءِ))

بَابُ قَوْلِهِ ﷺ كَمَا يَلْحَقُ الْبَاقِيَ لَا يَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً

۶۴۹۹- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم آدمیوں کو ایسا پاتے ہو جیسے اونٹ کے سوا اونٹوں میں ایک بھی چالاک عہد سواری کے قابل نہیں (اسی طرح عہد سہدب عاقل نیک، نیک بخت خوش اخلاق یا صابر پرہیز گار یا مودعہ دیندار سوا آدمیوں میں ایک آدمی بھی نظر نہیں آتا)۔

۶۴۹۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَجْعَلُونَ النَّاسَ كَمَا يَلْحَقُ الْبَاقِيَ لَا يَجِدُ الرُّحْلَ فِيهَا رَاحِلَةً))



اس سے ہے اور کاش باد قارس میں نہیں ہے ملا وہ اس کے حدیث میں رجال کا لفظ نہ کر ہے جو صیغہ جمع ہے لہذا اس حدیث میں فضیلت ہے اثر حدیث کی۔ جیسے بخاری اور مسلم وغیرہ جہاں اللہ کی حد ذکر الہی علم سے ہیں اور انھوں نے تکلیف اٹھائی ایک ایک حدیث کے حاصل کرنے میں مصروف کی، اور کاسر کرنے کی تو کوہاں کو انھوں نے ثریا سے لاجواہرین سے نہایت دور ہے اور فقہاء اور اہل اہل اس سے کسی نے سنت کے حاصل کرنے کے لیے اپنی مشقت نہیں اٹھائی پس اس حدیث کا مصداق اگر خدا چاہے اثر حدیث میں ہیں اور جماعت سنت سنت اور خلف راضی ہو اللہ اس سے بخیر۔

۶۵۰۳- عَنْ أَبِي شَرِيحَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي ۶۵۰۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

۶۵۰۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَسُولُ الْإِسْلَامِ مُحَمَّدٌ ﷺ كَيْفَ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ رَبِّهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَ عَنْ الْجِهَادِ فَقَالَ ((الْحَيُّ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((فَيُجَاهِدُ فَجَاهِدْ))

۶۵۰۵- سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ: تَرَجَمَهُ دَلَّى هِيَ جَارُهَا بِرُكُوزٍ

۶۵۰۶- عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْجُعْفِيِّ عَنْ - مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۶۵۰۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ النَّصَّاسِ قَالَ لَقَدْ رَجُلٌ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَتَيْتُكَ عَلَى الْبَحْرَةِ وَالْحَبَابِ تَهْنِئِي فَأَجَزَ مِنْ اللَّهِ قَالَ فَوَلَّيْتُ مِنْ ذَلِكَ أَحَدًا سَخِيًّا قَالَ نَعَمْ بَلْ كَلَامُنَا قَالَ ((فَتَبْعِي الْأَجَزَ مِنْ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرُجِعْ إِلَيَّ وَإِنَّكَ فَاحْشِينَ صُحْبَتَهُمَا))

باب: نفل نمازیں والدین کی اطاعت

مقدمہ ہے

۶۵۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ۶۵۰۸- البربریہ سے روایت ہے کہ جرجیہ (ایک ماہی کا

(۱۵۰۳) آپ نے فرمایا تو انہیں میں جہاد کر بھیجی انہی کی خدمت کر تو جاتی تھی کہا اس حدیث سے والدین کی خدمت کی بڑی فضیلت نقل ہو رہی ہے معلوم ہوا کہ وہ جہاد پر مقدم سے غلام نہ کیا بلکہ اس حالت میں ہے جب والدین مسلمان ہوں جو کافر ہوں تو جہاد کے لیے ان سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے اسی طرح جس حالت میں کافر سامنے آجائیں اس وقت بھی اجازت ضروری نہیں ہے۔

قَالَ كَانَ حُرُوجٌ بَعْدَهُ فِي صَوْتِهِ فَخَدَعَتْهُ امْرَأَةٌ
قَالَ حُمَيْدٌ قَوَّصَتْ لَهَا أَبُو وَرَاقٍ صِفَةً أُمِّ مَرْثُومَةَ
بَصْفَةً وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّهُ
حِينَ دَعَتْهُ كَيْفَ خَلَّتْ كَفَّهَا فَوْقَ حَاجِبِهَا
ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا إِلَيْهِ تَدْعُوهُ فَقَالَتْ يَا حُرُوجُ
أَنَا أُمُّكَ كَلَّمَنِي فَصَادَقْتَهُ يُعَلِّمُنِي فَقَالَ اللَّهُمَّ
أُمِّي وَصَلَّيْ فَخَاصَّارَ صَلَاتَهُ فَرَجَعَتْ ثُمَّ عَادَتْ
فِي الْيَابَةِ فَقَالَتْ يَا حُرُوجُ أَمَا أُمُّكَ مَكَلَّمَنِي
قَالَ اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلَّيْ فَخَاصَّارَ صَلَاتَهُ فَقَالَتْ
اللَّهُمَّ بِإِذَا هَذَا حُرُوجٌ وَهُوَ لَيْسَ وَابْنِي كَلَّمْتُهُ
فَأَبَى أَلَّا يُكَلِّمَنِي اللَّهُمَّ فَلَا تُبَيِّتْهُ حَتَّى تُرَبِّئَهُ
فَتُؤَمِّسَاتٍ قَالَ وَتَوَدَّعَتْ عَلَيْهِ أَنْ يُعَيِّنَ لَعَيْنَ
قَالَ وَكَانَ رَمَعِي شَانِ بِلَوِي بِلَوِي دَبَّرَهُ قَالَ
فَحَرَجَتْ امْرَأَةٌ مِنْ الْفَرَزْدَةِ مَوْفِعَ عَلَيْهَا الرَّمَعِي
فَحَمَلَتْ فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقِيلَ لَهَا مَا هَذَا قَالَتْ
مِنْ صَاحِبِ هَذَا الذَّبَرِ قَالَ فَخَانُوا بِفُؤُوسِهِمْ
وَمَسَاجِبِهِمْ فَخَافُوهُ فَصَادَقُوهُ يُعَلِّمُهُمْ فَلَمْ يُكَلِّمَهُمْ
قَالَ فَأَحْذَرُوا يَهْدِيُونَ ذَبْرَهُ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ نَزَلَ
إِلَيْهِمْ فَقَالُوا لَهُ سَلْ هَذِهِ قَالَ فَتَبَسُّمَ ثُمَّ مَسَحَ
رَأْسَ الْعَبْدِيِّ فَقَالَ مَنْ أَبُوكَ قَالَ أُمِّي رَمَعِي
الْعَبْدَانِ فَلَمَّا سَمِعُوا ذَلِكَ بَنُوهُ قَالُوا نَبِيٌّ مَا
هَذَا مِنْ دَبْرِهِ بِاللَّغَبِ وَالْفُصْفَةِ قَالَ لَا وَتَكِينِ
أَعْبَدُوهُ تُرَبِّئْنَا كَمَا كَانَ ثُمَّ عَفَا.

نبی اسرائیل میں) عبادت کر رہا تھا عبادت خاند میں اسے میں اس
کی ماں آئی حید نے کہا اور اسی نے بیان کیا اور ہر دے جیسے بیان
کیا جیسے رسول اللہ نے بیان کیا کہ اس کی ماں نے اپنا ہاتھ اندر پر
رکھا اور سر اٹھا کر جرجنگ کو پکارنے کو تو بولی اسے جرجنگ میں تیری ماں
ہوں مجھ سے بات کر جرجنگ اس وقت نماز میں تھا وہ بولا (اپنے دل
میں) یا اللہ میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں پھر وہ اپنی
نماز میں رہا اس کی ماں لوٹ گئی وہ سرے دن پھر آئی اور بولی اسے
جرجنگ میں تیری ماں ہوں مجھ سے بات کر وہ کہنے لگا اسے رب
میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں آخر وہ نماز پڑھے گئے وہ
بولی یا اللہ یہ جرجنگ ہے اور میرا بیٹا ہے میں نے اس سے بات کی لیکن
اس نے بات کرنے سے انکار کیا یا اللہ مت مارو اس کو جب تک
بدکار عورتوں کو نہ دیکھ لیوے آپ نے فرمایا کہ اگر وہ دعا کرتی
جرجنگ کسی قدر میں ہے البتہ پڑھتا ہوں اس نے صرف اسی قدر دعا
کی کہ بدکار عورتوں کو دیکھے (ایک چرواہا تھا بھیڑوں کا جو جرجنگ
کے عبادت خانہ کے پاس ٹھہرا کرتا تھا تو گاؤں سے ایک عورت
باہر آئی وہ چرواہا اس پر چڑھ بیٹھا اس کو پیٹ رہا گیا ایک لڑکا بنا
لوگوں نے اس سے پوچھا یہ لڑکا کہاں سے لائی وہ بولی اس عبادت
خانہ میں جو رہتا ہے اس کا لڑکا ہے یہ سن کر (بستی کے لوگ) اپنی
کدالیں اور پھاڑے لے کر آئے اور جرجنگ کو آزادی وہ نماز میں تھا
اس نے بات نہ کی لوگ اس کا عبادت خانہ گرانے لگے جب اس نے
یہ دیکھا تو ہزار لوگوں نے اس سے کہا اس عورت سے پوچھ کیا کہتی
ہے جرجنگ بنا اور اس نے لڑکے کے سر پر ہاتھ بھیرا اور پوچھا تیرا
باپ کون ہے وہ بولا میرا باپ بھیڑوں کا چرواہا ہے جب لوگوں نے
پچھ سے یہ بات سنی تو کہنے لگے بتانا عبادت خانہ ہم نے تیرا کر لیا ہے
وہ سونے اور چاندی سے بنادیتے ہیں جرجنگ نے کہا نہیں سنی ہی
سے درست کر دو جیسا پہلے تھا پھر چڑھ گیا اس کے اوپر۔

ایک بچہ تھا جو اپنی ماں کا دودھ پیا رہا تھا اسے میں ایک سوار لگا عمدہ جانور پر سحری پر شاہک والا اس کی ماں نے کہا یا اللہ میرے بیٹے کو ایسا کرنا چکے نے یہ سن کر چھاتی چھوڑ دی اور اس سوار کی طرف دیکھا اور کہا یا اللہ مجھ کو ایسا نہ کرنا پھر چھاتی میں جھکا اور دودھ پینے لگا ابھر بیٹے نے کہا گو یا میں حضرت کو کچھ رہا ہوں اور حضرت اس بچے کے دودھ پینے کی نقل کرتے تھے اس طرح پر کہ کلمہ کی انگلی اپنے منہ میں ڈال کر پوتے تھے حضرت نے فرمایا پھر لوگ ایک لوٹری کو لے کر نکلے جس کو مارتے جاتے تھے اور کہتے تھے تو نے زنا کر لیا اور چوری کی وہ کہتی تھی اللہ مجھے کفایت کرتا ہے اور وہی میرا وکیل ہے بچے کی ماں بولی یا اللہ میرے بچہ کو اس لوٹری کی طرح نہ کرنا یہ سن کر بچے نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور اس لوٹری کی طرف دیکھا اور کہنے لگا یا اللہ مجھ کو اس لوٹری کی طرح کرنا اس وقت ماں اور بیٹے میں گفتگو ہوئی ماں نے کہا او سر منڈے جب ایک شخص اچھی صورت کا نکلا اور میں نے کہا یا اللہ میرے بیٹے کو ایسا کرنا تو تو نے کہا یا اللہ مجھ کو ایسا نہ کرنا اور یہ لوٹری کو لوگ مارتے جاتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں تو نے زنا کیا چوری کی تو میں نے کہا یا اللہ میرے بچہ کو اس کی طرح نہ کرنا تو کہتا ہے یا اللہ مجھ کو اس کی طرح کرنا (یہ کیا بات ہے) بچہ بولا وہ سوار ایک ظالم شخص تھا میں نے دعا کی یا اللہ مجھ کو اس کی طرح نہ کرنا اور اس لوٹری پر لوگ جہت کرتے ہیں کہتے ہیں تو نے زنا کیا چوری کی حالانکہ نہ اس نے زنا کیا نہ چوری کی ہے تو میں نے کہا یا اللہ مجھ کو اس کے مثل کرنا۔

مِنْ طِبِّ كَمَا كُنْتَ تَفْعَلُوا ۖ) وَتَبَا صِبْ
تُرْجِعُ مِنْ أُمِّهِ فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى خَالِدٍ
فَارْمَهُ وَشَارَكَ حَسْبَهُ فَقَالَتْ أُمَّهُ لَهَا لَمْ يَخْلُ
إِنِّي بِنْتُ مَرْثَدَةَ ابْنِ الْهَدْيِ وَأَتَيْتُ بِإِلَيْهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ
فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَخْضَلِي بَيْنَهُ ثُمَّ أَتَيْتُ عَلَى نَدْبِهِ
فَخَلَعَ يَرْضَعُ قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْكِي لِرَضَاعَتِهِ
يَأْتِيهِ السَّابِقُ فِيهِ فَخَلَعَ يَرْضَعُهَا قَالَ
وَمَرُّوا بِخَابِرَتِهِ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَيْنَبُ
سَرَقَتْ وَهِيَ تَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَيَنْعَمُ الْوَكِيلُ
فَقَالَتْ أُمَّهُ اللَّهُمَّ لَا تَخْضَلِي بَيْنَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ
بَيْنَهُمَا فَخَلَعَ يَرْضَعُهَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلِي بَيْنَهُمَا
فَهَذَا تَرَاهُمَا فَخَبِرْتُ فَقَالَتْ خَلَقِي مَرَّ رَجُلٍ
حَسْبُ الْيَتِيمَةِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلِي بَيْنَهُ فَقُلْتُ
اللَّهُمَّ لَا تَخْضَلِي بَيْنَهُ وَمَرُّوا بِهَذِهِ الْأُمِّ وَهُمْ
يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَيْنَبُ سَرَقَتْ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ
لَا تَخْضَلِي بَيْنَهُمَا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلِي بَيْنَهُمَا
فَقَالَ إِنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا
تَخْضَلِي بَيْنَهُ وَإِنَّ هَذِهِ يَقُولُونَ لَهَا زَيْنَبُ وَلَمْ
تَزِنْ وَسَرَقَتْ وَلَمْ تَسْرِفْ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلِي
بَيْنَهُمَا.

(۶۵۰۹) ۞ نووی نے کہا جرح کی حدیث سے گناہ کے نکلنے کا ایک توالہ بیان کے ساتھ لکھی کرنے کی فضیلت دوسرے ماں کے حق کی تاکید تیسرے یہ کہ ماں جب باپ سے توجہ دینا چاہے، چھوے کہ جب دوسرا معجون تو ضروری کو پہلے کرنا چاہیے، پانچویں یہ کہ صیغہ کے وقت اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کے لیے رہنمائی دیتا ہے اور دعا کے وقت لڑاچھا اور لڑا سے پہلے وضو کا مستحب ہے اور وضو سے پہلی اس میں بھی قصور کرنا اذیاء حق ہے اور یہی نہ ہب ہے اہل سنت کا۔ اچھی مختصر

۶۵۱۵- عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا مَرَّ بِمَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْبُرْجِ وَرَكِبَ الْفَرَسَ وَجَسَدَهُ نَشْدُ بِهَا رَأْسَهُ فَيَقُولُ هُوَ يَوْمًا عَلَى ذَلِكَ الْجَبَارِ بِذِ مَرْبٍ بِهِ أَغْرَبِيهِ فَقَالَ أَلَسْتَ ابْنَ قَلَانٍ بْنِ قَلَانٍ قَالَ بَلَى فَأَعْطَاهُ الْجَبَارُ وَقَالَ ارْكَبْ هَذَا وَفِيهِمَا قَالَ ارْكَبْ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ لَعْنَتِي هَذَا فَأَغْرَبِيهِ جِدَارًا كُنْتَ تَرَوُحُ عَلَيْهِ وَعِمَانَةُ كُنْتَ تَشْدُ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ إِنِّي سَبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ «إِنْ مِنْ أَمْرِ الْبُرْجِ صِلَةَ الرَّجُلِ أَهْلًا وَذُ آبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُولَى» وَإِنْ أَبَاهُ كَانَ صَدِيقًا لِعَمْرٍو.

۶۵۱۵- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ جب مکہ کو جاتے تو ایک گدھا رکھتے اپنے ساتھ تفرغ کے لیے اس پر چڑھتے جب اونٹ کی سواری سے تھک جاتے اور ایک عمارہ رکھتے جو سر میں باندھے ایک دن وہ گدھے پر چارہ بٹے اٹھنے میں ایک گنوار لٹکا عبداللہ نے کہا تو فلاں کا بیٹا ہے فلاں کا پوتا وہ بولا ہاں عبداللہ نے اس کو گدھا دے دیا اور کہا اس پر چڑھ اور عمارہ بھی دے دیا اور کہا اپنے سر پر باندھ عبداللہ کے پیٹھے ساتھی بولے تم نے اپنی تفریح کا گدھا دے دیا اور عمارہ بھی دیدیا جو اپنے سر پر باندھے تھے اللہ تم کو پیٹھے انھوں نے کہا میں نے خادس رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی سلوک کرے اپنے باپ کے دوستوں سے باپ کے مر جانے کے بعد اور اس گنوار کا باپ حضرت عمرؓ کا دوست تھا۔

باب: بھلائی اور برائی کے معنی

بَابُ تَفْسِيرِ الْبُرِّ وَالْإِثْمِ
۶۵۱۶- عَنْ الثَّوْمِيِّ بْنِ سَيْفَانَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْبُرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ «الْبُرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا خَالَفَ فِي صَدْرِكَ وَتَحَرَّجْتَ أَنْ يُقْلَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ».

۶۵۱۶- نواس بن سیمانؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ سے پوچھا بھلائی اور برائی کو آپ نے فرمایا بھلائی حسن خلق کو کہتے ہیں (یعنی خوش خلقی سے ملنا لوگوں کی ولداری اور دلجوئی کرنا حتی المقدور دنیاوی امور میں کسی کو ناراض نہ کرنا) اور گناہ وہ ہے جو حیرے دل میں چھپے اور تجھ کو برا لگے کہ لوگ اس سے منع ہوں۔

۶۵۱۷- عَنْ ثَوْمِيِّ بْنِ سَيْفَانَ قَالَ أَلَسْتُ نَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَنْبِيَةِ سَنَةً مَا يَمْتَنِعِي مِنَ الْفَحْشَى إِلَّا الْمَسْأَلَةُ كَلَّا أَخَذْنَا إِذَا مَخَرَّ لَمْ يَسْأَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ الْبُرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «الْبُرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ

۶۵۱۷- نواس بن سیمانؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہؐ کے پاس رہا مدینہ میں ایک سال تک (اس طرح جیسے کوئی آپ کی ملاقات کے لیے دوسرے ملک سے آتا اور اپنے ملک میں پھر جانے کا ارادہ رکھتا ہے) اور میں نے ہجرت نہ کی (یعنی اپنے ملک میں جانے کا ارادہ موقوف نہ کیا) مگر اس وجہ سے کہ جب کوئی ہم میں سے ہجرت کر لیا تو رسول اللہؐ سے کچھ نہ پوچھتا (برخلاف مسافروں کے

وَالْأَيْمُ مَا خَالَكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطْلُعَ عَلَيْهِ النَّاسُ».

ان کو بچنے کی اجازت تھی) میں نے پوچھا آپ سے بھلائی اور برائی کو آپ نے فرمایا بھلائی اور نیکی حسن خلق ہے اور گناہ وہ ہے جو دل میں کھٹے اور لوگوں کو اس کی خبر ہو تا ہر اگلے تجھ کو۔

باب: نانا تا توڑنا حرام ہے

بَابُ صَلَاةِ الرَّحْمِ وَتَحْرِيمِ قَطْعِهَا

۶۵۱۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتَّى إِذَا فُرِغَ مِنْهُمْ فَامَنَّ الرَّحْمُ فَقَالَتْ هَذَا مَقَامُ الْعَالِيَةِ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ نَعَمْ إِنَّمَا تَرَحَّسْنَ أَنْ أَصِلَ مِنْ وَصْلِكَ وَأَطْلُعَ مِنْ قَطْعِكَ فَقَالَتْ بَلَى قَالَ فَذَاكَ لَكَ» ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «(افْرُقُوا إِنْ شِئْتُمْ) قَهْلُ غَسْبَتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تَفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقْطَعُوا أَرْسَانَكُمْ لَوْلَيْكَ الْيَوْمَ لَنَعْنَهُمُ اللَّهُ فَاصْنَهُمْ وَأَعْمَى أَبْصَارَهُمْ أَلَا يَنْدُرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا».

۶۵۱۸- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ نے خدائے تعالیٰ نے خلق کو بنایا پھر جب ان کے بنانے سے فراغت پائی تو نانا کھڑا ہوا اور بولا یہ مقام اس کا ہے (یعنی بزبان حال یا کوئی فرشتہ اس کی طرف سے بولا اور یہ تاویل ہے اور ظاہری معنی ٹھیک ہے کہ خود نانا بولا اور کوئی مانع نہیں ہے نانا کی زبان ہونے سے اس عالم میں) جو نانا توڑنے سے پناہ چاہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں تو اس بات سے خوش نہیں کہ میں اس سے لموں جو تجھ کو ملاوے اور اس سے کانوں جو تجھ کو کانے نانا بولا میں راضی ہوں اس سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں تجھ کو یہ درجہ حاصل ہو پھر رسول اللہ نے فرمایا اگر تمہارا حق چاہے تو اس آیت کو پڑھو خدائے تعالیٰ منافقوں سے فرماتا ہے اگر تم کو حکومت ہو جاوے تو تم زمین میں قیاد پھیلاؤ اور منافقوں کو توڑو یہ لوگ وہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ان کو بہرا کر دیا (حق بات کے سننے سے) اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا کیا غور نہیں کرتے قرآن میں کیا ایسے لوگوں پر قتل پڑے ہیں آخر تک۔

۶۵۱۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «(الرَّحْمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ)».

۶۵۱۹- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نانا عرش سے لٹکا ہوا ہے کہتا ہے جو مجھ کو ملاوے اللہ اس کو اپنے سے ملاوے گا اور جو مجھ کو کاٹے اللہ اس کو اپنے سے کاٹے گا۔

۶۵۲۰- عَنْ حُثَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ» قَالَ أَبُو عُمَرَ قَالَ سَيِّئٌ بَغْيِي

۶۵۲۰- حثیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں جاوے گا جنت میں وہ جو جاتے کو توڑے گا۔

فَاطِمَةُ رَضِيَ

۶۵۲۱- عَنْ شَيْبَةَ بْنِ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ
أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ قَاطِعٌ رَجُمَ))

۶۵۲۲- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِثَلَاثَةِ وَقَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۶۵۲۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ سَرَّ أَنْ يُسْطَ
عَلَيْهِ رِزْقُهُ أَوْ يُنْسَأَ فِي آثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحْمَةً))

۶۵۲۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسْطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ
وَيُنْسَأَ لَهُ فِي آثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحْمَةً))

۶۵۲۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ
إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصْلَهُمْ وَيَقْطَعُونِي وَأَحْسِنُ إِلَيْهِمْ
وَيُسَبِّحُونَ إِلَيَّ وَأُحْلِمُ عَنْهُمْ وَيَسْتَنْبِئُونَ عَلَيَّ
فَقَالَ ((لَنْ تَكُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَانَمَا تُسَبِّحُهُمْ
الْمَلَأَ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ فَهَبْ عَلَيْهِمْ مَا
دَعَيْتَ عَلَى ذَلِكَ))

(۶۵۲۰) ☆ یعنی جو تورا حلال کھے گا وہ کافر ہے ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور جو حلال نہ کھے گا وہ پہلی بار میں نہ جادے گا بلکہ رد کا پتہ ہے گا
تورہی بدعت تک جاتے توڑنے کے مذاب میں۔ (نوری)

(۶۵۲۳) ☆ یعنی تاروں کے ساتھ سلوک کرے یہاں یہ اشکال ہے کہ عمر تو پہلے ہی سے یمنین کی جاتی ہے مگر وہ بڑھے گی کیسے اس کا
جواب ہے کہ عمر بڑھنے سے یہ فرض ہے کہ اس کی عبادت میں برکت ہوگی اور اس کی عرضاں نہ ہوگی یا عمر مطلق مراد ہے کہ اگر تورا توڑے تو
آئی خبر ہے اور ذاتی ہے یا یہ مراد ہے کہ عمر کے بعد بھی اس کا غیر قائم رہے گا تو کیا عمر بڑھ گی۔ (نوری محقق)

(۶۵۲۵) ☆ جتنی راہ کا مال ہے یعنی مال کے لیے جہنم کا مذاب ہے یا شرط مندگی اور اذیت کو جتنی راہ سے تعبیر کیا اس حدیث سے صراحتی کی
بڑی اذیت ثابت ہوئی کہ فرشتے صلا رکھ کر والے کی مدد میں رہتے ہیں۔

بَابُ تَحْرِيمِ التَّخَاسُّدِ وَالتَّبَاغُضِ وَالتَّذَانُّبِ
۶۵۲۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
«لَا تَبَاغُضُوا وَلَا تَخَاسُّدُوا وَلَا تَذَانُّبُوا
وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَجُلُ لِلْمُسْلِمِ أَنْ
يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ».

باب: حسد اور بغض اور دشمنی کا حرام ہونا
۶۵۲۶- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
کہ مت بغض رکھو ایک دوسرے سے مت حسد کرو ایک دوسرے
سے مت دشمنی کرو ایک دوسرے سے لا در ہو اللہ کے بندو!
بھائیوں کی طرح اور نہیں حلال کسی مسلمان کو کہ چھوڑ دیوے
اپنے بھائی کی ملاقات تین دن سے زیادہ۔

۶۵۲۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
۶۵۲۸- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ أَنَّهُ
عَسَىَّ «وَلَا تَقَاطَعُوا».

۶۵۲۷- مذکور بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔
۶۵۲۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ
مت کاٹو نہ کو یاد دہنی اور محبت کو۔

۶۵۲۹- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ رَوَاهُ
يُزِيدُ عَنْهُ فَكَرَاهِيَّةُ سُفْيَانَ عَنْ الزُّهْرِيِّ يَذْكُرُ
الْحِصَالِ الْفَرْقَةَ خَبِيرًا وَأَمَّا حَدِيثُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ
«وَلَا تَخَاسُّدُوا وَلَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَذَانُّبُوا».

۶۵۲۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۵۳۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ «لَا
تَخَاسُّدُوا وَلَا تَبَاغُضُوا وَلَا تَقَاطَعُوا وَكُونُوا
عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا».

۶۵۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

۶۵۳۱- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِلَّةً وَزَادَ
«كَمَا أَمَرَكَ اللَّهُ».

۶۵۳۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اتنا زیادہ ہے کہ رہو بھائیوں کی
طرح جیسے تم کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا (قرآن میں)۔

بَابُ تَحْرِيمِ الْهَجْرِ فَوْقَ ثَلَاثِ بِلَا غَلَبٍ
شُرْعِي

باب: بغیر عذر شرعی کے تین دن سے زیادہ کسی
مسلمان سے خفا رہنا حرام ہے

۶۵۳۲- عَنْ أَبِي الثَّوْبَانِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۶۵۳۲- ابواب انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو دوست نہیں اپنے بھائی مسلمان

(۶۵۳۲) حدیث کہتے ہیں دوسرے کی نصرت کے ذوال چاہئے کہ یہ علت حرام ہے اور بلا ہے حامد بھی خوش نہیں رہتا اور حسد کی بیماری
اس کو کھاتی ہے۔

(۶۵۳۲) علامہ سیوطی سے یہ معلوم ہوا کہ تین رات تک چھوڑنا دوست ہے کیونکہ اکثر حسد وغیرہ سے آدمی مجبور ہو جاتا ہے پس تین دن
تک چھوڑ دینا سبک ہو اس سے زیادہ دوست نہیں اور بعضوں نے کہا تین دن تک بھی چھوڑنا دوست نہیں اور جب سلام و دعا

کا چھوڑ دینا تین راتوں سے زیادہ اس طرح پر کہ دونوں ملیں یہ اور نہ پھیرے وہ اور نہ پھیرے بھڑان دونوں میں وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔

۶۵۳۳- ترجمہ دہی ہے جو لوہ پر گزرد

((لَا يَجُزُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْقِيَانِ فِغْرَضٍ هَذَا وَفِغْرَضٍ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَتَذَرُ بِالْأَمَامِ))۔

۶۵۳۴- عَنْ الزُّهْرِيِّ يَسْأَلُو مَالِكًا وَبَنِي حَدِيثِهِ بِأَيِّ فَوْتَةٍ ((فِغْرَضٍ هَذَا وَفِغْرَضٍ هَذَا)) فَأَتَاهُمُ جَمِيعًا قَالُوا فِي حَدِيثِهِمْ غَيْرَ مَالِكٍ ((قِصْدُ هَذَا وَتَمِصُّ هَذَا))

۶۵۳۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَجُزُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ))۔

۶۵۳۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا هَجْرَةَ بَعْدَ ثَلَاثِ))۔

بَابُ تَحْرِيمِ الظَّنِّ وَالْتَجَاسُ وَالْتَجَاسُ وَتَحْوِبَا

۶۵۳۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْخَبَرِ وَلَا تَحَسُّوا وَلَا تَجَسُّوا وَلَا تَنَاقُصُوا وَلَا تَخَاسُّوا وَلَا تَنَازَعُوا وَلَا تَنَازَعُوا وَلَا تَنَازَعُوا))۔

۶۵۳۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَهْجُرُوا وَلَا يَنْهَجُرُوا وَلَا تَحَسُّوا وَلَا يَبْغُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ وَتَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا))۔

۶۵۳۹- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حلال مومن کو چھوڑ دینا اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ۔

۶۵۴۰- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا تین دن کے بعد چھوڑنا نہیں ہے۔

باب: ہدگمانی اور ٹوہ لگانا اور رشک کرنا اور لاڑ پائیں حرام ہے

۶۵۴۱- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جو تم ہدگمانی سے کیونکہ ہدگمانی بڑا جھوٹ ہے اور مت کان لگاؤ کسی کی باتوں پر اور مت ٹوہ لگاؤ اور مت رشک کرو (دنیا میں لیکن دین میں درست ہے) اور مت حسد کرو اور مت بغض رکھو اور مت دشمنی کرو اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی۔

۶۵۴۲- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا مت چھوڑوا یک دوسرے کو اور مت دشمنی کرو اور مت کان لگاؤ کسی کا راز سننے کو اور مت بھیجے ایک دوسرے کی تلخ پر اور ہو جاؤ اللہ کے بند و بھائی بھائی۔

٦٥٣٨- عَنْ أَبِي مُرَيْتَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَحَامِدُوا وَلَا تَبَاغِضُوا وَلَا تَجَسَّبُوا وَلَا تَخَسَّبُوا وَلَا تَتَأَخَّصُوا وَلَا تَتَّخِذُوا سُبُلًا يَلْتَقُوا بِهَا النَّاسُ فَيَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا)) .

٦٥٣٩- عَنْ قَامِشٍ يَمَنِيٍّ الْإِسَابِيِّ ((لَا تَهَامُوهَا وَلَا تَدَابُرُوهَا وَلَا تَبَاغُضُوا وَلَا تَحْتَابُوا وَكُونُوا إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَكُمْ اللَّهُ)) .
٦٥٤٠- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَبَاغُضُوا وَلَا تَدَابُرُوا وَلَا تَهَامُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا)) .

عَنِ الْأَنْفُسِ يَهْدِي الْإِنْسَانُ ((وَلَا تَقْطَعُوا وَلَا تَنَازَعُوا وَلَا تَبْغَضُوا وَلَا تَحْسَبُوا وَكُفُّوا أَعْيُنًا)) (الله اشهدنا))

۶۵۳۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے قریباتِ حسد کو دارِ موت بغض کر دیا اور موتِ ثودہ کو داورِ موت کان لگاؤ کسی کا بھیجے سننے کو اور موت لائیاپان کر دیا ہو چاہا اللہ کے بندو بھائی بھائی۔

۲۵۳۹۔ پیغمبر خداؐ نے فرمایا قطع نہ کرو اور دشمنی اور بغض نہ کرو اور حسد نہ کرو اور جس طرح اللہ نے حکم دیا ہے اس کے بندے بن جاؤ۔

۶۵۴۰۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بعض رکعوں اور مت دشمنی رکھو گا اور مت دشمنی کرو ایک دوسرے سے اور جو نماز اللہ کے بندے پہنچائی جائے گی۔

مت کاٹنا ہے یا دوستی کو مت دشمنی کرو مت بغض رکھو مت
حسد کرو ہو حال اللہ کے بندو بھائی بھائی۔

بَابُ تَحْرِيمِ ظُلْمِ الْمُسْلِمِ وَخُدَايِهِ

٦٥٤١- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَخَاسِدُوا وَلَا تَخَاشُوا وَلَا تَبَاغُضُوا وَلَا تَنَابَرُوا وَلَا يَبْغِ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ تَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُظَلَّمُ وَلَا يَحْقِرُهُ اتَّقُوا هَاهُنَا)) وَتَحِيْرٌ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ((بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَعَاقَلُهُ وَنَجَسُهُ))

باب: مسلمان پر ظلم کرنا یا اس کو ذلیل کرنا حرام ہے
۶۵۴- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا امت
حد کرو مت لاثنا بیان کرو مت بغض رکھو مت دشمنی کرو کوئی تم
میں سے دوسرے کی تلخ پر تلخ نہ کرے اور نہ ہواؤ ہواؤ اللہ کے بندے
بھائی بھائی مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کو
ذلیل کرے نہ اس کو حقیر جانے تقویٰ اور پرہیزگاری یہاں ہے
اور اشارہ کیا آپ نے اپنے سینے کی طرف تین بار (یعنی ظاہر میں
عمدہ افعال کرنے سے آدمی سختی نہیں ہوتا جب تک سینہ اس کا
صاف نہ ہو گا کافی ہے آدمی کو یہ برائی کہ اپنے بھائی مسلمان کو حقیر
کھے مسلمان کی سب چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں اس
کا خون مل عزت اور آبرو۔

۶۵۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ دَاوُدَ وَزَلَّ وَنَقَصَ

۶۵۴۲- ترجمہ وہی ہے جو گزر اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے جسموں کو لورہ تمہاری صورتوں کو دیکھے گا بلکہ تمہارے

دلوں کو دیکھے گا اور اشارہ کیا آپ نے اپنی انگلیوں سے اپنے سینہ کی طرف۔

۶۵۴۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھنے کا لیکن تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھے گا۔

باب: کینہ رکھنے کی ممانعت

۶۵۴۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں پھر اور جہنم کے دن پھر ایک بندہ کی مغفرت ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کرتا مگر وہ شخص جو کینہ رکھتا ہے اپنے بھائی سے اس کی مغفرت نہیں ہوتی اور حکم ہوتا ہے ان دونوں کو دیکھتے رہو جب تک فی جاویں ان دونوں کو دیکھتے رہو جب تک مل جاویں (جب مل جاویں ان کی مغفرت ہو)۔

۶۵۴۵- ترجمہ دی ہے جو اوپر گزرا اس روایت میں یہ ہے کہ ان دو شخصوں کی مغفرت نہیں ہوتی جنہوں نے ترک ملاکات کیا ہو۔

۶۵۴۶- ترجمہ دی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ ان دونوں کو رہنے دو اور یہ ہے کہ پھر اور جہنم کو اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔

۶۵۴۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں ہر جہم میں دو بار

وَمَا زَادَ فِيهِ ((إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى اجْسَادِكُمْ وَلَا إِلَى صُورَتِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ)) وَأَشَارَ بِأَسَابِعِهِ إِلَى صَدْرِهِ.

۶۵۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورَتِكُمْ وَأَعْوَابِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ)).

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الشَّحَاءِ وَالْفَهْجِ

۶۵۴۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((تَفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاٰثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحَاءَةٌ أَوْ كَانَتْ هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا أَوْ يَتَصَلِّحَا)).

۶۵۴۵- عَنْ سُؤْدَةَ عَنْ أَبِي بَسْمَالٍ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِ الذَّرَارُ وَرَوَى ((إِلَّا الْمُهْجَرَيْنِ)) مِنْ رِوَايَةِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ قَتِيبَةُ ((إِلَّا الْمُهْجَرَيْنِ)).

۶۵۴۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ مَرْثُ قَالَ ((تَفْرَضُ الْأَعْمَالُ فِي كُلِّ يَوْمٍ خَمِيسٍ وَالاٰثْنَيْنِ فَيُغْفَرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ لِكُلِّ امْرِئٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا امْرَأً كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحَاءَةٌ أَوْ كَانَتْ هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا أَوْ يَتَصَلِّحَا)).

۶۵۴۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((تَفْرَضُ أَعْمَالُ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ

اور جسرات کو پھر مغفرت ہوتی ہے ہر مسلمان بندہ کی مگر اس بندہ کی جس کو کینہ ہو اپنے بھائی سے تو کہا جاتا ہے چھوڑ دیا ظہرائے رومان دونوں کو یہاں تک کہ مل جاویں۔

باب: اللہ تعالیٰ کے واسطے محبت کی فضیلت

۶۵۳۸- الزہریرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہیں ہیں دو لوگ جو میری بزرگی اور اطاعت کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے آج کے دن میں ان کو اپنے سایہ میں رکھوں گا اور آج کے دن کوئی سایہ نہیں ہے سوا میرے سایہ کے۔

۲۵۳۹- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص اپنے بھائی کی ملاقات کو ایک دوسرے گاؤں کی طرف گیا اللہ تعالیٰ نے اس کی راہ میں ایک فرشتہ کو کھڑا کر دیا جب وہ وہاں پہنچا تو اس فرشتے نے پوچھا کہاں جاتا ہے وہ بولا اس گاؤں میں میرا بھائی ہے میں اس کو دیکھنے کو جاتا ہوں فرشتے نے کہا اس کا تیرے اوپر کوئی احسان ہے جس کو مستجاب کرنے کے لیے تو اس کے پاس جاتا ہے وہ بولا نہیں کوئی احسان اس کا مجھ پر نہیں ہے صرف اللہ کے لیے میں اس کو جاتا ہوں فرشتہ بولا تو میں اللہ تعالیٰ کا پیلی ہوں اور اللہ تجھ کو جاتا ہے جیسے تو اس کی راہ میں اپنے بھائی کو جاتا ہے۔

۶۵۵۰- مذکور بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: بیمار پر سی کا ثواب

۶۵۵- ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیمار کا پوچھنے والا اس کے مکان پر جا کر جنت کے دروازے سے جب تک وہ لوٹے۔

مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ
عَبْدٍ مُّؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا مُّثَنًّا وَيَتَذَكَّرُ اَعْيُوْهُ شَحَاءً
فَيَقَالُ اَنْزِكُوْا اَوْ لَمْكُوْا هٰذَيْنِ خَشِيَ بَيْنَهُمَا ۝

بَابُ فَضْلِ الْحُبِّ فِي اللَّهِ تَعَالَى

٦٥٤٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ قَالَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ آيِنَ الْمُتَحَابُّونَ بِخَدَّيْ آتُونَهُمْ فِي يَوْمِ يَوْمٍ لَا يَلِي إِلَّا ظَنِّي))

٦٥٤٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلَّا رَجُلًا زَاوَرُ أَحَا لَه فِي قُرْبَةٍ أُخْرَى قَارَضَهُ اللَّهُ لَه عَلَى مَدْرَجِهِ مَلَكًا فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ إِنِّي تُرِيدُ قَالَ أُرِيدُ أَحَا لِي فِي هَذِهِ الْقُرْبَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ بَعْمَةٍ تَرْتَبُهَا قَالَ لَا غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللَّهِ غُرٌّ وَجَلٌّ قَالَ فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ يَا أَلَّهُ فَذْ أَحْبَبْتُ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ))

٦٥٥- عَنْ حُمَادِ بْنِ سَلَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ لَمْ يَخُفْ.

بَابُ فَضْلِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ

٦٥٥٦- عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَفِي حَدِيثِهِ سَعِيدٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَالِدُ الْمَرِيضِ فِي مَغْرَلَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرُجَعَ)).

۶۵۵۲- عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ غَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْقَةِ الْحَنَةِ حَتَّى يَرْجِعَ)).

۶۵۵۳- عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا غَادَ أَمْرًا فَلَمْ يَسْلَمْ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْقَةِ الْحَنَةِ حَتَّى يَرْجِعَ

۶۵۵۴- عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ غَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْقَةِ الْحَنَةِ)) قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا خُرْقَةُ الْحَنَةِ قَالَ ((جَنَاحَا)).

۶۵۵۵- عَنْ عَاصِمٍ النَّاقِلِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۶۵۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرَحْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَغُودُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَا عَبْدِي فَلَمَّا مَرَحْتُ فَلَمْ تَعُدْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ غَدَنَ لَوْ جَدَنِي جَدُّهُ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطَعْتُكَ فَلَمْ تُطِيعْنِي قَالَ يَا رَبِّ وَكَيْفَ أَطِيعُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطَعْتُكَ عَبْدِي فَلَمَّا جَدَنَ لَوْ جَدَنِي لَوْ جَدَنَ ذَلِكَ عَبْدِي يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَغْنَيْتُكَ فَلَمْ تَسْتَعْنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اسْتَعْنِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اسْتَغْنَاكَ عَبْدِي فَلَمَّا تَسْتَعْنِي أَمَا إِنَّكَ لَوْ مَسَقْنِي وَجَدْتَنِي ذَلِكَ عَبْدِي)).

۶۵۵۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

۶۵۵۳- ترجمہ وہی ہے جو گزرا

۶۵۵۴- وہی مضمون ہے۔

۶۵۵۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

۶۵۵۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا قیامت کے دن اے آدم کے بیٹے میں تیار ہوا تو نے میری خبر نہ لی وہ کہے گا ہے پروردگار میں تیری کیونکر خبر لیتا تو تاک ہے سارے جہاں کا پروردگار فرمائے گا تجھ کو معلوم نہیں میرا ملاں بندہ تیار ہوا تھا تو نے اس کی خبر نہ لی اگر تو اس کی خبر لیتا تو مجھ کو پاتا اس کے نزدیک اے آدم کے بیٹے میں نے تجھ سے کہا تاکا تو نے مجھ کو کہا نہ دیا وہ کہے گا ہے رب میں تجھ کو کیسے کھاتا تو تاک ہے سارے جہاں کا پروردگار فرمائے گا کیا تو نہیں جانتا میرے ملاں بندہ نے تجھ سے کہا تاکا تو نے اس کو نہ کھایا اگر تو اس کو کھاتا تو اس کا ثواب میرے پاس پاتا ہے بیٹے آدم کے میں نے تجھ سے پانی مانگا تو نے مجھ کو پانی نہ دیا۔ بندہ بولے گا میں تجھے کیونکر پلا تا تاک ہے سارے جہاں کا پروردگار فرماوے گا میرے ملاں بندہ نے تجھ سے پانی مانگا تو نے اس کو نہیں پلایا اگر پلا تا تو اس کا بدلہ میرے پاس پاتا۔

بَابُ ثَوَابِ الْمُؤْمِنِ فِيْمَا يُصِيْبُهُ مِنْ

مَرَضٍ أَوْ حُزْنٍ

۶۵۵۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبِهِ رَوَاةُ عُمَانَ مَكَانَ الْوَجَعِ وَحُمَا. ۶۵۵۸- عَنْ الْأَعْمَشِيِّ بِإِسْنَادِهِ حَبْرٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِ. ۶۵۵۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ فَحَلَّتْ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسِسْتُ يَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَهَذَا شَيْءٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَجَلٌ إِنِّي أُوْعَكُ كَمَا يُوعَكُ وَجُلْدَانِ مِنْكُمْ)) قَالَ فَقُلْتُ ذَلِكَ أَمْ لَكَ آخِرَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجَلٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مِنْ مَرَضٍ فَعَمَا سِوَاهِ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقُهَا)) وَلَمْ يَمْ يَحْبِسَتْ رُفْعَةُ فَمَسِسْتُ يَدِي. ۶۵۶۰- عَنْ الْأَعْمَشِيِّ بِإِسْنَادِهِ حَبْرٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِ وَكَانَ فِي حَدِيثِهِ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ ((نَعَمْ وَاللَّهِ نَفْسِي يَدِي مَا عَلَى الْكَرْبِ مُسْلِمٌ)) ۶۵۶۱- عَنْ الْأَسَدِ قَالَ دَخَلَ شِهَابٌ مِنْ فَرَسٍ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ بَعْثِي وَهَمَّ بِعَضْكَوْنٍ فَقَالَتْ مَا يُضْجِكُكُمْ قَالُوا فَلَانِ حَرٌّ عَلَى طَبِيبٍ فَسَطَاطٍ فَكَادَتْ تُعَقِّقُهُ أَوْ عَيْنُهُ أَلَّا تَنْعَبَ فَقَالَتْ لَا تَضْحَكُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ بَشَاكًا شَوْكَةً فَمَا لَوْقَهَا إِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا فَرْجَةٌ وَمُحِبَّتٌ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ))

باب: مؤمن کو کوئی بیماری یا تکلیف پہنچے تو

اس کا ثواب

۶۵۵۷- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے زیادہ کسی پر میں نے بیماری کی سختی نہیں دیکھی۔

۶۵۵۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۵۵۹- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ کو بخار آیا تھا میں نے ہاتھ لگایا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو سخت بخار آتا ہے آپ نے فرمایا میں مجھ کو اتنا بخار آتا ہے جتنا تم میں سے دو کو آوے میں نے کہا آپ کو درد اور جی میں آپ نے فرمایا میں۔ پھر آپ نے فرمایا کوئی ایسا مسلمان نہیں جس کو تکلیف پہنچی بیماری کی یا اور کچھ مگر اللہ تعالیٰ اس کے گناہ گرا دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے۔

۶۵۶۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۵۶۱- اسود سے روایت ہے قریش کے چند جوان لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے وہ سنی میں تھیں وہ لوگ ہنس رہے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیوں ہنستے ہو انھوں نے کہا فلاں شخص خیر کی کتاب پر گرا اس کی گردن یا آنکھ جاتے جاتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا مت ہنسو اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو اگر ایک کانٹا لگے یا اس سے زیادہ کوئی دکھ پہنچے تو اس کے لیے ایک درجہ بڑھے گا اور ایک گناہ اس کا مٹا ہوا ہے گا۔

۶۵۶۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ شَوْكَةٍ لَمَّْا فَوَقَّعَهَا إِلَهُ رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا ذِرْوَةً أَوْ حِطًّا عَنْهُ بِهَا عَظِيمَةٌ)) .

۶۵۶۲- اس حدیث کا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔ اس میں اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ایک درجہ بڑے گایا ایک گناہ قسم ہوگا۔

۶۵۶۳- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تُصِيبُ الْمُؤْمِنِينَ شَوْكَةٌ لَمَّْا فَوَقَّعَهَا إِلَّا فَصَّ اللَّهُ بِهَا مِنْ عَظِيمَةٍ)) .

۶۵۶۳- ایک کانٹا اس سے زیادہ کچھ صدمہ ہو تو اللہ اس کی وجہ سے ایک گناہ کاٹ دے گا۔

۶۵۶۴- عَنْ جِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ .

۶۵۶۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۶۵۶۵- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ مُصِيبَةٍ يُصَافُ بِهَا الْمُسْلِمُ إِلَّا كُفِّرَ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةُ يُشَاكَهَا)) .

۶۵۶۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۶۵۶۶- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ مُصِيبَةٍ حَتَّى الشَّوْكَةِ إِلَّا فَصَّ بِهَا مِنْ خَطِيئَةٍ أَوْ كُفِّرَ بِهَا مِنْ خَطِيئَةٍ)) لَا يَذْرُؤُ بَرِيدًا أَلَيْسَ قَالَ عُرْوَةُ

۶۵۶۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۶۵۶۷- عَنْ عَائِشَةَ ۖ قَالَتْ سَبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى الشَّوْكَةِ تُصِيبُهُ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً أَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا عَظِيمَةٌ)) .

۶۵۶۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

۶۵۶۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ وَصْبٍ وَلَا نَصَبٍ وَلَا سَقَمٍ وَلَا خَوْنٍ حَتَّى أَلْهَمَ إِلَهُهُمُ إِلَّا كُفِّرَ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ)) .

۶۵۶۸- ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کو جب کوئی تکلیف پائی یا بیماری ہو یا رنج ہو یہاں تک کہ فکر جو اس کو ہوتی ہے تو اس کے گناہ مٹ جاتے ہیں۔

۶۵۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَوَلَّيْتُ مَنْ يَتَعَمَلُ سَوْفًا يُخْرَبُ بِهِ بَلَغَتْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِثْلًا شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۶۵۶۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری جو کوئی برائی کرے گا اس کو اس کا بدلہ ملے گا تو مسلمانوں پر بہت سخت گزرا کہ ہر گناہ کے بدلے ضرور عذاب ہوگا رسول اللہ ﷺ

» قَارِبُوا وَاسْتَدُوا فَمَنْ كُنِيَ مَا يَهْتَابُ بِهِ الْمُسْلِمُ كَفَارَةً خِشَى النَّكْبَةَ يُنَكِّهَهَا أَوْ الشُّكُوفَ يُشَاكِّهَا « قَالَ مُسْلِمٌ هُوَ عَمْرٌ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُخْتَمِرٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ.

۶۵۷۰- عَنْ حَابِرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ أَوْ أُمِّ التَّمِيمِ فَقَالَ « مَا لَكَ يَا أُمُّ السَّائِبِ أَوْ يَا أُمُّ التَّمِيمِ تَوَلَّيْتِينِ » قَالَتِ الْحُمَّى لَا تَبَارَكَ اللَّهُ فِيهَا فَتَالِ « لَا تَسِي الْحُمَّى فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَطَّائِيَا بَنِي آدَمَ كَمَا يَذْهَبُ الْكَبِيرُ عِنْتَ الْخَدِيدِ ».

۶۵۷۱- عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْحَنَةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَذِيهِ فَمَرَأَةٌ سُودَانُ أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنِّي اسْرُغْتُ وَإِنِّي اتَّكَشَفْتُ فَأَذْغِ اللَّهُ لِي قَالَ « إِنْ جِئْتِ صَبْرًا وَلَقِيَ الْجَنَّةَ وَإِنْ جِئْتِ ذَعْوَةً اللَّهُ أَنْ يُعَذِّبَكَ » قَالَتْ أَسْبِرُ قَالَتْ فَأَنَّى اتَّكَشَفْتُ فَأَذْغِ اللَّهُ لِي لَا اتَّكَشَفْتُ فَمَذَّأَ لَهَا.

نے فرمایا میناءِ روی اختیار کرو اور ٹھیک راستے کو وصول ہو
مسلمان کو ہر ایک مصیبت کفارہ ہے یہاں تک کہ ٹھوکر اور کانٹا
بھی (توبہ سے گناہوں کا بدلہ دینا ہی میں ہو جائے گا اور امید
ہے کہ آخرت میں مواخذہ نہ ہو)۔

۶۵۷۰- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
ام السائب یا ام التمیم کے پاس گئے تو پوچھا ام السائب یا ام
التمیم تو کاپ رہی ہے کیا وہ تھو کہ وہ بولی بخار ہے خدا اس کو
برکت نہ دے آپ نے فرمایا مت برا کہہ بخار کو کیونکہ وہ دور
کر رہی ہے آدمیوں کے گناہوں کو جیسے بھی لوہے کا میل دور
کر رہی ہے۔

۶۵۷۱- عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے مجھ سے ابن عباس نے
کہا کیا میں تجھ کو ایک جنتی عورت دکھلاؤں میں نے کہا دکھاؤ
انہوں نے کہا یہ کالی عورت رسول اللہ کے پاس آئی اور بولی مجھے
مرگی کا عارضہ ہے اس حالت میں میرا بدن کل کھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ
سے دعا کیجئے میرے لیے آپ نے فرمایا اگر تو صبر کرتی ہے تو میرے
لیے جنت ہے اور جو تو کہے تو میں دعا کرتا ہوں خدا تجھ کو تندرست
کر دے گا وہ بولی میں صبر کرتی ہوں پھر بولی میرا بدن کل جاتا ہے تو
خدا تعالیٰ سے دعا کیجئے میرا بدن نہ کھلے آپ نے دعا کی اس عورت
کے لیے (چنانچہ اس کا بدن اس حالت میں ہرگز نہ کھلتا تھا معلوم ہوا
کہ بیماری اور مصیبت میں صبر کرنے کا بدلہ بہت ہے)۔

باب: ظلم کرنا حرام ہے

۶۵۷۲- ابوزر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
نے اللہ تعالیٰ سے مناد فرمایا اس نے اے میرے بندو! میں نے ظلم کو
اپنے اوپر حرام کیا اور تم پر بھی حرام کیا تو تم ظلم کرو آپس میں
ایک دوسرے پر اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جس کو
میں راہِ ہدایت تو مجھ سے راہِ گمراہی میں تم کو راہِ ہدایت کا اسے

میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر جس کو میں کھلاؤں تو مجھ سے کھانا گھر میں تم کو کھلاؤں گا اے بندو میرے تم سب بھوکے ہو مگر جس کو میں پہناؤں تو کپڑا مانگو مجھ سے میں پہناؤں گا تم کو اے بندو میرے تم رات دن گملاہ کرتے ہو اور میں سب گناہوں کو بخشتا ہوں تو بخشش چاہو مجھ سے میں بخشوں گا تم کو اے بندو میرے تم میرا نقصان نہیں کر سکتے اور نہ مجھ کو فائدہ پہنچا سکتے ہو اگر تم ہمارے اگلے اور پچھلے اور آدمی اور جنات سب ایسے ہو جاویں جیسے تم میں کا بڑا پرہیزگار شخص تو میری سلطنت میں کچھ افزائش نہ ہوگی اور اگر تم میں کے اگلے اور پچھلے اور آدمی اور جنات اور سب ایسے ہو جاویں جیسے زمین میں کا بڑا بدکار شخص تو میری سلطنت میں سے کچھ کم نہ ہوگا اے بندو میرے اگر تم ہمارے اگلے اور پچھلے اور آدمی اور جنات سب ایک میدان میں کھڑے ہوں پھر مجھ سے مانگنا شروع کریں اور میں ہر ایک کو جتنا مانگے سو دوں تب بھی میرے پاس جو کچھ ہے وہ کم نہ ہوگا مگر اتنا پیسے روپائیں سوئی ذرا کہ نکال لو (تو درو پاک جتنا پانی کم ہو جاتا ہے اتنا ہی میرا خزانہ کم نہ ہوگا اس لیے کہ دیر لکھتا ہی بڑا ہو آخر محدود ہے اور میرا خزانہ بے انتہا ہے یہ یہ صرف مثال ہے) اے بندو میرے یہ تو تم ہمارے ہی اعمال ہیں جن کو تم ہمارے لیے شہر کرنا رہتا ہوں پھر تم کو ان اعمال کا پورا بدلہ دوں گا سو جو شخص بھڑ بھڑا دے تو چاہیے کہ خدا کا شکر کرے کہ اس کی کمائی بیکار نہ لگی اور جو برا بدلہ دے تو اپنے ہی تئیں برا سمجھے (کہ اس نے جیسا کیا ویسا ملے) سعید نے کہا کہ ابو اور یس فلائی جب یہ

مَنْ هَذَانِ فَاسْتَهْلُوْنِ اَهْلَكُمْ يٰ عِبَادِي كُلُّكُمْ جَانِعٌ اِلَآ مِنْ اَفْعَفْتُهُ فَاسْتَطْعَمُوْنِ اَفْعَمَكُمْ يٰ عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَآ مَنْ كَسَّنُوْنَهُ فَاسْتَكَسَّوْنِ اَهْلَكُمْ يٰ عِبَادِي اِنْكُمْ تُحْطَمُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاِنَّا اَغْفِرُ اللّٰثِمَاتِ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِ اَغْفِرْ لَكُمْ يٰ عِبَادِي اِنْكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرْيَ قَصْوَتِيْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِيْ فَتَقْتَرِبُوْا يٰ عِبَادِي لَوْ اَنْ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرُكُمْ وَاَنْتُمْ وَجَنَّتُمْ كَانُوْا عَلٰى اَنْفٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاجِدٍ مِنْكُمْ مَا رَاَ ذَلِكَ فِىْ مُلْكِيْ شَيْئًا يٰ عِبَادِي لَوْ اَنْ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرُكُمْ وَاَنْتُمْ وَجَنَّتُمْ كَانُوْا عَلٰى الْحَجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاجِدٍ مَا نَقَضَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِيْ شَيْئًا يٰ عِبَادِي لَوْ اَنْ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرُكُمْ وَاَنْتُمْ وَجَنَّتُمْ فَتَقَرَّبُوْا فِىْ صَعِيدٍ وَّاجِدٍ فَسَأَلُوْنِىْ فَاغْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ فَسَأَلَنِيْ مَا نَقَضَ ذَلِكَ بِيَّامِ عِبْدِيْ اِلَآ كَمَا يَنْقُصُ الْمِيْعُطُ اِذَا اُدْحِلَ الْبَحْرُ يٰ عِبَادِي اِنَّمَا هِىْ اَمْضَالُكُمْ اَخْصِيْهَا لَكُمْ ثُمَّ اَوْفِيْكُمْ بِهَا فَاَمَّا هَمَزٌ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْزَنْهُ اللهُ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلْهُوْهُمْ اِلَآ نَفْسُهُ ۝ قَالَ سَعِيْدُ كَانَ اَبُو بَدْرٍ مِّنَ الْمُحَرَّرِيْنَ اِذَا حَدَّثَ بِهَذَا

(۶۵۷) قرآن میں آیا ہے مگر اس اور احادیث میں یہ حدیث خداوند تعالیٰ جاپے ہے وہی عظمت اور دہ کے چنان میں ہے مثل ہے اس حدیث سے صاف نکلا ہے کہ خدا کی پادشاهی بندوں کی ہی پادشاهی نہیں بلکہ خداوند کریم محض ہے یہ دہ ہے اور اس کو کسی سے رتنی برابر بھی ذر اور خوف نہیں ہے کوئی کیسا ہی عقول بندہ ہو اور کیسا ہی عزت اور درجہ والا ہو مگر اس کی درگاہ میں سوا کز گرانے کے اور عاجزی کرنے کے کچھ نہیں کر سکتا سب بندے اس کے تمام ہیں وہ شہنشاہ ہے پر دہ ہے دنیا میں بھی وہی کھاتا تھا ۳۷ اور آخرت میں بھی وہی چاہے تو پڑا پڑا ہوا اس کے سوا نہ کوئی مالک ہے نہ کوئی مددگار اس کی سلطنت اور ہے پر وہی اس درجہ پر ہے کہ اگر تمام جہاں تلخیروں کی طرح تھکی ہو جائے تو

فَحَبِيبٌ حَقًّا عَلَى رُكْبَتَيْهِ.

حدیث بیان کرتے تو اپنے گھٹنوں کے بل گر پڑتے۔

۶۵۷۳- عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَهُنَا ۶۵۷۳- ترجمہ وہی ہے جو پہلے گزرا۔
لَمَّا سَلَكَ عَمْرُو بْنُ مَرْوَانَ أَمَمَهُمَا حَدِيثًا.

۶۵۷۱- قَالَ أُوْىِٓ اِسْحٰقُ خَلَدْنَا بِهٰذَا الْحَبِيْثِ
الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ اَبْنَا بَشَرَ وَمُحَمَّدٌ ابْنُ مَعْصِي
قَالُوْا خَلَدْنَا اُوْىِٓ مُسْهَرٍ فَلَمْ نَكْرُوْا الْحَبِيْثَ بِعَوْلِهِ.

۶۵۷۵- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيمَا يَرْوَى عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ((إِنِّي خَرَمْتُ عَلَى نَفْسِي الظُّلْمَ وَعَلَى عِبَادِي فَلَا تَظَالَمُوا)) وَمَا أَلْحَدْتُ بِتَعْوِهِ وَخَلِيفَتُ أَبِي إِدْرِيسَ الْقَاضِي ذَكَرَنَاهُ أَلَمْ يَنْهَذَا

۶۵۷۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
« اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ هَلَكَاتُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ
وَاتَّقُوا الشَّحَّ فَإِنَّ الشَّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ
فِيكُمْ خَنَفُهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ
وَأَسْتَحْلَوْا مَخَارِمَهُمْ »

۶۵۷۷- عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 ۶۵۷۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

۱۱۱۔ تو اس کی حکومت کی کچھ روشنی نہ پڑے گی اور جو تمام جہاں فرعون اور پھان کی طرح بدکار ہو جاوے تو اس کی سلطنت میں کچھ نقصان نہ ہوگا یہ جو حدت میں آیا ہے کہ اچھے بندے خدا کی اور گاہ میں سٹارش کر رہیں گے مگر اس سٹارش سے وہی سٹارش ہے جو غلام بادشاہ کی مرضی پا کر اس کی اجازت اور حکم سے کسی کنہار کی سٹارش کرتا ہے نہ کہ وہ سٹارش جو دنیا کے بادشاہوں کے پاس زور و مال کر کے جاتی ہے یا جس میں بادشاہ کو لگا ہوا ہے کہ اگر میں یہ سٹارش قبول نہ کروں گا تو میرے کاموں میں خلل آجائے گا۔ مگر اللہ خدا تعالیٰ پر کسی کا زور نہیں چلتا اس کے حکم میں کسی کی مجال نہیں ہے کہ چون چار کرے کسی کی مخالفت یا تنگی کی اس کو دینی برا بھی پر وہ نہیں تمام جہاں کے وغیرہ اور ملانگہ اور اولیاء اللہ اگر بغرض حال خدا کے خلاف ہو یا دینی قواعد پر اس کی سلطنت میں کچھ فتور نہیں کر سکتے وہ ایک دم میں اس سب کو کھنکھ کرے تاکہ میں ملانگہ ہے۔

ﷺ نے فرمایا علم سے تاریکیاں ہوں گی قیامت کے دن۔

۶۵۷۸- عہد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان بھائی ہے مسلمان کا نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کو تازی میں ڈالے جو شخص اپنے بھائی کے کام میں رہے گا اللہ تعالیٰ اس کے کام میں رہے گا اور جو شخص کسی مسلمان پر سے کوئی مصیبت دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر سے قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کرے گا اور جو شخص مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

۶۵۷۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم جانئے ہو مفسس کون ہے لوگوں نے عرض کیا مفسس ہم میں وہ ہے جس کے پاس روپیہ اور اسباب نہ ہو آپ نے فرمایا مفسس میری امت میں قیامت کے دن وہ ہو گا جو نماز لاوے گا اور روزہ اور زکوٰۃ چین اس نے دیا میں ایک کو گالی دی ہوگی دوسرے کو بدکاری کی جہت لگائی ہوگی تیسرے کا مل کھایا ہوگا چوتھے کا خون کیا ہو گا پانچویں کو مارا ہو گا پھر ان لوگوں کو (یعنی جن کو اس نے دیا میں ستلایا) اس کی نیکیاں مل جاویں گی اور جو اس کی نیکیاں اس کے گناہ اور ہونے سے پہلے ختم ہو جاویں گی تو ان لوگوں کی برائیاں اس پر ڈالی جائیں گی آخر وہ جہنم میں ڈال دیا جاوے گا۔

۶۵۸۰- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم حقداروں کے حق ادا کرو گے قیامت کے دن یہاں تک کہ بے سیٹک والی بکری کا بدلہ سیٹک والی بکری سے لیا جاوے گا (کو جانوروں کو عذاب و ثواب نہیں پر تھام ضرور ہوگا)۔

۶۵۸۱- ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہک اللہ جل جلالہ مہلت دیتا ہے ظالم کو (اس کی باگ ڈوبلی کرتے ہیں تاکہ خوب شرارت کرے اور عذاب کا مستحق ہو جاوے) پھر جب

ﷺ ((إِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۶۵۷۸- عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُظْلَمُهُ مَنْ كَانَ فِي حَاسَةِ أَحِبِّهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاسِبِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْهَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ مَا كُرْهَتْهُ مِنْ كُرْبٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۶۵۷۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اتَّبِعُوا مَا أَلْفَلِسُ)) قَالُوا أَلْفَلِسُ فِيمَا مَنْ لَا يَرْحَمُهُ لَهُ وَمَا مَنَعَ فَقَالَ ((إِنَّ أَلْفَلِسَ مِنْ أُمَمِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَأَكَلَ مَا كَانَ هَذَا يَنْفَعُ هَذَا وَخَرَّبَ هَذَا فَتَعْطَى هَذَا مِنْ خَسَابِهِ وَهَذَا مِنْ خَسَابِهِ فَإِنْ فُتِنَ خَسَابُهُ قَبْلَ أَنْ يُفْعَى مَا عَلَيْهِ أَخَذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطَرَحَ عَنْهُ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ)).

۶۵۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَتُؤْذَنَ الْخَلْقُ إِلَى أَعْلَاهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُقَادَ لِلشَّيْءِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْفَرَاءِ)).

۶۵۸۱- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبْتَلِي لِلْعَالَمِ لِقَادًا أَخَذَهُ ثُمَّ

قُلْتُمْ) ثُمَّ قُرْأُ وَكَذَلِكَ أَخَذُوا مِنَ اللَّهِ عَذَابًا يَذُكَّرُونَ
أَفَرَأَيْتُمْ لِحُكْمِ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ اللَّهَ لَهُ عِلْمٌ حَكِيمٌ

باب نَصْرِ الظَّالِمِ أَوْ مَظْلُومًا

پکڑتا ہے اس کو تو نہیں چھوڑتا بعد اس کے آپ نے یہ آیت پڑھی
اسی طرح حیران پکڑتا ہے جب پکڑتا ہے بستیوں کو یعنی ان
بستیوں کو جو ظلم کرتی ہیں بے شک اس کی پکڑ دکھائی ہے۔
باب: اپنے بھائی کی مدد کو ظالم ہو یا مظلوم ہر حال میں
کرنے سے کیا مراد ہے

۶۵۸۲- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو لڑکے لڑے
ایک مہاجرین میں سے تھا ایک انصار میں سے مہاجر نے اپنے
مہاجروں کو پکارا اور انصاری نے انصار کو رسول اللہ ﷺ پکار لیا
اور فرمایا یہ تو جاہلیت کا سا پکارنا ہے (کہ ہر ایک اپنی قوم میں سے
مدد لیتا ہے اور دوسری قوم سے لڑتا ہے اسلام میں سب مسلمان
ایک ہیں) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (کچھ برا مقدمہ نہیں)
دو لڑکے لڑے ایک نے دوسرے کی سرین پر مارا آپ نے فرمایا تو
کچھ ڈر نہیں (میں تو سمجھا تھا کوئی برا فائدہ ہے) چاہے کہ آدمی
اپنے بھائی کی مدد کرے وہ ظالم ہو یا مظلوم اگر ظالم ہے تو اس کی مدد
یہ ہے کہ اس کو ظلم سے روکے اور اگر مظلوم ہے تو اس کی مدد
کرے اور ظالم کے پیچھے سے چھڑا دے۔

۶۵۸۲- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَهْلُ
غُلَامٍ غُلَامٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَغُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
فَنَادَى الْمُهَاجِرُ أَوْ الْمُهَاجِرُونَ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ
وَنَادَى الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((مَا هَذَا ذَعْوَى
أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا أبا
أَنَسٍ أَتَيْنَاكَ فَكُنْتَ أَحَدُنَا الْآخَرَ قَالَ ((فَلَا
بَأْسَ وَتِلْكَ نَصْرُ الرَّجُلِ أَخَاهُ ظَلِمًا أَوْ مَظْلُومًا
إِنْ كَانَ ظَالِمًا فَلْيَنْصُرْ فَإِنَّهُ لَهُ نَصْرٌ وَإِنْ كَانَ
مَظْلُومًا فَلْيَنْصُرْ))

۶۵۸۳- جابر سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے
جب وہ میں تو ایک مہاجر نے ایک انصار کی سرین پر مارا (ہاتھ سے یا
تکڑ سے) انصاری نے آواز دی اے انصار دوڑو اور مہاجر نے
آواز دی اے مہاجرین دوڑو رسول اللہ نے فرمایا تو جاہل کا سا
پکارنا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک مہاجر نے ایک
انصاری کی سرین پر مارا آپ نے فرمایا چھوڑو اس بات کو یہ گندی
بات ہے یہ خیر مہد اللہ بن ابی کو بچتی (جو منافق تھا) وہ بولا
مہاجرین نے ایسا کیا جس خدا کی اگر ہم مدد کو لو نہیں گئے تو ہم میں کا
عزت والا نقص ذلیل نقص کو وہاں سے نکال دے گا (معاذ اللہ اس
منافق نے اپنے تئیں عزت والا قرار دیا اور جب رسول اللہ کو

۶۵۸۳- جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
يَقُولُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
غَزَاةٍ فَكَتَبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ
الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ
الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا بَالُ ذَعْوَى
الْجَاهِلِيَّةِ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَتَبَ رَجُلٌ
مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ
((ذَعْوَاهَا فَلْيَنْصُرْ)) فَسَمِعَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أَنَسٍ فَقَالَ قَدْ مَقَلُّوْنَا وَهِيَ لَيْتَنَ رَحِمَا إِلَى

ذیل کہا) حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ مجھے اس منافق کی گردن مارنے دیجئے آپ نے فرمایا جانے دے اسے عمر لوگ یہ نہ کہیں محمدؐ اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں (گوہ مردود) اسی قاتل تھا پر آپ نے مصلحت سے اس کو مراندی۔

۶۵۸۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا مجھ کو قصاص دلوائے۔

باب: مومنوں کا آپس میں اتحاد اور ایک دوسرے کا مددگار ہونا

۶۵۸۵- ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن مومن کے لیے ایسا ہے جیسے عمارت میں ایک اینٹ دوسری اینٹ کو تھامے رہتی ہے اسی طرح ہر ایک مومن کو لازم ہے کہ دوسرے مومن کا مددگار رہے۔

۶۵۸۶- نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومنوں کی مثال ان کی دوستی اور اتحاد اور شفقت میں لگا ہے جیسے ایک بدن کی (یعنی سب مومن مل کر ایک قالب کی طرح ہیں) بدن میں سے جب کوئی مضور در کرتا ہے تو سارا بدن اس میں شریک ہو جاتا ہے نیند نہیں آتی بخار آجاتا ہے (اسی طرح ایک مومن پر آفت آوے خصوصاً وہ آفت جو کافروں کی طرف سے پہنچے تو سب مومنوں کو بے یمن ہونا چاہیے اور اس کا علاج کرنا چاہیے)۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ فَخُذُوا حِذْرًا فَذَلِكُمْ فَان عَمْرُو ذَعْبِي أَضْرَبُ عَنْقِي هَذَا الْمُتَابِقُ فَقَالَ ((دَعْنِي لَا يَتَخَذُ النَّاسُ أَلَّ مُحِبِّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ))۔

۶۵۸۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُتَحَابِّينَ رَجُلًا مِّنَ الْقَوْمِ قَاتِي النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ الْقَوْمُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((دَعُونَهَا فَإِنَّهَا مُتَبِعَةٌ)) قَالَ إِنَّهُ مُتَصَوِّرٌ فِي رِوَايَةِ عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا۔

بَاب تَرَاحُمِ الْمُؤْمِنِينَ وَتَعَاطُفِهِمْ وَتَعَاوُذِهِمْ

۶۵۸۵- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْيَتِيمِ يَشُدُّ بِنَفْسِهِ بَعْضُهُمْ

۶۵۸۶- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَاضُعِهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى))۔

(۶۵۸۵) ☆ ہر ایک مومن کو لازم ہے کہ دوسرے مومن کا مددگار رہے گوہ مومن کتنا ہی دور ہو اور دوسرے ملک میں رہتا ہو مگر جہاں تک ہو سکے اس کی مدد کرنی چاہیے خصوصاً اس حالت میں جب کافروں کو سبوں تو ایک مومن کے لیے نہایتا کے مومنوں کو لڑنا چاہیے۔

۶۵۸۷- عَنْ الثَّعْنَانِ بْنِ نَشِيرٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ
يَتَخَوُّهُ.

۶۵۸۸- عَنْ الثَّعْنَانِ بْنِ نَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ((الْمُؤْمِنُونَ كَوَجَلٍ وَأَجِدُ ابْنَ الشَّكِيِّ
رَأْسَهُ تَدَاخِي لَهُ سَائِرُ الْخَسَدِ بِالْحُمَى وَالسَّهَى)).

۶۵۸۹- عَنْ الثَّعْنَانِ بْنِ نَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ((الْمُسْلِمُونَ كَوَجَلٍ وَأَجِدُ ابْنَ الشَّكِيِّ
عَيْنَهُ اشْكِي كُلَّهُ وَإِنَّ اشْكِي رَأْسَهُ اشْكِي
كُلَّهُ)).

۶۵۹۰- عَنْ الثَّعْنَانِ بْنِ نَشِيرٍ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

باب: گالی دینے کی ممانعت

۶۵۹۱- ابوبکر محمد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا کہ دو شخص جب گالی گھونچ کریں تو دونوں کا گناہ
اسی پر ہو گا جو ابتدا کرے گا جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے۔

باب: عفو اور عاجزی کی فضیلت

۶۵۹۲- ابوبکر محمد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دینے سے کوئی مال نہیں گننا
اور جو بندہ صاف کر دیتا ہے اللہ اس کی عزت بڑھاتا ہے اور جو بندہ
اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرتا
ہے۔

(۱۵۹۱) ☆ دونوں کا گناہ اسی پر ہو گا جو ابتدا کرے جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے یعنی ابتدا کرنے والے کو اس سے زیادہ سخت سزا دے گا
انہی جواب دہ تھے قرآنی وَلَمَّا اتَّصَرَّعُوا ظُهُمَ فَاُولَئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنَ الْمِسَالِ اِذَا اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ
يَنْصَرُّونَ لَكِنَّ الْفُتُلَ اِنَّ يَكُنْ مِنْكُمْ رَجُلٌ وَاسِعٌ فَاسْتَفِيسَا يَوْمَ الْاِثْمِ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ اَعْيُنًا
جَائِعَةً لِذُنُوبِكُمْ اُولَئِكَ يَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ (نور) (۱۵۹۲) ابوبکر محمد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دینے سے کوئی مال نہیں گننا اور جو بندہ صاف کر دیتا ہے اللہ اس کی عزت بڑھاتا ہے اور جو بندہ
اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرتا ہے۔ (نوری)

باب تخريم الغيبة

باب: غیبت حرام ہے

٦٥٩٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((اتَّقُوا مَنْ أَلْفَعُوا مَا الْغَيْبَةُ)) قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ لَعَنَهُمْ قَالَ ((فَتَحْكُمُكَ أَمْثَلًا بِنَا يَحْكُمُ)) بَيْنَ الْفَرَكَيْنِ إِنْ كَانَ فِي أَحَدِي مَا أَقُولُ قَالَ ((إِنْ كَانَ فِيهِ مَا نَقُولُ فَقَدْ اغْتَابَ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ نَهَى))

٦٥٩٣- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا ذکر کرے اس طرح پر کہ (اگر وہ سامنے ہو) اس کو ناگوار ہو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اگر ہمارے بھائی میں وہ عیب موجود ہو آپ نے فرمایا جب ہی تو غیبت ہوئی نہیں تو بہتان اور افتراء ہے۔

باب مَنْ سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا الْخ

باب: اللہ نے جس کی دنیا میں پردہ پوشی کی آخرت میں بھی کرے گا

٦٥٩٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَسْتُرُ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا إِلَّا مَسْرُةَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

٦٥٩٤- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی شخص دنیا میں کسی بندہ کا عیب چھپا دے گا اللہ تعالیٰ اس کا عیب چھپا دے گا۔

٦٥٩٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا مَسْرُةَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

٦٥٩٥- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٦٥٩٣) ☆ نووی نے کہا غیبت غرض شرعی سے درست ہے کہ وہ چھ سب سے ہوتی ہے ایک تو علم تو مظلوم کو ظالم کی غیبت کرنا یا شایا خاصہ کے سامنے درست ہے یعنی یہ بیان کرنا کہ فلاں نے مجھ پر یہ ظلم کیا وہ دوسرے کسی گناہ اور خلاف شرع کام کو کہنے کے لئے دوسرے سے فریاد کرنا اور جس کو قدرت ہے اس سے کہنا کہ فلاں شخص ایسا کام کرتا ہے اس کو بدنام کرنا اس سے۔ تیسرے تو کسی لینے کے لئے اگرچہ بھلا یہ ہے کہ نام نہ لے کر فرض نام بیان کرے یہ نام بیان کرنا بھی درست ہے کیونکہ بندہ نے اپنے خدا کو خدا کی طرف سے اس کو رسول اللہ سے مسئلہ چھنا تھا کہ وہ بخیر ہے چوتھے مسلمانوں کو بچانے کے لئے شر سے جیسے حدیث کے راویوں اور گناہوں کی جرح اور معصیت کی اور یہ جائز ہے بلا سراج بکد واجب ہے حفظ شریعت کے لئے اسی طرح کائنات کے مشرورے میں عیب بیان کرنا کوئی شخص کوئی چیز عیب دار رسول کے دل سے باہر غلام یا زانی غلام خرید رہا ہو تو مسخری کی خیر خواہی کے لئے نہ کہ دوسرے کی ایذا و فساد کی نیت سے اس کا عیب بیان کرنا بھلا اور اس میں داخل ہے کسی عہد دار اور صاحب حکومت کا عیب بیان کرنا حاکم اعلیٰ کے سامنے تاکہ وہ حکم نہ کھلے یا پھر یہ کہ وہ شخص غلامیہ فقیہ کرنا ہو جیسے غلامیہ شراب پیتا ہو یا بدعت کرنا ہو لوگوں سے جہاد لیتا ہو حکم کرنا ہو تو جو بات غلامیہ کرنا ہو اس کو بیان کرنا بدعت اور باتوں کو چھپنے سے کہ وہ مشہور ہو گیا ہو کسی لقب سے مثلاً اعلیٰ ارجح لادری قصیر اعلیٰ اقطع وغیرہ اسے تو بغرض تقریب اس کا لقب بیان کرنا درست ہے نہ کہ بغرض توچہ اور جو اور طریقے سے تقریب کرے تو بہتر ہے۔ (نووی)

بَابُ مُدَارَاةٍ مَنِ يُطْعَى

فُحْشَةٌ

باب: جس کی برائی کا ڈر ہو اس کی ظاہر میں

خاطر داری کرنا

۶۵۹۶- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ایک شخص نے اہانت نامگی رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی آپ نے فرمایا اجازت دو اس کو برا شخص ہے اپنے کنبہ میں جب وہ اندر آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے ہاتھیں نری سے حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے تو اس کو ایسا فرمایا تھا پھر اس سے ہاتھیں نری سے آپ نے فرمایا اے عائشہؓ برا شخص اللہ کے نزدیک قیامت میں وہ دو گنا جس کو لوگ رخصت کریں یا چھوڑ دیں اس کی بدگمانی کی وجہ سے۔

۶۵۹۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

۶۵۹۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا دَخَلَ بَيْتُ الْعُشَيْرَةِ أَوْ بَيْتُ رَجُلٍ الْعُشَيْرَةِ» فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ أَنَا لَمْ أَكُنْ أَقُولُ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ لَهُ الْفُزْنُ قُلْتُ ثُمَّ لَأَنْتَ لَمْ أَكُنْ أَقُولُ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ إِنَّهُ شَرُّ النَّاسِ مَنْزِلَةً جِئْتُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ وَدَعَهُ أَوْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ».

۶۵۹۷- سَعْنُ بْنُ الْفُكَيْكِرِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ مِنْ مَعْنَاهُ غَيْرُ أَنَّهُ قَالَ: «بَيْنَ أَخِي الْقَوْمِ وَالْأَخِي الْعُشَيْرَةِ».

بَابُ فَضْلِ الرَّفِيقِ

باب: نری کی فضیلت

۶۵۹۸- جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نری سے محروم ہے وہ بھلائی سے محروم ہے۔

۶۵۹۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

۶۶۰۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

۶۵۹۸- عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «مَنْ خُيِّرَ الرَّفِيقُ بَيْنَ الْخَيْرِ وَ

۶۵۹۹- عَنْ جَرِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ خُيِّرَ الرَّفِيقُ بَيْنَ الْخَيْرِ».

۶۶۰۰- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ خُيِّرَ الرَّفِيقُ بَيْنَ الْخَيْرِ أَوْ مَنْ خُيِّرَ الرَّفِيقُ بَيْنَ الْخَيْرِ».

(۶۵۹۶) یہودی نے کہا یہ شخص عیسیٰ بن حسن تھا اس وقت تک مسلمان نہ ہوا تھا اگرچہ اسلام کو دعائی کرتا تھا آپ نے اس کا حال بیان کر دیا تاکہ اور مسلمانوں کو حوالات ہو اور ایسا ہی ہوا کہ یہ شخص آپ کے بعد مرتد ہو گیا اور قید ہو کر حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس آیا اور آپ نے اس سے نری کی تائید قلب کے لئے اس سے یہ لگا کہ جس کی برائی سے ڈر ہو تو ظاہر میں اس کی بددلت مع نہیں اور حاسن معنی کی نسبت درست ہے اور حدیث میں یہ شخص ہے کہ آپ نے اس کی تعریف کی صرف نری کی جو عثمانؓ کے مصلحت تھی۔ (نووی)

۶۶۰۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے عائشہ رضی اللہ عنہا اللہ نری (اور خوش خلقی) پسند کرتا ہے اور خود بھی نرم ہے اور دیتا ہے نری پر جو نہیں دیتا سختی پر اور نہ کسی چیز پر۔

۶۶۰۲- ام المومنین جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب کسی میں نری ہو تو اس کی زینت ہو جاتی ہے اور جب نری نکل جاوے تو عیب ہو جاتا ہے۔

۶۶۰۳- ترجمہ وہی ہے جو گزر اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک اونٹ پر چڑھیں وہ منہ زور تھا اس کو پھرانے لگیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تھ کہ کوزی کرنی چاہیے۔

باب: جانوروں اور ان کے علاوہ کو اعنت نہ کرنے کا بیان
۶۶۰۴- عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے اور ایک انصاری عورت ایک اونٹنی پر سوار تھی وہ تڑپتی عورت نے اس پر اعنت کی رسول اللہ ﷺ نے سنا اور فرمایا اس اونٹنی پر جو کچھ ہے وہ اتار لو اور اس کو چھوڑ دو کیونکہ وہ ملعون ہے عمران نے کہا میں اس اونٹنی کو گواس وقت دیکھ رہا ہوں وہ پھرتی تھی لوگوں میں کوئی اس سے تعرض نہ کرے۔

۶۶۰۵- ترجمہ وہی ہے جو گزر۔ اس میں یہ ہے کہ عمران نے کہا میں اس اونٹنی کو دیکھ رہا ہوں وہ خالی رنگ کی اونٹنی تھی آپ نے فرمایا جو کچھ اس پر ہے اتار لو اور اس کو نکال کر دو کیونکہ وہ ملعون ہے۔

۶۶۰۶- ابو ہریرہ سلمیٰ سے روایت ہے کہ ایک بار ایک چھو کر اونٹنی پر سوار تھی اس پر لوگوں کا اسباب بھی تھا یکایک اس نے

۶۶۰۱- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرُّفْقَ وَيُغْضِي عَلَى الرُّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْغَضِّ وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا مِوَاهُ))۔

۶۶۰۲- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الرُّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ))۔

۶۶۰۳- عَنْ الْوَقْدَانِ بْنِ شَرِيحٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَرَأَيْتُ فِي الْحَدِيثِ وَرَأَيْتُ عَائِشَةَ تَبْعُهَا فَكَانَتْ فِيهِ صُغْرَةٌ فَحَمَلَتْ تَرْدَدَةً فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَلَيْكَ بِالرُّفْقِ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِعَيْنِهِ۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ لَعْنِ الدُّوَابِّ وَغَيْرِهَا

۶۶۰۴- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ وَامْرَأَةٌ مِنْ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاقَةٍ فَضَحَرَتْ فَلَمَسَتْهَا فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((خَلُّوا مَا عَلَيْهَا وَذَعُّوها فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ)) قَالَ عِمْرَانُ فَكَانَتْ أَرَاغًا فَإِنَّا نَمْسِي فِي الْبَلَدِ مَا بَعْرِضُهَا أَحَدًا۔

۶۶۰۵- عَنْ الْوَلَدِ بْنِ يَسَارٍ بِإِسْمَاعِيلَ بْنِ حَنْزَلٍ حَدَّثَنِي قَالَ فِي حَدِيثِ حَسَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((خَلُّوا مَا عَلَيْهَا وَذَعُّوها فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ))۔

۶۶۰۶- عَنْ أَبِي تَرَزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ جَدَّيَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي نَافْعَةَ وَرَأَيْتُ فِي حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((خَلُّوا مَا عَلَيْهَا وَذَعُّوها فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ))۔

(۶۶۰۱) نری ترجمہ ہے رفیق کا اور نری اس حدیث میں اللہ تعالیٰ پر وارد ہے اور جو نام حدیث یا قرآن میں اللہ پر وارد ہے اس کا اطلاق درست ہے اور اپنے دل سے کسی نام کا اطلاق درست نہیں کیا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور راست میں پہلا کی رلو تک تھی وہ چھوڑ کر بولی ص (یہ آواز ہے اونٹ کے ہانکنے کی) یا اللہ لعنت کر اس پر جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارے ساتھ وہاں منتی نہ رہے جس پر لعنت ہے۔

۶۶۰۷- ترجمہ دہی ہے جو گزر اس میں یہ ہے کہ قسم خدا کی ہمارے ساتھ وہاں منتی نہ رہے جس پر لعنت ہے اللہ کی طرف سے۔

۶۶۰۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدیق کو لعنت کرنے والا نہ ہونا چاہیے۔

۶۶۰۹- ترجمہ دہی جو گزر

نَصْرَتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَصْرَتُ بِهِمْ فَحَبْلٌ فَقَالَتْ حَلْ اللَّهُمَّ الْعَنْهَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تُصَاحِبُنَا نَافَقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةُ))

۶۶۰۷- عَنْ سَلَمَانَ النَّخَعِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَيْثُ الْمُنْخَبِرِ ((لَا أَتَمُّ اللَّهُ لَا تُصَاحِبُنَا وَاجِلَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةُ مِنَ اللَّهِ)) أَوْ كَمَا قَالَ

۶۶۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يُنْهَى بِصَدِّيقٍ أَنْ يَكُونَ نَافِقًا))

۶۶۰۹- عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِقَلَّةٍ

۶۶۱۰- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَرْوَانَ بَغَى إِلَى أُمِّ الدَّرْدَاءِ بِالنَّخَعِ مِنْ جَنْبِ قَلْبِهَا أَنَّ كَانَ قَاتِلًا قَاتِلًا قَاتِمَ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ الْكَلْبِ لَدَعَا عَائِشَةَ فَكَأَنَّهُ أَتَى عَلَيْهِ فَلَعَنَهُ فَلَمَّا أُسْتَبِحَ قَالَتْ لَهُ أُمُّ الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُكَ اللَّيْلَةَ لَعَنْتَ عَائِشَةَ حِينَ دَعَوْتَهُ فَقَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ

۶۶۱۰- زید بن اسلم سے روایت ہے عبد الملک بن مروان نے ام الدرداء کے پاس گھر کی آرائش کا سامان اپنے پاس سے بھیجا ایک رات کو عبد الملک انھار اس نے اپنے خادم کو بلایا خادم نے آنے میں دیر کی عبد الملک نے اس پر لعنت کی جب صبح ہوئی تو ام الدرداء نے عبد الملک سے کہا کہ میں نے سنا رات کو تو نے اپنے خادم پر جاتے وقت لعنت کی اور میں نے سنا ابو الدرداء سے وہ کہتے تھے

(۶۶۰۷) ☆ یہ آپ نے فرمایا اگر کے واسطے تاک لوگ لعنت کرنے کی حالت چھوڑ دی معلوم ہوا کہ چادر پر بھی لعنت کرنا درست نہیں۔ (فتح الباری)

(۶۶۰۸) ☆ ابو ہریرہ نے ایک بار اپنے لام پر لعنت کی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی صدیق اس دلی کا دل کو کہتے ہیں جس کے دل میں ایسا درد ہو کہ وہ طلب دلیل اور بدلہ مجھڑ دیکھے ایمان لادے جیسے مشہور ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق نے کچھ حضرت سے مجھڑ نہ پایا اور نہ کچھ دلیل تلاش کی صرف اپنے دل کے نور سے حضرت کو بخیر جان کر ایمان لائے بعد بخیر کی کے وجہ کے دلالت کے درجوں میں صدیقی کے برابر کوئی نہیں۔ (فتح الباری)

(۶۶۱۰) ☆ جو لوگ لعنت کرتے ہیں وہ قیامت کے دن کسی کی شفاعت نہ کریں گے نہ گواہ ہو گئے اس واسطے کہ لعنت کے معنی دور کرنا نہ کی رحمت سے دور ہے بدو ماسخین کے اطلاق سے جیو ہے اور آپس میں ایک دوسرے کے جانی دوست ہیں پھر جس نے اپنے بھائی مسلمان پر لعنت کی تو گویا بھائی دشمنی کی اس سے اور اسی واسطے صحیح حدیث میں ہے کہ مومن پر لعنت کرنا گویا اس کو قتل کرنا ہے پس ایسا شخص جو مومنوں سے ایسی بددست رکھے قیامت کے دن ان کا فیض اور شہید کیو کر ہو سکتا ہے۔

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو لوگ لعنت کرتے ہیں وہ قیامت کے دن کسی کی شفاعت نہ کریں گے نہ گواہ ہوں گے۔

۶۶۱۱- ترجمہ وحی جو گزر رہی ہے۔

۶۶۱۲- ترجمہ وحی جو گزر رہی ہے۔

۶۶۱۳- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ بددعا کیجئے مشرکوں پر آپ نے فرمایا میں اس لیے نہیں بھیجا گیا کہ لعنت کروں لوگوں پر بلکہ میں بھیجا گیا رحمت کا سبب بن کر (تو میرے آنے سے خدا کی رحمت لوگوں کو لیا وہ ہو گئی نہ کہ لعنت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما ارسلناک الا رحمة للعالمین)۔

باب: جس پر آپ نے لعنت کی اور وہ
لعنت کے لائق نہ تھا تو اس پر رحمت
ہوگی

۶۶۱۴- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ دو شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے معلوم نہیں آپ سے کیا باتیں کیں آپ کو خصر آیا آپ نے ان دونوں پر لعنت کی اور ہر اکہ ان کو جب وہ باہر نکلے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان دونوں کو کچھ فائدہ نہ ہوگا آپ نے فرمایا کیوں میں نے عرض کیا اس وجہ سے کہ آپ نے ان پر لعنت کی اور ان کو ہر اکہ آپ نے فرمایا تجھے معلوم نہیں میں نے جو شرط کی ہے اپنے پروردگار سے ا میں نے عرض کیا ہے اے مالک میرے میں آدمی ہوں تو جس

يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَكُونُ
الْمُغْتَابُونَ شَفَاعَةً وَلَا شَهَادَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ))۔

۶۶۱۱- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ
بِغُلِي مَعْنَى خَلِيْفَتِهِ حَفْصِ بْنِ مِيسَرَةَ۔

۶۶۱۲- عَنْ أَبِي الذَّرْقَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّ الْمَغْتَابِينَ لَا
يَكُونُونَ شَهَادَةً وَلَا شَفَاعَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ))۔

۶۶۱۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّيْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُ
عَلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ ((إِنِّي لَمْ أُنْعَثْ لِقَاتًا
وَأَنَا بَعُثْتُ رَحْمَةً))۔

بَاب مَنْ لَعَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ أَوْ سَبَّهُ أَوْ دَعَا عَلَيْهِ وَلَيْسَ هُوَ
أَعْدًا لِذَلِكَ كَانَ لَهُ رَحْمَةٌ وَأَجْرًا وَرَحْمَةٌ
۶۶۱۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
ذَعَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَحْلَانِ مَكْتَلَمَتَا بَشِيرٍ لَا أَفْرِي مَا هُوَ فَأَغْضَبَتْهُ
فَلَعَنَهُمَا وَسَبَّهُمَا فَلَمَّا خَرَجَا قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ مَنْ أَسَابَ مِنَ الْخَبَرِ شَيْئًا مِمَّا أَسْنَدُهُ هَذَانِ
قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَتْ قُلْتُ لَعَنَهُمَا وَسَبَّهُمَا قَالَ
((أَوْ مَا غَلِبَتْكَ مَا شَارَطْتُ عَلَيْهِ رَمِي قُلْتُ
اللَّهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَجْزِ الْمُسْلِمِينَ لَعْنَةً أَوْ

(۶۶۱۳) یہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو غلام اور نوکر بشری ہیں وہ آپ میں بھی موجود تھے جیسے غلام وغیرہ پر آپ غصہ میں سواحق
کے بار کچھ نہ فرماتے اور آپ کی کمال شفقت ہے اچھا است پر کہ لعنت کو بھی ان کے حق میں برکت کر دیا۔

سَبَّيْنَةَ لَمْ يَجْعَلْهُ لَهُ زَكَاةً وَأَجْرًا))۔

مسلمان پر جس لعنت کروں یا اس کو برا کہوں اس کو پاک کر اور ثواب دے۔

۶۶۱۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ انھوں نے جہائی کی آپ کے ساتھ آپ نے ان کو برا کہا اور ان پر لعنت کی اور ان کو نکال دیا۔

۶۶۱۶- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ میں آدمی ہوں تو جس مسلمان کو میں برا کہوں یا لعنت کروں یا ماروں تو اس کو پاک کر دے اور اس پر رحمت کرے۔

۶۶۱۷- جابر رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

۶۶۱۵- سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ لَعَنَ بَرًّا أَوْ نَجَسًا لَمْ يَجْعَلْهُ لَهُ زَكَاةً وَأَجْرًا))۔

۶۶۱۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ قَالِمًا وَخَلِيٍّ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ سَبَّيْنَةَ اَوْ لَعَنْتُهُ اَوْ جَلَدْتُهُ لَمْ يَجْعَلْهُا لَهُ زَكَاةً وَرَحْمَةً))۔

۶۶۱۷- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِقَوْلِهِ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ ((زَكَاةً وَاجْرًا))۔

۶۶۱۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۶۱۸- وَ فِي حَبِيْبٍ اَبِي هُرَيْرَةَ وَحَمَلٍ وَرَحْمَةً فِي حَبِيْبٍ حَابِرٍ۔

۶۶۱۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ میں تجھ سے عہد لیتا ہوں جس کا تو خلاف نہ کرے گا میں آدمی ہوں تو جس مومن کو ایٹھ ادوں، گالی دوں یا لعنت کروں یا ماروں تو اس کے لیے رحمت کر اور پاک کر اور نزدیکی اپنے ساتھ قیامت کے دن۔

۶۶۲۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۶۱۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَّنْ تُخَلِّفِيْهِ قَالِمًا اَنَا بَشَرٌ قَالِمٍ الْمُسْلِمِيْنَ اَذِيْبُهُ شَمَسَتْهُ لَعْنَتُهُ جَلَدْتُهُ فَاَجْعَلْهُا لَهُ صَدَقَةً وَزَكَاةً وَرَحْمَةً تَقَرَّبَ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))۔

۶۶۲۰- عَنْ أَبِي الرَّثَادِ بِهَذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ اِنَّمَا قَالَ ((اَوْ جَلَدْتُهُ)) قَالَ أَبُو الرَّثَادِ وَهِيَ لَعْنَةُ اَبِي هُرَيْرَةَ وَاسْمَا هِيَ ((جَلَدْتُهُ))۔

۶۶۲۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۶۶۲۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۶۲۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ۔

۶۶۲۲- سَمِعْتُ اَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُولَ

(۶۶۲۲) ☆ یہ مسلمان سے خاص ہے مگر کافر اور منافق کا یہ حکم نہیں ہے ان کے لیے آپ کی لعنت و رحمت نہیں ہے اور لعنت یا گالی مسلمان پر بہت ظاہر حال کے ہے کہ کدول کامل اللہ تعالیٰ خوب چاہے یا نہ چاہے جیسے کہتے ہیں "موت بمعینک یا حلقی" یا "لا کبریت سنک" یا "یا لا اضع اللہ بعنہ" جیسا معاویہ کی حدیث میں ہے کہ کد ان کلمات سے بھیجنا بد راجح و نہیں ہوتی۔ (تواریخ مختصر)

اللَّهُ تَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنَّمَا مُحَمَّدٌ بَشَرٌ يَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ وَإِنِّي قَدْ اخْتَلَفْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخَلِّفِيهِ فَإِنَّمَا مُؤْمِنٌ أَذِيئُهُ أَوْ سَيِّئُهُ أَوْ خَلَدُهُ لِأَجْعَلَهَا لَهُ كَفَّارَةً وَقُرْبَةً لِقُرْبَةٍ بِهَا إِنَّكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۶۶۲۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ فَإِنَّمَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ سَيِّئُهُ لِأَجْعَلُ ذَلِكَ لَهُ قُرْبَةً إِنَّكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۶۶۲۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي اخْتَلَفْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخَلِّفِيهِ فَإِنَّمَا مُؤْمِنٌ سَيِّئُهُ أَوْ خَلَدُهُ لِأَجْعَلُ ذَلِكَ كَفَّارَةً لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۶۶۲۵- عَنْ حَازِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنِّي اشْتَرَعْتُ عَلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَيُّ عَبْدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ سَيِّئُهُ أَوْ شَيْئُهُ لَا يَكُونُ ذَلِكَ لَهُ زَكَاةً وَأَعْرَافًا

۶۶۲۶- عَنْ زَيْنِ جَرَّاحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِحَقِّهِ

۶۶۲۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ خَيْمَةٌ وَهِيَ أُمُّ أَنَسٍ فَأَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْخَيْمَةَ فَقَالَ أَسْأَلُكَ بِمَا تَجِدُ لِي مِنْ خَيْرٍ مِنْكَ فَارْحَمْتَ خَيْمَةَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ تَبْكِي فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مَا لَكَ يَا بَنِيَّ قَالَتْ الْخَيْرُ دَعَا عَلِيٌّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ أَلَا لَا يَكْفُرُ بَيْنِي فَأَلَانَ لَا يَكْفُرُ بَيْنِي أَبَدًا أَوْ قَالَتْ قُرْبَى فَعَرَّجَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مُسْتَعْجِلَةً ثَلُوثَ حِمَارِهَا حَتَّى لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۶۶۲۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے یا اللہ جس مسلمان بندہ کو میں برا کہوں تو اس کو تیرا دینی دے اپنی قیامت کے دن۔

۶۶۲۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یا اللہ میں نے تجھ سے عہد لیا ہے تو اس کا خلاف مجھ سے نہ کرے گا جس مومن کو میں برا کہوں یا مومن تو تو اس کو کفارہ کر دے اس کے گناہوں کا قیامت کے دن۔

۶۶۲۵- ترجمہ وہی جوا پر گزرا۔

۶۶۲۶- ترجمہ وہی ہے جو لو پر گزرا۔

۶۶۲۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام سلمہ کے پاس ایک خیمہ لڑکی تھی جس کو ام انس کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس لڑکی کو دیکھا تو فرمایا تو ہے وہ لڑکی تو بڑی ہو گئی خدا کرے میری عمر بڑی نہ ہو وہ لڑکی یہ سن کر ام سلمہ کے پاس گئی روٹی ہوئی ام سلمہ نے کہا جی تجھے کیا ہوا وہ بولی مجھ پر دعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میری عمر بڑی نہ ہو اب میں بھی بڑی نہ ہو گئی یا میں فرمایا میری بھولی بڑی نہ ہو یہ سن کر ام سلمہ جلدی سے نکلی اپنی اوڑھنی اوڑھتی ہوئیں

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طیس آپ نے فرمایا کیا ہے ام سلیم وہ بوئیں اسے نبی اللہ کے آپ نے بد دعا کی میری جیم لڑکی کو۔ آپ نے پوچھا کیا بد دعا ام سلیم بوئیں وہ کہتی ہے آپ نے فرمایا اس کی یا اس کی بھولی کی عمرو داند ہو یہ من کر آپ نے اور فرمایا اسے ام سلیم تو نہیں ہانتی میں نے شرط کی ہے اپنے پروردگار سے یہی شرط یہ ہے کہ میں نے عرض کی اسے پروردگار میں ایک آدمی ہوں خوش ہوتا ہوں جیسے آدمی خوش ہوتا ہے اور غصے ہوتا ہوں جیسے آدمی غصے ہوتا ہے تو جس کسی پر میں بد دعا کروں اپنی امت میں سے ایسی بد دعا جس کے وہ لائق نہیں تو اس کے لیے پائی کرنا اور طہارت اور قربت اپنی قیامت کے دن۔

عَنْهَا فَتَالَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا لَكَ يَا أُمِّ سَلِيمٍ)) قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَذْعَوْتَ عَلَيَّ يَمِينِي قَالَ وَمَا ذَلِكُ يَا أُمِّ سَلِيمٍ قَالَتْ زَعَمْتُ أَنَّكَ دَعَوْتَ أَنْ لَا يَكْثُرَ سَيْبُهَا وَلَا يَكْثُرَ قَرْبُهَا قَالَ فَصَحَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ ((يَا أُمِّ سَلِيمٍ أَمَا تَعْلَمِينَ أَنَّ شَرْطِي عَلَى رَهِي أَنِّي اشْتَرَيْتُ عَلَى رَهِي فَقُلْتُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَرِضِي كَمَا يَرْضَى الْبَشَرُ وَأَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ فَأَيُّمَا أَحَدٍ دَعَوْتُ بَعْدِي مِنْ أُمَّيِي بِدَعْوَةٍ لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ أَنْ يَغْلِبَهَا لَهُ ظَهْوَرٌ وَزَكَاةٌ وَفَرِيَّةٌ يُغَوِّرُ بِهَا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَ قَالَ أَبُو مَرْغٍ يَكُنْ بِالنَّصِيحِ فِي الْمَوَاضِعِ الثَّلَاثَةِ مِنَ الْحَدِيثِ.

۶۶۲۸- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اسے میں رسول اللہ ﷺ تکریم لائے میں ایک دروازہ کے پیچھے چھپ گیا آپ نے ہاتھ سے مجھے تھپکا (پیار سے) اور فرمایا معاویہ کو بلا لا۔ میں گیا پھر لوٹ کر آیا اور میں نے کہا وہ کھانا کھاتے ہیں آپ نے پھر فرمایا معاویہ کو بلا لا میں پھر لوٹ کر آیا اور کہا وہ کھانا کھاتے ہیں آپ نے فرمایا نہ اس کا پیٹ نہ بھرے۔

۶۶۲۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَوَكَّرْتُ حَتَّى تَبَايَسَ قَالَ فَجَاءَ فَخَطَّابِي خَطَّابًا وَقَالَ ((اذْغُبْ وَادْغُ لِي مُعَاوِيَةَ)) قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي اذْغُبْ فَادْغُ لِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ ((لَا أَشْتَعِ اللَّهَ بَطْنَهُ)) قَالَ ابْنُ لُحَيْشٍ قُلْتُ لِأُمِّيَّةَ مَا خَطَّابِي قَالَ قَلْدَنِي قَلْدَةً.

۶۶۲۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ

(۶۶۲۸) یہ آپ نے عادی فرمایا جیسے اوپر گزر چکا حقیقت میں حق بات کے لیے کہہ انھوں نے آئے میں دیر کی اور چاہیے یہ تھا کہ کھانا چھوڑ کر آتے کہ قرآن مجید میں صاف موجود ہے بالیہا الذین امنوا استحبوا لله وللرسول اذا دعاهم لعلہا بحکم اور امام مسلم نے یہ خیال کیا کہ معاویہ بد دعا کے لائق نہ تھے اسی واسطے یہ حدیث اس باب میں لائے اور بعضوں نے اس کو مناقب معاویہ میں ذکر کیا ہے کیونکہ فی الحقیقت یہ ان کے لیے دعا ہوئی ہو جب آپ کے فرمانے کے کہ میں جس کے لیے بد دعا کروں تو اس کو قربت اور اجر اس کے لیے امام نسائی نے فراریج کے ہاتھ سے اسی حدیث پر ہد کائی جب انھوں نے خبر پر کہا کہ معاویہ کی غیبت میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی سو اس حدیث کے لا الشیعہ اللہ بطلہ۔

وَكَاثَتٌ مِّنْ أَفْهَامِهِمْ فَأَوَّلُ اللَّغْوِ بَلْعَنُ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ «لَيْسَ الْكُذَّابُ الَّذِي يَصْلُحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُولُ خَيْرًا وَيَنْصِي خَيْرًا» قَالَ إِنَّ شِهَابًا وَنَحْوَهُ أَسْمَعُ لِرُحْمَتِهِ فِي شَيْءٍ مِّمَّا يَقُولُ النَّاسُ كَذِبَ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ الْخُرْبُ وَالْإِسْلَامُ بَيْنَ النَّاسِ وَخَبِيرٌ رَّحِلٌ مَرَّتَهُ وَخَبِيرٌ لِّسَانُهُ وَخَبِيرٌ لِّسَانُهُ

۶۶۳۴- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابٍ يَهْدَى الْإِسْلَامَ بِثَلَاثٍ خَيْرٌ أَنِّي فِي خَبِيرٍ صَالِحٍ وَقُلْتُ وَنَحْوَهُ أَسْمَعُ لِرُحْمَتِهِ فِي شَيْءٍ مِّمَّا يَقُولُ النَّاسُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ بِيضٌ مَا مَعْلُومٌ يُؤْتِي مِنْ قَوْلِ بْنِ شِهَابٍ

۶۶۳۵- عَنْ الزُّهْرِيِّ يَهْدَى الْإِسْلَامَ بِثَلَاثٍ خَيْرٌ وَنَحْوُهُ خَيْرٌ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا مَعْلُومٌ

باب: تحريم النسيئة

باب: چغل خوری حرام ہے

۶۶۳۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ وَرَحِمَهُ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنْ مُحْسِنٌ ﷺ قَالَ آتَا «أَتَيْنَكُمْ مَا الْغَنَاءُ هِيَ النِّسِيئةُ الْفَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ وَإِنْ» مُحْسِنٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الرَّحُلُ

آجہ ہے اور یہ کہہ کر مذموم ہے جس سے ضرر ہو اور دلیل ان کی قول ہے حضرت ابراہیم کامل علیہ السلام کہو ہم اور انی مقیم انھا اھتھی اور متاری جو سب کا قول انکم لیسار لون اور انھوں نے کہا اس میں کسی کا خلاف نہیں ہے اور اگر کوئی عالم کسی شخص کو قتل کرنا چاہے اور وہ چھپا ہو ایک شخص کے پاس تو چھپانے والے کو جھوٹ بولنا وہ سب ہے کہ وہ نہیں جانتا کہ شخص کہاں ہے اور بعض علماء نے کہاں میں سے ہیں بھری کہ جھوٹ بولنا غفلت کی حالت میں درست نہیں اور یہ جھوٹ جو مذکور ہوئے بطریق قرآن ہیں اور تواریف نہ کذب مرتکب اور اصلاح کے لیے جھوٹ یہ ہے کہ ہر فرقہ کی طرف سے دوسرے فرقہ کو مذموم یا مہمی پانچواں اسی طریق لڑائی میں حلائیوں کے قہار اور دھرم گیارہ دوسرے دوسرے کوئی ایسے لڑنے کا سر دوار کے اور دین کا وہ کادہ جھوٹ درست ہے جو لادینا محبت کے واسطے کیا جائے نہ کہ ترو فریب جس سے کسی کی حق نگلی ہو وہ حرام ہے بالاجماع۔ (تووی)

(۶۶۳۶) یعنی جوں اور جھوٹوں کی فہرست میں اس کا نام بھی لکھا گیا ہے یا لوگوں کے دلوں پر اس کا اثر ہوتا ہے۔

يَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ صِدْقًا وَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ كَذِبًا۔
سچا لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بولا ہے یہاں تک کہ خدا کے نزدیک
جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔

بَابُ فَتْحِ الْكَذِبِ وَحُسْنِ الصَّدَقِ وَفَضْلِهِ
باب: جھوٹ بولنا برا ہے اور سچ بولنا اچھا ہے سچائی کی
فضیلت جھوٹ کی مذمت

٦٦٣٧- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ الصَّدَقُ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْحَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ صِدْقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ كَذِبًا))۔
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سچائی کی طرف راہ دکھاتا ہے اور نیکی کو لے جاتی ہے اور آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ خدا کے نزدیک سچا لکھ لیا جاتا ہے اور جھوٹ برائی کی طرف راہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم کو لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ خدا کے نزدیک جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔

٦٦٣٨- ترجمہ وہی جو اوپر گزر

٦٦٣٨- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ الصَّدَقُ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْحَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ صِدْقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ كَذِبًا))۔
ابی شیبہ فی روایتہ ((عَنْ النَّبِيِّ ﷺ))۔

٦٦٣٩- ترجمہ وہی جو اوپر گزر لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ حق کو لازم جانو اور جھوٹ سے بچو۔

٦٦٣٩- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَلَيْكُمْ بِالصَّدَقِ فَإِنَّ الصَّدَقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْحَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصَّدَقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدْقًا وَإِنَّا كُمْ وَالْكَذِبُ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذِبًا))۔

پہلوان وہ نہیں ہے جو کشتی میں غائب آئے پہلوان وہ ہے جو اپنے اوپر اختیار رکھے فصرہ کے وقت (یعنی زبان اس کے قابو میں ہے)۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَيْسَ الشَّيْطَانُ بِالصُّرْعَةِ إِنَّمَا الشَّيْطَانُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ جُنْدَ الْغَضَبِ))۔

۶۶۳۴- ترجمہ وہی جو لوہے کی گزروں

۶۶۴۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَيْسَ الشَّيْطَانُ بِالصُّرْعَةِ)) قَالُوا فَالشَّيْطَانُ أَتَمَّ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ جُنْدَ الْغَضَبِ))۔

۶۶۳۵- ترجمہ وہی جو لوہے کی گزروں

۶۶۴۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِسَبِيلِهِ۔

۶۶۳۶- سلیمان بن مرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ شخصوں نے گالی گلوچ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک کی آنکھیں لال ہو گئیں اور گلی کی رنگیں پھول گئیں آپ نے فرمایا مجھ کو ایک کلمہ معلوم ہے اگر یہ اس کو کہے تو اس کا فصرہ جاتا رہے وہ کلمہ یہ ہے اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وہ شخص یہ سن کر بولا کیا آپ سمجھتے ہیں میں دیوانہ ہوں (حقیقت میں دیوانہ تھا جب تو تکلم بات نہ سنی۔ نووی نے کہا شاید وہ منافق ہو گیا ہو یا جو خوف سخت گنوار ہو گا وہ بھی سمجھتا کہ اَعُوذُ بِاللّٰهِ صرف جنوں ہی کا علاج ہے)۔

۶۶۴۶- عَنْ مَكْنَنَ بْنِ مَرْدُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَبْ رَحْلَانِ جُنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمَلْ أَحَدُهُمَا نَحْمَةً وَتَضَيَّعَ أَوْدَاحُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنِّي لَأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الْبُيُّ بَعْدَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ)) فَقَالَ الرَّحْلُ وَهَلْ تَرَى بِي مِنْ جُنُونٍ قَالَ أَيْنَ فُلَانٍ فَقَالَ وَهَلْ تَرَى وَلَمْ تَذْكُرْ الرَّحْلُ۔

۶۶۳۷- ترجمہ وہی ہے جو لوہے کی گزروں اس میں یہ ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سن کر کہا کہ اس شخص سے بیان کیا (جو غصے ہو اٹھا) وہ بولا کیا تو مجھ کو بخیر سمجھتا کہ

۶۶۴۷- عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ مَرْوَةَ قَالَ اسْتَبْ رَحْلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَحَمَلْ أَحَدُهُمَا نَحْمَةً وَتَضَيَّعَ وَتَضَيَّعَ وَتَضَيَّعَ قَطْرَ بَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((إِنِّي لَأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَا عَنْهُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ)) فَقَامَ إِلَى الرَّحْلِ رَحْلُ مِمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَلَتَرَى مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَدًا قَالَ ((إِنِّي لَأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَا عَنْهُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ)) الرَّجِيمِ فَقَالَ لَهُ الرَّحْلُ أَمْسَحُوا نَرَأِي۔

۶۶۴۸- عَنْ الْأَشْعَثِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۶۶۴۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا

بَابُ خَلْقِ الْإِنْسَانِ خَلْقًا لَا

باب: انسان اس طرح سے پیدا ہوا کہ

يَتَمَالِكُ

اختیار نہیں رکھ سکتا

۶۶۴۹- عَنْ أَبِي رَاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَمَّا مَوَزَّ اللَّهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَفْرَكَهُ فَجَعَلَ إِبْلِيسَ لُطِيفٌ بِهِ يَنْظُرُ مَا هُوَ قَلَمًا رَأَى الْجَنُوفَ غَرَفَ أَنْهُ خَلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالِكُ.»

۶۶۴۹- اس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب پتلا بنا خدا نے آدم کا بہشت میں تو اس کو پڑا رہنے دیا حتیٰ کہ اس کا پڑا رکھنا چاہا تو شیطان نے اس کے گرد گھومتا اور اس کی طرف دیکھنا شروع کیا مگر جب اس کو خالی پیٹ دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ اس طرح پیدا کیا گیا ہے جو ختم نہ کئے گا (یعنی ثبوت اور غضب میں اپنے تئیں سنبھال نہ سکے گا یا دوسروں سے اپنے تئیں بچانہ سکے گا)۔ (تووی)

۶۶۵۰- عَنْ حَمَّادٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۶۶۵۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا

بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْوُجُوهِ

باب: منہ پر مارنے کی ممانعت

۶۶۵۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَحَدًا فَلْيَحْذِثِ الْوُجْهَ.

۶۶۵۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے منہ سے بچا رہے۔

۶۶۵۲- عَنْ أَبِي الزُّرَّادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: «إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ.»

۶۶۵۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

۶۶۵۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَحَدًا فَلْيَحْذِثِ الْوُجْهَ.»

۶۶۵۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

۶۶۵۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَحَدًا فَلَا يَلْعَنُ الْوُجْهَ.»

۶۶۵۴- ترجمہ جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو منہ پر طعن نہ کرے۔

۶۶۵۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

۶۶۵۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

(۶۶۵۱) ☆ اس کے منہ سے پھڑپھڑانے یعنی منہ پر مارنے سے منع ہے کہ منہ کی طرف سے بعض وقت حمل میں فخر آتا ہے اور کبھی عیب ہو جاتا ہے جو بد وقت نکلیں، چنانچہ اسی طرح چڑھائی یا غلامی کو ملنے کے وقت منہ پر مارنا چاہیے۔ (تووی)

(۶۶۵۵) ☆ تووی نے کہا یہ حدیث احادیث معانی میں سے ہے اور اس کا حکم کتاب الايمان میں وضاحت سے بیان ہو چکا ہے اور بعض علماء اس حدیث کی تاویل نہیں کرتے اور کہتے ہیں ہم ان پر ایمان لاتے ہیں کہ وہ حق ہیں اور ان کا ظاہری معنی مراد نہیں ہے بلکہ ایسے ہی

﴿وَفِي حَافِئِهِ مِنْ حَافِئِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَحْشَبِ الْوُجْهَ فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ)﴾
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے منہ سے پھارے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو اپنی صورت پر بنایا ہے۔

حق معنی مرد ہیں جو لڑائی سے خدا کی صفات ہونے کے اور یہ بھی مذہب ہے جمہور سلف کا اور اسی میں اعتقاد ہے اور سلاحتی ہے اور بعض اہل کی تاویل کرتے ہیں جیسی لائق ہے اللہ تعالیٰ کی تعزیر کے کیونکہ اس کے شش کوئی شے نہیں ہے باری نے کہا ہے حدیث ان الفاظ سے ثابت ہے اور بعضوں نے یوں روایت کیا ہے اللہ تعالیٰ نے آدم کو مردان کی صورت پر بنایا اور یہ لفظ اہل حدیث کے نزدیک ثابت نہیں ہے اور شاید یہ ظنی نقل یا لسانی ہے پیدا ہوئی باری نے کہا انھیں تھیں اس حدیث میں ظنی کی اور اس کو ظاہر پر چلنا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کی ایک صورت ہے لیکن اور صورتوں کی طرح نہیں اور یہ قول ظاہر القضا ہے اس واسطے کہ صورت سے ترکیب لازم آتی ہے اور ہر مرکب حادث ہے اور لفظ عزوجل حادث نہیں ہے تو صورت دار بھی نہیں ہو گا اور یہ قول ان کا جسم کی طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ جسم سے نہ اور اجسام کی طرح انھوں نے دیکھا کہ اہل سنت کہتے ہیں اللہ تعالیٰ شے ہے نہ اور اشیا کی طرح تو بدعا اور کہنے لگے وہ جسم ہے نہ اور اجسام کی طرح حالانکہ شے اور جسم میں بڑا فرق ہے شے حادث کو حقیقی نہیں ہے اور جسم و صورت ترکیب کو حقیقی ہیں اور ترکیب سے حادث لازم آتا ہے اور تعجب ہے انھیں تھیں سے کہ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کی صورت ہے نہ اور صورتوں کی طرح حالانکہ ظاہر حدیث کا انگریز اسے یہ معنوں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو اپنی صورت پر بنایا اور دونوں صورتیں ظہور ہوئیں ایک دوسرے کی بھری کہنا کہ اس کی صورت اور صورتوں کی طرح نہیں تھی تا قیاس ہے اور ان سے کہا جائے گا کہ صورت ہے نہ اور صورتوں کی طرح اس سے کیا مراد ہے اگر یہ غرض ہے کہ دو مرکب نہیں ہے تو صورت نہ ہونی چھوڑنا اس صورت میں یہ لفظ ظاہر ہے نہ اور تاویل ہو گئی اور اختلاف کیا ہے علماء نے اس کی تاویل میں بعض کہتے ہیں ضمیر صورت میں اس شخص کی طرف بھرتی ہے جس کو مار ڈالی تو مطلب صاف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو اس شخص کی صورت پر بنایا تھا اور بعضوں نے آدم کی طرف بھرتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم کو بنایا اس کی صورت پر یعنی آدم کی صورت پر اور یہ تاویل ضعیف ہے اور بعضوں نے کہا ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف بھرتی ہے اور اضافت تخریف اور اختصاص کے لیے جیسے کہتے ہیں واللہ تعالیٰ کا اور کہہ کو بیت اللہ کہتے ہیں واللہ اعظم بالصواب۔

مخرج کہتا ہے کہ یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے جیسے اور احادیث صفات اور اس کے ظاہر کی معنی ہیں اور اہل اہل بیت نے اور ہم تاویل نہیں کرتے سلف کا یہی مذہب ہے اور امام نووی نے جو ظاہر معنی کی نقل کی اس سے ظاہر خلاف کی نقلی سنوڑ ہے جو حلقہ قات سے خاص ہے نہ کہ ظاہر معنی لغوی اور نہ یہ نقل لفظ ہے اور اجتہاد میں لامتناہی ہم نے اعلم سلف کے بہت قول نقل کئے ہیں جو کہتے ہیں احادیث صفات ظاہر پر محمول ہیں اور باری کا اعراض میں تشبیہ پر لفظ ہے اس لئے کہ وہ صورت جو پروردگار کی ہے ایسی ہی ہے جیسے پروردگار خود یا اس کا سبب یا صراحتاً کہ یا قدم جیسے انھیں اشیاء سے ترکیب لازم نہیں آتی دینے صورت سے بھی لازم نہیں آتی اور جسم کا لفظ خداوند تعالیٰ پر احادیث میں نہیں آیا پس ہم کیونکر اپنے دل سے اطلاق کریں گے اور ہم جسم کی نقلی بھی نہیں کرتے اس لیے کہ جو صفت پروردگار کے لیے نہیں آتی اس کا ثابت اور اس کی نقلی دونوں ہیں دلیل ہیں اور جسم کی نقلی اگر اس وجہ سے ہے کہ اس سے حادث یا ترکیب لازم آتی ہے تو اور صفات سے بھی جیسے اہل اجتہاد صحت کرتا آجاتا نہ متناہی متناہی صفات سے بھی لازم آتی ہے حالانکہ ان صفات کے ثبوت پر اہل سنت کا اجماع ہے اب یہ اعراض باری کی کہ جب صورت اللہ تعالیٰ کی لا کا تصور ہوئی تو آدم اس کی صورت پر کیونکر ہو گئے تا نکھی سے ہے کس لیے کہ یہ تشبیہ صرف اطلاق لفظ میں ہے نہ کہ مراد اور حقیقت میں جیسے کوئی کہے اللہ بھی ستارہ آدمی بھی ستارہ اللہ کا بھی ہاتھ ہے آدمی کا بھی ہاتھ ہے اور یہ تشبیہ در حقیقت تشبیہ نہیں ہے بلکہ صرف اشعار کا لفظ ہے حدیث میں یہاں اس کو کاف تشبیہ سے تعبیر کیا اور نہ یہ حدیث لیس کھٹلہ ضعیف ہے

۶۶۵۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے منہ سے چارہ (یعنی منہ پر نہ مارے)۔

باب: جو شخص لوگوں کو ناحق ستاوے

اس کا عذاب

۶۶۵۷- ہشام بن حکیم بن حزام شام کے ملک میں کچھ لوگوں پر گزروے وہ صحابہ میں کھڑے کئے گئے تھے اور ان کے سروں پر تیل ڈالا گیا تھا انھوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا ہر کاری محمول دینے کے لیے ان کو سزا دی جاتی ہے انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ عذاب کرے گا ان لوگوں کو جو دنیا میں لوگوں کو عذاب کرتے ہیں (یعنی ناحق تو اس میں وہ عذاب داخل نہیں ہے جو نہ لیا تھا یا تعزیرات)۔

۶۶۵۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ وہ عجم کے لشکار تھے اور تیل ڈالنے کا ذکر نہیں ہے۔

۶۶۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِيذَا قَاتِلَ أَحَدُكُمْ أَحَدَهُ فَلْيَحْشَبِ الْوَجْهَ))

بَابُ الْوَجْهِ الشَّيْءُ لِمَنْ عَذَّبَ النَّاسَ بِغَيْرِ حَقٍّ

۶۶۵۷- عَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنْ أَحَدٌ عَذَّبَ النَّاسَ يَتَعَذَّبُونَ فِي الدُّنْيَا))

۶۶۵۸- عَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنْ أَحَدٌ عَذَّبَ النَّاسَ يَتَعَذَّبُونَ فِي الدُّنْيَا))

۶۶۵۹- عَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنْ أَحَدٌ عَذَّبَ النَّاسَ يَتَعَذَّبُونَ فِي الدُّنْيَا))

۶۶۵۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں انتہا یہ ہے کہ ان دونوں حاکم وہاں کا عمیر بن سعد تھا جو اہل فلسطین کا (فلسطین کہتے ہیں بیت المقدس اور اس کے اطراف کے شہروں کو) ہشام بن حکیم اس کے پاس گئے اور یہ حدیث بیان کی اس نے عجمیوں کو چھوڑ دیے گئے۔

اس کے مخالف ہو جائے گی امام شریعت نے اس حدیث میں علی صورت کی عمیر آدم کی طرف پھیری ہے اور ایک قول یہ بھی لکھا ہے کہ صورت سے صفت مراد ہے یہ تو اہل کچھ نہیں ہے اس لیے کہ ایسی جہازات سے حدیث کا مضمون خراب ہو جائے اور وہ یہ نہ مانے کی کوئی وجہ نہیں ملتی سر اہل ایمان میں علامہ ابو نعیم نے فرمایا کہ راجح طریقہ سلف یہ ہے یعنی جاری کرنا ان احادیث کا اپنے ظاہری معنی پر بغیر تاویل اور تفسیل اور تکلیف اور حشیش کے اور اس میں کوئی قہاست نہیں ہے۔ واللہ اعلم

۶۶۶۰- ترجمہ دی ہے اس میں یہ ہے کہ ہشام بن حکیم نے ایک شخص کو دیکھا جو شخص کا حاکم تھا وہ کاشکاروں کو دھوپ میں عذاب دے رہا تھا یہ دینے کے لیے۔

باب : مجمع میں ہتھیار لے جاوے تو اس کی احتیاط رکھے

۶۶۶۱- جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص حیر لے کر مسجد میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی پیکانوں کو پکڑ لے۔

۶۶۶۲- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ایک شخص مسجد میں حیر لے کر آیا ان کی پیکانیں کھولے ہوئے آپ نے فرمایا ان کی پیکانیں قدام لے تاکہ کسی مسلمان کو چرہ نہ لگے۔

۶۶۶۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ایک شخص کو حیر بانٹا تھا مسجد میں کہ حیر لے کر جب نکلے تو ان کی پیکان قدام لیا کرے۔

۶۶۶۴- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے مسجد یا بازار میں گزرے اور ہاتھ میں حیر ہوں تو چاہے کہ ان کے گانے اپنے ہاتھ میں پکڑ لے پھر گانے پکڑ لے پھر گانے پکڑ لے (جس پر فرمایا تاکید کے لیے) ابو موسیٰ نے کہا کہ قسم خدا کی ہم نہیں مرے یہاں تک کہ ہم

۶۶۶۰- عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّهَيْرِ أَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ وَجَدَ رَجُلًا وَقَعَدَ عَلَى جِذْعٍ يُضْمَرُ نَاسًا مِنَ الْبُطَيِّ فِي أَهَاءِ الْحَرَمِ فَقَالَ مَا هَذَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ اللَّهَ يُغْذِبُ الَّذِينَ يُغْذِبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا)).

بَابُ أَمْرِ مَنْ مَرَّ بِسِلَاحٍ فِي مَسْجِدٍ أَوْ سَوْقٍ أَوْ غَيْرِهِمَا مِنَ التَّوَاصِعِ الْخَبَائِعِ لِلنَّاسِ أَنْ يُضْمِلَتْ بِصَالِحِهَا

۶۶۶۱- عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ مَرَّ رَسُولُ فِي الْمَسْجِدِ بِهِمْ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَضْمِلْ بِصَالِحِهَا)).

۶۶۶۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِأَسْهُمٍ فِي الْمَسْجِدِ فَذَاقَ الْبُطَيِّ فَعَلَّاهُ فَأَمَرَ أَنْ يَأْخُذَ بِصَوْلِهَا حَتَّى لَا يَغْلِبَ سَمْلُهَا.

۶۶۶۳- عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَضْطَرُّ بِالْقَلْبِ فِي الْمَسْجِدِ أَنْ لَا يَمُرَّ بِهَا إِنَّا وَهَرُ أَجَدَ بِصَوْلِهَا وَقَالَ إِنَّ رُمْحَ كَانَ يَضْطَرُّ بِالْقَلْبِ.

۶۶۶۴- عَنْ أَبِي مُوسَى وَصَحَّيْهِ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّمَا مَرَّ أَخَذْتُمْ فِي مَجْلِسٍ أَوْ سَوْقٍ وَيَبْدُو نَظْرًا فَلْيَأْخُذْ بِصَالِحِهَا ثُمَّ لْيَأْخُذْ بِصَالِحِهَا)) قَالَ أَبُو مُوسَى وَاللَّهِ مَا مَنَّا حَتَّى نَسْتَأْذِنَا

(۶۶۶۱) ☆ ان کی پیکانوں کو پکڑ لے تاکہ کسی کو حمد نہ پہنچے خودی نے کہا جس سے ضرر کا حال اواس کا یہی حکم ہے اور اسے دُعا میں بخدا دی جا چکی ہے جس میں ہر کر لے جاتا ہے۔

بَعَثْنَا فِي وَحُورٍ بَعْضِي. نے حیر کو لکھا ایک دوسرے کے منہ پر (یعنی آپس میں لڑ۔ اور رسول اللہ کے ارشاد کے خلاف کیا)۔

۶۶۶۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۶۶۵- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي مَوْقِفِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُثْبِتْ عَلَى بَصَالِهَا بِكَفِّهِ أَوْ يُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا بِشَيْءٍ أَوْ لَوْ كَانَ لِيَقْبِضَ عَلَى بَصَالِهَا))

باب: کسی مسلمان کو ہتھیار سے ڈرانے کی ممانعت
۶۶۶۶- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے بھائی کو لوہے سے ڈرے (یعنی ہتھیار سے) اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں جب تک اس سے باز نہ آئے اگرچہ وہ اس کا سکا بھائی ہو (اور اس کا دارنا ستھور نہ ہو لیکن صرف ڈرانے میں اتنا بڑا گناہ ہے۔ معاذ اللہ)

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ بِالسَّلَاحِ إِلَى مُسْلِمٍ
۶۶۶۶- عَنْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَشَارَ إِلَى أَخِيهِ بِمُحَدِّدَةٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتَّى يَذْهَبَ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَالْمَوَدَّةُ))

۶۶۶۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۶۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَنْبُوهِ. ۶۶۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَذْكُورَ أَخَا بَرٍّ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ بِالسَّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَنْبِرِي أَحَدُكُمْ لَعْنُ الشَّيْطَانِ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقْبِضُ فِي حُمْقَةٍ مِنْ النَّارِ))

۶۶۶۸- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو نہ دھمکاوے ہتھیار سے معطوم نہیں شیطان اس کے ہاتھ کو ڈنگا دے (اور ہاتھ جل جاوے) پھر جہنم کے گڑھے میں جاوے۔

باب: رلو میں سے موڑی چیز ہٹانے کا ثواب

بَابُ فَضْلِ إِزَالَةِ الْإِدْأَى عَنِ الطَّرِيقِ
۶۶۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يَتَخَصَّ رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ عُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَذَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغُفِرَ لَهُ))

۶۶۶۹- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا کہ ایک شخص راہ میں جا رہا تھا اس نے راہ پر ایک شولہ دیکھی کانٹوں کی تو اس کو سر کا دیا اللہ تعالیٰ نے اس کی نیکی کو قبول کیا اور اس کو بخش دیا (تو وہ نے کہا مسلمانوں کو ہر ایک طرح کا گناہ دینے میں یہی ثواب ہے)۔

۶۶۷۰- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آپ نے فرمایا ایک شخص نے راہ میں کانٹوں کی ڈھلی دیکھی تو کہا قسم خدا کی میں

۶۶۷۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَرَّ رَجُلٌ بِعُصْنِ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ

اس کو ہٹا دوں گا مسلمانوں کے آنے جانے کی راہ سے تاکہ ان کو تکلیف نہ ہو اللہ تعالیٰ نے اس کو جنت میں داخل کیا۔

۶۶۷۱- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جنت میں ایک شخص کو حبسے لڑاتے دیکھا جس نے ایک درخت کو راہ میں سے کاٹ دیا تھا جس سے تکلیف ہوتی تھی لوگوں کو۔

۶۶۷۲- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک درخت مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا ایک شخص آیا اور وہ درخت کاٹ ڈالا اور جنت میں گیا۔

۶۶۷۳- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے میں نے عرض کیا اے نبی اللہ کے مجھ کو کوئی بات ایسی بتائیے جس سے فائدہ اٹھاؤں آپ نے فرمایا مسلمانوں کی راہ سے کوڑا ہٹا دے۔

۶۶۷۴- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نہیں جانتا شاید آپ کی وفات ہو جائے اور میں آپ کے بعد زخمی رہوں تو کوئی بات ایسی بتائیے جس سے اللہ تعالیٰ مجھ کو قلعہ دیوے آپ نے فرمایا ایسا کر ایسا کر راہی بھول گیا اور حکم کیا ایذا دینے والی چیز کو راہ سے ہٹانے کا۔

باب: جو جانور سستا نہ ہو اس کو تکلیف دینا حرام ہے جیسے بلی کو

۶۶۷۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک عورت کو عذاب ہوا ایک بلی کے لیے جس کو اس نے قید کیا تھا یہاں تک کہ دوسری بھر وہ عورت جہنم میں گئی۔ اس عورت نے اس بلی کو نہ کھانا دیا نہ پانی قید میں اور نہ چھوڑا کہ زمین کے کیڑوں کو کھاتی۔

۶۶۷۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرل

۶۶۷۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ اس بلی کو

طَرِيقَ قَدَّارٍ وَاللَّهُ لَأَنْتَحِينَ هَذَا عَنْ الْمُسْلِمِينَ لَا يُؤْذِيهِمْ فَأَذْهَبَ الْجَنَّةَ))

۶۶۷۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَطْلُبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ فَيَقْطَعُهَا مِنْ طَهْرِ الطَّرِيقِ كَأَنَّهُ تَوَذَّى النَّاسَ))

۶۶۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنْ شَجَرَةٌ كَانَتْ تَوَذَّى الْمُسْلِمِينَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَطَعَهَا فَذْخَلَ الْجَنَّةَ))

۶۶۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلَّمَنِي شَيْئًا أَنْتَفِعَ بِهِ قَالَ ((اعْرِضِ الْإِذَى عَنِ الْمُسْلِمِينَ))

۶۶۷۴- عَنْ نَزْوَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَفْرِي لِنَفْسِي أَلَّا تَنْهَيْنِي وَتَكْفِي بَعْدَكَ فَرَوْضِي شَيْئًا يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اْعْمَلْ كَذَا فَعَمَلْ كَذَا أَبُو بَكْرٍ نَسِيَهُ وَكَبُرَ الْإِذَى عَنِ الطَّرِيقِ

باب: تعزیریم تغذیب الہرۃ ونحوہا من الحيوان الذی لا یؤذی

۶۶۷۵- عَنْ عَلِيٍّ عَنِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَّمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((غَذَيْتُ امْرَأَةً فِي هِرَّةٍ سَجَنَتِهَا حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلْتُ فِيهَا الْإِنْسَانُ لَا هِيَ أَطْعَمَتْنِي وَتَقَفَتْنِي إِذْ هِيَ حَسْبَتْنِي وَلَا هِيَ تَرَكَّتْنِي فَأَكُلُ مِنْ حَشَائِشِ الْأَرْضِ))

۶۶۷۶- عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِ جَوَابِيَةً

۶۶۷۷- عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

((عَذَّبَتْ امْرَأَةً فِي بَيْتِهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَنْصِفْهَا تَأْكُلُ مِنْ عَشَائِ الْمَرْحُومِ)).

۶۶۷۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرے۔

۶۶۷۹- عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ یقول: ((عَذَّبَتْ امْرَأَةً النَّارَ مِنْ جَوَارِ بَيْتِهَا اَوْ جِرَّتْ رِبَطُهَا فَلَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ اَسْقَتْهَا تُوَفِّرُ مِنْ عَشَائِ الْمَرْحُومِ حَتَّى مَاتَتْ هَوْنًا)).

۶۶۷۹- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک عورت دوزخ میں گئی ایک بلی کے سبب سے جس کو اس نے ہانک دیا تھا پھر نہ اس کو کھانا پانہ چھوڑا کہ دوزخ میں کے کیزے چپاتی یہاں تک کہ دہلی ہو کر مر گئی۔

باب: غرور کرنا حرام ہے

بَابُ تَحْرِيمِ الْكِبْرِ

۶۶۸۰- ابو سعید خدری اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عزت پروردگار کی تلاش ہے اور بزرگی اس کی چادر ہے (یعنی یہ دونوں اسکی صفیں ہیں) پھر پروردگار فرماتا ہے جو کوئی یہ دونوں صفیں اختیار کرے میں اس کو عذاب دوں گا۔

۶۶۸۰- عَنْ ابی سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ وَابِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَابِیْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْبُغْؤُ إِزَارَةٌ وَالْكِبْرِيَاءُ رِثَاةٌ فَمَنْ بَغَا رِغْبِي عَذَّبْتُ)).

باب: اللہ کی رحمت سے کسی کو ناامید کرنا

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَقْيِيطِ الْإِنْسَانِ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالَى

حرام ہے

رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالَى

۶۶۸۱- جذب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص بولا قسم اللہ کی اللہ تعالیٰ فلاں کو جیسنے کا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کون ہے وہ جو قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کو نہ بخشوں گا میں نے اس کو بخش دیا اور اس کے (جس نے قسم کھائی تھی) اعمال انکو کر دیے۔ (بخاری)۔

۶۶۸۱- عَنْ جَنْدَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَ ((أَن رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ هَذَا الَّذِي يَقَالِي عَلَيَّ أَن لَّا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ فَنَهَى فَنُفِيتَ لِفُلَانٍ وَأَسْخَفْتُ عَمَلَكَ)) أَوْ كَمَا قَالَ.

(۶۶۸۰) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے غرور پر ختم وہی نکلے گا کہ غرور حرام ہے اور یہ مفت خاص پروردگار کی ہے۔

مر اور اوسند کسریا و منی کہ ملکش قدیم سست و فائش غنی

(۶۶۸۱) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے اہل حدیث کا یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو بے قہر کے بھی کچھ معاف ہو سکتے ہیں اور معجزہ کے اس حدیث سے دلیل نکالی ہے کہ کبار سے اعمال صاف جہ ہو جائے ہیں اور اہل حدیث کا یہ ثابت ہے کہ اعمال صرف کفر سے جہا ہوئے ہیں اور اس حدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اس کی نمایاں برائیوں کے سامنے کر گئیں یا اس نے اور کوئی کام ایسا کیا ہو گا جس سے وہ کافر ہو گیا ہو گا یا یہ حکم انکی باتوں کے لیے تھا بھی

باب: نالتوانوں اور گناہ کی فضیلت

۶۱۸۲- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہت لوگ پریشان ہل خلد آلودہ دروازوں پر سے دھکیلے ہوئے ایسے ہیں کہ اگر خدا کے احکام پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھیں تو خدا ان کی قسم کو سچا کر دے۔

باب: یہ کہنا منع ہے کہ لوگ تباہ ہوئے

۶۱۸۳- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی یہ کہے کہ لوگ تباہ ہوئے (خدا سے اپنے تئیں عہد جان کر جو انہیں پیارے سے دین کی خرابی پر کہے تو منع نہیں ہے) تو وہ خود سب سے زیادہ تباہ ہونے والا ہے۔

۶۱۸۴- ترجمہ دینی جو گزرد

باب: ہمسائے کا حق

۶۱۸۵- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمیشہ جبرئیلؑ مجھ کو نصیحت کرتے رہے ہمسائے کے ساتھ سلوک کرنے کی یہاں تک کہ میں سمجھا کہ وہ ہمسایہ کو وارث بنادیں گے۔

۶۱۸۶- ترجمہ دینی جو گزرد

۶۱۸۷- ابن عمرؓ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

باب فضل الصَّغْفَاءِ وَالْحَامِلِينَ

۶۱۸۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((رُبُّ أَفْضَلِ مَنفُوعٍ بِالْأَوَامِبِ لَوْ أَفْسَمَ عَلَى اللَّهِ تَابِرَةً))

بابُ النَّهْيِ عَنْ قَوْلِ هَلَكَ النَّاسُ

۶۱۸۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَفْضَلُ أَفْضَلُهُمْ)) قَالَ أَوْ يَسْتَقِ لَأُفْرِقَ أَفْضَلُهُمْ بِالْمَنْسِبِ لَوْ أَفْضَلُهُمْ بِالرَّفْعِ.

۶۱۸۴- عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي سُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ:

بابُ الْوَصِيَّةِ بِالْجَارِ

۶۱۸۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِيهِ بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ يَمُوتُ))

۶۱۸۶- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۶۱۸۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ

(۶۱۸۴) یعنی بعض بندگان خدا کا ہر کے تو ایسے ذلیل اور بے ہیں کہ کوئی بد وقت نہ نہ کرنا ہونے دے اور ہاں کے ایسے صاحب ہیں کہ خدا اجل جلیل کو بھی خاطر دے ایستادہ رہتا ہے اس حدیث سے دو فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ کسی مسلمان بد جوار کو تحریر نہ جانے فائدہ دین چاہا اور احکاماتِ عکس تو چھوڑنی کہ دینی گروہوں سے ہوا

مگر یہ بھی نہ چاہیے کہ خلاف شرع تقیروں کو بلی اور قطبِ مہم کی طرف اٹھ کر اسے اس حدیث سے اس حدیث میں بعض پریشان سو ناگواروں کو محمول فرمایا اور یہ نہیں فرمایا کہ شراب خور یا بد کیا بیجاک پیے والے لازمی منہ سے بھی ایسے ہوتے ہیں دوسرا فائدہ یہ کہ ایمان کے ساتھ ناگوار اور گناہی حق تعالیٰ کو پسند ہے۔ (تھکالا خیار)

(۶۱۸۵) یعنی یہاں تک ہمسائے کے ساتھ احسان کرنے کی تاکید کی کہ میں سمجھا کہ ایک ہمسایہ دوسرے ہمسائے کا وارث ہو جائے گا اس حدیث میں حق مسلمان کی نہایت تاکید ہے۔

اللہ ﷻ ((مَا زَالَ جَبْرِئِلُ يُوصِيهِ بِالْخَيْرِ حَتَّى طَلَسَتْ أَنَّهُ سَوْرَةٌ))۔

۶۶۸۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا ابوہریرہ جب تو گوشت پکاوے تو شورہ پاؤ رکھ اور خیال رکھ اپنے ہمسایوں کا۔

۶۶۸۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا أَيُّهَا خُوْ إِذَا طَبَخْتَ مَرْقَةً فَاتَّخِذْ مَاءَهَا وَمَاخِذَ جِيرَانِكَ))۔

۶۶۸۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے دوست نے مجھ کو وصیت کی کہ جب گوشت پکاوے تو شورہ پاؤ رکھ اور اپنے ہمسایہ کے گھر والوں کو دیکھ ان کو اس میں سے (چائے) دوست سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

۶۶۸۹- عَنْ أَبِي خُوْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا طَبَخْتُ مَرْقَةً فَاتَّخِذْ مَاءَهَا ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ بَيْتِكَ مِنْ جِيرَانِكَ فَأَصِيبْهُمْ مِنْهَا بِمَغْرُوفٍ))۔

باب: ملاقات کے وقت کشادہ پیشانی سے ملنا
۶۶۹۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا احسان اور نیکی کو کم مت سمجھ (یعنی ثواب سے غالی نہیں) اور بھی ایک احسان ہے کہ اپنے بھائی سے ملے کشادہ پیشانی کے ساتھ
باب: اچھے کام میں سفارش کرنا مستحب ہے

باب اسْتِجَابِ حَلَّاقَةِ الْوَجْهِ عِنْدَ الْمَلَأَاءِ
۶۶۹۰- عَنْ أَبِي خُوْ قَالَ قَالَ لِي قَسِيْرٌ مِّنْكُمْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَحْفِرَنَّ مِنَ الْمَغْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنَّ تَلْقَى أَحَدًا بِرُجُوْ طَلْقٍ))۔

۶۶۹۱- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی حاجت لے کر آتا ہے تو آپ اپنے ساتھیوں سے فرماتے سفارش کرو تم کو ثواب ہو گا اور اللہ تعالیٰ تو اپنے بند کی زبان پر وہی حکم کرے گا جو چاہتا ہے۔

بَابِ اسْتِجَابِ الشَّفَاعَةِ لِمِمَّا لَيْسَ بِحَرَامٍ
۶۶۹۱- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ حَلَّابٌ حَاجِبٌ أَقْبَلَ عَلَى حُلَّتَيْهِ فَقَالَ ((اسْتَغْفِرُوا فَلَنْ يُخْرَجُوا وَتُفْضِيَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيٍّ مَا أَحَبَّ))۔

باب: نیک صحبت کا حکم

بَابِ اسْتِجَابِ مُجَالَسَةِ الصَّالِحِينَ
۶۶۹۲- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ

۶۶۹۲- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نیک مصاحب اور بد مصاحب کی مثال ایسی ہے جیسے مٹکا

(۶۶۹۱) ☆ یعنی میں تو ہی کروں گا جو حق ہے لیکن تم اپنا ثواب خدا کے ساتھ کر دو تو میں نے کتنا عجب سمجھا ہے! شہادہ و ماکہ اور نفس کے پاس درست ہے اگرچہ ظلم روکنے کے لیے باسرا کو معاف کرنے کے لیے یا کسی کو کچھ دلوانے کے لیے ہو لیکن حد و حد میں سفارش حرام ہے اسی طرح حق کرنے کے لیے۔

(۶۶۹۲) ☆ یعنی مٹکا کے پاس جو کوئی بیٹھے تو فائدہ سے غالی نہیں اگر مٹکا غریب ہے تو خوشی ہو سکتی ہے مثلاً نیک شخص کی ہے کہ عالم درویش یا حکیم کی صحبت میں کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہو تا ہے اور بھلی بھونکے والا بد شخص کی طرح ہے بد کی صحبت میں نقصان ضرور ہوتا

بیٹے والے اور بھئی دھونکنے والے کی ملک والا تو تجھے بوجھ دے گا (تجھ کے طور پر سونگھنے کے لیے) کیا تو اس سے خریدے گا یا تو اس سے اچھی خوشبو پائے گا اور بھئی چونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلادے گا یا بری بو تجھ کو سونگھنی پڑے گی۔

باب: نبیوں کے پالنے کی فضیلت

۶۶۹۳- ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک عورت آئی اس کی دو بیٹیاں اس کے ساتھ تھیں اس نے مجھ سے سوال کیا میرے پاس کچھ نہ تھا ایک گجور تھی وہی میں نے اس کو دے دی اس نے وہ گجور لے کر دو ٹکڑے کئے اور ایک ایک ٹکڑا دونوں بیٹیوں کو دیا اور آپ کچھ نہ کھایا پھر اٹھی اور چلی بعد اس کے رسول اللہ تعریف لائے میں نے اس عورت کا حال آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا جو جگہ ہو بیٹیوں میں (یعنی اس کی بیٹیاں ہوں) پھر وہ ان کے ساتھ نیکی کرے (ان کو پالے دین کی تعلیم کرے ایک شخص سے نکاح کر دے) تو وہ قیامت کے دن اس کی آڑ ہوں گی جہنم سے۔

۶۶۹۴- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک فقیر نبی میرے پاس آئی اپنی دو بیٹیوں کو لیے ہوئے میں نے اس کو تین گجور دیں اس نے ہر ایک بیٹی کو ایک ایک گجور دی اور تیسری گجور کھانے کے لیے منہ سے نکالی اسے میں اس کی بیٹیوں نے (دو گجور بھی مانگی کھانے کو) اس نے اس گجور کے جس کو خود کھانا چاہتی تھی دو ٹکڑے کئے مجھے یہ حال دیکھ کر تعجب ہوا میں نے جو اس نے کیا تھا رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس سبب سے اس کے لیے جنت واجب کر دی یا

السَّوَاءُ تَخَابَلِ الْمُسْكُ وَنَافِخِ الْكُفْرِ فَخَابِلِ الْمُسْكُ إِمَّا أَنْ يَخْتَلِكَ وَإِمَّا أَنْ تَنَافُجَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخِ الْكُفْرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ يَتَانِكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً۔

بَابُ فَضْلِ الْإِحْسَانِ إِلَى النَّبَاتِ

۶۶۹۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَدَّيْهِ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَأَلَنِي قَلَمٌ تَجِدَ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاصِدَةً فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَأَخَذَتْهَا فَقَسَمَتْهَا تَيْنِ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا لَمْ أَكُنْتُ فَمَرَحَتْ وَابْتِغَاهَا فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَذَتْهُ حَبِيبَتُهَا فَقَالَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ ابْتِغَاهَا مِنْ النَّبَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِمْ كُنْ لَهُ بَنُوًا مِنْ النَّارِ))۔

۶۶۹۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَدَّيْهِ مِسْكِيَّةٌ تَخْبُلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا فَأَعْطَتْهُمَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ يَدِي فِيهَا تَمْرَةً لِأَكَلِهَا فَاسْتَعْطَمَتْهَا ابْتِغَاهًا فَلَمَّتْ الْفَتْرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُرِيدُ أَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا فَأَعْطَسِي شَأْنَهَا فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((إِنْ اللَّهُ لَفِي أَوْجِبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ أَوْ أَهْلُهَا بِهَا مِنْ))۔

جو ہو تا ہے اگر بدگئی نہ دیکھے جب بھی اس کا اثر ضرور ہو تا ہے اور اسے اور جہ سے کہ نیکی اور عبادت کی لذت کم ہو جاتی ہے نووی نے کہا اس حدیث سے یہ لڑاکا حکم پاک ہے اور اس پر رد کیا ہے علماء کا نہیں شیعوں سے اس کی نہایت استغناء ہے اور ان کا قول باطل ہے حدیث سے اور اہل علم سے اور ہمیشہ مسلمان ملک لگاتے ہوئے آئے اور بیچتے ہوئے۔ اچھی مختصراً

النار».

اس کو جہنم سے آزاد کر دیا۔

۶۶۹۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمٌ الْجَنَّةُ أَنَا وَهُوَ)) وَهُمْ أَصَابِعُهُ.

۶۶۹۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دو لڑکیوں کو پالے ان کے جوان ہونے تک قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح سے آویں گے اور آپ نے اپنی انگلیوں کو غایا (یعنی میرا اس کا ساتھ ہوگا قیامت کے دن مسلمان کو چاہیے کہ اگر خود اس کی لڑکیاں ہوں تو خیر ورنہ دو یتیم لڑکیوں کو پالے اور جو ان ہونے پر ان کا نکاح کر دے تاکہ حضرت کا ساتھ اس کو نصیب ہو۔

باب: جس شخص کا بچہ مرے اور وہ صبر کرے

بابُ لِفَتَىٍّ مَنِ يَمُوتُ لَهُ وَلَدٌ فَحَصْبَةُ ۶۶۹۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَمُوتُ لِأَخِيٍّ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ قَسَمَهُ النَّارُ إِلَّا تَجَلَّهَ الْقَسَمُ)).

۶۶۹۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس مسلمان کے تین بچے مر جائیں اس کو جہنم کی آگ نہ لگے گی مگر قسم اٹانے کے لیے (یعنی اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو دو لڑکے نہ مگر اس وجہ سے اس کا بھی گزرو لڑکے پر ہے ہوگا ہمارا کسی طرح عذاب نہ ہوگا۔)

۶۶۹۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر۔

۶۶۹۷- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ مَعْلُومٍ وَبِغَيْرِ خَلِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ فِي حَدِيثِهِ شُعْبَانُ ((فَلْيَجِ الْنَّارُ إِلَّا تَجَلَّهَ الْقَسَمُ)).

۶۶۹۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری عورتوں سے فرمایا تم میں سے جس کے تین لڑکے مر جائیں اور وہ خدا کی رضا مندی کے واسطے صبر کرے تو جنت میں ہونے کی ایک عورت ہوگی یا رسول اللہ ﷺ اگر دو بچے مر جائیں آپ نے فرمایا وہی سہ۔

۶۶۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَمُوتُ مِنَ الْإِنْسَانِ ثَلَاثٌ لَا يَمُوتُ لِأَخِيٍّ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ قَسَمَهُ إِلَّا دَخَلَتْ الْجَنَّةَ ((فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُمْ أَوْ اثْنَيْنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ)) (أَوْ اثْنَيْنِ)).

۶۶۹۹- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ساری باتیں آپ کی مروی بنا کرتے ہیں تو ہمارے لیے بھی ایک دن مقرر کیجئے جس دن ہم آپ کے پاس آیا کریں اور آپ ہم کو وہ باتیں

۶۶۹۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ الرَّجُلَانِ بِحَدِيثِكَ فَأَخْلَعْنَا قُلُوبَنَا فَتَسْلِكُ بَوْمًا نَأْتِيكَ بِهِ نَعْلَمُ مِمَّا عَلَّمَنَا اللَّهُ قَالَ

سکا دیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائیں آپ نے فرمایا: چھا فلاں دن تم جمع ہونا وہ جمع ہوئیں رسول اللہ کن کے پاس تشریف لائے پھر فرمایا تم میں سے جس عورت نے اپنے آگے تین بچے پیچھے (یعنی تین بچے اس کے مرگے) تو وہ اس کی آڑ ہو جائیں گے جہنم سے ایک عورت بولی اور دو بچے دو بچے دو بچے آپ نے فرمایا اور دو بچے دو بچے دو بچے (یعنی ان کا بھی یہی حکم ہے)۔

۶۷۰۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ دو تین بچے یا نہ ہوئے ہوں۔

۶۷۰۱- ابو حسان سے روایت ہے میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا میرے دو بیٹے مر گئے تو تم مجھ سے حدیث نہیں بیان کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جس سے ہمارا دل خوش ہو انہوں نے کہا اچھا چھوٹے بچے تو جنت کے کیزے ہیں (یعنی جنت سے جہان ہوں گے جیسے پانی کا کیزا پانی سے جدا نہیں ہوتا) وہ اپنے باپوں سے ملیں گے یا ماں باپ سے اور ان کا کیزا پکڑیں گے یا ہاتھ جیسے میں اس وقت حیرے کیزے کا کنارہ پکڑے ہوں پھر نہ چھوڑیں گے یہاں تک کہ اللہ ان کو اور ان کے باپوں کو جنت میں داخل کرے گا۔

۶۷۰۲- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۷۰۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت ایک بچے کے ساتھ آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور عرض کیا اے نبی اللہ کے دعا کیجئے اس کے لیے (مرد مر رہا ہونے کی) کیونکہ میں تین بچوں کو گارہی ہوں آپ نے فرمایا تو نے ایک مضبوط آڑ کر لی جہنم سے۔

((اجْتَمِعْنَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا)) فَاجْتَمِعْنَ فَأَتَانَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَلَسَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ ((مَا مِنْكُمْ مِنْ امْرَأَةٍ تَقْدُمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةً إِلَّا كَانُوا لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ)) فَقَالَتْ امْرَأَةٌ وَالَّتَيْنِ وَالَّتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّتَيْنِ وَالَّتَيْنِ وَالَّتَيْنِ.

۶۷۰۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ((ثَلَاثَةٌ لَمْ يَتْلَوْا الْحَبْثَ)).

۶۷۰۱- عَنْ أَبِي حَسَّانٍ قَالَ قُلْتُ يَا أَبِیْ هُرَيْرَةَ إِنَّهُ قَدْ مَاتَ لِي ابْنَانِ فَمَا أَنْتَ مُحَدِّثِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحَدِيثِهِ تَطِيبُ بِهِ أَنْفُسًا عَنْ مَوْلَانَا قَالَ نَعَمْ ((صِبَاؤُهُمْ دَعَائِيصُ الْجَنَّةِ يَتَلَفَّى أَحَدُهُمْ لِبَهِاءِ أَوْ قَالَ أَبُوتِهِ فَيَأْخُذُ بِرُؤُوسِهِمْ أَوْ قَالَ يَتَدَبَّعُونَ كَمَا آخُذُ أَنَا بِصَفِيَّةَ تَوَلَّيْتُ هَذَا فَلَا يَتَسَاهَى أَوْ قَالَ فَلَا يَتَسَهَّى حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَأَهْلَاهُ الْجَنَّةَ)) وَفِي رِوَايَةٍ سَوِيَّةٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو السَّيِّلِ.

۶۷۰۲- عَنْ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَقَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا تَطِيبُ بِهِ أَنْفُسًا عَنْ مَوْلَانَا قَالَ نَعَمْ.

۶۷۰۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَنَّ امْرَأَةً النَّبِيِّ ﷺ بَعَثَنِي لَهَا فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ اذْخُلْ لِي لَمْ تَلِدْ ثَلَاثَةً فَقَالَ ((دَخَلْتُ ثَلَاثَةً)) قَالَتْ نَعَمْ قَالَ ((لَقَدْ احْضَرْتِ بِحَبْطٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ)) قَالَ عَمْرٌو مِنْ تَحْتِهِمْ عَنْ حَدَّثِهِ وَقَالَ الْبَاهُؤُ عَنْ طَلْقٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا الْحَبْثَ.

۶۷۰۴- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بَايَنَ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَشْكِي وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْهِ فَمَاذَا تَقُولُ قَالَ ((لَقَدْ اخْضَرَّتْ بِحُطَاةٍ شَدِيدَةٍ مِنَ الشَّارِ)) قَالَ زَعَمَ عَنْ مَلَأَى وَلَمْ يَذْكُرْ الْكَلْبَةَ.

بَاب إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا حَبِيبَهُ

إِلَى عِبَادِهِ

۶۷۰۵- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ وَحَبِيبِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ أَحَبَّ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَلَمَّا إِنِّي أَحَبُّ فَلَمَّا فَاجَبَهُ قَالَ فَيَعْبُدُ جِبْرِيلَ ثُمَّ يُنَادِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فَلَمَّا فَاجَبُوهُ فَيَعْبُدُ أَهْلَ السَّمَاءِ قَالَ ثُمَّ يَوْضَعُ لَهُ الْقَوْلُ فِي الْأَرْضِ وَبِذَا أَنْفَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَيَقُولُ إِنِّي أَنْفَضُ فَلَمَّا فَاجَبَهُ قَالَ فَيَعْبُدُ جِبْرِيلَ ثُمَّ يُنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ يُنْفِضُ فَلَمَّا فَاجَبُوهُ قَالَ فَيَعْبُدُونَ ثُمَّ تَوْضَعُ لَهُ الْبَعْضُ فِي الْأَرْضِ))

۶۷۰۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ رسول اللہ میرے اس بیٹے کے لیے دعا فرمائیے وہ بیمار ہے اور میں ڈرتی ہوں کہیں مر نہ جاوے میں تین بچوں کو گلا چکی ہوں آپ نے فرمایا تو نے تو ایک مضبوط روک کر لی جہنم کی۔

باب : جب خداوند کریم کسی بندے سے محبت کرتا

ہے تو آسمان کے فرشتے بھی اس سے محبت کرتے ہیں

۶۷۰۵- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل کو بلا تا ہے اور فرماتا ہے میں محبت کرتا ہوں فلاں بندے سے تو بھی اس سے محبت کر پھر جبریل محبت کرتے ہیں اس سے اور آسمان میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے فلاں سے تم بھی محبت کرو اس سے پھر آسمان والے فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں بعد اس کے زمین والوں کے دلوں میں وہ مقبول ہو جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ دشمنی رکھتا ہے کسی بندے سے تو جبریل کو بلا تا ہے اور فرماتا ہے میں فلاں کا دشمن ہوں تو بھی اس کا دشمن ہو پھر وہ بھی اس کے دشمن ہو جاتے ہیں پھر منادی کر دیتے ہیں آسمان والوں میں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے دشمنی رکھتا ہے تم بھی اس سے دشمنی رکھو وہ بھی اس کے دشمن ہو جاتے ہیں بعد اس کے زمین والوں کے دلوں میں اس کی دشمنی جم جاتی ہے (یعنی زمین میں بھی جو اللہ کے نیک بندے یا فرشتے ہیں وہ اس کے دشمن رہتے ہیں صحیح ہے۔)

اذا خدا عشق کسی بندہ چیز از تو گشت۔

۶۷۰۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا

۶۷۰۶- عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالَةَ عَمْرٍَا حَدَّثَنَا الْقَلَاءُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ أَنَّهُ ذَكَرَ الْبَعْضُ.

۶۷۰۷- ابو صالح سے روایت ہے ہم عرفات میں تھے تو عمر بن عبد العزیز جو حاجیوں کے سردار تھے نکلے لوگ کھڑے ہو گئے ان کے دیکھنے کو میں نے اپنے باپ سے کہا اس بابا میں سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے عمر بن عبد العزیز کو۔ باپ نے پوچھا کیوں؟ میں نے کہا اس واسطے کہ لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت پڑ گئی ہے انھوں نے کہا قسم ہے میرے باپ (کے پیدا کرنے والے) کی میں نے ابو ہریرہ سے سنا ہے وہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ کی پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزر رہا۔

باب: رعوں کے جہنم جہنم ہیں

۶۷۰۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا رعوں کے جہنم جہنم ہیں پھر جنوں لے ان میں سے ایک دوسرے کی پچان کی تھی وہ دنیا میں بھی دوست ہوتی ہے اور جو وہاں تک تھیں یہاں بھی الگ رہتی ہیں۔

۶۷۰۹- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں کی بھی مثال ایسی ہے جیسے کانوں کی سونے اور چاندی کی جاہلیت کے زمانے میں جو لوگ بہتر تھے اسلام کے زمانے میں بھی وہی بہتر ہیں (یعنی جو اس وقت میں شریف اور نیک ذات اور خوش خلق تھے یا شجاع اور بہادر تھے وہ اسلام میں بھی ایسے ہیں جب سمجھا رہے ہوں اور رعوں کے جہنم جہنم الگ ہیں پھر جن رعوں کو ایک دوسرے سے وہاں پچان تھی دنیا میں بھی ان میں اللہ ہوئی اور جو وہاں غیر تھیں وہ یہاں بھی غیر رہیں۔

باب: آدمی اسی کے ساتھ ہو گا جس سے دوستی رکھے

۶۷۱۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار

۶۷۰۷- عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ كُنَّا بِعَرَفَاتٍ فَمَرَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَخَرَّ عَلَى التَّوْبِيسِ فَقَامَ النَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَبَتِ إِنِّي أَرَى اللَّهَ مُجِيبُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ وَمَا ذَٰلِكَ قُلْتُ إِنَّمَا لَهُ مِنَ الْحُبِّ فِي قُلُوبِ النَّاسِ فَقَالَ يَا أَبَتِ أَلَمْ تَسْمَعْ أَنَا مُرْتَدٌّ يَهْدُنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ بِبَنِي حَبِشَةَ حَبِشَ عَنْ سُهَيْلٍ

بَابُ الْأَرْوَاحِ جَهَنَّمَ مُجَنَّدَةٌ

۶۷۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ «الْأَرْوَاحُ جَهَنَّمَ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَافَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ»

۶۷۰۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِحَدِيثِهِ يَرْفَعُهُ قَالَ «النَّاسُ مَعَادُونَ كَمَعَادُونَ النَّحْبَةِ وَالذَّخْبِ عِيَانُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عِيَانُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا لَفَقُوا وَالْأَرْوَاحُ جَهَنَّمَ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَافَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ»

بَابُ الصَّوْمَةِ مَعَ مَنْ أَحَبَّ

۶۷۱۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۶۷۰۸) ☆ بیان سے یہ غرض ہے کہ ایک صفات کی بھی یا سعادت اور شقاوت میں موافقی تھیں غرض یہ کہ انھیں دوسرے دنیا میں بھی آپس میں دوست ہوتی ہیں اور برائیوں کی۔

أَنْ تُفَرِّقَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَعِيَ السَّاعَةَ فَإِنْ لَمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ « مَا أَفْعَذَنُ لَهَا » قَالَ حُبُّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنْ « أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ ».

نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا قیامت کب ہے؟ آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا سامان کیا ہے؟ وہ بولا اللہ اور اس کے رسول کی محبت آپ نے فرمایا تو اس کے ساتھ ہو گا جس سے محبت رکھے (گو اور اعمال کم ہوں)۔

۶۷۱۱- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعِيَ السَّاعَةَ قَالَ « وَمَا أَفْعَذَنُ لَهَا » قُلْتُ يَذْكُرُ تَحِيْرًا فَإِنْ وَلَيْكُنِي أُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَإِنْ « أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ ».

۶۷۱۱- ترجمہ وہی ہے جو گزر اس میں یہ ہے کہ اس گنوار نے کہا بہت سامان بیان نہ کیا اور کہا لیکن میں محبت رکھتا ہوں اللہ اور اس کے رسول سے۔

۶۷۱۲- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ حَبُّهُ خَيْرٌ أَلَّا قَالَ مَا أَفْعَذَنُ لَهَا مِنْ تَحِيْرٍ أَعْبَدُ عَلَيْهِ نَفْسِي.

۶۷۱۲- ترجمہ وہی ہے جو گزر اس میں یہ ہے کہ اس گنوار نے کہا میں نے تو قیامت کے لیے کوئی بڑا سامان نہیں کیا ہے جس پر اپنی تعریف کروں۔

۶۷۱۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ حَبُّهُ خَيْرٌ أَلَّا قَالَ مَا أَفْعَذَنُ لَهَا مِنْ تَحِيْرٍ أَعْبَدُ عَلَيْهِ نَفْسِي.

۶۷۱۳- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کب ہے آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا تیار کیا ہے؟ وہ بولا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت کو آپ نے فرمایا تو اسی کے ساتھ ہو گا جس سے محبت رکھے انس نے کہا تم اسلام کے بعد کسی چیز سے اتنا خوش نہیں ہوئے جتنا اس حدیث کے سننے سے ہوئے انس نے کہا میں تو محبت رکھتا ہوں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور ابو بکر اور عمرؓ سے اور مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میں ان کے ساتھ ہوں گا گو میں نے ان کے سے اعمال نہیں کئے۔

۶۷۱۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ حَبُّهُ خَيْرٌ أَلَّا قَالَ مَا أَفْعَذَنُ لَهَا مِنْ تَحِيْرٍ أَعْبَدُ عَلَيْهِ نَفْسِي.

۶۷۱۴- ترجمہ وہی جو لو پر گزرا۔

۶۷۱۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ حَبُّهُ خَيْرٌ أَلَّا قَالَ مَا أَفْعَذَنُ لَهَا مِنْ تَحِيْرٍ أَعْبَدُ عَلَيْهِ نَفْسِي.

۶۷۱۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اور

(۶۷۱۲) ☆ نووی نے کہا اللہ اور اس کے رسول کی محبت کی فضیلت یہ ہے کہ ان دونوں کے حکم پر چلے اور جس سے منع کیا ہے اس سے باز رہے اور شرما پر قائم رہے اور محبت میں صالحین کی یہ ضروری نہیں کہ ان کے برابر اعمال کرے اور وہ وہاں کے محل ہو جائے گا۔ ویت

لعل الله يرفقون صلاحاً بحب الصالحين ولست منهم

رسول اللہ ﷺ دونوں مسجد سے نکل رہے تھے اسے میں ایک شخص ہم کو ملا مسجد کے ساتھ ان کے پاس اور بولا رسول اللہ ﷺ قیامت کب ہوگی آپ نے فرمایا تو نے کیا مسلمان تیار کیا ہے قیامت کے لیے یہ سن کر وہ شخص دب گیا پھر بولا یا رسول اللہ میں نے تو کچھ بہت نماز اور روزہ اور صدقہ تیار نہیں کیا البتہ میں محبت رکھتا ہوں اللہ سے اور اس کے رسول سے آپ نے فرمایا تو اسی کے ساتھ ہو گا جس سے محبت رکھے۔

۶۷۱۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرل

۶۷۱۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرل

۶۷۱۸- عہد اللہ میں مسوڑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے پاس ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے باب میں جو محبت رکھے ایک قوم سے اور اس قوم کے سے عمل نہ کرے آپ نے فرمایا آدمی اسی کے ساتھ ہو گا جس سے محبت کرے۔

۶۷۱۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرل

۶۷۲۰- ابو موسیٰ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

باب: نیک آدمی کی تعریف دنیا میں اس کو خوشی ہے

۶۷۲۱- ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ سے کہا گیا آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے باب میں جو اچھے اعمال کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں آپ نے فرمایا یہ بالفعل خوشخبری ہے مومن کو (یعنی آخرت میں جو ثواب اور اجر ہے وہ تو کمال ہے یہ دنیا میں خوشی ہے اس کے لیے کہ لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں)۔

۶۷۲۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرل

وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَارِجَيْنِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِيَا رَجُلًا عِنْدَ سَدِّ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنِ السَّاعَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا أَتَيْتُمْ لَهَا)) قَالَ فَكَأَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكْبَرَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَتَيْتُمْ لَهَا كَثِيرٌ صَلَافًا وَلَا صِبْغًا وَلَا صَدَقَةً وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ ((فَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ))

۶۷۱۶- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِحَدِيثِهِ

۶۷۱۷- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ

۶۷۱۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ حَاضِرٌ رَجُلٌ أَبَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحَبُّ قَوْمًا وَلَمَّا تَلَقَّوْا بِهِمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْغُرَّةُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ))

۶۷۱۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِحَدِيثِهِ

۶۷۲۰- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلٌ فَذَكَرَ بِحَدِيثِ حَبِيبٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ

بَابُ الْقَاءِ عَلَى الصَّالِحِ لَا نَصْرُهُ

۶۷۲۱- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْفَحْرِ وَيَخْدُمُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ بَلَى ثَلَاثَ عَاصِمٍ تَشْتَرِي الْمُؤْمِنِينَ

۶۷۲۲- عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْخَوَزَمِيِّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

بَنِ زَيْلٍ بِحَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرَ عَبْدِ الصَّمَدِ وَرَجُلَةٍ فَاسُ عَلَيْهِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ وَيَخْدُمُهُ النَّاسُ كَمَا قَالَ حَسَنًا

کِتَابُ الْقَدْرِ

تقدیر کے مسائل

۶۷۲۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَلَقْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ ((إِنْ أَحَدَكُمْ يُجْتَنِعُ خَلْقَهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَوْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَكُونُ فِي ذَلِكَ عَقَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ فِي ذَلِكَ مُصَنَّفَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَلَائِكَةُ فِيهِ الرُّوحُ وَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ يَكْتَبُ رِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَصَلِيَّهَ وَنَحْبَهُ أَوْ سَعِدَهُ أَوْ أَلْبَسَهُ نَأً إِلَّا غَيْرُهُ إِنْ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلٍ أَهْلُ الْخَنَةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكُتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلٍ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنْ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلٍ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكُتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلٍ أَهْلِ الْخَنَةِ فَيَدْخُلُهَا))

۶۷۲۳- عبد اللہ سے روایت ہے حدیث بیان کی ہم سے رسول اللہ ﷺ نے حضور آپ سے جس سے جس سے ہوئے بے شک تم میں سے ہر ایک آدمی کا تقدیر اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع رہتا ہے پھر چالیس دن میں لہو کی پگلی ہو جاتا ہے پھر چالیس دن میں گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے پھر خدا تعالیٰ اس کی طرف فرشتے کو بھیجتا ہے وہ اس میں روح پھونکتا ہے اور چار باتوں کا اس کو حکم ہوتا ہے کہ اس کی روزی لکھتا ہے (یعنی محتاج ہو گا یا مالدار) اور اس کی عمر لکھتا ہے (کہ کتنا بچے گا) اور اس کے عمل لکھتا ہے (کہ کیا کیا کرے گا) اور یہ لکھتا ہے کہ ٹیک بخت (بہشتی) ہو گا یا بد بخت (دوزخی) ہو گا سو میں قسم کھاتا ہوں اس کی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ بے شک تم لوگوں میں سے کوئی بہشتیوں کے کام کیا کرتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور بہشت میں ہاتھ بھر کا فرق رہ جاتا ہے (یعنی بہت قریب ہو جاتا ہے) پھر تقدیر کا لکھا اس پر غالب ہو جاتا ہے سو وہ دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر دوزخ میں جاتا ہے اور مقرر کوئی آدمی عمر پھر دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہے یہاں تک کہ دوزخ میں اور اس میں سوائے ایک ہاتھ بھر کے کچھ فرق نہیں رہتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اس پر غالب ہو جاتا ہے سو بہشتیوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر بہشت میں جاتا ہے۔

۶۷۲۳) اس حدیث میں انسان کی ابتدا اور تقدیر کا بیان ہے عام لوگ اس کا مطلب خصوصاً اللہ پر کاہید نہیں سمجھ سکتے اس کے لئے کہ بہت علم اور صاف ذہن چاہیے لیکن انکا ہونا چاہیے کہ جب خاتمے پر مدار غیر انکوئی فی عبادت اور بندگی پر محموند کرے اس واسطے کہ خاتمے کا حال کا معلوم ہے کہ کیا ہو گا اور کسی گنہگار کو کتنی روز فی زندہ جانا چاہیے شاید کہ مرتے وقت اس کا خاتمہ کچھ ہو بعض زندان کہتے ہیں کہ جب خاتمے پر بات دہی تو جہان میں پیش کرنی چاہیے عقلی میں تو یہ کہیں کے سو یہ شیطان نے ان کو دھوکا دیا ہے اس واسطے کہ حق

۶۷۲۳- ترجمہ دی جو گزول

۶۷۲۳- عَنْ أَنَسٍ قَالَ فِي حَدِيثِهِ وَكَيْفَ ((إِنْ عَلِقَ أَحَدُكُمْ يُجْعَلُ فِي بَطْنِ أُمِّ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً)) وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ بُمَاوٍ عَنْ شُعْبَةَ ((أَرْبَعِينَ لَيْلَةً أَرْبَعِينَ يَوْمًا)) وَأَمَّا فِي حَدِيثِهِ خَبَرٌ وَعَبْسِي ((أَرْبَعِينَ يَوْمًا))۔

۶۷۲۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى الطُّفْلِ يَوْمَ مَا تَسْقُرُ فِي الرَّجَمِ أَرْبَعِينَ أَوْ خَمْسِينَ وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً يَقُولُونَ يَا رَبِّ أَهْلِي أَوْ سَيِّدِي فَكِتَبَانِ يَقُولُونَ أَيُّ رَبِّ أَكْثَرُ أَوْ أَتَنِي فَكِتَبَانِ وَتَكْتُبُ عَمَلَهُ وَالنَّوْءَ وَاجْلَهُ وَرِزْقَهُ ثُمَّ تَطْوِي الْعَمَلُفَ فَلَا تَزَادُ فِيهَا وَلَا تَقْصُرُ))۔

۶۷۲۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَقُولُ الشَّيْءُ مِنْ شَيْءٍ فِي بَطْنِ أُمِّ وَالسَّيِّدِ مَنْ وَعَظَ بَخِيرٍ فَأَنَّى رَجَعًا مِنْ أَمْسَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقَالُ لَهُ حَدَّثَنِي أَبُو السَّيِّدِ فَيَقَارِي حَدَّثَنِي بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ وَكَيْفَ يَنْتَقِي رَجُلٌ بَخِيرٍ عَمَلٍ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ أَتُحِبُّ مِنْ ذَلِكِ فَأَنَّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا مَرَّ بِالطُّفْلِ يَتَانِ وَأَرْبَعُونَ لَيْلَةً بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهَا مَلَكَ فَيُصَوِّرُهَا وَخُلُقَ مَسْنُونًا وَتَصَوِّرُهَا وَجِلْدَهَا وَلَحْمَهَا وَعِظَامَهَا ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ أَذْكَرُ أَمْ أَتَنِي فَيَقْضِي رُتْلًا مَا شَاءَ

۶۷۲۶- عبد اللہ بن مسعود کہتے تھے بد بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ سے بد بخت ہے اور نیک بخت وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت پاوے عاصم بن خالد عبد اللہ بن مسعود سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی کے پاس آئے جن کو حذیفہ بن اسید غفاری کہتے تھے اور ان سے یہ حدیث بیان کی کہ بغیر عمل کے آدمی کیسے بد بخت ہو گا حذیفہ بولے تو اس سے جواب دیا کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے جب نطفہ پر عیالیں راضی کر دی جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اس کے پاس وہ اس کی صورت بناتا ہے اور اس کے کان آگھ اور کھال اور گوشت اور ہڈی بناتا ہے پھر عرض کرتا ہے اے پروردگار یہ مرد ہو یا عورت پھر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم دیتا ہے اور فرشتہ کھ لیتا ہے پھر عرض

تو طبعی تک جینے کا کہاں سے بچیں ہوا شاید بچاؤ میں موت آجائے بلکہ ہر دم موت سر پر کھڑی ہے ماحول آدمی اگر گمراہ ہو تو اس کو کسی وقت خدا سے قائل ہو لازم نہیں اس واسطے کہ ہمیں جس جس دانہیں ہوا انہی اپنے کریم سے ہم کو جس اور شیطان کے چل سے نکال اور اللہ انہی بکھر کر آئیں۔ (تفسیر القرآن)

وَتَكْتَبُ الْمَلَائِكَةُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ أَجَلُهُ قَبُولٌ
رَبُّكَ مَا شَاءَ وَتَكْتَبُ الْمَلَائِكَةُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ
وَرِزْقُهُ قَبُولٌ رَبُّكَ مَا شَاءَ وَتَكْتَبُ الْمَلَائِكَةُ ثُمَّ
يَخْرُجُ الْمَلَائِكَةُ بِالصَّحِيفَةِ فِي يَدَيْهِ فَلَا يَرِيدُ
عَلَى مَا أَمَرَ وَلَا يَنْقُصُ))

۶۷۲۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَقُولُ وَنَسَاقُ
الْخَبَرَاتِ بِعِشْرِ حَدِيثٍ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ.

۶۷۲۸- عَنْ أَبِي سُرَيْجَةَ حَدَّثَنَا نَبِيُّ أَسِيدٍ
الْبَغْدَادِيِّ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
مَنْ كَانَتْ يَدَايِهِ مَبْرُورَتَيْنِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى
أَتَرَبِّعُ لَكِلَا يَدَيْكَ ثُمَّ يَتَوَضَّعُ لَهَا الْمَلَائِكَةُ
رُحْمًا حَسْبُكَ قَالَ أَلَيْسَ بِمَعْلُومٍ يَقُولُ يَا رَبِّ
أَذْكَرَ لَوْ أَتَى مَبْعُوثُهُ اللَّهُ ذِكْرًا أَوْ أَتَى ثُمَّ
يَقُولُ يَا رَبِّ أَسْرِي أَوْ غَيْرَ سُرِّي مَبْعُوثُهُ اللَّهُ
سَوْيًا أَوْ غَيْرَ سُرِّي ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ مَا وَرِزْقُ مَا
أَخْلَعُ مَا خَلَقَهُ ثُمَّ يَخْلَعُهُ اللَّهُ شَيْئًا لَوْ سَعِدَا.

۶۷۲۹- عَنْ حَدَّثَنَا نَبِيُّ أَسِيدٍ الْبَغْدَادِيِّ
صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَفَعَ الْخَبَرَاتِ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((أَنْ مَلَكًَا مَوْلَاكُمْ بِالرُّحْمِ إِذَا
أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَخْلُقَ شَيْئًا يَأْذَنُ اللَّهُ لِيُحْيِيَ
وَأَتَرَبِّعُ لَكِلَا يَدَيْكَ)) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِ.

۶۷۳۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
رَفَعَ الْخَبَرَاتِ أَنَّهُ قَالَ ((إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدَّ
وَنَحَلَ بِالرُّحْمِ مَلَكًَا يَقُولُ أَيْ رَبِّ نَطَقَهُ أَيْ
رَبِّ عِلْفَهُ أَيْ رَبِّ مَبْعُوثُهُ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ
يَقْضِيَ خَلْقًا قَالَ قَالَ الْمَلَائِكَةُ أَيْ رَبِّ ذَكَرَ لَوْ

کرتا ہے اسے پروردگار اس کی عمر کیا ہے پھر جو پروردگار چاہتا ہے
وہ حکم کرتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے پھر عرض کرتا ہے اسے
پروردگار اس کی روزی کیا ہے پھر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم
کرتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے پھر وہ فرشتہ اپنے ہاتھ میں یہ کتب
باہر لے کر نکلتا ہے اور اس سے کوئی نہ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے۔

۶۷۲۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۷۲۸- ابوسریجہ حدیث بن اسید بغدادی سے روایت ہے میں
نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے ان دونوں کانوں سے آپ
فرماتے تھے خلفہ ماں کے پیٹ میں چالیس راتوں تک بیٹا رہتا
ہے پھر فرشتہ اس پر اترتا ہے یعنی وہ فرشتہ جو اس کو پتلہ بناتا ہے وہ
کہتا ہے اسے پروردگار یہ مرد ہو گیا عورت پھر اللہ تعالیٰ اس کو مرد
کرتا ہے اسے پروردگار یہ پورا ہو یا ناقص پھر اللہ تعالیٰ اس کو پورا
کرتا ہے یا ناقص پھر کہتا ہے اسے پروردگار اس کی روزی کیا ہے اس
کی عمر کیا ہے اس کے اخلاق کیسے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اس کو بد بخت
کرتا ہے یا نیک بخت۔

۶۷۲۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ کہ ایک فرشتہ جو
ملاک ہے رحم پر جب اللہ تعالیٰ کچھ پیدا کرنا چاہتا ہے چالیس پرکنی
راتوں کے بعد پھر بیان کیا وہی جو گزرا۔

۶۷۳۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ کو مقرر کیا ہے وہ کہتا
ہے اسے رب ابھی خلق ہے اسے رب اب ہو کی پہلی ہے اسے
رب اب گوشت کی ہوئی ہے پھر جب اللہ تعالیٰ کچھ پیدا کرنا چاہتا
ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے یہ مرد ہے یا عورت نیک ہے یا بد اس

کی روزی کیا ہے اس کی عمر کیا ہے پھر جو حکم ہوتا ہے ویسا لکھ لیا جاتا ہے اپنی ماں کے پیٹ میں۔

۶۷۳۱- حضرت علیؓ سے روایت ہے ہم قبیع میں تھے (قبیح عید منورہ کا قبرستان ہے) ایک جنازہ کے ساتھ اٹھنے میں رسول اللہؐ تشریف لائے آپ بیٹھے ہم آپ کے گرد بیٹھے آپ کے پاس ایک چھڑی تھی آپ سر جھکا کر بیٹھے اور چھڑی سے زمین پر لکیریں کرنے لگے پھر آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی ایسا نکمہ ہے کوئی جان لکے نہیں ہے جس کا اللہ نے ٹھکانہ لکھ دیا ہو جنت میں یا دوزخ میں اور یہ نہ لکھ دیا ہو کہ وہ نیک جنت ہے یا بد جنت ہے ایک شخص بولا یا رسول اللہؐ پھر ہم اپنے لکھے پر کیوں پھر وسانہ کریں اور عمل کو چھوڑ دیں (یعنی اللہ پر کے رو بہ عمل کرتا ہے فائدہ ہے جو قسمت میں ہے وہ ضرور ہوگا) آپ نے فرمایا جو نیک بھنوں میں سے وہ نیکوں کا کام شتابی کرے گا اور جو بد بھنوں میں سے وہ بدوں کا کام جلدی کرے گا اور فرمایا عمل کرو ہر ایک کو آسانی دی گئی ہے لیکن نیکوں کو آسان کیا جائے گا نیکوں کے اعمال کرنا اور بدوں کو آسان کیا جائے گا بدوں کے اعمال کرنا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی

اَتَى شَقِيٍّ اَوْ سَعِيدٍ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْاَجَلُ
فَكُتِبَ كَذَلِكَ فِي بَطْنِ اُمِّهِ

۶۷۳۱- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَتَبَ فِي جَنَازَةٍ فِي بَيْعِ الْفَرَقَةِ قَاتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَنَعْمَ بِمَعْرَضَةٍ فَكُنْتُ فَجَعَلْتُ بِنُكْتٍ بِمَحْضَرِكِهِ ثُمَّ قَالَ ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَفْطُومَةٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ اللَّهُ مَكَانَهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَإِلَّا وَقَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةٌ اَوْ سَعِيدَةٌ)) قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَلَمْ نَكُنْ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدْعُ اَلْعَمَلُ فَقَالَ ((مِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَقَالَ اِشْمَلُوا فَكُلُّ فَيَسُرُّ أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيَسُرُّونَ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيَسُرُّونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ)) ثُمَّ قَرَأَ مَاذَا مِنْ أَعْمَالِي

(۶۷۳۱) ☆ اصحاب یہ سمجھتے تھے کہ اللہ پر کے رو بہ عمل ہے تاکہ وہ جہ سے حضرت نے فرمایا تم لکھے ہو عمل کرنا اللہ پر کے خلاف نہیں اس واسطے کہ خدا نے عالم میں چھڑوں کو پیدا کیا اور ہر ایک کو دوسرے سے رہا دیا اور موافق اپنی حکمت کے بعض چیز کو بعض چیز کا سبب ٹھہرایا جیسے اگر سب سے پہلی کا اور کان سب سے شوقی کا اور زہر سب سے موت کا اسی طرح نیک عمل سب سے بہشت کا اور بد عمل سب سے دوزخ کا تو معلوم ہوا کہ عمل کرنا اللہ پر کے خلاف نہیں اسی طرح رزق اللہ پر ہے اور کس کا اس کا سبب ہے اور کوئی اس کو خلاف اللہ پر کے نہیں جانتا۔ فرض کر کہ ان اعلیٰ کی دوسرے اہل سنت کا عقیدہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ پر حق ہے اور اس پر ایمان لانا واجب ہے اور اس میں بحث اور گفتگو کرنا حرام ہے کہ آدمی کی ضعیف عقل اللہ پر کا ہمید کچھ نہیں کہتی، کلام تک جاتی ہے۔ کسی نے حضرت علیؓ کو کرام اللہ و جہ سے پوچھا اللہ پر کے ہمارے میں آپ نے فرمایا کہ اللہ چیری رات میں سندر میں مت کھس یعنی اللہ پر کا ہمید دریافت کرنا آدمی کا مقدر نہیں اس حدیث سے یہ بھی لگا کہ اللہ پر کے مجھ سے پر کو شش اور صحت کا چھوڑنا دین اسلام کے برخلاف ہے کیونکہ آپؐ نے صحابہ کو کو شش اور عمل کرنے کا حکم فرمایا دین اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ اسباب کے حاصل کرنے میں جہاں تک ممکن ہو اور جائز ہو کو شش کرے اور باوجود اس کو شش کے اپنی تدبیر پر غور نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر مجبور نہ ہو اہل حق یہ عقائد ہے کہ دین اسلام کی تعلیم میں خوشی غمی خوشی ہے دیکھو اسی مسئلہ قدر میں خلاف فرقوں کو جب وہ کلام ہوتے ہیں کہ انما مال ہوتا ہے اور انہیں اسباب کے خراب ہو جانے پر کھیرا کر دیتے ہیں پر مومنوں کو کچھ رنج نہیں دیتا

ہم میں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم عمل کیوں کریں
بھروسہ نہ کریں آپ نے فرمایا ہمیں عمل کرو ہر ایک کو آسان کیا
گیا ہے وہ جس کے لیے پیدا کیا گیا ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی
فاما من اعطی والفقی۔ (جس کا ترجمہ اولہ کو ہوا)

۶۷۳۳- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۶۷۳۵- چارٹے روایت ہے سراقہ بن مالک بن عجم رسول اللہ
ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ تمہارے بیان کیجئے گویا
ہم اب پیدا ہوئے ہم جو عمل کرتے ہیں تو اس مقصد کے لیے
کرتے ہیں جس کو لکھ کر قلم سوکھ گئی اور تقدیر جاری ہو گئی یا اس
مقصد کے لیے جو آگے ہونے والا (اور پہلے سے اس کی نسبت کچھ
قرار نہیں پایا) آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اس مقصد کے لیے عمل
کرو جس کو لکھ کر قلم سوکھ گئی اور تقدیر جاری ہو چکی سراقہ نے کہا
پھر عمل سے کیا فائدہ ہے زبیر نے کہا ابو الزبیر نے کچھ بات کہی
جس کو میں نہیں سمجھ سکا میں نے پوچھا (لوگوں سے کیا کہا)
انہوں نے کہا عمل کرو ہر ایک شخص کے لیے آسان کیا گیا۔

۶۷۳۶- ترجمہ وہی جو لاپرواہی میں یہ ہے کہ ہر ایک کام
کرنے والے کے لیے اس کا کام آسان کیا گیا ہے۔

۶۷۳۷- عمرو بن حصین سے روایت ہے لوگوں نے عرض کیا یا
رسول اللہ جنت والوں کا اور دوزخ والوں کا علم ہو گیا ہے (خداوند
تعالیٰ کو) آپ نے فرمایا میں لوگوں نے کہا پھر عمل کرنے والے
عمل کیوں کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہر شخص کیلئے وہی کام آسان کیا
گیا ہے جس کیلئے پیدا ہوا (اب اگر اس کے ہاتھ سے اچھے کام
ہو رہے ہیں تو امید ہوتی ہے کہ اس کی تقدیر میں جنتی ہونا لکھا گیا

«لَا اَعْطُوا لِكُلِّ مِسْرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ» ثُمَّ
قَرَأَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطِيَ وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ اِلٰی
قَوْلِهِ فَتَنْبِئْهُ بِغُسْرٰی .

۶۷۳۴- عَنْ مَسْرُورٍ وَالْاَعْمَشِ اَنْهُمَا سَمِعَا
سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُهُ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ
السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بَنَحْوِهِ.

۶۷۳۵- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
سُرَّاهُ مَنْ مَالِكُوْهُنَّ خَفَّشَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
مَنْ لَنَا دِيْنًا كَانَا عِبْرَتًا فَاَنْ فِيمَا الْعَمَلُ الْيَوْمَ
اَيْنَمَا جَعَلْتُ بِهِ اَلْقَلَامَ وَخَرْتُ بِهِ الْمَقَادِيْرُ اَمْ
فِيْمَا نَسْتَقْبِلُ قَالَ ((لَا بَلْ فِيْمَا جَعَلْتُ بِهِ
اَلْقَلَامَ وَخَرْتُ بِهِ الْمَقَادِيْرُ)) قَالَ فَنَبِيْمٌ فَنَمَلٌ
قَالَ زُعَيْرٌ ثُمَّ نَكَلْتُمْ اَبُو الزُّبَيْرِ بِشَيْءٍ لَّمْ اَفْهَمْهُ
فَسَاَلْتُ مَا قَالَ فَقَالَ ((اَعْطُوا لِكُلِّ
مِسْرٍ)) .

۶۷۳۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
بِهَذَا فَصْنَعْنِي وَهِيَ هَذِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كُلُّ عَامِلٍ مِّسْرٍ لِّعَمَلِهِ)) .

۶۷۳۷- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُعْلِمْنَا اَلْعَمَلُ الْفَحْشَ مِنْ
اَعْمَالِ النَّارِ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ قِيلَ فَيَسِيْمٌ يَخْلُقُ
لِلْعَابِلِيْنَ قَالَ ((كُلُّ مِسْرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ)) .

ہے اور جو برسے کام ہو رہے ہیں تو خیال ہوتا ہے کہ اس کی تقدیر میں جتنی ہونا لکھا گیا ہے ہم کو تقدیر کا علم نہیں۔ حاصل یہ ہے کہ ہمارے اعمال کب تقدیر سے خارج ہیں وہ بھی یہ تقدیر الٰہی ہیں اور عذاب و ثواب اس اختیار پر ہے جو ہر عالم اسباب ہم کو دیا گیا ہے اور چونکہ تقدیر تک ہمارا علم نہیں پہنچتا اس لیے ہم سارے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں اور اس کی جزا اور سزا پانے کے تحت ہیں۔

۶۷۳۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا

۶۷۳۸- عَنْ قُرَيْبَةَ هُرَاقَةَ بِنِي هَذَا الْبَاسِ
بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادٍ وَبَنِي حَلَبَةَ حَدِيثِ لُؤْكَوِثٍ
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

۶۷۳۹- عَنْ أَبِي الْكَاسِرِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ قَالَ لِي
عِمْرَانُ بْنُ الْحَصَنِ الْأَنْبَاطِيُّ مَا يَفْعَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ
وَيَكْذِبُونَ فِيهِ أَشْيَاءَ فَضَيَّ عَلَيْهِمْ وَمَضَى
عَلَيْهِمْ مِنْ قَدَرٍ مَا سَقَى لَوْ فِيهَا يُسْتَفْتَلُونَ بِهِ
مِثْلَ أَنْعُمٍ بِهِ نَبِيَّهُمْ وَتَكُنْتُ فَفَحَصْتُ عَلَيْهِمْ فَقُلْتُ
بَلْ شَيْءٌ فَضَيَّ عَلَيْهِمْ وَمَضَى عَلَيْهِمْ قَالَ فَقَالَ
أَلَا يَكُونُ حَلَلًا قَالَ فَفَرَعْتُ مِنْ ذَلِكَ فَرَعًا
شَدِيدًا وَقُلْتُ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَ اللَّهُ وَيْلَكَ يَبُو
قَلَّا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ فَقَالَ لِي
فَرَحَمَكَ اللَّهُ إِنِّي لَمْ أَرِدْ بِمَا سَأَلْتُكَ إِنَّا بِأَخْبَرِ
عَقْلِكَ إِنَّا رَخَلَيْنِ مِنْ مَزَلَّةٍ إِنَّمَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَرَأَيْتَ مَا يَفْعَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْذِبُونَ فِيهِ
أَشْيَاءَ فَضَيَّ عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ مِنْ قَدَرٍ قَدْ
سَقَى لَوْ فِيهَا يُسْتَفْتَلُونَ بِهِ مِثْلَ أَنْعُمٍ بِهِ نَبِيَّهُمْ
وَتَكُنْتُ فَفَحَصْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ ((لَا بَلْ شَيْءٌ
فَضَيَّ عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ وَتَصَدَّقْ بِذَلِكَ فِي

۶۷۳۹- ابوالکاسر السمرقانی نے روایت ہے مجھ سے عمران حصین نے
کہا تو کیا سمجھتا ہے آج جس کیلئے لوگ عمل کر رہے ہیں اور محنت
اور مشقت اٹھا رہے ہیں آیا وہ بات فیصلہ پاہنگی اور گزر گئی اگلی تقدیر
کی رو سے یا آگے ہونے والی ہے رسول اللہ کی حدیث سے
اور محنت سے میں نے کہا وہ بات فیصلہ پاہنگی اور گزر گئی عمران نے
کہا تو پھر علم لازم آیا (اس لیے کہ خدائے تعالیٰ نے جب کسی کی
تقدیر میں جتنی ہونا لکھ دیا تو پھر وہ اس کے خلاف کیونکر عمل
کر سکتا ہے) یہ سن کر میں بہت تعجب اور میں نے کہا علم نہیں ہے
اس وجہ سے کہ ہر ایک چیز اللہ کی ہائی ہوئی ہے اور اس کی ملک
ہے اس سے کوئی پوچھ نہیں سکتا اور لوگوں سے الہت پوچھ سکتے ہیں
عمران نے کہا خدا تعالیٰ پر رحم کرے میں نے یہ اس لیے پوچھا کہ
حیرتی حیل کو آڑوں دو شخص حریہ کے رسول اللہ کے پاس
آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کا فرماتے ہیں آج جس کے
لیے لوگ عمل کر رہے ہیں اور محنت اٹھا رہے ہیں آیا اس کا فیصلہ
ہو چکا اور تقدیر میں وہ بات گزر چکی یا آئندہ ہونے والا ہے اس علم
کی رو سے جس کو خطیر لے کر آئے اور ان پر محنت ثابت ہو چکی
آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اس بات کا فیصلہ ہو چکا اور اس کی تصدیق

کتابہ اللہ غُرٌّ وَجَلَّ) وَتَنَسَّى وَمَا سَوَّعَا
قَالَتْهَا فَحُورَهَا وَتَضَرَّعَا .

۶۷۴۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الرُّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ بِعَمَلِ أَهْلِ الْخَيَْةِ ثُمَّ يُعْتَمَلُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرُّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُعْتَمَلُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْخَيَْةِ))

۶۷۴۱- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الرُّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْخَيَْةِ فَيَمَّا يَتَدَوَّلُ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرُّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فَيَمَّا يَتَدَوَّلُ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْخَيَْةِ))

بَابُ حِجَاكِ آدَمَ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
۶۷۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اخْتِجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى يَا آدَمُ أَنْتَ أَهْوَنُ عَيْنَيْنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْخَيَْةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى اصْطَلَفَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ يَدَيْهِ أَتَلُوْنِي عَلَى أَمْرِ قَسْرَةٍ اللَّهُ

اللہ کی کتاب سے ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا قسم ہے جان کی اور قسم ہے اس کی جس نے بیاباس کو پھر بتادی اس کو برائی اور بھلائی۔
۶۷۴۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی عدت تک اچھے کام کیا کرتا ہے (یعنی جنتیوں کے کام) پھر اس کا خاتمہ دو دنیاویوں کے کام پر ہوتا ہے اور آدمی عدت تک جہنمیوں کے کام کیا کرتا ہے پھر اس کا خاتمہ جنتیوں کے کام پر ہوتا ہے۔

۶۷۴۱- سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی لوگوں کی نظر میں جنتیوں کے سے کام کرتا ہے اور وہ جہنمی ہوتا ہے اور آدمی لوگوں کی نظر میں جہنمیوں کے سے کام کرتا ہے اور وہ جہنمی ہوتا ہے۔

باب: حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کا مباحثہ
۶۷۴۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت آدم اور حضرت موسیٰ میں بحث ہوئی حضرت موسیٰ نے کہا اے آدم تم ہمارے باپ ہو تم نے ہم کو محروم کیا اور جنت سے نکالا (درخت کھا کر) حضرت آدم نے کہا تم موسیٰ ہو تم کو اللہ نے اپنے کلام سے خاص کیا اور قورات

(۶۷۴۲) ﷺ اللہ تعالیٰ نے قرأت شریف کو اپنے ہاتھ سے لکھا اس مقام پر اللہ عیث کا یہ مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ ہیں اور دونوں دہانے ہیں اور ہاتھ اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے اور خلیفہ نے فقہ اکبر میں کہا کہ ہاتھ کی عدلی نعمت اور قدرت سے نہ کریں گے کیونکہ یہ قدر ہے اور معجزہ کا قول ہے نامزدی ہے جو کہا کہ اس کا ظاہر مراد نہیں ہے تو ظاہر سے ظاہر حصارف مقصود ہے یعنی جہاں ہاتھ جیسا ہمارا ہاتھ ہے یہ سب ملک مراد نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات نور صفت کسی مخلوق کی ذات نور صفت کے مشابہ نہیں ہو سکتی اور یہ مطلب نہیں کہ ظاہر معنی نقوی مراد نہیں ہے اس لیے کہ اگر ظاہر معنی نقوی مراد ہو تو جو دلیل کرنے والوں میں اور اہل حدیث میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا اور بہت ائمہ حدیث نے تصریح کر دی ہے کہ تمام صفات الٰہی اپنے ظاہر پر محمول ہیں تو یہ کار جہہ ہاتھ سے اور وجہ کار جہہ منہ سے اور عین کار جہہ آنکھ سے اور قدم کار جہہ پاؤں سے کرتے ہیں اور نہیں اختلاف کیا اس میں مگر اس چال نے جو معاذ ہے اور غور نہیں کرتا سلف کے اقوال میں اور ہم نے اس مسئلہ کو مفصل کتاب الالہیہ فی الاسماء میں بیان کیا ہے۔ خاص غیاض نے کہا کہ یہ مباحثہ اپنے ظاہر پر محمول ہے

تہارے واسطے اپنے ہاتھ سے لکھی تم مجھ کو طعنہ دیجے ہو اس کام پر جو اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں میری بیہوشی سے چاہیں برس پہلے لکھ دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو آدمؑ بحث میں غالب آئے سوئی پر۔

۶۷۴۳- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بحث کی آدم اور موسیٰ نے تو آدم موسیٰ پر غالب ہوئے سوئی نے کہا تم وہی آدم ہو جنہوں نے مگر لو کیا لوگوں کو اور جنت سے ان کو نکالا آدمؑ نے کہا تم وہی موسیٰ ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے ہر بات کا علم دیا اور ان کو برگزیدہ کیا لوگوں پر اپنا پیغمبر کر کے موسیٰ نے کہا ہاں آدمؑ نے کہا تو مجھ کو کلامت کرتے ہو اس کام پر جو میرے پیہا ہونے سے پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا گیا۔

۶۷۴۴- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدم اور موسیٰ نے بحث کی اپنے پروردگار کے پاس تو آدم علیہ السلام غالب ہوئے موسیٰ علیہ السلام پر موسیٰ نے کہا تم وہی آدم ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنی روح تم میں پھونکی اور تم کو سجدہ کر لیا فرشتوں سے (یعنی سلائی کا سجدہ نہ کہ عبادت کا اور سلائی کا سجدہ اس وقت جائز تھا۔ ہمارے دین میں سوا خدا کے دوسرے کو سجدہ کرنا حرام ہو گیا) اور تم کو اپنی جنت میں رہنے کو

عَلَيْ قُلْ اَنْ يَخْلُقَنِي بِاَرْبَعِينَ سَنَةً)) فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((فَخُجَّ اٰدَمُ مُوسٰى فَخُجَّ اٰدَمُ مُوسٰى)) وَفِي حَدِيثٍ اَبْنُ اَبِي عَمْرٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اَخَذْنَا عِطْرًا وَقَالَ النَّاسُ كَتَبَ لَكَ التَّوْبَةَ نَبِيُّہٗ۔

۶۷۴۳- عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((نَحْنُجُ اٰدَمَ وَمُوسٰى فَخُجَّ اٰدَمُ مُوسٰى فَقَالَ لَہٗ مُوسٰى اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِیْ اُفْوِیْتَ النَّاسَ وَاخْرَجْتَهُمْ مِنْ الْجَنَّةِ فَقَالَ اٰدَمُ اَنْتَ الَّذِیْ اَعْطٰہُ اللّٰہُ عِلْمَ کُلِّ شَیْءٍ وَاصْطَفٰہُ عَلٰی النَّاسِ بِرِسَالِیْہِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَلَوْنِی عَلٰی اَمْرِیْ فَقَرَأَ عَلٰی قُلْ اَنْ اَخْلُقَ))۔

۶۷۴۴- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَخْجُجُ اٰدَمَ وَمُوسٰى عَلَیْہِمَا السَّلَامَ عِنْدَ رَبِّہِمَا فَخُجَّ اٰدَمُ مُوسٰى قَالَ مُوسٰى اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِیْ خَلَقْتَ اللّٰہُ بِیْدِہٖ وَنَفَخَ فِیْکَ مِنْ رُوحِہٖ وَاسْتَجَدَّ لَکَ مَذَلَّتْکَ وَاسْتَکَلَّ فِی جَنَبِہٖ ثُمَّ اَخْطَبْتَ النَّاسَ بِخَطِیْبَتِکَ اِلٰی الْاَرْضِ فَقَالَ اٰدَمُ اَنْتَ مُوسٰى)) الَّذِیْ اصْطَفٰہُ اللّٰہُ

تھے اور شاید یہ دونوں پیغمبر ایک جگہ جمع ہوئے ہوں اور حدیث صحرا میں جناب رسول اللہ ﷺ کی ملاقات حکیموں سے ثابت ہے آسمان میں اور بیت المقدس میں تو یہ امر بعید نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو زور دیا تھا وہ جیسے شہداء کے باب میں آیا ہے اور احتمال ہے کہ یہ سہادت حضرت موسیٰؑ کی زندگی میں ہو اور انھوں نے خدا سے دعا کی ہو کہ ان کو حضرت آدمؑ سے ملا دیں اور یہ جو حضرت آدمؑ نے کہا کہ چاہیں برس پہلے میری بیہوشی سے میری قسمت میں لکھا گیا تو یہ قورات شریف میں لکھا ہے کہ کہ قورات حضرت آدمؑ کی بیہوشی سے چاہیں برس پہلے اللہ نے اپنے تقدیر ہاتھ سے لکھی اور اللہ کا کھسار نہ نہیں ہے اس لیے کہ تقدیر جو عظمیٰ میں تھی وہ تو دلی ہے۔ (خود)

۶۷۴۴) خودی نے کہا کہ اگر کوئی تم میں سے کہہ کرے مجھ کی جواب دے جو حضرت آدمؑ نے دیا تو کیا اس سے خط مت اور حریت جاتی ہے گی جواب یہ ہے کہ نہیں چاہے گی کیونکہ وہ ناپائش ہے جو (دارالافتاء) ہے اور آدمؑ تو مر چکے تھے اور ان کا لانا اللہ تعالیٰ نے خلق باقہ اس جہ سے ان پر مامور نہ رہا۔

بِرَسُولِهِ وَبِكَلَامِهِ وَاعْتَدَاكَ الْاَلْوَاخَ فَيَهَا يَهَيَّا
كُلَّ شَيْءٍ وَفَرَمَكَ نَعْمًا فَبَكُم وَجَدْتُمْ اَللهُ
كَتَبَ التَّوْرَةَ قَبْلَ اَنْ اَخْلُقَ فَاَلَمْ قَالَ ((مُوسَى
بَارُتَعِيْنَ عَلَمَا قَالَ اَدَمُ فَهَلْ وَجَدْتُمْ فِيهَا))
وَعَصَى اَدَمُ رِثَةً نَفْسِي ((قَالَ نَعَمْ قَالَ
اَقْتُلُوْنِي عَلَيَّ اَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اَللهُ عَلَيَّ
اَنْ اَخْلُقَهُ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَنِي بَارُتَعِيْنَ سَنَةً قَالَ
رَسُولُ اَللهِ صَلَّى اَللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَحُجَّ اَدَمُ مُوسَى))

جگہ دی پھر تم نے اپنی خطا کی وجہ سے لوگوں کو زمین پر اتارا آدم
نے کہا تم وہ موسیٰ ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے جن لپا اپنا پیغمبر کر کے
اور کلام کر کے اور تم کو اللہ تعالیٰ نے تورات شریف کی تختیاں
دیں جن میں ہر بات کا بیان ہے اور تم کو اپنے نزدیک کیا سرگوشی
کے لیے اور تم کیا سمجھتے ہو اللہ تعالیٰ نے تورات کو میرے پیدا
ہونے سے کئی مدت پہلے لکھا حضرت موسیٰ نے کہا چالیس برس
پہلے آدم نے کہا تم نے تورات میں نہیں پڑھا کہ آدم نے اپنے
رب کے فرمانے کے خلاف کیا اور بھگ گیا حضرت موسیٰ نے کہا
کیوں نہیں میں نے پڑھا ہے حضرت آدم نے کہا پھر تم مجھ کو
طاقت کرتے ہو اس کام کے کرنے پر جو میری تقدیر میں اللہ نے
میرے پیدا ہونے سے چالیس برس پہلے لکھ دیا رسول اللہ نے
فرمایا تو آدم غالب آئے موسیٰ پر۔

۶۷۴۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللهِ
ﷺ ((اَخْلَجَ اَدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى
اَنْتَ اَدَمُ الَّذِي اَعْرَجْتَنِي خَطَبْتَنِي مِنَ الْجَنَّةِ
فَقَالَ لَهُ اَدَمُ اَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اَللهُ
بِرَسُولِهِ وَبِكَلَامِهِ ثُمَّ تَلَوْنِي عَلَيَّ اَمْرٌ لَنْ قَدْزُرَ
عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اَخْلُقَ فَحُجَّ اَدَمُ مُوسَى))

۶۷۴۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا آدم اور موسیٰ نے تقریر کی موسیٰ نے کہا تم وہی آدم ہو
جو گناہ کی وجہ سے جنت سے نکلے آدم نے کہا تم وہی موسیٰ ہو جن
کو اللہ تعالیٰ نے چار سات اور کلام سے پھر تم مجھ کو طاقت کرتے
ہو اس کام پر جو میری تقدیر میں لکھا گیا میری پیدائش سے پہلے تو
حضرت آدم غالب ہوئے موسیٰ پر۔

۶۷۴۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ
بِمَنْفَعِي خَابِطِهِمْ.

۶۷۴۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔
۶۷۴۷- عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اَللهِ
ﷺ اَللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَحُوَ خَابِطِهِمْ.

۶۷۴۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۶۷۴۸- عَنْ عَبْدِ اَللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اَللهِ ﷺ يَقُولُ ((كَتَبَ اَللهُ

۶۷۴۸- عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے میں نے سنا
رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کی

(۶۷۴۸) پہلے اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ اس کتاب کا نام ہے کہ اصل تقدیر کا وہ قادی ہے اس کی کوئی ابتداء نہیں اس حدیث سے یہ ظاہر ہے کہ خداوند
تعالیٰ کا عرش آسمان اور زمین کے درمیان سے پہلے تھا اور وہ عرش پانی پر تھا اب معلوم نہیں کہ پانی سے پہلے کس چیز پر تھا اس کی خبر ہم کو اللہ ہی

تقدیر کو لکھا آسمان اور زمین کے بنانے سے پہلے ہزار برس پہلے اس وقت پروردگار کا عرض پائی پر تھا۔

۶۷۴۹- ترجمہ دی جو اوپر گزر اس میں پائی پر عرض ہونے کا بیان نہیں ہے۔

باب: دل اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں

۶۷۵۰- عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے سارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے آدمیوں کے دل پروردگار کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں جیسے ایک دل ہوتا ہے پروردگار ان کو پھراتا ہے جس طرح چاہتا ہے پھر آپ نے فرمایا اللہ دلوں کے پھرانے والے ہمارے دلوں کو پھرا دے اپنی اطاعت پر۔

باب: ہر ایک چیز تقدیر سے ہے

۶۷۵۱- طاؤس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے کئی صحابیوں کو پایادہ کہتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے اور میں نے عبد اللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ عاجزی اور دانائی بھی (یعنی بعض آدمی کو شہر اور غلہ ہوتے ہیں بعض کو قوف کا بل یہ بھی تقدیر سے ہے)۔

مَقَادِيرُ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَغَرَضُهُ عَلَى الْمَاءِ.

۶۷۴۹- عَنْ أَبِي هَانِيَةَ يَهْدَى الْإِسْكَانُ مِثْلَهُ عِلَى أَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا وَغَرَضُهُ عَلَى الْمَاءِ.

بَابُ تَصْرِيفِ اللَّهِ تَعَالَى الْقُلُوبَ كَيْفَ شَاءَ

۶۷۵۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَصِي يَقُولُ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ كَقُلُوبِ بَيْنِ إِبْصَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ يُصْرِفُهُ حَيْثُ يَشَاءُ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اللَّهُمَّ مُصْرِفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ)).

بَابُ كُلِّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ

۶۷۵۱- عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُونَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْفَعْرِ وَالْكَنْسِ أَوْ الْكَنْسِ وَالْفَعْرِ)).

اور اس کے رسول نے نہیں دی۔

(۶۷۵۰) ﴿۱﴾ یعنی انسان کا دل بھی اس کے قابو میں نہیں وہ بھی خداوند کریم کے ہاتھ میں ہے وہ چاہتا ہے تو ہدایت کی راہ پر لگاتا ہے اور چاہتا ہے تو گمراہی کی طرف پھیر دیتا ہے غرض یہ ہے کہ دل کا خیال بھی خداوند کی طرف سے ہے عمل کا توحید کرے اللہ قرآن میں فرماتا ہے تم کسی کام کو چاہ بھی نہیں سکتے جبکہ خداوند تعالیٰ نہ چاہے یہ حدیث اس حدیث معانی میں سے ہے اور اوپر کی بارہا بیان ہو چکا کہ سلف کا مذہب ان آیات اور حدیث میں ہے کہ وہ اپنے ظاہری معنی پر محمول ہیں اور ان کی کلیت کا علم خدا کو ہے جبکہ خدا کی انگلیوں میں جیسے اس کے ہاتھ ہیں پر نہ ہاتھ کی حقیقت ہم کو معلوم ہے نہ انگلیوں کی اور وہ پاک ہے مخلوقات کی مشابہت سے اور انھوں نے بتوں کی ہے وہ کہتے ہیں انگلیوں سے مراد یہاں قدرت ہے اور اختیار ہے اور ان لوگوں نے یہ نہ سمجھا کہ قدرت کا مشیہ اور معنی یہ کہ وہاں قرآن میں صاف صیغہ مشیہ موجود ہے دونوں ہاتھ اس کے نیلے ہیں اور حدیث میں اصابع کا تقدیر جو معنی اس کی موجود ہے۔

۶۷۵۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قریش کے مشرک جھگڑتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تقدیر میں تو یہ آیت اتری جس دن گھیسے چلوں گے اندھے منہ جہنم میں اور کہا جائے گا چکو جہنم کا لگانا ہم نے پیدا کیا ہر چیز کو تقدیر کے ساتھ (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس آیت میں قدر سے جی تقدیر مراد ہے اور بعضوں نے اس کے معنی یہ کئے ہیں کہ ہم نے ہر چیز کو اس کے اندازے پر پیدا کیا یعنی جتنا مناسب تھا کہ۔

باب: انسان کی تقدیر میں زبان کا حصہ لکھا جاتا

۶۷۵۳- ابن عباسؓ سے روایت ہے یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو لوگ بچے ہیں بڑے بڑے گناہوں سے اور کم میں گرفتار ہو جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ بڑی بخشش والا ہے میں سمجھتا ہوں کم کے معنی وہ ہیں جو ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر ایک آدمی کے لیے زبان سے اس کا حصہ لکھ دیا ہے جو ضرور ہونے والا ہے تو زبان انگوٹوں کا دیکھتا ہے (یعنی عورت کو شہوت سے) اور زبان کا باقی کرنا ہے (یعنی عورت سے شہوت کے ساتھ) نور زبان سے خواہش کرتا ہے اور فرح ان کو سچا کرتی ہے یا جھوٹا۔

۶۷۵۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انسان کی تقدیر میں اس کا حصہ زبان کا لکھ دیا گیا ہے جس کو وہ خواہ مخواہ کرے گا تو انگوٹوں کا زبان دیکھتا ہے اور کانوں کا زنا سنا ہے زبان کا زنا بات کرتا ہے اور ہاتھ کا زنا پکڑنا اور چھونا ہے اور پاؤں کا زنا جانا ہے (کا ذکر کی طرف) اور دل کا زنا خواہش اور تمنا ہے اور شرم کا زنا ہاتھوں کو کچ کرتی ہے یا جھوٹ۔

۶۷۵۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ لِمُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَدْرِ قَرَأَتْ يَوْمَ يُسْخَرُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ دُخُوهِمْ ذُوقُوا مِنْ سَفَرٍ إِنَّا كُلُّ شَيْءٍ خَلْقَانَا بِقَدَرٍ.

باب: قَدَرٌ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظُّهُ مِنَ الزَّوْنِ وَغَيْرِهِ
۶۷۵۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِالْقَدْرِ بِمَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَوْلَا النَّبِيُّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظُّهُ مِنَ الزَّوْنِ أَذْوَلاً ذَلِكَ لَهُ مَخَالَةٌ قَرْنًا الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ وَزَوْنًا اللَّسَانُ النَّطَقُ وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَمَنَّيْهِ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ)) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فِي رَوَايَةِ ابْنِ مَلُوسٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ.

۶۷۵۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبُهُ مِنَ الزَّوْنِ مَثْرُلاً ذَلِكَ لَهُ مَخَالَةٌ فَأَلْفَتَانِ زَانَهُمَا النَّظَرُ وَأَزَانَتَانِ زَانَهُمَا الْإِسْمَاعُ وَاللِّسَانُ زَوْنُهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زَانَاةُ الْبَطْنِ وَالزَّوْجَلُ زَانَاةُ الْخَطَا وَالْقَلْبُ يَهْوَى وَيَتَمَنَّى وَيُصَدِّقُ ذَلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ)).

(۶۷۵۳) یعنی اگر فرح حرام فرح میں داخل کی تو یہ زانیہ بھی ثابت ہو گئی اور جو جھوٹا کیا صرف جی باقی ہو گئی تو وہ حیوان زنا نہیں ہیں بلکہ ہمارا ہیں اور یہ باقی کم میں داخل ہیں جن سے انسان بہت کم کچا سکتا ہے اور اگر بڑے گناہوں سے بچے تو اللہ تعالیٰ اس کم کو بخش دے گا اور بعضوں نے کہا کم سے گناہ کا کم مراد ہے یعنی دل میں گناہ کا خیال آوے لیکن خدا سے ڈر کر نہ کرے تو یہ خیال صاف ہو جائے گا۔ واللہ اعلم۔

بَابُ مَعْنَى كُلِّ مُؤَلَّدٍ يُؤَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ

وَحُكْمُ مَوْتِ أَطْفَالِ الْكُفَرَاءِ وَأَطْفَالِ الْمُسْلِمِينَ

۶۷۵۵- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مِنْ مُؤَلَّدٍ إِلَّا يُؤَلَّدُ

عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَنْوَاعُهُمْ ذَكَابُو وَيَتَصَرَّابُو

وَيُتَجَسَّابُو كَمَا تَتَجَبَّأُ أَهْلِيهِمْ نَهْبَةً جَمْعَةً

هَلْ تُجَسُّونَ فِيهَا مِنْ جَذَعَاءِ)) ثُمَّ يَقُولُ أَبُو

مُرَّةٍ وَتَرْتَوُوا بِأَنْ تَشْتُمَ فِطْرَةُ اللَّهِ فَبِي فَطَرَ

النَّاسِ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِحَلْقِ اللَّهِ أَلَا تَأْنَفُ.

۶۷۵۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((كَمَا

تَتَجَبَّأُ أَهْلِيهِمْ نَهْبَةً وَلَمْ يَذْكُرْ جَمْعَةً)).

۶۷۵۷- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ ((مَا مِنْ مُؤَلَّدٍ إِلَّا يُؤَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ))

ثُمَّ يَقُولُ تَرْتَوُوا فِطْرَةَ اللَّهِ فَبِي فَطَرَ النَّاسِ عَلَيْهَا

لَا تَبْدِيلَ لِحَلْقِ اللَّهِ فَلَيْلَ الدِّينِ فَكَيْفَ.

۶۷۵۸- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ ((مَا مِنْ مُؤَلَّدٍ إِلَّا يُؤَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ

فَأَنْوَاعُهُمْ ذَكَابُو وَيَتَصَرَّابُو وَيَتَجَسَّابُو)) فَقَالَ

زُحَلُّ بْنُ رَسُولٍ اللَّهُ أَرَأَيْتَ لَوْ مَاتَ هَلْ ذَلِكَ

فَاللَّهُ أَكْبَرُ مَا كَانُوا عَابِلِينَ.

باب: بچوں کا بیان کہ وہ جنم ہی میں یاد دہانی اور

فطرت کا بیان

۶۷۵۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا ہر ایک بچہ پیدا ہوتا ہے فطرت پر (یعنی اس عہد پر جو

روحوں سے لیا گیا تھا یا اس سہلے اور شہادت پر جو خاتمہ میں

ہونے والی ہے یا اسلام پر یا اسلام کی قابلیت پر) پھر اس کے ماں

باپ اس کو یہودی بناتے ہیں اور نصرانی بناتے ہیں اور مجوسی بناتے

ہیں جیسے جانور چار پاؤں والا وہ ہمیشہ سالم جانور بنتا ہے کسی کو تم

دیکھتے ہو کان کٹا ہوا پیدا ہوا پھر ابو ہریرہ کہتے تھے تمہارا حق چاہے

تو اس آیت کو پڑھو فطرة الله التي فطر الناس عليها لا

تبدیل للعقل اللہ یعنی اللہ کی پیدا کردہ عقل ایسی ہے بتایا لوگوں کو اللہ کی

پیدا کردہ عقل نہیں بدلتی۔

۶۷۵۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزر

۶۷۵۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزر

۶۷۵۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا ہر ایک بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ

اس کو یہودی بناتے ہیں نصرانی بناتے ہیں مشرک بناتے ہیں ایک

فحش بڑا یا رسول اللہ اگر وہ بچہ اس سے پہلے مر جائے آپ نے

فرمایا خدا جانے وہ کیا کام کرتا۔

(۶۷۵۸) آپ نے فرمایا خدا جانے وہ کیا کام کرتا تو اللہ تعالیٰ کی مرضی چاہے اسے جنت میں لے جائے چاہے جہنم میں بچوں کے باب میں جو لوگ قتل سے پہلے مر جائیں علماء اختلاف کے ذریعے لکھا مسلمانوں کے بیٹے تو ایمان جنتی ہیں اور مشرکوں کے بچوں میں جن مذہب ہیں ان کو کاہر قتل ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ جہنم میں جائیں گے اور بعضوں نے تو قتل کیا ہے اور صحیح جس پر تحقیق ہے یہ ہے کہ وہ جنتی ہیں

۶۷۵۹- ترجمہ وہی جو گزرا اس میں یہ ہے کہ ہر ایک بچہ اسلام کی ملت پر یا اس ملت پر پیدا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ وہاں سے ہائیں کرنے لگے۔

۶۷۵۹- سَمِعْتُ الْأَمَظِيَّ يَقُولُ: هَذَا الْإِنْسَانُ فِي حَدِيثِهِ ابْنُ تَمِيْمٍ ((مَا مِنْ مُؤَلَّوِدٍ يُؤَلَّدُ إِلَّا وَهُوَ عَلَى الْغِلَّةِ)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي نَجْرٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ((إِلَّا عَلَى هَذِهِ الْغِلَّةِ حَتَّى يُبَيِّنَ عَنْهُ لِسَانَهُ)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ((لَيْسَ مِنْ مُؤَلَّوِدٍ يُؤَلَّدُ إِلَّا عَلَى هَذِهِ الْقِطْرَةِ حَتَّى يُعَوِّرَ عَنْهُ لِسَانَهُ))

۶۷۶۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی بنا دیتے ہیں اور نصرانی جیسے ہونٹ چبھتے ہیں کوئی ان میں کان کٹا پیدا ہوتا ہے؟ بلکہ تم ان کے کان کاٹتے ہو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو بچہ پچھنے میں مر جاوے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جانتا ہے ایسے بچے کیا عمل کرتے۔

۶۷۶۰- عَنْ هَمَامِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَفَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ يُؤَلَّدُ يُؤَلَّدُ عَلَى هَذِهِ الْقِطْرَةِ فَأَيُّوَاهُ يَهُودِيَّاهُ وَيَنْصَرِيَّاهُ كَمَا تَتَّبِعُونَ الْأَبِلَ لِهَيْلٍ نَجْثُونَ فِيهَا جَذَعَاءَ حَتَّى تَكُونُوا أَنْتُمْ تَحْذَرُونَهَا)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ مَسِيْرًا قَالَ ((اللَّهُ أَكْثَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ))

۶۷۶۱- ترجمہ وہی ہے اتنا زیادہ ہے کہ اگر اس کے ماں باپ مسلمان ہوئے تو بچہ مسلمان رہتا ہے اور ہر ایک بچہ کو جب اس کی ماں چھتی ہے تو شیطان اس کی کوکھوں میں ٹھوسا دیتا ہے مگر حضرت مریم اور ان کے بیٹے یحییٰ علیہ السلام کو شیطان ٹھوسا نہ دے سکا۔

۶۷۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((كُلُّ إِنْسَانٍ تَلَدَهُ أُمُّهُ عَلَى الْقِطْرَةِ وَأَيُّوَاهُ يَغْدُو يَهُودِيَّاهُ وَيَنْصَرِيَّاهُ وَيَمَجْسِيَّاهُ فَإِنْ كَانَ مُسْلِمِينَ فَسَلِمَ كُلُّ إِنْسَانٍ تَلَدَهُ أُمُّهُ يَذْكُرُهُ الشَّيْطَانُ فِي جُحْدَتِهِ إِلَّا مَرْيَمَ وَآدَمَ))

۶۷۶۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا مشرکوں کے بچوں کا حال آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے وہ بڑے ہو کر کیا عمل کرتے۔

۶۷۶۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سَيَلَنْ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ ((اللَّهُ أَكْثَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ))

ہی ہیں اور اس حدیث کا یہ جواب دیا ہے کہ اس میں جہنم میں جانے کا ذکر نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ جوان ہوتے تو اللہ کو معلوم ہے کیا عمل کرتے لیکن وہ جہنم میں ہونے تو یقینی ہیں اور حضرت نے جس لڑکے کو اللہ اس کے ماں باپ کو مسلمان تھے اور حدیث میں جس کو کافر کہا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ بڑا ہوا تو کافر رہاں باپ کو بھی کافر کر دے۔

۶۷۶۳- عَنْ الزُّهْرِيِّ يَأْتِيَانِ يُونُسَ وَابْنِ أَبِي
يُونُسَ يَقُولُ حَدِيثَهُمَا غَيْرَ لَنَا فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ
وَمُعْتَمِلٍ سُبُلٍ عَنْ قُرَازٍ الْقَشِيرِيِّ

۶۷۶۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُبُلٌ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ عَنْ أَلْفَالِ الْقَشِيرِيِّ مَنْ نَحَثَ مَوْتَهُمْ
صَغِيرًا فَقَالَ اللَّهُ أَطْلَمَ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ.

۶۷۶۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُبُلٌ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ عَنْ أَلْفَالِ الْقَشِيرِيِّ قَالَ ((اللَّهُ أَطْلَمَ
بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ إِذْ خَلَقَهُمْ)).

۶۷۶۶- عَنْ أَبِي بِنِ تَمِيمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ أَلْفَالًا أَلْفِي
قَلْبًا الْخَصِيرَ طَبَعَ كَمَا بَرَأَ وَلَوْ عَالَمٌ لَأَرْهَقَ
أَبْوَتَهُ طُعْيَانًا وَخُفْرًا)).

۶۷۶۷- عَنْ عَابِثَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ تَوَقَّعُ
صَبِيٌّ فَقُلْتُ طُورِي لَهُ عَصْفُورٌ مِنْ خَصَائِفِ
الْحَبَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَوْ لَا تَدْرِينَ أَنَّ
اللَّهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ بَيْنَهُمَا أَهْلًا
وَلِيَهُمَا أَهْلًا)).

۶۷۶۸- عَنْ عَابِثَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ دُعِيَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَنَازَةَ
صَبِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ طُورِي
لِهَذَا عَصْفُورٌ مِنْ خَصَائِفِ الْحَبَّةِ لَمْ يَغْلَلِ الشَّوْءَ
وَلَمْ يَذْرُؤْ قَالَ ((أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ يَا عَابِثَةُ إِنَّ
اللَّهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهَمَّ لِي

۶۷۶۳- ترجمہ دی ہے جواد پر گزر

۶۷۶۴- ترجمہ دی ہے جواد پر گزر

۶۷۶۵- ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۶۷۶۶- ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ لڑکا جس کو حضرت خضرؑ نے قتل کیا کافر پیدا ہوا تھا (یعنی بڑا ہو کر کافر ہو جاتا) اور اگر یہی تو اپنے ہی باپ کو شرافت اور کفر میں پھنسا دیتا۔

۶۷۶۷- ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ایک بچہ مر گیا میں نے کہا خوشی ہو اس کو وہ تو جنت کی چیزوں میں سے ایک چیز ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نہیں جانتی کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا اور جہنم کو اور ہر ایک کے لیے علیحدہ علیحدہ لوگ بنائے۔

۶۷۶۸- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک بچے کے جنازہ پر بلائے گئے جہاں انصار میں سے تھا میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ خوشی ہو اس کو یہ تو جنت کی چیزوں میں ایک چیز ہے اور اس نے برائی کی نہ برائی کی حرکت پہنچا آپ نے فرمایا اور کچھ کہتی ہے اسے عائشہ اللہ تعالیٰ نے جنت کے لیے لوگوں کو بنایا ان کو جنت کے لیے بنایا اور وہ اپنے باپوں کی پشت

(۶۷۶۶) ☆ یہاں یہ اٹھال ہے کہ جب اس کی تقدیر میں خدا تعالیٰ نے یہ لکھا تھا کہ وہ جہنم میں رہا پلو سے گا تو بڑا ہو کر کافر ہو گا اور اس کا جواب یہ ہے کہ تقدیر میں یہ لکھا ہو گا کہ اگر یہ نہ رہا پلو سے گا تو کافر ہو جائے گا۔

أَصْلَابُ آبَائِهِمْ وَخُلُقُ آبَائِهِمْ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ»۔

۶۶۹- عَنْ حَلَّةَ بْنِ مَحْصِي بْنِ إِسْهَابٍ وَكَيْعٍ نَحْوُ حَدِيثِهِ۔

بَابُ الْآجِلِ وَالرَّزَاقِ لَا تَزِيدُ وَلَا تَقْصُرُ عَنْ الْقَدَرِ

۶۷۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ أَلَمْ حَبِئَ رَزَقُ شَيْءٍ ﷺ ((اللَّهُمَّ أَنْصِبْ بِرِزْقِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَبِأَبِي أَبِي سَلَمَةَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَقَالَ الشَّيْءُ ﷺ قَدْ سَأَلْتَ اللَّهَ لِأَجَلٍ مُصَرَّوْبَةٍ وَأَلْبَامٍ مَغْدُودَةٍ وَأَرْزَاقٍ مَقْصُومَةٍ لَنْ يَجْعَلَ شَيْئًا قَتَلَ جِلْدَهُ أَوْ يُؤَخَّرَ شَيْئًا عَنْ جِلْدِهِ وَلَوْ تَخَنَّتْ سَأَلْتَ اللَّهَ أَنْ يُعِيدَكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ أَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا وَأَفْضَلَ)) قَالَ وَذُكِرَتْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ قَالَ بَسْتَرُوا رَأْسَهُ قَالَ وَالْحَتَّابُ مِنْ مَسْجِدِ قَدَّانِ ((إِنْ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ لِمَسْجِدٍ نَسْلًا وَلَا عَقَبًا وَقَدْ كَانَتْ الْفِرْدَوْسُ وَالْحَتَّابُ قَتَلَ ذَلِكَ))۔

۶۷۱- عَنْ بَسْتَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ ابْنِ بَشِيرٍ وَوَكَيْعٍ حَبِئًا ((مِنْ

میں تھے اور جنم کے لیے لوگوں کو باپاں کو جنم کے لیے بنایا اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے۔

۶۷۱- ترجمہ وہی جو گزرد

باب: عمر اور روزی اور رزق تقدیر سے زیادہ نہ بڑھتی ہے نہ کھٹکتی

۶۷۰- عبد اللہ سے روایت ہے ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا اللہ مجھ کو فائدہ اٹھانے دے میرے خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میرے باپ ابو سفیان اور میرے بھائی معویہ سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ سے وہ چیزیں مانگیں جن کی یہ عبادیں مقرر ہو چکیں اور دن مبین ہو گئے اور روزیاں بٹ گئیں کسی چیز کو اللہ اس وقت سے پیشتر نہیں کرنے کا اور نہ اس کے وقت سے دیر میں کرے گا اگرچہ اللہ سے یہ مانگی کہ تجھ کو دوزخ کے عذاب سے بچا دے یا قبر کے عذاب سے تو بکتر ہو تا یا افضل ہو تا اور آپ کے سامنے ذکر آیا بندوں کا اور سوروں کا کہ وہ آدمی ہیں جو مسخ ہو گئے تھے آپ نے فرمایا جو لوگ بندہ اور سورا ہو گئے تھے ان کی نسل یا اولاد نہیں ہوئی اور بندہ اور سورا تو ان سے پہلے بھی موجود تھے۔

۶۷۱- ترجمہ وہی جو گزرد

(۶۷۰) یعنی عمر اور روزی تو مقرر ہے گھٹ نہ دے نہیں کتنی اس کے لیے دعا کرنا فضول ہے اور اپنی مغفرت اور بخشش کے لیے کہنا بھروسہ ہے اگرچہ مغفرت اور بخشش بھی تقدیر میں لکھی گئی ہے لیکن اس کی دعا کرنا عبادت میں داخل ہے اور طول عمر کی دعا کرنا عبادت نہیں ہے اور یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ ناکھانے سے مراد حق ہے اس کی تائید اور تکرار اور شاید وہ مراد حق ہے جو نوحہ مکتوب میں لکھی گئی اللہ اس کو گناہ اور بد عادتوں سے جو علم الہی میں ہے وہ گھٹ نہ دے نہیں کتنی یہ چاہیے کہ بندہ اور سورا دونوں کی اولاد میں نہیں ہیں جو مسخ ہوئے تھے مراد ان سے نئی نسل کے لوگ ہیں جن پر عذاب ہوا تھا اور وہ سب عین روز میں ہلاک ہو گئے تھے ان کی نسل میں نہیں ملے گی اور نہ سورا سورا ہیں جو ان میں ہیں جن کی نسل نئی نسل سے پہلے دنیا میں آئی ہے۔ (نوری محققا)

عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٌ لِّى الْقَبْرِ))

۶۷۷۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَتُ
أَلَمْ يَجِبْ لَهِمْ مَتْنَبِيٌّ يَرْزُقُهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
وَبَابِي أَبِي سَمِئِيلَ وَبَابِي مَتْلُوعَةَ فَقَالَ لَهَا
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّكَ سَأَلْتِ اللَّهَ لِأَجَلٍ
مَضْرُوبَةٍ وَأَنْتِ مَطْلُوبَةٌ وَأَنْتِ زَانِيَةٌ مَقْسُومَةٌ لَمْ
يُجْعَلْ شَيْءٌ مِنْهَا قَبْلَ جِلْدٍ وَلَا يُؤْخَرُ مِنْهَا شَيْءٌ
بَعْدَ جِلْدٍ وَلَوْ سَأَلْتِ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيكَ مِنْ
عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ لَكَانَ عَمِيْرًا
لَكَ)) قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
وَالْحَسْبُ لِي بِهِمْ شَيْخٌ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ ﷺ
((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَهْلِكْ قَوْمًا أَوْ يُعَذِّبْ
قَوْمًا فَيَجْعَلَ لَهُمْ نَسْلًا وَبِئْسَ الْفِرْدَوْسُ وَالْحَسْبُ لِي
كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ))

۶۷۷۳- عَنْ سَمِئِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
وَأَنْتِ مَتْلُوعَةٌ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَرَوَى عَنْهُمْ قَبْلَ
جِلْدٍ أَمْ نَزُولٍ

بَابُ الْإِيمَانِ بِالْقَدْرِ

۶۷۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ
وَأَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَلِي
كُلِّ خَيْرٍ أَحْرَضَ عَلَيَّ مَا يَنْفَعُكَ وَمُسْتَعِينٌ بِاللَّهِ
وَلَا تَفْخَرْ وَبِأَنْ أَصْلَحَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي
فَعَلْتُ كُنْتُ كَذَا وَكَذَا وَلَكِنْ قُلْ فَتَرَى اللَّهَ وَمَا
شَاءَ فَعَلَ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ))

۶۷۷۲- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ام المومنین ام حبیبہ
نے کہا یا اللہ تو مجھ کو کاہدہ اٹھانے دے میرے خاندان رسول اللہ
سے اور میرے باپ ابوسنیان سے اور میرے بھائی محابہ سے
رسول اللہ نے ان سے فرمایا تو نے اللہ سے ان باتوں کے لیے کہا
جن کی میعادیں مقرر ہیں اور قدم تک جو چلیں گئے ہوئے ہیں اور
روزیاں عطا ہوئی ہیں ان میں سے کسی چیز کو اللہ اس کے وقت سے
پہلے یا وقت کے بعد دیر سے کرنے والا نہیں اگر تو اللہ سے یہ مانگتی
کہ تجھ کو بھروسے جہنم کے عذاب سے یا قبر کے عذاب سے تو بھر
ہو تا ایک شخص بولا یا رسول اللہ بندہ اور سوار ان لوگوں میں سے
ہیں جو مسخ ہوئے تھے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس قوم کو
ہلاک کیا یا عذاب دیا ان کی نسل نہیں چلائی اور بندہ اور سوار تو ان
لوگوں سے پہلے موجود تھے۔

۶۷۷۳- ترجمہ وہی جو گزرا

باب: تقدیر پر بھروسہ رکھنے کا حکم

۶۷۷۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا زبردست مسلمان (زبردست سے مراد وہ ہے جس کا
ایمان قوی ہو) اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا ہو آخرت کے کاموں میں
بہت والا ہو (اللہ کے نزدیک بہتر اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے
انہوں مسلمان سے اور ہر ایک طرح کا مسلمان بہتر ہے جس کو
ان کاموں کی جو تجھ کو ملے ہیں (یعنی آخرت میں کام دیں گے)
اور وہ مالک اللہ سے اور بہت مت ہلا اور جو تجھ پر کوئی معصیت
آوے تو یوں مت کہہ اگر میں ایسا کر جائیسا کہ تا تو یہ معصیت کا ہے

کو آتی لیکن ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں ایسا ہی تھا جو اس نے چاہا
 کیا اگر مگر کرباشیطان کے لیے روکو کھولتا ہے (یعنی جو اس اعتقاد سے
 کہے کہ اسباب کی تاثیر مستقل ہے اور اگر یہ سبب نہ ہو تا تو
 مصیبت نہ آتی تو وہ اسلام سے نکل گیا اس لیے کہ ہر ایک کام اللہ
 کی مشیت کے بغیر نہیں ہو تا اور جو اللہ تعالیٰ کی مشیت پر اعتقاد
 رکھتا ہے اور جانتا ہے کہ اسباب کی تاثیر بھی اس کے حکم سے ہے
 اس کو اگر مگر کہنا جائز نہیں اور اس کی مثال یہ ہے کہ مومن کہتا
 ہے بارش اچھی ہوئی لب کے غلہ بہت ہو گا اور کافر بھی کہتا ہے پر
 مومن کا کہنا اور اعتقاد سے ہے اور کافر کا کہنا اور اعتقاد سے اور جو
 اعتقاد کافر کا ہے اس اعتقاد سے یہ کلمہ کہنا درست نہیں اور مومن
 کے اعتقاد سے درست ہے)



سورہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا آپ نے دو شخصوں کی آواز سنی جو ایک آیت میں جھگڑ رہے تھے آپ باہر نکلے اور آپ کے چہرے پر قصہ معلوم ہوتا تھا۔ آپ نے فرمایا تم سے پہلے لوگ تباہ ہوئے اللہ کی کتاب میں جھگڑا کرنے سے (جو نفاست اور فساد کی نیت سے ہو یا لوگوں کو بہکانے کے لیے لیکن مطلب کی تحقیق کے لیے اور دین کے احکام نکالنے کے لیے درست ہے) (نودی)۔

۶۷۷۷- جناب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو قرآن کو جب تک تمہارے دل زبان سے موافقت کریں اور جب تمہارے دل اور زبان میں اختلاف پڑے تو اٹھ کھڑے ہو۔

۶۷۷۸- ترجمہ دی جواور گزرا۔

۶۷۷۹- ابو عمران نے کہا جناب رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا اور ہم نے بھی کوفہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جواور گزرا۔

باب: بڑا جھگڑا کون؟

۶۷۸۰- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب مردوں میں برا اللہ کے نزدیک دوسرے جو بڑا لڑاکا جھگڑا کرے۔

عَنْمَا قَالَ فَحَضَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ فَسَمِعَ أَصَوْتَ رَجُلَيْنِ اِخْتَلَفَا فِي آيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَرِّفُنِي وَخَبِيرُ قَعْبَبُ فَقَالَ ((إِنَّمَا هَذَا مِنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاِخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ))

۶۷۷۷- عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا اتَّفَقْتُمْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اِخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَفُوقُوا))

۶۷۷۸- عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا اتَّفَقْتُمْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اِخْتَلَفْتُمْ فَفُوقُوا))

۶۷۷۹- عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ لَنَا جُنْدُبٌ وَنَحْنُ جُلُوسٌ بِالْمَكَّةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ بِمَعْنَى حَبِيبِهِمَا))

باب في الأئدة الخصم

۶۷۸۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ اِتَّفَعْنَا الرِّجَالُ إِلَى اللَّهِ الْأُتْدَ الْخَصْمِ))

(۶۷۷۷) ☆ یعنی قرآن اس وقت تک پڑھیں جب تک دل کے حرا کو سے اور جب دل نہ گئے تو مابقی زبان سے دہکے لطف ہے بلکہ خوف ہے لہذا پڑھ جائے گا۔

(۶۷۸۰) ☆ تاحق لوگوں سے لڑے اور فساد نکالے دین میں ہو یا دنیا میں لیکن حق بات دین کی ظاہر کرنا اور حضرت کی سنت پر عمل کرنا جھگڑا نہیں ہے بلکہ قرآن ہے اور جو شخص حضرت کی سنت پر عمل کرنے والے سے جھگڑے وہ خود ملعون اور مردود ہے۔

باب: یہود و نصاریٰ کے طریقوں پر چلنے کا بیان

بَابُ اتِّبَاعِ سُنَنِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى

۶۷۸۱- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے تم چلو گے اگلی امتوں کی راہوں پر (یعنی گناہوں میں اور دین کی مخالفت میں نہ یہ کہ کفر اختیار کرو گے) باشت برابر باشت کے اور ہاتھ برابر ہاتھ کے یہاں تک کہ اگر وہ گوشت کے سوراخ میں کھیں تم بھی ان کے ساتھ کھو گے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگلی امتوں سے مراد یہود اور نصاریٰ ہیں آپ نے فرمایا اور کون ہیں؟

۶۷۸۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَتَبْلُغَنَّ سُنَنُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ شَيْئًا بَشِيرًا وَفَرَاغًا بَشِيرًا حَتَّى تَوْذَحُوا فِي جُحْرِ حَبِّ لَاتَبْعُوهُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى قَالَ قَلْبًا))

۶۷۸۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرے۔

۶۷۸۲- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۶۷۸۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرے۔

۶۷۸۳- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمٍ عَنْ غَطَّافٍ بْنِ يَسَارٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ.

۶۷۸۴- عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جوئے پال کی کھال نکالنے والے (یعنی بے فائدہ موشگافی کرنے والے حد سے زیادہ بڑھنے والے تصب کرنے والے) تمہیں ہار یہ فرمایا۔

۶۷۸۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((خَلَّتْ أَلْوَانُ قَوْمٍ فَأَلْقَاهَا ثَلَاثًا))

(۶۷۸۱) ☆ خودی نے کہا یہ حدیث مجھ سے ہے آپ کا جیسا آپ نے فرمایا تو ایسا ہی ہوا۔

حرام کہتا ہے مجھ سے زمانے میں تو یہ حدیث اسکا چم رہی ہوئی جس میں کسی کو تک نہ رہے ہند کے مسلمانوں نے غصہ صاعید رہا آپ اور علیؓ گڑھ وغیرہ کے مسلمانوں نے ہر بات میں نصاریٰ کی مشابہت شروع کر دی کیا کھانے میں کیا پینے میں کیا پہننے میں یہاں تک کہ بعض مسلمانوں کو کچھ کرنا محرم کا ہوتا ہے کہ یہ نصرانی تو ہمیں ہے افسوس اس پر ہے کہ اس بے دردی اور بے عقلی کے ساتھ عقل سلیم سے کام بھی لینا چھوڑ دیا کہ نصاریٰ کی مشابہت ایسی پسند ہے جو ہمہ جہاتوں میں ان کی تقلید کرتے ان کا سا عقید ان کی سی دلوں باطنی ان کا سا علم حاصل کرتے یہ تو سب بالائے طاق رکھا صرف لباس اور وضع اور اکل و شراب میں جو ایک آسان امر ہے ان کی مشابہت کرتے جس پر یہ فیض سمجھتے کہ اپنی قوم کی وضع اپنی قوم کا لباس خود ایک قوی عزت ہے جس کو ہمارا چھوڑنا ہمارا درجہ کی بے حیائی اور بے غیرتی ہے عقل مندی کا قریہ کام تھا کہ نصاریٰ کی طرح وہ علم حاصل کرتے جس سے ان کی دنیاوی قوت اور شکست درست ہوئی اور دین کی عظمت و زبرداری بڑھتی مسجد میں آیا ہو تمہیں دوسرے زمانے ہائے قوی انتقام کو ترستی ہوتی جس پر تمام دنیاوی اور دینی مصلحتیں کا ہمارے اور جو کوئی ناپاس اختیار کرتے تو اپنی دماغ سے تمام فائدوں پر نظر کر کے ایک ناپاس راہ پر گرتے نہ یہ کہ سبہ و قوفوں کی طرح اندھا اندھ نصاریٰ کی تقلید کرتے اٹھ عاقبتی مسلمانوں کی آنکھیں کھولے وہ ہر ہر جاہد ہیں یہ دہر ترقی اور فلاح و بہبود کی نہیں ہے ترقی ان کی جس زمانے میں ہوئی تھی اس کی جڑ نہ حدیث کی کتابوں میں صاف غرض سے مودعہ ہے پس لازم ہے کہ حدیث پر عمل کریں اور صحابہ رسول اللہ کی راہ اختیار کریں۔

باب: آخر زمانہ میں علم کی کمی ہونا

۶۷۸۵- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے کہ علم اٹھ جاوے گا (یعنی دین کا علم لوگ کم حاصل کریں گے دنیا میں غرق ہو جاویں گے) اور جہالت قائم ہو جائے گی یا کھیل جاوے گی اور شراب پی جائے گی اور زنا ظاہر حکم کھلا ہوگا۔

۶۷۸۶- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کیا میں تم سے ایک حدیث بیان نہ کروں جس کو میں نے سنا رسول اللہ سے اور میرے بعد کوئی شخص ایسا تم سے یہ حدیث بیان نہ کرے گا جس نے اس کو سنا ہو رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھ جاوے گا اور جہالت کھیل جاوے گی اور زنا حکم کھلا ہوگا اور شراب پی جائے گی اور مرد کم ہو جاویں گے یہاں تک کہ پچاس عورتوں کے لیے ایک مرد ہوگا جو ان کی خبر گیری کرے گا (یعنی لڑائیوں میں مرد بہت مارے جائیں گے) اور عورتیں مردہ جاویں گی۔

۶۷۸۷- ترجمہ وہی جہاد پر گزرتا

باب رفع العلم في آخر الزمان
۶۷۸۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مِنْ أَضْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَقْتَسَمَ الزَّانَا وَيَشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ وَيَقْتُلَ النِّسَاءَ حَتَّى يَكُونَ لِكُلِّ مِائَةِ امْرَأَةٍ قِيمَةٌ وَاحِدَةٌ))

۶۷۸۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُخَذُّكُمْ أَحَدٌ بِنَبِيِّ سَعَةِ بَنِي ((إِنْ مِنْ أَضْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَقْتَسَمَ الزَّانَا وَيَشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ وَيَقْتُلَ النِّسَاءَ حَتَّى يَكُونَ لِكُلِّ مِائَةِ امْرَأَةٍ قِيمَةٌ وَاحِدَةٌ))

۶۷۸۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي حَدِيثِ أَبِي بَشِيرٍ وَحَدِيثُ لَا يُخَذُّكُمْ أَحَدٌ بِنَبِيِّ سَعَةِ بَنِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فَلَا تَكْرَهِي بَيْنَهُ
۶۷۸۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَ أَبِي مُوسَى فَقَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ آيَاتَانِ يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرَجُ وَالْفَرْجُ الْقَتْلُ))

(۶۷۸۵) تا اس زمانہ میں یہ سب باتیں موجود ہیں دین کے علم کا وہ حال ہے کہ اکثر لوگ اپنی ادا کو دینی تعلیم نہیں دیتے حکام ضروری تک نہیں نکلتے حدیثہ تعمیر کا وہ حال ہے کہ کافر کا وہ حال ہے کہ مسلمان کو بائیس غریب یا کم ہے جو نئے کا استعمال نہ کرنا ہو امیروں اور لوگوں کا یہ حال ہے کہ باہر ہند ہے کہ باہر گئے ہوگا کہ سو میں تانوسے شرابی ہیں نہ زکا یہ حال ہے کہ طایفہ فساد اور کالہ زکرم ہے۔ فاضل سے شرم نہیں نہ کوئی عیب ہے لا حول ولا قوۃ یا ظاہر اپنے رسول کے باب کو بھلی بھیج کہ وہ میرے دین کو پھر زندہ کرے۔

۶۷۸۹- عَنْ حَبِيبِ قَالَ كُنْتُ خَلِيفَ مَعَ عَبْدِ

اللّٰهِ وَأُمِّي مُوسَى وَغَمْنَا بِتَحْدِثَانِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنِي حَبِيبُو وَكَيْفَ زَيْنُ نَسِيرِ.

۶۷۹۰- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بَيْنَهُ.

۶۷۹۱- عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ إِنِّي لَمَحَلِّسٌ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَأُمِّي مُوسَى وَغَمْنَا بِتَحْدِثَانِ فَقَالَ أَبُو

مُوسَى قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَهُ.

۶۷۹۲- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

((يَنْفَارُ الزَّمَانُ وَيَقْصُ الْعِلْمُ وَتَضْطَرُّ الْفِتْنُ وَيَلْقَى الشَّحُّ وَتَكْثُرُ الْهَرْجُ)) ذَلُّوا وَمَا

الْهَرْجُ قَالَ ((الْقَتْلُ)).

۶۷۹۳- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَنْفَارُ الزَّمَانُ وَيَقْصُ الْعِلْمُ)) ثُمَّ

ذَكَرَ بَيْنَهُ.

۶۷۹۴- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَنْفَارُ الزَّمَانُ وَيَقْصُ الْعِلْمُ)) ثُمَّ ذَكَرَ

بَيْنَ حَبِيبَيْهِمَا.

۶۷۹۵- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ كَلَّمَهُمْ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَ الرُّمَيْزِيُّ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا وَيَلْقَى الشَّحُّ.

۶۷۹۶- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ النَّعَّاسِ

۶۷۸۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا

۶۷۹۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۶۷۹۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا

۶۷۹۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہو جاوے گا زمانہ اور اٹھایا جاوے گا علم (یعنی زمانہ قیامت کے قریب ہو جاوے گا) اور عالم میں فساد پھیلے گا اور دلوں میں بھٹی ڈال دی جائے گی (لوگ دھوکہ اور خیرات نہ دیں گے) اور ہرج بہت ہو گا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہرج کیا ہے آپ نے فرمایا کشت و خون۔

۶۷۹۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا

۶۷۹۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا

۶۷۹۵- ترجمہ وہی ہے جو گزر اس میں بھٹی کا ذکر نہیں ہے۔

۶۷۹۶- عبداللہ بن عمرو بن نعاس

(۶۷۹۲) یہ بھی علم کا اضافہ ہے کہ ان لوگوں کے دلوں سے سب ہو جاوے گا بلکہ عالم ہر جاویں گے اور جاہل رہ جاویں گے اسلام میں اس سے زیادہ مصیبت کوئی نہیں ہے کہ دہرا عالم کا انقلاب ہو اس حدیث میں یہ بھی بیان ہے کہ قیامت کے قریب اکثر سردار جاہل ہو گئے سو یہ وہی وقت ہے کہ بادشاہ اور خراب اور امیر وہی ہوتے ہیں جو انہما کے جاہل اور قرآن و حدیث سے ناواقف ہوتے ہیں ہندوستان میں تو یہ

فرماتے تھے اللہ تعالیٰ اس طرح پر علم نہ اٹھائے گا کہ لوگوں کے دلوں سے جیجیٹ کیسے لیکن اس طرح اٹھاوے گا کہ عالموں کو اٹھا لے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہ رہے گا تو لوگ اپنے سردار چاہوں کو بنا لیں گے وہ بن جائے تو نبیؐ کے اور خود مگر وہوں کے اوروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

۶۷۹۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ راوی حدیث نے کہا میں نے ایک سال بعد دوبارہ عبد اللہ سے اس حدیث کو پوچھا تو انہوں نے یکجہ اسی طرح بیان کیا۔

۶۷۹۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۶۷۹۹- عروہ بن الزبیرؓ سے روایت ہے مجھ سے حضرت عائشہؓ نے کہا اے بھائی میرے مجھے خبر ہوئی ہے کہ عبد اللہ بن عروہ ہمارے لوہے گزروں کے گج کے لیے قہن سے طوار علم کی باتیں پوچھو کیونکہ انہوں نے رسول اللہؐ سے بہت علم کی باتیں حاصل کی ہیں عروہ نے کہا میں ان سے طوار بہت سی باتیں پوچھیں جو انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کیں عروہ نے کہا ان باتوں میں یہ بھی

يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ «إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنْ يَقْبَلُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا تَمَّ يَقُولَ غَالِبًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جَهْلًا فَسَبُلُوا فَأَلْقُوا بَعَثَ عَلَيْهِمُ لَعْنًا وَأُتُوا».

۶۷۹۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غُمَرٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِسَبِيلِ حَدِيثِ حَبْرٍ وَرَأَى فِي حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ عَطَى ثُمَّ قِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غُمَرٍ عَنْ رَأْيِ الْخَوَلِ فَسَأَلَهُ فَرَدَّ عَلَيْنَا فَحَدَّثَ حَتَّى حَدَّثَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ.

۶۷۹۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غُمَرٍ نَبِ الْعَصَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِسَبِيلِ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

۶۷۹۹- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ يَا ابْنَ أُخْتِي تَلْفِظِي أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ غُمَرٍ مَرَّ بِنَا فِي الْفَجْرِ فَخَفَ فَمَسَائِلُهُ فَوَافَقَهُ فَمَسَّلَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِلْمًا كَثِيرًا قَالَ فَلَقِينَهُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ أَشْيَاءَ بَذَكَرَهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کہ ایک انداز پر ہے کہ عالم کے ہوتے ہوئے اس کی قدر و منزلت نہیں کرتے اور چاہوں کو اپنا سرور و ملقب اور کاغذی باتیں ہیں لا حول ولا قوۃ کٹر سہد میں دیکھا گیا کہ عالم اور مولوی موجود ہیں لیکن چاہوں کو آگے کرتے ہیں اور ان کے پیچھے لگا دیتے ہیں حدیث کی رو سے یہ سب گمراہ ہیں نہ اتنا ہی کہ وہایت کرے بعد امتحان میں اس وقت سیراں اور خواہوں میں کوئی ایک عالم نہیں ہے جو احباب سید عالم سوانا و اب سید محمد صدیق حسن خان شہار کے اللہ تعالیٰ ان کی عروہ اقبال میں برکت دے ان کی ذات سے بعد امتحان میں علم حدیث کیل رہا ہے صحاح ستہ کا ترجمہ بھی اچھی کی سلی و کوشش اور تائید سے ہوا ہے اور بعد ازاں حدیث اور تفسیر کی تالیف فرما کر شائقین کو ہذہ تحفیم کر رہے ہیں بعد کے مسلمانوں کو اس صحت عقلی کا شکر گزار ہونا چاہیے اور ان کی خبر خرابی اور مدوح ہر وقت مستعد رہنا چاہیے اور ان کے لیے دعا ہے خیر کہہ چاہیے آمین یا رب العالمین۔

ایک حدیث تھی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ علم لوگوں سے ایک ہی دفعہ نہیں جمنے کے لیکن عالموں کو اٹھائے گا ان کے ساتھ علم بھی اٹھ جائے گا اور لوگوں کے سردار چال رہ جاویں گے جو بغیر علم کے فتویٰ دینے گئے پھر گر رہ گئے اور گر نہ کریں گے عروہؓ نے کہا جب میں نے یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے بیان کی انہوں نے اسکو بڑا سمجھا اور اس حدیث کا انکار کیا (اس خیال سے کہ کہیں عبد اللہ بن عمرو کو شہ نہ ہوا ہو یا انھوں نے حکمت کی کتابوں میں یہ مضمون پڑھا ہو اور نقلی سے اس کو حدیث قرار دیا ہو) اور کہا کہ عبد اللہ بن عمرو نے تجھ سے یہ بیان کیا کہ میں نے رسول اللہؐ سے یہ حدیث سنی ہے عروہؓ نے کہا جب دوسرا سال آیا تو حضرت عائشہؓ نے مجھ سے کہا یا عبد اللہ بن عمرو سے مل پھر ان سے بات چیت کر یہاں تک کہ پوچھ ان سے وہ حدیث جو علم کے باب میں انھوں نے تجھ سے بیان کی تھی عروہؓ نے کہا میں پھر عبد اللہ سے ملا اور ان سے یہ حدیث پوچھی انھوں نے اسی طرح بیان کیا جیسے پہلی بار مجھ سے بیان کیا تھا عروہؓ نے کہا جب میں نے حضرت عائشہؓ سے یہ بیان کیا تو انھوں نے کہا میں عبد اللہ بن عمرو کو سچا جانتی ہوں اور انھوں نے اس حدیث میں نہ زیادتی کی نہ کمی کی (حضرت عائشہؓ نے پہلی بار جو انکار کیا وہ اس وجہ سے نہ تھا کہ عبد اللہ بن عمرو کو مجھ سمجھا بلکہ اس خیال سے کہ شاید ان کو شہ نہ ہو گیا ہو جب وہ بارہ بھی انھوں نے حدیث کو اسی طرح بیان کیا تو وہ خیال پاتا رہا۔)

باب: جو شخص اچھی بات چاہی کرے یا بری بات چاہی کرے ۶۸۰۰- جریر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ کچھ گنوار لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے وہ کھل بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ان کا براہل

وَسَلَّمَ قَالَ عُرْوَةُ فَكَانَ يَمْسُ ذَكَرُ الْنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ لَا يَتَرَفَعُ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ إِلَّا بِمَا هُوَ وَلَكِنْ يَقْبَضُ الْعِلْمَ فَيُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَيُؤْتِيهِ مَنَّهُمْ وَيَتَقِي بِهِ النَّاسِ دُمُومًا جَهَنَّمَ يَغْتَوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَيَضِلُّونَ)) وَتَضِلُّونَ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا حَدَّثْتُ عَائِشَةَ بِذَلِكَ اخْطَلَمَتْ ذَلِكَ وَالْكَرْبَةُ فَانْتِ أَخَذْتُنَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا قَالَ عُرْوَةُ حَتَّى إِذَا كَانَ قَابِلٌ قَالَتْ لَهُ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدْ قَدِمَ فَالْفَقْتُ ثُمَّ فَابِحْتُ حَتَّى نَسَّائُهُ عَنْ الْأَعْيَابِ الَّذِي ذَكَرْتُ لَكَ فِي الْعِلْمِ قَالَ فَلَقِيْنَهُ فَسَأَلْتُهُ فَذَكَرْتُ لِي لَحَوْ مَا حَدَّثَنِي بِهِ فِي مَرْبِئِهِ فَأَوَّلِي قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا أَمَرْتَهَا بِذَلِكَ قَالَتْ مَا أَحْسَنَهُ إِلَيَّ فَاذْ صَدَقَ لَوَاكُ لَمْ يَرِدْ فِيهِ خِيَا وَكَمْ يَقْصُرُ.

نَابُ مِنْ مَنْ سَنَّةٌ حَسَنَةٌ أَوْ سَنَةٌ ۶۸۰۰- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ نَاسٌ مِنَ الْفُقَرَاءِ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ

(۶۸۰۰) ✽ علامہ و مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ جس چیز کی شرح میں غریب بہت ہے اس کو جو کوئی دران دے گا تو اس کو نہایت ثواب ہے جیسے خیرات کرنے کی خوبی حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوئی اور اس مرد انصاری سے وہ چاہی ہوئی اور یہ مطلب اس کا نہیں کہ وہ

دیکھا اور ان کی حتمی دریافت کی تو لوگوں کو رغبت دلائی صدقہ دینے کی لوگوں نے صدقہ دینے میں دیر کی یہاں تک کہ اس بات کا رائج آپ کے چہرے پر معلوم ہوا پھر ایک انصافی شخص ایک حلی روپیوں کی لے کر آیا پھر دوسرا آیا یہاں تک کہ تار بندھ گیا (صدقہ اور خیرات کا) آپ کے چہرے پر خوشی معلوم ہونے لگی پھر آپ نے فرمایا جو شخص اسلام میں اچھی بات نکالے (یعنی عمدہ بات کو جاری کرے جو شریعت کی رو سے ثواب ہے) پھر لوگ اس کے بعد اس پر عمل کریں تو اس کو اچھا ثواب ہوگا جتنا حساب عمل کرنے والوں کو ہوگا اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی اور جو اسلام میں بری بات نکالے (مثلاً بدعت یا گناہ کی بات) اور لوگ اس کے بعد اس پر عمل کریں تو تمام عمل کرنے والوں کے برابر گناہ اس پر لکھا جاوے گا اور عمل کرنے والوں کا گناہ کچھ کم نہ ہوگا۔

۶۸۰۱- جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت نے خطبہ پڑھا اور لوگوں کو ترغیب دی صدقہ دینے کی بھربھائی کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

۶۸۰۲- جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو لوگ گزرا ہے۔

۶۸۰۳- جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو لوگ گزرا۔

۶۸۰۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص پادیت کی طرف بلاوے اس کو پادیت پر چلنے والوں کا بھی ثواب ملے گا اور چلنے والوں کا ثواب کچھ کم نہ ہوگا اور جو شخص گمراہی کی طرف بلاوے اس کو گمراہ پر چلنے والوں کا بھی گناہ ہوگا اور چلنے والوں کا گناہ کچھ کم نہ ہوگا۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ الصَّوْفُ فَرَأَى سَوْءَ خَالِهِمْ فَلَمْ أَصَابُهُمْ خَافَةً فَخَتَّ النَّاسُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلْيَبْتَغُوا عَنْهُ حَتَّى رُمِيَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَحْمَةً مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَهُ بِصُرَّةٍ مِنْ وَرَقٍ ثُمَّ جَاءَهُ آخَرُ ثُمَّ تَابَعُوا حَتَّى حُفَّتِ الشُّرُورُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ شَيْئًا حَسَنَةً فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ مِنْهُ بِمِثْلِ أَجْرٍ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ شَيْئًا لَعَنَ فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ عَلَيْهِ بِمِثْلِ وَدْرٍ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِمْ شَيْءٌ»

۶۸۰۱- عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَخَطَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَتَّ عَلَى الصَّدَقَةِ بِمَعْنَى خَلَبَتْ حَرِيرٌ.

۶۸۰۲- عَنْ جَرِيرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «لَا يَسُنُّ عَبْدٌ شَيْئًا صَالِحَةً يَعْمَلُ بِهَا بَعْدَهُ» ثُمَّ ذَكَرَ ثَمَامٌ فَخَبَرَهُ.

۶۸۰۳- عَنْ جَرِيرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ بِهَذَا الْخَبَرِ.

۶۸۰۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ «مَنْ دَعَا إِلَى هَدًى كَانَ لَهُ مِنْ الْأَجْرِ مِثْلُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ مِنْ تَبِعَةٍ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَجْرِ هَدًى وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا»

اور جس کام کی اصل شرعاً سے ثابت نہ ہو اس کو لوگ اپنے دل میں اچھا کچھ کر دوں تو وہی اور اس حدیث کو بدعت کی خوبی کے لیے دلیل بکڑیں (تحدید خیر انہو سے کہا جو شخص نیک کام نہ کرے خواہ یہ کام اس سے پہلے دوسرے نے کیا ہو جیسے تعلیم طلباء حدیث و ثواب اس کا بھی حکم ہے خواہ لوگ اس کی نہ کرے یا اس پر عمل کریں یا اس کے کرنے کے بعد ہر طرح اس کو ثواب پہنچے گا۔

كِتَابُ الذِّكْرِ وَالِدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ

ذکر الہی اور توبہ اور استغفار کے مسائل

باب: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی فضیلت

۶۸۰۵- الہو پر پڑے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے خیال کے پاس ہوں (یعنی اس کے ایمان اور انگل کے ساتھ نووی نے کہا یعنی غشش سے اور قبول سے اس کے ساتھ ہوں) اور میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں (رحمت اور توفیق اور ہدایت اور حفاظت سے) جب وہ مجھ کو یاد کرے گا مجھ کو اپنے جی میں یاد کرے گا تو میں بھی اس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر مجمع میں مجھ کو یاد کرے گا تو میں اس کو اس مجمع میں یاد کرتا ہوں جو اس کے مجمع سے بہتر ہے (یعنی فرشتوں کے مجمع میں) اور جب بندہ ایک بابت میرے نزدیک ہو جائے تو میں ایک ساتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ ایک ساتھ مجھ سے نزدیک ہو جائے تو میں ایک ہال (دو نوں) ساتھ کے پھیلاؤ کے برابر اس سے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چلے ہو آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑتا ہوا آتا

بَابُ الْحَثِّ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى

٦٨٠٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُغْفِرُ اللَّهُ عَمْرًا وَحُلًّا أَنَا عِنْدَ ظُلِّ عَنَدِي يَوْمَ أُصْبِحُ مَفْهُ حِينَ يَذْكُرُنِي إِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذِكْرًا فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأ ذِكْرًا فِي مَلَأ هُمْ حَيْثُ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شَيْئًا تَغَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَغَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً».

۱۹۸۵ء نووی نے کہاں حدیث سے مسئلہ نے دلیل پکڑی ہے کہ فریضے کا پیروں سے افضل ہیں اور ہمارے اصحاب کا نہ ہے کہ فریضوں سے افضل ہیں اور اس حدیث سے فضیلت کا گمہ کی انجینہ ہے نہیں عقلی لحاظ سے مومن پر کوئی انکار کرنے والوں میں کا پیر ہے۔

جب بندہ ایک طاقت پر سے نزدیک ہو جاتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور دوسری نے کہا ہے احادیث و صفات میں سے ہے اور عمل ہے یہاں ظاہری معنی (یعنی حروف و رسم) ظہور ظاہری معنی جو تعلق میں سمجھا جاتا ہے اور مطلب اس کا ہے کہ جو خیر سے نزدیک ہو جاتا ہے عبادت سے میں اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور رحمت اور توفیق اور اعانت سے بھر جاؤں اور یہاں نزدیک ہو جاتا ہے تو میں اور رحمت کا دیا میں یہاں جاتا ہوں غرض یہ کہ عبادت سے زیادہ اس کا کار و چاہا ہوں انہی نوودی نے کہا کہ اللہ کے ساتھ ہونے سے جو قرآن میں آیا ہے (وہو معکم ایضا) کہیں علم اور اعانت کے ساتھ ہونا مراد ہے۔

۶۸۰۶- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْاَلَاءِ قَالَ: «وَلَمْ يَذْكُرْ»
 ((وَابْنُ عَرَبٍ: إِنِّي فَرَعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَعْدًا))۔
 ۶۸۰۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَذْكُورَ أَحَادِيثَ بَيْنَهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللَّهَ قَالَ: إِذَا تَلَقَّاهُ بِلِسَانٍ يَلْسَنُ تَلَقُّهُهُ بِلِسَانٍ وَإِذَا تَلَقَّاهُ بِلِسَانٍ تَلَقُّهُهُ بِلِسَانٍ وَإِذَا تَلَقَّاهُ بِلِسَانٍ تَلَقُّهُهُ بِأَسْرَعٍ»۔

۶۸۰۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جل جلالہ عز شانہ ارشاد فرماتا ہے جب کوئی بندہ میری طرف ایک پشت بڑھتا ہے میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں ایک ہاتھ بڑھتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں اور جلدی آتا ہوں اس کی طرف۔

۶۸۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي طَرِيقٍ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلَى حَبَلٍ يُقَالُ لَهُ حُسْدَانٌ فَقَالَ: «مَيِّوُوا هَذَا حُسْدَانٌ سَتَقِي الْمَغْرُودُونَ قَالُوا وَمَا الْمَغْرُودُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: الَّذِينَ يَكُونُونَ اللَّهُ خَبِيرًا» وَالْمَذْكُورَاتُ۔

۶۸۰۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ مکہ کی راہ میں جا رہے تھے آپ ایک پہاڑ پر گزرے جس کو حسدان (خیمہ جہنم) کہتے تھے آپ نے فرمایا چلو یہ حدان ہے آگے بڑھ گئے مغرود لوگوں نے عرض کیا مغرود کون ہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جو عمر واللہ کی یاد بہت کرتے ہیں اور جو عورتیں اللہ کی یاد بہت کرتی ہیں۔

باب: اللہ تعالیٰ کے ناموں کا بیان

۶۸۰۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بَلَّوْهُ بِسْمَةِ اللَّهِ وَكَسَبُوا اسْمًا مِنْ حَقَائِدِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ» وَابْنُ عَرَبٍ: «وَقَدْ يُجِبُ الْوَفْرُ» وَفِي رَوَاةٍ: «أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ أَحْصَانَا»۔

۶۸۰۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ جل جلالہ کے ناموں سے نام لیں جو کوئی ان کو یاد کر لے وہ جنت میں جاوے گا اور اللہ تعالیٰ طاق ہے دوست رکھتا ہے طاق بند کو۔

(۶۸۰۹) نام جو اللہ تعالیٰ نے کہا اس میں دلیل ہے کہ اسم میں سبکی ہے اس واسطے کہ اگر غیر ہو تا تو وہ غیر کے اسم ہوتے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا سُبُّ اللَّهِ كِبَاسٌ مِنْ شَيْءٍ رَدِّهِ عَنْ سَبِّ اللَّهِ كَيْفَ يُرِيدُ أَنْ يَهْدِيَ بِهَا النَّاسَ إِلَى سَبِّ اللَّهِ وَلِيُخْذِلَ اللَّهُ الَّذِينَ يَبْغُونَ الْاَلَاءَ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ اللہ ہے اور اللہ کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں یوں کہتے ہیں کہ روق اور کرکھ اللہ کے نام ہیں اور یہ نہیں کہتے کہ روق کرکھ کا نام ہے اور اتفاق کیا ہے علامہ نے کہ اس حدیث میں اسے الہی کا صریح ملکہ ان کے سوا اور بھی نام ہیں اور مقصود یہ ہے کہ ان ناموں سے ناموں کو جو کوئی یاد کر لے گا وہ جنت میں جاوے گا اور ان عربی نامی کے کیا کہ اللہ کے ہزار نام ہیں اور تعین ان اسماء کی مختلف ہے اور بعضوں نے کہا کہ جیسے شب قدر اور اسماء عظیمہ یاد کرنے سے مراد حفظ کرنا ہے اور بعضوں نے کہا کہ ان ناموں سے اور بعضوں نے کہا کہ ان ناموں کا واسطہ کرنا اور عمل کرنا اور اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے طاق کو اور اسی وجہ سے اکثر عباد میں طاق ہیں جیسے پانی سے

۶۸۱۰- ترمذی روایت جو نو پر گزرا ہے۔

۶۸۱۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنْ لَبَّيْتُ تَسْلُفًا وَتَسْلُفِينَ اسْمًا يَأْتِي الْإِلَهَ وَاجِدًا مِنْ أَحْضَانِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ» وَزَادَ قَسَامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّهُ وَقْتُ تَجِبُ الْوُفُورُ»
باب الْعَزْمِ بِالذُّعَاءِ وَلَا يَقُولُ إِنْ شِئْتُ
۶۸۱۱- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا ذَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيُعْزِمِ فِي الذُّعَاءِ وَلَا يَقُلْ اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتُ فَأَعْطِنِي فَإِنَّ اللَّهَ لَا مُسْتَكْرِ لَهْ»

باب یوں دعا کرنا منع ہے کہ اگر تو چاہے تو بخش مجھ کو
۶۸۱۱- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو قطعی طور سے دعا کرے یعنی یوں کہے یا اللہ بخش دے مجھ کو اور یوں نہ کہے اگر تو چاہے بخش دے مجھ کو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں (تو وہ جو کلام کرتا ہے اپنی خوشی اور مرضی سے اس میں ایک طرح کی پے برداری یہ شرط لگانے کی کیا ضرورت ہے اس میں ایک طرح کی پے برداری نکلی ہے غلام کو چاہے کہ اپنے آقا سے گزرا کر مانگے۔

۶۸۱۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو یوں نہ کہے یا اللہ بخش دے مجھ کو اگر چاہے تو بلکہ مطلب حاصل ہونے کا یقین رکھ کر مانگے اس لیے کہ اللہ کے نزدیک کوئی بات بڑی نہیں جس کو وہ دے۔

۶۸۱۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتُ وَلَكِنْ لِيُعْزِمِ الْمُسْتَغْفِرُ وَيَكْثُرَ الرَّغْبَةُ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَتَعَالَمُهُ شَيْءٌ أَغْطَاهُ

ہو اللہ تعالیٰ تمہیں بارگاہت سب سے بارگاہت سات ہر سلام تخریق بھی تم میں سات بار دہی دے گا کہ صاحب پاؤں حق علیہ السلام کو حق علیہ السلام (تو ہی مختصراً) صحت صحت میں یہ تاتوے نام یوں نہ گوریں

هو الله الذي لا الا هو الرحمن الرحيم الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر الخالق الباري المصور الغفار القهار الوهاب الرزاق الفتاح العليم الغافل الباسط الخافض الرافع المعز المذل السميع البصير الحكيم العدل اللطيف الخبير العليم العظيم المغفور لشكوره تعالى الكبر الحليظ المغيث الحسيب الخليل الكريم الرقيب المحيب الواسع الحكيم الودود المجيد الباعث الشهيد الحق الوكيل القوي المتين الولي الحميد المحصي المبدئ المعيد المحي المميت الحي القيوم الواجد الماجد الواحد الصمد القادر المتقدر المقدم المرحوم الاول الاخر الظاهر الباطن الوالي المتعالي البر التواب المنتقم الغفور الرؤوف مالك الملك ذو الجلال والاكرام المقسط الجامع الغني المعنى المانع الضار النافع البور الهادي البديع الباقي الوارث الرشيد الصبور

۶۸۱۳- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے یا اللہ مجھ کو بخش دے اگر تو چاہے یا اللہ مجھ پر رحم کر اگر تو چاہے بلکہ صاف طور سے بلا شرط مانگے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تائبہ کوئی اس پر دروازے والا نہیں۔

باب: موت کی آرزو کرنا منع ہے

۶۸۱۴- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے کسی آفت کی وجہ سے جو اس پر آوے اگر ایسی ہی خود اٹس ہو تو یوں کہے یا اللہ جلا مجھ کو جب تک جینا میرے لیے بہتر ہو اور مجھ کو جب مرنا میرے لیے بہتر ہو۔

۶۸۱۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا۔

۶۸۱۶- عمر بن اٹسؓ سے روایت ہے انس بن مالکؓ نے دعویٰ کیا کہ انسؓ کہتے تھے اگر رسول اللہ ﷺ نے موت کی آرزو سے منع نہ کیا ہو تو میں مرنے کی آرزو کرتا۔

۶۸۱۷- قیس بن ابی حازم سے روایت ہے ہم شباب بن الارث کے پاس گئے انھوں نے سات دروغ لگائے تھے (کسی بیماری کی وجہ سے) پچھت میں تو کہا کہ اگر رسول اللہؐ نے ہم کو منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی آرزو کرتے تو میں موت کے لیے دعا کرتا۔

۶۸۱۸- ترجمہ وہی ہے جو گزر رہا۔

۶۸۱۹- ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے اور نہ موت آنے سے پہلے موت کی دعا کرے کیونکہ جو کوئی تم میں سے مر جاتا ہے اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے اور اس میں کوئی

۶۸۱۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ لِيُغْفِرَ لِي الذُّعَاءُ فَإِنَّ اللَّهَ صَانِعُ مَا شَاءَ لَا مُنْكَرَ لَهُ))

بَابُ غَرَاهِيَةِ تَمَنَّى الْمَوْتِ

۶۸۱۴- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيَّ وَسَلَّمَ ((لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ بَعْضُ نَزَلٍ بِهِ فَإِنْ كَانَ لَا يَدُ مُتَمَنِّيًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّيْ إِذَا كَانَتْ الْمَوْتُ خَيْرًا لِي))

۶۸۱۵- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((مِنْ ضُرِّ أَصَابَةٍ))

۶۸۱۶- عَنْ النَّسْرِ بْنِ أَنَسٍ وَأَنَسٍ يُؤَمِّنُهُ خِيٌّ قَالَ أَنَسٌ لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لَقَتَيْنِ))

۶۸۱۷- عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ ذَهَبْنَا عَلَى حَبَاسٍ وَفَدَّ أَكْثَرُ سَنَةٍ كُنَّا فِي بَعْثِهِ فَقَالَ لَوْ مَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَانَا أَنْ نَتَفَوَّ بِالْمَوْتِ لَذَهَبْتُ بِهِ

۶۸۱۸- عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ

۶۸۱۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ وَلَوْ نَذَغَ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ))

(۶۸۱۶) جہاں خودی نے کیا کہ وہی کی آفت ہو یا اللہ میں نے کلام ہو تو موت کی آرزو کرنا جائز ہے اور ایسا صلہ کے بعض لوگوں نے کیا ہے دیکھ کر خرابی کے وارے ہیں اصل یہ ہے کہ ممبر کرے اور قتال کے لیے سے راہی کرے۔

عمر زیادہ ہونے سے بھلائی زیادہ ہوتی ہے (کیونکہ وہ زیادہ نیکیاں کرے گا)۔

باب: جو شخص اللہ سے ملنے کی آرزو رکھتا ہے

۶۸۲۰- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند کرے۔

۶۸۲۱- ترجمہ وہی جو لوہے کی گڑبڑ

۶۸۲۲- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ سے ملنا نہیں چاہتا اللہ بھی اس سے ملنا نہیں چاہتا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ موت کو تو ہم میں سے سب پسند کرتے ہیں آپ نے فرمایا میرا یہ مطلب نہیں بلکہ مومن جب (اس کا آخر وقت آجاتا ہے) تو غمگینی دیا جاتا ہے اللہ کی رحمت اور رضاءِ الہی کی اور جنت کی تو وہ اللہ سے ملنا چاہتا ہے (اور بیماری اور دنیا کے کمزور ہات سے جلد خلاصی پاتا) اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور کافر جب (آخر وقت آجاتا ہے) اس کو خیر دی جاتی ہے اللہ کے عذاب اور نصرت کی تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند نہیں کرتا اللہ عزوجل بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔

۶۸۲۳- لہ کو وہ بالاحد بیت ابو قتادہ سے بھی مروی ہے۔

۶۸۲۴- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اتنا زیادہ ہے کہ موت پہلے ہوتی ہے پھر اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوتی ہے۔

۶۸۲۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا

إِنَّهُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ انْقَطَعَ عَمَلُهُ وَإِنَّهُ لَا يُرِيدُ الْمُؤْمِنُ عُذْرَةً إِلَّا عَمْرًا))

بَابُ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ

۶۸۲۰- عَنْ عَائِشَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَنَحْنُ كَرِهٌ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَهُ اللَّهُ لِقَاءَهُ))

۶۸۲۱- عَنْ عَائِشَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلَهُ

۶۸۲۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَنَحْنُ كَرِهٌ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَهُ اللَّهُ لِقَاءَهُ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَكْرَاهِيَةِ الْمَوْتِ فَكُنْتُ نَكْرَهُ الْمَوْتَ فَقَالَ لَيْسَ كَذَلِكَ وَلَكِنْ الْمُؤْمِنُ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ وَحُبِّهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ فَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَهُ اللَّهُ لِقَاءَهُ))

۶۸۲۳- عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْإِسْنَامِ

۶۸۲۴- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَنَحْنُ كَرِهٌ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَهُ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَالْمَوْتَ قِيلَ لِقَاءَ اللَّهِ))

۶۸۲۵- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ بَيْنَهُ

۶۸۲۶- شریح میں ہائی سے روایت ہے ابو ہریرہؓ نے روایت کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو کوئی اللہ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے میں یہ حدیث ابو ہریرہؓ سے سن کر حضرت عائشہؓ کے پاس گیا اور کہا اے ام المومنین ابو ہریرہؓ نے ہم سے وہ حدیث بیان کی رسول اللہؐ سے اگر وہ حدیث ٹھیک ہو تو ہم سب چاہو گئے انھوں نے کہا رسول اللہؐ کے فرمانے سے جو ہلاک ہو اوی حقیقت میں ہلاک ہوا کہ تو وہ کیا ہے میں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ سے ملنا نہیں چاہتا اللہ بھی اس سے ملنا نہیں چاہتا اور ہم میں سے تو کوئی ایسا نہیں ہے جو مرنے کو برا نہ سمجھے حضرت عائشہؓ نے کہا بے شک رسول اللہؐ نے فرمایا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے جو تو سمجھتا ہے بلکہ جب تکھیں باہر حادی اور دم رک چاہے سید میں اور روئیں بدن پر گھڑی ہو چادریں اور انگلیاں نیڑی ہو چادریں (یعنی نزع کی حالت میں) اس وقت جو اللہ سے ملنا پسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنا پسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے۔

۶۸۲۷- ترجمہ دینی جو اوپر گزرا۔

۶۸۲۸- ابو موسیٰؓ نے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

باب: اللہ تعالیٰ کی یاد اور قرب کی فضیلت

۶۸۲۹- ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے پاس

۶۸۲۶- عَنْ شَرِيحِ بْنِ حَالِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ)) قَالَ عَائِشَةُ عَائِشَةُ قُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ سَمِعْتُكَ تَقُولُ أَنَا هُرَيْرَةُ أَذْكُرُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا مِنْ كَانَ كَذَلِكَ فَقَدْ هَلَكَتَا فَقَالَتْ بَلَى الْهَلَاكُ مِنْ هَلَاكِ بَقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ)) وَلَيْسَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ يَكْرَهُ الْتَوَاتُ فَقَالَتْ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَيْسَ بِاللَّيْ نَذْعُ إِلَيْهِ وَلَكِنْ إِذَا شَخَصَ أَهْضُ وَخُشِرَ الْهَضْرُ وَافْسَحَ الْهَضْلُ وَتَشَخَّصَ الْفَاصِلُ فَبَعْدَ ذَلِكَ مِنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ.

۶۸۲۷- عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيِّ حَدِيثِ عَائِشَةَ.

۶۸۲۸- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ))

باب فضائل الذِّكْرِ وَالذُّعَاءِ وَالْقُرْبِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى

۶۸۲۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے میں اس سے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں اور جو مجھ سے ایک ہاتھ نزدیک ہو تا ہے میں اس سے ایک باغ نزدیک ہوتا ہوں اور جو میرے پاس چلا ہوا آتا ہے میں اس کے پاس دوڑتا ہوتا ہوں اور جو مجھ سے ملے زمین بھر گناہوں کے ساتھ لیکن شرک نہ کرتا ہو تو میں اتنی ہی بخشش کے ساتھ اس سے ملونگا۔

۶۸۳۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

باب: دنیا میں عذاب ہو جانے کی دعا
کرنا مکروہ ہے

۶۸۳۵- انس سے روایت ہے رسول اللہ نے ایک مسلمان کی عبادت کی جو بیماری سے چرنے کی طرح ہو گیا (یعنی بہت ضعیف اور ناتواں ہو گیا تھا) آپ نے اس سے فرمایا تو کچھ دعا کیا کرنا تھا یا خدا تعالیٰ سے کچھ سوال کیا کرتا تھا وہ بولا ہاں میں یہ کہا کرتا تھا یا اللہ جو کچھ تو مجھ کو آخرت میں عذاب کرنے والا ہے وہ دنیا ہی میں کرے رسول اللہ نے فرمایا سبحان اللہ تجھے اتنی طاقت کہاں ہے کہ خدا کا عذاب اٹھا بیٹھے (دنیا میں) تو نے یہ کیوں نہیں کہا یا اللہ مجھ کو دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور مجھ کو پچالے جہنم کے عذاب سے بھر آپ نے اس کے لیے دعا کی اللہ

سُبَّحَہٗ یٰذَاکَ اَوْ اَغْفِرْہٗ وَمَنْ تَقَرَّبَ بِنِیِّ شَبْرًا تَقَرَّبْتُ بِہٖ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ بِنِیِّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ بِہٖ بَاعًا وَمَنْ اَقْبَبَنِی بِخِشِی اَنْجَیْہٗ مَعْرُوْلَہٗ وَمَنْ لَقِیْنِی بِقُرَابِ الْقَوْلِی خَطِیْئَہٗ لَا یُشْرَکُ بِی شَیْئًا لَّیْسَ بِمِثْلِہَا مَغْفِرَہٗ)۔

۶۸۳۴- عَنْ فَاطِمَہٗ بِہَذَا الْاِسْتَاذِ نَحْوَہٗ حَتّٰی اَنَّہٗ قَالَ قُلْ ((عَشْرَ اَفْئَالِہَا اَوْ اَرْبَعًا))

باب: کراہۃ الدعاء بتعجیل
الغفرۃ فی الدنیا

۶۸۳۵- عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَازَ وَحَلًا مِنْ الْمُسْلِمِیْنَ فَذَخَعَتْ فَسَارَ مِنْہٗ فَمَرَحَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((هَلْ تَخْتِ تَدْعُو بِشَیْءٍ اَوْ تَسْأَلُ اِیْذَا قَالَ نَعَمْ تَخْتِ اَلْوَلِیَّ اللّٰہُمَّ مَا تَخْتِ مَغَافِیْیَ یٰوِہِی الْاٰخِرَۃَ فَمَجَلَّہٗ لِی فِی الدُّنْیَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَخَانَ اللّٰہُ لَا تُطِیْعُہٗ اَوْ لَا تُسْطِیْعُہٗ اَلَمَّْا قُلْتُ اللّٰہُمَّ اِنِّی فِی الدُّنْیَا حَسَنَہٗ وَفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَہٗ وَلَمَّا عَذَابَ النَّارِ

تو میرے خدا نہ چاہے میرا غلام ہوں اور میری غلامی کو اپنی عزت کہتا ہوں پھر میں کسی اور غلام کو تیرے برابر کہیے کہ سنا ہوں جہاں میں سب تیرے غلام ہیں تو کیا مالک اور آقا ہے میں اپنے آقا کو چھوڑ کر غلاموں سے کیوں ناگوں غلاموں کی کیوں عبادت کروں عبادت کے لائق غلام کہیے ہو سکتا ہے عبادت کے لائق تو مالک اور آقا ہو تا ہے اور مالک اور آقا کوئی نہیں سوا تیرے۔

(۶۸۳۵) یہ بخود کی دعا ہی ہے کہ مالک سے ایسا سوال کرے کہ آخرت کے بدلے دنیا میں عذاب کرو دے بخود کی بے نظیر مالک کے عذاب کو کیونکر برداشت کر سکتا ہے اسے میرے مالک تو جانتا ہے کہ میں کیسا ضعیف اور ناتواں ہوں میرا دل کیسا کمزور ہے میں درازی بیماری و رنج و درد کا بھی تحمل نہیں کر سکتا تو اپنے فضل و کرم سے اور قرائنی ہدایت کے مدد سے اپنے اس غلام کو آکر کدوے دعا اور آخرت کی تکلیف سے اسے میرے ہاتھ میں تیرے وعدے کو چھوٹا لے لیا اور آخرت دونوں کے وعدوں سے اور مجھ کو اپنی پناہ میں کر لے ہر ایک کدوے درد اور بیماری اور عذاب سے تیری پناہ نہایت مضبوط ہے اسے میرے مالک تیرے اس غلام کو سوا تیرے اور کسی کی پناہ نہ کام آتی ہے نہ اس غلام کو سوا میری پناہ کے اور کسی غلام کی پناہ نہ کار ہے۔

فَإِنْ فَدَعَا اللَّهَ لَهُ فَفُتْنَا»۔ عزوجل سے اللہ تعالیٰ نے اس کو اچھا کر دیا۔

۶۸۳۶- عَنْ حُثَيْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِأَيِّ قَوْلِهِ

((وَلَمَّا غَذَابَ النَّارِ)) وَلَمْ يَذْكُرْ «زِيَادَةً»

۶۸۳۷- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ

عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يُعَذِّبُهُ وَقَدْ صَارَ كَالْقَرْعِ

بِمَعْنَى خَيْبَتِهِ حَتَّى غَرَّ أَنْهُ قَالَ لِمَا طَافَتْ لَيْلٌ

بِفَذَائِبِ اللَّهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَدَعَا اللَّهَ لَهُ فَفُتْنَا»۔

۶۸۳۸- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ۔

بَابُ فَضْلِ مَجَالِسِ الدُّخْرِ

۶۸۳۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ لِلَّهِ

تَكْرِيْلًا وَتَعَالَى مَذَابِكَةُ مِتَابَرَةً فَضْلًا يَنْتَعُونَ

مَجَالِسَ الدُّخْرِ فَإِذَا وَجِدُوا مَجْلِسًا بِهِ دُخْرٌ

فَعَدُّوا نَفْعَهُمْ وَخَفَّ بِنَفْعَتِهِمْ نَفْسًا بِأَجْبَحِيهِمْ

حَتَّى يَمْلُكُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا

تَفَرَّقُوا غَرِبُوا وَصَبَحُوا إِلَى السَّمَاءِ قَالَ

فَيَسْأَلُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَغْلَمُ بِهِمْ مِنْ

أَيِّنْ جِسْمٍ يَقُولُونَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ لَكَ فِي

الْأَرْضِ يُسْأَلُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيُهَلِّلُونَكَ

وَيُحَمِّدُونَكَ وَيَسْأَلُونَكَ قَالَ وَمَاذَا يَسْأَلُونِي

فَالُوا يَسْأَلُونَكَ جَنَّاتٍ فَإِنْ وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي

۶۸۳۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن اس میں یہ ذکر نہیں کر۔

آپ نے دعا کی اور وہ صحت یاب ہو گیا۔

۶۸۳۸- مذکورہ بالا حدیث حضرت انسؓ سے بھی مروی ہے۔

باب: ذکر الہی جس مجلس میں ہو اس کی فضیلت

۶۸۳۹- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں

جو سیر کرتے پھرتے ہیں جن کو اور کچھ کام نہیں وہ ذکر الہی کی

مجلسوں کو محفوظ رکھتے ہیں پھر جب کسی مجلس کو پاتے ہیں جس میں

ذکر الہی ہوتا ہے وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور ایک کو ایک چھائیے ہیں

یہاں تک کہ ان کے پروں سے زمین سے لے کر آسمان تک جگہ

بھر جاتی ہے جب لوگ ان مجلسوں سے جدا ہو جاتے ہیں تو وہ

فرشتے اوپر چڑھ جاتے ہیں اور آسمان پر جاتے ہیں پروردگار جل و

علا ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے تم کہاں سے آئے

وہ عرض کرتے ہیں ہم حیرے بندوں کے پاس سے آئے زمین

میں ہو کر وہ حیر کی پاکی بول رہے ہیں اور حیر کی بڑائی کر رہے ہیں

اور لا الہ الا اللہ کہہ رہے ہیں اور حیر کی تعریف کر رہے ہیں (یعنی

سبحان اللہ والحمد للہ والہ الا اللہ والہ الا اللہ کہہ پڑھ رہے ہیں اور تجھ سے

(۶۸۳۹) ﴿۱﴾ اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ ذات الہی تبارہ الہی ہے آسمانوں کے اوپر عرش پر تمام اہل اسلام کا اس پر اتفاق ہے پھر چند

حسدوں اور جھگڑے کے واسطے کہ جو مخلوق اور کلام چاہ کر اس اجتماع سے نکل گئے۔

نیز اس حدیث سے ذکر الہی کی فضیلت اور انہی کے ساتھ بیٹھنے کی فضیلت بھی ذکر دو طرح سے ہے ایک زبان سے دوسرے دل

سے اور اتفاق ہے کہ کونسا افضل ہے لیکن صحیح ہے کہ آہستہ زبان سے ذکر کرنا اہل فکر سب سے افضل ہے اور ذکر قلبی کو بھی ملانکہ کہتے

ہیں اور اس کی کوئی شکنی ہے جس سے ملانکہ اس کو پہچان لینے ہیں۔ (نودی مختصر)

کچھ مانگتے ہیں پروردگار فرماتا ہے مجھ سے کیا مانگتے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں تجھ سے جنت مانگتے ہیں پروردگار فرماتا ہے کیا انھوں نے میری جنت کو دیکھا ہے فرشتے عرض کرتے ہیں انھوں نے تو نہیں دیکھا ہے مالک ہمارے پروردگار فرماتا ہے پھر اگر وہ میری جنت کو دیکھتے تو کیا حال ہوتا ان کا فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تیری پناہ مانگتے ہیں پروردگار فرماتا ہے کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں تیری آگ سے اے مالک ہمارے پروردگار فرماتا ہے کیا انھوں نے آگ کو دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں نہیں پروردگار فرماتا ہے پھر اگر وہ میری آگ کو دیکھتے تو ان کا حال کیا ہوتا فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تیری عیش چاہتے ہیں پروردگار فرماتا ہے (مدنے اس کے کرم اور فضل و عنایت کے) میں نے ان کو بخش دیا اور جو وہ مانگتے ہیں وہ دیا اور جس سے پناہ مانگتے ہیں اس سے پناہ دی پھر فرشتے عرض کرتے ہیں اے مالک ہمارے ان لوگوں میں ایک غلام بندہ بھی تھا جو گنہگار ہے وہ اور سے نکلا تو ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا پروردگار فرماتا ہے میں نے اس کو بھی بخش دیا وہ لوگ ایسے ہیں جن کا ساتھی بد نصیب نہیں ہوتا۔

باب: آپ اکثر کون سی دعا کرتے

۶۸۳۰- عبدالحزیز بن حبیب سے روایت ہے قتادہ نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کو کسی دعا یا پناہ مانگتے انسؓ نے کہا آپ اکثر یہ دعا مانگتے اللھم انا فی الدنیا حسنة و فی الاخرة حسنة وھا عذاب النار اور انسؓ بھی جب دعا کرتا چاہتے تو یہی دعا کرتے اور جب دوسری کوئی دعا کرتے تو اس میں بھی یہ دعا ملا لیتے۔

قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا رَبُّ فَلَانْ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا وَتَسْجُدُونَ لَهَا وَمِنْ يَسْجُودُونَ لَهَا قَالُوا مِنْ تَارَةً يَا رَبُّ فَلَانْ وَهَلْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا لَا قَالْ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا وَتَسْجُودُونَ لَهَا قَالْ يَقُولُونَ قَدْ غَفَرْتَ لَهُمْ فَأَعْطَيْنَاهُمْ مِمَّا سَأَلُوا وَأَجْرُهُمْ مِمَّا اسْتَحَازُوا قَالْ يَقُولُونَ رَبُّ يَهْمُ لَدُنَّ عَذَابُ خَطَايَا إِنَّمَا مَرُّ لِحْزَنٍ مِنْهُمْ قَالْ يَقُولُونَ وَتِلْكَ غَفَرْتَ لَهُمْ الْقَوْلُ لَمْ يَسْتَقْبَلْهُمُ يَوْمَ جَلَسُوا

بَابُ أَكْثَرِ دُعَائِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ٦٨٤٠- عَنْ عَبْدِ الْغُبَرِ وَهُوَ ابْنُ سُهَيْبٍ قَالَ سَأَلَ قَتَادَةَ أَنَسَ بْنَ مَالٍ دُعَاةَ كَانَ يُدْعُو بِهَا النَّبِيُّ ﷺ أَكْثَرَ قَالَ كَانَ أَكْثَرَ دُعَاةَ يُدْعُو بِهَا يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آتَاكَ عَذَابُ النَّارِ)) قَالَ وَكَانَ أَنَسُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُدْعُوَ بِدُعَاةٍ أَرَادَ أَنْ يُدْعُوَ

(۶۸۳۰) یہ دعا عموماً پڑھنا ہے دینا اور آخرت سے دونوں کی خیر کی سوا اس میں موجود ہے اس وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو بہت پڑھتے۔

بِذُنِّهِ دُخَا بَهَا جِبُوهُ.

بھی یہ دعا چلیے۔

۶۸۴۱- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ کی یہ دعا تھی رہنا تھا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب النار لے مالک ہمارے ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو جہانم آگ کے عذاب سے۔

۶۸۴۱- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((رَمْنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)).

باب فَضْلِ التَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالدُّعَاءِ

باب ۱۱۱۱- لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور دعا کی فضیلت

۶۸۴۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له لا الہ الا اللہ الحمد وهو علی کل شیء قدیر ایک دن میں سو بار تو اس کو اتنا ثواب ہو گا جیسے دس ہر دے (تلام)

آزاد کرے اور سو نیکیاں اس کی کسمی جاویں گی اور سو برائیوں اس کی میٹ دی جاویں گی اور شیطان سے اس کو بچا دے گا دن بھر شام تک اور کوئی شخص اس دن اس سے بہتر عمل نہ لاوے گا مگر جو اس سے زیادہ عمل کرے (یعنی یہی تسبیح سو سے زیادہ ہے یا اور اعمال خیر زیادہ کرے) اور جو شخص سبحان اللہ و بحمدہ دن میں سو بار کہے اس کے گناہ میٹ دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جہاں کے برابر ہوں۔

۶۸۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ جَاءَتْ مَرَّةٌ كَانَتْ لَهُ عِدَّةٌ عَشْرٌ رِقَابٍ وَخَسْبَتْ لَهُ بِأَنَّهُ حَسَنٌ وَتُجِبَتْ عَنْهُ بِأَنَّهُ سَنِيٌّ وَكَانَتْ لَهُ حِزْرًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَئِذٍ ذَلِكَ حَتَّى يُنْسَبَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ الْفَضْلُ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ وَفَرَنَ قَالَ سَبَّحَانَ اللَّهَ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ جَاءَتْ مَرَّةٌ خَطَبَتْ خَطَابَاهُ وَلَوْ كَانَتْ جِبِلٌّ زَيْدَ الْبَحْرِ)).

۶۸۴۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح کو اور شام کو سبحان اللہ و بحمدہ سو بار کہے قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی عمل لے کر نہ آوے گا مگر جو اسی پاس سے زیادہ کہے۔

۶۸۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُنْصَبُ سَبَّحَانَ اللَّهَ وَبِحَمْدِهِ بِأَنَّهُ مَرَّةٌ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالْفَضْلِ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ بِمِثْلِ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ)).

۶۸۴۴- عمرو بن یحییٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له له الحمد وهو علی کل شیء قدیر ایک دن میں سو بار کہے اس کو اتنا ثواب ہو گا جیسے چار شخصوں کو حضرت یحییٰ اسماعیل کی اولاد

۶۸۴۴- عَنْ عُمَرَ بْنِ يَحْيَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ يَوْمٍ كَانَ كَمَنْ أَطْلَقَ أَرْبَعَةَ أَلْفٍ مِنَ

سے آزاد کرایا۔

۶۸۳۵- عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث ابن ابی لیلیٰ نے سنی انھوں نے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۶۸۳۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو کلمے ہیں جو زبان پر چکے ہیں اور (قیامت کے دن) میزان میں بھاری ہوں گے اور پروردگار کو بہت پسند ہیں سبحان اللہ وبحمده سبحان اللہ العظیم۔

۶۸۳۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کہوں سبحان اللہ والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر تو یہ مجھ کو نیا پسند ہے ان تمام چیزوں سے جن پر آداب لکھے ہیں۔

۶۸۳۸- سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے کوئی کام بتائیے جس کو میں کہا کروں آپ نے فرمایا یہ کہا کہ لا اله الا الله وحده لا شریک له الله اکبر کبیرا والحمد لله کبیرا سبحان الله رب العالمین لا حول ولا قوۃ الا بالله العزیز الحکیم وہ گنوار بولا ان کلموں میں تو میرے مالک کی تعریف ہے میرے لیے تا کہیں آپ نے فرمایا کہ اللهم اغفر لی وارحمنی وارزقنی موی نے کہا جو روای ہے اس حدیث کا کہ عافی کا مجھ کو خیال آتا ہے پر یاد نہیں۔

۶۸۳۹- ابو مالک انجلی سے روایت ہے انھوں نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ جو کوئی مسلمان ہوتا اس کو یہ سکھاتے اللهم اغفر لی وارحمنی وارحمنی وارزقنی۔

۶۸۵۰- وہی ہے اس میں یہ ہے کہ جو کوئی مسلمان ہو تار رسول

ولہ استغفر۔

۶۸۴۵- عن عمرو بن ميثون قال قال رسول الله ﷺ سبعة قال من أتى أبي ليلي قال فأنكثت أن أبي ليلي قال قلت من سبعة قال من أتى أبي ليلي قال أنصاري يحدثنه عن رسول الله ﷺ.

۶۸۴۶- عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ ((كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ)).

۶۸۴۷- عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ ((لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ طَلَعَتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ)).

۶۸۴۸- عن سفيان قال جاء أغربني أبي رسول الله ﷺ فقال غنمني كلمات أقوله قال ((قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ قَالَ فَبَلَّغْهُ بِرَبِّي فَمَا لِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي)) قال موسى لما غابني فأتاني أوتهم وما أشد بي ولم يذكروني أبي شدة بي خديده قول موسى.

۶۸۴۹- عن أبي مريم قال قال رسول الله ﷺ يَسْمَعُ مَنْ أَسْمَعَ يَسْمَعُ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي)).

۶۸۵۰- عن أبي مريم قال قال رسول الله ﷺ

اللہ علی اللہ علیہ وسلم اس کو نماز سکھاتے پھر ان کلموں کے ساتھ دعا کرنے کا حکم کرتے اللھم اغفر لی وارحمی واعدنی وعافنی وارزقنی۔

۶۸۵۱- ابو مالک اشجعی سے روایت ہے انھوں نے سار رسول اللہ ﷺ سے آپ کے پاس ایک شخص آیا اور یوں یاد رسول اللہ ﷺ میں کیا کہوں جب اپنے رب سے مانگوں آپ نے فرمایا کہ اللھم اغفر لی وارحمی واعدنی وعافنی وارزقنی۔ اور آپ ان کلموں کو فرماتے وقت ایک ایک اعلیٰ بند کرتے جاتے تھے تو سب بند کر لیں صرف آگوشمارہ کیا آپ نے فرمایا یہ کلمے دینا اور آخرت دونوں کے فائدے سے ہمیں بے کشا کر دیں گے۔

۶۸۵۲- سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی عاجز ہے ہزار نیکیاں ہر روز کرنے سے ایک شخص نے آپ کے پاس بیٹھے والوں میں سے پوچھا کہ کھر ہم میں سے کوئی ہزار نیکیاں کرے گا آپ نے فرمایا سو بار سبحان اللہ کہے تو ہزار نیکیاں اس کے لیے لکھی جائیں گی اور ہزار گناہ اس کے مٹانے جائیں گے۔

باب: قرآن کی تلاوت اور ذکر کے لیے جمع ہونے کی فضیلت

۶۸۵۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مومن پر سے کوئی سختی دنیا کی دور کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر آخرت کی سختیوں میں سے ایک سختی دور کرے گا اور جو شخص مطلق کو جہالت دعوے (یعنی اس پر تھاڑا اور سختی نہ کرے اپنے قرض کے لیے) اللہ تعالیٰ اس پر آسانی کرے گا دنیا اور

الرَّحْلُ إِذَا اسْلَمَ عَلَّمَهُ الْجَبُّ ﷺ صَلَّاتُ لَمْ اَمْرَةً اَنْ يَدْخُرَ بِهٖوَلَاءِ فَيَكْسِبَ ((اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وارْحَمْنِي وَاغْفِرْ لِي وَعَافِنِي وارْزُقْنِي))۔

۶۸۵۱- عَنْ اَبِي مَالِكٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَحْلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ لَمَنْ سِوَايَ اَسْأَلُ رَبِّي قَالَ قُلْ ((اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وارْحَمْنِي وَاغْفِرْ لِي وَعَافِنِي وارْزُقْنِي وَتَجْمَعْ اَصْبَاعِي اِلَّا اِلَيْهِمْ فَإِنَّ هَؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ ذُنُوبَهُمْ وَاحْرَقَتْ))۔

۶۸۵۲- عَنْ سَعْدِ بْنِ وَقَاصٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((اَلْبَغِيْزُ اَحْذَرُكُمْ اَنْ يَّكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَاَسْأَلُهُ مَا لِي مِنْ جَلَسَاتِهِ كَيْفَ يَّكْسِبُ اَحْذَرْنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يَسْتَبِحُ بِاَلَةِ تَسْبِيْحَةٍ فَيَكْسِبُ لَهٗ اَلْفَ حَسَنَةٍ اَوْ يَحْطُ عَنْهُ اَلْفَ خَطِيْئَةٍ))۔

بَابُ فَضْلِ الْجَمَاعَةِ عَلَى بَلَاوَةِ الْفَرْدِ وَعَلَى الذَّكْرِ

۶۸۵۳- عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ نَفَسَ عَنْ مَوْمِنٍ مَّوْمِنَةٍ مِنْ تَحْرِيْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللّٰهُ عَنْهُ مَكْرَمَةً مِنْ تَحْرِيْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ نَفَسَ عَلَى مُغْسِبٍ نَفَسَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ))۔

(۶۸۵۳) یعنی پیغمبروں اور بزرگوں کی اولاد ہو جائے کہ وہ کسی مومن پر سے کوئی سختی دنیا کی دور کرے یہ لکھا کہ مسجد میں قرآن پڑھنے کے لیے جمع ہونا افضل ہے اور اور مجبور علماء کا بھی نہ رہے اور مالک نے اس کو کراہ کہا ہے اور بعض مالکی نے تمام مالک کے قول کی تائید کی ہے۔

آخرت میں اور جو شخص کسی مسلمان کا عیب ڈھانکے گا دنیا میں تو اللہ تعالیٰ اس کا عیب ڈھانکے گا دنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں رہے گا جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہے گا اور جو شخص راہِ طے علم حاصل کرنے کے لیے (یعنی علم دینِ خالص خدا کے لیے) اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ کھل کر دے گا اور جو لوگ جمع ہوں کسی اللہ کے گھر میں اللہ کی کتاب پڑھیں اور ایک دوسرے کو پڑھاویں تو ان پر خدا کی رحمت اترے گی اور رحمت ان کو ڈھانپ لے گی اور فرشتے ان کو گھیر لیں گے اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر کرے گا اپنے پاس رہنے والوں میں (یعنی فرشتوں میں) اور جس کا عمل کوتاہی کرے تو اس کا نام ان (سب) کچھ کام نہ آوے گا۔

۶۸۵۳- ترجمہ دی جہاد پر مگر

وَمَنْ سَرَّ مُسْلِمًا مَرَّةً فَلَهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَمِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ جِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَذَكَّرُونَ أَوْتَهُمْ بَيْنَهُمْ إِلَّا زَلَّتْ عَنْهُمْ السَّكِينَةُ وَغُلِبَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَحَقَّتْهُمْ الْمَلَأَكَةُ وَذُكِّرْتُمْ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ

۶۸۵۴- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ سَرَّ مُسْلِمًا مَرَّةً فَلَهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَمِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ جِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَذَكَّرُونَ أَوْتَهُمْ بَيْنَهُمْ إِلَّا زَلَّتْ عَنْهُمْ السَّكِينَةُ وَغُلِبَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَحَقَّتْهُمْ الْمَلَأَكَةُ وَذُكِّرْتُمْ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ

۶۸۵۵- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ سَرَّ مُسْلِمًا مَرَّةً فَلَهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَمِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ جِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَذَكَّرُونَ أَوْتَهُمْ بَيْنَهُمْ إِلَّا زَلَّتْ عَنْهُمْ السَّكِينَةُ وَغُلِبَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَحَقَّتْهُمْ الْمَلَأَكَةُ وَذُكِّرْتُمْ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ

۶۸۵۶- عَنْ شُعْبَةَ فِي حَدِّثِ الْإِسْنَاءِ نَحْوَهُ

۶۸۵۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

۶۸۵۵- ابو مسلم سے روایت ہے انھوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں ابو ہریرہؓ اور ابو سعید خدریؓ پر ان دونوں نے گواہی دی رسول اللہؐ پر آپ نے فرمایا کہ جو لوگ بیٹھ کر ذکر کریں اللہ تعالیٰ کا تو ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور سیکندہ (اطمینان اور دل کی خوشی) ان پر اترتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں میں ان کا ذکر کرتا ہے۔

۶۸۵۶- ترجمہ دی جہاد پر مگر

۶۸۵۷- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے معاویہؓ نے مسجد میں

جو حرم کہتا ہے کہ نام مالک کو شایع یہ حدیث نہیں پہنچی یا ان کا مطلب یہ ہو گا کہ پکار کر قرآن پڑھنا اس طرح سے کہ قاری کو تکلیف نہ کر دے اور مسجد کا حرم ہے اگر مرد سید یا ملازم لوگ جمع ہوں قرآن پڑھنے کے لیے۔

(۶۸۵۷) یہی قسم ان لوگوں کی مالک نے ان کی ہادی اور ان کی خوبی بیان کی علام کے لیے اس سے زیادہ کوئی نعمت ہو گی کہ مالک اس سے خوش ہو اور اس کی یاد اور صفات بیان کرے اللہ اپنے فضل اور کرم سے ان کی بھی مغفرت کرے کہ ہم بڑے گنہگار ہیں پر بڑے ہیں پاکیزے

ایک حلقہ دیکھا (لوگوں کا) جو چھاتم لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہو وہ بولے ہم بیٹھے ہیں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کو معافیٰ نے کہا تم اس لیے بیٹھے ہو یا اور بھی کچھ کام کے لیے وہ بولے نہیں قسم خدا کی صرف خدا کی یاد کے لیے بیٹھے ہیں معاویہ نے کہا میں نے تم کو اس لیے قسم نہیں دی کہ تم کو جھوٹا سمجھا اور میرا جو رتبہ قمار رسول اللہ کے پاس اس رتبہ کے لوگوں میں کوئی مجھ سے کم حدیث روایت کرنے والا نہیں (یعنی میں سب لوگوں سے کم حدیث روایت کرتا ہوں) ایک بار رسول اللہ اپنے اصحاب کے حلقہ پر نکلے اور پوچھا تم کیوں بیٹھے ہو وہ بولے ہم بیٹھے ہیں اللہ جل و علا کا ذکر کرتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہیں اور شکر کرتے ہیں کہ اس نے ہم کو اسلام کی رلوں میں داخل کیا اور ہمارے اوپر احسان کیا آپ نے فرمایا قسم اللہ کی قسم اس لیے بیٹھے ہو یا اور کسی کام کے لیے وہ بولے قسم اللہ کی قسم تو صرف اسی واسطے بیٹھے ہیں آپ نے فرمایا میں نے تم کو اس لیے قسم نہیں دی کہ تم کو جھوٹا سمجھا بلکہ میرے پاس حضرت جبریلؑ آئے اور بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی فضیلت بیان کر رہا ہے فرشتوں کے سامنے۔

عَنْهُ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا وَاللَّهِ مَا أَجْلَسْنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْخَلِفْكُمْ نَهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ يَمْنَعُنِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَنْهُ حَبِيبًا مَنَى وَإِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنُحْمَدُهُ عَلَى مَا خَلَقَنَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنْزِلَ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ اللَّهُ « مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا وَاللَّهِ مَا أَجْلَسْنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْخَلِفْكُمْ نَهْمَةً لَكُمْ وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ ».

حقیر سے بندے اور غلام ہیں سوا حقیر نہ کسی کی عبادت کرتے ہیں نہ کسی سے مرہم سمجھتے ہیں نہ کسی کو مصیبت کے وقت نکالتے ہیں نہ کسی کو ہر جگہ اور ہر وقت حاضر اور حاضر ہاتھ ہیں تو حقیر دہی دینے والا ہے اور تو حقیر والا دینے والا اور تو حقیر بناری سے خود ست کرنے والا اور تو حقیر اور مصیبت کو دور کرنے والا ہماری غماز اور درد اور مصدق اور خیر امت اور دعا اور سب عباد حقیر سے ہی لیے اور حقیر سے ہی سوا حقیر سے ہم کسی سے دعا کرتے ہیں نہ اپنے بیٹھے سوا حقیر سے اور کسی کام لیتے ہیں ہمیں رحم کرے مالک اور مالے آلا اور مالے شہنشاہ اور مالے رب اور مالے سوائے اپنے قصور اور غلاموں پر حقیر سے اپنے غلاموں کے پاس تو اپنے عمل بھی ہیں اور ہمارے پاس تو ایک عمل بھی نہیں جس کو ہم حقیر یا دعا مالے میں پیش کریں ہم غلام ہیں حقیر سے بننا ہمارے غلاموں کے مالے قصوروں میں مالے ہوئے غلاموں سے مالے ہوئے ہمارا بیڑا پار کرنے والا کون ہے سوا حقیر اور ہمارا ہاتھ پکڑنے والا اور ہمارا استہانے والا کون ہے سوا حقیر سے تو حقیر ہمارا بیڑا پار پر ہم کرے تو ہمارا ہاتھ پکڑے اور نہ ہم نے جو کام کئے ہیں تو ان کو خوب جانتا ہے ہم جانتے ہیں کہ وہ کام نہایت برے ہیں اور ہم کو سوا حقیر منہ کی دعا عاجز ہی اور اقرار ہے اور کیا جواب ہے مالک ہمارے ہم سراسر حقیر وار ہیں اور ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے بھرا لیے حقیر بے سامان تھے غلاموں کا لکھا کیا کہیں ہے اور کون ان کو پوچھتا ہے سوا حقیر سے تو حقیر رحم کرنے والا ہے تو حقیر مالک ہے۔

باب استِحْبَابُ الْإِسْتِغْفَارِ وَالِاسْتِغْفَارِ مِنْهُ
۶۸۵۸- عَنْ عَلْقَمَةَ الْهَمَزِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ «إِنَّهُ
لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ
مِائَةً مَرَّةً».

باب: خدا سے مغفرت مانگنے کی فضیلت
۶۸۵۸- افرح بن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ صحابی تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے دل پر وہ ہو جاتا
ہے (یعنی خدا سے بھی غافل ہو جاتا ہوں) اور میں خدا سے ہر روز
سو بار مغفرت مانگا کرتا ہوں۔

بابُ التَّوْبَةِ

۶۸۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ «يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوُوبُوا إِلَى اللَّهِ فَإِنِّي
أَتُوبُ فِي الْيَوْمِ إِلَيْهِ مِائَةً مَرَّةً».

باب: توبہ کا بیان
۶۸۵۹- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا اے لوگو توبہ کرو اللہ کی طرف کیونکہ میں توبہ کرتا ہوں
اللہ تعالیٰ سے ہر دن میں سو بار۔

۶۸۶۰- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ

۶۸۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «مَنْ
تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ
اللَّهُ عَلَيْهِ».

۶۸۶۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا جو شخص توبہ کرے پہلے اس سے کہ آفتاب بجگم سے نکلے تو
اللہ اس کو معاف کرے گا۔ (بعد آفتاب کے بجگم سے نکلنے کے
توبہ قبول نہ ہوگی اسی طرح چاند کی یعنی نزع کے وقت توبہ قبول
نہ ہوگی نہ اس کی وصیت نافذ ہوگی)۔

بابُ اسْتِحْبَابِ خَفْضِ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ

۶۸۶۲- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ

باب: آہستہ سے ذکر کرنا افضل ہے
۶۸۶۲- ابو موسیٰ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ
تھے ایک سفر میں لوگ بھاگ کر بکبیر کہنے لگے آپ نے فرمایا

(۶۸۵۸) ☆ نو دینی نے کہا آپ کی شان یہ تھی کہ ہر لفظ خدا کی یاد میں رہیں اور اس میں بھی غفلت نہ ہو جاتی تو آپ اس کو گناہ سمجھتے اور اس
سے استغفار کرتے اور بعضوں نے کہا کہ آپ امت کی غرض میں معروف ہو جاتے یا عباد کی فکر اور مسلمان میں ہادشمن کے ملانے کی تدبیروں میں
اگرچہ یہ بھی بڑی عباد میں ہیں آپ کے بلند مرتبہ میں یہ نزول ہے آپ استغفار کرتے اور اسی واسطے کہا گیا ہے حسانات الارواح
انہیں اور بعضوں نے کہا ہے اس پر وہ سے یکدم مراد ہے اور استغفار اظہار عبودیت کے لیے ہے عاصی نے کہا انبیاء اور رسل کا خوف عظمت
الہی سے ہے اگرچہ وہ عذاب سے بے خوف ہیں ابھی فقیر

(۶۸۵۹) ☆ نو دینی نے کہا کہ آپ کے استغفار کی وجہ گزری تھی اور حق توبہ کی وجہ ہے ہم لوگوں کو توبہ کی زیادہ اطمینان ہے۔ ہمارے اصحاب نے
کہا کہ توبہ کی جن شرطیں ہیں انکے توبہ کہ گناہ سے باز آئے اور اس پر باجم ہو تیسرے جہد کرے کہ بار بار نہ کرے گا اور جو گناہ حق انبیاء
ہو تو ایک شرط اور ہے وہ یہ کہ اس بندہ سے کہ وہ حق اور اسے پاس سے معاف کرالوے۔ ابھی

فَمَنْ لَمْ يَلْمِزْ لِنَاسٍ يَلْمِزْهُ اللَّهُ يَلْمِزْكُمْ فَتَمَحَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خَلْقًا لِلَّهِ عَلَىٰ آلِهِمْ عِلْمٌ ((اَلَيْسَ النَّاسُ لَا يَعْلَمُونَ عَلَىٰ اَنفُسِكُمْ بِاَنكُمْ لَيْسَ تَذُنُّونَ اَصْنَمٌ وَلَا غَابٌ اِنَكُمْ تَذُنُّونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُمْ فَتَحْكُمُ فَاِنْ وَلَا عِلْفَهُ وَالْاَقْوَلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَفَاِنْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بِنِ قَيْسٍ اَلَا اَذَلَّتْ عَلٰى كَتَبٍ مِنْ كَتَبِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنْ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ))

لو گوازی کرو اپنی جان پر (یعنی آہستہ سے ذکر کرو) کیونکہ تم کسی سے بڑے یا غائب کو نہیں پکارتے ہو تم پکارتے ہو اس کو جو (ہر جگہ سے) سنتا ہے نزدیک ہے اور تمہارے ساتھ ہے (یعنی علم اور احاطہ سے) نوئی کا ہو مئی نے کہا میں آپ کے پیچھے حلالہ میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہہ رہا تھا آپ نے فرمایا عبد اللہ بن قیس میں تجھ کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہلاؤں میں نے عرض کیا تھایے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ (یہ لکھ تھو لیں کا ہے اور اس میں اقرار ہے کہ اور کسی کو نہ طاقت ہے نہ قدرت اس وجہ سے خدا نے تعالیٰ کو بہت پسند ہے)۔

۶۸۶۳- ترجمہ دی جو گزرا۔

۶۸۶۳- عَنْ عَصِمٍ بِهَذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۶۸۶۴- ابو موسیٰ سے روایت ہے وہ لوگوں کے ساتھ تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور چڑھ رہے تھے ایک گھاٹی پر ایک شخص جب کسی لکیر سے پر چڑھتا تو آواز سے پکارتا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے کو یا غائب کو نہیں پکارتے ہو پھر آپ نے فرمایا ابو موسیٰ یا عبد اللہ بن قیس میں تجھ کو ایک کلمہ ہلاؤں جو جنت کا خزانہ ہے میں نے عرض کیا وہ کونسا کلمہ ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

۶۸۶۵- ترجمہ دی ہے جو گزرا۔

۶۸۶۴- عَنْ اَبِي مُوسٰى اَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُمْ يَصْعَدُوْنَ فِي ثِيَابٍ فَلَمَّ مَخْلُوعٌ رَّحُلٌ كَلَمًا عَلٰى ثِيَابِهِ نَادٰى لَا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَلَمَّ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَكُمْ لَا تَذُنُّونَ اَصْنَمٌ وَلَا غَابٌ)) قَالَ فَقَالَ ((يَا اَبَا مُوسٰى اَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بِنِ قَيْسٍ اَلَا اَذَلَّتْ عَلٰى كَتَبٍ مِنْ كَتَبِ الْجَنَّةِ)) قُلْتُ مَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ))

۶۸۶۵- عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

۶۸۶۶- ترجمہ دی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ جس کو تم پکارتے ہو وہ تم سے زیادہ قریب ہے تمہارے لائٹ کی گردن سے۔

۶۸۶۶- عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ تَحَا مَعَ طَبِيبٍ ﷺ فِي سَفَرٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَصِمٍ.

(۶۸۶۳) یہ قویٰ لے کیا یہ ہمارے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور مراد یہ ہے کہ وہ سنتا ہے۔

حرم گناہ ہے کہ اس قسم کی بات اور ایسا بیٹ جن میں خلاف تعالیٰ کی معیت اور قرب کا ذکر ہے یا غائب سلف اور خلف معبود قرب علیٰ ہر محمول ہیں پھر وہ جہیوں کی دلیل کے بغیر ہو سکتی ہے جو مع اللہ خداوند کریم کو ہر جگہ ذات سے کھینچے ہیں اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ خداوند کریم کی ذات مقدس والا سے عرش ہے اور اس کا علم اور سحر اور ہر چیز سے حقیقی ہے ہر جگہ حاضر ہے سکندر علیٰ اور باختر ہے۔

۶۸۶۷- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي غَزَاوَةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ يَبْرُ (وَالَّذِي تَذْفُونَ الْقُرْبَ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ عَقِبِ رَسِيلَةٍ أَحَدِكُمْ) وَكَسَّرَ فِي حَدِيثِهِ ذَكَرُ (وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ).

۶۸۶۸- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَلَا أَذْكَتُ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كِتَابِ الْبَيْتِ أَوْ قَالَ عَلَى كِتَابِ الْبَيْتِ فَقُلْتُ بَلَى لَقَدْ لَمْ حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)).

بَابُ الدُّعَوَاتِ وَالْتَعَاذِ

۶۸۶۹- عَنْ أَبِي نَجْرٍ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَنِي دُعَاءُ أَذْهُو؟ وَفِي صَلَاتِي قَالَ ((فُلْنِ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَبِيرًا وَقَالَ قَتَيْبَةُ كَبِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَافْغِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَأَرْحَمِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ)).

۶۸۷۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَفْوَةَ بْنِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ دُعَاءُ أَذْهُو؟ وَفِي صَلَاتِي وَفِي تَبَتُّي ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْكَبْرِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((ظَلَمْتُ كَبِيرًا)).

بَابُ التَّعَاذِ مِنَ شَرِّ الْفِتَنِ وَغَيْرِهَا

۶۸۷۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهَذِهِ الدُّعَوَاتِ

(۶۸۷۱) ✽ یا اللہ پناہ تم کو میں میری امیر کے فتنے سے اور فقیری کے فتنے سے امیری کا فتنہ یہ ہے کہ مال و دولت میں مشغول ہو کر خدا سے غافل ہو جاؤں یا اللہ پناہ سال کا آخر دن کرے اور فقیری کا فتنہ یہ ہے کہ تک ہو کر ناشکری کرنے لگے۔

۶۸۷۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ ۶۸۷۵- ترجمہ دی ہے جو گزرے۔

أَنَّهُ تَعَوَّذَ مِنَ الشَّيْءِ ذَكَرْنَاهَا وَكَبَّلَ.

۶۸۷۶- عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْخُرُ ۶۸۷۶- ترجمہ دی جو گزرے۔

بِهَذِهِ الدُّعَاءِ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَأَرْذِلُ الْفُسْرَ وَغَذَابَ الْقَبْرِ وَفِتْنَةَ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ)).

باب فی التَّعَوُّذِ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ وَذِكْرِ الشُّقَاءِ وَغَيْرِهِ

باب پر کی قضا اور بد بختی سے پناہ مانگنے کا بیان

۶۸۷۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ وَمِنْ ذِكْرِ الشُّقَاءِ وَمِنْ شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ وَمِنْ هَدْيِ الْبَلَاءِ. قَالَ غَمَرُوا فِي حَدِيثِهِ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي رُذِئَتْ وَاحِدَةٌ مِنْهَا ۶۸۷۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بری قضا سے پناہ مانگتے تھے اور بد بختی میں پڑنے سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے اور بلا کی سختی سے۔

۶۸۷۸- عَنْ حُوتَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ قَالَتْ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ تَوَلَّى مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَجِلَ مِنْ مَنَزِلِهِ ذَلِكَ)) ۶۸۷۸- حوتہ بنت حکیم سلمیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص کسی منزل میں اترے پھر کہے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے پورے کلموں کی برائی سے اس کے جو اللہ نے پیدا کیا تو اس کو کوئی چیز نقصان نہ پہنچا دیگی یہاں تک کہ وہ کوچ کرے اس منزل سے۔

۶۸۷۹- عَنْ حُوتَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا تَوَلَّى أَحَدُكُمْ مَنْزِلًا فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَجِلَ مِنْهُ)) ۶۸۷۹- ترجمہ دی جو گزرے۔

۶۸۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَيْسَتْ مِنْ عَشْرَةٍ لَدَغْتَنِي الْبَارِحَةَ قَالَ ۶۸۸۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بولا یا رسول اللہ مجھے بڑی تکلیف پہنچی اس مجھ سے جس نے کل رات کو مجھے کاٹا آپ نے فرمایا اگر تو شام

۶۸۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَيْسَتْ مِنْ عَشْرَةٍ لَدَغْتَنِي الْبَارِحَةَ قَالَ ۶۸۸۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بولا یا رسول اللہ مجھے بڑی تکلیف پہنچی اس مجھ سے جس نے کل رات کو مجھے کاٹا آپ نے فرمایا اگر تو شام

((اَمَّا كَوْ فُلْتُ حِينَ اَمْسَيْتُ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرْكَا))۔
گو یہ کہہ لیتا اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تو مجھے ضرر نہ کرے گا (نکاح کا تو تکلیف نہ ہوتی)۔

۶۸۸۱- عن نبي خزيمة يقول قال رجل يا رسول الله لدخني عقرت بئيل خديتة لي وحبسني۔
۶۸۸۱- ترجمہ دی جوگزرد

باب: سوتے وقت کی دعا

۶۸۸۲- براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تو سونے کو جاوے تو وضو کر جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں پھر دائیں کروٹ پر لیٹ اور کہہ اللھم انی آخرک یعنی یا اللہ میں نے اپنا سر رکھ دیا میرے لیے اور اپنا کام سوپ دیا تجھ کو اور تجھ پر بھروسہ کیا میرے خواب کی خواہش سے میرے عذاب سے ڈر کر سوا میرے کوئی ٹھکانا اور نہ نہیں تجھ سے ایمان لایا میں تیری کتاب پر جو تو نے اتاری اور میرے نبی پر جس کو تو نے بھیجا اور آخر بات یہی دعا ہو پھر اگر تو سر چلوے اس رات کو تو میرے گاسلام پر (اور حاضر بخیر ہوگا) براء نے کہا کہ میں نے ان کلموں کو دہرہ پڑھایا د کرنے کے لیے تو نینک کے بدلے بوسولک کہا آپ نے فرمایا بسلیک کہ۔

۶۸۸۳- عن البراء بن عازب عن النبي ﷺ بهذا الحديث غير ان متصوفاً اتم حديثاً و زاد في حديثه حصتي ((وان اصبح اصاب خير))۔

۶۸۸۴- ترجمہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو حکم کیا کہ رات کو سوتے وقت یہ کہہ کر اللھم اسلمت نفسي آخرک۔

۶۸۸۴- عن البراء بن عازب ان رسول الله ﷺ اتمر رجلاً يذاً أخذ مضجعة من الليل ان يقول ((اللهم اسلمت نفسي إليك ووجهت))۔
۶۸۸۴- ترجمہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو حکم کیا کہ رات کو سوتے وقت یہ کہہ کر اللھم اسلمت نفسي آخرک۔

(۶۸۸۴) * یہ کہ ذکر اور دعائیں دینی لفظ کہا جائے جو روہ سے اور شاید یہ دعا آپ کو می سے معلوم ہوگی اس لیے آپ نے لفظ بدلایا ہوا نہ رکھا بعضوں نے اس روایت سے یہ دلیل کی ہے کہ حدیث کی روایت بالمتعدي درست نہیں جو درست کہتے ہیں وہی جواب دیتے ہیں کہ رسول اللہ کے متنی اور ہیں تو یہ نقل بالمتعدي کہاں ہے۔ (نوری مختصر)

وَجْهِ إِلَيْكَ وَالْجَنَاحَ طَهْرِي إِلَيْكَ وَفَوْتُشْ
أَمْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا
مُنْجَأَ بِلَا إِلَيْكَ أَفْتَنُ بِكَائِكَ الَّذِي
أَنْزَلْتَ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مَاتَ
مَاتَ عَلَيَّ الْفِطْرَةَ) وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ مُشَارِ فِي
حَدِيثِهِ مِنَ التَّلْبِي.

۶۸۸۵- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ يُرْسَلُ بَا فُلَانٌ إِذَا لَوْتُمْ إِلَى فِرَاسِكُمْ
يَجْتَلِي خَلِيصًا غَيْرُ مَنْ مَرَّةً غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ (وَبَيْتُكَ
الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مَاتَ مِنْ تَلْبِيكَ مَاتَ عَلَيَّ
الْفِطْرَةَ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ حَيًّا).

۶۸۸۶- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُولُ لَمَّا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَلًا بِجَنِيلٍ
وَلَمْ يَذْكُرْ (وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ حَيًّا).

۶۸۸۷- عَنْ الْبَرَاءِ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اخَذَ مَشْحَمَةً
قَالَ ((اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَبِاسْمِكَ
أَمُوتُ)) وَإِذَا اشْتَمَطَ قَالَ ((الْحَمْدُ لِلَّهِ
الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ)).

۶۸۸۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ لَمَّا رَحَلًا
إِذَا اخَذَ مَشْحَمَةً قَالَ ((اللَّهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي
وَأَنْتَ تَوَلَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاةَا إِنْ أَحْيَيْتَهَا
فَاخْطِطْهَا وَإِنْ أَمَاتَهَا فَاعْغِزْ لَهَا اللَّهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ الْغَايَةَ)) فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَسْمِعْتُ هَذَا
مِنْ عُمَرَ فَقَالَ مِنْ عُمَرَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ

۶۸۸۵- براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا اے لاس جب تو
اپنے بھونے پر جانے تو یہ دعا پڑھ جو لوہے گزری اس میں یہ ہے
کہ اگر تو مر جانے گا مرے گا اسلام پر اور صبح کو اٹھے گا تو بہتری
پرائے گا۔

۶۸۸۶- ترجمہ وہی جو لوہے گزری

۶۸۸۷- براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب
لپٹے تو فرماتے اللھم باسمک آخر تک یعنی یا اللہ میرے نام کے
ساتھ بیٹا ہوں اور میرے نام کے ساتھ مرتا ہوں اور جب
جانے تو فرماتے الحمد للہ الذی آخر تک یعنی شکر اس خدا کا
جس نے ہم کو جلا یا مار کر (سلا کر کیونکہ سوتا بھی ایک طرح کی
سوت ہے) اور اسی کی طرف مر کے اٹھتا ہے۔

۶۸۸۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو سوتے
وقت یہ کہا پڑھنے کو اللھم خلقت نفسی آخر تک یعنی یا اللہ تو
نے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی مارے گا اور میرے لیے ہے بیٹا
اور مرتا اگر تو جلا دے اس کو تو اپنی حفاظت میں رکھ اور جو مارے تو
بلش دے اس کو یا اللہ میں تندرستی چاہتا ہوں تجھ سے ایک شخص
ان سے بولا تم نے یہ دعا محمد رضی اللہ عنہ سے سنی انھوں نے کہا

ان سے کئی جہزے بھرتے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔

۶۸۸۹- سہیل سے روایت ہے ابو صالح جب ہم میں سے کوئی سونے لگا تو کہتے دانتی کر دتے پر سو اور یہ دعا پڑھ اللھم رب السموات آخر تک یعنی اے اللہ مالک آسمانوں کے اور مالک زمین کے اور مالک جسے عرش کے اور مالک ہمارے اور مالک ہر چیز کے چیرے والے دانے اور کھلی کے (درخت اگانے کے لیے) اور اتارنے والے توران اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگا ہوں میں تیری ہر چیز کے شر سے جس کی پیدائی تو تمہارے ہے (یعنی حیرے اختیار میں ہے) تو سب سے پہلے ہے حیرے پہلے کوئی شے نہیں تو سب کے بعد ہے حیرے بعد کوئی شے نہیں (یعنی ذریعہ راہی ہے) تو ظاہر ہے حیرے اوپر کوئی شے نہیں تو باطن ہے (یعنی لوگوں کی نظر سے چھپا ہوا) تھو سے ورے کوئی شے نہیں (یعنی تجھ سے زیادہ چمکی ہوئی) اور اگر دوسے قرض ہمارے اور امیر کر دے ہم کو حقیقی دور کر کے ابو صالح اس دعا کو ابھر ہر وقت سے روایت کرتے تھے اور ابھر ہر وقت رسول اللہ سے۔

۶۸۹۰- ابھر ہر روز نبی اللہ عنہ سے روایت ہے وہی جہزہ گزری اس میں یہ ہے کہ پناہ مانگا ہوں میں تیری ہر جانور کے شر سے جس کی پیدائی تو تمہارے ہوئے ہے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَ فِي رَوْحِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدٍ وَتَمَّ بِذِكْرِهِ سَمِعْتُ

۶۸۸۹- عَنْ سَهِيلٍ قَالَ كَانَ أَبُو صَالِحٍ يَأْتِرُنَا بِهَا لَمَّا نَزَلْنَا لَنَا يَتَامُ لَنَا نَضْطَمِعُ عَلَى حَقِّهِ فَأَتَيْنَا ثُمَّ نَقُولُ ((اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَاطِنِ الْخَبَاءِ وَالنَّوَى وَمَنْزِلِ الْقُرْآنِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ أَهْوُذُ بَكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَكُنْتُ أَجِدُ بِنَاصِيئِهِ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْوَكِيلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْأَعْيَزُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّهِيرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ أَفْضَى عَنَّا الدُّنْيَى وَأَخْيَرُهَا مِنَ الْفَقْرِ)) يَوْكُنُ مَرُوزِي ذَلِكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۶۸۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِرُنَا بِهَا لَمَّا نَحْنُ مُسْتَحْتَمُونَ أَنْ تَقُولَ بِمِثْلِ خَدِيسَةَ خَرِيرٍ وَقَالَ ((مِنْ شَرِّ كُلِّ خَائِبَةٍ أَنْتَ أَجِدُ بِنَاصِيئِهَا)) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ سَمِعْتُ

(۶۸۸۹) : نودی نے کہا اس حدیث میں عزمانہ کے لیے آخر کا لفظ آیا ہے نام ابو بکر باغیانی نے کہا آخر کے معنی باقی اپنی صفات سے ساتھ حمد و ثناء و غیرہ کے لیے اول میں تھا اور بعد حمد و ثناء کے مرے اور میں علوم اور حواس کے شے اور ان کے اجسام کے جدا ہوجانے کے پروردگار اسی حالت میں رہے گا اور معزول نہ اسے یہ دلیل کی ہے کہ جسم بالکل نکلا ہو جائے گا اور بال حق کا وہاں یہ ہے کہ جسم بالکل فنا ہو جائے گا وہاں جو چاہے گا اور یہاں مراد ان کی صفات کا لانا ہے۔

مخرج کہتا ہے کہ معزول کا قول دلیل عقلی کی دوسے بھی مرد وہے کہ کو تک حکمت چہ یہ اور قدیمہ دونوں کے اتفاق سے یہ بات ثابت ہے کہ جو ہر لہ نہیں ہو سکتے اس صورت میں اسے وہی اللہ تعالیٰ اور بظان ترکیب اور انصاف مقام مراد ہے جو بال حق کا لانا ہے۔

فِي الْعَامِ حَتَّى آتُوْا أَسْتَأْذِنَ.

۶۸۹۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَتْ خَالِطَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْأَلُهُ خَاتَمًا فَقَالَ لَهَا « قُولِي اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ بِجَهَنَّمَ حَبِيبٌ سَهْلٌ عَنِ أَبِي ».

۶۸۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ « إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاسِهِ فَلْيَأْخُذْ خَالِطَةً لِإِزْوَجِهِ فَلْيَقْضِ بِهَا فِرَاسَهُ وَلْيَسْمِ اللَّهَ فَإِنَّهُ لَا يَغْلِبُ مَا خَلَقَهُ بَعْدَهُ عَلَى فِرَاسِهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَضْطَجِعَ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ وَلْيَقُلْ مَبْحَانُكَ اللَّهُمَّ رَبِّي بَكَ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبَكَ لَوْفُفْتُ إِنْ أَسْكَنْتَ نَفْسِي فَأَغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلَتْهَا فَأَحْطِطْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ ».

۶۸۹۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بِهِذَا الْإِسْنَادُ وَقَالَ « ثُمَّ لْيَقُلْ بِمَسْجِدِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي فَإِنْ أَسْكَنْتَ نَفْسِي فَلَوْحُفْهَا ».

۶۸۹۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ إِلَى فِرَاسِهِ قَالَ « الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَّفَنَا وَأَوَّأَنَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِي ».

بَابُ فِي الْأَذْعِيَةِ

۶۸۹۵- عَنْ فَرَوَةَ بْنِ تَوْمَلٍ الْأَشْجَمِيِّ قَالَ سَأَلْتُ خَالِطَةَ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَذْهَبُ

۶۸۹۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت خالطہ زہرہ اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں ایک خدمت گار مانگنے کو آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھ لیا کر اللھم رب السموات السبع آخر تک جیسے اوپر مگزری۔

۶۸۹۲- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بچھونے پر جاوے تو اپنے تہینہ کا ٹکڑا پکڑے اور اس سے اپنا بچھو بھالے اور ہم اللہ کے اس لیے کہ وہ ہمیں جاننا اس کے بعد اس کے بچھونے پر کوئی چیز آئی بھر جب لینے لگے تو دائیں کر اسٹوپر لینے اور کہے سبحانک رب ہک وضعت جنتی و ہک لوففت ان اسکت نفسی فاعف عني وان ارسلتها فاحفظها بما تحفظ به عبادک الصالحین یعنی پاک ہے تو اس میرے پروردگار تیرا ہم نے کر میں کر دت زمین پر رکھا ہوں اور تیرے نام سے اللہ کا اگر تو میری جان روک لوے تو اس کو نکال دے اور جو چھوڑ دے (بھریدن میں آنے کے لیے) تو اس کی حفاظت کر جیسی تو حفاظت کرتا ہے اپنے نیک بندوں کی۔

۶۸۹۳- ترجمہ وہی جروا پر گزرا۔

۶۸۹۴- اس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب اپنے بچھونے پر جاتے تو فرماتے شکر ہے اس خدا کا جس نے ہم کو کھلایا اور پکھلایا اور کافی ہوا اللہ سے لیے اور کھانا دیا ہم کو کتنے لوگ ایسے ہیں جن کے لیے نہ کوئی کافی ہے نہ کوئی کھانا ہے۔

باب: دعاؤں کا بیان

۶۸۹۵- فروہ بن تومل اشجمی سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کیا دعا کرتے تھے اللہ سے انھوں

۶۸۹۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ دُعَاءِ كَانَ يَقُولُ بِهَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ))۔
 اے کہا آپ فرماتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں برائی سے اس کام کی جو میں نے کیا اور جو میں نے نہیں کیا۔

۶۸۹۷- عَنْ حُصَيْنِ بْنِ بَهْدَا قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ دُعَاءِ كَانَ يَقُولُ بِهَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ))۔
 ۶۸۹۸- عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ))۔

۶۸۹۹- ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فرماتے تھے
 اللَّهُمَّ لَكَ اسلمت آخر تک یعنی اے پروردگار میں تیرا فرمانبردار ہو گیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع ہوا اور تیری مدد سے دشمنوں سے لڑا اے مالک میرے میں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں کوئی برحق معبود نہیں سوا تیرے اس بات سے کہ تو بھٹکا دے مجھ کو تو وہ زندہ ہے جو کبھی نہیں مرتا اور آدمی مرتے ہیں۔

۶۹۰۰- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب سفر میں ہوتے اور صبح ہوتی تو فرماتے سن لیا سننے والے نے اللہ کی حمد اور اس کے حسن بلا کو اے رب ہمارے ساتھ رہا ہمارے (یعنی مدد سے) اور فضل کر ہم پر پناہ مانگتا ہوں میں تیری بیختم ہے۔

۶۹۰۱- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ))۔
 ۶۹۰۲- نووی نے کہا یہ دعا آپ نے قاضی کے دروازے کے دروازے کے قریب کہا ہے جو آپ سے ہوا یا ہمارے نبوت سے پہلے واقع ہوئے ہر حال میں آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ سب کٹے ہوئے ہیں اور یہ دعا قاضی کے دروازے سے ہو کہ دعا عبادت ہے تفتخہ الاخیار میں ہے کہ حضرت ﷺ گناہ سے معصوم تھے جس تعلیم امت کے واسطے پاک کوئی کے خیال سے ایسی دعا میں کرتے تھے بھلا

۶۹۰۳- نووی نے کہا یہ دعا آپ نے قاضی کے دروازے کے قریب کہا ہے جو آپ سے ہوا یا ہمارے نبوت سے پہلے واقع ہوئے ہر حال میں آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ سب کٹے ہوئے ہیں اور یہ دعا قاضی کے دروازے سے ہو کہ دعا عبادت ہے تفتخہ الاخیار میں ہے کہ حضرت ﷺ گناہ سے معصوم تھے جس تعلیم امت کے واسطے پاک کوئی کے خیال سے ایسی دعا میں کرتے تھے بھلا

کرتے اللھم اغفر لی آخر تک یعنی یا اللہ بخش دے میری چوک اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو مجھ سے اپنے حال میں ہوئی اور بخش دے اس چیز کو جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے یا اللہ بخش دے میرے ارغواء کے گناہ اور میری غشی کے گناہ کو اور میری بھول چوک اور قصد کو اور یہ سب میری طرف سے ہے اسے مالک میرے بخش دے میرے اگلے اور پیچھے اور جیسے گناہوں کو اور جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو اگلے کرنے والا ہے اور تو پیچھے کرنے والا ہے اور توبہ چیز پر قادر ہے۔

۶۹۰۲- ترجمہ وہی جو اوپر گذر۔

۶۹۰۳- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے اللھم اصلح آخر تک یعنی یا اللہ میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا محافظ اور نگہبان ہے اور سنوار دے میری دنیا کو جس میں میری روزی و روزگار زندگی ہے اور سنوار دے میری آخرت جس میں میری بازگشت ہے اور کر دے زندگی کو میرے واسطے ہر بہتری میں زیادتی کا سبب اور کر دے موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب (یہ دواہر مطلب کی جامع ہے)۔

۶۹۰۴- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں ہدایت اور پرہیزگاری اور حرام سے پاکدامنی اور دل کی توجہ گیری۔

۶۹۰۵- ترجمہ وہی جو گذر۔

۶۹۰۶- زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا میں تم سے وہی کہوں گا جو آپ فرماتے تھے آپ فرماتے تھے یا اللہ میں پتلا مانگتا ہوں تیزی عاجزی اور سستی اور نامردی اور بخشی اور بڑھاپے سے اور قہر کے

صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ كَانَ يَدْعُوْهُنَا فِدْعَاهُ ((اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ)) اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جَدِيْ وَخَرَفِيْ وَخَطِيْئِيْ وَغَضَبِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَزْتُ وَمَا اَخْلَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ))۔

۶۹۰۲- عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هَذَا الْاِسْنَادِ

۶۹۰۳- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((اللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيْ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَغَاشِيْ وَاصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيْ الَّتِيْ فِيْهَا مَغَادِيْ وَاجْعَلْ الْخِيَاةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلْ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ))۔

۶۹۰۴- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہُ كَانَ يَقُوْلُ ((اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْهُدٰی وَالْقُسْطَ وَالتَّغْفٰرَ وَالتَّوْحٰدَ))۔

۶۹۰۵- عَنْ اَبِيْ یَسْحَقٍ بِهَذَا الْاِسْنَادِ حَتّٰی غَفِرَ اَنْ اَنْھِیْ الْمُنْتَیْ قَالَ فِیْ رَوَایَتِهِ وَالتَّوْحٰدَ۔

۶۹۰۶- عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ قَالَ لَا اَقُوْلُ لَكَہُ اِنَّا كُنَّا كَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ كَانَ يَقُوْلُ ((اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ

فی قرب زیادہ و اتنا خوف زیادہ بخش مشہور ہے نزدیکیاں و ایش وود جرمی میں معنی چن بدنگی کے کہ بدو اپنے مالک کے روبرو نہ آتا پتھر ہے اور اپنے قصور کا خوف نہ ہو پتھر نہ ہو اور اقرار کیا کر ہے۔

عذاب سے یا اللہ میرے نفس کو قہقہہ دے اور پاک کر دے اس کو تو اس کا بہتر پاک کرنے والا ہے تو اس کا آقا اور مولیٰ ہے پناہ میں پناہ مانگتا ہوں حیرتی اس علم سے جو فائدہ دے اور اس دل سے جو حیرے سامنے نہ کھلے اور اس جی سے جو آسودہ نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔

۶۹۰۷- عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب شام ہوتی تو فرماتے ہم نے شام کی اور خدا کے ملک نے شام کی شکر ہے خدا کا کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی سلطنت ہے اسی کو تعریف لائق ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اسے پروردگار! میں تجھ سے اس رات کی بہتری مانگتا ہوں اور اس رات کے بعد کی اور پناہ اس رات کی برائی سے اور اس کے بعد کی برائی سے اے پروردگار! میں حیرتی پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے اے پروردگار! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور قہر کے عذاب سے اور جب صبح ہوتی تو یہی دعا کرتے لیکن میں فرماتے صبح کی ہم نے اور صبح کی خدا کے ملک نے اخیر تک اور بچائے رات کے دن فرماتے

۶۹۰۸- ترجمہ دہی جو اوپر گزرا۔

وَالْحَيِّ وَالْبَاطِلِ وَالْهُدَى وَالْعَذَابِ أَفْقَرِ اللَّهُمَّ
أَمِ نَفْسِي ظَوْرًا وَزَيْفًا لَمْ تَخِرْ مِنْ زَيْفِهَا
أَنْتَ وَلَيْفًا وَمَوْلَاكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ
عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا
تَسْتَغِيثُ وَمِنْ ذُرْوَةٍ لَا يُمْسِكُهَا لَهَا ۝

۶۹۰۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمْسَى قَالَ ((أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْعِزَّةُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ)) قَالَ الْحَسَنُ فَحَدَّثَنِي الرَّبِيعُ أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي هَذِهِ ((لَمْ يَكُنْ لِلْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لِلْعِزَّةِ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسَوْءِ الْكَبِيرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ فِي النَّارِ وَعَذَابِ فِي الْقَبْرِ ۝

۶۹۰۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ نَبِيُّ ﷺ إِذَا أَمْسَى قَالَ ((أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْعِزَّةُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ)) قَالَ أَرَاهُ قَالَ فِيهِمْ لَمْ يَكُنْ لِلْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لِلْعِزَّةِ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسَوْءِ الْكَبِيرِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ فِي النَّارِ وَعَذَابِ فِي الْقَبْرِ ۝ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ أَمْسَتْ أَمْسَتْ وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ ۝

۶۹۰۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 ۶۹۰۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرے

عَلَيْكَ إِذَا أَمْسَى قَالَ ((أَسْتَغِيثُ وَأَتُوسِّلُ بِكَ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْلِ وَالْهَرَمِ وَسَوْءِ الْكَبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ)) قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَرْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُغْفِرُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

۶۹۰- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے وہو اکبر ہے اس نے عزت دی اپنے فکر کو اور وہ کسی اپنے بندہ کی اور مغلوب کیا کافروں کی جماعتوں کو اس نے اکبر کی اس کے بعد کوئی شے نہیں ہے۔

٦٦١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 وَحْدَهُ أَهْرَ جَنَّةٍ وَنَصْرَ عَيْنَةٍ وَغَلَبَ
 الْأَحْزَابَ وَخُذَهُ فَمَا شِئَ بَعْدَهُ)) .

۶۹۱- علیؑ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ سے کہہ
یا اللہ ہدایت کر مجھ کو اور سیدھا کر دے مجھ کو اور فرمایا کہ اس دعا
لگئے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور راستی سے تیر کی راستی کا

٢٩١١- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قُلِ اللَّهُمَّ اغْنِنِي وَسِدِّدْ لِي وَأَذْكُرْ بِالْغَنَى هَذَا الطَّرِيقَ وَالسَّادَ مَسَافَ

☆ (۶۸) نئی جیسے کہیں جانا منظور ہو جائے تو سیدھے اسی طرف چلے جیں، ایمان نہیں نہیں ٹھکے اسی طرح خدا سے وابستہ مانگے وقت اور است کا وہ ایمان کا ہے کہ منزل مقصود کو ٹھکے جانے شروع پہ چلا جائے خلافت اور بدعت کی طرف میلان نہ کرے اور راسخی مانگے کے وقت تیر کی راسخی کا وہ ایمان کرے یعنی جیسے تیر لکھنے پہ پہنچا ہے ایمان نہیں نہیں ٹھکے اسی طرح مانگے علم اور عمل میں راسخی کا میلان ہے کہ باطل افسوس نہ ہو کہ اور دوسرا لکھنا اس خیال کا ہے کہ دل کی غفلت دور ہو جاوے اصل دل کا حضور ہو۔ (فتوحہ خلد)

حرج کہتا ہے کہ اس وقت میں رکودِ است پر رہنا بلائی مشکل ہے مگر اسی کرنے والے اور رکودِ است سے بچانے والے بہت قلیل تھے جیسا کہ خداوند تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس زمانہ میں حدیثِ شریف کی کتابوں کا ترجمہ کر لایا۔ مسلمان کو چاہیے کہ سوچتا، فکرتا، اور جرحہ حدیث کو دیکھیں اور اس پر عمل کریں اگر قرآن اور صحیح بخاری یا کائنات میں خود رکودِ است سے بچنا چاہیں گے۔

«السُّهْمُ»

دھیان کیا کر۔

۶۹۱۲- ترجمہ روحی جو اوپر گزرد۔

۶۹۱۲- عَنْ غَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالْهُدَى)) ثُمَّ دَخَلَ بَيْتَهُ

بَابُ الصَّبِيحِ أَوَّلُ النَّهَارِ وَعِنْدَ النَّوْمِ

۶۹۱۳- عَنْ حُوتَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِا بِمَكْرَةٍ حِينَ صَلَّى الصَّبِيحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ نَعْدَ أَنْ أَصْحَى وَهِيَ خَالِئَةٌ فَقَالَتْ ((مَا دَلَّتْ عَلَى الْحَالِ النَّبِيُّ فَأَرْفَعْتُ عَلَيْهِا)) فَقَالَ نَعَمْ قَالَ هَبِي صَلَّيْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَقَدْ قُلْتُ نَعْدَكَ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ فُرُاقٍ لَوْ وَدِدْتُ بِمَا قُلْتُ مِنْهُ الْيَوْمَ لَوَزَنْتُهُنَّ مِثْحَانِ اللَّهِ وَبَحْشَبُهُ عِدَدَ خَلْقِهِ وَرِحَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَبِعَذَابِ كَلِمَاتِهِ))

باب: دن کے اول وقت اور سوتے وقت صبح کہا
۶۹۱۳- ام المؤمنین جویریہ سے روایت ہے رسول اللہ صبح سویرے ان کے پاس سے نکلے جب آپ نے صبح کی نماز پڑھی وہ اپنی نماز کی جگہ میں تھیں پھر آپ چاشت کے وقت لوٹے دیکھا تو وہ وہیں بیٹھی ہیں آپ نے فرمایا تم اسی حال میں رہیں جب سے میں نے تم کو چھوڑا جویریہ نے کہا ہاں آپ نے فرمایا میں نے تمہارے بعد چار نکلے کیے تھے ہاں اگر وہ تو لے جاویں ان کلموں کے ساتھ جو تو نے آج اب تک کیے ہیں البتہ وہی بھاری پڑیں گے وہ لے گئے ہیں سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورحی نفسہ وزنة عرشہ ومداد کلمہ یعنی میں خدا کی پاکی پڑا ہوں خوبوں کے ساتھ اس کی مخلوقات کے شمار کے برابر اور اس کی راضامندی اور خوشی کے برابر اور اس کے عرش کے قول کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاحت کے برابر (یعنی بے انتہا اس لیے کہ خدا کے کلموں کی کوئی حد نہیں سدا سمندر اگر سیاحت ہو وہ ختم ہو جاتا ہے اور خدا کے کلمے تمام ہوں)

۶۹۱۴- ترجمہ روحی جو گزرد۔

۶۹۱۴- عَنْ حُوتَبَةَ قَالَتْ مَرَّ بِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ صَلَّاهُ الْعِشَاءَ أَوْ نَعْدَ مَا صَلَّاهُ الْعِشَاءَ فَذَكَرَ لَعْنَةَ عُثْرٍ أَنَّهُ قَالَ ((مِثْحَانِ اللَّهِ عِدَدُ خَلْقِهِ مِثْحَانِ اللَّهِ رِحَا نَفْسِهِ مِثْحَانِ اللَّهِ زِنَةُ عَرْشِهِ مِثْحَانِ اللَّهِ بِعَذَابِ كَلِمَاتِهِ))

۶۹۱۵- عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ قَابِلَةَ الشَّكَّتْ مَا نَلَقَى

۶۹۱۵- حضرت علی سے روایت ہے حضرت فاطمہ بیار ہو گئیں

(۶۹۱۵) ﴿ سبحان اللہ حضرت فاطمہ زہرا کا مرحوم اللہ جل جلالہ کے پاس کتا بند ہو گا انھوں نے دنیا میں کوئی راحت نہیں اعلیٰ حق

انھوں نے حکایت کی اس تکلیف کی جو ان کو ہوتی تھی بچی بیٹے میں اور رسول اللہ کے پاس قیدی آئے وہ کہیں تو آپ کو نہ پایا حضرت عائشہ سے تھیں ان سے یہ حال بیان کیا جب رسول اللہ تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے آپ سے بیان کیا حضرت فاطمہ کے آئے کا حال یہ سن کر رسول اللہ ہمارے پاس تشریف لائے ہم اپنے بھوتے پر چاہتے تھے ہم نے چاہا کھڑے ہوں آپ نے فرمایا اپنی جگہ پر رہو پھر آپ ہمارے کچھ میں بیٹھ گئے (یعنی میاں بی بی کے کچھ میں) یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدموں کی خٹک اپنے سینے پر پائی آپ نے فرمایا میں تم دونوں کو وہ نہ تھکوں جو بہتر ہے اس سے جو مانگا تم نے (یعنی خادم سے) جب تم دونوں لیٹو تو تکبیر کہو چوتیس بار اور سبحان اللہ چونتیس بار اور الحمد للہ چونتیس بار یہ تمہارے لیے بہتر ہے ایک خادم سے۔

۶۹۱۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرنا۔

۶۹۱۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرنا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت علی نے کہا میں نے اس وعید کو بھی نہیں سمجھا لوگوں نے کہا صفین کی رات میں بھی (جو بڑی پریشانی کی رات تھی صبح کو سواؤیہ سے جنگ تھی) ۱۹ انھوں نے کہا صفین کی رات میں بھی میں نے یہ وعید مانگ نہیں کیا۔

۶۹۱۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں ایک خادم مانگنے کو اور حکایت کی کہ مجھ کو بہت کام کرنا پڑتا ہے آپ نے فرمایا میرے پاس تو خادم نہیں ہے البتہ میں تجھ کو دو چیز بتاؤں جو خادم سے

مِنْ الرَّحْمَى فِي بَيْعِهَا وَتَحْيَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَبِيْ فَانْطَلَقْتُ فَلَمْ نَجِدْهُ وَأَقْبَضْتُ عَائِشَةَ فَأَحْبَرْتُهَا فَلَمْ يَجِدْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَتْهُ عَائِشَةُ بِسَجِيْءٍ فَاقْبَضَتْ إِلَيْهَا فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَسَدْنَا مَضَاحِنَا فَخَضْنَا نَقُومُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((عَلَيَّ مَكَابِكُكُمْ)) فَقَعَدْنَا نَتَنَا حَتَّى وَخَضْتُ بُرْدَ قَتْمِوْ عَلَيَّ صَدْرِي ثُمَّ قَالَ ((أَلَا أَعْلَمُكُمْكُمْ خَيْرًا مِنَّا سَأَلْنَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاحِيكُمَا أَنَا نَكْتُمُ اللَّهُ أَرْغَا وَتَلَّابَيْنِ وَنُسْبَخَاةً تَلَّابًا وَتَلَّابَيْنِ وَنَحْضَمَاةً تَلَّابًا وَتَلَّابَيْنِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ))

۶۹۱۶- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِ نَعَادُ ((أَخَذْتُمَا مَضَاحِيكُمَا مِنْ اللَّيْلِ))

۶۹۱۷- عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْإِسْنَادِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ أَبِي أَبِي ثَلَّيْ وَزَادَ فِي الْحَبِثِ قَالَ عَلِيٌّ مَا نَزَّكَتُهُ حَتَّى سَبَعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قِيلَ لَهُ وَلَا تَلَّابَةً صِفِيْنَ قَالَ وَلَا تَلَّابَةً صِفِيْنَ وَفِي حَدِيثِهِ غَطَاءٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي ثَلَّيْ قِيلَ قَالَ فَلَمْ تَلَّابَةً وَلَا تَلَّابَةً صِفِيْنَ

۶۹۱۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ أَمَتْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْهُ خَادِمًا وَشَكَتْهُ لَعَمْرُكَ فَقَالَ مَا تَلَّابِيْ عِنْدَنَا قَالَ ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَيَّ مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ خَادِمٍ تَسْبِجِينَ تَلَّابًا

جو بیٹھ ملکت اور تکلیف سے نہ کی بری اور جب حضرت علی کی فراغت اور دولت نکلتی تھی اس سے دشمن وہ ناپائے گزر نہیں اور اپنے چار دروازے لے لیں یا نہ غصہ سے ہم کو حضرت فاطمہ زہرا کی اطاعت کے ٹھیل سے اور ہمارا خاتمہ بخیر کر۔ آمین۔

پھر ہے ۱۳۳۲ھ کی فتح کہ از ۱۳۳۲ھ الحمد للہ اور ۱۳۳۳ھ اللہ اکبر
جب توڑنے لگے۔

۶۹۹- ترجمہ وی جی گزری

باب: مرغ جلاتے وقت دعائیں

۶۹۲۰- الخیر برودہی اللہ عزہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم مریض کی لڑان سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ مریض فرشتے کو دکھاتا ہے۔

باب: سختی کی دعا

۶۹۲- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ (نور مشکل) کے وقت دعا پڑھتے تھے لا الہ الا اللہ اخیر تک یعنی کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے جو بڑی عظمت والا ہر وہ ہے کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے جو بڑے عرش کا مالک ہے کوئی سچا معبود نہیں سوا خدا کے جو مالک ہے آسمان کا اور مالک ہے زمین کا اور مالک ہے عرش کا جو عزت والا ہے۔

۶۹۴۲- ویسے جو اور گزرد

۹۹۲۳۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان ملکوں کو تختی کے وقت کہتے پھر بیان کیا یہ حدیث کو اسی طرح جیسے لوہے پر گزری اس میں رب السموات والارض ہے۔

۶۹۴۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

وَقُلَّابِينَ وَتَحْمُودِينَ ثَلَاثًا وَلَقَالَيْنِ وَتُكَيْرِينَ أَرْبَعًا
وَلَقَالَيْنِ حِينَ تَأْخُذِينَ مُمْسِكَةٌ كُفْلًا ۖ

٦٩١٩- عَنْ سَهْلٍ عَنْ هَذَا الرَّسَائِدِ.

باب استحباب الدعاء عند صياح الديك
٦٩٢٠- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ
«إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيكِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ
فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكَ وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهيقَ
الْحِمَارِ فَتَعَوَّدُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا رَأَتْ
شَيْطَانًا».

بَابُ دُعَاءِ الْكَرْبِ

٦٩٢١- عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ سَمِعْتُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَقُولُ عَبْدُ الْكَرِيمِ «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ
الْعَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ
رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ».

٦٩٢٢- عَنْ هِشَامِ بْنِ هِشَامٍ الْإِسْطَاقِيّ وَحَبِيبِ
مُحَمَّدَ بْنَ هِشَامٍ أَمِّمٌ.

٦٩٢٢- عَنْ أَبِي عَاصِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
كَانَ يَذْهَبُ بَيْنَهُمْ وَيَقُولُ لَهُمْ جِدُّ لَكُمْ رَبِّ فَاذْكُرُوا
بِحَقِّ حَبِيبِهِمْ مُعَاذُ مَنْ جِئْنَا مِنْ أَبِيهِ عَنْ قَدَادَةَ
يَقُولُ أَنَّهُ قَالَ ((رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ)) .

٦٩٢٤- عَنْ أَبِي عَیْسَى عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

☆ (۱۹۳۰ء) فرشتے کے سامنے دعا کا حکم کیا اس امید سے کہ فرشتہ بھی دعا میں شریک ہو گا اور اس سے یہ نفاذ کا عاملین کے حضور میں دعا صحیح ہے۔ (نورانی)

عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ لَمْزُ قَالَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ
خَدِيشٍ شَدَّادٍ عَنْ أَبِيهِ وَزَادَ مَعَهُنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ.

بَابُ فَضْلِ مَسْحَانِ اللَّهِ وَ بِحَمْدِهِ

۶۹۲۵- عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَبَّلَ
أَيُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ قَالَ ((مَا اصْتَطَفَى اللَّهُ
لِعِبَادِهِ أَوْ لِعِبَادِهِ مَسْحَانِ اللَّهُ وَ بِحَمْدِهِ))
۶۹۲۶- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَيَّ اللَّهُ))
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُخْبِرْنِي بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَيَّ
اللَّهُ فَقَالَ ((إِنْ أَحَبَّ الْكَلَامُ إِلَيَّ اللَّهُ مَسْحَانِ
اللَّهُ وَ بِحَمْدِهِ))

بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ بِظَهْرِ الْقَلْبِ

۶۹۲۷- عَنْ أَبِي الشَّرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَا مِنْ
عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَذْهَبُ بِأَحَبِّهِ بِظَهْرِ الْقَلْبِ إِلَّا قَالَ
أَمْسَلْتُ وَ تِلْكَ بِمِثْلٍ

۶۹۲۸- عَنْ أَبِي الشَّرَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ يَقُولُ ((مَنْ دَعَا بِأَحَبِّهِ بِظَهْرِ الْقَلْبِ
قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَ تِلْكَ بِمِثْلٍ))

۶۹۲۹- عَنْ صَفْوَانَ وَ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ
وَ كَانَتْ تَحْتَهُ أُمُّ الشَّرَاءِ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَأَقْبَلْتُهَا
الشَّرَاءُ فِي مَرْثَلَةٍ فَلَمَّا أَجَدْتُ وَ وَجَدْتُ أُمُّ الشَّرَاءِ
فَقَالَتْ لَهَا أُمُّ الشَّرَاءِ فَقَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ فَادْعِ اللَّهَ
لَهَا بِحَبْرٍ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ ((دَعْوَةُ الْعَرْوَةِ

آرہ وسلم کو جب کوئی بڑا کام پیش آتا تو یہی دعا پڑھتے اس میں اتنا
زیادہ ہے لا الہ الا اللہ رب العرش الکرم۔

باب : سبحان اللہ و بحمدہ کی فضیلت

۶۹۲۵- ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے
پوچھا گیا کہ کیا کلام افضل ہے آپ نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ نے چاہا
اپنے فرشتوں کے لیے یا بندوں کے لیے سبحان اللہ و بحمدہ۔
۶۹۲۶- اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا میں تجھ کو نہ بتاؤں وہ
کلام جو بہت پسند ہے اللہ کو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ
بتلائیے مجھ کو وہ کلام جو اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے آپ نے فرمایا
بہت پسند اللہ تعالیٰ کو یہ کلام ہے سبحان اللہ و بحمدہ۔

باب : بیٹھ بیٹھ دعا کرنے کی فضیلت

۶۹۲۷- ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جو اپنے بھائی کے لیے بیٹھ بیٹھ
اس کے دعا کرے مگر فرشتہ کہتا ہے اور تجھ کو بھی یہی ملے گا
(کیونکہ بیٹھ بیٹھ دعا کرنا اخلاص کی دلیل ہے اور اخلاص کا ثواب
بے حد ہے)۔

۶۹۲۸- اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا جو کوئی دعا کرے اپنے
بھائی کے لیے اس کی بیٹھ بیٹھ تو مومن فرشتہ آمین کہتا ہے اور کہتا
ہے اے اسی دعا تجھ کو بھی ملے گی۔

۶۹۲۹- صفوان بن محمد اللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے ان کے نکاح میں ام الدرداء رضی اللہ عنہا تھیں انھوں نے کہا
میں شام کو آیا تو ابو الدرداء کے مکان کو گیا وہ صبح ملے لیکن
ام الدرداء میں انھوں نے مجھ سے کہا تم اس سال حج کا ارادہ رکھتے ہو
میں نے کہا ہاں ام الدرداء نے کہا تو میرے لیے دعا کرنا کس لیے کہ

رسول اللہ فرماتے تھے مسلمان کی دعا اپنے بھائی کے لیے پیچھے
قول ہوتی ہے اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ کہتا ہے آمین اور تم
کو بھی یہی ملے گا۔

۶۹۳۰۔ پھر میں بتاؤ کہ کون کون تو ابو اللہ رواہ سے ملا انھوں نے بھی
رسول اللہ سے ایسا ہی روایت کیا۔

۶۹۳۱۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

باب: کھانے پینے کے بعد خدا کا شکر کرنا مستحب ہے
۶۹۳۲۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا اللہ راضی ہوتا ہے بندہ سے جب وہ کھانا کھا کر اس کا
شکر کرے یا پانی کر اس کا شکر کرے (یعنی صبح یا شام یا کسی اور وقت
کے کھانے کے بعد)۔

۶۹۳۳۔ ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

باب: جلدی نہ کرے تو دعا قبول ہوتی ہے

۶۹۳۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک
وہ جلدی نہ کرے یوں نہ کہے میں نے دعا کی اور میری دعا قبول نہ
ہوئی یا قبول نہ ہوگی۔

۶۹۳۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب
تک جلدی نہ کرے یوں نہ کہے میں نے دعا کی اپنے پروردگار سے
وہ قبول نہیں ہوتی۔

۶۹۳۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا ہمیشہ بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ گناہ یا عاتق

المسلم بالعبیہ بظہیر الغیب مستجانبہ عند رابعہ
مثلک مؤکل کلمتا دعا بالعبیہ بخیر فان مثلک
المؤکل بہ آمین وکذا یجلی)۔

۶۹۳۰۔ قَالَ فَخَرَجْتُ إِلَى السُّوقِ فَلَقِيتُ أَبَا
الشُّرَّكَاهُ فَقَالَ لِي جِئْتَ بِذَلِكَ تَقْرؤُهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۶۹۳۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ قَالَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ.

بَابُ اسْتِجَابَةِ الْحَمْدِ بَعْدَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ

۶۹۳۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ اللَّهُ لَيَرْضَى
عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيُحْمَدَ عَلَيْهَا أَوْ
يَشْرِبَ الشَّرْبَةَ فَيُحْمَدَ عَلَيْهَا)).

۶۹۳۳۔ عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ يَسَارٍ (إِسْنَادُ).

بَابُ بَيَانِ أَنَّهُ يُسْتَجَابُ لِلدَّاعِي مَا لَمْ
يُغْلَلْ يَقُولُ دَعَاؤُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي

۶۹۳۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
((يُسْتَجَابُ بِأَسْمَائِكُمْ مَا لَمْ يُغْلَلْ يَقُولُ قَدْ
دَعَاؤُ فَلَا أَوْ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي))

۶۹۳۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يُسْتَجَابُ بِأَسْمَائِكُمْ مَا
لَمْ يُغْلَلْ يَقُولُ قَدْ دَعَاؤُ رَضِيَ فَلَمْ يُسْتَجَبْ
لِي))

۶۹۳۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((لَا يُرَاقَبُ

يُستَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ يَالَهُمْ أَوْ قَطِيعَةً رَحِمَ مَا لَمْ يَسْتَعِذْ)) بَلَّ بِلَا رَسُولِ اللَّهِ مَا الْإِسْتِغْنَاءُ قَالَ ((يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرْجَعْ يَالَهُمْ يَسْتَجِيبُ لِي فَسْتَحْزِرُ عِنْدَ ذَلِكَ وَتَدْعُ الدُّعَاءَ)).

توڑنے کی دعا نہ کرے اور جلدی نہ کرے لوگوں نے کہا رسول اللہ جلدی کے کیا معنی آپ نے فرمایا میں کہے میں نے دعا کی میں نہیں سمجھتا کہ وہ قبول ہو پھر کامیاب ہو جائے اور دعا چھوڑ دے (یہ مالک کو ناگوار ہوتا ہے پھر وہ قبول نہیں کرتا تہذیب کو چاہیے کہ اپنے مالک سے بیعت قطع کریم کی امید رکھے اگر دنیا میں دعا نہ قبول ہوگی تو آخرت میں اس کا صلہ ملے گا۔

باب: جنتیوں اور دوزخیوں کا بیان

۶۹۳۷- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قُلْتُ عَلَى نَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا عَذَابٌ مِنْ دَخَلَهَا النَّاسُ وَإِذَا أَصْحَابُ الْجَنَّةِ مَحْبُوسُونَ إِنْ أَصْحَابُ النَّارِ لَفُذُوا أَمْرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُلْتُ عَلَى نَابِ النَّارِ فَإِذَا عَذَابٌ مِنْ دَخَلَهَا النَّاسُ)).

۶۹۳۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ ((اطْلُغْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطْلُغْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ)).

۶۹۳۹- عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ جَابِلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اطْلُغْتُ فِي النَّارِ فَذَكَرْتُ بِجِلِّي حَبِيبَتِ ثَوْبَانَ)).

۶۹۴۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اطْلُغْتُ فِي النَّارِ فَذَكَرْتُ بِجِلِّي حَبِيبَتِ ثَوْبَانَ)).

۶۹۴۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اطْلُغْتُ فِي النَّارِ فَذَكَرْتُ بِجِلِّي حَبِيبَتِ ثَوْبَانَ)).

۶۹۴۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اطْلُغْتُ فِي النَّارِ فَذَكَرْتُ بِجِلِّي حَبِيبَتِ ثَوْبَانَ)).

۶۹۳۷- اسماہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا وہاں جو دیکھا تو اکثر وہ لوگ اس کے اندر ہیں جو (دنیا میں) مسکین ہیں اور امیر اندر لوگ روکے گئے ہیں (یعنی جو بھتی ہیں وہ بھی روکے گئے ہیں حساب و کتاب کے لیے پھر جو دوزخی ہیں ان کو تو دوزخ میں لے جانے کا حکم ہو چکا اور میں نے دوزخ کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو وہاں عورتیں زیادہ تھیں۔

۶۹۳۸- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں جھانکا تو وہاں کے لوگ اکثر وہ تھے جو فقیر ہیں (دنیا میں) اور میں نے دوزخ کو جھانکا تو وہاں اکثر عورتیں تھیں۔

۶۹۳۹- ثوبان بن جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ لوگ اس کے اندر ہیں جو (دنیا میں) مسکین ہیں اور امیر اندر لوگ روکے گئے ہیں (یعنی جو بھتی ہیں وہ بھی روکے گئے ہیں حساب و کتاب کے لیے پھر جو دوزخی ہیں ان کو تو دوزخ میں لے جانے کا حکم ہو چکا اور میں نے دوزخ کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو وہاں عورتیں زیادہ تھیں۔

۶۹۳۹- ثوبان بن جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ لوگ اس کے اندر ہیں جو (دنیا میں) مسکین ہیں اور امیر اندر لوگ روکے گئے ہیں (یعنی جو بھتی ہیں وہ بھی روکے گئے ہیں حساب و کتاب کے لیے پھر جو دوزخی ہیں ان کو تو دوزخ میں لے جانے کا حکم ہو چکا اور میں نے دوزخ کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو وہاں عورتیں زیادہ تھیں۔

۶۹۴۰- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ لوگ اس کے اندر ہیں جو (دنیا میں) مسکین ہیں اور امیر اندر لوگ روکے گئے ہیں (یعنی جو بھتی ہیں وہ بھی روکے گئے ہیں حساب و کتاب کے لیے پھر جو دوزخی ہیں ان کو تو دوزخ میں لے جانے کا حکم ہو چکا اور میں نے دوزخ کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو وہاں عورتیں زیادہ تھیں۔

۶۹۴۱- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ لوگ اس کے اندر ہیں جو (دنیا میں) مسکین ہیں اور امیر اندر لوگ روکے گئے ہیں (یعنی جو بھتی ہیں وہ بھی روکے گئے ہیں حساب و کتاب کے لیے پھر جو دوزخی ہیں ان کو تو دوزخ میں لے جانے کا حکم ہو چکا اور میں نے دوزخ کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو وہاں عورتیں زیادہ تھیں۔

۶۹۴۲- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ لوگ اس کے اندر ہیں جو (دنیا میں) مسکین ہیں اور امیر اندر لوگ روکے گئے ہیں (یعنی جو بھتی ہیں وہ بھی روکے گئے ہیں حساب و کتاب کے لیے پھر جو دوزخی ہیں ان کو تو دوزخ میں لے جانے کا حکم ہو چکا اور میں نے دوزخ کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو وہاں عورتیں زیادہ تھیں۔

بن حصین کے پاس سے آیا انھوں نے حدیث بیان کی ہم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے رہنے والوں میں عورتیں بہت کم ہیں۔

۶۹۴۳- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی دعا یہ تھی اللھم اہی اعوذ بک اخی ربک یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں حیرتی نعمت کے زوال سے اور حیرتی عاقبت اور صحت دی ہوئی پلٹ جانے سے اور حیرے ناگہانی مذاہب سے اور سب حیرے نقشب اگلے کاموں سے۔

۶۹۴۴- مذکور بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۶۹۴۵- اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا میں نے اپنے بعد مردوں کو نقصان پہنچانے والا عورتوں سے زیادہ کوئی قدر نہیں چھوڑا (یہ اکثر خلاف شرع کام کرتی ہیں اور جو مردوں مر رہے ہوتے ہیں ان کو مجبور کر دیتی ہیں)۔

۶۹۴۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۹۴۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۹۴۸- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا (ظاہر میں) شیریں اور ہلکی ہے (جیسے چڑھ میوہ) اللہ تعالیٰ تم کو حاکم کرنے والا ہے دنیا میں پھر دیکھے گا تم کیسے عمل

عند عیمران بن حصین فحدثنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ((اِنَّ اَقْلَّ مَا يَجِيءُ الْحَبَّةُ النَّسَاءُ))۔

۶۹۴۳- عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال کان من دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ((اللھم اہی اعوذ بک من زوال تعینک وتحوّل عافیۃک ولفجاء بقضتک وجميع سخطک))۔

۶۹۴۴- عن ابي الفیاح قال سبعت مطرنا یحدث انہ کانت لہ امرأتان بمعنی حبیبہ وغافلہ۔

۶۹۴۵- عن أسامة بن زید رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ((ما تروکت بغدیی فتنہ ہی اخرت علی الرجال من النساء))۔

۶۹۴۶- عن أسامة بن زید بن حمریة وسعیو بن زید بن عمرو بن تغلبہ انہما حدثا عن رسول اللہ ﷺ انہ قال ((ما تروکت بغدیی فی الناس فتنہ اخرت علی الرجال من النساء))۔

۶۹۴۷- عن سلیمان التیمی بہذا الیشاہ وجلة۔

۶۹۴۸- عن ابي سعید الخدری عن نبی ﷺ قال ((اِنَّ الدُّنْیَا خُلُوَّةٌ خَصِیْرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْفِیْکُمْ فِيْهَا فَيَنْظُرُ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاَتَقُوْا

(۶۸۳۸) اللہ تعالیٰ تم کو حاکم کرنے والا ہے دنیا میں پھر دیکھے گا تم کیسے عمل کرتے ہو ایسا ہی ہوا کہ مسلمانوں کی حکومت مشرق سے مغرب تک پھیل گئی پھر ان کے برے اعمال کی وجہ سے اس کو تزلزل ہوا اور اللہ تعالیٰ عزوجل نے دوسری قوم کو حکومت دی اب مسلمان مایوس اور روز بیل اور غیر قوم کے گھم ہیں اس سے دین اسلام کی تصدیق ہوتی ہے کہ جیسا ظہر صادقؓ نے فرمایا تھا یہاں ہوا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مسلمانوں کا دین حق اور سچ ہے جب تک وہ اپنے دین پر قائم رہے ان کی حکومت اور عزت روز بروز بڑھتی چلتی جاتی اور جب سے انھوں

کرتے ہو تو پوچھ دینا سے (یعنی ایسی دینا سے جو خدا تعالیٰ سے غافل کر دیوے) اور پوچھ غور توں سے اس لیے کہ اول فقر بنی اسرائیل کا غور توں سے شروع ہوا۔

الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النَّارَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةٍ بَيْنَ إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النَّارِ وَفِي حَبِيبٍ ابْنِ بَشَارٍ لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ»۔

باب: غار والوں کا قصہ

بابُ قِصَّةِ أَصْحَابِ الْغَارِ

۶۹۴۹- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا میں آدمی جارہے تھے اسے میں بند آیا وہ پہاڑ میں ایک غار تھا اس میں گھس گئے پہاڑ پر سے ایک پتھر گرا اور غار کے منہ پر آگیا اور بند ہو گیا ایک نے دوسروں سے کہا اپنے اپنے نیک اعمال کا خیال کرو جو خدا کے لیے کئے ہوں اور عامانگوں اعمال کے وسیلہ سے شاید اللہ تعالیٰ اس پتھر کو کھول دے تمہارے لیے تو ایک نے ان میں سے کہا میرے ماں باپ بڑے ضعیف تھے اور میری جو رو اور میرے چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے کہ میں ان کے واسطے بھجور بکریاں چرایا کرتا تھا پھر جب میں شام کے قریب چرا لاتا تھا تو ان کا دودھ دیتا تھا سو اول اپنے ماں باپ سے شروع کرتا تھا تو ان کو اپنے لڑکوں سے پہلے دیتا تھا اور البتہ ایک دن مجھ کو درخت نے دور ڈالا (یعنی چارہ بہت دور ملا) سو میں گھرنے آیا یہاں تک کہ مجھ کو شام ہو گئی تو میں نے ماں باپ کو سوتا پایا پھر میں نے دودھ دوہا جس طرح دوہا کرتا تھا تو میں دودھ لایا اور ماں باپ کے سر کے پاس کھڑا ہوا مجھ کو برا لگا کہ میں ان کو نیند سے جگاؤں اور برا لگا کہ ان سے پہلے لڑکوں کو پلاؤں اور لڑکے بھوک کے مارے شور کرتے تھے میرے دونوں بیروں کے پاس سوای طرح براہ میرا اور ان کا حال دیکھتا ہوں (یعنی میں ان کی انتقاد میں دودھ لے رہا ہوں) پھر کھڑا ہوا اور لڑکے روٹے چلاتے رہے میں نے بیان لڑکوں کو پلایا سو انکی اگر توجہ تاتا ہے کہ ایسی محنت اور مشقت تیری دشمنی کے واسطے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «بَيْنَمَا نَلْفَظُ نَفَرٌ يَمْشُونَ أَحَدُهُمُ انْظُرَ فَأَوَّاهُ إِلَى غَارٍ فِي جَبَلٍ فَانْطَلَقَ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةً مِنَ الْجَبَلِ فَانْطَلَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا نَعْمُهُمْ لِنَعْنِ انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا صَالِحَةً لِلَّهِ فَأَذْهَبُوا اللَّهُ نَعَالِي بَيْنَا لَقُلَّ اللَّهُ يَفْرُجُهَا عَنْكُمْ فَقَالُوا أَحَدُهُمُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالْبَنَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَأَمْرَانِي وَلِي صَبْرًا لَزَعِي عَلَيْهِمْ قَبْدًا أَرَحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ قَبْدَانِ بَوَالِدِي فَسَقَتْنِي قَبْلَ بَنِي وَأَنَّهُ نَأَى بِي ذَاتَ يَوْمٍ الشَّجَرُ فَلَمْ أَتِ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْجَلَابِ فَلَقْتُ عِنْدَ وَنُوبِهِمَا أَخْرَجَهُ أَنْ أَوْقَفْتُهُمَا مِنْ نُوبِهِمَا وَأَخْرَجَهُ أَنْ أَسْكَنِي الصَّبِيَّةَ قَبْلَهُمَا وَالصَّبِيَّةَ يَنْسَاظُونَ عِنْدَ قَدَمِي فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ ذَائِبِي وَذَائِبُهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْقَحْطَرُ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ

میں نے یہی چھوڑ دیا وہاں کی رسول کے پاس نہ ہو گئے کافروں کا حال چاہی اختیار کیامداری حکومت اور عزت خاک میں مل گئی۔

(۶۹۴۹) ☆ اس حدیث میں بہت کام کے خاکے ہیں اول یہ کہ حلف صمیمت میں اور نہایت بلا میں جس کی کوئی توجہ نہ ہو سکے تو اپنے خاص اعمال کو غلامی کا وسیلہ کرے حق تعالیٰ اس کو نہایت دے گا دوسرے یہ کہ ماں باپ کا حق اپنی جان اور جود لڑکوں کے حق پر حق

ذَٰلِكَ الْيَوْمَ الَّذِي يَفْرُجُ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةٌ
نُورِي مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللَّهُ مِنْهَا فُرْجَةً
فَرَأَوْا مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنَّا
كَانَتْ لِي أُنْتِ عَمَّ أَحْبَبْتُهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ
الرِّجَالُ النِّسَاءَ وَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ
حَتَّى آتَيْتَهَا بِبَيِّنَةٍ دِينَارٍ فَعَبِثْتُ حَتَّى جَعَلْتُ
بَيِّنَةً دِينَارٍ فَعَبِثْتُ بِهَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ
رَحْلَتَيْنِ فَأَلَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَتَى اللَّهَ وَلَا تَقْطَعُ
الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَطَعْتُ عَلَيْهَا فَإِنْ كُنْتُ
نَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَٰلِكَ الْيَوْمَ وَحَبِلْتُ فَافْرُجْ
لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً فَفَرَجَ لَهُمْ وَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ
إِنِّي كُنْتُ مَسْجُورًا أَجِيرًا بِغَيْرِي أَرَزُّ فَلَمَّا
فَضَلَنِي عَمَلُهُ قَالَ أَطْعِمْنِي حَتَّى فَعَرَضْتُ
عَلَيْهِ قُرْقَةً فَرُغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَرِزْهُ حَتَّى
حَمَعْتُ مِنْهُ بَقْرًا وَرِزَاعَتَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ
أَتَى اللَّهَ وَلَا تَقْلِبْنِي حَتَّى قُلْتُ أَذْهَبَ إِلَيَّ
بِلَئِكَ الْبَقَرِ وَرِزَاعَتِهَا فَخُذْهَا هَذَانِ أَتَى اللَّهَ
وَلَا تَسْهَوْنِي بِي فَلَمَّا بَلَغَ لَنَا أَسْهَوْنِي بِلَئِكَ
عُذِّ ذَٰلِكَ الْبَقَرِ وَرِزَاعَتَهَا فَخُذْهُ فَذَهَبَ بِهِ
فَإِنْ كُنْتُ نَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَٰلِكَ الْيَوْمَ
وَحَبِلْتُ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللَّهُ مَا
بَقِيَ))

میں نے کی تھی تو اس پھر سے ایک روزن کھول دے جس میں سے
ہم آسمان کو دیکھیں تو خدا نے اس میں ایک روزن کھول دیا اور انھوں
نے اس میں سے آسمان کو دیکھا۔ دوسرے نے کہا اے اللہ! میرا جی ہے کہ
میرے بچا کی ایک بیٹی تھی جس سے میں محبت کرتا تھا جیسے مرد
عورت سے کرتے ہیں (یعنی میں اس کا مکمل عاشق تھا) سو اس کی
طرف ہاتھ ہو کر میں نے اس کی ذات کو چاہا (یعنی حرام شہری کا رواد
کیا) اس نے نہ ملتا اور کہا جب تک سواشر فیاں نہ دے گا میں راضی نہ
ہوگی میں نے کوشش کی اور سواشر فیاں کما کر اس کے پاس لا دیا جب
میں نے اس کی باتیں اٹھائیں (یعنی حرام کے ارادہ سے) اس نے کہا
اے خدا کے بندے! ذرا خدا سے اور مت توڑ میرا مگر حق ہے (یعنی
بغیر نکاح کے بکارت مستزاک کر) تو میں اٹھ کھڑا ہوا اس کے پور
سے اٹھی تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے میری راضی و رضامندی کے لیے کیا تو
ایک روزن کھول دے اور اس کے لیے خدا تعالیٰ نے پور روزن کھول دیا
(یعنی اور روزن بڑا ہو گیا) تیسرے نے کہا اے اللہ! میں نے ایک شخص سے
حردوری لی ایک فرق (اور برتن جس میں سولہ رطل تاج آتا ہے)
چاول پر جب وہ اپنا کام کر چکا اس نے کہا میرا حق اسے میں نے فرق بھر
چاول اس کے سامنے رکھے اس نے نہ لیے میں ان چاولوں کو بوتا رہا
(اس میں برکت ہوئی) یہاں تک کہ میں نے اس مال سے گائے قتل
اور اس کے چرانے والے تمام انکسے کئے پھر وہ حردور میرے پاس آیا
اور کہنے لگا اللہ سے ڈرو اور میرا حق مت مار میں نے کہا جا اور گائے قتل
اور انکسے چرانے والے سب تو لے لے دو یہ لا خدا اجازت سے ڈر اور مجھ
سے صلہ مات کر میں نے کہا میں تمھیں نہیں کر تا ہوا گائے قتل اور
چرانے والوں کو تو بے لے اس نے ان کو لے لیا پھر اگر تو جانتا ہے کہ

تو خدا سے اور جزی کیوں میں داخل ہے تیسرے یہ کہ ہار ہو کر گناہ سے بچاؤ صرف خدا کے خوف سے شہادت کو دیا اور فراموشی نصیاتی
کو دیا ہے کہ کمال کی بات ہے اور خدا کو نہایت پند ہے جو ہے کہ حق دلوں کا حق اور بد شائے انہی کا مہر سہلہ ہے پانچویں یہ کہ جو مالک کے
دونوں اجازت اس کا تاج بڑے تو اس کے معاملات کا مالک مالک کی ہے۔ (تفسیر ۱۱۰ خیار)

یہ کام میں نے تیری رضامندی کے لیے کیا تو بھٹا باقی ہے روزانہ وہ بھی کھولے حق خدائی نے اس کو بھی کھول دیا اور وہ لوگ اس غار سے باہر نکلے۔

۶۹۵۰- ترجمہ وحی جو اوپر گزرا۔

۶۹۵۰- عَنْ أَبِي عُمَرَ غَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَنْشَى حَبِيبِ أَبِي حُمْرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ وَكَفُّوا فِي حَبِيبِهِمْ ((وَخَرَجُوا بِمَنْشَى)) وَلَمَّا حَبِيبُ صَالِحٍ بِمَنْشَى إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَإِنْ فِي حَبِيبِهِ وَخَرَجُوا وَلَمْ يَذْكُرْ بَعْدَهَا شَيْئًا.

۶۹۵۱- عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے تم سے پہلے تین کتبہ والے چلے یہاں تک کہ ان کو رات ہو گئی ایک غار میں پھر بیان کیا سارا قصہ جیسے اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ایک شخص بولا یا اللہ میرے ماں باپ بوڑھے ضعیف تھے میں ان سے پہلے رات کو کسی کو دو دھن چا جانہ گھر والوں کو نہ نکلا سوں گواور یہ ہے کہ اس عورت نے میرا کہنا نہ مایا یہاں تک کہ ایک سال قبل میں گرفتار ہوئی اور میرے پاس آئی میں نے اس کو ایک سو بیس دینار دیے اور یہ ہے کہ میں نے اس حر دور کی اجرت کو بویا یہاں تک کہ بہت سے مال اس سے حاصل ہوئے اور وہ گڑ بڑ کرنے لگے آخر میں یہ ہے کہ پھر وہ نکلے غار میں سے چلے ہوئے۔

۶۹۵۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((انْطَلَقَ ثَلَاثَةٌ زَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى آوَاهُمُ الْمَيْمِثُ إِلَى غَارٍ)) وَانْقَضَ الْحَبِيبُ بِمَنْشَى حَبِيبُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ غَرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ ((اللَّهُمَّ كَانَ لِي أَبُوكَانَ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ فَكُنْتُ لَا أَغْبِي قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا وَقَالَ فَانْتَعَتْ بَنِي حَتَّى أَلَمْتُ بِهِمَا سَنَةً مِنَ السَّيْنِ فَبَاءَنِي فَلَاغِيَّتِي عَشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ وَقَالَ فَتَمَرَّتْ أَجْرُهُ حَتَّى تَكُونَتْ بَيْنَ اللَّمَوَاتِ فَلَا تَنْعَجَتْ وَقَالَ فَخَرَجُوا مِنْ الْغَارِ بِمَنْشَى))



کِتَابُ التَّوْبَةِ (۱) توبہ کے مسائل

۶۹۵۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اپنے بندہ کے گناہ کے ساتھ ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں (علم سے) جہاں وہ مجھ کو یاد کرے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ سے بہا خوش ہوتا ہے جیسے تم میں سے کوئی خالی زمین میں اپنا گم شدہ جانور پاوے اور جو شخص میری طرف ایک ہالٹ نزدیک ہو میں اس کی طرف ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں اور جو ایک ہاتھ نزدیک ہو تو میں ایک ہاتھ (دونوں ہاتھوں کا پھیلاؤ) نزدیک ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چلا ہوا آتا ہے تو میں دوڑتا ہوں اس کی طرف آتا ہوں (اس حدیث کی شرح کو پر گزر چکی)۔

۶۹۵۳- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم میں سے جب کوئی توبہ کرے تو اس سے زیادہ خوش ہے جتنا کوئی تم میں سے اپنا گم ہوا جانور پانے سے خوش ہوتا ہے۔

۶۹۵۴- ترمذی روایت ہے جو گزر۔

۶۹۵۵- حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں عبد اللہ کے پاس گیا کہ ان کے بچے کو وہ بیمار تھے انھوں نے مجھ سے دو حدیثیں بیان کیں ایک اپنی طرف سے اور ایک رسول اللہ صلی

۶۹۵۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عَبْدُ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حَتَّى يَذْكُرُنِي وَاللَّهُ لَفَرَحَ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ يَجِدُ صَلَاتَهُ بِالْفَلَاحِ وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شَيْئًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِذَا أَقْبَلَ إِلَيَّ يَتَشَبَّهِ الْقَبْلَتِ إِلَيْهِ لَهْرُولٍ))

۶۹۵۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ أَحَدِكُمْ بِضَائِفِهِ إِذَا وَجَدَهَا))

۶۹۵۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بَشَاءَ

۶۹۵۵- عَنْ الْحَارِثِ بْنِ سُوْدَةَ قَالَ ذَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ أَقْرَبُهُ وَمَنْ مَرِيضٌ فَخَدَّاهُ بِخَدَيْتَيْهِ خَدَيْتًا عَنْ نَفْسِهِ وَخَدَيْتًا عَنْ رَسُولٍ

(۱) نووی نے کہا کتاب الامران میں گزرا ہے کہ توبہ کے نئے دکن ہیں ایک گناہ سے باز آنا دوسرے کے لئے پر مشر مند ہونا خیر سے قعد کرنا کہ اب نہ کروں گا اور جو گناہ حق الہام ہو تو ایک دکن اور ہے کہ اس حق سے چھڑنا اور توبہ تمام گناہوں سے واجب ہے فی انور غلو گناہ صلیہ ہو یا کثیر و اور ایک گناہ سے توبہ کچھ ہے اگرچہ دوسرے گناہوں پر اصرار کرتا ہو اور توبہ کے بعد اگر پھر گناہ کرے تو دوسرا گناہ کھانا ہاوس کا توبہ باطل نہ ہوگی۔ (نووی مختصر)

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انھوں نے کہا میں نے سارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ مومن کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہو تا ہے جیسے کوئی شخص ایک پٹ پر میدان میں (جہاں نہ سایہ ہو نہ پانی) جو ہلاک کرنے والا ہو سو جاوے اور اس کے ساتھ اس کا لونٹ ہو جس پر اس کا کھانا اور پانی ہو جب وہ جاگے تو اپنا لونٹ نہ پاوے پھر اس کو ڈھونڈے یہاں تک کہ یا سا ہو جاوے پھر کہے میں لونٹ جاؤں جہاں تھا اور سوتے سوتے مری جاؤں پھر اپنا سر اپنے پاؤں پر رکھے مرنے کے لیے پھر جو جاگے تو اپنا لونٹ اپنے پاس پاوے اس پر اس کا توشہ کھانا بھی اور پانی بھی تو اللہ تعالیٰ کو مومن بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتی ہے جتنی اس شخص کو اپنے لونٹ اور توشہ ملنے سے ہوتی ہے۔

۶۹۵۶- ترجمہ دہی ہے جو گزروں

۶۹۵۷- ترجمہ دہی ہے جو گزرا۔

۶۹۵۸- سنابک سے روایت ہے نعمان بن بشیر نے طلحہ بن حسان کو کہا البتہ اللہ کو اپنے بندہ کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتی ہے جس کا توشہ اور توشہ دان ایک لونٹ پر ہو پھر وہ چلے اور ایک ایسے میدان میں پہنچے جہاں کھانا اور پانی نہ ہو اور وہ پہر کا وقت ہو جائے وہ اترے اور ایک درخت کے تلے سو جاوے اس کی آنکھ لگ جاوے اور اونٹ چل دیوے جب جاگے اور ایک اونچان پر چڑھے تو اونٹ نہ پاوے پھر دوسری اونچان پر چڑھے کچھ نہ دیکھے پھر تیسری اونچان پر چڑھے کچھ نہ دیکھے پھر لونٹ کراہی اسی جگہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ سَيَعْبَثُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلٍ ((لَلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ دُخُلِي فِي أَرْضِي دَوْبَةً مَهْلِكَةً مَعَهُ رَاجِلُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ قَامَ فَاسْتَقْبَضَ وَقَدْ ذَهَبَتْ فَطَلَبَهَا حَتَّى أَذْرَكُهُ الْفَعْلُ ثُمَّ قَالَ لَرُجْعِي إِلَى مَكَائِبِ الْبَلْبِ كُنْتُ فِيهِ فَأَتَانِي حَتَّى أَمُوتَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَيَّ سَاعِدِهِ لِيَمُوتَ فَاسْتَقْبَضَ وَجَعَلَهُ رَاجِلُهُ وَعَلَيْهَا رَاذَةٌ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَلَالَهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هَذَا بِرَاحِلَتِهِ وَرَاذِهِ))

۶۹۵۶- عَنْ الْأَعْمَشِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((مِنْ دُخُلِي بِدَوْبَةٍ مِنْ الْقَارِي))

۶۹۵۷- عَنْ الْأَعْمَشِيِّ بِسُوءٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ حَدِيثَيْنِ أَخْبَعُنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالْأَسَرُّ عَنْ تَفْسِيهِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ)) بِمِثْلِ حَدِيثِهِ خَرِيرٍ

۶۹۵۸- عَنْ مِثَالِهِ قَالَ حَطَبُ الْبُغْعَانِ عَنْ نَسِيرٍ قَالَ ((لَلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ دُخُلِي خِمْلَ رَاذَةٍ وَفَرَاذَةٍ عَلَى بَعِيرٍ ثُمَّ سَارَ حَتَّى كَانَتْ بِقَدَافَةٍ مِنَ الْقَارِي فَأَذْرَكُهُ الْقَدَافَةُ فَنَزَلَ فَجَعَلَ شَجَرَةً فَعَلَيْتُهُ عَيْنُهُ وَالسَّلْ بِعِيرَةٍ فَاسْتَقْبَضَ فَسَمِعِي شَرْفًا فَلَمْ يَزْ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعِي شَرْفًا نَائِبًا فَلَمْ يَزْ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعِي شَرْفًا نَائِبًا فَلَمْ يَزْ شَيْئًا فَلَقِيَ حَتَّى أَتَى مَكَانَهُ

میں آوے جہاں سویا تھا اور وہ بیٹھا ہوا ہے میں اس کا اونٹ چلا ہوا آوے یہاں تک کہ اپنی ٹکلیں اس کے ہاتھ میں دے دے البتہ اللہ تعالیٰ کو بندہ کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتی ہے جب وہ اپنا اونٹ اسی طرح سے پاتا ہے تاکہ نے کہا قسم نے کہا تمہیں نے یہ حدیث مرفوعہ کی رسول اللہ ﷺ تک لیکن میں نے تو نعمان سے مرفوع کرتے نہیں سنا۔

۶۹۵۹- براہین عذاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم کیا کہتے ہو اس شخص کو کتنی خوش ہوگی جس کا اونٹ بھاگ جاوے اپنی ٹکلیں کھینچتا ہوا ایسے پت پر میدان میں جہاں نہ کھانا ہو پانی اور اس کا کھانا اور پانی سب اسی اونٹ پر ہو پھر وہ اس کو دھوڑے دھوڑے تھک جاوے آخر وہ اونٹ ایک درخت کی جڑ پر گزروے اور اس کی ٹکلیں اس جڑ سے ایک جاوے پھر وہ شخص اس اونٹ کو اس درخت سے اٹکا ہو پاوے ہم لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس شخص کو بہت خوش ہوگی آپ نے فرمایا خبر دو ہو چاہے تم اللہ کی اللہ کو اپنے بندہ کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتی ہے۔

۶۹۶۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ کو زیادہ خوش ہوتی ہے اپنے بندہ کی توبہ سے جب وہ توبہ کرتا ہے تم میں سے اس شخص سے جو اپنے اونٹ پر سوار ہو ایک صاف بے آب و دانہ جنگل میں پھر وہ اونٹ نکل بھاگے اسی پر اس کا کھانا اور پانی ہو آخر وہ اس سے ہامید ہو کر ایک درخت کے تلے آکر لیٹ رہے اس کے سایہ میں اور اونٹ سے بالکل ناامید ہو گیا ہو وہ اسی حال میں ہو کہ یکایک اونٹ اس کے سامنے آکر کھڑا ہو جائے اور وہ اس کی ٹکلیں قمام لیوے پھر خوشی کے دے بھول کر غلطی سے کہے گئے یا اللہ تو میرا بندہ ہے میں تیرا رب ہوں خوشی کے سبب سے ایسی غلطی کرے (یعنی

الذی قال لہ فیما ہو فاعذ بذنباہ و یغفر لہ) ۶۹۵۹- عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ((كيف تقولون بفرح رجل انفلت منه راحلته نحر ودامها بأرضي ففر ليس بها طعام ولا شرب وعلينا له طعام وشرب فظننا حتى شئ عليه ثم مرن بجبل شجرة فعلق ودامها فوجدنا متعلقة به)) قلنا حديثنا رسول الله فقال رسول الله ﷺ ((أنا والله لأشد فرحاً بتوبة عبدي من الرجل يراجله)) قال حفص بن غذافه عن أبيه

۶۹۶۰- عن أنس بن مالك رضي الله عنه وهو عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ((لأشد فرحاً بتوبة عبدي حين يئوب إليه من أخذكم مكان علي راحليه بأرضي فلما فافلتت منه وعلينا طعام وشربة فأيسر منها فأتى شجرة فاضطجع في ظلها فذا به من راحليه فينا هو كذا لئذ إذا هو بها فلبنة عبده فاعذ بخطاياهم ثم قال من شدة الفرح اللهم أنت عبدي وأنا وليك أعتا من شدة الفرح))

ہوں کہنا تھا اللہ تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں پر خوشی سے زبان میں اللہ نکل پلا ہے۔

۶۹۶۱- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے اپنے بندہ کو توبہ سے پہ نسبت اس شخص کے تم میں سے جو جائے ہی اپنا گناہ دیکھے جو گم ہو گیا ہو ایک ٹک جگن میں۔

۶۹۶۲- ترجمہ دی جو گزرا۔

باب : مغفرت مانگنے کی فضیلت

۶۹۶۳- ابو ایوب انصاری سے روایت ہے جب ان کی وفات قریب ہوئی تو انھوں نے کہا میں نے ایک حدیث کو جو رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنی تھی تم سے چھپا تھا (مصلحت سے کہ لوگ اس پر تکیہ نہ کریں اور گناہ سے ڈرنے ہو جائیں) میں نے سنا جناب محمد سے آپ فرماتے تھے اگر تم گناہ نہ کر بلکہ اللہ تعالیٰ ایسی تفریق پیدا کرے جو گناہ کریں (پھر بخشش مانگیں) اللہ تعالیٰ ان کو بخشے۔

۶۹۶۴- ترجمہ دی جو گزرا۔

۶۹۶۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو البتہ اللہ تعالیٰ تم کو قاف کر دیوے اور ایسے لوگوں کو پیدا کرے جو گناہ کریں پھر اس سے بخشش مانگیں اور اللہ تعالیٰ بخشے ان کو (یعنی انہیں اللہ مالک کے سامنے قصور کا اقرار کرنا اور معذرت کرنا اور توبہ کرنا اور معافی چاہنا کسی عہد بات ہے اور مالک کو کیسے پسند ہے کسی بزرگ نے کہا کہ وہ گناہ مہارک ہے جس کے بعد عذر ہو اور وہ عہدات محسوس ہے جس سے غور پیدا ہو۔

۶۹۶۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لِلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَتْحَاكُمُ إِذَا اسْتَقْبَلَ عَلَى نَعِيرِهِ فَمَا أَضَلَّهُ بِأَوْحَصَ فَلَا)).

۶۹۶۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

باب فضيلة الاستغفار

۶۹۶۳- عَنْ أَبِي ثَوْبٍ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ حِينَ أَخْبَرْتَهُ الْوَفَاءَ كُنْتُ سَمِعْتُ عَنْكَ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَوْ أَنَّكُمْ تَذَيُّونَ لِحُلُقِ اللَّهِ عِلْقًا يَذَيُّونَ يَغْفِرُ لَهُمْ)).

۶۹۶۴- عَنْ أَبِي ثَوْبٍ فَأَسْكُرِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((لَوْ أَنَّكُمْ لَمْ تَكُنْ لَكُمْ ذُنُوبٌ يَغْفِرُهَا اللَّهُ لَكُمْ لَجَاءَ اللَّهُ بِقَوْمٍ لَهُمْ ذُنُوبٌ يَغْفِرُهَا لَهُمْ)).

۶۹۶۵- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَائِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْخَزَرَجِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قَاسِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تَذَيُّوا لَلَّهَبَ اللَّهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذَيُّونَ لَيَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ)).

بَابُ فَضْلِ ذَوَامِ الذَّخْرِ وَلِجَوَابِ تَرْكِ

ذَالِكِ

۶۹۶۶- عَنْ حُظَلَّةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ وَكَانَ مِنْ كُتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بِكَ نَجْرٌ فَقَالَ كَيْفَ أَتَيْتَ يَا حُظَلَّةُ قَالَ قُلْتُ نَافِقٌ حُظَلَّةُ قَالَ مَسْحَانٌ اللَّهُ مَا تَقُولُ قَالَ قُلْتُ نَكْرُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالْهَادِ وَالْخَبَةِ حَتَّى كُنَّا رَأَى غِيَبِ فَإِذَا عَرَضْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَافَيْتَا الْآزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالْمُسْتَعْدِينَ فَسَبَّحْنَا خَيْرًا قَالَ أَوْ نَجْرٌ فَوَضَعُوا يَدَايَ لِقُلِّي جُلْ هَذَا فَأُطْلِقْتُ أَنَا وَأَمْرُو نَجْرٍ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَافِقٌ حُظَلَّةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَكْرُونُ عِنْدَكَ نُذَكِّرُنَا بِالْهَادِ وَالْخَبَةِ حَتَّى كُنَّا رَأَى غِيَبِ فَإِذَا عَرَضْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَيْتَا الْآزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالْمُسْتَعْدِينَ لَيْسَ بِكَ خَيْرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَاللَّهِ لَيْسَ بِنَجْرٍ إِنْ لَوْ تَذَوُّعُونَ عَلَى مَا نَكْرُونُ عِنْدِي وَبِئِذَا الذَّخْرُ لَمَّا فَحَسَكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُجِكُمْ وَهِيَ طُرُقُكُمْ وَلَكِنْ يَا حُظَلَّةُ مَسَافَةٌ وَمَسَافَةٌ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

۶۹۶۷- عَنْ حُظَلَّةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ

بَابُ: بَيْتُهُ ذَكَرَ كَرْنِي كَ تَفْضِيلَتِ اور اس کا ترک جائز

ہونے کا بیان

۶۹۶۶- حظلہ اسدی سے روایت ہے وہ عمروں میں سے تھے رسول اللہ کے انھوں نے کہا ایک نجر مجھ سے ملے اور پوچھا کیا ہے تو اسے حظلہ میں نے کہا حظلہ تو منافق ہو گیا (یعنی ہے ایمان) ابو بکر نے کہا سبحان اللہ تو کیا کہتا ہے میں نے کہا ہم رسول اللہ کے پاس ہوتے ہیں تو آپ ہم کو یاد دلاتے ہیں دوزخ اور جنت کی گویا دونوں ہماری آنکھ کے سامنے ہیں پھر جب ہم آپ کے پاس سے نکل جاتے ہیں تو بیچوں اور اولاد اور کاروبار میں مصروف ہو جاتے ہیں تو بہت بھول جاتے ہیں ابو بکر نے کہا قسم خدا کی ہمارا بھی یہی حال ہے پھر میں اور ابو بکر دونوں چلے یہاں تک کہ رسول اللہ کے پاس پہنچے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حظلہ منافق ہو گیا آپ نے فرمایا تیرا کیا مطلب ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو آپ ہم کو یاد دلاتے ہیں دوزخ اور جنت کی گویا دونوں ہماری آنکھ کے سامنے ہیں پھر جب ہم آپ کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو بیچوں اور بیچوں اور کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں اور بہت باتیں بھول جاتے ہیں آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم سدا سنے رہو ایسی حال پر جس طرح میرے پاس رہے ہو یاد الٰہی میں رہو اہل فرشتے تم سے مصافحہ کریں تمہارے ہمسروں پر اور تمہاری راہوں میں لیکن اسے حظلہ ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور ایک ساعت یاد پروردگار تین بار یہ فرمایا۔

۶۹۶۷- حظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم جناب رسول اللہ

(۶۹۶۶) ☆ تو آپ کے فرمانے سے معلوم ہوا کہ یہ غافل نہیں ہے بلکہ یاد دہانی کا لازم ہے اگر ہر دم حضور کی میں رہے تو دنیا کے سارے کاروبار معطل ہو جائیں گے پس غفلت بھی عکس ہے۔ بیٹ۔

فقلت ہمیں اگر ہوے از محمد سے پر ہوے

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ نے صیحت کی اور دو زکوا ذکر کیا پھر میں گھر میں آیا اور بچوں سے ہنسا اور بی بی سے کہیا پھر میں نکلا تو ابو بکر ملے میں نے ان سے بیان کیا انھوں نے کہا میں نے بھی ایسی ہی کیا پھر ہم دونوں رسول اللہ سے ملے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ خطہ تو متاقی ہو گیا آپ نے فرمایا کیا کہتا ہے میں نے سارا مال بیان کیا ابو بکر نے کہا میں نے بھی خطہ کی طرح کیا آپ نے فرمایا خطہ ایک ساعت یا دو کی ہے اور ایک ساعت غلط کی اگر تمہارے دل اسی طرح رہیں جیسے غلط کے وقت ہوتے ہیں تو فرشتے تم سے صلات کریں یہاں تک کہ راہوں میں تم کو سلام کریں۔

۶۹۶۸- ترجمہ وحی ہے جو اوپر گزرا۔

فَوَعظَنَاهُ فَاذْكُرْ مَا كَانَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِلِي
الْيَوْمِ مَسَامَكْتُ الصَّبِيَّ وَلَمْ أَكُنْ الْمَرْثَةَ قَالَ
فَدَحْرُحْتُ فَلَقِيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَاذْكُرْتُ فَلَقِيْتُ لَهُ
فَقَالَ وَأَنَا فَاذْكُرْتُ بِمِثْلِ مَا تَذْكُرُ فَلَقِيْنَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
نَافَقٌ خَطْلَةٌ فَقَالَ مَهْ فَخَذْتُهَا بِالْحَدِيثِ فَقَالَ
أَوْ تَكْفُرُ وَأَنَا فَاذْكُرْتُ بِمِثْلِ مَا قُلْتَ فَقَالَ ((يَا
خَطْلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً وَلَوْ تَخَانَتْ تَكُونُ
فَلَوْ بَيْنَكُمْ كَمَا تَكُونُ عِنْدَ الذَّكْرِ لَمَّا فَخَخْتُكُمْ
الْمَذَابِكَةَ حَتَّى نُسَلِّمَ عَلَيْكُمْ فِي الطَّرِيقِ))

۶۹۶۸- عَنْ خَطْلَةَ الشَّيْبِيَّ النَّاسِبِيِّ
الْكَاذِبِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ نَبِيِّهِ ﷺ فَاذْكُرْنَا الْخَنَةَ
وَالنَّارَ فَاذْكُرْ نَحْوَ حَدِيثِهَا.

بابُ سَبْعَةِ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى

۶۹۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ
((لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ لَهُوَ
عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي)).

۶۹۷۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ سَبْعَتِ رَحْمَتِي غَضَبِي)).

۶۹۷۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَمَّا لَفَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ
كَتَبَ فِي كِتَابِهِ عَلَى نَفْسِهِ لَهُوَ مَوْضُوعٌ
عِنْدَهُ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي)).

باب: اللہ تعالیٰ کی رحمت غصہ سے زیادہ ہے

۶۹۶۹- ابو ہریرہؓ سے روایت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو بنایا تو اپنی کتاب میں لکھا اور وہ کتاب اس کے پاس ہے عرش کے اوپر کہ میری رحمت غصہ پر غالب ہوگی۔

۶۹۷۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری رحمت میرے غصہ سے آگے بڑھ گئی ہے (یعنی رحمت زیادہ ہے)۔

۶۹۷۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ مخلوقات کو بنا چکا تو اپنی کتاب میں لکھا اپنے اوپر وہ کتاب اس کے پاس رکھی ہوئی ہے کہ میری رحمت غالب ہوگی میرے غصہ پر۔

(۶۹۶۹) اس حدیث سے مجھ کو کلمہ ہاں ہوتا ہے اور اہل سنت کا کلمہ ہاں ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے اور یہ حدیث

کتاب ہے۔

۶۹۷۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سہ حصے کئے ہیں تو بتلاؤ مجھے تو اپنے پاس رکھے اور زمین میں ایک حصہ اور آسمان میں ایک حصہ سے غفلت ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ جانور اپنا کھراگھا لیتا ہے کہ بچے کو نہ لگ جائے۔

۶۹۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عَبْدُهُ بَسْعَةً وَتِسْعِينَ وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ تَفَرَّخَتْ الْخَلْقُ حَتَّى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا حَتَّى تَنْصَبَهُ)).

۶۹۷۳- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورج میں پیدائشیں تو ایک ان میں سے اپنی مخلوقات کو دی اور ایک کم سو اپنے پاس چھپا رکھیں۔

۶۹۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((حَلَقَ اللَّهُ جَانَّةَ رَحْمَتِهِ فَوْضَعَ وَاحِدَةً تَمِّنُ خَلْقِهِ وَخَمْسًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدَةً)).

۶۹۷۴- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی سورج میں ان میں سے ایک رحمت اتاری جنوں اور آدمیوں اور جانوروں اور کھڑوں میں اسی ایک رحمت کی وجہ سے آپس میں ایک دوسرے پر دبا کرتے ہیں اور رحم کرتے ہیں اور اسی رحمت کی وجہ سے جانور وحشی اپنے بچے سے محبت کرتا ہے اور بتلاؤ رحمتیں اللہ تعالیٰ نے انھار رکھی جو اپنے بچوں پر کرے گا قیامت کے دن۔

۶۹۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ لِلَّهِ جَانَّةَ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً تَمِّنُ الْأَجْنَ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فِيهَا يَتَغَاطَفُونَ وَبِهَا يَفْرَحُونَ وَبِهَا تَغَطَّفُ الْمَوْحِشُ عَلَى وَلَدِهَا وَأُخِرَ اللَّهُ بَسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً لِرَوْحِهِمْ بَهَا عِبَادَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۶۹۷۵- حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی سورج میں تو ایک رحمت کی وجہ سے خلق اللہ آپس میں رحم کرتے ہیں اور باقی رحمتیں قیامت کے لیے ہیں۔

۶۹۷۵- عَنْ سَلْمَانَ الْقَدَاسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَمِنْهَا رَحْمَةٌ بَهَا يَفْرَحُ الْخَلْقُ بَيْنَهُمْ وَبَسْعَةً وَتِسْعُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۶۹۷۶- لکھنؤ والا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۶۹۷۶- عَنْ الْمُصَنِّفِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ هَذَا الْأَسَنَاءُ.

۶۹۷۷- سلمان سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمان اور زمین بنائے اس دن سورج میں پیدائشیں ہر ایک رحمت اتاری ہوئی ہے جتنا قاسم آسمان اور زمین میں ہے تو ان میں سے ایک رحمت زمین میں کی جس کی وجہ سے ماں بچے سے محبت کرتی ہے اور وحشی جانور اور پرندے ایک دوسرے

۶۹۷۷- ((إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِائَةَ رَحْمَةٍ كُلُّ رَحْمَةٍ طِفْءٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجَعَلَ مِنْهَا فِي الْأَرْضِ رَحْمَةً فِيهَا تَغَطَّفُ الْوَالِدَةُ عَلَى وَلَدِهَا)).

سے محبت کرتے ہیں پھر جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرے گا اس رحمت سے۔

۶۹۷۸- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے ایک عورت ان میں سے (کسی کو بلا عورتی حجب جسب اس نے ایک بچہ کو اپنا قیدیوں میں سے تو اس کو اغلیا اور پیٹ سے لگایا اور دو دھ پلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کیا سمجھتے ہو یہ عورت اپنے بچہ کو اگر کہیں ڈال دے گی ہم نے کہا نہیں قسم خدا کی وہ کبھی ڈال نہ سکے گی آپ نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر زیادہ مہربان ہے اس سے یعنی یہ عورت اپنے بچہ پر مہربان ہے۔

۶۹۷۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر مومن کو معلوم ہو جو اللہ کے پاس عذاب ہے البتہ جنت کی طبع کوئی نہ کرے اور کافر کو اگر معلوم ہو جو اللہ کے پاس رحمت ہے البتہ اس کی جنت سے کوئی نہ امید نہ ہو۔

۶۹۸۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی وہ جو مرنے لگا تو اپنے لوگوں سے بولا مجھے جلا کر راکھ کر دیا پھر آدمی راکھ جنگل میں اڑا دیا اور آدمی سمندر میں کیونکہ قسم خدا کی اگر خدا مجھ کو پلوے گا تو ایسا عذاب دے گا کہ وہ عذاب دنیا میں کسی کو نہیں کرنے کا جب وہ شخص مر گیا اس کے لوگوں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے جنگل کو حکم دیا اس نے سب راکھ اکٹھی کر دی پھر سمندر کو حکم

وَالرَّحْشَ وَالطُّيْرَ يَعْطِفُهَا عَلَى نَجْوَى فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْتَفَتْهَا بِهَذِهِ الرَّحْمَةِ))

۶۹۷۸- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْتِي فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ الشَّيْءِ تَبْخِي يَدًا وَتَحْدَثُ ضَبًّا فِي الشَّيْءِ أَعْدَتْهُ فَأَلْقَتْهُ بِطَلْهَيْهَا وَتَرَضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْمَرْءُ نَافِلٌ مِنَ الْمَرْءِ طَارِحَةٌ وَلَدَهَا فِي الْبَطْنِ)) فَقَالَ لَا وَاعْلَمْ وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَلَّهِ أَرْحَمُ بِبَنَاتِهِ مِنْ هَذِهِ بَوَلَدِهَا))

۶۹۷۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدًا وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَطَعَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدًا))

۶۹۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَفْعَلْ حَسَنَةً قَطُّ بِأَعْلِيهِ إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوا ثُمَّ اأَفْرُوا يَعْطِفُ فِي النَّارِ وَيَضَعُهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْفَالِقِينَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَقَالُوا مَا أَمْرُهُمْ فَأَمَرَ اللَّهُ النَّارَ فَجُمِعَ

(۶۹۷۸) اسے مالک حار سے اسی حدیث کے بعد سے ہم جیتے ہیں تو اپنی رحمت سے ہم کو عفو بھی دے جنہم سے اور قہر کے عذاب سے اور پیچھے لے ہم کو جنت میں۔

(۶۹۸۰) ﴿نوی نے کہا اس شخص کو اللہ کی قدرت میں شک نہ تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت میں شک کرنے والا کافر ہے تو پانے سے مراد عذاب کا مقدار کرنا اللہ کے مطلق شک کے گائیے مقرر علیہ روز قیامت نے کام بحالت وحشت اور خوف کیا جب اس کے حواس جاتے رہے تھے تو محض غافل نہ رہا کسی کے ہوا اور بعضوں نے کہا یہ مجازی ہے اور بعضوں نے کہا یہ محض صفات اللہ کا جہاں کا جہاں کی ہے

دیا اس نے بھی اکٹھی کر دی پھر پروردگار نے اس شخص سے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا وہ بولا میرے ڈار سے اسے پروردگار اور تو خوب جانتا ہے پروردگار نے اس کو بخش دیا۔

۶۹۸۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے گناہ کئے تھے جب مرنے لگا تو اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ میرے کے بعد مجھ کو جلانا پھر (سیری راکھ) ہار یکہ پینا پھر دریا میں ہو ایں اڑا دینا کیونکہ قسم خدا کی اگر پروردگار نے تک پکڑا مجھ کو تو ایسا عذاب کرے گا کہ دیکھا نہ اب کسی نے کہا جو اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے زمین سے فرمایا جو تو نے اس کی خاک لی ہے وہ اکٹھی کر دے پھر وہ پورا ہو کر کھڑا ہو گیا اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا وہ بولا میرے ڈار سے اسے پروردگار پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

۶۹۸۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک عورت جہنم میں گئی ایک بلی کے سب سے جس کو اس نے باندھ دیا تھا پھر نہ کھا نہ پیا اس کو نہ چھوڑا اس کو کہ وہ زمین کے کیزے کھاتی یہاں تک کہ وہ مر گئی زہری نے کہا ان دونوں حدیثوں سے یہ لگتا ہے کہ انسان کو اپنے ایک اعمال پر نہ مغرور ہو چاہیے نہ برائیوں کی وجہ سے عاجز ہو نا چاہیے۔

۶۹۸۳- ترجمہ دہی ہے جو گزر اس روایت میں بلی کا قصہ نہیں اور یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک سے کہا جو تو نے اس کی راکھ کا حصہ لیا ہے وہ داخل کر۔

مَا فِيهِ وَالْفَرَ اتَّخَذَ فَمَنْعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا قَالَ مِنْ حَسْبِكَ يَا رَبِّ وَاللَّهِ اعْلَمُ فَقَرَّ اللَّهُ لَهُ)).

۶۹۸۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَوْصَى بِنَفْسِهِ فَقَالَ اِنَّا مَتُّ فَاَسْرَفُوْنِي ثُمَّ اسْتَفْوَنِي ثُمَّ اَخْرَجُونِي فِي الرَّيْحِ فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَئِنْ فَرَزْتُ عَلَيَّ رَبِّي لَتَعَذِّبَنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَنِي بِهِ اَحَدًا قَالِ فَفَعَلُوا ذَلِكَ بِهِ فَقَالَ لِلْمَرَاثِمِ اَذِي مَا اخَذْتُ فَاِذَا هُوَ قَاتِمٌ فَقَالَ لَهُ مَا حَسْبُكَ عَلَيَّ مَا صَنَعْتُ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَبِّ اَوْ قَالَ مَخَاطِبُكَ فَقَرَّ لَهُ بِذَلِكَ)).

۶۹۸۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((دَخَلْتُ امْرَأَةً الشَّرِّ فِي هَرَجٍ وَتَطَنَّتْهَا فَلَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ اَرْسَلَتْهَا تَاْكُلُ مِنَ خَشَائِشِ الْمَرَاثِمِ حَتَّى مَاتَتْ)) هَرَجًا قَالَ الزُّهْرِيُّ ذَلِكَ لِنَا بَنِيكَ رَجُلٌ وَلَا تَمْلِكُ رَجُلٌ.

۶۹۸۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((اسْرَفَ عَبْدٌ عَلَى نَفْسِهِ)) يَنْحُو حَبِيبُو مَعْنِي اِلَى قَوْلِهِ ((لَفَقَرَ اللَّهُ لَهُ)) وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ الْمَرَاثِمِ فِي قِصَّةِ الْهَرَجِ وَفِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ((فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِكُلِّ شَيْءٍ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا اِذَا مَا اخَذْتُ مِنْهُ)).

جو تخمینہ میں اختلاف ہے لیکن مکر کی تخمینہ پر اتفاق ہے اور بعضوں نے کہا ہے شخص زندہ نہ ہو کہ وہ قتل ہو شرع کے تخفیف نہیں ہے اور بعضوں نے کہا شاید اس وقت کی شرع میں کاہن کی مطلق بات ہو۔ (الحی مختصر)

۶۹۸۴- عن أبي سعيد خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ ﷺ سے کہ تم سے پہلے ایک شخص تھا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد دیا تھا اس نے اپنی اولاد سے کہا تم وہ کام کرنا جو میں حکم دیتا ہوں ورنہ میں اپنے مال کا وارث اور کسی کو کروں گا جب میں مرنے جاؤں تو مجھ کو چلاؤ اور مجھ کو بہت یاد ہے کہ یہ بھی کہا جاتا تھا اور ہوا میں اڑا دینا کیونکہ میں نے خدا کے پاس کوئی نیکی آگے نہیں بھیجی اور جو اللہ مجھ پر قدرت پاوے گا تو مجھ کو عتاب کرے گا پھر اس نے اس بات کا اقرار اپنی اولاد سے لیا انھوں نے ایسا ہی کیا جب وہ مر گیا حمیمہ رب کی اللہ نے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا وہ بولا تیرے ذمے اللہ تعالیٰ نے اس کو اور کچھ عذاب نہ دیا۔

۶۹۸۵- قتادہ سے دوسری روایت ایسی ہی ہے اس میں یہاںے راضی اللہ کے عوضہ اللہ یعنی دیا تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے اور لم ابتھر کے بدلے لم یتبھر ہے یعنی کوئی نیکی نہیں جمع کی اور ما ابتار اور ما امتار اور معنی وہی ہے جو اوپر گزرل۔

پاس: پار یا رنگنا کرے اور بار بار توبہ تو بھی قبول ہوگی

۶۹۸۶- ابوبریو سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب سے روایت کیا کہ ایک بندے نے گناہ کیا اور کہا کہ یا اللہ میرا گناہ بخش دے پروردگار نے فرمایا میرے بندے نے گناہ کیا وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر موقوفہ کرتا ہے پھر

۶۹۸۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنْ هَبَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ((أَنَّ رَجُلًا بَيْنَ كُنَانٍ قَبْلَكُمْ رَاضِيَ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا فَقَالَ لِبُؤَيْدٍ لَفَعْلُنْ مَا أَمْرُكُمْ بِهِ أَوْ تَأْتِلُنْ مِيرَافِي غَيْرُكُمْ إِذَا أَنَا مُتًا فَأَخْبَرُوهُ بِمَا أَكْثَرَ عَلِمِي أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ اسْتَحْفَوْنِي وَأَخْبَرُونِي فِي الرَّيْحِ فَإِنِّي لَمْ أَتْهِمْ جُنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَإِنَّ اللَّهَ يُغْفِرُ عَنِّي أَن يُعَذِّبَنِي قَالَ فَأَعَدَّ مِنْهُمْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ذَلِكَ بِهِ وَرَّيْتِي فَقَالَ اللَّهُ مَا خَشَلْتُكَ عَنِّي مَا فَعَلْتَ فَقَالَ مَخَافَتُكَ فَإِنَّمَا نَذَفَاةٌ غَيْرُهَا))

۶۹۸۵- عَنْ قَتَادَةَ ذَكَرُوا جَبِيئًا بِإِسْنَادٍ شَدِيدَةٍ مَخْرُوجَةً فِي حَدِيثِ شَيْبَانَ وَأَبِي عَوَّانَةَ ((أَنَّ رَجُلًا مِنَ النَّاسِ رَاضِيَ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا وَفِي)) حَدِيثِ الشَّيْبَانِ ((فَإِنَّهُ لَمْ يَتَّبِعْ جُنْدَ اللَّهِ خَيْرًا)) قَالَ فَسَرَّهَا قَتَادَةُ لَمْ يَتَّبِعْ جُنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ فَإِنَّهُ مَا يَنْكَرُ جُنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَّانَةَ ((مَا أَضَارَ)) بِالْبَيْتِ بَابُ قُبُولِ التَّوْبَةِ مِنَ الذُّنُوبِ وَإِنْ تَكَرَّرَتِ الذُّنُوبُ وَالتَّوْبَةُ

۶۹۸۶- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ هَبَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ((أَنَّ رَجُلًا بَيْنَ كُنَانٍ قَبْلَكُمْ رَاضِيَ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا فَقَالَ لِبُؤَيْدٍ لَفَعْلُنْ مَا أَمْرُكُمْ بِهِ أَوْ تَأْتِلُنْ مِيرَافِي غَيْرُكُمْ إِذَا أَنَا مُتًا فَأَخْبَرُوهُ بِمَا أَكْثَرَ عَلِمِي أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ اسْتَحْفَوْنِي وَأَخْبَرُونِي فِي الرَّيْحِ فَإِنِّي لَمْ أَتْهِمْ جُنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَإِنَّ اللَّهَ يُغْفِرُ عَنِّي أَن يُعَذِّبَنِي فَقَالَ اللَّهُ مَا خَشَلْتُكَ عَنِّي مَا فَعَلْتَ فَقَالَ مَخَافَتُكَ فَإِنَّمَا نَذَفَاةٌ غَيْرُهَا))

(۶۹۸۶) جو نوٹی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا ہے کہ اگر سوار گناہ کرے یا زور بار کرے تو اس کی توبہ قبول ہے اور گناہ معاف ہو جائے گا اور جو سب گناہوں کے بعد ایک توبہ کرے تو بھی نیکی ہے اور یہ جو فرمایا اب تو جو چاہے عمل کر اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک توبہ

اس نے گناہ کیا اور کہا ہے مالک میرے میرا گناہ بخش دے پروردگار نے فرمایا میرے بندہ نے ایک گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے پھر اس نے گناہ کیا اور کہا ہے پائلے والے میرے میرا گناہ بخش دے پروردگار نے فرمایا میرے بندہ نے گناہ کیا اور وہ یہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے اسے بندے اب تو جو چاہے عمل کر میں نے تجھے بخش دیا عہد اعلیٰ نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا مجھے پانچسویں تیسری بار پڑھ چکی ہے یہ فرمایا اب جو چاہے عمل کر۔

۶۹۸۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۶۹۸۸- ترجمہ وہی ہے جو گزر اس میں یہ ہے کہ میں نے بخش دیا اپنے بندے کو اب وہ جو چاہے عمل کرے۔

۶۹۸۹- ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنگ اللہ عزت اور برتری والا اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے رات کو تاکہ دن کا جنگبار توبہ کرے اور ہاتھ پھیلاتا ہے دن کو تاکہ رات کا جنگبار توبہ کرے یہاں تک کہ آفتاب نکلے پچھم کرے۔

لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ أَغْفِرُ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَذِيبِي أَذْنَبَ ذَنْبًا فَلَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ أَغْفِرُ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَذِيبِي أَذْنَبَ ذَنْبًا فَلَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ اعْمَلْ مَا حَبِطَ فَقَدْ غُفِرَتْ لَكَ ((قَالَ عَيْدُ الْأَعْلَى لَا أَفْرَى أَعْلَى مِنْ الْفَافِيَةِ لَوْ الرَّابِعَةُ اعْمَلْ مَا حَبِطَ.

۶۹۸۷- عَنْ عَيْدِ الْأَعْلَى عَنْ حَمَّادِ التَّرْمِذِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۶۹۸۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنْ عَذِبًا أَذْنَبَ ذَنْبًا)) بِمَعْنَى حَبِطَتْ حَمَلَاتُ نَارٍ سَلَمَةٌ وَذَكَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَذْنَبَ ذَنْبًا وَحِي النَّبَاةُ فَذُ غُفِرَتْ لِعَبْدِي فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ.

۶۹۸۹- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنْ أَفْعَ وَخَلَّ يَسْتَسْطِ بِهَذِهِ بِاللَّيْلِ يَتُوبُ مُسِيءَ النَّهَارِ وَيَسْتَسْطِ بِهَذِهِ بِالنَّهَارِ يَتُوبُ مُسِيءَ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا)).

ترجمہ کے بعد توبہ کرنا چاہیے گا میں بخشتا ہوں گا۔

(۶۹۸۹) ☆ اس وقت توبہ کا روزہ دینا ہو جائے گا ہاتھ پھیلاتا ہے ظہر ہی پہنچے پر گھول ہے جسے اور صفات الہی جن کا ذکر ہو پر گزر چکا اور کیفیت اس کے ہاتھ پھیلانے کی گھول ہے جسے اس کی ذات کی کیفیت گھول ہے اور جاہل کرنے والے یہ کہتے ہیں کہ ہاتھ پھیلانے سے توبہ قبول کرنا ہو یہ غوی نے کہا ہے ہمارے اس لیے کہ ہمارے ہاتھ پھیلاتا ہے گوشت اور است اور اگر اس کا یہ حال ہے اللہ تعالیٰ کی ذات میں اچھی ہے لکھ ایسا ہاتھ پیسے لکھواں ہاتھ ہے دینا اللہ کا ہاتھ نہیں پر ہم یہ جہلم نہیں کرتے کہ یہ کا طلاق اس کے ہاتھ پر ہمارا ہے اگر ایسا ہو تو میں نے ہاتھ پھیلا لکھ کے ہاتھ پر بھی یہ کا طلاق ہمارا ہو چاہیے کہ لیے کہ ان کا ہاتھ بھی ہمارے ہاتھ کا ہاتھ نہیں ہے بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ کا طلاق ان تمام اقوال پر چھٹا ہے پر ہر ایک حقیقت دوسری سے مختلف ہے اور اسلاف کے دور کی ہر مشرک نہیں ہے جسے میں کا طلاق مختلف معنوں پر۔

۶۹۹۰- عَنْ شُعْبَةَ بْنِ أَبِي الْإِثَامِ لَحْوَةً.

۶۹۹۰- ترجمہ روای جو گزرا

بَابُ غَيْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَتَحْرِيمِ الْفَوَاحِشِ

باب: اللہ تعالیٰ کی غیرت کا بیان

۶۹۹۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَرَحِمَهُ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الْمُنْذُخِ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ مَذْحَ نَفْسُهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَمُ الْفَوَاحِشِ وَمَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ)).

۶۹۹۱- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی کو تعریف کرنا تا پسند نہیں ہے جتنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے (کیونکہ وہ لائق ہے تعریف کے اور سب میں محبوب موجود ہیں تو تعریف کے لائق نہیں ہیں) اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنی خود تعریف کی اور کوئی خدا سے زیادہ غیرت مند نہیں ہے اسی وجہ سے اس نے بدکاریوں کو حرام کیا کچھیں ہوں یا کھلی۔

۶۹۹۲- ترجمہ روای جو گزرا

۶۹۹۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ وَلِلَّذَلِكَ حَرَمُ الْفَوَاحِشِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الْمُنْذُخِ مِنَ اللَّهِ)).

۶۹۹۳- ترجمہ روای جو گزرا

۶۹۹۳- عَنْ أَبِي وَائِلٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ ۱ قُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهُ اللَّهُ قَالَ ((لَا أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ وَلِلَّذَلِكَ حَرَمُ الْفَوَاحِشِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الْمُنْذُخِ مِنَ اللَّهِ وَلِلَّذَلِكَ مَذْحَ نَفْسُهُ)).

۶۹۹۴- ترجمہ روای جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے اللہ سے زیادہ کسی کو عداوتنا پسند نہیں کیا (یعنی اللہ کو نہایت پسند ہے کہ گناہ گار بندے اس کے سامنے عذر پیش کریں اپنے گناہ کی معافی چاہیں) اسی واسطے اس نے کتاب اتاری اور پیغمبروں کو بھیجا اور توبہ کی تعلیم کی۔

۶۹۹۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الْمُنْذُخِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ مَذْحَ نَفْسُهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَمُ الْفَوَاحِشِ وَلَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الْمُنْذُخِ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ أَتَوَلَّى الْكِبَابَ وَأَرْسَلُ الرُّسُلَ)).

۶۹۹۵- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور مومن بھی غیرت کرتا ہے اور اللہ کو

۶۹۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ اللَّهَ يَغَارُ وَإِنَّ

الْمُؤْمِنِينَ بِغَاوٍ وَغَيْرِهِ اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنِينَ مَا حُرِّمَ عَلَيْهِ»۔
اس میں غیرت آتی ہے کہ مومن وہ کام کرے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام کیا۔

۶۹۹۶- عَنْ أَشْجَانَةَ بِنْتِ أَبِي نَضْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَيْسَ شَيْءٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ»۔
۶۹۹۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ رِوَايَةِ حِجَابِ بْنِ هُرَيْرَةَ حَامِئَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ أَشْجَانَةَ۔
۶۹۹۸- عَنْ أَشْجَانَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا شَيْءٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ»۔
۶۹۹۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْمُؤْمِنِينَ بِغَاوٍ وَاللَّهُ أَشَدُّ غَيْرًا»۔
۷۰۰۰- عَنْ أَقْبَاءَ بْنِ الْإِسْطَاوِ۔

۶۹۹۶- اسناد بہت اسی بکڑ سے روایت ہے انھوں نے اشارہ رسول اللہ سے آپ نے فرمایا کہ کوئی شے اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند نہیں (بخاری کی روایت میں محض ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شے اور شخص کا اطلاق پروردگار پر درست ہے۔)

۶۹۹۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسے ہی روایت ہے جیسے اوپر گزری اس میں اشارہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کا ذکر نہیں ہے۔

۶۹۹۸- اسناد سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی چیز غیرت مند نہیں ہے۔

۶۹۹۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن غیرت کرتا ہے مومن کے لیے اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ غیرت ہے۔

۷۰۰۰- ترجمہ دی جو اوپر گزرا۔
باب : نیکیوں سے برائیاں مٹانے کا بیان

يُذْهِبُ السَّيِّئَاتِ
۷۰۰۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ زَيْنًا أَسَدًا مِنْ امْرَأَةٍ قِيلَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ ذَلِكَ لَهَ قَالَ فَكَلَّمْتُ لَيْمَةَ الْمَلَكَةَ طَرَفِي النَّهَارَ وَزَلَمًا مِنَ الْكَلْبِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبُ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلْمُحْسِنِينَ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ كَيْفَ خَلِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «لَنْ يَغْلِبَ بَهَا مِنْ أَشْيَاءٍ»۔

۷۰۰۱- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لیا پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ نے بیان کیا یہ آیت اتری اقم الصلوٰۃ طرفی الشہار اخیر تک یعنی قائم کر نماز کو دن کے دونوں طرف اور رات کو ساعت میں بے شک نیکیاں دور کر دیتی ہیں برائیاں کو یہ نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے ہے۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ یہ اسی شخص کے لیے خاص ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں جو کوئی عمل کرے میری امت میں سے (تو نیکیوں سے مراد اس آیت میں نماز ہے اور محابہ یہ لکھا ہے کہ ہے سبحان الله والحمد

۷۰۰۱- عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ زَيْنًا أَسَدًا مِنْ امْرَأَةٍ قِيلَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ ذَلِكَ لَهَ قَالَ فَكَلَّمْتُ لَيْمَةَ الْمَلَكَةَ طَرَفِي النَّهَارَ وَزَلَمًا مِنَ الْكَلْبِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبُ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلْمُحْسِنِينَ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ كَيْفَ خَلِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «لَنْ يَغْلِبَ بَهَا مِنْ أَشْيَاءٍ»۔

۷۰۰۱- عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ زَيْنًا أَسَدًا مِنْ امْرَأَةٍ قِيلَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ ذَلِكَ لَهَ قَالَ فَكَلَّمْتُ لَيْمَةَ الْمَلَكَةَ طَرَفِي النَّهَارَ وَزَلَمًا مِنَ الْكَلْبِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبُ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلْمُحْسِنِينَ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ كَيْفَ خَلِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «لَنْ يَغْلِبَ بَهَا مِنْ أَشْيَاءٍ»۔

۷۰۰۱- عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ زَيْنًا أَسَدًا مِنْ امْرَأَةٍ قِيلَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ ذَلِكَ لَهَ قَالَ فَكَلَّمْتُ لَيْمَةَ الْمَلَكَةَ طَرَفِي النَّهَارَ وَزَلَمًا مِنَ الْكَلْبِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبُ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلْمُحْسِنِينَ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ كَيْفَ خَلِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «لَنْ يَغْلِبَ بَهَا مِنْ أَشْيَاءٍ»۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ)۔ (توبہ)

۷۰۰۲- ترجمہ وہی ہے اس میں یہ ہے کہ اس شخص نے اس عورت کا بوسہ لیا تھا یا ہاتھ سے مسایا تھا یا کچھ اور کیا تھا اور اس نے اس کا کلمہ پڑھا ہے یا چھاپا ہے آیت توبہ

۷۰۰۳- سلمان مجی سے روایت ہے وہی جو گزری اس میں یہ ہے کہ ایک شخص ایک عورت سے مرتکب ہوا سب باتوں کا سوا رزاکے وہ حضرت عمرؓ کے پاس آیا ان کو یہ کام بڑا معلوم ہوا پھر ابو بکرؓ کے پاس آیا ان کو بھی بڑا معلوم ہوا اب رسول اللہؐ کے پاس آیا پھر بیان کیا یہی جیسے اوپر گزرا۔

۷۰۰۴- عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہؐ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے ایک عورت سے مردہ افحامدینہ کے کنارے اور میں نے سب باتیں کیں سو اہماع کے اب میں حاضر ہوں جو چاہے میرے باپ میں حکم دیجئے حضرت عمرؓ نے کہا اللہ نے تیرا گناہ و احسان تو بھی اگر و احسان تو بہتر ہو تا رسول اللہؐ نے کچھ جواب نہ دیا تب وہ شخص کھڑا ہوا اور چلا آپ نے اس کے پیچھے ایک شخص کو بھیجا اور پکارا اور یہ آیت پڑھی اقم الصلوة طرفی النہار و زلفا من اللیل ان الحسن یضعین السبات ذلک ذکری للذاکرین ایک شخص بولا یا رسول اللہؐ کیا یہ حکم خاص اس کے لیے ہے آپ نے فرمایا نہیں سب لوگوں کے لیے ہے۔

۷۰۰۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ و آکہ وسلم یہ حکم خاص اسی کے لیے ہے یا ہمارے سب کے واسطے ہے آپ نے فرمایا نہیں سب کے لیے ہے۔

۷۰۰۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہؐ

۷۰۰۲- عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ اَنْ رَخَّلَا اَتَى نِسَاءً فَقَالَ لَهَا اَسَابَ مِنْ امْرَاَتِي بِمَا مَنَعْتَنِي اَوْ مَسَا بِي لَوْ دَرَيْتُمْ كَانَتْ بَسَالًا عَنْ تَعَارُكُنَّ فَاِنْ فَاوَزْتُمُ اللَّهَ غَزَا وَخَلَّ ثُمَّ ذَكَرَ بِجَنَّتِ حَلِيمَةُ نَزِيدًا.

۷۰۰۳- عَنْ سَلْمَانَ فَسَمِعَ بِهَذَا الْاِسْتِثْنَاءِ فَاِنْ اَسَابَ رَخْلٌ مِنْ امْرَاَتِهِ فَوَدَّ الْفَاجِسَةَ فَاتَى عَمْرًا بْنِ الْحُطَّاءِ فَقَطَعَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ اَتَى اَبَا بَكْرٍ فَقَطَعَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِجَنَّتِ حَلِيمَةُ نَزِيدًا وَتَلَعَّعَ.

۷۰۰۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي غِلَظَتِ امْرَأَتِي فِي الْقَوِي الْمُدْرِيَةِ وَبَنِي اُسَيْبٍ بَنَاتُ مَا دُوْنَ اَنْ اُسْمُوْهَا فَلَاَ هَذَا فَافْضُرْ فِي مَا دَرَيْتَ فَقَالَ لَهْ عَمْرٌ لَقَدْ شَرَكَا اللَّهُ لَوْ سَمِعْتُمْ نَسْنَسَ قَالَ قَلَمُ يَرُدُّ النَّبِيَّ ﷺ شَيْئًا فَقَامَ الرَّحْلُ فَاَنْطَلَقَ فَاتَّبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ رَخْلًا دَعَاةً وَتَلَا عَلَيْهِ حَتَمَ بِلَايَةِ اَهْلِ الْمَلَأَةِ طَرَفَتِي الْفَهَارِ وَزَلَفًا مِنْ الْكَلْبِ اِنْ اَحْسَنَاتِ يَنْجِيَنَّ السَّيِّئَاتِ ذَلِكُمْ ذِكْرِي لِلْذَاكِرِينَ فَقَالَ رَخْلٌ مِنْ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَذَا لَهْ خَاصَّةٌ قَالَ ((بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً)).

۷۰۰۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِهِ اَبِي الْكَوْحَسِ وَكَانَ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ مُعَاذٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا اِبْدَاءُ خَاصَّةٌ لَوْ لَنَا خَاصَّةٌ قَالَ ((بَلْ لَكُمْ عَامَّةٌ)).

۷۰۰۶- عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَافَ

کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے حد کا کام کیا تو مجھ پر حد قائم کیجئے اور نماز کا وقت آگیا تھا پھر اس نے نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جب نماز پڑھ چکا تو عرض کیا یا رسول اللہ میں نے حد کا کام کیا اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق مجھے حد لگائیے آپ نے فرمایا تو نماز میں ہمارے ساتھ تھوہ بولا ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے نیکے دل والے کو۔

۷۰۰- ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تھے اور ہم لوگ بھی بیٹھے آپ کے ساتھ اسے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھ سے حد کا کام ہوا ہے تو حد لگائیے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سن کر چپ ہو رہے اس نے پھر کہیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے حد کا کام کیا تو حد لگائیے مجھ پر آپ چپ ہو رہے اس نے تیسری بار بھی ایسا ہی کہا اتنے میں نماز کھڑی ہوئی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ شخص رسول اللہ کے پیچھے چلا جب آپ فارغ ہوئے اور میں بھی آپ کے پیچھے چلا یہ دیکھنے کو کہ آپ کیا جواب دیتے ہیں اس شخص کو پھر وہ شخص رسول اللہ سے ملا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے حد کا کام کیا تو مجھ کو حد لگائیے ابو امامہ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا جس وقت تو اپنے گھر سے نکلا تھا تو نے اچھی طرح سے وضو نہیں کیا وہ بولا کیا کیوں نہیں کیا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا پھر تو نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی وہ بولا ہاں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا تو اللہ نے بخش دیا تیسری حد کو تیسرے گناہ کو۔

باب: خون کرنے والے کی توبہ قبول ہوگی

۷۰۰۸- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

رَحِمَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَسَيْتَ حَدًّا فَأَقَامْتَهُ عَلَيَّ قَالَ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ
فَنُصِّلِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسَيْتُ حَدًّا فَأَقَامَ عَلَيَّ
بِحَسَابِ اللَّهِ قَالَ ((هَلْ حَضَرْتَ الصَّلَاةَ
مَعَنَا)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((فَدَعْ غَيْرَ ذَلِكَ))

٧٠٧- فَقَالَ نَبِيُّ أُمَامَةَ قَالَ يَسْمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَوْجِبِ وَتَحْرُقُ قُوَّةُ مَعَاذِ إِيَّاهُ وَرَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصْبْتُ حَدًّا فَلَقِيتُكَ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ أَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصْبْتُ حَدًّا فَلَقِيتُكَ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ وَقَالَ لَقَدْ وَدِدْتُ الصَّلَاةَ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَاتَّبَعَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ انْصَرَفَ وَابْتَغَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْظُرَ مَا يَرُودُ عَلَى الرَّجُلِ فَلْيَقِ الرَّجُلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصْبْتُ حَدًّا فَلَقِيتُكَ عَلَيَّ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «أَرَأَيْتَ حِينَ عَجَزْتَ مِنْ تَيْلَكِ الْبَسِ لَمْ تَوْضِعْ مَا فَاحَشَنَتِ الْوُضُوءَ» قَالَ نَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ «ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلَاةَ مَعًا» فَقَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «فَوَيْلٌ لَكَ قَدْ عَفَرْتَ لَكَ حَذَلًا أَوْ قَالَ ذَنْبًا».

بَابُ قُبُولِ تَوْبَةِ الْقَائِلِ

٧٠٠٨- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

☆ (۷۰۰۸) خودی نے کہا ہے اہل علم کا اور اس پر اصرار ہے کہ محدثون کرنے والے کی توجہ قبول ہے اور اس میں کمی سے خلاف نہیں کیسا؟ حضرت اہل علم کے لیے جو بعض صف سے جو مقول ہے کہ توجہ قبول ہوگی تو یہ زجر آئے چاکہ لوگ خون سے ہزاروں ہیں اور

اللہ ﷻ نے فرمایا تم سے پہلے ایک شخص تھا جس نے خانوے خون کے تھے اس نے دریافت کیا کہ زمین کے لوگوں میں سب سے زیادہ عالم کون ہے لوگوں نے ایک راہب کو بتایا (راہب نصاریٰ کے پادری) وہ بولا میں نے خانوے خون کے ہیں میری توبہ قبول ہوگی یا نہیں راہب نے کہا تیری توبہ قبول نہ ہوگی اس نے اس راہب کو بھی مار ڈالا اور سو خون پورے کر لیے پھر اس نے لوگوں سے پوچھا سب سے زیادہ زمین میں کون عالم ہے لوگوں نے ایک عالم کو بتایا وہ اس کے پاس گیا اور بولا میں نے سو خون کئے ہیں میری توبہ ہو سکتی ہے یا نہیں وہ بولا ہاں ہو سکتی ہے اور توبہ کرنے سے کون سی چیز مانع ہے تو فلاں ملک میں جا وہاں کچھ لوگ ہیں جو اللہ کی عبادت کرتے ہیں تو بھی جا کر ان کے ساتھ عبادت کر اور اپنے ملک میں مت جا اور بر ملک ہے پھر وہ چلا اس ملک کو جب آدمی دور پہنچا تو اس کو موت آئی اب عذاب کے فرشتوں اور رحمت کے فرشتوں میں جھگڑا ہوا رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ توبہ کر کے اللہ کی طرف متوجہ ہو کر آ رہا تھا عذاب کے فرشتوں نے کہا اس نے کوئی نیکی نہیں کی آخر ایک فرشتہ آدمی کی صورت بن کر آیا اور انھوں نے اس کو مقرر کیا اس جھگڑا میں فیصلہ کرنے کے لیے اس نے کہا دونوں ملکوں تک مانع اور جس ملک کے قریب ہو وہاں کا ہے چاہے وہاں اس ملک کے قریب تھا جہاں کا اور دوسرا تھا آخر رحمت کے فرشتے اس کو لے گئے قادیان لے گیا حسن نے کہا ہم سے بیان کیا لوگوں نے کہ جب دوسرے لگے تو اپنے سینے کے فل پر دعا (تاکہ اس ملک سے نزدیک ہو جائے)۔

عَنْ لَدِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ «كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ بَسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ أَكْثَرِ أَهْلِ الْأَرْضِ قَتَلْتُ عَلَى رَأْسِ قَاتَاءَ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ بَسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَفَعَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ مَاتَهُ ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَكْثَرِ أَهْلِ الْأَرْضِ قَتَلْتُ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ مَاتَهُ فَفِي هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَخُولُ يَنْتَهَ وَمَنْ التَّوْبَةُ الْعَظِيمُ إِلَى أَرْضٍ كَذَا وَكَذَا فَإِنْ بَهَا أَنْتُمْ يَتَذَكَّرُونَ اللَّهُ فَاعْتَدِ اللَّهُ مَغْفِرَتَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ إِلَى أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضٌ سَوَاءٌ فَاتَّطَلَّقْ حَتَّى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ آتَاهُ الْمَمُوتُ فَاعْتَصَمَتْ بِهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَالْمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ إِلَى اللَّهِ وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ إِنَّهُ لَمْ يَغْمَلْ خَيْرًا فَفُتُّوا عَنْهُمْ مَلَكَ فِي صُورَةِ آدَمِيٍّ فَجَحَلُوا بَيْنَهُمْ فَقَالَ فَيَسُوا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ فَأَمَّا الْيَهُودُ كَانَ أَذْنَى فَيُؤَلُّ لَهُ فَنَاسُوهُ فَوَجَّهُوا أَذْنَى إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي لَرَأَدَ فَلْيَصْنَعْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ « قَالَ فَادْعُهُ فَذَلَّ فَحَسَرُ دُخِرَ لَنَا أَنَّهُ لَمَّا آتَاهُ الْمَمُوتُ نَأَى بِصَدْرِهِ.

پھر قرآن میں جو آیا ہے فہر ان جہم خالد افرہہ اس سے توبہ کا بطلان نہیں نکلا کیونکہ آیت کا ضمون یہ ہے کہ قتل ہو کر یہ سزا ہے اب چاہے دوسرا اللہ سے چاہے معاف کر دے البتہ اگر قتل کو حال جاننا تو قادیان کا فر ہے جیسے جنم میں رہے گا یا اللہ عز و جل بعضوں نے کہا ہمیشہ رہنے سے آیت میں وہ تک رہا مگر یہ اور ہے تاویل ضیف ہے اس حدیث سے یہ نکلنا کہ جانب کو وہ جگہ چھوڑ دینا صحیح ہے جہاں گناہ کی عبادت ہو گئی ہو اور اہل تیر کی محبت ہو چھوڑ دینا صحیح ہے اسی مختصراً

۷۰۰۹- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے غلو سے آدمیوں کو مارا پھر پوچھے گا میری توبہ کبج ہو سکتی ہے آخر ایک راہب کے پاس آیا اس سے پوچھا وہ یاحیرہ توبہ کبج نہیں اس نے راہب کو بھی مار ڈالا پھر گا پوچھے اور ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں کی طرف چلا جہاں تک لوگ رہتے تھے راستہ میں اس کو موت آئی تو اپنا سینہ آگے بڑھایا اور مر گیا پھر پوچھا کیا اس میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں نے لیکن وہاں تھے لوگوں کی طرف نزدیک نکلا تو انہی لوگوں میں کیا گیا۔

۷۰۱۰- ترجمہ وی ہے جو لوہ گزر لاس میں اتار دیا وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گلاہ کی زمین کی طرف حکم بھیجا کہ تو دور ہو جا اور عبادت کی زمین کو حکم ہو کہ تو قریب ہو جا۔

باب: مسلمانوں کا فدیہ کافر ہوں گے

۷۰۱۱- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا نصرانی اسے گاؤں فرما دے گا یہ حیران چلا کر ہے جہنم سے۔

۷۰۱۲- قتادہ سے روایت ہے عون اور سعید بن ابی بردہ اس وقت موجود تھے جب ابو بردہ نے عمر بن عبد العزیز سے حدیث بیان کی اپنے باپ (ابو موسیٰ اشعری) سے سن کر کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی مسلمان نہیں مرے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کی جگہ پر ایک یہودی یا نصرانی کو جہنم میں داخل کرے گا عمر بن عبد العزیز نے

۷۰۰۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((وَأَنْ رَجُلًا قَتَلَ سَبْعَةً وَسَعِينَ نَفْسًا فَخَفَلَ يَسْأَلُ خَلًّا لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَأَتَى رَاجِيًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَيْسَتْ لَكَ تَوْبَةٌ فَخَفَلَ الرَّاجِعُ ثُمَّ خَفَلَ يَسْأَلُ ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَى قَرْيَةٍ فِيهَا قَوْمٌ صَالِحُونَ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ أَذْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَتَى بِصَلْبِهِ ثُمَّ مَاتَ فَاحْتَصَنَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَكَانَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّابِحَةِ أَقْرَبَ مِنْهَا بِشِيرَ فُجْعِلٍ مِنْ أَهْلِهَا)).

۷۰۱۰- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ وَزَادَ فِيهِ ((فَلَوْحِي اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعِدِي وَإِلَى هَذِهِ أَنْ تَقْرَبِي)).

باب: فداء المسلمین بالکافرین

۷۰۱۱- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دَفَعَ اللَّهُ عَرْزَ رَجُلٍ إِلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهْدِيهِ أَوْ نَصْرَانٍ يَقُولُ هَذَا بِكَ تَكُنْ مِنَ النَّارِ)).

۷۰۱۲- عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ عَوْثًا وَسَعِيدَ بْنَ أَبِي بَرْدَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَاهُ أَنَّهُ بَرَزَهُ مُخَذَّتٌ عَنْهُ مِنْ عَبْدِ الْغَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((ذَا مَاتَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا أَذْخَلَ اللَّهُ مَكَانَهُ الشُّرْكَ يَهْدِيهِ أَوْ نَصْرَانٍ)) قَالَ فَلَمَّا خَلَّفَهُ عَنْهُ قَبْرُ

(۷۰۱۰) اس حدیث سے گئی مراد فاکہ ثابت ہوئے ایک یہ کہ گلاہ گھر سے توبہ کرنا قبول ہے دوسرے یہ کہ جہاں گلاہ کیا ہو وہاں سے جہنم کرنا صحیح ہے تاکہ یہودیوں کی صحت پر اس کو لاش میں ڈالے جہنم سے یہ کہ فرشتوں کو علم غیب نہیں مگر ان کو علم غیب ہو تو وہ فرشتے جہنم کرتے ہوئے یہ کہ یہی اور وہ مانگے کو بجا کرتے ہو رہتے ہیں یہ کہ رحمت الہی کی کوئی حد نہیں دوسرے ہر دے غلو سے ال سے توبہ کی اور دوسرے رحمت سے شیش آیا۔ (تخلیۃ القلوب)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَأْتِي فِي هَذِهِ ثَلَاثٌ مَرَّتَيْنِ إِلَّا أَتَاهُ حَدَّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَلَفَ لَهُ قَالَ فَلَمْ يُحْدِثْنِي سُبْحَةً أَوْ مَسْجُودَةً وَلَمْ يُسْجِرْ عَلَيَّ عَوْنَ غَوْلَةٍ.

۷۰۱۳- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ يَهْدِي الْإِسْنَادَ نَحْوُ ۷۰۱۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔
خَدِيسَةُ عَفَّانَ وَقَالَتْ عَرَفْتُ بَيْنَ عُنْبَةَ.

۷۰۱۶- عَنْ أَبِي بُرَّةٍ عَنْ أَبِي غَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِدُثُوبٍ أَشْأَلِ الْجِبَالِ فَيُغِيرُهَا اللَّهُ لَهُمْ وَيَضَعُهَا عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى)) فِيمَا أُخْبِرْتُ أَنَا قَالَ أَبُو رَوْحٍ لَا أَذْهَبُ بِشَيْءٍ الشُّكِّ قَالَ أَبُو بُرَّةٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْغَرِيبِ فَقَالَ أَبُوكَ حَدَّثَكَ هَذَا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قُلْتُ نَعَمْ

۷۰۱۵۔ عَرُ سَمَوَاتٍ مِّنْ شَعِيرٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ
بَابِي عَسَرَ كَيْفَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَوْلَ فِي السَّحَابِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ((بَشَرِي
مُسْتَوِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى
صَنَعَ عَلَيْهِمْ كَتَفَةً يَفْقَرُوهَا بِذُنُوبِهِمْ فَيَقُولُ هَلْ
عَرِفْتُمْ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَغْرَفَ قَالَ فَبَشَرِي قَدْ
سَوَّيْتُهَا عَلَيْهِمْ فِي الدُّنْيَا وَبَابِي أَغْبَرُهَا لَنَ

۷۰۱۵۔ صفوان بن محرز سے روایت ہے ایک شخص نے عہد اللہ
بن عمر سے کہا تم نے رسول اللہ ﷺ سے کیا سنا ہے سرگوشی کے
باب میں (خدا نے تعالیٰ جو قیامت کے دن اپنے بندوں سے سرگوشی
کرنے لگا) انھوں نے کہا میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے
مومن قیامت کے دن اپنے مالک کے پاس لایا جائے گا یہاں تک
کہ مالک اپنا پردہ اس پر رکھ دے گا اور اس سے اقرار کر لے گا اس کے
گناہوں کا کلام کہے گا تو یہی بات ہے اپنے گناہوں کو وہ کہے گا کہ رب

(۷۱۳ء) ☆ یعنی ان گناہوں کے عمل جو بھڑا اور نصارتی نے گناہ کے ہوں گے وہ معاف نہ ہو گئے اور ان کی وجہ سے جہنم میں چلا جائیں گے اور یہ تاویل ضروری ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا تدعوہم لعلی ینصروکم ووزر اخری باوہم جو فرمایا کہ کافر بھڑکا اور گناہوں کا سبب یہ ہے کہ جب مسلمان جہنم میں چلائے گا تو ایک کافر جہنم میں چلائے گا تاکہ جہنم بھر جائے اور اس کے لوگوں کی تعداد بڑھ جائے اور یہ مختصر ہے تمام روایتوں کے کلام کا اور خدا پرست ہے کہ کافر مسلمان کا نہ یہ نہیں گے اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو کھلی سے گواہان کو جہنم میں ڈالے گا اور یہ آیت کے خلاف نہیں ہے اس لیے کہ کافر تو اپنے اعمال کی وجہ سے جہنمی ہو چکے تھے آپ ان پر اور یہ جو خدا کا ارادہ حقیقت ہو جو نہیں ہو سب مشیائے ہونے کے لئے اس پر گزشتہ چار ہزار دو سو پچیس ہست۔

میں پچاسا ہوں پر دو دگر فرمائے گا تو میں نے چھاپا ہاں گناہوں کو
تھہ پر دنیا میں اور اب میں بخش دیتا ہوں ان کو آج کے دن حیرے
لے پھر وہ نکلیں گی کتاب دیا چاہے گا اور کا فر اور منافقوں کے
لے تو غلوکات کے سامنے منادی ہوگی کہ یہ وہ لوگ ہیں
جنہوں نے جھوٹ بولا اللہ پر۔

باب: کعب بن مالک اور ان کے دونوں پیاروں
کی توبہ کا بیان

۷۰۱۶- ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پھر رسول
اللہ ﷺ نے جہاد کیا جو کہ (تجوک) ایک مقام کا نام ہے مدینہ
سے چہرہ منزل پر شام کے راست میں) اور آپ کا راہو تھا روم
اور عرب کے نصاریٰ کو دھمکانے کا شام میں ابن شہاب نے کہا اچھ
سے بیان کیا عبد اللہ بن مسعود کہ ابن کعب بن مالک نے ان سے
بیان کیا عبد اللہ بن کعب نے جو کعب کو پکڑ کر چلایا کرتے تھے ان
کے بیٹوں میں سے جب کعب اندھے ہو گئے تھے انہوں نے کہا
میں نے سنا کعب بن مالک سے وہ اپنا حال بیان کرتے تھے جب پیچھے
رہ گئے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ جو کہ میں۔ کعب بن
مالک نے کہا میں کسی جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پیچھے نہیں رہا سو غزوہ جو کہ کے البتہ بدر میں پیچھے رہا پر آپ
نے کسی پر غصہ نہیں کیا جو پیچھے رہ گیا تھا اور بدر میں تو آپ
مسلمانوں کے ساتھ قریش کا قاتل ہونے کے لیے نکلے تھے لیکن
اللہ نے مسلمانوں کو ان کے دشمنوں سے بڑا دیا (اور قاتل نکل گیا)
بے وقت اور میں رسول اللہ کے ساتھ موجود تھا لیکن اچھ میں
(ایک اچھ وہ رات ہے جب آپ نے انصار سے بیعت لی تھی
اسلام پر اور آپ کی مدد کرنے پر اور یہ بیعت حبرہ عقبہ کے پاس جو
مٹی میں ہے دو بار ہوئی پہلی بار میں بارہ انصاری تھے اور دوسری بار
میں ستر انصاری تھے) اور میں نہیں چاہتا کہ اس رات کے بدلے

أَلَوْ كُنْتُ قَطِطِي حَتِيفَةَ حَسْبَبِي وَأَنَا الْكَفَّارُ
وَالْمُتَلَبِّثُونَ كَيْدَ بِيَوْمٍ عَلَى رُؤُوسِ أَهْلِي
هَؤُلَاءِ أَقْبَرُ كَذِبًا عَلَى اللَّهِ

بَابُ حَدِيثِ تَوْبَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَ
صَاحِبِيهِ

۷۰۱۶- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ ثُمَّ عَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غَزْوَةَ بُيُوتٍ وَهُوَ يُؤَيِّدُ الْهُرُومَ وَنَصَارَى الْغُرَبَاءِ
بِالنَّشَامِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَصْرَحَنِي عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ كَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِي
حِمْيَرٍ غِمِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ
يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بُيُوتٍ قَالَ
كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَطُ
بِقَا فِي غَزْوَةِ بُيُوتٍ غَيْرَ أَنِّي قَدْ تَخَلَّفْتُ فِي
غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاقِبْ أَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهُ إِنَّمَا
حَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالْمُسْلِمُونَ يُؤَيِّدُونَ عِزَّ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ
اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَتَبَيَّنَ عَثْوُهُمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ
وَلَقَدْ شَهِدْتُ نِعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَهْلِي حِينَ تَوَلَّيْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ
وَمَا أُجِبُ أَنْ لِي بِهَا شَهِدٌ بَدْرٍ وَبِهَا كَانَتْ

میں جنگ بدر میں شریک ہوتا تو جنگ بدر لوگوں میں اس رات سے زیادہ مشہور ہے (یعنی لوگ اس کو افضل کہتے ہیں) اور میرا قصہ غزوہ جعک سے پیچھے رہنے کا یہ ہے کہ جب یہ غزوہ ہوا تو میں سب سے زیادہ طاقتور اور مالدار تھا قسم خدا کی اس سے پہلے میرے پاس دو اونٹیاں تھیں نہیں ہوئیں اور اس لڑائی کے وقت میرے پاس دو اونٹیاں تھیں آپ اس لڑائی کے لیے چلے سخت گرمی کے دنوں میں اور سفر بھی لمبا تھا اور راتوں میں جنگ تھی (دور دراز جن میں پانی کی کمی اور ہلاکت کا خوف ہوتا) اور مقابلہ تھا بہت دشمنوں سے اس لیے آپ نے مسلمانوں سے کھول کر فرمایا کہ میں اس لڑائی کو جانتا ہوں (حالانکہ آپ کی یہ عادت تھی کہ اور لڑائیوں میں اپنا ارادہ صاف صاف فرماتے مصلحت سے تاکہ خیر مشہور نہ ہو) تاکہ دو اونٹ چاروی کر لیں پھر ان سے کہہ دیا کہ ملاں طرف ان کو جاننا پڑے گا اس وقت آپ کے ساتھ بہت سے مسلمان تھے اور کوئی دفتر نہ تھا جس میں ان کے نام لکھے ہوتے تو ایسے شخص کم تھے جو غائب رہنا چاہتے اور گمان کرتے کہ یہ امر پوشیدہ رہے گا جب تک اللہ پاک کی طرف سے کوئی وحی نہ اترے اور یہ جہاد رسول اللہ نے اس وقت کیا جب پھل پک گئے تھے اور سایہ خوب تھا اور مجھے ان چیزوں کا بہت شوق تھا آخر رسول اللہ نے چاروی کی اور مسلمانوں نے بھی آپ کے ساتھ چاروی کی میں نے بھی صبح کو نکلا شروع کیا اس ارادہ سے کہ میں بھی ان کے ساتھ چاروی کروں لیکن ہر روز میں لوٹ آتا اور کچھ فیصلہ نہ کرتا اور اپنے دل میں یہ کہتا کہ میں جب چاہوں جا سکتا ہوں (کیونکہ سامان سفر کا میرے پاس موجود تھا) میں یوں ہوتا رہا یہاں تک کہ لوگ برابر کو شل کرتے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی صبح کے وقت نکلے اور مسلمان بھی آپ کے ساتھ نکلے اور میں نے کوئی چاروی نہیں کی پھر صبح کو میں نکلا اور لوٹ کر آیا

بَلَّغُوا الْأَمْرَ فِي الْبَنِي إِسْرَافِيلَ وَمَنْ كَانَ مِنْ حَبَرٍ حِينَ تَعَلَّفْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْرَبُ وَلَا أَبْسَرُ مِنِّي حِينَ تَعَلَّفْتُ عَنْهُ فِي بَلَدِ الْغَزْوَةِ وَاللَّهُ مَا جَعَلْتُ كَلِمًا رَاجِلَةً قَطُّ حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي بَلَدِ الْغَزْوَةِ فَغَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَرًّا نَجِدًا وَمَقَارًا وَاسْتَقْبَلَ غَدَاً كَثِيرًا فَحَمَلْنَا لِلْمُسْلِمِينَ الْمَرْحَمَ لِنَأْتِيَهُمْ أَلْفَةً يَزِيدُهُمْ فَأَسْرَعْنَاهُمْ بِرَحْمَتِهِمْ فَوَدَّى مُرِيدٌ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرٌ وَلَا يَحْتَمِلُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ مُرِيدٌ بِذَلِكَ الْبَرِّ فَإِنْ كُتِبَ فَقُلْ رَحُلٌ مُرِيدٌ لَا يَنْتَعِبُ نَظْرًا إِنَّ ذَلِكَ سَبَّحَنِي لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَخَيٌّ مِنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَغَرًّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَلَدِ الْغَزْوَةِ حِينَ طَابَتِ السَّمَاءُ وَالطَّلَاقُ قَالَ إِنَّهَا أَمْتَرُ قَتَحِيذٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَطَفِيفُ الْفَتْرِ الْكَمِيُّ أَصَحَرُ مَعَهُمْ فَارْجِعْ وَلَمْ أَفْصِ شَيْئًا وَأَقْوَرُ فِي نَفْسِي أَلَا فَاوَرَّ عَلَى ذَلِكَ إِذَا لَزِمْتُ قَدَمَ نَزَلَ ذَلِكَ يُنَادِي بِي حَتَّى اسْتَمَرَّ بِالْبَنِي الْحُدَّ قَاصِتِجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاً وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَلَمْ أَفْصِ مِنْ خَهَارِي يَتَبَيَّنُ ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَحَضْتُ وَلَمْ أَفْصِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يُنَادِي بِي حَتَّى اسْرَعْنَا

اور کوئی فیصلہ نہیں کیا میرا یہی حال رہا یہاں تک کہ لوگوں نے جلدی کی اور سب مجھ پرین آگے نکل گئے اس وقت میں نے بھی کوچ کا قصد کیا کہ ان سے مل جاؤں تو کاش میں ایسا کر تا لیکن میری تقدیر میں نہ تھا بعد اس کے جب میں باہر نکلا رسول اللہ کے ہاتھ کے بعد تو مجھ کو رنج ہو تا کیونکہ میں کوئی بھڑی کے لائق نہ پاتا مگر ایسا شخص جس پر منافق ہونے کا گمان تھا یا خداور ضعیف اور ناقص لوگوں میں سے خیر رسول اللہ نے (راوی میں) میری یاد کہیں نہ کی یہاں تک کہ آپ جو کہ میں پیچھے آپ لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے اس وقت فرمایا کعب بن مالک کہاں گیا ایک شخص بولا بنی سدر میں سے یا رسول اللہ اس کی چادروں نے اس کو روک رکھا وہ اپنے دونوں کناروں کو دیکھتا ہے (یعنی اپنے لباس اور نفس میں مشغول اور مصروف ہے) سواہ بن جہل نے یہ سن کر کہا تو نے بری بات کہی قسم خدا کی یا رسول اللہ ہم تو کعب بن مالک کو اچھا سمجھتے ہیں رسول اللہ یہ سن کر چپ ہو رہے تھے میں آپ نے ایک شخص کو دیکھا جو سید کپڑے پہنے ہوئے آ رہا تھا اور ریتے کو اڑا رہا تھا (پلٹے کی وجہ سے) آپ نے فرمایا ابو ضیمہ ہے پھر وہ ابو ضیمہ ہی تھے اور ابو ضیمہ وہ شخص تھا جس نے ایک صاع بھجور صدقہ دی تھی جب منافقوں نے اس پر طعن کیا تھا کعب بن مالک نے کہا جب مجھے خبر پہنچی کہ رسول اللہ جو کہسے لوٹے مدینہ کی طرف تو میرا رنج بڑھ گیا میں نے جھوٹ باتیں بھٹا شروع کیں کہ کوئی بات ایسی کہوں جس سے آپ کا قصہ مٹ جائے کل کے روز اور اس امر کے لیے میں نے ہر ایک عقلمند شخص سے مدد لینا شروع کی اپنے گھروالوں میں سے یعنی ان سے بھی صلاح لی (کہ کیا بات بتاؤں) جب لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ قریب آپہنچے اس وقت سارا جھوٹ کا نور ہو گیا وہ میں سمجھ گیا کہ اب کوئی جھوٹ بنا کر میں آپ سے نہایت نہیں پائے گا آخر میں نے نیت کر لی تھی

وَقَارَضَ الْهَرَوُ فَمَنْشَتْ اَنْ اُرْتَحِلَ فَاَذَرَهُمْ قَبَا لَيْتِي فَمَنْشَتْ ثُمَّ لَمْ يَخْشُرْ ذَلِكَ لِي فَطَقِيفْتُ اِنَا حَرَحْتُ فِي الشَّامِ نَفَذَ خُرُوجَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْشُرُنِي اَنِّي لَا اَرَى لِي اَمْسَةً اِلَّا رَحَلًا مَعْرُوسًا عَلَيْهِ فِي الشَّامِ لَوْ رَحَلًا بِمِثْنِ عَذَرِ اللّٰهِ مِنْ الضَّمَامِ وَلَمْ يَذْخُرْنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَلْغَ تَوَكُّا فَقَالَ وَهُوَ خَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَوَكُّا ((مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ)) قَالَ رَحَلُ مِنْ نَحْيِ سَلَمَةَ بَا رَسُولِ اللّٰهِ حَيْثَ بُرُودُهُ وَالنَّظَرُ فِي عَيْفِهِ فَقَالَ لَوْ مُعَاذُ بَنِي حَبِيلٍ يَخْشُرُ مَا قُلْتُ وَاللّٰهِ بَا رَسُولِ اللّٰهِ مَا غَلَبَنَا عَلَيْهِ اِلَّا عَمِيرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ رَأَى رَحَلًا مَبِيشًا يَزُولُ بِوِ السَّرَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كُنْ اِنَّا حَيْثَ)) فَاِذَا هُوَ اَبُو حَيْثَةَ الْاَنْصَارِيُّ وَهُوَ قَدِي تَصَدَّقِي بِصَاعِ النَّبَرِ حِينَ لَمَزَةٍ فَتُحَقِّقُونَ فَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَنِي اَنْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَوَخَّاهُ فَاِذَا مِنْ تَوَكُّا حَضَرْتَنِي اَنِّي فَطَقِيفْتُ اَلَّذِكْرُ اَلْكَلْبُ وَالْوَلَدُ بِمِ اَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَنًا وَاشْعُرُ عَلَى ذَلِكَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ اَلْعُلَى فَلَمَّا قِيلَ لِي بِاَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَخْلَا فَاِذَا رَاحَ عَنِّي لِيَايِلَ حَتَّى غَرَفْتُ اَنِّي لَوْ اَنْحَرْتُ بَنَةً

بولنے کی اور صبح کو رسول اللہ ﷺ شریف لائے اور جب آپ سڑ سے آنے تو پہلے مسجد میں جاتے اور دو رکعتیں پڑھتے پھر لوگوں سے ملنے کے لیے بیٹھے جب آپ یہ کہتے تو جو لوگ پیچھے روگئے تھے انھوں نے اپنے عذر بیان کرنے شروع کیے اور کہیں کہانے لگے ایسے اسی (۱۸) پر چھ آدمی تھے آپ نے ان کی ظاہر کی بات کو مان لیا اور ان سے بیعت کی اور ان کے لیے دعا کی مغفرت کی اور ان کی بیعت (یعنی دل کی بات کو) خدا کے سپرد کیا یہاں تک کہ میں بھی آیا جب میں نے سلام کیا تو آپ نے تمہیں کیا لیکن وہ جسم جیسے عصر کی حالت میں کرتے ہیں پھر آپ نے فرمایا آمین چنانچہ آیا اور آپ کے سامنے بیٹھا آپ نے فرمایا تو کیوں پیچھے رہ گیا تو نے تو سواری بھی خرید لی تھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں آپ کے سوا کسی اور شخص کے پاس دنیا کے لوگوں میں سے بیٹھا تو یہ میں خیال کر سکا کہ کوئی عذر بیان کرے اس کے عصر سے نکل جاؤں گا اور مجھے اللہ تعالیٰ نے زبان کی قوت دی ہے (یعنی میں عہدہ تقریر کر سکتا ہوں اور خوب بات بنا سکتا ہوں) لیکن قسم خدا کی میں جانتا ہوں کہ اگر میں کوئی جھوٹ بات آپ سے کہہ دوں اور آپ خوش ہو جاویں مجھ سے تو قریب ہے خداے تعالیٰ آپ کو میرے اوپر عصر کر دے گا (یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو بخلا دے گا کہ میرا عذر غلط اور جھوٹ تھا اور آپ ناراض ہو جائیں گے) اور اگر میں آپ سے سچ کچھ کہوں گا تو یہ شک آپ عصر ہو گئے لیکن مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا انجام بخیر کرے گا قسم خدا کی مجھے کوئی عذر نہ تھا قسم خدا کی میں سمجھتا تھا طاقت و ارتقاء اتکا لدار تھا جتنا اس وقت تھا جب آپ سے پیچھے رہ گیا رسول اللہ نے فرمایا کہ آپ نے سچ کہا پھر آپ نے فرمایا اچھا جیسا ہاں تک کہ اللہ عہد دیوے میرے باب میں کھڑا ہو اور چند لوگ بنی سڑ کے دوڑ کر میرے پیچھے ہوئے اور مجھ سے کہنے لگے قسم خدا کی ہم نہیں جانتے کہ تم

بَشِيرًا اَبَدًا مَا خُفِنْتُ صِدْقًا وَصَحَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَابِرًا وَكَانَ يَدَا قَدِيمٍ مِنْ سَفَرٍ نَمًا بِالْمُشْجَبِ فَرُفَعُ يَدِهِ وَكُنَّ يَدَايِ ثُمَّ خَلَسَ لِقَابِي فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ حَامَةُ الْمُحَلَّقُونَ فَطَبِقُوا يَغْلِبُونَ اَبْنِي وَتَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِصُغُرٍ وَتَمْنِيَةٍ رَحَلَا قَبْلَ مِيثُومِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَابَتُهُمْ وَتَابَعَتُهُمْ وَاسْتَفْزَرُوا لَهُمْ وَوَكَّلَ سَرَايَرُهُمْ بِِي اَبُو حَتَّى جَعَلَ قَلْبًا سَلَمْتُ كَيْسَمَ كَيْسَمِ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ نَعَالُ فَجَعَلْتُ اَشْنِي حَتَّى حَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي ((مَا خُفِنْتُ اَلَمْ تَكُنْ قَدْ اَجَعْتَ طَهْرًا)) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَبْنِي وَابْنِي لَوْ حَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ اَعْلَى الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ اَنِّي سَاخَرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بَعْدُ وَلَقَدْ اَعْطَيْتُ حَدَاكَ وَلَكِنِّي وَابْنِي لَقَدْ غَلَبْتُ اَبْنِي حَدَثَكَ اَيُّومَ حَدِيثِ كَلْبِي تَرْضَى بِوَعْدِي كَيْوَ حَكَمُ اللَّهِ اَنْ يُسْجَطَكَ عَلَيَّ وَتَبْنِي حَدِيثَكَ حَدِيثِ صِدْقِي تَعَدَّ عَلَيَّ فَيُؤَيِّ قُلُوبُهُ فَيُؤَيِّ غَضَبِي اَبُو وَابْنِي مَا كَانَ لِي عُدُوٌّ وَابْنِي مَا كُنْتُ فَعَلْتُ اَقْوَى وَلَا اَلْبَسَ بِي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَّقَ قَوْمٌ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيلًا)) فَقَسْتُ وَتَلَا رِخَالٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَاتَّقَوْنِي فَقَالُوا لِي وَابْنِي مَا عَلِمْنَاكَ اَذْبَحْتَ ذَبَا قَبْلَ هَذَا لَقَدْ عَصَرْتَ لِي اَنْ لَا تَكُونَ اَعْتَدَرْتُ بِِي رَسُولُ

نے اس سے پہلے کوئی تصور کیا ہو تو ہم عاجز کیوں ہو گئے اور کوئی حذر کیوں نہ کر دیا رسول اللہ کے سامنے جیسے اور لوگوں نے جو پیچھے رو گئے تھے طہریان کے اور حیرانگاہ بننے کے لیے رسول اللہ کا اشتہار کافی تھا قسم خدا کی وہ لوگ مجھ کو غاسط کرنے لگے یہاں تک کہ میں نے قصد کیا پھر لوگوں رسول اللہ کے پاس اور اپنے تئیں جھوٹا کروں اور کوئی حذر یہاں کروں پھر میں نے ان لوگوں سے کہا کسی اور کا بھی ایسا حال ہوا ہے جو میرا ہوا ہے انھوں نے کہا ہاں دو شخص اور ہیں انھوں نے بھی وہی کہا جو تو نے کہا اور رسول اللہ نے ان سے بھی وہی فرمایا جو تجھ سے فرمایا میں نے پوچھا وہ دو شخص کون ہیں انھوں نے کہا مراد بن ربیعہ اور بلال بن امیہ وہ بھی ان لوگوں نے ایسے دو شخصوں کا نام لیا جو نیک تھے اور بدر کی لڑائی میں موجود تھے اور بدری کے قاتل تھے جب ان لوگوں نے ان دونوں شخصوں کا نام لیا تو میں چلا گیا اور رسول اللہ نے مسلمانوں کو منع کر دیا تھا کہ ہم تجوں آدمیوں سے کوئی بات نہ کرے ان لوگوں میں سے جو پیچھے رو گئے تھے تو لوگوں نے ہم سے پرہیز شروع کیا اور ان کا حال ہمارے ساتھ بالکل بدل گیا یہاں تک کہ زمین بھی گویا بدل گئی وہ زمین ہی نہ رہی جس کو میں پیچھاتا تھا پچاس راتوں تک ہمارا یہی حال رہا میرے دونوں ساتھی تو عاجز ہو گئے اور اپنے گھروں میں بیٹھ رہے روئے جگن میں تو سب لوگوں میں کم سن اور زور دار وہاں تھا میں نکلا کرتا تھا اور نماز کے لیے بھی آتا تھا اور باڑیوں میں بھی بھر جا کر کوئی شخص مجھ سے بات نہ کرتا اور رسول اللہ کے پاس آتا اور آپ کو سلام کرتا اور آپ اپنی جگہ بیٹھے ہوتے نماز کے بعد اور دل میں یہ کہتا کہ آپ نے اپنے لہوں کو ہلایا سلام کا جواب دینے کے لیے یا نہیں ہلایا پھر آپ کے قریب نماز پڑھا اور دیدہ نظر سے (کھینچوں سے) آپ کو دیکھا تو جب میں نماز میں ہوتا آپ میری طرف دیکھتے اور جب

اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بِنَا اعْتَصَرَ بِیْہِ اِلٰہِ الْمُسْتَلْقُوْنَ فَقَدْ كَانَ كَمَا بَدَأْتَ فَذَلِكُمْ اَسْتَغْفِرُ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَنْ قَانَ فَوَاللہِ مَا زَالُوْا یُؤْتُوْنِیْ حَتّٰی لَوْنْتُ اَنْ اُرْجِعَ اِلٰی رَسُوْلِ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَاصْبَرْتُ نَفْسِیْ قَالَتْ ثُمَّ قُلْتُ لَہُمْ حَلْ لَفِیْ ہَذَا مَعِیْ مِنْ اَخْبَرْتُ فَاَقُوْا نَعَمْ لَقِیْنَا مَخْلَکَ رَحْلَیْنِ فَقَالَ یٰلَہٗ مَا قُلْتَ قَبِیْلَ لَہُمْ یٰلَہٗ یٰلَہٗ مَا قِیْلَ لَنْ قَانَ قُلْتُ مَنْ مَعَا قَالُوْا مُرَارَةُ بَنِ الرِّیْمَةِ الْغَابِرِیُّ وَہَلَالُ بَنِ اُمَیَّةِ الْوُجَعِیِّ قَانَ فَلَا تَكْرُوْا لِیْ رَحْلَیْنِ صَالِحِیْنِ فَاَنْ شَہِدَا بِاَمْرَا فِیْہِمَا اَمْرًا قَالَ فَمَعِیْثٌ حِیْنَ ذَكَرْتُمَا لِیْ قَانَ وَنَہْیَ رَسُوْلِ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم الْمُسْلِمِیْنَ عَنْ کَلَامِیْہَا اَلَا اَلْقَلْعَةُ مِنْ بَنِ تَمِیْمٍ نَحْلَعُ عَنْہُ قَانَ فَاَصْحَبْنَا النَّسْرَ وَقَالَ تَعْمُرُوْا لَنَا حَتّٰی تَنْکَرُوْا لِیْ ہِیْ نَفْسِیْ اَلَا اَرَاؤُنَّ فَمَا حِیْ بِالْاَرْضِ اَلَمْ یَا اَعْرِضْ فَلَبِثَا عَلٰی ذٰلِکَ خَمْسِیْنَ کَلْفًا فَاَلَا صَاحِبَاہِیْ فَاَتَمَّکَنَا وَفَعَلَا فِیْ تَوْبَتِہِمَا یَتَّحِیَانِ وَاَلَا اَنَا فَکُنْتُ اَنْشَبُ الْفُجُوْمِ وَاَجْلَدْنَعُمُ فَکُنْتُ اَحْرَجُ فَاَعْلَمْتُ الصَّلَاةَ وَالْطَّوْفَ فِی الْمَسَافِرِ وَلَا یُکَلِّمُنِیْ اَحَدٌ وَاَتَنِیْ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَاسْتَمْتُ عَلَیْہِ وَخَوَّیْ مَحْلِبِیْوْ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَاَقُوْلُ فِیْ نَفْسِیْ حَلْ حَرَکَ شَفَعِیْ بِرَدِّ السَّلَامِ اَلَمْ لَا ثُمَّ اَسْأَلُیْ قَرِیْبًا مِنْہُ وَاَسْأَلُہُ النَّظَرَ فَاِذَا اَنْکَلْتُ عَلٰی صَلَاتِیْ نَظَرَ اِلَیَّیْ وَاِذَا اَنْقَضْتُ لَعْنَتُہُ

میں آپ کی طرف دیکھا تو آپ نہ پھیر لیتے یہاں تک کہ جب مسلمانوں کی سختی مجھ پر لمبی ہوئی تو میں چلا اور ایقادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھا اور ایقادہ میرے پچازاد بھائی تھے اور سب لوگوں سے زیادہ مجھے ان سے محبت تھی ان کو سلام کیا تو قسم خدا کی انھوں نے سلام کا جواب تک نہ دیا (سمان اللہ رسول اللہ کے تابع اور عاشق ایسے ہوتے ہیں کہ آپ کے ارشاد کے سامنے بھائی بیٹے کی مروت بھی نہیں کرتے جب تک رسول اللہ سے ایسا محبت نہ ہو تو ایمان کس کام کا ہے آپ کی حدیث جب معلوم ہو جائے کہ سچی ہے تو مجتہد اور مولویوں کا قول جو اس کے خلاف ہے دیوار پر مارنا چاہیے اور حدیث پر چلنا چاہیے) میں نے ان سے کہا اے ایقادہ میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی قسم یہ نہیں جانے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں وہ خاموش رہے پھر سر ہارہ قسم دی تو بولے اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے (یہ بھی کعب سے نہیں بولے بلکہ خود اپنے میں بات کی) آخر میری آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور میں چندہ موڑ کر چلا اور دیوار پر چڑھا میں حدیث کے بازو میں جا رہا تھا تو ایک کسان شام کے کسانوں میں سے جو حدیث میں اتفاق پہنچنے کے لیے آیا تھا کہنے لگا کعب بن مالک کا گھر مجھ کو کون بتا دے گا لوگوں نے اس کو اشارہ شروع کیا یہاں تک کہ وہ میرے پاس آیا اور مجھے ایک خط دیا عثمان کے ہاں شاہ کا میں مفتی تھا میں نے اس کو پڑھا اس میں یہ لکھا تھا بعد حمد و نعت کے کعب کو معلوم ہو کہ ہم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تمہارے صاحب نے (یعنی رسول اللہ نے) تمھارے بھائی کے اور خدا کے تعالیٰ نے تم کو ذلت کے گھر میں نہیں کیا نہ اس جگہ جہاں تمہارا حق ضائع ہو تو تم ہم سے مل جاؤ ہم تمہاری خاطر واری کریں گے میں نے جب یہ خط پڑھا تو کہا یہ بھی نیک بلا ہے اور اس خط کو میں نے چوٹھے میں جلایا جب پچاس دن میں سے پانچس دن گزر گئے اور وحی نہ آئی تو ایک

أَفْرَضَ عَلَيَّ حَتَّى إِذَا طَالَ ذَلِكَ عَلَيَّ مِنْ حَفْوَةِ الْمُشْبِيِّينَ مَنَبْتُ حَتَّى تَسُوْتُ حَذَرَ خَابِطِ أَبِي قَادَةَ وَهُوَ لِي غُيٌّ وَأَحَبُّ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَافَقَ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا قَادَةَ أَلَمْ تَكُنْ بَالِغَ حُلِّ نَعْلَتِي لِي أَجِبُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ فَسَكَنْتُ فَعُدْتُ فَنَادَانِي فَسَكَنْتُ فَعُدْتُ فَنَادَانِي فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَطْلَمَ فَقَامْتُ غَضَابِي وَتَوَكَّلْتُ حَتَّى تَسُوْتُ الْحَضَرَ فَبَيَّنَا أَنَا أَسْتَبِي فِي سَوِيِّ الشَّيْبَةِ إِذَا كَبُطِي مِنْ كَبُطِ أَهْلِ الشَّامِ مِنْ قَدِيمٍ بِالطَّغَامِ تَبِيعُهُ بِالشَّكِينَةِ يَقُولُ مَنْ يَذَلُّ عَلَيَّ كُفْرًا فَيَنْبَلِي قَالَ فَطُفِقْتُ لَأَسْأَلَ مُبِيرُونَ لَهُ إِلَيَّ حَتَّى جَاءَنِي فَدَعَيْتُ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِهِ عَشَانَ وَكَتَبْتُ كِتَابًا فَعَرَّاهُ فَإِنَّا بَيْنَ لَنَا بَعْدَ ذَلِكَ قَدْ بَلَّغْنَا أَنَّ صَاحِبَكُمْ قَدْ جَفَلَ وَلَمْ يَحْمِلْكَ اللَّهُ بِذَكَرِ هَزَانٍ وَلَا مَتَبِعَةٍ فَالْحَقُّ بِنَا لَوْ سَبَكْتَ قَالَ فَقُلْتُ حِينَ قَرَأْتَهَا وَخَلِوْ أَبْنَاءَ مِنْ أَهْلَاءِ قَبِيلَتِي بِهَا التَّوَرُّ فَسَحَرَتْهَا بِهَا حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْتَعُونَ مِنَ الْفَحْشِيِّينَ وَاسْتَلَبْتُ الْوَحْيَ إِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاتَنِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاتَنِي قَالَ لَا نَعْتَرِ الْمُرْتَكِبَ قَالَ مَقَلْتُ أَلْقَيْتُهَا أَمْ مَاذَا لَفَعْتُ قَالَ لَا بَلْ اغْتَرِبْتُهَا فَلَا تَعْرِتْهَا قَالَ فَاغْرَسَنِي إِلَيَّ صَاحِبِي بِبَيْتِي ذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لِلْمُرَائِي فَحَقِي بِالْعِلْمِ

ایک رسول اللہ کا بیٹا م لائے والا میرے پاس آیا اور کہنے لگا رسول اللہ تم کو حکم کرتے ہیں کہ اپنی بی بی سے طہرہ دو ہو میں نے کہا میں اس کو طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ وہ بولا نہیں طلاق مت دو صرف الگ رہو اور اس سے صحبت مت کرو اور میرے دونوں بھائیوں کے پاس بھی یہ پیام گیا میں نے اپنی بی بی سے کہا تو اپنے عزیزوں میں چلی جاؤ اور میں رہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس باب میں کوئی حکم دے بلال بن امیہ کی بی بی یہ سن کر رسول اللہ کے پاس گئی اور عرض کیا یا رسول اللہ بلال بن امیہ ایک بڑا حایک رکھتا ہے اس کے پاس کوئی خادم بھی نہیں تو کیا آپ برا سمجھتے ہیں اگر میں اس کی خدمت کیا کروں؟ آپ نے فرمایا میں خدمت کو برا نہیں سمجھتا لیکن وہ تجھ سے صحبت نہ کرے وہ بولی قسم خدا کی اس کو کسی کام کا خیال نہیں اور قسم خدا کی وہ اس دن سے اپنے تک رو رہا ہے میرے گھر والوں نے کہا کاش تم بھی رسول اللہ سے اپنی بی بی کے پاس رہنے کی اجازت لے لو کیونکہ آپ نے بلال بن امیہ کی عورت کو اس کی خدمت کرنے کی اجازت دی میں نے کہا میں بھی اجازت نہ لوں گا آپ سے اپنی بی بی کے لیے اور مظلوم نہیں رسول اللہ کیا فرمایاں گے اگر میں اجازت لوں اپنی بی بی کے لیے اور میں جو ان آدمی ہوں پھر دس راتوں تک میں اسی حال میں رہا یہاں تک کہ پچاس راتیں پوری ہوئیں اس چرخ سے جب سے آپ نے مسیح کا تقاضا سے بات کرنے سے پھر پچاسویں رات کو صبح کے وقت میں نے نماز پڑھی اپنے ایک گھر کی چھت پر میں اسی حال میں بیٹھا تھا جو اللہ تعالیٰ نے ہمارا حال بیان کیا کہ میرا ہی لگ ہو گیا تھا اور زمین مجھ پر لگ ہو گئی تھی باوجودیکہ اتنی کشادہ ہے اسے میں میں نے ایک پکارے والے کی آواز سنی جو مسیح پر چڑھا (مسیح ایک پہلا ہے مدینہ میں) اور بلند آواز سے پکارا اے کعب بن مالک خوش ہو جا یہ سن کر میں مسجد میں گرا اور میں نے پچا کر

فَكَوْنِي جَنْدَتُهُمْ حَتَّى يَنْفَضِيَ اللَّهُ فِي هَذَا الْكَلْبِ قَالَ فَجَاءَتْ امْرَأَةُ جَلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ جَلَالِ بْنَ أُمَيَّةَ خَتِيعٌ ضَالِغٌ لَيْسَ لَهُ مَدَامٌ فَهَلْ تَنْكَرُهُ أَمْ أَحَبُّهُ قَالَ لَا ((وَلَكِنْ لَا يَقْرُبُكَ)) فَقَالَتْ إِنَّهُ رَافِعٌ مَا بِهِ حَرَكَةٌ فِي شَيْءٍ وَ رَافِعٌ مَا زَالَ يَتَكَبَّرُ مِنْ كُفْرٍ مَا كَانَ فِي يَوْمِيهِ هَذَا قَالَ فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي لَوْ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ فَقَدْ أَبَدَ بِامْرَأَةِ جَلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَعْلَمَهُ قَالَ فَقَالَتْ لَا اسْتَأْذِنْ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِي مَاذَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ اسْتَأْذَنَتْ فِيهَا وَكُنَّا وَحْدًا فَقَالَ قَالَ فَلَقِيتُ بِهَذَلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ فَكُنْتُ لَنَا حَمْسُونَ نَيْلَةً مِنْ جِبْرِ نَهْيَ عَنْ كَلَامِنَا قَالَ ثُمَّ صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ خَمْسِينَ نَيْلَةً عَلَى ظَهْرِ تَيْسٍ مِنْ ثِيَابِنَا فَيُنَا آتَا خَالِسٌ عَلَيَّ فَخَالَ أَنِّي ذَكَرْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِنَا فَذُ خَافَتْ عَلَيَّ نَفْسِي وَخَافَتْ عَلَيَّ الْوُضُوءُ بِنَا وَجَبَتْ سَعِيْتُ صَوْتٌ صَارَخٌ أَوْفَى عَلَيَّ سَمِعْتُ يَقُولُ يَا عَلِيُّ صَوْتُهُ يَا كَتَبْتُ مِنْ مَنَاجِلِ الْكَبِيرِ قَالَ فَخَرَزْتُ سَابِغًا وَخَرَزْتُ أَلْ فَذُ خَا مَرَجَ قَالَ فَادَّانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَبْرَأَ اللَّهُ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَذَعَبَ النَّاسُ

خوشی آئی پھر رسول اللہؐ نے لوگوں کو خبر کی کہ اللہ نے ہم کو معاف کیا جب آپؐ فجر کی نماز پڑھ چکے لوگ چلے ہم کو خوشخبری دینے کے لیے تو میرے دونوں پاروں کے پاس چند خوشخبری دینے والے گئے اور ایک شخص نے میرے پاس گھوڑا دوڑایا اور ایک دوڑنے والا دوڑا سلم کے قبیلے سے میری طرف اور اس کی آواز گھوڑے سے ہلدی بھ کو بچتی جب وہ شخص آیا جس کی آواز میں نے سنی تھی اس نے اس نے خوشخبری دی تو میں نے اپنے دونوں کپڑے اتارے اور اس کو پہنا دینے اس کی خوشخبری کے صلہ میں قسم خدا کی اس وقت میرے پاس وہی دو کپڑے تھے میں نے دو کپڑے مانگے کے لیے اور ان کو پہنا اور چلا رسول اللہؐ سے ملنے کی نیت سے لوگ مجھ سے ملنے جاتے تھے گرد گرد اور مجھ کو مبارک پاؤں دیتے جاتے تھے معافی کی اور کہتے تھے مبارک ہو تم کو اللہ کی معافی کی تمہارے لیے یہاں تک کہ میں مسجد میں پہنچا رسول اللہؐ مسجد میں بیٹھے تھے اور آپؐ کے پاس لوگ تھے طلحہ بن عبید اللہؓ مجھ کو دیکھتے ہی کھڑے ہوئے اور دوڑے یہاں تک کہ مصالحہ کیا مجھ سے اور مجھ کو مبارک باد دی قسم خدا کی مہاجرین میں سے ان کے سوا کوئی شخص کڑا نہیں ہوا تو کعب طلحہ کے اس احسان کو نہیں بھولتے تھے کعب نے کہا جب میں نے رسول اللہؐ کو سلام کیا تو آپؐ کا منہ خوشی سے چمک دک رہا تھا آپؐ نے فرمایا خوش ہو جا آج کے دن سے جو میرے لیے بہتر دن ہے جب سے حیراں میں نے تجھ کو جناب میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ معافی آپؐ کی طرف سے ہے یا اللہ جل جلالہ کی طرف سے آپؐ نے فرمایا اللہ جل جلالہ کی طرف سے اور رسول اللہؐ جب خوش ہو جاتے تو آپؐ کا چہرہ چمک جاتا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے اور ہم اس بات کو بچپان لیتے (یعنی) آپؐ کی خوشی کو جب میں آپؐ کے سامنے بیجا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اپنی معافی کی خوشی میں میں اپنے مال کو صدقہ کر دوں

مُسْتَرُونَا فَلَقَبَ قَيْلَ صَاحِبِي مُسْتَرُونَ
وَرَكْعَتَيْنِ رَجُلٌ بَنِي مُرْسَا وَنَسِي سَاعَ بَيْنِ
اَسْلَمَ قَيْلِي وَارْتَمَى لَمْعَلِ فَكَانَ الصَّوْتُ
اَسْرَعَ مِنْ الْفَرَسِ فَلَمَّا حَاضِيَ الَّذِي سَبَقَتْ
صَوْتُهُ يَسْتَرْيِي مَرَعَتْ لَهُ تَوْبَتِي فَكَسَوْنَاهُمَا
بِثَابٍ يَسْتَارِيهِ وَاهُوَ مَا اَمْلَكْتُ غَيْرَهُمَا فَيَوْمَئِذٍ
وَاَسْمَعْتَنِي تَوْبَتَيْنِ فَلَيْسَتْهُمَا فَطَلَقْتُ اَنَا لَكُمْ
رَسُولُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلِقَانِي
اَلنَّاسُ فَوْحًا فَوْحًا يُهْتَفُونَ بِالتَّوْبَةِ وَتَقُولُونَ
يَهَيْئُكَ تَوْبَةُ اَللّٰهِ عَلَيْكَ حَتَّى تَجْعَلَ
اَلْمَسْجِدَ فَاِذَا رَسُوْلُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَخَوَّلَهُ اَلنَّاسُ
فَقَامَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدٍ اَللّٰهُ يُهْرَوْنَ حَتَّى
صَافَحَنِي وَخَالَيَ وَاهُوَ مَا قَامَ رَجُلٌ مِنْ
اَلْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ قَالَ فَكَانَ كَعْبٌ لَا يَسْتَعَا
بِلَطْلَحَةَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَي رَسُوْلِ
اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهَوَّ تَرَوُ
وَحْنَهُ مِنْ السُّرُورِ وَيَقُولُ ((اُبَشِّرْ بِخَيْرٍ
يَوْمَ مَرَّ عَلَيْكَ هَذَا وَلَكَ اَلْمَلِكُ)) قَالَ
فَقُلْتُ اَمِنْ عَبْدُكَ يَا رَسُوْلُ اَللّٰهِ اَمْ مِنْ عِنْدِ
اَللّٰهِ فَقَالَ لَا بَلَّ مِنْ عِنْدِ اَللّٰهِ وَكَانَ رَسُوْلُ
اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ اَمْتَارَ
وَحْنَهُ كَنَادَ وَحْنَهُ فَطَعًا فَمَرَّ قَالَ رَكْعَتًا
تَعْرِفُ ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا حَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ
يَا رَسُوْلُ اَللّٰهِ اِنْ مِنْ تَوْبَتِي اَنْ اَتَخْلَعَ مِنْ
سُلْبِي صَدَقْتُ بِأَنِّي اَللّٰهُ وَرَأَى رَسُوْلُهُ صَلَّى اَللّٰهُ

اللہ اور اس کے رسول کے لیے آپ نے فرمایا تمہارا مال اپنا کہ لے
 میں نے عرض کیا تو میں اپنا حصہ خیر کار کا لیتا ہوں اور میں نے
 عرض کیا یا رسول اللہ آخر سچائی نے مجھے نہات دی اور میری توبہ
 میں یہ بھی داخل ہے کہ ہمیشہ کچھ کوں گا جب تک زندہ رہوں
 کعب نے کہا قسم خدا کی میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی مسلمان
 پر ایسا احسان کیا ہو گا جو لے میں جب سے میں نے یہ ذکر کیا رسول
 اللہ سے جیسا عمدہ طرح سے مجھ پر احسان کیا قسم خدا کی میں نے
 اس وقت سے کوئی جھوٹ قصداً نہیں بولا جب سے یہ رسول اللہ
 سے کہا آج کے دن تک اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ باقی زندگی
 میں بھی مجھ کو جھوٹ سے بچا دے گا کعب نے کہا اللہ تعالیٰ نے یہ
 آیتیں اتاریں لقد تاب اللہ علی النبی آخر تک یعنی بے شک
 اللہ تعالیٰ نے معاف کیا نبی اور مہاجرین اور انصار کو جنہوں نے
 ساتھ دینا نبی کا مطلبی کے وقت یہاں تک کہ فرمایا وہ مہربان ہے
 رحم والا اور اللہ تعالیٰ نے معاف کیا ان تین شخصوں کو جو پیچھے
 ڈالے گئے یہاں تک کہ جب زمین ان پر ٹک ہو گئی بلا جو دشمنی
 کے اور ان کے جی بھی ٹک ہو گئے اور سمجھے کہ اب کوئی بچاؤ
 نہیں اللہ سے گمراہی کی طرف پھر اللہ نے معاف کیا ان کو تاکہ وہ
 توبہ کریں بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے اے ایمان والا
 اور اللہ تعالیٰ سے اور ساتھ رہو بچوں کے کعب نے کہا قسم خدا کی
 اللہ تعالیٰ نے اس سے بڑھ کر کوئی احسان مجھ پر نہیں کیا بعد اسلام
 کے جو اتارا ہو میرے نزدیک اس بات سے کہ میں نے کچھ بول دیا
 رسول اللہ سے اور جھوٹ نہیں بولا اور نہ جادو یا جیسے جھوٹے جادو
 ہوئے اللہ تعالیٰ نے جھوٹوں کی جب وہی اتاری تو ایسی برائی کی کہ
 کسی کی نہ کی تو فرمایا جب تم موت کر آئے تو وہ قسمیں کھانے لگے
 تاکہ تم کچھ نہ بولو ان سے سو نہ بولو ان سے وہ ناپاک ہیں ان کا لکنا
 جہنم ہے یہ بدلہ ہے ان کی کمائی وہ قسمیں کھاتے ہیں تم سے کہ تم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ «أَنْفُسِكُمْ بَعْضُ مَا لَكَ فَهِيَ غَيْرُ
 لَكَ» قَالَ فَقُلْتُ فَإِنِّي أَنُفْسُكَ مِنْهُ قُلْتُ
 بِخَيْرٍ قَالَ وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ إِنَّمَا
 أَخَذَ بِالْعَصْدِ وَإِنِّي مِنْ تَوْبَتِي أَلَا لَأُحْدِثَ
 بِمَا صَدَقَ مَا نَبِيتُ قَالَ فَوَافِقُ مَا عَصَيْتُ أَلَا
 أُحْدِثُ مِنْ أَفْسَاسٍ كَلِمَةُ اللَّهِ فِي صِدْقِ
 الْحَقِيقَةِ مِنْ ذِكْرَتِكَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 إِنِّي نَوَيْتُ هَذَا أَحْسَنَ بِمَا أَتَى اللَّهُ بِهِ
 وَافِقُ مَا نَعُدُّكَ كَلِمَةً مِنْهُ قُلْتُ ذَلِكَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي نَوَيْتُ هَذَا وَإِنِّي نَارِخُو
 أَنْ يَحْلُفَ لِي اللَّهُ فِيمَا بَيْنِي قَالَ فَالْزَلَّ اللَّهُ عَزَّ
 وَجَلَّ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ
 وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْمُنْصَرَفِ مِنْ
 بَعْدِ مَا كَذَبَ بَرِيعُ قُلُوبٍ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ
 عَلَيْهِمْ إِنَّهُ يَهْدِي الْغَوَّاتِ وَتَوَفَّي رَحِيمَهُ وَعَلَى الْفُلَاةِ
 الَّذِينَ حَلَفُوا حَتَّى إِذَا صَافَتْ عَلَيْهِمُ الْمَازِنُ
 بِمَا رَحَبَتْ وَصَافَتْ عَلَيْهِمُ أَنْفُسُهُمْ حَتَّى
 تَبْلُغَ أَلْيَها الْقُلُوبُ أَتَوْا أَتَوْا اللَّهُ وَتَوَكَّلُوا مِنْ
 الصَّادِقِينَ قَالَ كُفَّ بَ وَافِقُ مَا أَلْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ
 مِنْ بَعْضِ قَوْلٍ نَعَزَ بِإِذْ هَذَا لِي اللَّهُ لِلْإِسْلَامِ
 أَغْلَطَ لِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 أَنْ لَا أَكُونَ كَذِبِي فَالْعَزْلُ كَمَا هَذِهِ الْقُلُوبُ
 كَذَبُوا بِإِذِ اللَّهِ خَالٍ لِلْقُلُوبِ كَذَبُوا حِينَ الْزَلَّ
 الْوُحْيُ شَرُّ مَا قَالَ بِالْأَخْبَرِ وَقَالَ اللَّهُ سَيَحْلِفُونَ
 بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا أَقْبَلْتُمْ إِلَيْهِمْ يُبْعَثُوا عَنْهُمْ

خوش ہو جاؤ ان سے سو اگر تم خوش ہو جاؤ ان سے جب بھی اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوگا بدکاروں سے کعب نے کبھی پیچھے ڈالے گئے تینوں آدمی ان لوگوں سے جن کا مذکر رسول اللہؐ نے قبول کیا جب انھوں نے قسم کھائی تو بیعت کی ان سے اور استغفار کیا ان کے لیے اور ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈال رکھا (یعنی ہمارا مقدمہ ڈال رکھا) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کیا اسی سبب سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ معاف کیا ان تینوں کو جو پیچھے ڈالے گئے اور اس لحاظ سے (یعنی عطفوا سے) یہ مراد نہیں ہے کہ ہم جہاد سے پیچھے رہ گئے بلکہ مراد وہی ہے ہمارے مقدمہ کا پیچھے رہنا اور ڈال رکھنا آپ کا اس کو پ قسمت ان لوگوں کے جنھوں نے قسم کھائی اور مذکر کیا آپ سے اور آپ نے قبول کیا ان کے مذکر کو۔

۷۰۱۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۰۱۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اکثر جب کسی جہاد میں جاتے تو اور جگہ جانا ظاہر کرتے (جو جھوٹ بھی نہ ہو چنانچہ معلومت سے ایسا فرماتے) پر اس لڑائی میں آپ نے صاف فرمایا۔

فَاغْرَضُوا عَنْهُمْ بِأَنَّهُمْ رَجَسٌ وَمَا زِلْتُمْ خِلْمَهُمْ حَزَاةٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِغُرَضٍ عَنْهُمْ فَلَا تَرْضَوْا عَنْهُمْ قَوْلَ اللَّهِ لَا تَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ قَالَ كَتَبَ كُتَّابٌ عَلَّقَ لَهَا الثَّلَاثَةَ عَنْ أَمْرِ أُولَئِكَ الثَّلَاثِينَ فَبَيْنَ بَيْنَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ خَلَفُوا لَهُ فَبَاتَمَهُمْ وَاسْتَغْفَرُوا لَهُمْ وَأَرْزَأُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمْرًا حَتَّى قَضَىٰ فِيهِ قَبْلَكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا وَكَتَبَ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ بِمَا عَلَّقَ ثَلَاثًا عَنْ الْغَزْوِ وَأَمَّا هُوَ تَحْلِفُهُ إِيَّانَا وَإِنْ حَزَاةٌ لَمَرْئَا عَنْ خَلْفَ لَهُ وَاسْتَغْفَرُوا لَهُ قَبْلَ مَنَّهُ.

۷۰۱۷- عَنْ الزُّهْرِيِّ سَوَاءً.

۷۰۱۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بِنِ مَالِكٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ بِنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَابِلَهُ كَعْبُ بْنُ عَجِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَحْلَفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ بَيْكُوكَ وَسَقَى الْحَبِيثَ وَزَادَ فِيهِ عَلَى يُوسُفَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ مُرِيدَ غَزْوَةٍ بِي وَرَى بِخَبْرِي حَتَّى كَانَتْ بِلَاقِ الْغَزْوَةِ وَكُنْتُ تَذَكَّرُ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي الزُّهْرِيِّ أَنَّ عِيْنَةَ وَشَحُوقَةَ بِالنَّبِيِّ ﷺ.

۷۰۱۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ وَكَانَ قَابِلَهُ

(۷۰۱۹) ابو زہرہ روای نے کہا ستر ہزار آدمی تھے ان اہل حق نے کہا تمیں ہزار تھے اور یہی مقبول ہے کوئی نے کہا اس حدیث سے بہت قاصر ہے، کیفیت کا سناں یہ ہے کہ فضیلت اہل بد راہ اہل حق کی، پھر قسم ہے قسم کھانا لڑائی کے وقت امام کا پے منہ کو چھپانا، ایک بات کی جو فوت ہو چادے تہذیب کرنا، مسلمان کی نسبت کوئی کرے تو اس کو مذکر کرنا جیسے معاذ نے کہ سچائی کی فضیلت، سفر سے آنے وقت مسجد چھ

بن مالک اپنی قوم میں سب سے زیادہ علم رکھتے تھے اور سب سے زیادہ ان کو حدیثیں یاد تھیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہیں بن مالک ان تین شخصوں میں سے تھے جن کو اللہ نے معاف کیا اور حدیثیں بیان کرتے تھے کہ وہ نہیں پہچنے رہے رسول اللہ سے کسی لڑائی میں سوا دو لڑائیوں کے پھر بیان کیا وہی قصہ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت سے آدمیوں کے ساتھ جہاد کیا جن کی تعداد دس ہزار سے زیادہ تھی اور کسی دفتر میں ان کا نام نہ تھا۔

كُفِّبَ جِوْنُ أُحَيْيْبَ بَصَرُهُ وَتَنَالَتْ أَقْلَمُ قَوْمِهِ
وَكُوْنَتُهُمْ لِمَا حُدِثَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كُفِّبَ مِنْ قَالَتِهِ وَهُوَ أَحَدُ
الْمَلَكَةِ اللَّائِيْنَ رَسِبَ عَلَيْهِمْ يُحَدِّثُ أَنَّهُ لَمْ يَتَحَلَّفْ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ عَمْرٍ
غَزَوْنِي وَتَأَقَّ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَغَزَا رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ بِبَنِي كَثِيرٍ فَيُرِيدُونَ عَلَى عَشْرَةِ الْأَفْرِ
وَمَا يَجْمَعُهُمْ دُونَ خِلَافٍ.

بَابُ فِي حَدِيثِ الْأُولَى

باب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر جو تہمت

۴۰۷۔ - مسجد بن المصوب اور عروہ بن زبیر اور عاتقہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن حبیب بن مسعود سے روایت ہے ان سب لوگوں نے حضرت عائشہؓ کی حدیث روایت کی جب ان پر تہمت کی تہمت کرنے والوں نے اور کہا جو کیا پھر اللہ تعالیٰ نے

٧٠٢- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعَبِيدَ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ حَبِيبِ غَزِيَّةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

حق میں جا کر دور کثرت پڑھا، مجلس عام میں بیٹھنا، ظاہر پر حکم کرنا قابلِ بدعت سے ملاقات کرکے کرنا اور سلام و کلام نہ کرنا سچے اور بدعت گناہ کے ذریعے، انھیں سے دیکھنا نماز نہیں توڑنا سلام بھی کلام ہے، احادیث اللہ اور رسول کی عزت و حروری پر مقدم ہے، کلام میں ہی ضروری ہے کہ دوسرے سے بات کرنے کی نیت ہو، کاغذ کا جس میں اللہ کا نام ہو جلا دور است ہے، ایسی بات کو چھپانا جس میں سلام کا ذکر ہو، عورت سے کہنا چاہئے عزت و اہل میں جلا طلاق نہیں ہے جب تک طلاق کی نیت نہ ہو، عورت اپنی خوشی سے علانہ کی خدمت کر سکتی ہے یعنی اس پر جبر نہیں ہے، صحبت و طہرہ کو کتاب سے بیان کرنا بھتر ہے، احتیاط کرنا بھتر ہے، مجہد غفر کرنا مستحب ہے، خوشخبری دینا مستحب ہے، مہلکہ بکھانی دینا مستحب ہے، خوشخبری دینے والے سے سلوک کرنا، قسم کی قسمیں نیت سے ہو جاتی ہے، عار بہتہ، جاہلہ، پیکر دل کی عاریتہ دور سے ہے، ان لوگوں کا بیع ہونا امام کے پیچھے، افضل فعل کی طرف جب آدمی کھڑا ہو مستحب ہے اور جس نے اس باب میں ایک در سالہ مشغول گھسا ہے، مصافحہ ملاقات کے وقت مستحسن ہے، امام کا خوشی ہو چاہئے تو لوگوں کی خوشی سے، خوشی کے وقت صدقہ دینا، تمام مہل صدقہ نہ کرنا، سب صدقہ کرنے سے منع کرنا جس سبب سے معافی ہوئی ہو اس کا قابلِ دیکھنا ہے کعبہ نے معافی کا خیال کرنا۔

(۷۲۰ء) جہاز رسول اللہ ﷺ جب سطرکار اڑا کر گئے تو قرعہ ڈالنے کی عادی عورتوں پر۔ خودی نے کہا یہ حدیث میں ہے، لنگ اور شامی لنگ اور ابرو
 جھور ملاو کی کہ عورتوں کے ہرے سے قرعہ پر غل کرنا چاہیے اسی قرعہ کی وصیت اور قسمت میں اور اس باب میں بہت سی احادیث صحیحہ
 اور مشکوٰۃ دار الدین ابی حمید نے کہا قرعہ پر غلے بظہرواں سے غل کرنا ہے جو اس اور ذکر کا اور محمد عظیم العسقلانی اور اسلام نے ابن ستر نے کہا تھا

پاک کیا ان لوگوں کی جس سے زہری نے کہا ان سب لوگوں نے ایک ایک ٹکڑا اس حدیث کا چھ سے روایت کیا اور بعض ان میں سے زیادہ یاد رکھنے والے تھے اس حدیث کو بعض سے اور زیادہ حافظ تھے اور عمدہ بیان کرنے والے تھے اس کو اور میں نے یاد رکھی ہر ایک سے جو روایت سنی اور بعض کی حدیث بعض کو تصدیق کرتی ہے ان لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا رسول اللہؐ جب سفر کا ارادہ کرتے تو قرعہ ڈالتے اپنی عورتوں پر اور جس عورت کے نام پر قرعہ نکلتا اس کو سفر میں ساتھ لے جاتے حضرت عائشہؓ نے کہا تو رسول اللہؐ نے قرعہ ڈالا ایک جہاد کے سفر میں۔ اس میں میراثم نکلا میں رسول اللہؐ کے ساتھ گئی اور یہ ذکر اس وقت کا ہے جب پردہ کا حکم اچکا تھا میں اپنے ہودے میں سوار ہوتی اور وہ میں جب اترتی تو بھی اسی ہودے میں رہتی جب رسول اللہؐ جہاد سے فارغ ہوئے اور لوٹے اور مدینہ سے قریب ہو گئے ایک بار آپؐ نے رات کو کوچ کا حکم دیا میں کھڑی ہوئی جب لوگوں نے کوچ کی خبر کر دی اور چلی یہاں تک کہ لشکر کے آگے بڑھ گئی جب میں اپنے کام سے فارغ ہوئی تو اپنے ہودے کی طرف آئی اور سینہ کو چھوا معلوم ہوا کہ میرا ہاڈ ظفار کے جنگیوں کا گر گیا ہے (ظفار ایک گاؤں ہے یمن میں) میں لوٹی اور اس ہاڈ کو ڈھونڈنے لگی اس کے ڈھونڈنے میں مجھے دیر لگی اور وہ لوگ

عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا اُخْلِي فَاِذَا مَا فَارُوا فَمَرَّامَا لَلَّهِ بِنَا فَارُوا وَكَلَّمَهُمْ خَذَّيْ طَائِفَةً مِنْ خَدَوَيْهَا وَتَعَضُّهُمْ كَمَا اَوْضَى لِخَدَوَيْهَا مِنْ بَعْضٍ وَالثَّبَّتَ اِفْصَاصًا وَقَدْ وَصَّيْتُ عَنْ كُلِّ وَاسِجٍ مِنْهُمْ الْحَبِيبَةُ قَدِي خَذَّيْ وَتَعَضُّ خَدَيْهِمْ مُصَدِّقٌ بَعْضُ دَاخِرُوا اَلَا عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذُو اَرْوَاحًا اَلَا يَمْرُؤُجُ سَفَرًا لَمَّا فَرَّخَ بَيْنَ بَنَاتِهِ فَاَتَتْهُنَّ عَرَجَ نَهْمُهَا عَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَاَفَرَّخَ بَنَاتًا فِي عَرْوَةِ غَزَاةٍ مَعْرُجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَكَتَ بَعْدَ مَا اُنْزِلَ الْحِجَابُ قَالَا اُخْمَلُ فِي عَرْوَجِي وَفَرَّخَ فِيهِ مَسِيرَنَا حَتَّى اِذَا فَرَّخَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرْوَةٍ وَقَتْلَ وَتَوَلَّوْنَا مِنَ الْعَدِيَّةِ اَذْنًا لِكَلِّ بِالرَّجُلِ فَنَشْتُ حِينَ اَقْتَرَا بِالرَّجُلِ فَنَشْتُ حَتَّى جَنُوزَتْ فَحَبِشَ قَلْبًا

قرعہ کے استعمال پر گویا ہمارے دور میں نے قرعہ کو رد کیا اس کے قول کی کوئی دلیل نہیں ہے اور ابو حنیفہ سے ظہور یہ ہے کہ قرعہ باطل ہے اور ایک روایت میں اجازت بھی ہے ابن حنبلہ نے کہا قیاس تو قرعہ کے خلاف ہے پر قیاس کو ترک کیا امام بیہق سے اور سفر میں تو قیاس میں قرعہ ڈالنا چاہیے اور نہ ایک کو لیا اور دوسری کو نہ لیا یا نہ لیں ہمارا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور باقی علماء کا اور یہی مردی ہے مالک سے اور ایک روایت ان سے یہ بھی ہے کہ عذرا کا اختیار ہے جس کو چاہے ساتھ لے جائے یا نہ لے

خرم کہتا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کا مذہب وہی ہے جو حدیث میں ہے ان کا مسلک یہ ہے کہ حدیث اگرچہ ضعیف یا مرسل یا موقوف بھی ہو تو قیاس سے مقدم ہے اور امام ابو حنیفہؒ کا مذہب یہ بھی حدیث کے خلاف نہیں ہے اور حنفی دین ہے جو حدیث پر ہے کیونکہ امام ابو حنیفہؒ کا یہی طریقہ اور مذہب تھا ان پر رحم کرے اور ان کو رد جات عالیہ ضعیف کرے انھوں نے بھی یہ نہیں کہا کہ حدیث کے خلاف ہمارے قول پر چلوں گے یہ کہا کہ جب حدیث کا کمال جائز ہو نہ مذہب ہے۔

پچھنے جو میرا ہوا دہا گاتے تھے انھوں نے ہو دو اٹھایا اور میرے کوٹھ پر رکھ دیا جس پر میں سوار ہوتی تھی وہ یہ سمجھے کہ میں اسی ہودے میں ہوں اس وقت عورتیں بگلی (دلی) تھیں نہ سڑھی تھیں نہ موٹی کیونکہ تھوڑا کھانا کھاتی تھیں اس لیے ان کو ہودے کا یہ جو عادت کے خلاف معلوم نہ ہوا جب انھوں نے اس کو کوٹھ پر لا دیا اور اٹھایا اور میں ایک کم سن لڑکی بھی تھی آخر لوگوں نے اونٹ کو اٹھایا اور چل دیے اور میں نے اپنا ہار اس وقت پٹا جب سارا لشکر چل دیا میں جو ان کے ٹھکانے پر آئی تو وہاں نہ کسی کی آواز ہے نہ کوئی آواز سننے والا ہے میں نے یہ ارادہ کیا کہ جہاں بیٹھی تھی وہیں بیٹھ جاؤں اور میں یہ سمجھی کہ لوگ جب مجھے نہ پاویں گے تو میںیں لوٹ کر آؤں گے تو میں اسی ٹھکانے پر بیٹھی تھی اتنے میں میری آنکھ لگ گئی اور میں سوری اور صفوان بن معطل سلمیٰ کو ذاتی ایک شخص قہارہ آرام کے لیے آخر رات میں لشکر کے پیچھے ٹھہرا تھا جب وہ روانہ ہوا تو صبح کو میرے ٹھکانے پر پہنچا اس کو ایک آدمی کا بڑا معلوم ہوا جو سورہا ہے وہ میرے پاس آیا اور مجھ کو پچھان لیا دیکھتے ہی اس لیے کہ میں پردہ کا خم اترنے سے پہلے اس کے سامنے ہوا کرتی میں جاگ اٹھی اس کی آواز سن کر جب اس نے اللہ والہ راہیوں پر مجھ کو پچھان کر میں نے اپنا منہ ڈھانپ لیا اپنی ٹوڑھی سے قسم خدا کی اس نے کوئی بات مجھ سے نہیں کی نہ میں نے اس کی کوئی بات سنی سو اللہ والہ راہیوں کو پچھاننے کے

قَبِيْثٌ مِّنْ شَأْنِيْ اَنْتَلْتُ اِلَى الْخَلْفِ فَلَمَسْتُ صَدْرِيْ فَوَافَا عَقْبِيْ مِنْ خَوْعٍ فَطَارَ فَاذْ اَنْفَطَعَ فَرَجْتُ فَلَمَسْتُ عَقْبِيْ فَجَبَسِيْ اَيْعَازًا وَاَتَمَّلْتُ الرَّهْطَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَرْحَلُوْنَ لِيْ فَمَحَلُّوْا مَوَدَّجِيْ فَرَحَلُوْهُ عَلٰى بَعِيْرِيْ الَّذِيْ كُنْتُ اُرْسَبُ وَاَعْمُ يَحْمِيْوْنَ لِيْ فَيَوْمَ قَالَتْ وَكَانَتْ اَنْسَاءُ اِذَا ذَاكَ جِدْفًا لَّمْ يَهْتَلُوْا وَكُنْتُمْ تَقْشَهُنَّ اللُّحْمُ اِنَّا بَاكِلُنَّ الْفَلَقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَكْبِرِ الْقَوْمُ بِقَوْلِ الْهَزْجِ حِيْنَ رَحَلُوْهُ وَرَفَعُوْهُ وَكُنْتُ حَذِيْقَةً حَذِيْقَةَ الْمَرْءِ فَكَبُّوْا الْخَيْلَ وَسَارُوْا وَوَحَّدْتُ عَقْبِيْ اَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْخَيْلُ فَحَفْتُ مَنَازِلَهُمْ وَكُنْتُ يَمًا فَارَعَ وَكَأَ مُجِيبٍ فَهَيَّسْتُ مَنَزِلِيْ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ وَتَلَقَّيْتُ اَنَّ الْقَوْمَ سَيَقْبِلُوْنِيْ فَمَرَجَعُوْنَ اِيَّيْ فَيَا اَنَا حَالِيَةً فِيْ مَنَزِلِيْ فَلَبَّيْ عَتِيْبِيْ فَهَيَّسْتُ وَكَانَ صَفْوَانٌ مِّنَ الْمُعْطَلِ السُّلَمِيِّ لَمْ يَكُنْ يَكُوْنُ فَاذْ عَرَسَ مِنْ زَوَاجِ الْخَيْلِ فَذَاجَ فَاَصْبَحَ جُنْدٌ مَنَزِلِيْ فَرَأَى سَوَادَ اِنْسَانٍ لَّيْلِمَ فَاَتَانِيْ فَعَزَلَنِيْ حِيْنَ رَآنِيْ وَقَدْ كَانُ يَرَاَنِيْ قَبْلَ اَنْ يُعْزَبَ لِحَبَابٍ عَلَيَّ فَاسْتَنْطَلْتُ

مجھ میرے عقد میں چہ ۷۰ ۷۰ ۷۰ لوگ چہ ۷۰ ۷۰ ۷۰ (یعنی مصلوں نے بدگمانی کی) ہمارے قرآن میں جس کی نسبت قویٰ کبرہ آیا ہے یعنی پانی مٹی اس جہت کا اللہ تعالیٰ نے جب حضرت عائشہؓ کی پائی اور عمت قرآن میں بیان کی تو فرمایا جس نے اٹھایا اس کا جزا ہو اس کو جزا دیا ہے۔

علی بن ابی طالبؓ نے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کے اوپر بھی نہیں کیا اور حضرت عائشہؓ کے سوا عورتیں بہت ہیں اور اگر آپ کو لڑکی سے پوچھتے تو وہ آپ سے حج کبرہ کی حضرت علیؓ نے جو کہا کچھ حضرت عائشہؓ کی دشمنی سے نہیں کہا کیونکہ ان کا حضرت عائشہؓ سے اس وقت تک کوئی حال نہ تھا کچھ یہی صواب تھا ان کے حق میں کہ جو اپنے نزدیک مناسب سمجھیں رسول اللہؐ سے عرض کریں اس لیے کہ آپ کو پریشانی تھی اور آپ کی تسلی اور کھف ضروری تھی۔

پھر اس نے اپنا لونت نکال دیا اور اپنا تھ میرے چڑھنے کے لیے بچھا دیا میں لونت پر سوار ہو گئی اور وہ پیدل چلا لونت کو کھینچتا ہوا یہاں تک کہ ہم لنگر میں پہنچے اور لنگر کے لوگ اتر چکے تھے سخت دوپہر کی گرمی میں تو میرے مقدمہ میں چلا ہوئے جو لوگ تباہ ہوئے (یعنی جنھوں نے بدگمانی کی) اور قرآن میں جس کی نسبت نوحیؑ مسمومہ آیا ہے یعنی ہانی پہاڑی اس جہت کا وہ عبداللہ بن ابی بن سلول (محقق) تھا آخر ہم مدینہ میں آئے اور میں جب مدینہ میں پہنچی تو یہاں ہو گئی ایکہ مہینہ تک بیماری اور لوگوں کا یہ حال تھا کہ بہتان کرتے واپس کی باتوں میں غور کرتے اور مجھے ان کی کسی بات کی خبر نہ تھی صرف مجھ کو اس امر سے شک ہوا کہ میں نے اپنی بیماری میں رسول اللہ کی وہ شفقت نہ دیکھی جو پہلے میرے حال پر ہوتی جب میں بیمار ہوئی آپ صرف اندر آتے اور سلام کرتے پھر فرماتے یہ عورت کیسی ہے سو اس امر سے مجھے شک ہوتا لیکن مجھ کو اس غرابی کی خبر نہ تھی یہاں تک کہ جب میں دہلی ہو گئی بیماری جانے کے بعد تو میں غلی اور میرے ساتھ مسیح کی ماں بھی غلی متامنع کی طرف (متامنع موضع تھے مدینہ کے باہر) اور وہاں گئے تھے ہم لوگوں کے (پاکانے بنے سے پہلے) ہم لوگ رات ہی کو اٹھا کرتے اور رات ہی کو چلے آتے اور یہ ذکر اس وقت کا ہے جب ہمارے گھروں کے نزدیک پاکانے نہیں بنے تھے اور ہم اگلے

بِاسْتِخَارَةٍ جِئْنَا عَرَضِي مُعْتَرِثٌ وَسَهِي بِجِلْبَابِي وَ وَاللَّهِ مَا يُكَلِّمُنِي كَلِمَةً وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِخَارَةٍ حَتَّى أَتَاخَ رَاجِلَةً قَوِيَّةً عَلَى نَاحِيَا فَرْكُشِهَا فَلَا تَقْلَقُ نَقُودُ بَيْنَ الرَّجُلَةِ حَتَّى أَتَيْنَا الْحِجْزَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُوْغِرِينَ فِي نَحْرِ الطَّهْرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ فِي شَأْنِي وَكَانَ الْقَبِي تَوَلَّى كَهْرًا عَشِيًّا أَفْوُ مِنْ أَهِي إِنْ سَأَلُوا فَذَوْنَا النَّدِيَّةَ فَاشْكَيْتُ جِئْنَا قَبِيثَا لَمَدِيَّةَ شَهْرًا وَفَلَسُوا يُعِيْشُونَ فِي قَوْلِي أَفَلَا الْإِنْفِلَ وَلَا أَشْغُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَفَوَ بَرِيْضِي فِي وَحْشِي أَهِي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْطُفْطُ الْقَبِي تَمْتُ لَزِي مِنْ جِئْنَا أَشْكِي بِنَا يَدْخُلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْلَمٌ ثُمَّ يَقُولُ «كَلَفٌ يَكْفُكُمْ» فَذَلَا بَرِيْضِي وَلَا أَشْغُرُ بِالْشَرِّ حَتَّى يَخْرُجْتُ بَعْدَ مَا تَقَهْتُ وَخَرَجْتُ مَعِي أَنَا مَسْلَمٌ فَكُلُ الْفَتَاوِصِ وَهُوَ مُتَعَرِّضٌ وَلَا نَخْرُجُ إِلَّا لَنَا بِلَى كَلْبٍ وَذَلِكَ كَلْبٌ أَنْ تَجِدَ الْكَلَفَ قَرِيْبًا مِنْ

تو نوئی نے کہا اس حدیث میں جو حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ سعد بن سعد کو کھڑے ہوئے یہ مشکل ہے کہ کوک سعد بن سعد غزوہ خندق کے بعد ہی مر گئے اور یہ واقعہ غزوہ میں مصطفیٰ کا ہے جو ۶ھ میں ہوا اس پر سب اہل سیر کا اتفاق ہے البتہ واقعہ کی نسبت اس کے خلاف نقل کیا ہے کاظمی عباسی نے کہا سعد بن سعد کا ذکر اس روایت میں وہم ہے اور صحیح ہے کہ دونوں ہمارے ہیں جنھیں نے مشکوٰۃ اور ابن حجر نے کہا کہ غزوہ بدر مسیح سعد بن سعد روای شندق کا سال ہے تو اصل ہے کہ یہ غزوہ اور حدیث جہت دونوں غزوہ خندق سے پہلے ہوں اور اس وقت سعد بن سعد زعمو سے اس صورت میں مجھیں میں جو سعد بن سعد کا ذکر ہے وہ صحیح ہو گا کھلی پھر نوئی نے کہا اس حدیث سے بہت فائدہ نکلے ہیں حدیث کی روایت ایک جماعت سے درست ہو جاوے ہر ایک سے ایک ہم نگوں اور یہ اگرچہ زہری کا قول ہے پر وہاں کیا مسلمانوں نے اس کے قول پر دوسرے قرد کا صحیح ہو کر وہاں ہوا ستر کے وقت جب کسی بی بی کو ملے ہانا مسموم ہو متعہ یہیں میں سے تھا ہے جو

تَبَرُّنَا وَاتَّقِنَا أَمْرَ الْفَرْجِ الْأَوَّلِ فِي التَّهَرُّو
وَسَمَّا تَنَادَى بِالْكَتَفِ أَنْ تَتَجَدَّعَا عِنْدَ جُيُوعَا
فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأَكُمُ مَسْطَحٌ وَهِيَ بَيْتُ أَبِي رُغَمٍ
بَيْنَ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ شَامِرٍ وَأَخِيهَا بَنُو حَنْزَلٍ
ثُمَّ عَمِيرَ حَالَةَ أَبِي نَجْرٍ الصَّدُوقِ وَبُشَيْبَا
مَسْطَحٌ بْنُ كُثَيْبَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْمُطَّلِبِ فَأَقْبَلْتُ
أَنَا وَبَيْتُ أَبِي رُغَمٍ جَمَلٌ بَيْنَ قُرَيْشٍ بَيْنَ
شَأْبَانَ فَعَرَفْتُ أَنَّمَا مَسْطَحٌ فِي مَرْطَبِهَا فَقَالَتْ
تَبَرُّنَا مَسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بَلَّغْنِي مَا قُلْتِ أَسْتَبِينَ
رَحَلًا قَدْ شَهِدْتُ بَذَرًا قَالَتْ أَيْ حَسْبَا لَوْ لَمْ
تَسْتَبِعِي مَا كَانَ قَالَتْ وَمَنَا قَالَ قَالَتْ
فَأَحْضَرْنِي بِقَوْلِ لُغْلٍ الْإِمَامُكَ فَأَرَادْتُ مَرْحَا
إِلَى مَرْحَبِي فَلَمَّا رُفِعْتُ إِلَى قَبِي فَذَحَلْ
عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَلَّمْتُ ثُمَّ قَالَ ((كَتَبْتُ بِكُمْ)) قُلْتُ أَنَا ذُو
بِي أَنْ أَنِي أَبُوئِي قَالَتْ وَأَنَا حَبِيبَةُ أُرِيدُ أَنْ
أَتَقِنَ فَمَضَى مِنْ بَيْتِهِمَا فَأَوْدَى لِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُشْتُ أَبُوئِي فَقُلْتُ
إِلَاسِي بَا أَكُتَا مَا تَتَخَذْتُ فَهَلْ فَقَالَتْ نَا

عربوں کی طرح جنگل میں جایا کرتے (پاکانے کے لیے) اور گھر
کے پاس پاکانے جانے سے فطرت رکھتے تو میں جلی اور ام مسطح
میرے ساتھ تھی وہ بیٹی تھی ابی ہرم بن مطلب بن عبد مناف کی
اور اس کی ماں سحر بن عامر کی بیٹی تھی جو خالد تھی حضرت ابو بکر
صدیق کی (اس کا نام سحلی تھا) اس کے بیٹے کا نام مسطح بن امیہ بن
عباد بن مطلب تھا فرض میں اور ام مسطح دونوں جب اپنے کام
سے فارغ ہو چکیں تو لوٹی ہوئی اپنے گھر کی طرف آ رہی تھیں
اسے میں ام مسطح کا پاؤں الجھا پانی چادر میں اور بولی پدک ہوا مسطح
میں نے کہا تو نے بری بات کہی تو برا کہتی ہے اس شخص کو جو چدری
لڑائی میں شریک تھا وہ بولی اسے یہاں تو نے کچھ نہیں سنا مسطح نے
کیا کہا میں نے کہا کیا کہا اس نے مجھ سے یہاں کیا جو بہتان لگانے والوں
نے کہا تھا یہ سن کر میری چادر دوچند ہو گئی ایک اور چادر بڑھی
میں جب اپنے گھر پہنچی تو رسول اللہ اندر تشریف لائے اور سلام
کیا اور فرمایا اب اس عورت کا کیا حال ہے میں نے کہا آپ مجھ
کو اجازت دیجئے میں اپنے ماں باپ کے پاس جانے کی اور میرا اس
وقت یہ ارادہ تھا کہ میں اپنے ماں باپ کے پاس جا کر اس خبر کی
تحقیق کروں آخر رسول اللہ نے مجھ کو اجازت دی اور میں اپنے
ماں باپ کے پاس آئی میں نے اپنی ماں سے کہا اماں یہ لوگ کیا
کہہ رہے ہیں وہ بولی بیٹا تو اس کا خیال نہ کر اور اس کو بڑی بات مت

ہو سفر عزم عورتوں کے لیے واجب نہ ہو دوسرے میں اپنی بی بی کا ساتھ لے جاتا، عورتوں کا چادر میں جانا، مردوں کا
خدمت کرنا، عورتوں کی ستر میں، لنگر کا کچا، باہر کے حکم سے جانا، عورت کا جانے ضرور کے لیے بغیر اجازت خدا کے جانا، عورتوں کا سفر
میں پار پہننا، جو لوگ عورت کو اذیت دینے پر سواری کریں وہ اس سے باز نہ کریں، اگر عزم نہ ہوں، کم کمانے کی نصیحت، عورتوں کے لیے، لنگر
میں بھڑوں کا پیچھے نہ جانا، مرد کو اس کی جود نہ دے، حسن و بھلا عورتوں سے یعنی بات نہ کر، اور ان کے آگے چلنا، آپ بول پانا
عورتوں کو چھڑا کر، اللہ و اما اللہ و اصعون کہنا، بی بی یا زوی، صحبت پر، عورت کا دست چھونا، عورت کے آگے چلنا، ہر ایک کو اپنے
استحکاف کے لیے ضرورت کے بری بات اجازت نہ کرنا، اپنی بی بی سے نرمی اور حسن معاشرت، کسی عورت کے لیے سے حسن معاشرت میں کمی کرنا
یہ ہر مہربان کا مال یا چھڑا، عورت کو ایک ساتھی نے کر لکھا اپنے عزم سے بیزا نہ ہونا، جب وہ بری بات کہے، فضیلت اہل بدر کی، عورت
اپنے ماں باپ کے پاس بغیر اجازت خدا کے نہ دے، عجب کے وقت جہاں اللہ کہتا، مطلوبہ لینا اپنے گھر والوں سے، ع

سمجھ قسم خدا کی ایسا بہت کم ہوا ہے کہ کسی مرد کے پاس ایک خوبصورت عورت ہو جو اس کو چاہتا ہو اور اس کی سوتیلی بھی ہوں اور سوتیلی اس کے عیب نہ نکالیں میں نے کہا یہاں اللہ لوگوں نے توبہ کی ہر شے اور کدیاں ساری راست دیتی رہی مگر تک میرے آنسوں ٹھہرے اور نہ غصہ آئی مگر کو بھی میں رو رہی تھی اور جناب رسول اللہ نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو بلا یا کیونکہ وہی جس اتنی تھی اور ان دونوں سے مشورہ لیا مجھ کو جدا کرنے کے لیے (یعنی طلاق دینے کے لیے) اسامہ بن زید نے توبہ دے کر اپنے دی جو وہ جانتے تھے رسول اللہ کی بی بی کے حال کو اور اس کی عصمت کو اور آپ کی محبت کو اس کے ساتھ انھوں نے کہا یا رسول اللہ عائشہ آپ کی بی بی ہے اور ہم تو سوا بہتری کے اور کوئی بات اس کی نہیں جانتے علی بن ابی طالب نے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ پر کبھی نہیں کی اور عائشہ کے سوا عورتیں بہت ہیں اور اگر آپ لوٹتی سے پوچھتے تو وہ آپ سے بچا کہہ دے گی (لوٹتی سے مراد برہہ ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہتی) حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ نے برہہ کو بلا یا اور فرمایا ہے برہہ تو نے کبھی عائشہ سے ایسی بات نہ کہی ہے جس سے تمھ کو اس کی پاکدامنی میں شک پڑے برہہ نے کہا قسم اس کی جس نے آپ کو سچا بیٹیر کر کے بھیجا ہے اگر میں ان کو کوئی کام نہ دیتی بھی تو میں عیب بیان کرتی اس سے زیادہ کوئی عیب نہیں ہے کہ عائشہ کم عمر لڑکی ہے آہ چھوڑ کر گھر کا سوچاتی ہے پھر بکری آتی ہے اور اس کو کھانسی ہے (مطلب یہ ہے کہ ان میں کوئی عیب نہیں جس کو تم پوچھتے ہو نہ

ثُمَّ هَوَيْتُ عَلَيْكَ فَوَدَّاهُ فَقُلْتُ كَانَتْ امْرَأَةً فَطَلَّ وَصِيَّةٌ عِنْدَ رَجُلٍ مِثْلُهَا وَلَهَا حَزَنٌ كَثِيرٌ بِنَا كَثُرْنَ عَلَيْهَا فَقُلْتُ قُلْتُ مَسْحَانِ اللَّهُ وَفَدَا نَحْنُذَاتِ الْفَرْسِ بِهَذَا فَقُلْتُ فَكَيْفَ يَكُنْ بَيْنَكَ الْمَلَكَةُ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا نَرَا لِي نَفْعٌ وَلَا أَصْحَابُ بِنَوْمٍ ثُمَّ أَصْبَحْتُ أَتَيْتُكَ وَفَدَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ مِنْ أَبِي طَالِبٍ وَأَمْسَعَةً مِنْ زَيْنَبٍ حِينَ امْتَلَأْتُ الْوُجْهَ تَسْتَبِيرُ مِنَّا فِي بَرَقِ أَهْلِهِ قَالَتْ فَأَمَّا أَمْسَعَةُ مِنْ زَيْنَبٍ فَأَشَارَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْبَدِي يَتَلَمَّزُ مِنْ بَرَاةِ أَهْلِهِ وَبِأَلْبَدِي يَتَلَمَّزُ بِي تَقْبِيهِ لَهُمْ مِنَ الْوَدْعِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خُذْ أَمْسَعَةَ وَلَا تَعْلَمْ إِنَّا جَبَرْنَا وَأَمَّا عَلِيٌّ مِنْ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لَمْ يُعْشِرْ اللَّهُ عَيْنَكَ وَالْقِسَاءَ سِوَاكِ حَبِيرٌ وَإِنْ نَسَانُ الْخَارِبَةِ تَصُدُّكَ قَالَتْ فَفَدَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَرَّةً فَقَالَ ((أَمَّا بَرَّةٌ هَلْ دَأْبَتْ مِنْ شَيْءٍ فَرِيضَتُكَ مِنْ غَابِثَةٍ)) قَالَتْ لَا بَرَّةٌ وَالَّذِي نَحْنُ بِالْحَقِّ إِنِّي دَأْبْتُ عَلَيْهَا امْرَأَةً فَطَلَّ أَفْصَحْتُ عَلَيْهَا أَحْتَرُ مِنْ أَنَّهَا خَارِبَةٌ خَدِيعَةُ السُّنُّ قَتَامُ عَنْ حَبِيبِ أَهْلِيهَا فَتَلَّى النَّاسُ مَا قَاتَلَهُ قَالَتْ فَفَدَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

جو اور دوستوں سے بحث کرتا ہی ہوئی بات سے اگر اس سے قطع ہو اور بے قطع مع ہے الام کا قطع چھٹا کسی امر ہم کے لیے الام کا نکاح کرنا یا نہ کرنا یہ ہے نصیحت مومن بن مسعود کی، نصیحت سعد بن معاذ اور اسید بن حذیر کی، نقد کو قطع کرنا اور خسر کرنا، توبہ کا قبول کرنا، اعتقاد کرنا، آیت قرآنی سے، پہلے گھٹک ہوں کے پیرا کرنا، خوشخبری میں جلدی کرنا، برکت حضرت عائشہ کی، نص قرآنی اگر اس میں شک کرے تو کہ اگر مرتد ہے یا باطل اہل اسلام ان میں نے کہا کسی بیٹیر کی بی بی نے نہ بکری نہیں کی، تجھ پر عذر ہو وقت ہو

اس کے سوا کوئی عیب ہے جو عیب ہے وہ یہی ہے کہ نبوی بھائی
 لڑکی ہے اور کم عمری کی وجہ سے گھر کا بندوبست نہیں کر سکتی
 حضرت عائشہؓ نے کہا پھر رسول اللہؐ منبر پر کھڑے ہوئے اور
 بعد اللہ بن ابی بنی سلمیٰ سے بدلا پاپا آپؐ نے فرمایا منبر پر اے
 مسلمان لوگو! کون بدل لے گا میرا اس شخص سے جس کی سخت بات
 ادا ہوئے والی میرے گھروالوں کی نسبت مجھ تک پہنچی قسم خدا کی
 میں تو اپنی گھروالی (یعنی حضرت عائشہؓ) تک سمجھتا ہوں اور جس
 شخص سے یہ لوگ تہمت لگاتے ہیں (یعنی صفوان بن معطل سے)
 اس کو بھی تک سمجھتا ہوں اور وہ کبھی میرے گھر میں نہیں گیا مگر
 میرے ساتھ یہ منکر سعد بن معاذ انصاری (جو قبیلہ اوس کے
 سردار تھے) کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہؐ آپ کا بدلہ لیتا
 ہوں اگر تہمت کرنے والا ہماری قوم اوس میں سے ہووے تو ہم
 اس کی گردن مارتے ہیں اور جو ہمارے بھائیوں خورج میں سے
 ہووے تو آپ حکم کیجئے ہم آپ کے حکم کی تعمیل کریں گے (یعنی
 اس کی گردن ماریں گے) یہ سن کر سعد بن معاذ کھڑے ہوئے
 اور وہ خورج قبیلہ کے سردار تھے اور ایک آدمی تھے پر اس وقت
 ان کو اپنی قوم کی بیچ آگئی اور کہنے لگے اے سعد بن معاذ قسم خدا کے
 بھائی تو ہماری قوم کے شخص کو قتل نہ کرے گا نہ کر سکے گا یہ سن کر
 اسید بن حضیر جو سعد بن معاذ کے چچا زاد بھائی تھے کھڑے ہوئے
 اور سعد بن معاذ سے کہنے لگے تو نے نفاق کہا قسم خدا کے بھائی ہم
 اس کو قتل کریں گے اور تو منافق ہے جب تو منافقوں کی طرف

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَمِينِ فَاسْتَعْدَزَ مِنْ عَدُوِّ
 اللَّهِ مِنْ أَيْدِي مَنْ سَأَلُوا فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْيَمِينِ
 (يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَغْلِبُنِي مِنْ
 رَجُلٍ فَلْيَنْصُرْهُ فَإِذَا هِيَ أَهْلِي بَنِي فُزَاةَ مَا
 غَلِبْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا
 رَجُلًا مَا غَلِبْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ
 يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي) فَقَامَ سَعْدُ بْنُ
 مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ أَنَا أَغْلِبُكَ بِهِ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ إِذْ كَانَ مِنَ الْأَوَّلِينَ حُرْبَنَا عُنْفًا
 وَإِلَّا كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا الْخُرُوجِ أَمْرًا فَعَلَقَهُ
 أَمْرًا فَقَالَ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ
 الْخُرُوجِ وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا وَلَكِنْ أَجْهَلُهُ
 الْحَيَّةُ فَقَالَ يَسْعُدُ بِنِ مِعَاذٍ كَذَبْتَ لَعَمْرُ
 اللَّهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَغْدِرُ عَلَى قَبْلِهِ فَقَامَ أُسَيْدُ
 بْنُ حُصَيْنٍ وَهُوَ مِنْ عَمِّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَقَالَ
 يَسْعُدُ بِنِ عِبَادَةَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ لَتَقْتُلَنَّهُ
 فَإِنَّكَ مُبْتَغٍ لِحُدُودٍ عَنِ الْمُتَابِعِينَ قَدَرُ
 الْحَيَّانِ الْفَارُوسِ وَالْخُرُوجِ حَتَّى هَمُّوا أَنْ
 يَقْتُلُوا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نَاقِمٌ عَلَى الْيَمِينِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

یہ قہر یہ قوت کے، فضیلت حضرت ابو بکرؓ کی، سطر محی منصب ابو بکرؓ پر، ادھو گنگھار ہوں، غلو کا گنگھاروں سے، عدوئے کا استہباب، قسم کے خلاف کرنا اگر خلاف میں نکل ہو اور کلام و رد فضیلت ام المومنین زینبؓ کی، گواہی میں عارت قدم رہنا یعنی امتیاز سے گویا زیادہ دوست کے دوستوں سے سوا کہ گویا حضرت عائشہؓ نے حبان سے کیا اس لیے کہ در رسول اللہؐ کے غیر خود اور دھڑ سے، غلبہ شروع کرنا عام ہوتا ہے، غلبہ شروع کرنا چاہنے کی علامت اور شریف سے، مسلمانوں کا لہذا اپنے نام کی دولت کے وقت، منصب کو برا کہا جائے ایسے ہیں جنہوں نے سداً بن مہارہ کو کہا کہ مطلب ابن کا کہ تمنا حقوں کا سا کام کرتے ہو جب تو متانتوں کی طرف ندری کرتے ہو۔ اجمعی مختصراً

سے لڑتا ہے غرض کہ دونوں قبیلے اس اور غزیر کے لوگ اللہ کھڑے ہوئے اور قریب تھا کہ کشت و خون شروع ہووے اور رسول اللہ منبر پر کھڑے ہوئے تھے انکو سمجھا رہے تھے اور ان کا قصہ فرود کر رہے تھے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے اور آپ بھی خاموش ہو رہے حضرت عائشہ نے کہا میں اس دن بھی سارا دن روئی کہ میرے آنسو نہیں جمتے تھے اور نہ نیند آتی تھی پھر دوسری رات بھی روئی کہ نہ آنسو جمتے تھے نہ نیند آتی تھی اور میرے باپ نے یہ گمان کیا کہ روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ جاوے گا میرے دل باپ میرے پاس بیٹھے تھے اور میں رو رہی تھی اسے میں انصاری ایک عورت نے اہانت ساگی میں نے اس کو اہانت دی وہ بھی اگر رونے لگی پھر ہم اسی حالت میں تھے کہ رسول اللہ تخریف لائے اور سلام کیا اور بیٹھے اور جس روز سے مجھ پر جہمت ہوئی تھی اس روز سے آج تک آپ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے اور ایک مہینہ پانچویں گزرا تھا میرے مقدمہ میں کوئی وحی نہیں اتری حضرت عائشہ نے کہا پھر رسول اللہ نے تشہد پڑھا بیٹھے ہی اور فرمایا لا اجد اے عائشہ مجھ کو تمہاری طرف سے ایسی ایسی خبر پہنچی ہے پھر اگر تمہارا کلام ہو تو عذریب اللہ قتالی تمہاری پاکدامنی بیان کر دے گا اور اگر تو نے گنہاں کیا ہے تو توبہ کر اور بخشش مانگ اللہ سے اس واسطے کہ بندہ جب گنہگار قرار کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے اللہ اسکو بخش دیتا ہے حضرت عائشہ نے کہا جب رسول اللہ کو اپنی بات تمام کر چکے تو میرے آنسو باطل بند ہو گئے یہاں تک کہ ایک قطرہ بھی نہ رہا میں نے اپنے باپ سے کہا تم جواب دو میری طرف سے رسول اللہ کو اس مقدمہ میں جو آپ نے فرمایا میرے باپ بولے قسم خدا کی میں نہیں جانتا کیا میں جواب دوں رسول اللہ کو (جہان اللہ باپ تو عاشق رسول تھے کہ ان کی بیٹی کا مقدمہ تھا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے

اللہ علیہ وسلم مُحْتَمِلُهُمْ حَتَّى مَكَتُوا وَسَكَتَ قَالَتْ وَتَكَيْتُ نَوْمِي ذَلِكَ لَا يَزِفُّا لِي ذَنْعٌ وَلَا أَكْتَجِلُ يَوْمَ ثُمَّ يَكْتُتُ لَيْلِي الْمُتَعَبَةُ لَا يَزِفُّا لِي ذَنْعٌ وَلَا أَكْتَجِلُ يَوْمَ وَأَنُوبِي نَظَّافٍ لِّلْكَفَاةِ فَلَيْلٌ جَدِيدِي فَيَسْنَا هُنَا خَالِصَانِ جَدِيدِي وَأَنَا أَيْكِي اسْتَأْذَنْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَايْتُ لَهَا فَحَلَسَتْ تَبَكَّتْ قَالَتْ نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ دَخَلُ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ حَفَسَ قَالَتْ وَتَمَّ نَحِيلُنْ جَدِيدِي مُنْذُ قِيلَ لِي مَا بَيْنَ وَغَدَ بَيْتُ شَهْرًا لَا يُوحَى إِلَيَّ فِي شَأْنِي بِشَيْءٍ قَالَتْ فَتَشْهَدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَحْلَسُ ثُمَّ قَالَ ((أَنَا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّهُ فَدَّ بَلْعَمِي عَنْكَ كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُتِبَ تَوْبَةٌ فَسَتُورُكَ اللَّهُ وَإِنْ كُتِبَ الْأَمْسُ بِذَنْبِي فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اغْتَوَفَ بِذَنْبٍ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ)) قَالَتْ فَلَمَّا فَصَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفَالَتْ قَلَسَ دَمْعِي حَتَّى مَا أَجْسُ مِنْهُ فَطَرْتُ فَقُلْتُ يَا بِي أَحِبُّ عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا أَفْرِي مَا أَفُؤُ الْيَوْمَ يَرْسُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا بِي أَحِبُّ عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ مَا أَفْرِي مَا أَفُؤُ الْيَوْمَ يَرْسُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ

وہ ہندو اسے باوجود تین آدمیوں کے (مسم)

میں نے اپنی ماں سے کہا تم جو اب دو میری طرف سے رسول اللہ کو وہ بولی قسم خدا کی میں نہیں جانتی کیا جواب دوں رسول اللہ کو آخر میں نے خود ہی کہا اور میں کم سن لڑکی تھی میں نے قرآن نہیں پڑھا ہے لیکن میں قسم خدا کی یہ جانتی ہوں کہ تم لوگوں نے اس بات کو یہاں تک سنا کہ جہاد میں دل جمعی اور قسم نے اس کو بچ سکھایا یہ حضرت عائشہؓ نے غصے سے فرمایا اور نہ کسی نے نہیں سمجھا تھا جو تہمت کرنے والوں کے (پھر اگر قسم سے کہوں میں بے گناہ ہوں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں بے گناہ ہوں تو مجھے تم کو سچا نہیں سمجھتے کہ اور اگر میں ایک گناہ کا اقرار کروں جس کو میں نے نہیں کیا ہے اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس سے پاک ہوں تو تم مجھ کو سچا سمجھو گے اور میں اپنی اور تمہاری مش سوا اس کے کوئی نہیں پانتی جو حضرت یوسفؑ کے باپ کی تھی (حضرت یعقوبؑ کی اور حضرت عائشہؓ کو میں ان کا کام یاد نہ آیا تو یوسفؑ کا باپ کہا) جب انھوں نے کہا تفسیر حلیل واللہ المستعان علی مائصفون یعنی اب میرا بھرتے اور جہاد میں اس گفتگو پر خدا ہی کی مدد درکار ہے پھر میں نے کروٹ موڑ لی اور میں اپنے بچھونے پر لیٹ رہی اور میں قسم خدا کی اس وقت جانتی تھی کہ میں پاک ہوں اور اللہ تعالیٰ ضرور میری پاکی ظاہر کرے گا لیکن قسم خدا کی مجھے یہ گمان نہ تھا کہ میری شان میں قرآن اتنے کا جو پڑھا جاوے گا (قیامت تک) کیونکہ میری شان خود میرے گمان میں اس لائق نہ تھی کہ اللہ جل جلالہ عزت اور بزرگی والا میرے مقدمہ میں کام کرے اور کام بھی لیا جو پڑھا جاوے البتہ مجھ کو یہ امید تھی کہ رسول اللہؐ خواب میں کوئی ایسا مضمون دیکھیں گے جس سے اللہ تعالیٰ میری پاکی ظاہر کر دے گا حضرت عائشہؓ نے کہا تو قسم خدا کی رسول اللہؐ اپنی جگہ سے نہیں اٹھے تھے اور نہ گھر والوں میں سے کوئی باہر گیا تھا کہ

وَأَنَا خَلِيفَةُ حَبِيبَةِ النَّبِيِّ لَا أَفْرَأُ خَيْرًا مِنْ
قُرْآنِ ابْنِي وَاللَّهِ لَقَدْ غَرَّقْتُ أَنْفُكُمُ فَا
سَبَعْتُمْ بِهَذَا حَتَّى اسْتَفَرْتُ فِي نَفْسِكُمْ
وَسَدَقْتُمْ بِهِ فَإِنِّي قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي نَبِيَّةٌ وَاللَّهِ
بَعَلُّمُ أَنِّي نَبِيَّةٌ لَا تَصْنَعُونِي بِذَلِكَ وَلَكِنْ
اغْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرِ وَاللَّهِ بَعَلُّمُ أَنِّي نَبِيَّةٌ
لَتَصْنَعُونَنِي وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أُبَدُّ لِي وَلَكُمْ
مَثَلًا إِنَّمَا قَالَ أَبُو يُوسُفَ فَصَبْرٌ حَبِيبٌ
وَاللَّهِ اْلْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا نَعْمُونَ قَالَتْ ثُمَّ
نَحَلْتُ فَاسْتَضَعْتُ عَلَى فِرَاسِي قَالَتْ وَأَنَا
وَاللَّهِ حَبِيبِي أَطْلَمُ أَنِّي نَبِيَّةٌ وَأَنَّ اللَّهَ مُبَرِّئِي
بِرَأْسِي وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَطْلُقُ إِلَّا بِخُرْنِ
فِي شَأْنِي وَخَمِي بَنِي وَلِنَائِي كَانَ اسْتَفَرُّ فِي
نَفْسِي مِنْ أَنْ يَنْكَلِمَ اللَّهُ غَرْ وَحَلَّ فِيَّ بِأَمْرِ
بَنِي وَلَكِنِّي كُنْتُ لَوْحُو لَا فَرَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا مَبْرُكِي
اللَّهُ بِهَا قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّي
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجْلِسًا وَلَا خَرَجَ مِنْ لَعْلٍ
فَلَيْسَتْ أَخَذْتُ حَتَّى أَرْزَلَ اللَّهُ غَرْ وَحَلَّ عَلَى
نَبِيِّ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْحَدَّةُ مَا كَانَ
بِأَحَدُهُ مِنَ الْكِرْهَاءِ جُنْدُ الْوَحْشِي حَتَّى بَاتَ
لِيَبْتَخِرَ مِنْهُ مِنْ الْخَمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي النَّوْمِ
فَلَمَّا مِنْ بَقِي الْقَوْلِ الَّذِي أَرْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَتْ
قُلْتُ سُرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكُنَّا أَرْزَلَ كَلِمَةً فَكَلَّمُ
بِهَا أُنْ قَالَ ((اَلْبَشِيرِي يَا عَابِدَةُ أَفَّا اللَّهُ

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر وحی بھیجی اور اس قرآن کو آپ کو وحی کی جتنی معلوم ہونے لگی یہاں تک کہ آپ کا جسم مبارک پر سے موتی کی طرح پیسے کے قطرے چھٹنے لگے ہاڑوں کے دونوں میں اس کلام کی جتنی سے جو آپ پر اترا (اس لیے کہ بڑے شہنشاہ کا کام تھا) جب یہ حالت آپ کی ہائی رہی (یعنی وحی ختم ہو چکی) تو آپ ہنسنے لگے اور اول آپ نے یہ کلمہ منہ سے نکالا فرمایا اے عائشہ خوش ہو جاؤ اللہ نے تم کو بے گناہ اور پاک فرمایا میری ماں نے کہا اٹھو اور حضرت کی تعریف کرو (اور شکر کرو اور آپ کے سر کا بوسہ لے) میں نے کہا قسم خدا کی میں تو حضرت کی طرف نہیں انھوں کی اور نہ کسی کی تعریف کروں گی سوائے اسی نے میری پائی پامیری حضرت عائشہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے اسرار ان اللہین حاء و اہلہا ملک عصۃ منکم آخر تک دس آجروں کو تو اللہ جل جلالہ نے ان آجروں کو میری پائی کے لیے انار الہ بکر صدیق نے جو مسیح سے عزیز داری کی وجہ سے سلوک کیا کرتے یہ کہا کہ قسم خدا کی اب میں اس کو کچھ نہ دوں گا کیونکہ اس نے عائشہ کی نسبت ایسا کہا تو اللہ نے یہ آیت اتاری ولا یاتلوا الفصل منکم والسعة آخر تک حبان بن موسیٰ نے کہا عبد اللہ بن مبارک نے کہا یہ آیت بڑی امید کی ہے اللہ کی کتاب میں (کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے ثنائے داروں کے ساتھ سلوک کرنے میں بخشش کا وعدہ کیا) ابو بکر نے کہا قسم خدا کی میں یہ پاتا ہوں کہ اللہ کچھ کو بخشے پھر مسیح کو جو کچھ دیا کرتے تھے وہ چاری کر دیا اور کہا میں کبھی بندہ کروں گا حضرت عائشہ نے کہا اور رسول اللہ نے ام المؤمنین زینب بنت جحش سے میرے باپ میں پچھا جو وہ جانتی ہوں یا انھوں نے دیکھا ہوا انھوں نے کہا حالانکہ وہ سو گن گنیں یا رسول اللہ میں اپنے کان اور آنکھ کی احتیاد رکھتی ہوں (یعنی میں سننے کوئی بات سنی ہے نہیں کہتی اور نہ بن دیکھے کو دیکھی کہتی ہوں) میں تو عائشہ کو نیک ہی

فَقَدْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ فَأَنْتَ لِي أُمِّي قَوْمِي إِنِّي فَتَلْتُ وَاللَّهِ لَا أَلُومُ بِبَيْتِي وَلَا أُحْسِنُ بِمَا أَلَفْتُ حَزَنُ الَّذِي لَمْ يَزَلْ يَرْتَهَنِي فَأَلَفْتُ فَأَلَزَمْتُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِأَنَّ الَّذِينَ سَأَلُوا بِاللَّهِ عَصِيَّةَ مِنْكُمْ عَشْرَ آيَاتٍ فَأَلَزَمْتُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَجَلَّ هَؤُلَاءِ أَفَاتِلَتِ نَزَاتِي فَأَلَفْتُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ يُثْبِتُ عَلَى بَسْطِ يَدَيْهِ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَاللَّهِ لَا أَتُبِقُّ عَلَيْهِ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَبِيَّةَ فَأَلَزَمْتُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا بَاتِلِي أَوْلُوا الْفَضْلَ مِنْكُمْ وَالشَّعْبُ أَلَّا يُؤْتُوا أَوْلَى الْقُرْبَىٰ بِأَيِّ فَوَافٍ أَلَّا يُعْطُوا أَلَّا يُغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ فَإِنَّ جِيلًا مِنْ مُوسَىٰ قَالَ عَدُوُّ اللَّهِ مِنْ الشُّبَّانِ هَذِهِ أَرْحَىٰ أَتِي فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ إِنِّي لَا جِبُّ أَلَّا يُغْفِرَ اللَّهُ لِي فَرَضْتُ بِأَيِّ بَسْطِ يَدَيْهِ كَانَ يُثْبِتُ عَلَيْهِ وَقَالَ لَا تُزْعِمُنِي بَيْنَهُ أَبَدًا فَأَلَفْتُ عَابِيَّةَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ زَيْنَبَ بِنْتُ جَحْشٍ زَوْجَ أَبِي صُلَيْحٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أُمِّهِ ((مَا عَلِمْتُمْ أَوْ مَا زِلِمْتُمْ)) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْسَنِي سَمِعِي وَتَصَدَّقِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا فَأَلَفْتُ عَابِيَّةَ وَهِيَ أَلِي كَانَتْ تَسَابِعِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَهَا اللَّهُ بِالْوَرَعِ وَطَلَفْتُ أَحْتَمِلُهَا حَتَّى بَنَتْ جَحْشٍ فُخَارِبَ لَهَا فَهَلَكَتْ وَبِمَنْ هَلَكْتَ قَالَ الزُّهْرِيُّ هَذَا مَا أَنْتَ بِإِنْسَانٍ مِنْ أُمَّرٍ هَؤُلَاءِ الرُّحَطُ وَقَالَ فِي

حدیث یونس اَحْمَدَةُ الْحَمْدِ.

سمجھتی ہوں حضرت عائشہؓ نے کہا زینب علی ایک بی بی تھیں جو میرے مقابل کی تھیں حضرت کی وجہوں میں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اس جہت سے بچایا ان کی پرہیزگاری کی وجہ سے اور ان کی بہن جنت بنت جحش نے ان کے لیے قصب کیا اور ان کے لیے لڑیں تو جو لوگ تباہ ہوئے ان میں وہ بھی تھیں (یعنی جہت میں شریک تھیں) لہٰذا ہری نے کہا تو ان لوگوں کا یہ آخر حال ہے جو ہم کو پہنچا۔

۷۰۲۱- ترجمہ روای جو کرنا اس میں اختیار کرنا ہے کہ حضرت عائشہؓ پر اچانکی تھیں حسان کی برائی کو وہ کہتی تھیں یہ شعر حسان کا ہے۔
فلان ابی وولدنہ وعرضہ لعرض محمد منکم وفاء
یعنی حسان کا فروں سے کہتے ہیں میرے باپ اور میری عزت یہ سب حضرت محمدؐ کی عزت کے لیے بچاؤ ہیں (مطلب یہ ہے کہ حسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل کور و ناخواں تھے اس میں کچھ شک نہیں کو ان سے ایک قصور ہو گیا کہ وہ حضرت عائشہؓ کی جہت میں شریک تھے پر اس کی سزا دینا میں ان کو مل گئی) حضرت عائشہؓ نے کہا (قول اس کا جس سے جہت لگائی جاتی تھی کہ) قسم خدا کی میں نے کسی عورت کا پردہ نہیں کھولا اور بعد اس کے اللہ کی راہ میں شہید نہ کیا۔

۷۰۲۲- عَنْ الرَّحْمَنِ بْنِ مَرْثَدَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ وَنَعْمَانُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَفِي حَدِيثٍ قَلِيلٍ اَحْمَدَةُ الْحَمْدِ كُنَّا قَالِ مَعْمَرٌ وَفِي حَدِيثٍ صَالِحٍ اَحْمَدَةُ الْحَمْدِ كَقَوْلِ يُونُسَ وَزَكَةٌ فِي حَدِيثٍ صَالِحٍ قَالِ عُرْوَةُ كَانَتْ عَابِدَةً تُكْرَهُ لَنَا يُسَبُّ عِتَابًا حَسَنًا وَتَقُولُ قَائِلَةً قَالِ قَوْلُ أَبِي ذَرٍّ وَكَادَتْ وَعَرَضَ لِي عَرَضٌ مُخْتَلِفٌ مِنْكُمْ وَقَالَ وَزَكَةٌ اَنْتُمْ قَالِ عُرْوَةُ قَالَتْ عَابِدَةٌ وَاقِفٌ اِنَّ الرَّحْلَ الَّذِي قِيلَ لَهٗ مَا قِيلَ لِيَقُولُ سَيَحْدَثُ اللَّهُ فَرَقْدِي نَفْسِي بِأَيِّ مَا كُنْتُ عَنْ كَتَفِي اَنْتِي غَطَّ قَالَتْ ثُمَّ قِيلَ بَعْدَ ذَلِكَ شَيْءٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي حَدِيثٍ يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ مُوَحَّرِينَ فِي لَحْرِ الظُّهَيْرَةِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ مُوَحَّرِينَ قَالِ عَبْدُ بْنُ حَنْبَلٍ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ مَا قَرَأْتُ مُوَحَّرِينَ قَالِ الْقُرْآنُ شَيْءٌ الْبَعْرُ.

۷۰۲۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب لوگوں نے میری نسبت بیان کیا جو بیان کیا اور مجھے خبر نہ ہوئی تو رسول اللہؐ خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور تشہید پڑھا اللہ کی تعریف کی اور اس کی صفت بیان کی جیسی اس کے لائق ہے پھر کہا اے بعد مشرور! مجھ کو ان لوگوں کے بارے میں جنہوں نے تہمت لگائی

۷۰۲۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَنَا ذِكْرٌ مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ فَمِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقِيْبٌ فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَثَنَّى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَعْلَمُهُ ثُمَّ قَالَ ((اَلَمَّْا بَعْدُ اُتِيُوْا عَلَيَّ فِي اَنْفَاسِ اَنْتُمْ

میرے گمراہوں کو قسم خدا کی میں نے تو اپنی گمراہی پر کوئی برائی بھی نہیں بولی اور جس شخص سے انھوں نے تہمت لگائی اس کی بھی کوئی برائی میں نے بھی نہیں دیکھی اور تہمت بھی میرے گمراہ میں آیا گمراہی وقت جب میں موجود تھا اور جب میں سفر میں گیا وہ بھی میرے ساتھ گیا اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کا اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ میرے گمراہ میں آئے اور میری لوٹاری سے حال پوچھا اس نے کہا قسم خدا کی میں نے عاتشہ کا کوئی عیب نہیں دیکھا البتہ یہ عیب توبہ کے کہ وہ سو جاتی ہیں پھر بکری آتی ہے اور ان کا آنا کھاتنی ہے یا غیر کھاتنی ہے آپ کے بعض اصحاب نے اسے تھڑکا اور کہا کہ رسول اللہ سے یہاں تک کہ صاف کہہ دیا اس سے (یہ واقعہ تہمت کا یا سخت ست کہ اس کو کہہ کہنے لگی جہاں اللہ قسم خدا کی میں تو عاتشہ کو ایسا ہانتی ہوں جیسے سارے خالص سرخ سونے کی ذلی کو ہانتا ہے) (یعنی بے عیب) یہ خبر اس مرد کو پہنچی جس سے تہمت کرتے تھے وہ بولا جہاں اللہ قسم خدا کی میں نے کسی عورت کا کپڑا بھی نہیں کھولا حضرت عاتشہ نے کہا وہ مرد خدا کی راہ میں شہید ہوا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تہمت کرنے والوں میں مسطح تھا اور حنہ تھی اور حسان تھا اور سائق مہر اللہ بن ابی وہ تو کھود کھود کر اس بات کو نکال پھر اس کو نکال کر تا اور وہی ہانتی مہانتی تھا اور حنہ (بنت جحش)۔

أَخْبَلَ وَأَتَمَّ اللَّهُ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَأَتَوَهُمْ بِمَنْ وَأَتَمَّ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَلَا ذَعْلَ نَبِيٍّ قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ وَلَا جِئْتُ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ عَنِّي) وَنَدَا فَحَدِثْ بِقِسْمِهِ وَقَبِيهِ وَقَدْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنِي فَسَأَلَ حُدْرَتِي فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا إِلَّا أَنَّهُ كَانَتْ تَزْفَرُ حَتَّى تَدْخُلَ الْبُيُوتَ فَتَسْأَلُ عَمَلَهَا لَوْ فَكُنْتُ خَيْرَ مَا شَأْنُ جِئْتُمْ فَاتَّهَزَّهَا بَعْضُ أَمْصَحَابِهِ فَقَالَ اصْنَعِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى اسْتَقْبَلُوا لَهَا بِوَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلَى بَيْتِ الْغُصْبِ الْأَخْبَرُ وَقَدْ نَبَغَ الْأَمْرُ ذَلِكَ الرَّجُلُ الَّذِي قِيلَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ مَا كُنْتُ عَنْ كَتَمِهِ أَلَيْسَ قَطُّ فَالْتَّ عَائِشَةُ وَتَوَلَّى شَهِيدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَبِيهِ أَيْضًا بَيْنَ الرِّبَاةِ وَكَانَ الْبَيْنُ تَكَلَّمُوا بِوَسْطَطٍ وَحَسَنَةً وَحَسَنًا وَلَمَّا انْصَارَفَ عَنِ اللَّهِ فَرَأَى أُمِّي فَهُوَ الَّذِي كَانَ يَسْتَوْشِيهِ وَحَسَنَةً وَهُوَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ وَحَسَنَةً.

بَابُ بَرَاءَةِ فِ حَرَمِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الرَّبِّيَةِ

۷۰۲۳- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَحْمَةً كَانَتْ تُهْمُ بِأَمِّ وَلَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ ((أَفْهَبُ فَاضْرِبْ غُفَّةً)) فَأَنَادَ عَلِيُّ قَائِلًا هُوَ فِي رَكْعَةٍ يَتَرَدَّدُ فِيهَا فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ اصْرُجْ فَتَوَلَّى بَدَةً فَاصْرَحَتْ قَائِلًا هُوَ

باب: آپ کی لوٹاری کی براہوت اور عصمت کا بیان ۷۰۲۳- انس سے روایت ہے ایک شخص سے لوگ تہمت لگاتے تھے آپ کی حرم کو (یعنی رسول اللہ ﷺ کی ام ولد لوٹری کو) آپ نے حضرت علی سے فرمایا جا اور اس شخص کی گردن مار (شاید وہ منافق ہو گا یا کسی اور وجہ سے قتل کے لائق ہو گا) حضرت علی اس کے پاس گئے دیکھا تو وہ غصہ کے لیے ایک کنویں میں حبل کر رہا ہے حضرت علی نے اس سے کہا نکل اس نے

مَنْحَبُوتٌ لِّسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَمَنْحَبُوتٌ مَا لَهُ دَكْرٌ
 اپنا ہاتھ حضرت علی کے ہاتھ میں دیا انھوں نے اس کو باہر نکالا
 دیکھا تو اس کا عضو تامل کتا ہوا ہے حضرت علی نے اس کو نہ مارا
 بجز رسول اللہ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو محبوب
 ہے (یعنی ذکر کتا ہوا) اس کا ذکر ہی نہیں ہے (تو حضرت علی یہی
 سمجھے کہ آپ نے زنا کے خیال سے اس کے قتل کا حکم دیا اس
 واسطے انھوں نے قتل نہ کیا اور شاید آپ کو وحی سے معلوم ہو گیا
 ہو گا کہ وہ قتل نہ کیا جاوے گا پر آپ نے قتل کا حکم دیا تاکہ اس کا
 حال مکمل جاوے اور لوگ اپنی جہت پر تادم ہوں اور جھوٹ ان کا
 مکمل جاوے۔



کِتَابُ صِفَاتِ الْمُنَافِقِينَ وَآحْكَامِهِمْ منافقوں کی صفت اور ان کے حکم کے مسائل

۷۰۲۴- زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم ایک سفر میں نکلے جس میں لوگوں کو بہت تکلیف ہوئی (کھانے اور پینے کی) عبداللہ بن ابی (مناقی) نے اپنے پیاروں سے کہا تم ان لوگوں کو جو رسول اللہ کے پاس ہیں کچھ مت دو یہاں تک کہ وہ بھاگ نکلیں آپ کے پاس سے زبردستی کہا یہ قرأت ہے اس شخص کی جس نے مین حوالہ دیا ہے (اور یہی قرأت مشہور ہے اور قرأت شریف من حوالہ ہے یعنی یہاں تک کہ بھاگ جاویں دو لوگ جو آپ کے گرد ہیں) اور عبداللہ بن ابی نے کہا اگر ہم یہ نہ کولوئیں گے تو اہل عزت والا (مردود نے اپنے تئیں عزت والا قرار دیا) نکال دے گا ذلت والے کو (رسول اللہ کو ذلت والا قرار دیا مردود نے) میں یہ سن کر رسول اللہ کے پاس آیا۔ اور آپ سے بیان کیا آپ نے عبداللہ بن ابی کے پاس کہا بیٹھا اور پکھولیا اس سے اس نے قسم کھائی کہ میں نے ایسا نہیں کہا اور بولا کہ زید نے رسول اللہ سے جھوٹ بولا اس بات سے میرے دل کو بہت رنج ہوا یہاں تک کہ اللہ نے مجھ کو سچا کیا اور سوا اذا جاءك المنافقون اترکيهم رسول اللہ نے ان کو بھلا ان کے لیے دعا کرنے کو مغفرت کی لیکن انھوں نے اپنے سر موڑ لیے (یعنی نہ آئے) اور اللہ سنے ان کے حق میں فرمایا ہے کماہم خشب مسندہ گویا وہ کھڑیاں ہیں اور پھر سے نکالی ہوئیں زید نے کہا وہ

۷۰۲۴- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَرَحْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ أَسْبَغَ النَّاسُ فِيهِ عِيْدَهُ فَقَالَ عِيْدُ اللَّهِ مِنْ أَمْرِ بِالْمَحَابَةِ لَا تَتَّبِعُوا عَلَى مَنْ عِيْدُ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْتَشِرُوا مِنْ حَوْلِهِ قَالَ رُحِبْتُ وَهِيَ بَرَاءَةٌ مِنْ خُفْضِ حَوْثِهِ وَغَالِ لَيْلٍ رَحِمَهُ إِلَى الْمُنْبِيتِ كَيْفَ حَزَنَ الْخَلْعُ مِنْهَا الْكَافِرُ قَالَ فَاتَّخِذْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسِيرَتَهُ بِبَلَدِكَ فَارْتَمَلْتُ إِلَى عِيْدِ اللَّهِ مِنْ أَمْرِ فَسَأَلْتُهُ فَاتَّخِذْتُ نَبِيَّ مَا فَعَلَ فَقَالَ كَتَلْتُ زَيْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَوَقَّعَ فِي نَفْسِي مِمَّا فَعَلُوهُ عِيْدَهُ حَتَّى أَرَاكَ اللَّهُ تَصْلِيحِي إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ ثُمَّ دَفَعْنِي إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ فَاذْكُرُوا دَعْوَتَهُمْ وَخَوَاتِمَهُمْ كَأَنَّهُمْ عَشْبٌ مُسَدَّدٌ وَقَالَ كَانُوا رِجَالًا أَجْمَلُ شَرًّا.

(۷۰۲۴) اللہ تعالیٰ ان کی شان میں فرماتا ہے: جب تو ان کو کچھ تو جھ کو اٹھے نکلے جس میں بن ان کے یعنی موئے جازے اور غریب ہیں اس حدیث سے زید کی نفیات اٹھ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ رحمت میں سے کوئی ایسی بات ہے جس میں مسلمانوں کا ضرر ہو تو اس سے کہہ دے۔

لوگ ظاہر میں خوب اور اچھے معلوم ہوتے تھے۔

۷۰۲۵- چارہ رضى اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی کی قبر پر آئے (جب وہ اکرچکا تھا) اس کو قبر سے نکالا اور اپنے گھٹنوں پر بٹھایا اور اپنا تھوک اس پر ڈالا اور اپنا کر اس کو پہنایا۔

۷۰۲۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرنا

۷۰۲۷- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے جب عبد اللہ بن ابی مر گیا تو اس کا بیٹا عبد اللہ بن عبد اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا (وہ سچا مسلمان تھا) اور آپ سے آپ کا کرتا مانگا اپنے باپ کے کفن کے لیے آپ نے کرتا دے دیا پھر اس نے کہا نماز پڑھنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھنے کو حضرت عمرؓ نے آپ کا کپڑا پکڑ لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں اور اللہ نے آپ کو صیغ کیا اس پر نماز پڑھنے سے (کیونکہ اللہ نے فرمایا سوا علیہم یستغفرون لہم ام لم یستغفرو لہم لیس یغفر اللہ لہم یعنی تو ان کے لیے دعا کرے یا نہ کرے دونوں برابر ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز نہ بخشے گا کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اختیار دیا اور فرمایا اگر تو ان کے لیے ستر ہدا استغفر کرے جب بھی اللہ ان کو نہیں بخشے گا تو میں ستر ہدا سے زیادہ استغفر کروں گا حضرت عمرؓ نے کیا یا رسول اللہ وہ منافق تھا آخر آپ نے اس پر نماز پڑھی تب یہ آیت اتری مت پڑھ نماز ان میں سے کسی پر (یعنی منافقوں میں سے کسی منافق پر) جب وہ مر چلا تو بھی اور نہ کھڑا

۷۰۲۵- عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات من امی فاعترضہ من قبرہ فوضعتہ علی رکتہ وکنت علیہ من رقبہ وثقنتہ فیصنۃ فاعظم۔

۷۰۲۶- عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات من امی فاعترضہ من قبرہ فوضعتہ علی رکتہ وکنت علیہ من رقبہ وثقنتہ فیصنۃ فاعظم۔

۷۰۲۷- عن ابن عمر وعلی بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات من امی فاعترضہ من قبرہ فوضعتہ علی رکتہ وکنت علیہ من رقبہ وثقنتہ فیصنۃ فاعظم۔

(۷۰۲۷) اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کی رائے کے مطابق حکم دیا۔ نووی نے کہا کہ آپ جانتے تھے کہ وہ منافق ہے پر آپ نے اس کے بیٹے کی خاطر سے یہ سب کام کئے اور بعضوں نے کہا کہ عبد اللہ بن ابی نے حضرت عباس کو کہنا دیا کہ اس لیے آپ نے اس کو اپنا کرتا دے دیا تاکہ منافق کا احسان نہ رہے۔

فہرہ۔

ہو اس کی قبر پر۔

۷۰۲۸- ترجمہ وہی جو گزرا اس میں اختیار دے کہ بھر رسول اللہ ﷺ نے نماز چھوڑ دی ساتقوں پر۔

۷۰۲۹- ابن مسعود سے روایت ہے بیت اللہ کے پاس تین آدمی آئے ہوئے اور ان میں سے دو قریش کے تھے اور ایک ثقیف کا یادو ثقیف کے تھے اور ایک قریش کا تھا اسکے دلوں میں سمجھ کم تھی اور ان کے بیٹوں میں چرلی بہت تھی (اس سے معلوم ہوا کہ ملاپ کے ساتھ دلائل کم ہوتی ہے) ایک شخص ان میں سے ہوا کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ اللہ سنا ہے جو ہم کہتے ہیں اور دوسرا یہ بولا اگر ہم پکاریں تو سنے گا اور چپکے سے بولیں تو نہیں سنے گا اور تیسرا بولا اگر وہ سنا ہے جب ہم پکار کر بولتے ہیں تو آیتہ بولیں گے جب بھی سنے گا تب اللہ نے یہ آیت اتری وما کنتم تسمعون ان یشہد علیکم آخر تک یعنی تم اس لیے نہیں مچھاتے تھے کہ تم پر کوئی دیں گے کان اور آکھ اور کمالیں تھادی (لیکن تم نے یہ خیال کیا کہ اللہ نہیں جانتا بہت کام جو تم کرتے ہو)۔

۷۰۳۰- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۷۰۳۱- زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جنگ احد کے لیے نکلے اور چند آدمی آپ کے ساتھ کے لوٹ آئے (وہ متاقی تھے) رسول اللہ کے اصحاب ان کے مقدمہ میں دو فرستے ہوئے بعض کہنے لگے ہم ان کو قتل کریں گے اور بعضوں نے کہا قتل نہیں کریں گے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتری تھادی کیا حال ہے ساتقوں کے ہاں میں تم دو فرستے ہو گئے آخر تک۔

۷۰۳۲- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۷۰۳۳- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ متاقی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایسے تھے کہ جب آپ لڑائی پر جاتے تو وہ پیچھے رہ جاتے اور حضرت کے خلاف گر بیٹنے سے خوش ہوتے

۷۰۲۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ قَالَ فَكَرِهَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ.

۷۰۲۹- عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اخْتَصَمَ جُنْدُ النَّسَبِ ثَلَاثَةً نَفَرٌ قُرَشِيٌّ وَتَقْفِيٌّ وَآدَوِيٌّ ثَقِيفِيٌّ وَزُرْعِيُّ قَلِيلٌ بَقِيَّةُ قُلُوبِهِمْ كَثِيرٌ سَخِمُ بَطُونُهُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَتُرَوْنَ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ وَتَمَنَّى الْآيَةُ يَسْمَعُ إِنْ خَبَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَصْفَيْنَا وَقَالَ الْآخَرُ إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِنْ خَبَرْنَا فَهَوَ يَسْمَعُ إِنْ أَصْفَيْنَا فَاتَرَوْا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَبِيرُونَ أَلَا يَشْهَدُ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا حُلُودُكُمْ ثَلَاثَةً.

۷۰۳۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِنَحْوِهِ.

۷۰۳۱- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى أُحُدٍ فَرَفَعَ نَاسٌ مِنْهُمْ صَوًّا فَكَانَ أَحَدُهُمُ اصْنَعْبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ فَرَفَقِينَ قَالَ يَمْضِيهِمْ نَقْلُهُمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا قَوْلَ لَنَا فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فَيَقْتُلُونَ.

۷۰۳۲- عَنْ ثَقِيفَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۷۰۳۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ الْمُتَقِيِّينَ يَرَى غَدَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانُوا إِنْ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْغَزَاةِ

پھر جب آپ لوٹ کر آئے تو آپ سے عذر کرتے اور قسم کھاتے اور یہ چاہتے کہ لوگ ان کی تعریف کریں ان کاموں پر جو انھوں نے نہیں کئے تھے آپ اللہ نے یہ آیت اتاری مت سمجھو ان لوگوں کو جو خوش ہوتے ہیں اپنے کئے سے اور چاہتے ہیں کہ تعریف کے حامی ان کاموں پر جو انھوں نے نہیں کئے کہ وہ بھڑکارا ہادی کے عذاب سے ان کو کھڑکی مارے۔

۷۰۳۳- عید بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے مردہ نے کہا اپنے درہان رافع سے ان عباس کے پاس جاؤ کہ اگر تم میں سے ہر ایک اس آدمی کو عذاب ہو جو اپنے کئے پر خوش ہو تا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ اس کی تعریف کریں اس بات پر جو اس نے نہیں کی تو تم سب کو عذاب ہوگا (کیونکہ تم سب میں یہ عیب موجود ہوگا) ان عباس نے کہا تم کو اس آیت سے کیا تعلق ہے یہ آیت تو اہل کتاب کے حق میں اتاری ہے پھر ان عباس نے یہ آیت پڑھی واذا اخذ الله ميثاق الذين اوتوا الكتاب اخرجكم من ايمانكم فخراس آیت کو پڑھا لا تحسن الظن بفرعون بعد اذ اوتوا ان عباس نے کہا رسول اللہ نے اہل کتاب سے کوئی بات پوچھی انھوں نے اس کو چھپا اور اس کے بدلے دوسری بات بتائی پھر اگلے اس حال میں کہ آپ کو یہ سمجھایا کہ ہم نے بتادی آپ کو وہ بات جو آپ نے پوچھی اور اپنی تعریف کے خواستگار ہوئے آپ سے اور دل میں خوش ہوئے اپنے کئے پر (یعنی اصل بات کے چھپانے پر جو آپ نے ان سے پوچھی تھی تو اللہ انہیں کو فرماتا ہے کہ ان کو عذاب ہوگا اور مردہ اہل کتاب ہیں)۔

۷۰۳۵- قیس سے روایت ہے میں نے عمار بن یاسر سے پوچھا (عمار بن یاسر جنگ صفین میں حضرت علی کی طرف تھے) تم نے جو حضرت علی کے مقدمہ میں (یعنی ان کا ساتھ دیا اور لڑے معاویہ سے) یہ تمہاری رائے ہے یا تم سے رسول اللہ نے اس باب میں کچھ فرمایا تھا عمار نے کہا رسول اللہ نے ہم سے کوئی بات ایسی نہیں

تخلّفوا عنه وقرحوا بسنّهم جفاف رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ففاداهم النبي ﷺ افتدروا بآية وحلفوا وأخبروا أن يُحْمَدُوا بما لم يفعلوا فَوَلَّكْتُ لَأَ تَحْسُنَ الظَّنَّ بَنَفْسِهِمْ بِمَا أَوُوا وَتَحْسِبُونَ أَن يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسِبْنَهُمْ بِمَنَافَرَةٍ مِنَ الْعَذَابِ.

۷۰۳۴- عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَدِيٍّ الرَّحْطِيِّ بْنِ عَوْنٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرْوَانَ قَالَ لِعُمَيْرَ يَا زَيْدُ ابْنُ أَبِي شَرِبَةَ عَسَىٰ قُلْتُ لَقَدْ كَانَ خُلُوفُ مَرْيَمَٰنَ بِمَا فَرَحَ بِمَا أَتَىٰ وَأَخْبَرْتُ أَن يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذِّبًا لِّلْعَاقِبَةِ أَصْحَابِهِ فَقَالَ ابْنُ عَسَىٰ مَا لَكُمْ وَلِكَلِمَةٍ قَالُوا إِنَّمَا أُرْسِلَتْ عَلَيْكَ آيَةٌ مِّنَ رَبِّكَ فَكَذَّبْتَ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَسَىٰ وَذَا أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُسَيِّئَنَا إِلَيْكُمْ وَلَا تَحْسِبُونَهُ خِدْعَةَ آيَةٍ وَتَلَا ابْنُ عَسَىٰ لَأَ تَحْسُنَ الظَّنَّ بَنَفْسِهِمْ بِمَا أَوُوا وَتَحْسِبُونَ أَن يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا وَقَالَ ابْنُ عَسَىٰ سَأَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ فَكَذَّبُوا بِآيَةٍ وَأَخْبَرُوا بَعْضُهُمْ فَبَرَحُوا قَدْ أَرَادُوا أَن قَدْ أَخْبَرُوا بِمَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ وَاسْتَحْسَبُوا بِذَلِكَ بَابَهُ وَقَرِحُوا بِمَا أَوُوا مِنْ تَحْسِبَتِهِمْ بِآيَةٍ مَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ.

۷۰۳۵- عَنْ قَيْسِ رَضِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِغَسَّاقِ أُرَاكُم مِّنْكُمْ هَذَا الَّذِي سَأَلْتُمْ مِّنْ أَمْرِ عَلِيٍّ أُرَاكُم تَحْسِبُونَهُ لَوْ شِئْنَا عَهْدًا بِكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَهْدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرمائی جو اور عام لوگوں سے نہ فرمائی ہو لیکن حضرت حذیفہ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے اصحاب میں بارہ منافق ہیں ان میں سے آٹھ جنت میں نہ جائیں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے تاکے میں گھسے (یعنی ان کا جنت میں جانا محال ہے) اور آٹھ کوان میں سے (بیلہ سمجھ لے گا بیلہ پھوڑا پاؤں) اور چار کے باب میں اسود یہ کہتا ہے جو راوی ہے۔ اس حدیث کا کہ مجھے یاد نہ رہا شعبہ نے کیا کہا۔

۷۰۳۶- ترجمہ وہی جو گزر اس میں یہ ہے کہ بارہ منافق ہوں گے جو جنت میں نہ جائیں گے نہ اس کی خوشبو سونچیں گے یہاں تک کہ اونٹ گھسے سوئی کے تاکے میں آٹھ کوان میں سے بڑا پھوڑا تمام کر ڈالے گا یعنی ایک آگ کا چرمن غن کے موٹے موص میں پیدا ہو گا ان کی چماتیاں قزو کے نکل آوے گا (یعنی اس میں انکار ہو گا جیسے چرمن دکھ دیا خدا پچائے)۔

ثُمَّ لَمْ يَنْفَعَهُ فِي النَّاسِ كَلْفُهُ وَتَكُنْ حَذِيفَةُ أَعْرَبِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ قَبِيْءُ بْنُ جَعْفَرٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فِي اصْحَابِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا بَيْنَهُمْ ثَمَانِيَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَنْجِيَ الْخَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيهِمْ الذَّبِيلَةُ وَالرَّغَةُ)) ثُمَّ أَحْفَظُ مَا قَالَ شُعْبَةُ بِهِمْ.

۷۰۳۶- عَنْ قَبِيْءِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَلْنَا لِعُمَارِ بْنِ أَبِي عَفْرَةَ لَوْ رَأَيْتُمُ الْمَرْءَ وَالْمَرْءَةَ مِنَ الْمَرْءِ يُخْفِيَانِ وَتُعِيبُ أَوْ عَهْدًا عَهْدًا بِإِيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَا عَهْدَ إِيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَمَانِيَةٌ لَمْ يَنْفَعَهُ فِي النَّاسِ كَلْفُهُ وَقَالَ يَدْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ فِي الْقَبِيْءِ)) قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ حَذِيفَةُ حَذِيفَةُ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْوَلَدِ قَالَ ((فِي الْقَبِيْءِ اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يَدْخُلُونَ رَحْمَتًا حَتَّى يَنْجِيَ الْخَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيهِمْ الذَّبِيلَةُ سِرَاجٌ مِنَ النَّارِ يَطْفِئُ فِي أَكْبَابِهِمْ حَتَّى يَنْخَبُثَ مِنْ صَلَوَتِهِمْ)).

۷۰۳۷- ابوالفضل سے روایت ہے کہ عقبہ کے لوگوں میں سے ایک شخص اور حذیفہ کے درمیان کچھ جھگڑا تھا جیسے لوگوں میں ہوتا ہے وہ بولا میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں اصحاب عقبہ کہتے تھے لوگوں نے حذیفہ سے کہا جب وہ پوچھتا ہے تو بتاؤ اس کو انھوں نے کہا ہم کو خبر دی جاتی تھی رسول اللہ ﷺ سے کہ وہ تیرے سوا

۷۰۳۷- عَنْ أَبِي الْعَظْمَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ تَيْنَ رَجُلٍ مِنَ أَهْلِ الْغَنَابَةِ وَتَيْنَ حَذِيفَةُ يَنْفُضُ مَا تَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ أَلَيْسَ بَيْنَهُمَا سَمٌّ كَانَ اسْتَحَابَ الْفَقِيْهَ قَالَ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ أَخْبِرْنَا بِذَلِكَ قَالَ كُنَّا نَعْرِضُ

(۷۰۳۷) بتا، بل عقبہ منافقوں کی ایک جماعت تھی جنھوں نے عقبہ کے لئے وقت آج میں اتفاق کیا تھا کہ رات کے وقت عقبہ کی جگہ میں رسول اللہ ﷺ پر چلیک چڑ کریں اور آپ کو ساری سے اٹھا کر گمانی کے چپے پھینک کر ڈالیں اور ہمارے کسی کو مال معلوم نہ ہو جب عقبہ عدالت میں آئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو منافقوں کے کرے اکھا کر دیا اسی وقت آپ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ جو

چودہ آدمی ہیں اگر تو بھی ان میں سے ہے تو وہ پندرہ ہیں اور میں قسمیہ کہتا ہوں کہ ان میں سے بارہ تو خدا اور رسول کے دنیاوی آخرت میں دشمن ہیں اور باقی تینوں نے یہ عذر کیا (جب ان سے پوچھا گیا اور علامت کی گئی کہ ہم نے تو رسول اللہ کے منادی (کہ عتبہ کے راستہ نہ آؤ) کی آواز بھی نہیں سنی اور نہ اس قوم کے ارادہ کی ہم خبر رکھتے ہیں اور (اس وقت) منشیہ خدا سنگھان میں تھے پھر چلے اور فرمایا (کہ اگلے پانچواں میں) تم لو اپنی ہے تو مجھ سے پہلے کوئی آدمی پانی پر نہ چاہے (جب آپ وہاں تشریف لے گئے) تو کچھ (منافق) وہاں نکلتے چکے تھے آپ نے ان پر اس دن لعنت فرمائی۔

أَتَهُمُ أَرْبَعَةَ عَشَرَ قَبْلَ أَنْ تَكُونَ جَنَّتْ مِنْهُمْ فَقَدْ كَانَ الْقَوْمُ حَسَنَةً عَشَرَ وَأَشْهَدُ بِاللَّهِ أَنَّ الْقَوْمَ عَشَرَ مِنْهُمْ خَرَبَ بِلُو وَكَرَسُو بِي فَتَحَاوَا الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَوْمِ الْإِشْبَاهِ وَغَزَا لَللَّةَ قَالُوا مَا سَبَعْنَا مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا عَلَيْنَا بِنَا لَزَادَ الْقَوْمُ وَقَدْ كَانَ فِي خَرَبٍ فَتَنَسَّى فَقَالَ ((إِنَّا الْغَنَاءُ قَلِيلٌ فَلَا يَسْتَفِي إِلَيْهِ أَحَدٌ فَوَجِدَ)) قَوْمًا قَدْ سَقَوُوا فَلَمَّعَهُمْ يَوْمَئِذٍ.

۷۰۳۸- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون شخص سرار کی گمانی پر چڑھ جاتا ہے اس کے گناہ ایسے معاف ہو جائیں گے جیسے بنی اسرائیل کے معاف ہو گئے تھے؟ جابر نے کہا تو سب سے پہلے اس گمانی پر ہمارے گھوڑے چڑھے یعنی تخرج قبیلہ کے لوگوں کے پھر لوگوں کا تار بندھ گیا رسول اللہ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کی بخشش ہو گئی مگر لال لونٹ والے کی نہیں ہم اس شخص کے پاس گئے اور ہم نے کہا جابر رسول اللہ حیرے لیے مغفرت کی دعا کریں وہ بولا قسم خدا کی میں اپنی گم شدہ چیز پاؤں تو مجھے زیادہ پسند ہے تمہارے صاحب کی دعا سے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((عَنْ يَصْعَدُ الشَّيْءُ فِيهِ الْمَرْوَا لَفَنَاءُ يَخْطُ عَنْهُ مَا خَطَّ عَنْ نَبِيِّ إِسْرَائِيلَ)) قَالَ فَكَانَ لِرُؤُوسِ مَنْ صُيْعَتَا مَبْلَقًا سَبْعًا نَبِيِّ الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَنَادَّ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَكَلَّكُمْ مَغْفُورٌ لَهُ إِلَّا صَاحِبَ الْفَعْلِ الْكَاسِرِ)) فَأَبَيْنَا فَقَالَ لَهُ تَعَالَى يَسْتَغْفِرُ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَكَلَّكُمْ مَغْفُورٌ لَهُ.

ابن سب میں پکارا ہے کہ عتبہ کی دعا سے کوئی نہ آئے اور علی و عیسیٰ و یحییٰ و یونس اور آسمان طریق ہے وہاں سے جاؤں سب لوگوں نے سب ارشاد آپ کے علم وادی کا راستہ لیا اور آپ نے عمار و زید بن حارثہ اور عروہ بن عمرو اس کے ساتھ عتبہ کی دعوتی وار آپ کے آگے پہنچا اور زید بن حارثہ کے ساتھ جیسے منافقوں نے رسول اللہ کے حکم کی تعمیل نہ کی اور عتبہ کے راستے سے بارہ عسکریہ آپ تک پہنچے رسول اللہ کو ان کے پہنچنے کی خبر ہو گئی زید بن حارثہ کو ارشاد فرمایا کہ ان کی ساریوں کے منوں کو بندے خدا ہے ہاتھ میں گڑی لی ان کی ساریوں کے منوں کو بندے کرتے تھے اور فرماتے تھے اور ہو چلا اور ہو چلا اللہ کے دشمنوں منافقوں نے جان لیا کہ عمار اور رسول اللہ پر کھل گیا وہاں ہو کر علی و عیسیٰ میں دوسرے صحابہ سے جانے آپ نے ان منافقوں کے نام اور ان کے ہاتھ کے نام اس وقت خدا کو عطا ہے تھے خدا چرک رسول اللہ کے والد اور تھے ان سب کو پچھلے تھے لیکن رسول اللہ کا ان انصاف کرتے تھے۔

اگر تو بھی ان میں سے ہے تو وہ پندرہ ہیں اور انہیں اس کو سمجھا یا کہ تو بھی انہیں میں سے ہے لیکن مراد یہ کہ ان میں رسول اللہ کے ارادہ کے ساتھ ہے۔

جاہر نے کہا وہ شخص اپنی کم شدہ چیز ڈھونڈ رہا تھا (وہ متافق تھا جب تو حضرت نے فرمایا کہ اس کی بخشش نہیں ہوئی اور یہ آپ کا مجروح ہے آپ نے جیسا فرمایا تھا وہ شخص ویسا ہی کیا)۔

۷۰۳۰- قریرہ وی ہے اس میں یہ ہے کہ ایک گنوار کو دیکھا جو اپنی گئی ہوئی چیز ڈھونڈ رہا تھا۔

۷۰۳۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص ہماری قوم بنی تمیمہ میں سے تھا جس نے سورۃ بقرہ اور آل عمران پڑھی اور وہ گھبرا کر کہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پھر بھاگ گیا اور اہل کتاب سے مل گیا انھوں نے اس کو اٹھایا اور کہنے لگے یہ مثنیٰ تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ لوگ خوش ہوئے اس کے مل جانے سے پھر قبولے دنوں میں اللہ نے اس کو ہلاک کیا انھوں نے اس کے لیے قبر کھودی اور گاڑ دیا مع کوجہ دیکھا تو اس کی لاش باہر پڑی ہے پھر انھوں نے کھودا اور اس کو گاڑ دیا پھر مع کوجہ دیکھا تو اس کی لاش باہر پڑی ہے پھر کھودا پھر گاڑا پھر مع کوجہ دیکھا تو اس کی لاش کو زمین نے باہر پھینک دیا آخر اس کو یوں ہی پڑا چھوڑ دیا۔

۷۰۳۱- جاہر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے آرہے تھے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو روزی ہوا جلی ایسے دور سے کہ سوار زمین میں دھبے کے قریب ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہوا کسی منافق کے سرنے کے لیے چلی ہے جب آپ مدینہ پہنچے تو ایک بڑا متافق متافقوں میں سے مر گیا (یہ آپ کا ایک مجروح ہے)۔

۷۰۳۲- ایاس نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ سلمہ بن اکوع نے انھوں نے کہا ہم نے عیادت کی رسول اللہ ﷺ کے

لَا اَحَدٌ صَاحِبِيْ اُخْبَرُ اَنِّيْ مِنْ اَنْ تَسْتَفِيْرَ لِيْ صَاحِبِيْكُمْ قَالَ وَكَانَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً لَّهُ.

۷۰۳۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ يَصْنَعُ فَيْئَةَ الْغَزَا)) أَوْ أَفْزَاوٍ بِسَيْلٍ حَبِيبٍ مُّغَامِرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَإِنَّا هُوَ أَفْزَاوٍ حَتَّى يَنْشُدَ ضَالَّةً لَّهُ.

۷۰۴۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بِنَا رَسُولٍ مِنْ بَنِي الْحِمْيَرِ قَدْ قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَالْإِنشِرَاءَ وَكَانَ يَكْتُبُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ حَارِبًا حَتَّى لَجَّ فِي بَاطِلٍ الْكُفْرَانِ قَالَ فَرَمَقُوهُ قَالُوا هَذَا قَدْ كَانَ يَكْتُبُ لِمُحَمَّدٍ فَأَعْبَهُوا بِهِ فَمَا لَبِثَ أَنْ قَصَمَ اللَّهُ عُنُقَهُ فِيهِمْ فَخَفَرُوا لَهُ فَوَارِزَةً فَأَصْبَحَتْ الْوَارِثُ قَدْ بَذَلَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا ثُمَّ عَاثُوا فَخَفَرُوا لَهُ فَوَارِزَةً فَأَصْبَحَتْ الْوَارِثُ قَدْ بَذَلَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا ثُمَّ عَاثُوا فَخَفَرُوا لَهُ فَوَارِزَةً فَأَصْبَحَتْ الْوَارِثُ قَدْ بَذَلَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا فَخَرَّكَهُ مَبْرُورًا.

۷۰۴۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَوْمٌ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِينَةِ حَاجَتُ رِيحٍ شَدِيدَةٍ تَكَادُ أَنْ تَذْبِيقَ الرَّاكِبَ فَوَضَعَ لَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَالَ لَجَّتْ عَلَيْهِ الرِّيْحُ لِمَوْتِ مُتَافِقٍ)) فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ قَالُوا مُتَافِقٌ عَظِيمٌ مِنْ أَشْيَاءِ بَنِي قَدْ مَاتَ.

۷۰۴۲- عَنْ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ خُذْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَوْغُوًّا

ساتھ ایک شخص کی جس کو چپ آری تھی تو میں نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور کہا قسم خدا کی میں نے آج کی طرح کسی شخص کو اتنا سخت گرم نہیں دیکھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم سے بیان نہ کروں اس شخص کو جو اس سے بھی زیادہ گرم ہو گا قیامت کے دن وہ یہ دونوں شخص ہیں جو سوار ہمارے ہیں پیٹھ موڑ کر (یہ دو شخصوں کو فرمایا ہے اصحاب میں سے وہ مناقض ہوں گے)۔

۷۰۴۳- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مناقض کی مثال اس بکری کی ہے جو ہمدانی بکری بھرتی ہو دو گلوں کے درمیان یعنی دو رچوڑ کے درمیان کبھی اس رچوڑ میں جب تک پڑتی ہو اور کبھی اس میں۔

۷۰۴۴- ترجمہ دہی جولوچہ گزرے۔

باب: قیامت اور جنت اور دوزخ کا بیان

۷۰۴۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن بڑا موٹا آدمی آوے گا جو خدا کے نزدیک چھڑ کے بازو کے برابر ہو گا یہ آیت پر موصوم قیامت کے دن ان کے لیے کوئی وزن نہ رکھیں گے (یعنی دنیا کا منپا اور مال اور دولت قیامت میں کام آنے والا نہیں وہاں تو عمل درکار ہے اس حدیث سے بھی منپا کے کی مدت ثابت ہوئی)۔

۷۰۴۶- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ایک یہود کا عالم رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمدؐ کیا ہے اہل القاسم اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر اٹھالے گا اور زمینوں

فَالْأَرْضُ مَرْغَسَةٌ يَدِي غَلْبَهُ قُلْتُ وَمَنْ سَا رَأَيْتُ كَأَنَّهُمْ رَحَلُوا أَشَدَّ خَرًا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشَدَّ خَرًا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَيْنِ الرَّحْلَيْنِ الرَّاحِلَيْنِ الرَّاحِلَيْنِ الْمُنْفَقَيْنِ لِرُجُلَيْنِ جَبِينِيٍّ مِنْ أَصْحَابِهِ))۔

۷۰۴۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((فَتِلْكَ الْقِسْفَةُ تَكْمُلُ الشَّاةَ الْغَابِرَةَ بَيْنَ الْقَتْمَيْنِ تَعْبُرُ بِلِي هَذِهِ مَرَّةً))۔

۷۰۴۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ عَنْهُ قَالَ ((تَكْرُرُ فِي هَذِهِ مَرَّةً وَلِي هَذِهِ مَرَّةً))۔

باب: صفة القيامة والجنة والنار

۷۰۴۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّهُ لَنَأْتِيَنَّ الرَّجُلَ الْعَظِيمُ السَّوْمِيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزِيدُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ نَعُوضَةٍ أَقْرَبُوا)) فَلَا تُهْبِمْ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزَنَانُ۔

۷۰۵۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ لَوْ يَا أُنَا الْقَاسِمِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُنْبِئُكَ

(۷۰۴۳) یہ دو رچوڑ کے درمیان ہے نہ گھر کا نہ گھاٹ کا اس حدیث سے مناقض کی کوئی مدت ثابت ہوئی سومن کی مثال نہیں ہے کہ منافقت کرے۔

(۷۰۴۶) اس حدیث سے یہ درد گاہ جل شانہ کی انگلیوں کا ثبوت ملتا ہے جسے اس کے ہاتھوں کا ثبوت قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور اس پر بیان ہوا کہ سلف کا وہب اس قسم کی حدیث میں یہ ہے کہ ان کے ظاہری معنی پر ایمان لاویں اور کیفیت کو خدا کے

کو ایک انگلی پر اور پہلوؤں اور دودھتوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور
خساک زمین کو ایک انگلی پر اور تمام خلق کو ایک انگلی پر بھرنے کو
ہلاوے گا اور کہے گا میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں یہ سن کر
رسول اللہؐ نے تعجب سے اور آپؐ نے تقدیر کی اس عالم کے کلام
کی بھر پور آیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کی
انھوں نے اللہ کی جیسے قدرت اس کی چاہیے اور ساری زمین اس کی
ایک مٹھی ہے قیامت کے دن اور آسمان لپٹے ہوئے ہیں اس کے
دولتے ہاتھ میں پاک ہے وہ اور بلند مشرکوں کے شرک سے۔

۷۰۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے یہاں تک کہ آپ کی کلیں مکمل نہیں تھیں تب سے اس کی تصدیق کر کے پھر آپ نے فرمایا وما قدرہ اللہ حق قدرہ آخر تک۔

السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى إِسْمِهِ وَالْأَرْضِينَ
عَلَى إِسْمِهِ وَالْجِبَالِ وَالشَّجَرِ عَلَى إِسْمِهِ وَالْمَاءِ
وَالْفَرَى عَلَى إِسْمِهِ وَسَائِرِ الْخَلْقِ عَلَى إِسْمِهِ ثُمَّ
يَهْزَأُونَ قَائِلِينَ أَنَا فَخْلُكَ أَلَا فَخْلُكَ فَصَحَّحَكَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَحْجِبُ بِهَا عَنِ النَّاسِ نَصَبَهَا
لَهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ
خَيْبًا فَبَيَّنَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتِ مَطْوِيَّاتٍ
بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ.

٧٠٤٧- عَنْ مَسْرُورٍ يَهْدِي الْإِسْلَامَ قَالَ سَمِعْتُ حَبِيبَ
مِنْ الْيَهُودِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَجْتَلِي حَبِيبُ
فَسُئِلَ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ يَخْرُجُ وَقَالَ فَقَدْ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَكَ حَتَّى يَهْتَمَّ تَوَاجُعُهُ نَعْمًا
لَنَا قَالَ فَصَدَّقًا لَمْ يَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
(وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَاللَّهُ تَعَالَى الْغَنِيُّ).

۷۴۸- حلقہ سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ کتاب میں سے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میں نے اپنے آپ کو ایک انجیل پر مبنی فرمائے گا میں ہر شے میں ہر شے ہوں عبداللہ نے کہا میں نے رسول اللہ کو دیکھا اپنے فیہاں تک کہ آپ کے دانت کھل گئے

٧٠٤٨- عَنْ عَلْقَمَةَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ حَازِمٍ
رَأَيْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُتَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
فَقَالَ يَا أَبَا قَالِيسٍ إِنَّ اللَّهَ يُمِيتُ الشَّاكِرِينَ
عَلَى إِسْمَاعِيلَ وَقَارِظِينَ عَلَى إِسْمَاعِيلَ وَالشَّخْرَ
وَأَفْرَى عَلَى إِسْمَاعِيلَ وَالْحَلِيقَ عَلَى إِسْمَاعِيلَ ثُمَّ

حضرت محمد کریم اور خدیجہ سے بچے رہیں۔ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ رسول اللہ کی جنسی اس عالم کے رو کے لیے تھی اور آپ نے تعجب کیا اس کی بڑا اعتقاد سے اس لیے کہ یہود جنس کے قائل تھے اور یہ قول مردود ہے اس لیے کہ عبداللہ بن مسعود بڑے فقیہ اور سمجھدار صحابی تھے انھوں نے خود اس روایت میں کہا ہے کہ آپ نے اس عالم کے کلام کی تصدیق کی اور جو آپ کو جنس کا رد منظور ہو تا تو آپ یہ آیت نہ پڑھتے و ماضی اللہ حق قلموہ آخر کیا اس لیے کہ مجھے اس میں اتنی اچھی سے جنس کا کام ہوتا ہے وہی قبیلہ اور مکتب سے بھی ہو جائیں ظاہر ہے کہ ان مفسرین نے خود نہیں کیا اور جو چاہا وہ کہہ دیا مگر یہ ہے کہ آیات اور احادیث سے نہ جنس کی نفی ملتی ہے نہ اس کا ثبوت قبلہ اس سے سکتا رہے اور جو سنت اللہ تعالیٰ نے اپنی زبان کی اس پر ایمان لانا واجب ہے یہی اعتقاد ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ و فضلاء علیہم السلام ہمارے اس کے مخالف ہو اس سے ہم ہر طرح سے بحث کے لیے بلکہ پہلے کے لیے موجود ہیں اور اس مقام پر جو کلام مسلم نے درالمتن بیان کیا ہے اس سے ہمیں اس کی جان ملتی ہے۔

يَقُولُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الْمَلِكُ قَالَ فَوَيْلٌ لِلَّذِي
 ﷺ مِنْكَ حَتَّى يَذُنَّ نَوَاجِدُهُ ثُمَّ فَرَأَ وَنَا
 ((فَنُزِّلُوا اللَّهَ حَقِّ قُدْرِهِ))

۷۰۴۹- عَنْ الْأَعْمَشِيِّ بِهَذَا فَرَأَتْهُ عَجْرَةُ أُمِّ بِي
 حُدَيْبِيٍّ خَيْمًا وَالشَّخْرَ عَلَى إِبْطِهِ وَالْحَرَى عَلَى
 إِبْطِهِ وَكَانَ فِي حُدَيْبِيٍّ حَرِيرٌ وَالْحَلَّاقَيْنِ عَلَى
 إِبْطِهِ وَكَانَ فِي حُدَيْبِيٍّ وَالْحَبْلَانِ عَلَى إِبْطِهِ وَكَانَ
 فِي حُدَيْبِيٍّ حَرِيرٌ فَصَدَّقُوا لَهُ نَسْجًا لَنَا قَالَ

۷۰۵۰- سَمِعْتُ أَبِي مُرَّةً قَالَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
 ﷺ ((يَبْقَى اللَّهُ تَبَاطُؤًا وَتَبَاطُؤًا الْقَارِضِ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بَيْنَهُ ثُمَّ يَقُولُ
 اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مَلُوكُ الْقَارِضِ))

۷۰۵۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ ((يَطْوِي اللَّهُ عَرْ وَجَلَ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ
 الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِيَدِهِ الْيَمْنَى ثُمَّ يَقُولُ اَنَا
 الْمَلِكُ اَيْنَ الْفَجَّارُونَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ ثُمَّ
 يَطْوِي الْقَارِضِينَ بِسَمَائِهِ ثُمَّ يَقُولُ اَنَا الْمَلِكُ
 اَيْنَ الْفَجَّارُونَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ))

۷۰۵۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو كَيْفَ يَبْجِي رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ قَالَ ((يَأْخُذُ اللَّهُ عَرْ وَجَلَ سَمَاوَاتِهِ

(۷۰۵۲) * نوید لے لیا کہ آپ کی انگلیاں بند کر دے اور کھول کر رکھیں گے کھولتے اور بند کرتے کہ اس قبضہ کی جڑ مفت ہے اللہ
 جل جلالہ کی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت کسی کے مطاب نہیں ہوتی جیسے اس کی ذات کسی کے مطاب نہیں ہے اسی جتنی زیادہ
 مترجم کہتا ہے آنحضرت کا قبضہ وسط اشارہ ہے اس امر کی طرف کہ اللہ جل جلالہ کی صفات اپنے صفات کا خیر پر محمول ہیں

لے گا اور فرمائے گا میں اللہ ہوں اور آپ اپنی انھیوں کو بند کرتے تھے اور کھولتے تھے میں بادشاہ ہوں۔ عبد اللہ بن عمر نے کہا یہاں تک کہ میں نے منبر کو دیکھا وہ نیچے کی طرف سے مل رہا ہے میں سمجھا کہ شاید وہ رسول اللہ ﷺ کو لے کر گر پڑے گا۔

۷۰۵۳- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا آپ فرماتے تھے جہاد مل جلا رہے آسمانوں اور زمینوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے لے گا۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

باب: مخلوق اور آدم کی ابتداء کے بیان میں

۷۰۵۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا اللہ نے مٹی کو ہفتہ کے دن پیدا کیا (یعنی زمین کی) اور اتوار کے دن اس میں پہاڑوں کو پیدا کیا اور پھر کے دن درختوں کو پیدا کیا اور کام کاج کی چیزیں (جیسے لوہا وغیرہ) منگل کو پیدا کیں اور نور کو بدھ کے دن پیدا کیا اور جمعرات کے دن جانور پھیلائے زمین میں اور حضرت آدم کو جمعہ کے دن عصر کے بعد بتایا اب آخر مخلوقات میں سب سے آخر ساعت میں جوہر کی عصر سے لے کر رات تک آدم پیدا ہوئے۔

وَأَرْضِيهِ بِبَنِيهِ لَقَوْلِهِمْ أَنَا اللَّهُ وَتَقْبَلُهُمْ أَصَابَهُ وَتَسْطُفُهَا أَنَا الْمَلِكُ)) حَتَّى تَنْفَرْتُ إِلَى الْمَسِيرِ يَنْحَرُّونَ مِنْ أَسْفَلِ شَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى يَأْتِيَ لَأَقُولُ أَسَافَتُهُ هُوَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۷۰۵۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ ((يَا خَلْدُ الْجَبَّارُ عَزُّ وَجَلُّ سَمَوَاتِيهِ وَأَرْضِيهِ بِبَنِيهِ)) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ خَلْقِهِ يَتَقَوَّبُ.

بَابُ إِبْتِدَاءِ الْخَلْقِ وَخَلْقِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
۷۰۵۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَيَقُولُ ((خَلَقَ اللَّهُ عَزُّ وَجَلُّ الثُّمَّةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيهَا الْجَبَلِ يَوْمَ الْآخِذِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوءَةَ يَوْمَ الْفُلَانَةِ وَخَلَقَ الْبُورَ يَوْمَ الْآرْبَعَةِ وَتَبَتْ فِيهَا الذُّوَابُ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَخَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ الْغَضْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِي آخِرِ الْخَلْقِ فِي آخِرِ سَاعَةِ مِنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ لَبَسًا بَيْنَ الْغَضْرِ إِلَى الْكَلْبِ)).

ہو ہیں۔ چنانچہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے صفت سج کے بیان کے وقت اپنے کانوں کی طرف اشارہ کیا اور پھر کے بیان کے وقت اپنی آنکھوں کی طرف اشارہ کیا اس سے مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے جتنا سمجھ اور بصر ہے نہ پکے جیسے جبہ اور منکر اور منکرین مطاعت کہتے ہیں کہ سمجھ اور بصر کا اطلاق نماز پر اور اس سے علم مراد ہے۔

(۷۰۵۴) ☆ پھر کے دن درخت کو پیدا کیا تو معلوم ہوا کہ پہلے درخت پیدا ہوا نہ کہ پہل کیوں کہ پہل اور سج تو درخت سے پیدا ہوتا ہے اور اس باب میں بعضوں نے ایک مسئلہ سال گھما ہے کہ خلقت پہلے درخت کی ہوئی یا پہل اور سج کی۔

حضرت آدم کو جمعہ کے دن عصر کے بعد بتایا اب آخر مخلوقات میں سب سے آخر ساعت میں جوہر کی عصر سے لے کر رات تک آدم پیدا ہوئے۔ اس روایت سے یہ ظاہر ہے کہ زمین کے قریب ہی آدم پیدا ہوئے اور یہ جو بعض روایتوں میں آیا ہے کہ آدمیوں سے پہلے زمین میں جنات آباد تھے اور انھیں جن کا سردار قاسم وہ اس کے خلاف نہیں ہے اس لیے کہ آدم کو اللہ تعالیٰ نے مدت تک جنت میں رکھا

ترجمہ دی جو گزرو

عَنْ خُشَاعٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

۷۰۵۵- سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن لوگ اکٹھے کئے جائیں گے سفید زمین پر جو سرٹی بدلتی ہوگی جیسے سفید کی روٹی۔ اس میں کسی کا نشان باقی نہ رہے گا (یعنی کوئی عمارت جیسے مکان یا بنار وغیرہ نہ رہے گا صاف پختل میدان ہو جائے گا)۔

۷۰۵۵- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يُخْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ غَفَاءَ كَقُرْصَةِ النَّفْيِ لَيْسَ فِيهَا عِلْمٌ بِأَحَدٍ)).

۷۰۵۶- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یہ جو اللہ فرماتا ہے جس دن بدل جاوے گی زمین اس زمین کے سوا اور آسمان بھی بدل رہے ہوں گے اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا یہاں صراط پر ہوں گے۔

۷۰۵۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ فَآخَرُ يَوْمَ تَوْتُنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ((عَلَى الصِّرَاطِ)).

باب: اہل جنت کی مہمانی

بَابُ نَزْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۷۰۵۷- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کو الٹی لٹکی کر دے گا اپنے ہاتھ سے جیسے کوئی تم میں سے سفر میں سے اپنی روٹی کو الٹتا ہے بہشتیوں کی مہمانی کے لیے۔ پھر ایک شخص یہودی آیا اور بولا کہ برکت دو سے رحمان تم پر ابو القاسم کی مائیں تم کو نکالیں بہشتیوں کا کھانا قیامت کے دن؟ آپ نے فرمایا ہاں بھلا۔ وہ بولا زمین تو ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ یہ سن کر آپ نے ہماری طرف دیکھا پھر فرمایا کہ آپ کے وراثت کھل گئے۔ وہ بولا میں تم سے کہوں ان کا سامان

۷۰۵۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((تَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خَبْرَةً وَاحِدَةً يَكْفُلُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهِ كَمَا يَكْفُلُ أَحَدُكُمْ خَبْرَتَهُ فِي السَّفَرِ نَزْلًا يَأْكُلُ الْجَنَّةِ)) قَالَ فَأَنَّى رَحُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ يَرْكَبُونَ رُحُحَكُمْ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْقَاسِمُ لَأَنْ أُخْبِرَ لَأَنْ يَنْزِلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ بَلَى قَالَ فَتَكُونُ الْأَرْضُ خَبْرَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَقَطُرُ بَيْنَنَا وَرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ حَتَجَكَ حَتَّى يَذْهَبَ

اس وقت میں زمین میں جن شے ہوں گے اللہ اعلم۔ دوسرے یہ کہ اس حدیث سے یہ نہیں نکلا کہ جس بہتو میں زمین کی ایسی بہتو کی جہ کو آدمیہ اور گئے۔ شاید قوم بہت مدت کے بعد بچے ہوں اور حدیث سے یہ نکلا ہے کہ ان کی تعلقات جہ کے روز ہوں۔

(۷۰۵۷) جہ قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی طرح ہو جاوے گی یہ امر کہ خلاف اصل نہیں بلکہ حدیث کے بھی خلاف نہیں ہے اس وجہ سے کہ اب بھی زمین کی مٹی طرح طرح کے پھل اور میوے ہو جاتی ہے جس اگر ساری زمین اس کی قدرت سے فنا ہو جائے تو کیا ابودے۔

کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ وہ یوں کہ اس نے بلام اور نون ہوگا۔ صحابہ نے پوچھا بلام اور نون کیا ہے؟ وہ یوں لائے اور بھلی جن کے کیچے کے ٹکڑے میں سے ستر ہزار آدمی کھائیں گے۔

۷۰۵۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر دس یہودی میری بیروی کریں تو ساری زمین میں کوئی یہودی باقی نہ رہے جو مسلمان نہ ہو (یعنی دس عالم یہودی مباحثت کریں تو باقی یہودی بھی مسلمان ہو جائیں گے)۔

۷۰۵۹- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک بار چارہ تھا ایک کھیت میں آپ ایک کلوڑی پر بٹھارے ہوئے تھے اسے میں چند یہودی ملے ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا ان سے پوچھو روح کو۔ دوسرے نے کہا تمہیں کیا شبہ ہے جو پوچھتے ہو ایسا نہ ہو کہ کوئی بات ایسی کہیں جو تم کو بری معلوم ہو۔ چارہ انھوں نے کہا پوچھو۔ آخر کچھ لوگ ان میں کے اٹھے آپ کی طرف اور پوچھا روح کیا ہے؟ آپ چپ ہو رہے اور کچھ جواب نہ دیا۔ میں کہا آپ پر وحی آ رہی ہے۔ میں اسی جگہ کھڑا ہو رہا جب وحی آ رہی تو آپ نے یہ آیت پڑھی ویسا لونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتینہم من العلم الا قليلا یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے روح کو تو کہہ دوں پروردگار کا ایک حکم ہے اور تم نہیں دے گئے علم مگر تھوڑا۔

نَوَاحِلُهُ قَالَ لَا أَخْبُرُكَ بِأَمْرِهِمْ قَالَ بَلَى قَالَ إِذْ تَشْتُمُّ نَفَاثَتَهُمْ وَتَوْنُوا فَتَلَوْنَ وَتَنَافَلُوا فَتَوْنُوا وَتَوْنُوا بَأْكُلُ مِنْ زَيْلَتِهِ كَجِدِينَا مَبْتُورُونَ أَلَا.

۷۰۵۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَوْ تَأْتِيهِمْ عَشْرَةٌ مِنَ الْيَهُودِ لَمْ يَبْقَ عَلَى ظَهْرِهَا يَهُودِيٌّ إِلَّا أَسْلَمَ)).

۷۰۵۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَسَلَّمَ لَنَا أَشْجَبِي مَعَ نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَرَسَةٍ وَغَوَّ نَشِئْتِي عَلَى غَسَبٍ إِذْ مَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ نَفْسُهُمْ لِيَقْضِ سَلُوءَهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالُوا مَا رَأَيْنَاكُمْ إِلَّا لَمْ يَسْتَفْهِلْكُمْ بَشِيءٌ تَكْزِفُونَهُ فَقَالُوا سَلُوءَهُ فَقَامَ إِلَيْنَا نَفْسُهُمْ فَسَأَلَهُ عَنِ الرُّوحِ قَالَ فَاسْتَكْتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحِي إِلَيْنَا قَالَ فَفَعَلْتُ مَكَائِبِي فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ وَتَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنْ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا.

(۷۰۵۹) بخاری نے کہا روح اور نفس کی بحث کیا بہت ہارک ہے اور بلا جو اس کے کہ بہت لوگوں نے کام کیا ہے ان میں اور کن نہیں ملتی ہیں۔ امام ابو الحسن اشعری نے کہا روح وہ اس ہے جو اندر جاتی ہے اور ہار نکلتی ہے۔ ابن بافلانی نے کہا وہ حیات اور اس معنی کے درمیان میں ہے اور بعضوں نے کہا روح ایک جسم لطیف ہے جو جسم اور اعصاب کاہری میں پھیلا ہوا ہے اور بعضوں نے کہا روح کی حقیقت کو کوئی نہیں جانتا سوا اللہ تعالیٰ کے۔ اور جمہور کہتے ہیں روح کا علم ہے اور اس میں یہی اقوال ہیں جو بیان ہوئے اور بعضوں نے کہا روح کوئی ہے اور آیت سے یہ نہیں لگتا کہ روح کی حقیقت معلوم نہیں ہو سکتی یا یہ کہ رسول اللہ اس کی حقیقت کو نہیں جانتے تھے مگر آیت میں اس کی حقیقت بیان نہیں کی۔ اس لیے کہ یہود کا عقیدہ ہے تھا کہ اگر روح کی حقیقت آپ نے بیان نہیں کی تو یہی ہیں اور جو بیان کر دی تو یہی نہیں ہیں۔ جس نے بیان کیا اس کو اللہ نے تاکہ وہ ایمان لادیں آپ کی نبوت پر۔ علی

۷۰۶۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ أَلْقِي مَعَ

نَبِيِّ ﷺ فِي خُرُوتِ بِالْمَدِينَةِ يَنْحُو حَدِيثَهُ
خَفِيصٌ غَيْرُ أَدْنَى حَدِيثٍ وَكَيْفَ وَمَا كُورِنُمْ
مِنْ الْعِلْمِ بِمَا قِيلَ وَفِي حَدِيثِ عَيْسَى بْنِ يُونُسَ
وَمَا كُورِنُوا مِنْ رِوَايَةِ أَبِي حَسْرَمٍ.

۷۰۶۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ

فِي لَحْلِ بَنُو كَثَامٍ عَلَى عَيْسَى ثُمَّ دَخَلَ نَحْوُ
حَدِيثِهِمْ عَنْ الْأَعْمَشِ وَقَالَ فِي رِوَايَةٍ وَمَا
كُورِنُمْ مِنْ الْعِلْمِ بِمَا قِيلَ.

۷۰۶۲- عَنْ عُبَادَةَ قَالَ كَانَ لِي عَلَى النَّاصِرِ
بَنٍ وَكَلِيٍّ فَمِنْ مَاتَتْهُ أَمَّا نَسَاهُ فَقَالَ لِي لَنْ
أَقْبِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي
لَنْ أَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ كُنْتُ قَالَ
وَأَنِّي لَسَمِعْتُ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ نَسَرْتُ أَمْعِيكَ
إِنَّمَا رَخَعْتُ إِلَيَّ مَالًا وَوَلَّوْهُ.

قَالَ وَكَيْفَ كَذَا قَالَ الْأَعْمَشُ قَالَ فَزَلْتُ
حَدِيثَهُ فَلَا بُدَّ لِمُرَاتِبَتِ الْوَلَدِ كَفَرُ بِآبَائِهِ وَقَالَ
لَا بُدَّ مَالًا وَوَلَّوْهُ إِلَى عَمَلِهِ وَتَابَعَهُ فَرَدَّ.

۷۰۶۳- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا إِسْنَادٍ نَحْوُ حَدِيثِ

وَكَيْفَ وَفِي حَدِيثِ حَبْرَمٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ فِي

۵۰۶۰- ترجمہ دی جو گزرو

۵۰۶۱- ترجمہ دی ہے جو اوپر گزرو

۵۰۶۲- خواب سے روایت ہے میرا قرض آتا تھا ماس بن وائل
پر۔ میں گیا اس پر تھا خدا کرنے کو۔ وہ بولا میں بھی نہ دوں گا جب تک
تو مجھ سے پھر نہ جاوے گا میں نے کہا میں تو مجھ سے اس وقت تک
بھی نہ پھر دوں گا کہ تو میرا قرض ادا کر دوں گا جب مجھے اپنا مال ملے گا
بعد پھر انھوں کا تو میرا قرض ادا کر دوں گا جب مجھے اپنا مال ملے گا
اولاد ملے گی۔ تب یہ آیت اتری افروہ بیت الذی کفر بابنا
وقال لاوتین ما لا ولولدا آخر تک یعنی تو نے دیکھا اس شخص کو
جس نے انکار کیا ہماری آجوں کا اور کہنے لگا مجھ کو مال اور بچے ملیں
گے۔ کیا وہ غیب کی بات جانتا ہے یا اس نے اللہ سے کوئی اقرار لیا
ہے آخر تک۔ (سورہ ہریم)

۵۰۶۳- وہی ہے جو گزرو۔ اس میں یہ ہے کہ خواب نے

کہا میں جاہلیت کے زمانہ میں لوہا تھا۔ میں نے عام بن وائل

محرم کہتا ہے کہ اس زمانے کی تحقیق یہ ہے کہ وہ زمانہ میں ہے اور وہاں میں تین اچیلے تھے اوپر رکھے ہوئے ہیں
جیسے بعض پہاڑوں پر حجر کے ٹکڑے ایک پر ایک رکھے ہوئے ہیں۔ اوپر کا ٹکڑا سب سے بڑا ہے اور پہلے کا سب میں چھوٹا اور وہاں اور درج
چھوٹے ٹکڑے ہیں جو سر کے پیچھے کی طرف سے ہیں اور اس کے متصل حرام مغز ہے۔ اس ٹکڑے پر ذرا سا بھی صدمہ دیا جائے تو جیہ ان
فوراً مر جاتا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر اور حکیم جب دہ کے ہوتے ہیں بچہ کو مارنا چاہتے ہیں تو ذرا کھڑکھڑا دیتے ہیں تاکہ اس ٹکڑے تک نہ پہنچے
اور بچہ فوراً مر جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

أَلْحَابِيَّةَ نَفِثْتُ لِلنَّاصِي بْنِ وَكَيْلٍ عَسَلًا فَأَنِئْتُ
أَنفَاسَهُ.

۷۰۶۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو
خَنِئِلَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِبَادِكَ
فَأَسْأَلُكَ عَلَيْهِ جِزَاءً مِنْ الشَّيْءِ أَوْ أَتَيْنَا بِعَذَابٍ
أَلَيْسَ فَتَرَكْتُمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ بِمُعَذِّبُهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ
وَمَا كَانَ اللَّهُ بِمُعَذِّبُهُمْ وَهُمْ يَتَخَفِرُونَ وَمَا لَهُمْ
أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَعْتَدُونَ غَرَّ الْمُسْتَعِدُّ
أَلْحَزَامُ إِلَى أَخِيرِ اللَّيْلِ.

بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَافٍ
۷۰۶۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ أَبُو خَنِئِلَ هَلْ يُعَذِّبُ مُعَذِّدٌ وَخَفِيَّةٌ تَتَن
أَعْلَهُمْ كُنْ قَالَ قَبِيلٌ نَعَمْ فَقَالَ وَالْقَاتِ وَالْعُرَى
لَيْنٌ رَأَيْتُهُ يَنْتَعِنُ ذَلِكَ نَافِلًا عَلَى رَقِيٍّ أَوْ
نَافِلَةً وَخَفِيَّةٌ فِي هَرَابٍ قَالَ فَاتَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُعَلِّي زَعْمٌ يَحَا
عَلَى رَقِيٍّ قَالَ فَمَا فَصَحْتُمْ بِهِ يَا وَهُوَ يَنْكُصُ
عَلَى خَفِيَّةٍ وَيَتَفَيَّ بِمَنْبِيٍّ قَالَ فَهَيْلٌ لَكَ مَا لَكَ
فَقَالَ إِنَّ بَنِيَّ وَبَنِيَّ لَحَتَفَتَا مِنْ نَارٍ وَهُوَ
وَأَخِيخَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ((قَوْلَا دَنَا جَنِّي لَعَنَ طِفْلَتُهُ الْفُلَانِيَّةُ
غَضُوًا غَضُوًا)) قَالَ فَاتَزَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا

(۷۰۶۳) ☆ مسالہ اللہ مسجد سے کسی مسلمان کو روکا کہ وہ اس میں نماز نہ پڑھے لکھا ہوا لکھا ہے ایسے لوگ پر اللہ کے عذاب اتارنے کا وہ ہے
اور وہ وقت میں نہیں صوم کے مسلمان ایسے روائے ہو گئے ہیں کہ اور اور اسے استکبار پر مسلمانوں کو مسجد میں آنے سے باز پڑھنے سے منع
کرتے ہیں اور مسجد کو جو اللہ کا گھر ہے اپنے ہوا کی ملکیت نہال کرتے ہیں۔ یہ مسلمان خدا سے نہیں شرماتے کہ یہ وہ نصاریٰ گرہا میں نماز پڑھنے
سے نہیں روکے اور یہ اپنے بھائیوں کو روکے ہیں خدا کی بارگاہ پر۔

اس وجہ سے کہ اپنے تئیں امیر سمجھتا ہے آخر تیرے رب کی طرف تھم کر جانا ہے کیا تو نے دیکھا اس شخص کو جو ایک بندے کو نماز سے منع کرتا ہے؟ (معاذ اللہ جس کو مسلمان کو منع کرے یا مسجد سے روکے وہ ابو جہل ہے) ہمارا تو کیا سمجھتا ہے اگر یہ رول پر ہوتا اور اچھی بات کا حکم کرتا؟ تو کیا سمجھتا ہے اگر اس نے جھٹلایا اور پیچھے پھیری؟ یہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ ہرگز نہیں اگر یہ بلا نہ آئے گا (ان برسے کاموں سے) ہم اس کو کھٹکائیں گے مانتے کے بل اور اس کا ماتھا جھوٹا ہے گنہگار وہاں وہ پکارے اپنی قوم کو قریب ہم بلاویں گے فرشتوں کو ہرگز تو اس کا کہنا نہ مان۔ ہادی سے آیت میں قوم مراد ہے (اساحق اور قیس جو صحبت میں رہتے ہیں)۔

۷۰۶۶- مروی ہے روایت ہے ہم عبد اللہ بن مسعود کے پاس بیٹھے تھے اور وہ لیٹے ہوئے تھے ہم لوگوں میں کہ اسے میں ایک شخص آیا اور بولا اے ابو عبد الرحمن! ایک بچہ کرنے والا کندہ کے دروازوں پر بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ قرآن میں جو دھوکے کی آیت ہے یہ دھواں آنے والا ہے اور کافروں کا سانس روک دے گا مسلمانوں کو اس سے زکام کی کیفیت پھر آوگی۔ یہ سن کر عبد اللہ بن مسعود جھٹھے کے حصے میں لوہا کہا اے لوگو! اللہ سے زبردستی سے جو کوئی بات جانتا ہے اس کو کہے اور جو نہیں جانتا تو یوں کہے اللہ پاک خوب جانتا ہے کیونکہ علم کی یہی بات ہے کہ جو بات تم میں سے کوئی نہ جانتا ہو اس کیلئے اللہ اعلم کہے۔ اللہ جل جلالہ نے اپنے پی سے فرمایا کہ تو اسے محمدؐ میں کچھ حذروری نہیں لگائے اور نہ میں تکلف کرتا ہوں رسول اللہؐ نے جب لوگوں کی کیفیت دیکھی

نَدْرِي مِمَّ حَدِيثُ أَبِي مُرَّةٍ أَوْ شَيْءٍ نَفَعَهُ كَلَّا
إِنْ لَفِئْتَانِ لَيَطْعَمُنِي لَنَا رَأَةٌ اسْتَعْنَى بِإِنِّ بِلَى رَثَلَانِ
الْمُحَنَّى أَرَأَيْتَ قُلُوبِي يَنْهَى عَنِّي إِذَا صَلَّيْتُ
أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهَدْيِ أَوْ لَمْ يَفْقَرِ
أَرَأَيْتَ إِنْ كَذَبَ وَتَوَكَّلِي نَعِي أَمَا خَفَلِي لَمْ
يَعْلَمْ بِأَنَّ اللَّهَ نَزَى كَلَّا لَيْزَ لَمْ يَتَّعِ تَسْتَعْمَا
بِالنَّاسِ نَصِيحَتِي كَأَنِّي عَلِيَّةٌ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ
سَدْعُ الْوُكَايَةِ كَلَّا لَا تَعْلَمُ رَأَى عَيْدُ اللَّهِ فِي
خَبِيرٍ قَالَ وَأَمْرَةٌ بِمَا لَمْ تَرَوْهُ بِوَ زَادَ الْوُكَايَةُ
فَالْعَلَى فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ يَنْهَى قَوْمَهُ

۷۰۶۶- عَنْ مُسْرُوقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
كَلَّا عَيْدُ اللَّهِ خُلُوسًا وَهُوَ مُبْطَلَجٌ يَتَنَا
فَأَنَّا رَحَلُ فَنَازَ بَا بَا عَيْدُ الْوُحْشِينَ بِإِ قَاصًا
عِنْدَ الْوُكَايَةِ كَيْدَةً يَنْصُرُ وَيَزْعُمُ أَنَّ آيَةَ السُّحُوحِ
نَحِيَّةً فَتَأْخُذُ بِالْقَاصِ الْكُفْرَ وَتَأْخُذُ الْمُؤْمِنِينَ
مِنْ تَهْنِئَةِ الْوُكَايَةِ فَقَالَ عَيْدُ اللَّهِ وَحَلَسَ وَهُوَ
غَضَبَانِ بَا بَا فَاسْرُ اتَّقُوا اللَّهَ مَنْ عِلْمِي بِكُمْ
شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِمَا يَعْلَمُ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُ
أَعْلَمُ فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِالْخَبَرِ أَلَا يَقُولُ إِنَّا لَا يَعْلَمُ
اللَّهُ أَكْثَمُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَحَلَّ قَالَ بِبَيِّهِ صَلَّي
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَأْسَأْكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَسْرِي
وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّمِينَ بِإِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّي

(۷۰۶۶) یہ تو یہ اس احادی کی جہالت تھی جو دغاں کو آنے والی لکھتی سمجھتا تھا حرام سے مراد وہ ہے جو اس آیت میں ہے فسوف يكون لزاما یمنی مذاب ان کا نام ہو گا اور مروی قس اور قید ہے جو روزہ نہ ہوئی اور وہی بطلہ کہتی ہے اور دم کی لکھتی ہے جو الم غلبت الروم میں مذکور ہے یہ بھی حضرت کے زمانہ میں ہو چکی جب روم کے نصاریٰ مغلوب ہوئے تھے اوپار کی غالب۔ مسلمانوں کو اس سے رنج ہوا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے روم کے نصاریٰ کو ایمان پر غالب کر دیا۔

کہ وہ سمجھانے سے نہیں ملتے تو فرمایا اللہ ان پر سات برس کا قہر بھیجے حضرت یوسفؑ کے زمانہ میں سات سال تک قحط ہوا تھا۔ آخر قریش پر قحط پڑا جو ہرجیز کو کھا گیا یہاں تک انھوں نے کھانوں اور مردار کو بھی کھا لیا بھوک کے مارے اور ایک شخص ان میں کا آسمان کو دیکھتا تو دھوئیں کی طرح معلوم ہوتا۔ پھر ابراہیمانؑ رسول اللہؐ کے پاس آیا کہنے لگا اے محمدؐ تم حکم کرتے ہو اللہ کی اطاعت کا اور نا جوڑنے کا تمہاری قوم کو چاہو ہو گئی ان کے لیے دعا کرو اللہ تعالیٰ سے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انتظار کرو اس دن کا جب آسمان سے حکم نکلا دھواں اٹھے گا جو لوگوں کو ڈھانک لے گا یہ دیکھ کا عذاب ہے یہاں تک کہ فرمایا ہم عذاب کو موقوف کرنے والے ہیں۔ اگر اس آیت میں آخرت کا عذاب مراد ہو تا تو وہ کبھی موقوف ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس دن ہم بڑی پکار پکڑیں گے ہم بدلہ لیں گے تو اس پکار سے مراد بدر کی پکار ہے اور یہ نشانیاں یعنی دھواں اور پکار اور قحط اور روم کی نشانیاں تو گزر چکیں۔

۷۰۶۶- وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ قریش نے جب آپؐ کی نافرمانی کی تو آپؐ نے ان پر قحط پڑنے کی دعا کی جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں قحط پڑا تھا آخر وہ قحط اور غل میں مبتلا ہوئے آدمی آسمان کی طرف دیکھتا تو ایسا معلوم ہوتا کہ اس کے اور آسمان کے ٹکڑے دھوئیں کی طرح بھر رہے ہیں یہاں تک کہ انھوں نے بڑوں کو بھی کھا لیا۔ پھر ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمائیں مسٹر کے لیے وہ چاہو ہو گئے (مسٹر ایک قبیلہ ہے)۔ آپؐ نے فرمایا مسٹر کے لیے تو نے بڑی جرأت کی (یعنی کتنا ہی اللہ تعالیٰ کی روگاؤں) پھر آپؐ نے ان کے لیے دعا کی تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اچھری ہم تمہارے دن کے لیے عذاب موقوف کر دیں گے تم پھر وہی کام کرو گے۔ راوی نے کہا

اللہ عَلَيَّوْا وَسَلِّمْ لَمَّا دَامَ مِنَ النَّاسِ إِذْ هَارَا فَقَالَ ((اللَّهُمَّ مَتَّعْ كَسْبَ يُوسُفَ)) قَالَ فَأَحْدَثَهُمْ سَنَةً خَفَّتْ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْحُلُودَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْحَوْصِ وَنَظَرُوا إِلَى السَّمَاءِ أَصْحَابُهُمْ فَبَرَى كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَأَتَاهُ أَبُو سَمْعَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ جِبْتَ نَازِلٌ بِطَاعَةِ اللَّهِ وَبِعِلَّةِ الرَّحِمِ وَإِنْ قَوْمُكَ قَدْ هَلَكَوا فَادْعُ اللَّهَ لَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى السَّمَاءَ أَفْهَمَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّكُمْ عَائِدُونَ قَالَ أَلَيْسَتْ لَكُمْ عَذَابٌ فَاصْبِرُوا يَوْمَ تَكُونُ الْبُطْحَةُ شُكْرًا إِنَّا نُنْقِبُومُ الْبُطْحَةَ يَوْمَ تَبْرَأُ وَقَدْ فَضَّتْ آتَا الدُّخَانِ وَالْبُطْحَةُ وَالزَّوَامُ وَآتَا الرُّومَ.

۷۰۶۷- عَنْ مُسْرُوقٍ قَالَ جَاءَهُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ وَرَحُلٌ فَقَالَ نَزَّكَتُ فِي الشَّجَرِ رَحُلًا يُفَسِّرُ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ يُفَسِّرُ عَلَيْهِ قَاتَا ((يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ)) قَالَ يَأْتِي النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دُخَانٌ قَيَّاسُهُ بِأَنَابَتِهِمْ حَتَّى يَأْخُذَهُمْ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الرِّسَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَنْ عَلِمَ جَلَسًا فَلَقِلَّ بِهِ وَتَمَّ لَمْ يَعْلَمْ فَلَقِلَّ اللَّهُ أَغْلَمَ مِنْ هَذَا الرَّحُلِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا جَلَمَ لَهُ بِهِ اللَّهُ أَغْلَمَ إِنَّهُ كَانَ هَذَا أَنْ فَرَّقَتْ لَمَّا اسْتَعَصَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَعَا عَلَيْهِمْ بَيْنَيْنَ كَسْبِي يُوسُفَ فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَخَبَدٌ حَتَّى جَعَلَ الرَّحُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَبَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْخَبَدِ وَحَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ فَاتَى النَّبِيَّ

ان پر پانی برسا جب ذرا ان کو چھینا تو وہی حال ہو گیا ان کا جو پہلے تھا۔ تب اللہ نے یہ آیت اتاری تو طلبِ یومِ ثانی السماء بدخان مبین آخر تک ہم بدل لیں گے یعنی بدر کے دن۔

وَحُلِّ قَتْلَٰنَ مَا رَسُوْلُ اللّٰهِ اسْتَغْفِرُ اللّٰهُ لِمُحْضَرٍ
مِنْهُمْ فَذَهَبُوا فَمِنْهُمْ لِمُحْضَرٍ اِنَّكَ لَحَرِيٌّ ؕ قَالَ فَنَدَعَا
اللّٰهُ لَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّا كَنَّا فِيْهَا الْعَذَابِ
قَبِيْلًا اِنَّكُمْ عَائِدُوْنَ ؕ قَالَ فَمُطَرُّوا فَلَمَّا اَصَابَتْهُمْ
الرِّقَابَةُ قَالِ اَعَادُوا اِلٰى مَا كُنْتُمْ اَعْلٰىهِ ؕ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ فَاَرْقَبَ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ
يَغْشَى السَّمْنَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ يَوْمَ تُجْلَسُ السُّجُتُ
اَلْكُبْرٰى اِنَّا نَسْتَقِيْمُوْنَ ؕ قَالَ بَعْنِي يَوْمَ يَهْدِي

۷۰۶۸- عبد اللہ بن مسعود نے کہا پانچ ٹکڑیاں تو گزر چکیں
دخان اور غرام اور روم اور عطف اور قر (یعنی شقِ قر)۔

۷۰۶۸- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ
الدُّخَانَ وَالْغَرَامَ وَالرُّومَ وَالْعُطْفَةَ وَالْقُرَّ.

۷۰۶۹- ترجمہ دی جو گزرے۔

۷۰۶۹- عَنْ فُلَانٍ مِّنْهُمْ بِهٰذَا فَاِذَا شِئْنَا وَبِئَلٰهٍ

۷۰۷۰- ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا یہ جو اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ہم ان کو چھوٹا عذاب دیں گے اس سے مراد دنیا کی مصیحتیں
ہیں روم اور عطف اور دخان اور شعبہ کو شک ہے عطف کہا
بادخان۔

۷۰۷۰- عَنْ اَبِيْ بِنِ كَعْبٍ فِيْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَلَيُجْلِيْنَهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الَّذِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَكْبَرُ
قَالَ مَصْحَبُ الدُّنْيَا وَالرُّومُ وَالْعُطْفَةُ اَوْ الدُّخَانُ
شُعْبَةُ الشَّكْلِ اَوْ الدُّخَانُ

باب: شقِ القمر کا بیان

بابُ انْفِصَافِ الْقَمَرِ (۱)

۷۰۷۱- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے چاند پھٹا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو ٹکڑے ہو گیا آپ

۷۰۷۱- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَنْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى
عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمَقْعِدِيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

(۱) * کاغذی معاملے نے کہا حق اقرار ہے وہ غیر کے ہرے مجھوں میں سے ہے اور اس کو متحد و صحابہ نے روایت کیا ہے اور ظاہر آیت
کریمہ کا بھی مضمون ہے کہ چاند پھٹ گیا نہاٹے کے کہا اس کا انکار کیا ہے بعض جہتہ نے جن کا دل اللہ تعالیٰ نے اٹھا کر دیا کہ جو ملکہ
کے خلاف نہیں اس واسطے کہ قرآن تعالیٰ کی تلقین ہے اور اللہ تعالیٰ اس میں تصرف کر سکتا ہے جس طرح چاہے جیسے اس کو قادر ماریک
کرے گا ایک دن اور بعض نے دیکھا کہ پھٹ گیا کہ اگر یہ واقعہ ہوا تو اس کی نقل مختصر ہوتی اور تمام زمین کے لوگ اس کو دیکھتے کہ دلوں کو
کیا خصوصیت تھی اس کا جواب یہ ہے کہ یہ مجھوہات کو ہوا اکثر لوگ اس وقت غفلت میں ہو گئے اور دروازے بند ہو گئے اپنے بکڑوں میں
لپٹے ہو گئے اس وقت چاند کا خیال نہ ہو رہی تھی کہ وہاں گارہ یہ امر مشاہد ہے کہ سو ف تھر کو بھی چند ہی آدمی دیکھتے ہیں اور یہ واقعہ تو چند
عالم آدمیوں کی درخواست ہے ہوا قبل ملا وہاں کے یہ کامیاب رہی ہے کہ اور ملکوں میں بھی چاند اس وقت نمایاں ہو رہا تھا اختلاف مجاز کے
شاید چاند کو نہ دکھائی دیتا ہو یا جمال کی شکل پر ہو اور وہ گھرا ہوا ان کو دکھائی دیتا ہے بدستور آسمان پر رہا ہو اور بعض مقاموں میں امیر ہو اللہ
اعلم۔ (نوری مع زیادہ)

نے فرمایا گوہر ہو۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَشْهَدُوا))۔

۷۰۷۲- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے مٹی میں کہ چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔ ایک ٹکڑا تو پہاڑ کے اس طرف رہا اور ایک اس طرف چلا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گوہر ہو۔

۷۰۷۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْتِي إِذَا انْفَلَقَ الْقَمَرُ يَلْتَقِيَنِ فُكَاثَ وَفُلَّةَ وَرَأَى الْحَبْلَ وَيَلْقَاهُ فُرُوقَهُ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اَشْهَدُوا))۔

۷۰۷۳- ترجمہ وہی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ ایک ٹکڑے نے پہاڑ کو حاکم لیا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر رہا۔

۷۰۷۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَيَلْتَقِيَنِ فُسْتَرُ الْحَبْلِ وَفُلَّةَ وَكَانَتْ فُرُوقُ فُرُوقِ الْحَبْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اللَّهُمَّ اَشْهَد))۔

۷۰۷۴- عبد اللہ بن مسعود بھی اسی کی مثل مروی ہے۔

۷۰۷۴- عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ عَنْ أَبِي سَبِيحٍ ﷺ بِمِثْلِ ذَلِكَ۔

۷۰۷۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا

۷۰۷۵- عَنْ أَبِي أَبِي عَدِيٍّ يَحْتَلِسُنَا عَنْ شُعْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ثَعْلَبٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ ((اَشْهَدُوا اَشْهَدُوا))۔

۷۰۷۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مکہ والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نشانی چاہی۔ آپ نے ان کو دوبار چاند کا پھٹنا دکھایا۔

۷۰۷۶- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ لَعْلَنَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُرْفِعَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ۔

۷۰۷۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا

۷۰۷۷- عَنْ أَنَسٍ بِمَعْنَى حَدِيثِ شَيْبَانَ۔

۷۰۷۸- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے چاند دو ٹکڑے ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں۔

۷۰۷۸- وَفِي حَدِيثِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۰۷۹- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

۷۰۷۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا الْقَمَرُ انْشَقَّ عَلَى رَمَتَيْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

باب : کافروں کا بیان

بَابُ فِي الْكُفَّارِ

۷۰۸۰- ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ

۷۰۸۰- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

(۷۰۸۰) ☆ میرے مراد یہاں علم ہے یعنی انکسار کے لیے جلدی نہ کر کہ سہی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے۔

خدا سے است مسلم بزرگوار و علم کہ جو چاہا وہاں قرآن مجید

جل جلالہ سے زیادہ کوئی ایذا پر صبر کرنے والا نہیں (ہاجر و دیگر ہر طرح کی قدرت رکھتا ہو)۔ اللہ کے ساتھ لوگ شرک کرتے ہیں اور اس کے لیے بیٹا بتاتے ہیں (حالانکہ اس کا کوئی بیٹا نہیں سب اس کے غلام ہیں) بکھرے ہوئے کو سحر و جادو دیتا ہے روزی دیتا ہے۔

۷۰۸۱- ترجمہ دی ہے جو گزرا اس میں بے گناہ نہیں ہے۔

۷۰۸۲- ترجمہ دی ہے اس میں اتنا زیادہ ہے و عظیم یعنی دیتا ہے ان کو۔

باب: کافروں سے زمین بھر سونا بطور فدیہ طلب کرنے کا بیان

۷۰۸۳- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص سے فرمائے گا جس کو سب سے بڑا عذاب ہوگا جہنم میں اگر میرے پاس دیا ہو تو اس اور جو کچھ اس میں ہے کیا تو اس کو دے کر اپنے کو عذاب سے چھڑاتا؟ وہ بولے گا ہاں۔ پروردگار فرمائے گا میں نے تجھ سے اس سے کھل بات چاہی تھی (جس میں کچھ خرچ نہ تھا) اور تو اس وقت آدمی پیٹھ میں تھا کہ شرک نہ کرتا میں تجھ کو جہنم میں نہ لے جاؤں گا تو نے نہ مانا اور شرک کیا (حالانکہ اللہ شرک ایسا گناہ ہے کہ وہ بخشا نہ جاوے گا اور شرک کرنے والا اگر شرک کی حالت میں مرے تو ابداً الآباد جہنم میں رہے گا)۔

۷۰۸۴- ترجمہ دی ہے جو گزرا۔

۷۰۸۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن کافر سے کہا جاوے گا اگر میرے پاس زمین بھر کے سونا ہو جا کیا تو اس کو دے کر

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا أَخَذَ اسْتَبْرَ عَلَى أَذَى يَسْتَفْتِي عَنْهُ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّهُ يُشْرِكُ بِهِ وَيَجْعَلُ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ هُوَ يُعَاقِبُهُمْ وَيَرْزُقُهُمْ))۔

۷۰۸۱- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِحَدِيثِهِ أَنَّ فِرْعَانَ لَمْ يَذْخُرْهُ۔

۷۰۸۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَبِيصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا أَخَذَ اسْتَبْرَ عَلَى أَذَى يَسْتَفْتِي عَنْهُ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ لَهُ بَنًا وَيَجْعَلُونَ لَهُ وَلَدًا وَهُوَ مَعَ ذَلِكَ يَرْزُقُهُمْ وَيُعَاقِبُهُمْ وَيُعْطِيهِمْ))۔

بَابُ طَلَبِ الْكَافِرِ الْفِدَاءَ بِمِلَّةِ الْمَارِضِ ذَهَبًا

۷۰۸۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَقُولُ اللَّهُ تَبَرَّكَ وَتَعَالَى بِالْأَهْلِ أَهْلُ الشَّارِ عَذَابًا لَوْ كَانَتْ لَكَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا أَكُنْتَ مُتَعَذِّبًا بِهَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ لَقَدْ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْلُونَ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صَنْبَرٍ أَذَمَّ أَلَّا لَا تُشْرِكَ أَحَدًا قَالَ وَلَا أُذْخِلُكَ النَّارَ فَأَنْتَ إِلَّا الْمُشْرِكُ))۔

۷۰۸۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِحَدِيثِهِ أَنَّ فِرْعَانَ لَمْ يَذْخُرْهُ۔

۷۰۸۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يَقُولُ لِلْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَتْ لَكَ مِلَّةُ الْمَارِضِ ذَهَبًا

اُكُنْتُ تَقْدِي بِوَقْتِي قُلْتُ نَعَمْ قُلْتُ لَهْ قُلْتُ
مُتِلَتْ اَمْسِرُ مِنْ ذَلِكَ»۔
اپنے تئیں چھڑا؟ دو بولے گا ہاں۔ پھر اس سے کہا جاوے گا تجھ
سے تو اس سے آسان کا سوال ہوتا تھا (کہ شرک نہ کرنا وہی تجھ
سے نہ ہو سکا)۔

۷۰۸۶- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِبَيْتِهِ عَزَّ اللَّهُ قَالَ ((قُلْتُ لَهْ كَذَبْتُ
قُلْتُ مُتِلَتْ مَا هُوَ أَمْسِرُ مِنْ ذَلِكَ))۔
۷۰۸۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص
نے کہا یا رسول اللہ! کافر کا حشر قیامت کے دن منہ کے بل کیسے
ہوگا؟ آپ نے فرمایا کیا جس نے اس کو دونوں پاؤں پر دنیا میں چلایا
وہ اس بات کی قدرت نہیں رکھتا کہ اس کو منہ کے بل چلاوے
قیامت کے دن۔ قتادہ نے یہ حدیث سن کر کہا ہے شک اس
بارے رب قیامی طاقت رکھتا ہے۔

بَابُ يَحْضُرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ
۷۰۸۷- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَحْلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَحْضُرُ
الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ ((أَلَيْسَ
الَّذِي أُنْشِأَهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي الدُّنْيَا قَائِمًا
عَلَى أَنْ يُنْشِئَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))
قَالَ قَتَادَةُ بَلَى وَبِهِ رِوَايَةٌ۔
باب صنع أعم أهل الدنيا في النار
وصنع أشدّهم يؤمن في الجنة

باب : دنیا میں دکھ نہ دیکھنے والے کو جہنم میں غوطہ اور
سکھ نہ دیکھنے والے کو جنت کا غوطہ دینے کا بیان
۷۰۸۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا لایا جاوے گا قیامت کے دن اہل دوزخ سے جو
دنیا و دوزخ میں آسودہ تر اور خوش عیش تر تھا سو دوزخ میں ایک بار
غوطہ دیا جاوے گا پھر اس سے پوچھا جاوے گا کہ اے آدم کے بیٹے
کیا تو نے کبھی آرام دنیا میں دیکھا تھا؟ کیا تجھ پر کبھی جین بھی گزرا تھا؟
تو وہ کہے گا قسم خدا کی کبھی نہیں اے میرے رب۔ اور اہل جنت سے
لایا جاوے گا جو دنیا میں سب لوگوں سے سخت تر تکلیف میں رہا تو

(۷۰۸۷) یہ کون سی بات ہے بارے رب کی طاقت اور قدرت ہے اور بارے سب سے وہ آدمیوں کو کیا ساری مخلوق کو ایک آن میں
منہ کے بل چلا سکتا ہے اور جو لوگ انکی باتوں پر شہ کرتے ہیں وہ عقل سے محروم ہیں۔

(۷۰۸۸) یعنی دوزخ کی شدت کے دور و دراز کا آرام باطل بھول جاوے گا اگرچہ دنیا میں اس نے سلطنت کی اور اور جنت کے جین
اور آرام کے دور و دراز کی تکلیف برداشت کرنا نہ چاہے گی اگرچہ تمام عمر بیماری اور عاقبت کشتی میں گزری ہو۔ (تفصیل لایا)

جنت میں ایک بار غوطہ دیا جاوے گا پھر اس سے پوچھا جاوے گا اسے آدم کے بیٹے کو تو کبھی تکلیف بھی دیکھی ہے؟ کیا تم پر شدت اور ربیع بھی گزرا تھا؟ وہ کہے گا خدا کی قسم مجھ پر تو کبھی تکلیف نہیں گزری اور میں نے تو کبھی شدت اور سختی نہیں دیکھی۔

باب: مومن کو نیکیوں کا بدلہ دینا اور آخرت میں ملے گا

۷۰۸۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی مومن پر ایک نیکی کے لیے بھی عھد کرے گا اس کا بدلہ دینا میں دس گنا اور آخرت میں بھی دس گنا اور کافر کو اس کی نیکیوں کا بدلہ دینا میں دیا جاتا ہے یہاں تک کہ جب آخرت ہوگی تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ رہے گی جس کا بدلہ دیا جاوے۔

۷۰۹۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر جب کوئی نیکی کرے گا تو اس کو دنیا میں فائدہ مل جاتا ہے (عہد نوالہ) اور مومن کی نیکیوں کو تو اللہ تعالیٰ رکھ چھوڑتا ہے آخرت کے لیے اور دنیا میں بھی اس کو روزی دیتا ہے اپنی طاعت کے بعد۔

۷۰۹۱- ترجمہ وحی جو گزر

باب: مومن اور کافر کی مثال

۷۰۹۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ آدَمَ خَلَّ يَارْتِثُ بُنْتِ فَطُ خَلَّ مَرَّ بِنْتِ حَبْشَةَ فَطُ قَبُولُ لَنَا وَاللَّهِ يَا رَبَّ مَا مَرَّ بِي بُنْتُ فَطُ وَلَا رَأَيْتُ حَبْشَةَ فَطُ»

بَابُ خَزَاءِ الْمُؤْمِنِ بِحَسَنَاتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

۷۰۸۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ اللَّهُ لَا يُظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطِي بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُخْزِي بِهَا فِي الْآخِرَةِ وَأَمَّا الْكَافِرُ قُطِعَ بِحَسَنَاتِهِ مَا ضَمِلَ بِهَا لِلَّهِ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا أَقْبَضَ إِلَى الْآخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُخْزِي بِهَا))

۷۰۹۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ الْكَافِرُ إِذَا عَمِلَ حَسَنَةً أَطْعِمَ بِهَا طَعْنَةً مِنَ الدُّنْيَا وَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَإِنَّ اللَّهَ يَذْخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْآخِرَةِ وَيُخْزِيهِ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلَى طَاعَتِهِ))

۷۰۹۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمَا.

بَابُ مَثَلِ الْمُؤْمِنِ وَالْكَافِرِ

۷۰۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

(۷۰۸۹) ☆ قوی نے کہا ہے طوہ نے اصرار کیا ہے کہ جو کافر کفر پر مرے اس کو آخرت میں کچھ ثواب نہیں ہے اور دنیا میں جو کوئی کام اس نے خدا کے لیے کیا ہو اس کا بھی بدلہ ملے گا اور یہ اس حدیث سے ثابت ہے اور مردہ اموال ہیں جن میں نیت کی احتیاج نہیں ہے جیسے ناکارہ اور مردہ اور آزادی اور ضیافت اور غیر اسد وغیرہ اور مومن کی کل نیکیاں آخرت کے لیے اکٹھی کی جاتی ہیں اور دنیا میں بھی فائدہ ملتا ہے۔ واللہ اعلم۔

(۷۰۹۲) ☆ صورت کار و شدت سخت ہوتا ہے اور اسے کم بھگتا ہے اور اگر سخت ہوا چلے تو اسے اکڑ جاتا ہے جیسے ناکارہ و مجبور کار و شدت۔ خاص و مطلب یہ ہے کہ مومن ہمیشہ بڑا اور مصیبت میں گرفتار رہتا ہے تو اس کے گناہوں میں تخفیف ہو جاتی ہے اور کافر اور منافق کو مصیبت ہی

علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال کھیت کی سی ہے ہمیشہ وہ ہوا سے
جھٹکا ہے اسی طرح مومن پر ہمیشہ مصیبت آتی ہے اور منافق کی
مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے کہ کبھی نہیں جھٹکا یہاں تک کہ
جڑ سے کاٹا جاوے۔

۷۰۹۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۰۹۴- کعب بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا مومن کی مثال ایسی ہے جیسے کھیت کا نرم جھاڑ ہو اس کو
جھونکے دیتی ہے کبھی اس کو گرادیتی ہے کبھی سیدھا کر دیتی ہے
یہاں تک کہ سوکھ جاتا ہے اور مثال کافر کی جیسے صنوبر کا درخت جو
سیدھا کھڑا رہتا ہے اپنی جڑ پر اس کو کوئی چیز نہیں جھکاتی یہاں تک
کہ ایک بارگی اکھڑ جاتا ہے۔

۷۰۹۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۰۹۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں کافر کے بدلے منافق
ہے۔

۷۰۹۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

فَالرَّسُولُ ﷺ ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ
الرَّزْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ تَبْلُغُهُ وَلَا تَزَالُ الْمُؤْمِنُ
يُصِيبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ
الْأَرْزِ لَا يَهْتَزُ حَتَّى تَنْتَحِيضَ))

۷۰۹۳- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ فِي
حَدِيثِهِ عَنِ الرَّزَّاقِ مَكَانَ قَوْلِهِ تَبْلُغُهُ ((تَبْلُغُهُ))

۷۰۹۴- عَنْ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ
كَتَبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ
كَمَثَلِ الْخَمَةِ مِنَ الرَّزْعِ فَيَبْلُغُهَا الرِّيحُ تَصْرَعُهَا
مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا أُخْرَى حَتَّى تَهْبِجَ وَمَثَلُ الْكَافِرِ
كَمَثَلِ الْأَرْزِ الْمُجْدِيَةِ عَلَى أَصْلِهَا لَا يَبْلُغُهَا
شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً))

۷۰۹۵- عَنْ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَمَةِ مِنَ الرَّزْعِ
فَيَبْلُغُهَا الرِّيحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا حَتَّى يَلْبِثَ انْجِعَتْ
وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الْأَرْزِ الْمُجْدِيَةِ الَّتِي لَا يُصِيبُهَا
شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً))

۷۰۹۶- عَنْ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
غَيْرَ أَنَّهُ مَشْهُودٌ قَالَ فِي رَوَاتِهِ عَنْ بَشَرٍ
((وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزِ)) وَأَمَّا ابْنُ
حَدَبٍ فَقَالَ ((مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَا قَالَ زُهَيْرٌ))

۷۰۹۷- عَنْ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ
ﷺ بِأَخَرِ حَدِيثِهِمْ وَقَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ
عَن يَحْيَى ((وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزِ))

جو قسم ہوتی ہے اور اگر ہوئی تو ثواب سے محروم ہے یعنی مومن کو لازم ہے کہ رات اور صبحیت سے نہ گھبرائے اس کو خدا کا احسان کہے اور اپنے
گناہوں کا کفارہ مثال کرے۔

باب مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ النَّحْلَةِ

۷۰۹۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ مِنْ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَبَيْتُهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ لَمَحَلُّوهُي مَا هِيَ)) فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْيَوَادِيِّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّحْلَةُ فَاصْبَحْتُ ثُمَّ قَالُوا خُذْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ ((هِيَ النَّحْلَةُ)) قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعُمَرَ قَالَ لَأَنْ لَا أَكُونَ قُلْتُ هِيَ النَّحْلَةُ أَحِبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا.

باب: مومن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے
۷۰۹۸- عہد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں گرتے وہی مثال ہے مسلمان کی تو مجھ سے بیان کرو وہ کون سا درخت ہے؟ لوگوں نے جنگل کے درختوں کا خیال شروع کیا۔ عہد اللہ نے کہا میرے دل میں آیا وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں نے شرم کی (اور نہ کہا) پھر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ بیان فرمائیے وہ کون سا درخت ہے آپ نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔ عہد اللہ نے کہا پھر میں نے یہ حضرت عمر سے بیان کیا انھوں نے کہا اگر تو کہہ دیتا کہ وہ کھجور کا درخت ہے (جب آپ نے پوچھا تھا) تو مجھے ایسی ایسی چیزوں کے بٹے سے زیادہ پسند تھا۔

۷۰۹۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا إِسْحَابُو ((أَغْيَرُونِي عَنْ شَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُؤْمِنِ)) فَحَمَلْتُ الْقَوْمَ يَذْكُرُونَ شَجَرًا مِنْ شَجَرِ الْيَوَادِيِّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاللَّيْلِ فِي نَفْسِي أَوْ رُبَّمَا أَنَّهَا النَّحْلَةُ فَاصْبَحْتُ أُرِيدُ أَنْ أَقُولَهَا فَإِذَا اسْتَأْذَنَ الْقَوْمُ فَأَعْلَبْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ فَلَمَّا سَكَتُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هِيَ النَّحْلَةُ)).

۷۰۹۹- ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک دن اپنے اصحاب سے مجھ سے بیان کرو وہ درخت جس کی مثال مومن کی مثال ہے؟ لوگ ایک درخت بھاڑ کر کرنے لگے جنگلوں کے درختوں میں سے۔ ابن عمر نے کہا میرے دل میں ڈال گیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ میں نے قصد کیا کہنے کا لیکن وہاں بڑی عمر والے لوگ بیٹھے تھے میں ڈرا بات کرنے میں۔ جب لوگ چپ ہو رہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔

۷۱۰۰- عَنْ شُعْبَةَ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَّا سَبَعْتُ يُخَذُّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِهِ وَصِيْدًا قَالَ تَكُنَّا عِنْدَ هَبْشَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانِي بِحُمَارٍ فَذَكَرْتُ بِشَجَرٍ حَبْرِيَّيْهَا.

۷۱۰۰- مجاہد سے روایت ہے میں عہد اللہ بن عمر کے ساتھ رہا مدینہ تک۔ میں نے ان کو رسول اللہ سے کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سنا سوا ایک حدیث کے۔ انھوں نے کہا ہم رسول اللہ کے ساتھ بیٹھے تھے اسے میں کھجور کا کاغذ آیا (جس کو عرب کے لوگ کھاتے ہیں وہ نرم ہوتا ہے کہ پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔
۷۱۰۱- ترجمہ دی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۱۰۱- عَنْ شُعْبَةَ يَقُولُ سَبَعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ

(۷۰۹۸) یہ مسلمانوں کو کھجور کی درخت کے ساتھ یعنی جیسے کھجور کا کوئی قصاں نہیں ہو جاسی طرح مسلمان کو کوئی ضرر نہیں۔ اگر مصیبت ہے تو میر کرے گا میرے لئے ہے تو حشر کرے گا۔ دونوں بیٹے اور دونوں میں وہاب۔

«إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ آيَسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ فِي خَيْرِ أَوَّلِ الْغُرُبِ وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ».

٤٠٧- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

٧١٠٥- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((إِنْ عَرَضَ لِلنَّاسِ
عَلَى الْآخِرِ فَبِعِثْ سَرَّاءَ قَلْبِهِمْ فَإِنَّ النَّاسَ
فَاعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ أَكْظَمُهُمْ قِسَةً)) .

٧١٠٦- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «إِنَّ الْإِنْسَانَ نَجَسٌ يَعْبُدُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَنْتَحِلُ سَرَابَهُ فَأَذَانُهُ مِنْهُ مَنْوَلَةٌ عَظْمُهُمْ فَيَسَّءُ بِجِيءٍ أَحَدُهُمْ يَقُولُ قَوْلًا فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا يَقُولُ مَا صَنَعْتُ شَيْئًا فَإِنْ لَمْ يَجِبْهُ أَحَدُهُمْ يَقُولُ مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى يَفْرُقَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَرَاتِبِهِ قَالَ فَيُذْبِئُ بِهِ وَيَقُولُ بَعْمَ نَسْتُ» قَالَ فَأَعْيَشَ أَرْنَبُ قَالَ ((فَيَلْتَمِئُ)).

٧١٠٧- عَنْ جَابِرِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ
(يَنْتَبِئُ الشُّبَّانُ سَرَايَاهُ فَيَقْتُلُونَ النَّاسَ
لِعَظَمَتِهِمْ عِنْدَهُمْ فَمَنْزِلَةٌ أَكْثَرُهُمْ فَتَنَةً).

٧١٠٨ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ

نمازی لوگ عرب کے جزیرہ میں پائیں (جیسے جاہلیت کے زمانے میں پوجتے تھے)۔ لیکن شیطان ان کو بھڑکاوے گا (آپس میں لڑاوے گا)۔

۴۱۰- ترجمہ دی سے جواور گزرتا

۱۰۵ھ - جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے اہل بیت کا تختِ سمندر پر ہے وہ اپنے مفکر کوں کو بھیجا ہے (لوگوں کو بھانے کے لیے) تو بڑا شخص اس کے پاس وہ بڑا دفتر کرے (یعنی لوگوں کو بہت بڑا کارے کرے۔)

۱۰۷- چنانچہ روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا اٹھیں اپنا تخت اپنی پر رکھتا ہے پھر اپنے لشکروں کو عالم میں فساد کرنے کو بھیجتا ہے۔ سو اس سے مرتبہ میں زیادہ قریب وہ ہوتا ہے جو بڑا خدا ڈالے۔ وہی شیطان ان میں سے آکر کہتا ہے کہ میں نے فلاں فلاں کام کیا یعنی فلاں سے چوری کرائی فلاں کو شراب پلائی تو شیطان کہتا ہے تو نے کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر کوئی آکر کہتا ہے کہ میں نے فلاں فلاں چھوڑا یہاں تک کہ جدائی کرادی اس میں اور اس کی جو رو میں اس کو اپنے پاس کر لیتا ہے کہ ہاں تو نے بڑا کام کیا ہے۔ امشب نے کہا اس کو چھٹا لیتا ہے۔

۱۰۷۔ ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۱۰۷۔ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

(۱۰۷) ☆ جو روحانہ کی جدائی میں بڑے بڑے علماء میں ایک قاتل اور ماحول قرف ہوا۔ دوسرے اگر اور ہوئی تو حرام سے ہوئی تو ہے یہ کئی کیلئے۔ اس واسطے شیطان کو یہ کام پہنچے۔ مسلمانوں کو اس میں اعتدال لازم ہے لیکن یہ کہ فہرہ میں طلاق پالاس کے مانند کوئی اور بات منہ سے نکل جائے تو حرام اور حرام سے پیدا ہو۔ (فتح اللہ خاں)

(۱۶۸) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ علیہ وسلم کا دوزو شیطان آپ کو شرمیں پہنچا سکتا تھا۔ نووی نے کہا امت نے اجازت کیا کہ رسول اللہ ﷺ شیطان سے معصوم ہیں بشرطہ کہ شیطان اور دل و زبان میں۔

فرمایا تم میں سے کوئی نہیں مگر اس کے ساتھ ایک شیطان اس کا ساتھی نزدیک رہے ولا مقرر کیا گیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کیا آپ کے ساتھ بھی یا رسول اللہ! شیطان ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں میرے ساتھ بھی ہے لیکن خدا نے اس پر میری مدد کی ہے تو میں سلامت رہتا ہوں اور نہیں اٹھتا مجھ کو کوئی بات سوائیگی کے۔

۷۱۰۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ہر ایک آدمی کے ساتھ اس کا ساتھی شیطان اور ساتھی فرشتہ مقرر کیا گیا ہے۔

اللہ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وَكَّلَ بِهِ قَرِينٌ مِنَ الْجِنِّ فَاُولَئِكَ يَأْمُرُونَ بِالْإِثْمِ وَالْعَدْوِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ إِنَّهُ أَكْبَرُ عَلَيْكُمْ فَاسْتَمِعُوا إِذْ يَأْمُرُكُمُ إِلَّا بِخَيْرٍ))

۷۱۰۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَزِيْقٍ كَتَبْنَا عَنْ مَشْهُورِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعْدٍ ((وَقَدْ وَكَّلَ بِهِ قَرِينٌ مِنَ الْجِنِّ وَفَرِيضَةٌ مِنَ النَّاسِ))

۷۱۱۰- امام ابو نعیم جعفر بن عاصم سے روایت ہے رسول اللہ ان کے پاس سے نکلے رات کو ان کو غیرت آئی (وہ یہ سمجھیں کہ آپ اور کسی بی بی کے پاس تشریف لے گئے)۔ پھر آپ آئے اور میرا حال دیکھا آپ نے فرمایا کیا ہوا مجھ کو اسے عاصم! کیا مجھ کو غیرت آئی؟ میں نے کہا مجھے کیا ہوا میری بی بی (کم عمر خوب صورت) کو آپ جیسے خادمہ پر شک نہ آوے۔ رسول اللہ نے فرمایا کیا میرا شیطان تیرے پاس آگیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میرے ساتھ شیطان ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا آپ کے ساتھ بھی ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا ہاں لیکن میرے پروردگار نے میری مدد کی حتیٰ کہ میں سلامت رہتا ہوں۔

۷۱۱۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَى النَّبِيُّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَزَنَ مِنْ صَدِيقَا لَيْلَا قَالَتْ فَغَبَرْتُ عَلَيْهِ فَخَافَ فَرَأَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ ((مَا لَكَ يَا عَائِشَةُ أَغَبَرْتُ)) فَقُلْتُ وَمَا لِي لَا نَخَافُ بِئْسَ بَنِي عَلَى وَبَيْتِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَفَدَّ جَدَّكَ شَيْطَانُكَ)) قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ سَمِعْتُ شَيْطَانًا قَالَ ((نَعَمْ)) قُلْتُ وَمَنْ كُلُّ إِنْسَانٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَنْ لَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((نَعَمْ وَلَكِنْ رَتَمِي أَغَاثِي عَلَيْهِ حَتَّى أَسْتَلِمَ))

بَابُ لَنْ يَدْخُلَ أَحَدٌ الْجَنَّةَ بِغَضَبِهِ بَلْ بِرَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى

۷۱۱۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

باب: کوئی شخص اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں نہ جاوے گا بلکہ اللہ کی رحمت سے

۷۱۱۱- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم

(۷۱۱۰) اب سوائیک بات کے یہی بات کاہر علم نہیں کہ تاہر اس پر اتفاق ہے امت کا کہ آپ نبوت کے بعد گم ہوں سے مصوم تھے۔

۱۔ لیکن تلخ الکلام میں آپ مصوم تھے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((تَنْ يُنْجِي أَخِيَّ))
 مِنْكُمْ عَمَلُهُ قَالَ رَجُلٌ وَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 قَالَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْ تَعْمَلَنِي اللَّهُ جَنَّةً بِرَحْمَةٍ
 وَلَكِنْ سَدُّوا))
 ۷۱۱۲- عَنْ مُخْبِرٍ مِّنْ فَخَّاحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ
 أَنَّهُ قَالَ ((بِرَحْمَةٍ جَنَّةً وَفَضْلٍ)) وَلَمْ يَذْكُرْ
 ((وَلَكِنْ سَدُّوا))

۷۱۱۳- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا مِنْ أَحَدٍ يُدْخِلُهُ عَمَلُهُ
 ۷۱۱۴- ترجمہ: وہی جو اوپر گزرا

۷۱۱۳- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی
 شخص ایسا نہیں ہے جس کو اس کا عمل جنت میں لے جاوے۔ لوگوں

(۷۱۱) یعنی نہ افریقہ نہ قریب مہلات کردہ افعال کر، لیکن اعتدال سے جب حد دستوں ہے۔ اور افریقہ کے انتہا مہلات میں غرق
 ہو کر دنیا کے کاموں سے بالکل غافل ہو جائے اور اپنے گنہگاروں کے حق فراوانی کرے اور قریب کے دنیا کے کاموں میں ایسا غرق ہو کر
 راجب اور ضروری مہلات میں غفل واقع ہو۔ یہ دونوں طریقے خوب نہیں ہیں۔ بہتر وہی ہے جو شرع کا طریقہ ہے کہ چاہے معاش اور معا
 کی مصیبت کو۔

نورانی نے کہا اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ اصل سے نہ ثواب ثابت ہو جائے نہ عذاب نہ وجوب نہ حرم نہ اور کوئی تکلیف بلکہ ہر تکلیف
 شرع سے ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی اہل سنت کا مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز واجب نہیں ہے بلکہ سارا مال اس کی ملک ہے اور دنیا اور
 آخرت اس کی بادشاہت میں ہے۔ وہ جو چاہے کرے اگر چاہے تو تمام ایک اور سارے بندوں کو عذاب کرے اور جہنم میں لے جاوے اور یہ بدل
 ہو گا اور چاہے تو ان کو جنت میں لے جاوے یہ فضل ہو گا اور چاہے تو کافروں کو جنت میں لے جاوے۔ یہ وہ کافروں کو جنت میں لے جاوے گا
 اس لیے کہ اس نے خود ہی ہے اور اس کی خبر چاہے کہ وہ کافروں کو جنت میں لے جاوے گا بلکہ مسلمانوں کو جنت کا داران کو اپنی رحمت سے جنت
 میں لے جاوے گا اور منافقوں اور کافروں کو جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رکھے گا اور یہ اس کا عدل ہے۔ اور محفل اس کے خلاف کہتے ہیں اور ان کا حکم اصل
 سے ثابت کرتے ہیں اور اصل کے ثواب کو واجب جانتے ہیں اور جنت بندے کے حق میں بہتر ہو وہ اللہ پر واجب سمجھتے ہیں اور یہ ان کا مذہب ہے
 اور یہ حدیث اور بہت ہی اعلیٰ اہل سنت کا مذہب ثابت کرتی ہیں اور یہ تھا کہ نے فرمایا کہ تم جنت میں جاؤ گے اپنے کاموں کی وجہ سے وہ ان
 حدیثوں کے معارض نہیں۔ اس لیے کہ اعمال صالحہ سب جنت جاتے کے پر تو فیضان اعمال کی اور انعام کی ہدایت اور قبول ان کا کافہ کے
 فضل اور رحمت سے ہے تو صرف عمل طاعت نہ ہو اور قبول جنت کا بھی، اقبال باخود۔

اس حدیث سے یہ نکلا کہ خداوند جل شانہ پر کسی بندے کا کچھ زور نہیں ہے نہ اس کے علم کے سامنے کسی کو چوں اچانکی مجال ہے
 خود نبی ہو یا ولی یا فرشتہ یا اور کوئی اور اس کی قدرت ہے اور بے حساب ہے۔ اور یہ بھی نکلا کہ بندہ کو اپنے اعمال پر غور نہ ہونا چاہیے جب
 نصیحتوں کو اور خصوصاً ہمارے نصیحت کو جو سدا و ہمیں دلائل عربین ہیں اپنے اعمال پر کچھ غور نہ تھا اور صرف خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت پر بھروسہ
 تھا تو اور کسی غوث یا نقیب یا ولی یا دوست کی کیا حقیقت ہے جو اپنے اعمال کی وجہ سے اپنے تئیں جنت کا مستحق خیال کرے یا اور کسی کو جنت میں
 لے جانے بقول مجھے ہر خود را نہ چاہے شکایت مرید پر رسد۔

نے عرض کیا اور نہ آپ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا میں گم رہی کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مجھ کو ڈھانپ لے۔

۷۱۱۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ گم رہی کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور مغفرت سے مجھ کو ڈھانپ لے۔ ابن عساکر نے اپنے ہاتھ سے اپنے سر پر اشارہ کیا اور کہا اور نہ میں گم رہی کہ اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت اور رحمت سے مجھ کو ڈھانپ لے۔

۷۱۱۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۱۱۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

۷۱۱۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیانہ روی کرو۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو میانہ روی کے قریب رہو یعنی اعتدال کرو۔ اگر اعتدال نہ ہو سکے تو خیر اعتدال کے قریب رہو افراط اور تفریط اور غلو اور تعصب نہ کرو۔

۷۱۱۸- حضرت جاڑ سے اسی کی مثل مروی ہے۔

۷۱۱۹- احمش سے دو سندوں کے ساتھ ابن نمیر کی روایت کی غرض مروی ہے۔

۷۱۲۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ خوش ہو جائیو خوش کرو۔

الْجَنَّةِ)) قِيلَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((وَلَا آتَا إِلَّا أَنْ يَغْمِزَنِي رَجُلٌ بِرُحْمَةٍ)).

۷۱۱۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يُنْجِيهِ عَمَلُهُ)) قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((وَلَا آتَا إِلَّا أَنْ يَغْمِزَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ)) وَقَالَ ابْنُ عَرَبٍ يَبْدُو مِنْكَ وَأَشَارَ عَلَى رَأْسِهِ)) وَلَا آتَا إِلَّا أَنْ يَغْمِزَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ)).

۷۱۱۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ أَحَدٌ يُنْجِيهِ عَمَلُهُ)) قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا آتَا إِلَّا أَنْ يَغْمِزَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِرُحْمَةٍ)).

۷۱۱۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَنْ يُدْخِلَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ)) قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((وَلَا آتَا إِلَّا أَنْ يَغْمِزَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِفَضْلِ وَرَحْمَةٍ)).

۷۱۱۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَارْبُوا وَسَدُّوا وَأَغْلَقُوا لَهُ لَنْ يَنْجُو أَحَدٌ مِنْكُمْ بِعَمَلِهِ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْتَ قَالَ ((وَلَا آتَا إِلَّا أَنْ يَغْمِزَنِي اللَّهُ بِرُحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ)).

۷۱۱۸- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ-جَلَّةً.

۷۱۱۹- عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا كَقَوْلِهِ ابْنُ لُثَمَرٍ.

۷۱۲۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِوَفْقِهِ وَزَادَ ((وَأَتَّبِعُوا)).

۷۱۲۱- عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا يَدْخِلُ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُخْرِجُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا أَنَا إِلَّا بِرِخْفَةٍ مِنَ اللَّهِ)) .

۷۱۲۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَى النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُمَا كَانَتَا يَقُولَانِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سَتَكُونُوا وَقَارُيُوا وَتُشِيرُوا فَإِنَّهُ لَنْ يَدْخِلَ الْجَنَّةَ أَحَدًا عَمَلُهُ)) قَالُوا ((وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ مِنْهُ بِرِخْفَةٍ وَاعْلَمُوا أَنَّ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قُلْ)) .

۷۱۲۳- عَنْ مُوسَى بْنِ عُفَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((وَتُشِيرُوا))

باب إِكْتِمَارِ الْأَعْمَالِ وَالْإِجْتِهَادِ فِي الْعِبَادَةِ

۷۱۲۴- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَتَّى اتَّصَفَتْ قَسَمَتُهُ فَقِيلَ لَهُ أَنْتَ كُنْتَ هَذَا وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ ((أَفَلَا أَكُونُ عِنْدًا شَكُورًا)) .

۷۱۲۵- فِي النُّعْمَانِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى وَرَسَتْ قَسَمَتُهُ قَالُوا قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ ((أَفَلَا أَكُونُ عِنْدًا شَكُورًا)) .

۷۱۲۶- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى قَامَ حَتَّى تَقْدَرُ

۷۱۲۷- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ سے آپ فرماتے تھے تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں نہ لے جائے گا نہ آگ سے بچائے گا یہاں تک کہ مجھ کو بھی مگر اللہ کی رحمت (جنت میں لے جائے گا جہنم سے بچائے گا۔

۷۱۲۸- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی تھیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اللہ کی رحمت اور جہنم میں نہ ہو سکتے تو اس کے نزدیک رہو اور خوش رہو اس لیے کہ کسی کو اس کا عمل جنت میں نہ لے جائے گا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور نہ آپ کو؟ آپ نے فرمایا مجھ کو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ رحمت فرمائے۔ مجھ کو اپنی رحمت سے اور جان لو کہ بہت پسند اللہ کو وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو۔

۷۱۲۹- ترجمہ وہی جواب دہ گزروں

باب: عمل بہت کرنا اور عبادت میں کوشش کرنا

۷۱۳۰- مخیر دین شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ نے نماز پڑھی یہاں تک کہ آپ کے پاؤں سوج گئے۔ لوگوں نے کہا آپ کیوں اپنی تکلیف اٹھاتے ہیں؟ آپ کے قوائے اور پچھلے گناہ بخش دیے گئے۔ آپ نے فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گزار رہتا ہوں۔

۷۱۳۱- ترجمہ وہی جواب دہ گزریا ہے۔

۷۱۳۲- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے تو کھڑے رہتے یہاں تک کہ آپ کے

(۷۱۳۳) کیا میں اللہ کا شکر گزار رہتا ہوں میں اس صفت کی شکر گزاری نہ کروں۔ معلوم ہوا کہ آپ عبادت کی باتوں کی عظمت کے لیے نہ کرتے تھے بلکہ اللہ کو شکر کرنا ہی فطرت کا شکر ادا کرتے تھے۔

۷۱۳۴- عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ ((يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَهْدَدْتُ لِبُعَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قُلُوبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلَدًا مَا أَطْلَعَكُمْ اللَّهُ عَلَيْهِ)) ثُمَّ فَرَأَا فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ.

۷۱۳۵- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ يَقُولُ شَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا وَصَفَ فِيهِ الْحَنَّةَ حَتَّى انْتَهَى ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِجْرِ حَدِيثِهِ ((لَهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قُلُوبِ بَشَرٍ)) ثُمَّ انْفَرَأَ هَذِهِ قَالِيَةً تَخَافِي حُتُوبَهُمْ عَنْ الْمُصَاجِعِ يَنْتَعُونَ رَهْمَهُمْ سَوَافًا وَطَمَنًا وَمِيمًا وَزَقَاتُهُمْ يَنْفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ حَوَافِرَ مَا كَانُوا يَنْعَمُونَ.

بَابُ إِنْ فِي الْحَنَةِ شَجَرَةٌ يُسَمَّى الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ غَامٍ لَا يَقْطَعُهَا

۷۱۳۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((إِنْ فِي الْحَنَةِ لَشَجَرَةٌ يُسَمَّى الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ)).

۷۱۳۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ ((لَا يَقْطَعُهَا)).

۷۱۳۸- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنْ فِي الْحَنَةِ لَشَجَرَةٌ يُسَمَّى الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ غَامٍ لَا يَقْطَعُهَا)).

۷۱۳۵- سہل بن سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی ایک مجلس میں موجود تھا آپ نے جنت کا حال بیان کیا یہاں تک کہ بے انتہاء تعریف کی۔ پھر آخر میں فرمایا جنت میں وہ نعمت ہے جس کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی آدمی کے ذہن میں گزری۔ پھر اس آیت کو پڑھا جن لوگوں کی کروٹیں بچھونے سے جدا رہتی ہیں (یعنی رات کو جاگتے ہیں) اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کے عذاب سے ڈر کر اور اس کے ثواب کی طمع سے اور جو ہم نے ان کو دیاس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ تو کوئی نہیں جانتا جو چھپا کر رکھی گئی ان کے لیے آنکھوں کی ٹھٹھک۔ یہ بدلہ ہے ان کے اعمال کا۔

باب: جنت میں اس درخت کا بیان جس کا سایہ سو سال تک چلنے پر بھی ختم نہیں ہوتا

۷۱۳۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سو برس تک سوار چلا ہے (اور وہ سایہ ختم نہ ہو)۔

۷۱۳۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ سو برس تک سوار اس کے سایہ میں چلے اور اس کو طے نہ کرے۔

۷۱۳۸- سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سو برس تک سوار چلے اور وہ تمام نہ ہو۔

۷۱۳۹- قَالَ أَبُو حَازِمٍ مَحْدُثٌ بِهٖ الشَّعْبَانُ
بْنُ أَبِي عِيَّاسٍ الرَّضِيُّ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ
الْعَدْرِيُّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
«إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يُسَمُّوْنَ الرَّكَبَ الْجَوَادِ
الْمُضْمَرُ السَّرِيعُ مَا لَمْ يَنْقَطْهَا».

۷۱۴۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْعَدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ
ﷺ قَالَ «إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ
الْجَنَّةِ قِيلُوا لَوْنُ لَبَّاسِكُمْ رَيْنًا وَسَعْدِيكَ وَالْحَيَرُ
فِي يَدَيْكَ قِيلُوا هَلْ رَحِمْتُمْ قِيلُوا نَعَمْ وَمَا لَنَا
لَا تُرَحِّمُنَا يَا رَبُّ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ نَعْطِ أَحَدًا
مِنْ خَلْقِكَ قِيلُوا أَلَا أَعْطَيْتُكُمْ أَفْضَلَ مِنْ
ذَلِكَ قِيلُوا نَعَمْ يَا رَبُّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ
ذَلِكَ قِيلُوا أَحَلَّ عَلَيْكُمْ رَحْمَتِي فَلَا أَسْخَطُ
عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا».

باب: اس بات کا بیان کہ جنتیوں پر اللہ تعالیٰ کبھی
ناراض نہیں ہوگا

۷۱۳۰- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمادے گا جنتی لوگوں سے اس
بہشتیوں اسودہ کہیں گے اسے رب ہم حاضر ہیں خدمت میں اور
سب بھلائی حیر سے ہاتھوں میں ہے۔ پروردگار فرمادے گا تم راضی
ہوئے؟ وہ کہیں گے ہم کیسے راضی نہ ہو گئے ہم کو تو نے دیا کہ
اتنا اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا۔ پروردگار فرمادے گا کیا میں
تم کو اس سے بھی عمدہ کوئی چیز دوں؟ وہ عرض کریں گے اسے رب
اس سے عمدہ کوئی چیز ہے؟ پروردگار فرمادے گا میں نے تم پر اپنی
رضامندی اتاری اب میں اس کے بعد تم پر کبھی غصہ نہ ہوں گا۔

۷۱۳۱- سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جنت
کے لوگ ایک دوسرے کو کھڑکیوں میں ایسا ہانگیں گے جیسے تم
چرے کو دیکھتے ہو آسمان میں (یعنی ایک دوسرے سے اتنے بلند
اور دور ہو گئے ہوں کہ تقابلیت و درجہات کے)۔

۷۱۳۲- ابو حازم نے کہا میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاض
سے بیان کی انھوں نے کہا میں نے ابوسعید خدری سے سنا وہ کہتے
تھے جیسے تم بڑے تارے کو جو موتی کی طرح چمک رہے ہو رب یا پیغمبر
کے کنارے پر دیکھتے ہو۔

۷۱۴۳- عَنْ أَبِي حَارِمٍ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ
بِحَوْثٍ خَدِيشٍ يَعْثُوبٍ.

۷۱۴۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ أَهْلَ
الْجَنَّةِ لَكَثِيرًا، وَأَهْلَ الْغُرَبِ مِنْ قَوْمِهِمْ كَمَا
قَرَأْتُمُ الْكُتُبَ، الذُّكُورُ الْغَابِرُ مِنَ الْأَفْئِدِ مِنَ
الْمَشْرِقِ أَوْ الْمَغْرِبِ يَفْضَلُ مَا بَيْنَهُمْ))
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلِّغْ سَارِئَ قَائِلِيهِ لَا يَتْلَمَعُ
غَيْرُهُمْ قَالَ: ((بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَرَجُلٌ
آمَنُوا بِاللَّهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ)).

۷۱۴۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَعْثُوبٌ
بَعَثِي ابْنُ عَتَبَةَ الرَّحْمَنِيُّ عَنْ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: ((مِنْ أَهْلِ أَثْنَى لِي خَلٌّ نَاسٌ يَنْكُحُونَ
بَعْدِي يَوْمَ أَخْلَصَهُمْ لَوْ رَأَى بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ)).

بَابُ فِي سَوَاقِ الْجَنَّةِ وَمَا يَتَأَلَوْنَ فِيهَا
مِنَ النِّعَمِ وَالْجَمَالِ

۷۱۴۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ
لَسُوقًا يَتَأَلَوْنَ فِيهَا كُلُّ جُمُعَةٍ قَتَبٌ رِيحُ الشَّمَالِ
فَتُخَوِّفُ فِي وَجْهِهِمْ وَلَيَابِهِمْ فَيَزِدُّونَ حُسْنًا
وَجَمَالًا فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَقَدْ إِذْكَرُوا
حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُونَ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ وَاللَّهُ لَقَدْ
إِزْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُونَ وَأَنْتُمْ
وَاللَّهُ لَقَدْ إِزْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا)).

۱۴۶- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جنت
میں ایک بازار ہے جس میں ہفت روزہ کے ہر جمعہ کے دن جمع ہوا
کریں گے۔ پھر غلّی ہوا چلے گی سودا ہاں کا گروہ اور غبار (جو منگ اور
زعفران ہے) ان کے چروں اور کپڑوں پر پڑے گا۔ سوان کا حسن
اور جمال زیادہ ہو جائے گا پھر پلٹ آویں گے اپنے گروہوں کی
طرف اور گروہوں کا بھی حسن اور جمال بڑھ گیا ہو گا۔ سوان سے
ان کے گروہ والے کہیں گے خدا کی قسم تمہارا حسن اور جمال ہمارے
بعد تو بہت بڑھ گیا ہے۔ پھر وہ جواب دیں گے کہ خدا کی قسم تمہارا
بھی حسن اور جمال ہمارے بعد زیادہ ہو گیا۔

بَابُ أَوَّلِ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَصَفَاتُهُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ ٧١٤٧- عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ إِذَا تَفَاعَرُوا وَإِذَا تَذَكَّرُوا الرَّحْمَنُ فِي الْجَنَّةِ أَكْثَرُ أَمِ النِّسَاءُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَأَنَّهُمْ يَقُولُ أَوْ الْقَابِسُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَتَأْتِي تَلِيهَا عَلَى أَصْنَافٍ كَتُوبٍ كَرِيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ أَمْرٍ مِنْهُمْ رَوْحَانِ اثْنَانِ يُرَى مِثْلُ شَوْقِهِمَا مِنْ ذَوَاءِ اللَّحْمِ وَمَا فِي الْجَنَّةِ أَغْزَبُ».

٧١٤٨- عَنْ أَبِي جَبْرِ قَالَ اخْتَصَمَ الرَّحَالُ
وَأَسَاءَ إِلَهُهُمْ فِي الْحَقِّ أَكْثَرَ فَسَأَلُوا أَبَا هُرَيْرَةَ
فَقَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْأَلُ خَدِيشُ بْنُ عُلَيْكَةَ.

٧١٤٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ أُولُو زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْحَجَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِينَ يُلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ تَوَكُّبٍ ذُرِّي فِي السَّمَاءِ إِصْبَاءً لَا يَبْرُونَ وَلَا يَنْقُحُونَ وَلَا يَنْصَحُونَ وَلَا يَنْصَحُونَ وَلَا يَنْصَحُونَ))

باب: اس بات کا بیان کہ جنتیوں کے پہلے گروہ کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح ہونگے

۷۱۳۸- محمد بن سیرین سے روایت ہے عورت اور مرد جگھڑے کہ جنت میں کون زیادہ ہو گئے تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا انھوں نے کہا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جسے اور گزرا۔

۷۱۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے جو گروہ جنت میں جائے گا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہو گئے۔ پھر جو گروہ ان کے بعد چاہوے گا وہ سب سے زیادہ چمکے ہوئے ستارے کی طرح ہو گا۔ اور جنتی نہ پیشاب کریں گے نہ پانخانہ نہ تھوکیں گے نہ ناک نکلیں گے۔ ان کی انگلیاں سونے کی ہوں گی اور ہیندے سے مشک کی خوشبو آوے گی۔

(۷۱۳) حضرت عائشہؓ نے کہا ظاہر حدیث سے یہ ظاہر ہے کہ جنت میں غور نہیں کیا جائے گا اور دوسری حدیث میں ہے کہ جہنم میں بھی غور نہیں کیا جائے گا۔ پس دونوں حدیثوں سے یہ بات ظاہر ہو گئی کہ غور تمہیں بہ نسبت مردوں کے غفلت میں لاکھ ہیں اور یہ حدیث آتی غور تو ہے حقیق ہے ورنہ جو ان پہنچتی ان کے ساتھ ہو گئی۔ اس زمانہ میں مردم غیری کے متعلق اسے بھی اکثر مقامات میں بھی تحقیق ہو کہ غور تمہیں بہ نسبت مردوں کے لاکھ ہیں اور غور تمہیں بہ نسبت مردوں کے کم عمری ہیں۔ جس ہماری شریعت میں جو ایک مرد کو بھی غور نہیں ہوتا وہ عیسائی و فطرت اور عظمت کے منافی ہے اور قیاس حضرت آدم علیہ السلام پر درست نہیں کیونکہ اس وقت دوسری کوئی عورت نہ تھی۔ علامہ ابن کثیرؒ نے حضرت حواؑ میں دو صفات تھیں جو اور غور تو میں نہیں ہیں۔

ان کی انگلیٹیوں میں خود سگت ہو گا اور ان کی بیبیاں حوریں ہوں گی بڑی آنکھ والی اور ان کی عادتیں ایک شخص کی عادتوں کے موافق ہوں گی (یعنی سب کے اخلاق یکساں ہوں گے) اپنے باپ آدم کی صورت پر ہوں گے۔ ساتھ ساتھ کاتھ کا تھ ہو گا۔

۷۱۵۰- ترجمہ وہی جو گزرا اس میں دو گروہوں کے بعد اتنا زیادہ ہے کہ پھر ان کے بعد کسی درجے ہوں گے۔

أَمْشَاهُمْ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمْ أَلْبَسَتْهُمْ وَمَجَامِيرُهُمُ الْآلُوءُ وَأَزْوَاجُهُمُ الْغُورُ الْغِينُ أَهْلًا لَهُمْ عَلَى خَلْقٍ وَاجِدٍ عَلَى صُورَةٍ أَيْبِهِمْ أَذَمَّ سُبُونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ))۔

۷۱۵۰- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أَتْبَاعِي عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَمْ الَّذِينَ يَلْبَسُهُمْ عَلَى أَثَرِ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ إِصْنَاعَةً لَمْ هُمْ يَغْدُ ذَلِكَ مَنَازِلَ لَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَتَوَلَّوْنَ وَلَا يَمْتَحِطُونَ وَلَا يَنْزَلُونَ أَمْشَاهُمْ الذَّهَبُ وَمَجَامِيرُهُمُ الْآلُوءُ وَرَشْحُهُمُ أَلْبَسَتْهُمْ أَهْلًا لَهُمْ عَلَى خَلْقٍ وَاجِدٍ عَلَى طُولِ أَيْبِهِمْ أَذَمَّ سُبُونَ ذِرَاعًا قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَلَى خَلْقٍ وَاجِدٍ وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ عَلَى خَلْقٍ وَاجِدٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَلَى صُورَةِ أَيْبِهِمْ))۔

باب: جنت اور اہل جنت کی صفات اور ان کی صحیح و شام کی تسبیحات کا بیان

۷۱۵۱- ترجمہ وہی جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ان کے برتن بھی سونے کے ہوں گے اور یہ کہ جنت والوں میں کوئی اختلاف نہ ہو گا نہ لباس۔ ان کے دل ایک دل کی طرح ہونگے اور وہ پاکی کریں گے اپنے پروردگار کی صحیح اور شام (یعنی تسبیح کریں گے)۔

بَابُ فِي صِفَاتِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِهَا وَتَسْبِيحِهِمْ فِيهَا بِكُرَّةٍ وَعَشِيٍّ

۷۱۵۱- عَنْ قَتَادَةَ بْنِ سَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُرَّةٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ صُورُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَتَغَوَّطُونَ فِيهَا وَلَا يَمْتَحِطُونَ وَلَا يَنْزَلُونَ فِيهَا أَتْبَاعُهُمْ وَأَمْشَاهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْقِيَصَةُ وَمَجَامِيرُهُمْ مِنَ الْآلُوءِ وَرَشْحُهُمُ أَلْبَسَتْهُمْ وَلِكُلِّ وَاجِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَانِ يُرَى مَخْرَجُهَا مِنْ زَوَايَا اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ

وَلَا يَبَاغِضُ قُلُوبُهُمْ قُلُوبٌ وَاحِدَةٌ يُبَاغِضُونَ اللَّهَ بِكَرَّةٍ وَكَرْبَةٍ ۖ

٧١٥٢- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَمْلَأُونَ وَلَا يَتَوَلَّوْنَ وَلَا يَنْحَطُّونَ وَلَا يَنْتَحِطُّونَ قَالُوا: لِمَا بَلَ الْفَعَامُ قَالَ: جُثَاءٌ وَزَنْجٌ كَرَّضَ الْمَسْكُ بُلْهُونَ الصَّبِيحِ وَالْمُتَحِيدُ كَمَا تَلْهُونَ النَّفْسَ)).

٧١٥٢- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ
 ((كَرَّحَ الْمَسْكُ)) .

٧١٥٨- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِيهَا وَيشربونَ وَلَا يَعْرِضُونَ وَلَا يَمْتَحِطُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلاَ يَتَغَمَّدُهُمْ ذَلِكَ جُثَاءً كَرِهُوا الْمُسْكَ يَلْقَهُمُونَ النَّسِيجَ وَالْحَمْدُ كَمَا تَلْقَهُمُونَ النَّفْسَ قَالَ وَبِئْسَ حِجَابٌ لِعَالَمِهِمْ ذَلِكَ)).

٧١٥٠- و حَدَّثَنِي سَعِيدٌ بْنُ نَحْيَةَ الْكَلْبِيُّ
قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا ابْنَ حَرْجِجٍ الْأَحْمَرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَنْ
نَافِعٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِعَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَقَدْ
فُتِحَ وَالْحَكَمُ كَمَا تَلْهَمُونَ النَّفْسَ

۷۱۲- چارٹر سے روایت ہے میں نے رسول ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جنت کے لوگ کھانوں کے اور پیوں کے لیکن نہ تھوکیں گے نہ پیشاب کریں گے نہ پانخانہ کریں گے نہ ٹانگ نکلیں گے۔ لوگوں نے عرض کیا پھر کھانا کدھر چاؤسے گا؟ آپ نے فرمایا ایک ڈاکار ہو گی اور پینہ آوے گا اس میں سٹیک کی خوشبو ہو گی (بس ڈاکار اور پینہ سے کھانا حاصل ہو چاؤسے گا) اور تسبیح اور تحمید (یعنی سبحان اللہ اور الحمد للہ) کا ان کو الہام ہو گا جسے سانس کا الہام ہو تا ہے۔

۷۱۵۳-ترجمہ دی سے جولائی گزری

۷۱۵۳ - ترجمہ دعویٰ سے جو لاہور گزرا

۱۵۵- ترجمہ دی ہے جو کزولہ اس روایت میں بجائے تحمید کے مکتوب ہے۔

۱۵۳) یعنی جیسا کہ عالم پاک ہے وہاں کے کھانے کا فضلہ اس عالم کی طرح نہیں بلکہ وہاں کا فضلہ انکار اور غرور و مہمیت ہو کر نکل پایا کرے گا اور جیسے اس عالم کی زندگی ہو اسی کچھنے اور سامنے لینے پر موقوف ہے اس طرح اس عالم پاک میں سماں اللہ اور اللہ کا فضلہ کبریا م لینے کے تمام مقام ہو کر وہاں کا راحت و فخر ہو گا۔

قادی نے کہا اہل سنت اور انکو مسلمانوں کا لہہ یہ ہے کہ جنت کے لوگ کھڑیوں کے اور بیڑیوں کے اور قیوم حریے اٹھادی کے جنت میں اور یہ عقیدیں پھیل رہی ہیں گی بھی ختم نہ ہو گی اور جنت کی عقیدیں دیکائی ختموں کے ساتھ مشابہ ہیں صورت اور نام میں اور حقیقت میں کی

۷۱۵۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جنت میں جاوے گا جنت سے رہے گا بے غم رہے گا نہ بھی اس کے کپڑے ٹھیک گئے نہ جوئی اس کی ختم ہوگی (یعنی سدا جوان رہے گا) بھی پوزحاند ہوگا۔

۷۱۵۷- ابو سعید خدریؓ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پکارے گا پکارنے والا (جنت کے لوگوں کو) مقرر تمہارے واسطے یہ ٹھہر چکا کہ تم حذر دست رہو گے بھی یہاں نہ پڑوے اور مقرر تم زندہ ہو گے بھی نہ مرو گے اور مقرر تم جوان رہو گے بھی رنج نہ ہو گا اور بھی مطلب ہے خدا کے اس قول کا کہ بہشت والے آواز دیے جاویں گے یہ تمہاری بہشت ہے جس کے تم وارث ہوئے۔ اس وجہ سے کہ تم نیک اعمال کرتے رہے۔

۷۱۵۸- عبداللہ بن قیسؓ یعنی ابو موسیٰ اشعرئؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا مومن کو جنت میں ایک خیمہ ملے گا جو ایک ہی خولدار موتی کا ہو گا اور اس کی لمبائی ساٹھ میل تک ہوگی۔ اس میں اس مومن کی وہیاں ہوں گی اور وہاں پر گھوما کرے گا۔ پھر ایک دوسرے کو نہ دیکھے گا (بوجہ کشادگی کے)۔

۷۱۵۹- عبداللہ بن قیسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک خولدار موتی کا خیمہ ہو گا جس کی چوڑائی ساٹھ میل کی ہوگی۔ اس کے ہر کونے میں لوگ ہوں گے جو دوسرے کو نہ دیکھیں اور کو نہ دیکھتے ہوں گے۔ مومن ان پر دورہ کرے گا (کیونکہ وہ لوگ مومن کے گھروالے ہوں گے)۔

۷۱۶۰- ابو موسیٰ اشعرئؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا خیمہ ایک موتی ہو گا جس کا لمبا اچان میں بھی ساٹھ میل کا ہو گا اس کے اور کونے میں مسلمان کی وہیاں ہوگی جن کو دوسرے لوگ نہ دیکھ سکیں گے (یعنی ایک محل کے لوگ دوسرے محل کے لوگوں کو نہ

۷۱۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَتَعَمَّ لَا يَنَامُ لَا يَبْلَى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْئِي شَبَابُهُ))۔

۷۱۵۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَنَادِي مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصْبَحُوا فَلَا تَسْقُمُوا أَبَدًا وَإِنْ لَكُمْ أَنْ تَحْتَوُوا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَإِنْ لَكُمْ أَنْ تَحْيُوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا وَإِنْ لَكُمْ أَنْ تَغْتَمُوا فَلَا تَبْهَتُوا أَبَدًا)) فَلَيْكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَتَوَدُّوا أَنْ يَتْلَكُمْ الْحَيَّةُ لَوْ رَقَبْتُمْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ۔

۷۱۵۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةً مِنْ لَوْلَاةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّلَةٍ طَوَّلُهَا سِتُونَ مِيلًا لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا أَهْلُونَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ فَلَا يَرَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا))۔

۷۱۵۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةٌ مِنْ لَوْلَاةٍ مُجَوَّلَةٍ عَرْضُهَا سِتُونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ))۔

۷۱۶۰- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْخَيْمَةُ لَوْلَاةٌ طَوَّلُهَا فِي الشَّيْءِ سِتُونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ لِلْمُؤْمِنِ لَا يَرَاهُمْ

الْأَخْرُونَ»۔

دیکھیں گے بوجہ وسعت اور دوری کے۔

۷۱۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سِتْجَانٌ وَجَنَّتَانِ وَالْفِرَاتُ وَاللَّيْلُ كُلٌّ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ))

باب يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفِيدَتُهُمْ مِنْ أَفِيدَةِ الطَّيْرِ

۷۱۶۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفِيدَتُهُمْ مِنْ أَفِيدَةِ الطَّيْرِ))

۷۱۶۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا كُنَّا حَدِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَدَمَ عَلَى صُورِهِ طَوْلُهُ سِتُونَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ أَضْعَبُ فَنَسَمْتُ عَلَى أُولَئِكَ الثُّغْرَ وَهُمْ نَفَرٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُومٌ

(۷۱۶۱) ☆ نوٹی نے کہا سبکان اور جیحان جنوں کے سوا ہیں یہ سبکان اور جیحان جو حدیث میں مذکور ہیں وہ لوگوں کے بلاد میں ہیں تو جیحان معصیہ کی نہر ہے اور سبکان لاشہ کی اور یہ دونوں بہت بڑی نہریں ہیں۔ ان دونوں میں جیحان بڑی ہے اور جوہری ہے جو صمغ میں کہا کہ جیحان شام میں ایک نہر ہے لاشہ ہے شام سے مراد ارمین کے بلاد ہیں عمار ابوہدیب کے۔ حدیث نے کہا سبکان ایک نہر ہے معصیہ کے پاس اور وہ سبکان کے سوا ہے۔ صاحب نہا نے کہا سبکان اور جیحان دونوں نہریں عوام میں معصیہ کے پاس ہیں اور خرطوش کے اور جیحون وہ ایک نہر ہے خراسان کے پاس ہے اور وہ جیحان کے سوا ہے۔ اسی طرح کون مفاہیر ہے سبکان کے اور قاضی عیاض نے جو کہا کہ یہ چار نہریں بلاد اسلام کی بڑی نہریں ہیں شل مصر میں اور فرات عراق میں اور سبکان اور جیحان اور جیحون خراسان میں قوس میں کئی غلیظیں ہیں ایک تو یہ کہ فرات عراق میں نہیں ہے بلکہ وہاں اصل ہے اور میان شام اور جزیرہ کے۔ دوسرے سبکان اور جیحان اور ہیں اور کون اور جیحون اور تیسرے یہ کہ سبکان اور جیحان شام میں نہیں بلکہ ارمین کے بلاد میں قریب شام کے۔ اور یہ جو فرمایا کہ جنت کی نہریں ہیں اس کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ وہیں اسلام بکھل چاہے گا اور ان نہروں کا پانی جن سے مسلمانوں کا جسم بنے گا جنت میں چاہے گا۔ دوسرے یہ کہ وہ حقیقت ان نہروں میں جنت کا ایک مادہ ہے کیونکہ جنت یہی مادہ ہے اور جو ہے اور رطل ملت کا بھی نہ ہب ہے اور بھی معنی مچے ہے اور کتاب الامانی میں گزرا کہ فرات اور شل جنت سے نکلے ہیں اور بخاری میں ہے کہ سدوقا لمتنی کی جرے۔ اگلی

(۷۱۶۲) ☆ یعنی نرم اور ضعیف خدا کے خوف سے یا متحرک چڑیوں کی طرح۔

(۷۱۶۳) ☆ اللہ جل جلالہ نے حضرت آدم کو بتایا اپنی صورت پر یعنی آدم کی صورت پر جو صورت ان کی دیوایشی تھی اور جس پر مرے اسی صورت پر پیدا ہوئے اور اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی۔

آدم ساتھ ساتھ کے تھے بھران کے بعد لوگوں کے قد کھینچ گئے یعنی حضرت آدم سے بتا لہذا بعد ہو تا گیا آدمیوں کے ہی

حضرت آدمؑ گئے اور کہا السلام علیکم۔ فرشتوں نے جواب میں کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ تو روحہ اللہ پر حاویہ۔ تو جو کوئی بہشت میں جائے گا وہ آدمؑ کی صورت پر ہوگا یعنی ساتھ ہاتھ کا لمبا۔ (حضرتؑ نے فرمایا آدمؑ ساتھ ہاتھ کے تھے) پھر ان کے بعد لوگوں کے قد کھینچے گئے اب تک۔

فَاسْتَمِعْ مَا يُحْيِيكَ فَإِنهَا نَجْيتُكَ وَحْيَةً
ذُرِّيَّتِكَ قَالَ فَاذْهَبْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا
السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَ فَرَأَوْهُ وَرَحْمَةُ
اللَّهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صَوْرَةِ
آدَمَ وَطَوْلُهُ سَبْعُونَ فَرْسًا قَلَمَ يَزُلُ الْحَلَقُ
نَقْصُ بَعْدَهُ حَتَّى الْآنَ .))

باب: جہنم کا بیان (خدا ہم کو اس سے بچا دے)

بَابُ فِي شِدَّةِ حَرِّ نَارِ جَهَنَّمَ وَتَعْدِ قَعْرِهَا
وَمَا تَأْخُذُ مِنَ الْمُعَذِّبِينَ

۷۹۴- عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس دن جہنم لٹائی جائے گی اس کی ستر ہزار بائیں ہو جائیں اور ہر ایک بائیں کو ستر ہزار فرشتے کھینچے ہوں گے (توکل فرمیں) ہر جہنم کو کھینچ کر لائیں گے چار بار نوے کروڑ ہوں گے۔

٧١٦٤- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَوْمَئِذٍ يَجْهَنُمُ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا)).

۱۶۵ء - ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ آگ جہنم کی آگ ہے جس کو آدمی روشن کرتا ہے ایک حصہ ہے اس میں گرمی کا جہنم کی آگ میں ایسے ستر حصے گرمی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا قسم خدا کی یہی آگ کافی تھی (ہلانے کے لیے) (ابوہریرہؓ) آپ نے فرمایا وہ تو اس سے ساٹھ ہر نو حصے زیادہ گرم ہے ہر حصہ میں آگ تھی گرمی ہے۔

٧١٦٥- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((تَارَكُمْ هَذِهِ
الَّتِي يُوقَدُ مِنْ آخِرِ جُزْءٍ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ
حَرِّ جَهَنَّمَ)) قَالُوا وَاللَّهِ إِنْ كَانَتْ لَكُنْيَا بِنَا
رَسُولُ اللَّهِ قَالَ ((فَإِنَّهَا قُضِلَتْ عَلَيْهَا بِسَبْعَةِ
وَسَبْعِينَ جُزْءًا كُلُّهَا بِمِثْلِ حَرِّهَا))

۷۱۶۶ - ترجمہ دعویٰ ہے جو گزرو

٧١٦٦- عَنْ أَبِي خُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِوَسْطِ
حَدِيثِ أَبِي الزَّائِدِغَيْرِ أَنَّهُ قَالَ ((كُلُّهُنَّ بَيْلُ خُرَافَةٍ)).

۷۱۶- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ

٧١٦٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ

خود کو بھی سمجھنے لگے۔ بہشت میں سب برابر ہو جائیں گے۔ ہر چہ ساتھ ساتھ کمال و رفت میں خوشیا نہیں معلوم ہو، تاں اس واسطے کہ ہمارے قد
میں نہ ہو، لیکن بہشت میں خوشیا معلوم ہو گا اس واسطے کہ سب برابر ہو جائیں گے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام علیکم کہلا کر جواب میں دیکھ کر اسلام پڑھنا نہ کہنا حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے جو اسلام علیک چھوڑے ہند کی باجریا آدم باجی کو قتل کر کے وہ در حقیقت ناقص ہے کہ اس نے اپنے تعلیمی خاندان کی رولہ چھوڑی بلکہ جس نے آدم کا مطلق چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ نے ان کو نکال باہر آدمی نہیں ہے۔ (تختہ الاخبار)

أَنْتَ رَحِمْتِي أَرْحَمُ بِكَ مِنْ أَشَاءَ وَلَكِنْ وَاحِدَةٍ مِنْكُمْاءَ بَلَّوْهَا))

۷۱۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((تَخَابَتُ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتِ النَّارُ أُولَئِكَ الْمُنْكَرِينَ وَالْمُنْتَجِرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ لِمَا لِي لَا يَدْخُلْنِي إِنَّا خُفِّفْنَا النَّاسَ وَتَقَطَّعَتْهُمْ وَغَضَبَهُمْ فَقَالَ اللَّهُ لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحِمْتِي أَرْحَمُ بِكَ مِنْ أَشَاءَ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ أَنْتِ عَذَابِي أَعْذَبُ بِكَ مِنْ أَشَاءَ مِنْ عِبَادِي وَلَكِنْ وَاحِدَةٍ مِنْكُمْاءَ بَلَّوْهَا فَقَالَتِ النَّارُ فَلَا تَمْلِكُ فَبَحَّعَ قَدَمَتَا عَلَيَّهَا فَقَالَ قَطُ قَطُ فَهَبَا لَكَ تَمْلِكُ وَيُرْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ))

۱۷۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت اور دوزخ نے بحث کی۔ دوزخ نے کہا مجھ میں دو لوگ آویں گے جو منکر اور دوزخ والے ہیں اور جنت نے کہا مجھے کیا ہوا مجھ میں وہی لوگ آویں گے جو نفاق میں ہیں لوگوں میں اور غراب ہیں اور عاجز ہیں (یعنی اکثر یہی لوگ ہو گئے کہ جب اللہ نے فرمایا جنت سے تو میری رحمت ہے میں تیرے ساتھ رحمت کرتا ہوں جس پر چاہتا ہوں اپنے بندوں میں سے اور دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے میں عذاب کرتا ہوں تیرے ساتھ جس کو چاہتا ہوں اپنے بندوں میں سے اور تم دونوں بھری جاؤ گی لیکن دوزخ نہ بھرے گی (اور میرا نہ ہو گی) بھر پر دوزخ کا اپنا پاؤں اس پر رکھ دے گا۔ وہ کہے گی بس بس۔ جب بھر جائے گی اور ایک پر ایک سٹ جائے گی۔

(۷۱۷۳) غوی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اہل گروہ کا کہ ان احادیث میں دو حدیث ہیں ایک تو جمہور مسلمہ اور طاہرہ عظیمین کا وہ یہ ہے کہ ان کی تاویل نہ کریں بلکہ ان پر ایمان لائیں گے کہ وہ حق ہیں اور مردہ مسیحی ہے جو اللہ کے لائق ہے اور ظاہری مسیحی مرد نہیں ہے (یعنی وہ ظاہری جو حدیث ہے اور خاص ہے مخلوقات سے کہ دوسرا مذہب جمہور عظیمین کا یہ ہے کہ ان کی تاویل کریں گے جیسے لائق ہے اس مذہب کے موافق اس حدیث کی تاویل میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ ہم سے مراد جو حدیث ہے یعنی وہ لوگ رکے گا جو آگے سے اللہ تعالیٰ نے چار کے عذاب کے لیے۔ دوسرے یہ کہ قدم سے بعض مخلوقات کا قدم مر رہے۔ تیسرے یہ کہ قدم سے کوئی مخلوق مر رہے۔

حرجم کہتا ہے کہ یہ سب حیوانات قاصدہ ہیں اور قدم سے مراد پروردگار کا قدم مر رہا ہے اور دوسری روایت میں نام مسلم کی دلیل کا لحاظ موجود ہے اور دوسرا وہ ہے قدم کے اور اصل سے جماعت کا مراد لیا گیا ہے کہ حدیث کا اس لیے کہ دوسری روایت قدم کی تائید کرتی ہے واصل کے مسیحی ظاہری کو اور معلوم نہیں ہو تا کہ ان عظیمین نے ایسی تاویلیں کیوں کیں اور آیات اور احادیث سے بے شمار کو اپنے زعم قاصدہ سے کیوں پکڑا کیا وہ ہو تا کہ وہ اپنے زعم کو ان آیات اور احادیث سے بگاڑتے اور جس حزی کو انھوں نے اپنے دل سے تراشا ہے اس سے باز آتے۔ خداوند تعالیٰ جن باتوں سے پاک ہے وہ قرآن مجید میں بیان کر دی گئیں نہ وہ جانتے نہ جانتے کہ اس کے جو ذکر کوئی ہے نہ کہ کوئی چیز اس کے مثل ہے بلکہ وہ حدیث میں ہے کہ وہ نہ کہا ہے نہ چاہا ہے نہ سوتا ہے نہ غمگن ہے اس کی ذات میں کوئی عیب نہیں ہے۔ بس یہی حزی ہے شرعی ہے اور جن باتوں کو خداوند تعالیٰ نے اپنے لئے ثابت کیا اس کے رسول نے ثابت کیا کہ حزیہ کر جماعت اور بے وقتی ہے جیسے ارتداد و منافقت و کین و شقاق و کین و شقاق کرنا جیسا کہ آواز و نالیات کرنا تا جانا جانتا ہو انھم پاؤں نہ قدم یہ سب صفات قرآن اور حدیث سے ثابت ہیں اور اس باب میں اس قدر ہے بے شمار آیات اور احادیث ہیں کہ تاویل پر غریب کی تمکین نہیں۔ اس لیے جگہ اور مسلمہ دہلی چاہی ہے جو مسلمہ و ہمہ اند کی چال تھی کہ جو صفات پروردگار کی قرآن وحدیث میں آئی ہیں وہ اپنے ظاہر معنی غوی پر محمول ہیں ان میں تاویل اور تحریف درست نہیں نہ تشبیہ ان کی مخلوقات کی صفات کے ساتھ۔ کیونکہ اللہ جل جلالہ کی ذات اور صفات دونوں پاک ہیں تشبیہ سے۔

۷۱۷۴- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۱۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((اخْتِجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ)) وَأَقْسَمَ الْحَدِيثُ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الزَّيَّادِ.

۷۱۷۵- وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا اس میں بجائے قدمہ کے درجہ ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قدم سے حدیث میں پاؤں مراد ہے اور باطل ہے قول امام ابو بکر بن خورک کا جس نے کہا کہ رجل کی روایت صحیح اور ثابت نہیں ہے کیونکہ رجل اس روایت میں موجود ہے اور وہ صحیح ہے اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر اللہ اپنی مخلوقات میں سے کسی پر عظم نہ کرے گا اور جنت کے لیے دوسری مخلوق پیدا کرے گا۔

۷۱۷۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ بَيْنَهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَخَاجَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَخَالَتِ النَّارُ أَوْثَرًا بِالْمُنْكَرِينَ وَالْمُسْتَجِيرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِي لَا يَدْخُلْنِي إِلَّا حَفَظَاءُ النَّاسِ وَسَقَطَهُمْ وَغَيْرُهُمْ قَالَ اللَّهُ لِلْجَنَّةِ إِنَّمَا أَنْتَ وَحْدِي أَرْحَمُ بِكَ مِنْ آتَاءٍ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ إِنَّمَا أَنْتَ عَذَابِي أَعْزَبُ بِكَ مِنْ آتَاءٍ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلٍّ وَاحِدٌ مِنْكُمْا مِلْؤُهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِي حَتَّى يَضَعَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى رِجْلَهُ نَقُولَ قَطْ قَطْ قَطْ فَهِيَ الْبَاطِلُ تَمْتَلِي وَتَزُوزِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَلَا يَعْظِمُ اللَّهُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا))

۷۱۷۶- ابو سعید سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

۷۱۷۶- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اخْتِجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ)) فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَى قَوْلِهِ وَلِكُلِّكُمَا ((عَلَى مِلْؤُهَا)) وَتَمْ يَذْخُرُ مَا نَعَدُهُ مِنَ الزَّيَادَةِ.

۷۱۷۷- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا بیش

۷۱۷۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ

(۷۱۷۷) ہودی نے کہا اس میں دلیل ہے الٰہی رحمت کی کہ قراب احوال پر محرم نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ پیدا ہوتے ہی جنت میں ہادیں کے نور میں محرم ہے احوال اور ہادیں کا وہ بھی بغیر احوال کے جنت میں ہادیں کے اللہ کی رحمت اور فضل سے اور اس حدیث سے یہ ظاہر ہے کہ جنت کی رحمت ہے حد ہے۔ کیونکہ حدیث صحیح ہے کہ ایک شخص کو جنت میں دس دنیا کے برابر جگہ ملے گی یا جو دس کے اس میں خالی جگہ رہے گی۔ اچھی

دورخ کھتی رہے گی اور کچھ ہے اور کچھ ہے (یعنی لوگوں کو مانگے گی) یہاں تک کہ مالک عزت والا بڑی برکت والا بلند والا اپنا قدم اس میں رکھ دے گا تب وہ کہنے لگے گی بس بس۔ قسم حمری عزت کی اور ایک میں ایک سمت جاوے گی۔

۷۱۷۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا

۷۱۷۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمیشہ جہنم میں لوگ ڈالے جائیں گے اور وہ بھی کہے گی اور کچھ ہے یہاں تک کہ پروردگار عزت والا اپنا قدم اس میں رکھ دے گا تب قسمت کر ایک میں ایک رہ جاوے گی اور کہنے لگے گی بس بس۔ قسم حمری عزت اور کرم کی اور ہمیشہ جنت میں خالی جگہ رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک مخلوق کو پیدا کرے گا اور اس کو اس جگہ میں رکھے گا۔

۷۱۸۰- انس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں جتنی اللہ تعالیٰ چاہے گا اتنی جگہ خالی رہ جائے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوسری مخلوق پیدا کرے گا۔

۷۱۸۱- ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن موت کو لایا جائے گا ایک سفید سینڈھے کی شکل میں اور جنت اور دورخ کے بیچ میں اس کو ٹھہرایا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا اے جنت والو تم اس کو پہچانتے ہو؟ وہ انیسرا اٹھارویں گے اور اس کو دیکھیں گے اور کہیں گے ہاں ہم پہچانتے ہیں یہ موت ہے۔ پھر کہا جاوے گا اے دورخ والو تم اس کو پہچانتے ہو؟ وہ سر اٹھارویں گے اور دیکھیں گے اور کہیں گے ہاں ہم پہچانتے ہیں یہ موت ہے۔ پھر حکم ہو گا وہ سینڈھا حائل کیا جاوے گا۔ پھر کہا جاوے گا اے جنت والو تم کو ہمیشہ رہنا ہے کبھی موت نہیں ہے اور اے دورخ والو تم کو ہمیشہ رہنا ہے کبھی موت نہیں ہے۔ پھر رسول اللہ

اللہ علیہ وسلم قال ((لا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ تَارَكَ وَتَعَالَى قَدَمُهُ فَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ وَهِيَ تَكُ وَتَزُودُ بِغَضَبِهَا إِلَى نَقْصٍ))

۷۱۷۸- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى خَبِيرِ بْنِ شَيْبَانَ.

۷۱۷۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ فِيهَا وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ فَتَزُودُ بِغَضَبِهَا إِلَى نَقْصٍ وَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ وَهِيَ تَكُ وَتَكُ تَكُ وَلَا تَزَالُ فِي الْحَبَّةِ فَضْلٌ حَتَّى يُنْشِئَ اللَّهُ لَهَا خَلْقًا يَسْتَكْبِهُمُ فَيُضِلُّ الْحَبَّةَ))

۷۱۸۰- عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَنْفَعِي مِنَ الْحَبَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنَا يَقُولُ ثُمَّ يُنْشِئُ اللَّهُ تَعَالَى لَهَا خَلْقًا مِمَّا نَشَاءُ))

۷۱۸۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يُجَاءُ بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ كَتَبَتْ أَمْلَحُ زَادَ أَبُو كَرْتَبٍ فَيُوقَفُ بَيْنَ الْحَبَّةِ وَالنَّارِ وَاتَّقَا فِي بَاقِي الْحَبَّةِ لَقِيَانِ يَا أَهْلَ الْحَبَّةِ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا فَيَسْتَرْبِثُونَ وَيَنْظُرُونَ وَتَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ قَالَ وَيَقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا قَالَ فَيَسْتَرْبِثُونَ وَيَنْظُرُونَ وَتَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ قَالَ فَيَقْرَأُ بِهِ كَيْدُخٍ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ الْحَبَّةِ خَلُودٌ لَكُمْ

نے یہ آیت پڑھی اور ڈرا انگوٹھس کے دن سے جب فیصلہ ہو چاہے گا اور وہ غفلت میں ہیں اور وہ یقین نہیں کرتے۔ آپ نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے دنیا کی طرف (یعنی دنیا میں ایسے مشغول ہیں کہ قیامت کا ذکر نہیں)۔

۷۱۸۲- ترجمہ دی جو گزرا۔

مَوْتٍ وَتَا أَهْلَ النَّارِ عُلُوْدُ فَلَا مَوْتَ)) قَالَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَلْبَسَهُمْ يَوْمَ الْحُسْرَى بِأُفْضَى الْأَمْرِ وَهُمْ فِي عَقْلِهِ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الدُّنْيَا.

۷۱۸۲- عَنْ أَبِي سَمِيْعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا أَذْجَلَ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلَ النَّارِ النَّارَ قِيلَ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ)) وَلَمْ يَقُلْ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ أَهْلًا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الدُّنْيَا.

۷۱۸۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يَدْخُلُ اللَّهُ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَيَدْخُلُ أَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُومُ مُؤَذِّنٌ يَنْهَاهُمْ فَيَقُولُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَتَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ كُلُّ خَالِدٍ بِمَا هُوَ فِيهِ)).

۷۱۸۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَصَارَ أَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ أَتَى بِالنُّفُوسِ حَتَّى يَجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يَنْشُبُ ثُمَّ يَنَادِي مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَتَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَرْتَفِدُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى قُرْبِهِمْ وَيَتَوَفَّدُ أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُرْثِهِمْ)).

۷۱۸۵- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((حُضِرَ الْكَافِرُ لَوْ نَابَ الْكَافِرُ جُلُتْ

۷۱۸۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جنت والوں کو جنت میں اور دوزخ والوں کو دوزخ میں لے چاہے گا پھر پکارنے والا ان کے بچ کھڑا ہو گا اور کہے گا کہ جنت والو موت نہیں ہے اور اسے دوزخ والو موت نہیں ہے۔ ہر ایک اپنے مقام میں ہمیشہ رہے گا۔

۷۱۸۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب جنت والے جنت میں جائیں گے اور دوزخ والے دوزخ میں تو موت لائی جائے گی اور جنت اور دوزخ کے بچ میں دوزخ کی جلاوے کی۔ پھر ایک پکارنے والا پکارے گا کہ جنت والو اب موت نہیں ہے اور اسے دوزخ والو اب موت نہیں ہے۔ جنت والوں کو یہ سن کر خوشی پر خوشی حاصل ہو گی اور دوزخ والوں کو رنج پر رنج زیادہ ہو گا۔

۷۱۸۵- ابو مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کافر کا رونا یا اس کی جھکی اس پر ہار کے برابر ہو گی اور اس

(۷۱۸۵) یہ اس واسطے ہو گا کہ عذاب زیادہ ہو اور یہ سب یا جس ممکن ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ان پر قدرت ہے اور بخیر صادق نے ان کی خبر دی اس لیے ایمان لان پر واجب ہے۔ (تواری)

أَحْبَدٌ وَعَلَفٌ جَلِيدٌ مَسِيرَةٌ فَلَا تُبْرَأُ»۔

کی کمال کی دہائت اور گندگی تھیں دن کی تھیں اور ہوگی۔

۷۱۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ((مَا بَيْنَ مَنَكِبَيْكَ الْكَافِرِ فِي الشَّارِ مَسِيرَةٌ ثَلَاثَةٌ أَثَامٌ لِلرَّاجِبِ الْبُشَيْرِ)) وَلَمْ يَذْكُرْ الْوَسْطَىٰ فِي الشَّارِ

۷۱۸۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کافر کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں تیز رو سوار کے تھیں دن کی راہ ہوگی۔

۷۱۸۷- عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ سَمْعَ بْنَ صُلَيْبٍ قَالَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا بَلَىٰ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ضِعْفٍ مُنْتَضِعٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَتَتْهُ ثُمَّ قَالَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ قَالُوا بَلَىٰ قَالَ كُلُّ عَمَلٍ خَوَاطٍ مَسْكُوبٍ

۷۱۸۷- حارثہ بن وہب سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم کو نہ تلاؤں جنت کے لوگ؟ لوگوں نے کہا ہائے فرمایا ہر تاقواں لوگوں کے نزدیک دلیل اگر قسم کھا لے اللہ کے بھروسے پر البتہ اللہ تعالیٰ اس کو سچا کر دے اور پھر فرمایا کیا میں تم کو نہ تلاؤں دوزخ والے؟ لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں تلائے آپ نے فرمایا ہر جھگڑالو بڑے پیٹ والا مفرد یا ہر موٹا مفرد یا ہر مل جل کرنے والا مفرد۔

۷۱۸۸- عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْإِسْمَاعِيلِ بْنِ عَمْرِوَةَ قَالَ ((أَلَا أَدُلُّكُمْ))

۷۱۸۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ دوزخ والا ہر

۷۱۸۹- عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلِّ ضِعْفٍ مُنْتَضِعٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَتَتْهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلِّ خَوَاطٍ رَيْبٍ مُنَكَّبٍ))

۷۱۸۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ دوزخ والا ہر موٹا حرام خور چل خور یا دعا بازی سے ایک قوم میں شریک ہونے والا گھمسنڈ والا ہے۔

۷۱۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((رُبُّ أَثْنَتِ مَذْفُوعٍ بِالْأَنْبَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَتَتْهُ))

۷۱۹۰- حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کئی لوگ ایسے ہیں جن پر غبار پڑا ہوا ہے پریشان حالت میں دروازوں پر سے دھکیلے جاتے ہیں پر اگر وہ اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری کرے (یعنی خدا کے نزدیک مقبول ہیں گو دنیا دلوں کی نظر میں حقیر ہیں)۔

۷۱۹۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رُمَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ثَلَاثَةً وَذَكَرَ قَلْبِي عَفْرَةً فَقَالَ ((إِذَا أَثْنَتِ أَثْنَقَا))

۷۱۹۱- عبد اللہ بن رمتہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا اور حضرت صالح کی اونٹنی کا ذکر کیا اور اس شخص کا ذکر کیا جس نے اس اونٹنی کو زخمی کیا۔ آپ نے فرمایا جب انھوں نے قوم

میں کا بڑا بد بخت تھا اس کام کے لیے ایک شخص عزت والا شریعہ منہ صیحت اپنے کنبہ کا زور رکھنے والا جیسے روزِ مدہ بنے بحر عورتوں کا ذکر کیا اور ان کے مقدمہ میں شخصیت کی فرمایا کس واسطے تم میں سے کوئی اپنی عورت کو مارتا ہے جیسے لوٹری یا غلام کو مارتا ہے اور شاید وہ ایسی دن شام کو اس کو اپنے پاس سلاوے (توشام کو صحت اور دن کو ایسی سخت مار نہایت نامناسب ہے) پھر لوگوں کو صحت کی گور پر ہنسنے سے اور فرمایا کیوں تم میں سے کوئی ہنستا ہے اس کام پر جو خود بھی کرتا ہے (یعنی ہوا کا صادر ہونا ضروری ہے اور ہر ایک آدمی گور لگاتا ہے پھر دوسرے پر ہنسانا ہی ہے)۔

۷۱۹۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے عمرو بن لُحی کو دیکھا جو نبی کعب (ان لوگوں) کا باپ تھا (یعنی ہمدانی) وہ اپنی آنتیں سمجھتا رہا ہے جہنم میں ہے۔

۷۱۹۳- سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے بحیرہ وہ جانور ہے جس کا دودھ دوہنا سو قوف کیا جاتا ہے جنوں کے لیے تو کوئی آدمی اس جانور کا دودھ نہ دوہ سکا اور سائبہ وہ ہے جس کو اپنے پیچیدوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اس پر کوئی بوجھ نہ لادتے تھے اور ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا وہ اپنی آنتیں جہنم میں سمجھ رہا تھا اور سب سے پہلے سائبہ اسی نے نکالا۔

۷۱۹۴- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو قسمیں ہیں دو درختوں کی جن کو میں نے نہیں دیکھا (یعنی دنیا میں ابھی وہ پیدا نہیں ہوئے) ایک تو وہ لوگ جن کے پاس کوڑے ہیں تل کی دھون کی طرح اور لوگوں کو ان سے مارتے ہیں (ظلم

النَّعْتِ بِهَا رَجُلٌ غَوِيٌّ غَارِبٌ ضَيِّعٌ فِي رَفْعِهِ مَثَلُ أَبِي رَافِعَةَ) ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ فَوَعَضَ فِيهِمْ ثُمَّ قَالَ إِيَّاهُمْ يَحْتَلِدُ أَحَدُهُمْ مُرْتَةً فِي رِوْدِيَةِ أَبِي بَكْرٍ ((حَلَدَ الثَّامِنَةَ)) وَفِي رِوْدِيَةِ أَبِي كُرَيْبٍ ((حَلَدَ الثَّانِيَةَ)) وَلَعَلَّهُ يَضْجَعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمٍ)) ثُمَّ وَغَضَهُمْ فِي مَضْجِكِهِمْ مِنَ الشَّرْطَةِ فَقَالَ ((إِيَّاهُمْ يَضْحَكُ أَحَدُهُمْ مِمَّا يَفْعَلُ))۔

۷۱۹۲- عَنْ أَبِي مُرْتَدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((رَأَيْتُ عَمْرُو بْنَ لُحَيٍّ بَنِي قُفْعَةَ بْنِ خَلِيفَةَ ابْنِ أَبِي كَثْبٍ هُوَذَا يَجْرُو فُصْبَةً فِي النَّارِ))۔

۷۱۹۳- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ إِنَّ الْبَحِيرَةَ الَّتِي يُنْعَقُ دَرُهَا لِلطَّرَافِيسِ فَلَا يَحْتَلِدُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَأَمَّا السَّائِبَةُ الَّتِي كَانُوا يُسَبِّحُونَ بِأَيْدِيهِمْ فَلَا يَحْتَلِدُ عَلَيْهَا شَيْءٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَبُو مُرْتَدَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((رَأَيْتُ عَمْرُو بْنَ عَامِرٍ الْخَزَاعِيَّ يَجْرُو فُصْبَةً فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَبَّ السَّيِّبِ))۔

۷۱۹۴- عَنْ أَبِي مُرْتَدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((صِفَتَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ مِيعَاطٌ كَأَذْنَابِ الْثَوْبِ يَحْضُرُونَ بِهَا النَّاسَ

(۷۱۹۳) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دو درخت ہیں جن کو اللہ کا فرم ہے کہ وہیں سمجھا دیے جاتے ہیں۔

۱ ☆ دو درخت ہیں جن کے نام کو لگاتار (سائبہ وہ جانور ہے جو شرک اپنے جنوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اور اس پر بوجھ نہ لادتے تھے)۔

وَبَسَاءَ كَاسِيَاتٍ عَلَيْهِنَّ مَثِيذَاتٌ مُبْتَذَلَاتٌ يَدْخُلْنَ
زُجُجُهُنَّ وَأَسْفِلُهُنَّ كَأَسْفِلِ الْهَابِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ
الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَبُوحَةٌ مِنْ
مَسِيرَةٍ كَذَا وَكَذَا»۔

سے اور ایک عورتیں ہیں جو پہنا رہی ہیں (یا اللہ تعالیٰ کا
ان پر احسان ہے پر وہ شکر نہیں کرتیں)۔ خاتون کو سیدھے راست
سے پہنانے والیاں خود تنکے والیاں (یا تنکے ہوئے چنے والیاں
ہٹاتے ہوئے اپنے کندھوں کو اڑاتے ہوئے) ان کے سر گویا تختی
اتھوں کے کوہاں ہیں (جو ڈاؤر کرنے والیاں پہنا رہی ہیں)۔
ایک طرف تنکے ہوئے وہ جنت میں نہ جاویں گی بلکہ جنت کی خوشبو
بھی نہ سونگھیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی آجی دور سے آتی
ہے (یہ عورتیں کافروں کی اگر ان باتوں کو حلال سمجھ کر کرتی ہوں
ورنہ مر رہی ہے کہ اول دہلہ میں ان کو جنت نصیب نہ ہوگی)۔

۷۱۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
«يُوشِكُ أَنْ طَلْتُ بَكَ مَذَّةً أَنْ تَرَى
قَوْمًا فِي أَثْبَابِهِمْ مِثْلَ أَثْنَابِ الْفَرِّ يَغْدُونَ فِي
غَضَبِ اللَّهِ وَيَرْوَحُونَ فِي سَخَطِ اللَّهِ»۔
۷۱۹۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ «إِنْ طَلْتُ بَكَ مَذَّةً أَوْضَحْتَ
أَنْ تَرَى قَوْمًا يَغْدُونَ فِي سَخَطِ اللَّهِ وَيَرْوَحُونَ
فِي لُغْنِهِ مِثْلَ أَثْنَابِ الْفَرِّ»۔

باب دنیا کے فساد اور حشر کا بیان

۷۱۹۷- عَنْ مُشَوَّرٍ أَحْمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «وَاللَّهِ مَا الدُّنْيَا فِي
الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِبْطَةً خَذُو
وَأَشَارَ يَحْسِي بِالسَّابَةِ فِي الْيَمِّ فَلْيُشْفِرْ يَمَّ
تَرْجِعْ» وَفِي حَدِيثِهِمْ خَمِيعًا غَيْرَ تَحْسِي
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ وَفِي
حَدِيثِ أَبِي أَسَمَةَ عَنْ مُشَوَّرٍ أَنَّ
أَحْمَرَ يَحْسِي بِغَيْرِ وَفِي حَدِيثِهِ أَشْبَاهُ قَالَ وَأَشَارَ

يَسْتَجِيبُ بِالْإِنْفَامِ

۷۱۹۸- عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ يقولون ((يا حييُّ يا قيُّومُ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ)) قلت يا رسول الله اِنْتَهُ وَارْحَمَ اَنْفُسًا حَيِّيًا يَنْظُرُ نَعْمَتُهُمْ يَوْمَ يَنْفَعُ قُلُوبَ مَنْ لِيَّ اَنْتَ اَللّٰهُمَّ عَلَيَّ وَسَلَّمَ ((يَا عَلِيَّةُ الْاَمْرُ اُنْتُ مِنْ اَنْ يَنْظُرَ نَعْمَتُهُمْ اِلَيَّ نَعْمَ))

۷۱۹۸- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے دن لوگ حشر کے جاؤں گے ننگے پاؤں ننگے بدن بن عتہ کے ہوئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مرد اور عورت ایک ساتھ ہوں گے تو ایک دوسرے کو دیکھے گا۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ وہاں کی مصیبت ایسی سخت ہوگی کہ کوئی دوسرے کو نہ دیکھے گا (اپنے اپنے لگڑیں ہوں گے)۔

۷۱۹۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا

۷۱۹۹- عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَبْرَةَ يَهْدِي الْقِيَامَ وَكَمْ يَذْكُرُ فِي حَدِيثِهِ ((عُرُوْا))

۷۲۰۰- ابن عباس رضي الله تعالى عنهما سے روایت ہے انھوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے خطبہ میں تم اللہ سے ملو گے پابند ہو گے پاؤں ننگے بدن بن عتہ (جیسے یہاں ہے)۔

۷۲۰۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّكُمْ مَلَأُوْا اللهُ مَشَافَ عُرُوْا عُرُوْا)) وَلَمْ يَذْكُرْ رَهْتَ فِي حَدِيثِهِ نَحْطَبُ.

۷۲۰۱- عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے ہم میں وعدہ کا خطبہ (اس سے معلوم ہوا کہ وعدہ کھڑے ہو کر کہنا درست ہے) تو فرمایا اے لوگو! تم اللہ کی طرف حشر کے جاؤ گے ننگے پاؤں بن عتہ جیسے ہم نے یہاں کیا ہوا بار دیے ہیں دوبارہ یہاں کریں گے۔ یہ وعدہ ہے اہل جنت کو تم کرنے والے ہیں۔ خبردار رہو سب سے پہلے تمام مخلوقات میں حضرت ابراہیم کو قیامت کے دن پکڑے پھانسی جائیں گے اور آگاہ ہو کہ میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے بحر ان کو بائیں طرف بٹایا جاوے گا (کاغذوں کی طرف) میں عرض کروں گا اے مالک میرے یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ جواب میں کہا جاوے گا تم نہیں جانتے انھوں نے کیا گناہ کیا تھا میرے بعد۔ میں وہی کہوں گا جو نیک بندے (حضرت عیسیٰ) نے کہا میں قرآن لوگوں پر اس

۷۲۰۱- قَالَ قَامَ بَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَحَبِيْبُهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَحْشَرُوْنَ اِلَيَّ اَللّٰهُ خَلَقَ عُرُوْا عُرُوْا كَمَا بَدَأَ قَوْلَ خَلْقِ نُبِيَّةٍ وَعَدَا عَلَيْنَا بَا كَمَا فَاعِلِيْنَ اَلَا وَاِنَّا اَوَّلُ الْفَلَاحِي نَكْسِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلَا وَاِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ رَحْلِ اَنْثَى فَيُؤَاخِذُ بِهِمْ ذَاتَ الشَّمَالِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَسْتَخِيْجُ فَيَقَالُ اِنَّكَ لَا تَنْزِيْ مَا اَخَذْتُوْا بِذَلِكَ فَيَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْفَتْنُ الْعَالِيَةُ)) وَكَثُرَتْ عَلَيْهِمْ شَهِيْدٌ مَا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَقَّيْتُ كَثُرَتْ اَنْتَ الرَّيْبُ عَلَيْهِمْ

وقت تک کو کہ قیامت تک ان میں تھا ہر جب تو نے مجھ کو اٹھایا تو
تو ان پر گھبیاں تھا (اور مجھ کو ان کا علم نہ رہا) اور تو ہر چیز پر کو کہ
ہے (یعنی حیرا علم سب جگہ ہے)۔ اگر تو ان کو مذہب کرے تو وہ
حیرے سے بندے ہیں اور جو تو ان کو بخش دے تو تو غالب ہے حکمت
والا۔ پھر مجھ سے کہا جاوے گا یہ لوگ مرتد ہو گئے (یعنی اسلام سے
پھر گئے) جب تو ان سے جدا ہو

۷۲۰۲- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگ
تین گروہوں پر اکٹھا کئے جائیں گے (یہ وہ مشرے جو قیامت سے
پہلے دنیا ہی میں ہو گا اور یہ سب تینوں کے بعد آخری نکلتا ہے)
پہلے خوش ہو گئے پھر ڈرتے ہوں گے۔ وہ ایک اونٹ پر ہو گئے
تین ایک اونٹ پر ہو گئے۔ چار ایک اونٹ پر ہو گئے۔ دس ایک
اونٹ پر ہو گئے اور باقی لوگوں کو آگ جگ کرے گی جب وہ رات
کو ٹھہریں گے تو آگ بھی ٹھہر جاوے گی اسی طرح جب وہ پہر کو
سو دیں گے تب بھی آگ ٹھہر جاوے گی اور جہاں وہ صبح کو بچیں
گے آگ بھی صبح کرے گی جہاں وہ شام کو بچیں گے آگ بھی
وہیں ساتھ شام کرے گی (غرض کہ سب لوگوں کو ہلک کر شام
کے ٹک کو لے جاوے گی)۔

باب: قیامت کے دن کا بیان

۷۲۰۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں جس دن
لوگ کھڑے ہوں گے پروردگار عالم کے سامنے بعض لوگ اپنے
پیشے میں ڈوبے کھڑے ہوں گے جو دونوں کانوں کے نصف تک
اوگا۔

۷۲۰۴- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ یہاں تک کہ
بعض آدمی اپنے پیٹہ میں کانوں کے نصف تک ڈوب جاوے گا۔

وَأَنَّ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَبِيرٌ إِنَّ نَعْلَانَهُمْ فَإِنَّهُمْ
جَبَانٌ وَإِنْ تَغَيَّرَ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ تَغَيَّرُ
الْحَكِيمُ ((قَالَ قَبْلَ ذَلِكَ لِي إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا
مُؤْتَدِينَ عَلَى أَغْقَابِهِمْ مِنْذُ فَارَقْتَهُمْ)) وَبِهِ
حَبِيرٌ وَكَيْفَ وَمَقَامٌ ((قَبْلَ ذَلِكَ إِنَّكَ لَا تَغَيَّرُ
مَا اخْتَلَفُوا نَعْلَانَهُ))

۷۲۰۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يُخْشَرُ
النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرِيقٍ رَاغِبِينَ رَاغِبِينَ
وَالْبَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَارْتَعَةً عَلَى
بَعِيرٍ وَعَشْرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَتُخْشَرُ بَقِيَّتُهُمُ النَّارُ
تَبَيَّتْ مِنْهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتَقَبَّلَ مِنْهُمْ حَيْثُ
فَاتُوا وَتَصْبَحُ مِنْهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتُمْسِي
مِنْهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا))

باب فی صفۃ یوم القیامۃ

۷۲۰۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ
إِلَى أُنْصَابِ أَذْنَبِهِ ((وَيَوْمَ يُخْشَرُ فِي رُشْحِهِ
إِلَى أُنْصَابِ أَذْنَبِهِ)) وَبِهِ رَوَاةُ ابْنِ الْمُنْثَرِ
قَالَ ((يَقُومُ النَّاسُ)) لَمْ يَذْكُرْ يَوْمَ.

۷۲۰۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ
إِلَى أُنْصَابِ أَذْنَبِهِ ((وَيَوْمَ يُخْشَرُ فِي رُشْحِهِ
إِلَى أُنْصَابِ أَذْنَبِهِ)) وَبِهِ رَوَاةُ ابْنِ الْمُنْثَرِ
قَالَ ((يَقُومُ النَّاسُ)) لَمْ يَذْكُرْ يَوْمَ.

فی رجبہ إلى انصاب أذنيه»۔

۷۲۰۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْفَرْقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيَذْهَبُ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ نَجْعًا وَإِنَّهُ لَيُتْلَعُ بِأُفْوَاهِ النَّاسِ أَوْ إِلَى آذَانِهِمْ)) يَتْلُونَ نَجْعًا قَالُوا

۷۲۰۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((تَذْنِي الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتَّى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيلٍ)) قَالَ سَلَّمْتُ مِنْ عَابِرِ نَوَاحِي مَا أَذْرِي مَا يَحْيَى بِأَلْبِيلِ لَمَسَاةِ الْأَرْضِ أَمْ أَلْبِيلِ قُلُوبِي تَكْتَحِلُ بِوَالْتَمَنَ قَالَ ((فَيَكُونُ النَّاسُ عَلَى فُتْرٍ أَغْمَأْهِمُ فِي الْفَرْقِ فَيَنْهَمُ مَنْ يَكُونُ إِلَى كَتِفِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى رُكَّتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى خُفْرَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِئُهُ الْفَرْقُ إِلَى عُنَانٍ)) قَالَ وَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدُهُ إِلَى يَمِينِهِ

بَابُ صِفَاتِ أَهْلِ الْخَيْرِ وَأَهْلِ النَّارِ ۷۲۰۷- عَنْ عِيَّاسِ بْنِ جَمْرٍ أَهْلُ الْخَيْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَاتَمَ يَوْمِي مَشْيِي ((أَلَا إِنَّ رَأْيِي أَمْرِي أَنْ أَعْلَمَكُمْ مَا جَهَنَّمُ مِمَّا عَلَّمَنِي يَوْمِي هَذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا خَلَّانَ وَرَأْيِي

۷۲۰۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پینہ قیامت کے دن سرباع (دوٹوں ہاتھ کی پھیلائی) زمین میں چلے گا اور بعض آدمیوں کے منہ پانکھوں تک ہو گا شک ہے فور کو (جو راوی ہے حدیث کا)۔

۷۲۰۶- مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے دن سورج نزدیک کیا جاوے گا یہاں تک کہ ایک میل پر آ جاوے گا۔ سلیم بن عامر نے کہا قسم خدا کی میں نہیں جانتا میل سے کیا مراد ہے یہ میل زمین کا جو کوس کے برابر ہو تا ہے یا میل سے مراد سلائی ہے جس سے سرمہ لگاتے ہیں۔ تو لوگ اپنے اپنے اہمال کے موافق پینہ میں ڈوبے ہوں گے کوئی تو ٹخنوں تک ڈوبا ہو گا کوئی ٹخنوں تک کوئی اذہر ہاتھ کی جگہ تک کسی کو پینہ کی لگام ہو گی اور اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف (یعنی منہ تک پینہ ہو گا)۔

باب: دنیا میں جنتی اور دوزخی لوگوں کی پہچان

۷۲۰۷- عیاس بن جمر ہاشمی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک دن غلبہ میں فرمایا آگاہ رہو میرے رب نے مجھ کو حکم کیا سکھاؤں تم کو جو تم کو معلوم نہیں ان باتوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے آج کے دن مجھ کو سکھائیں۔ میں جہاں اپنے بندے کو دوں وہ عادل ہے اس کے لیے (یعنی جو شرع کی رو سے حرام نہیں ہے وہ

(۷۲۰۶) ہمیں لوگ اس حدیث میں یہ افکار کرتے ہیں کہ آفتاب زمین سے کئی کروڑ میل پر ہے یا جو اس کے اتنی حرارت ہے ہر اگر ایک میل پر ہونے تو اس کی شعاع سے ہر اس کے شعلوں سے جس میں صدیاں کے چتر ڈستے ہیں ایک دم میں سب جل کر خاک ہو جاتی ہیں کا جواب یہ ہے کہ یہ آفتاب کا بیان ہے اور ہمیں کہ اجسام اور طرح کے ہو گئے تو جانتے کہ ان میں اتنی حرارت کا تھل ہو جیسے عطارد وہ آفتاب سے اس قدر قریب ہے کہ زمین والے ایک دم پر نہیں نظر تھکے یا جو اس کے اگر عطارد پر اللہ کی مخلوق ہوں تو وہ قیامت سے رہے ہو گئے اور یہ بھی جانتے کہ آفتاب میں اس دن اتنی حرارت ہو۔

حلال ہے گو لوگوں نے اس کو حرام کر رکھا ہو جیسے سائبہ اور وصیلہ اور بحیرہ اور عامر وغیرہ جن کو مشرکین نے حرام کر رکھا تھا اور میں نے اپنے سب بندوں کو سلطان بن علیؓ گناہوں سے پاک کیا۔ استقامت پر اور ہدایت کی قابلیت پر اور بعضوں نے کہا مرد وہ عہد ہے جو دنیا میں آنے سے پیشتر لیا تھا (الست بر حکم قالوا ہلی) پھر ان کے پاس شیطان آئے اور ان کے دین سے ان کو ہٹا دیا (یا ان کے دین سے روک دیا) اور جو چیزیں میں نے ان کے لیے حلال کی تھیں وہ حرام نہیں ہو رہیں گو حکم کیا میرے ساتھ شرک کرنے کا جس کی میں نے کوئی دلیل نہیں اجڑی اور بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کو دیکھا پھر ان سب کو برا سمجھا عرب کے ہوں یا عجم کے (عجم عرب کے سوا اور ملک)۔ سو ان چند لوگوں کے جو ہل کلاب میں سے باقی تھے (سیدھی رو پر یعنی حضرت مصعبؓ کی امت کے لوگ جو توحید کے قائل تھے اور حلیت کے منکر تھے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تجھ کو اس نے بھیجا کہ تجھ کو آزمائیں (میر اور استقامت میں کافروں کی ایذا پر) اور ان لوگوں کو آزمائیں جن کے پاس تجھ کو بھیجا کہ کون ان میں سے ایمان قبول کرتا ہے کون کافر رہتا ہے کون منافق) اور میں نے تجھ پر کلاب اتاری جس کو پانی نہیں دھوتا (کیونکہ وہ کلاب صرف کاغذ پر نہیں لکھی بلکہ سینوں پر نقش ہے) تو اس کو پڑھتا ہے سوتے اور جاگتے اور اللہ نے مجھ کو حکم کیا تیرے قریبی لوگوں کو جلا دینے کا (یعنی ان کے قتل کا) میں نے عرض کیا ہے رب وہ تو میرا سر توڑ دلیں گے روئی کی طرح اس کو کڑے کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کو کھل دے جیسے انھوں نے تجھے کھلا اور جلا کر ان سے ہم جی رہی ہو کریں گے اور خرچ کر جیسے امور پر خرچ کیا جاوے گا (یعنی قرآن کی راہ میں خرچ کر اللہ تجھ کو دے گا) اور تو فکر بھیج ہم ویسے پانچ لاکھ بھیجیں گے (فرشتوں کے) اور جو لوگ حیرت طاقت کریں ان کو لے کر ان سے لاجو حیر اکہا نہ مانیں اور جنت

خَلَقْتُ عِبَادِي خِفَاءَ كُلُّهُمْ وَبِأَنفُسِهِمْ أَنفُسَهُم
الْمَنَاطِقُ فَاجْتَنَبْتَهُمْ عَنْ دِينِهِمْ وَخَوَّسْتُ
عَلَيْهِمْ مَا أَخْلَقْتُ لَهُمْ وَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُسَبِّحُوا
بِي مَا لَمْ أَنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى
أَهْلِي الْأَرْضِ فَسَمِعْتُهُمْ عَرَبِيَّةً وَعَجَمِيَّةً إِلَّا
بَعْدًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ إِنَّمَا نَعْتَقُ
بِأَنفُسِنَا وَأَنفُسِ بَنِي الْأَنْزَلِ عَلَيْهِ كَيْفَا لَا
يُضِلُّهُ الشَّيْءُ نَفَرًا نَافِئًا وَتَقَطَّعَ وَإِنَّ اللَّهَ
أَمَرَنِي أَنْ أَسْأَلَ فَرِيضًا فَلَقْتُ رَبِّي إِذَا
يُتْلَقُوا رَأْسِي فَيُدْعَوْنَ غَيْرُهُ قَالَ
اسْتَخْرِجْنَهُمْ كَمَا اسْتَخْرِجُوا وَاسْخَرْنَهُمْ
نُفُورًا وَأَنْفِقْ فَسَتُنْفِقَ عَلَيْهِمْ وَأَنْفِقْ جَيْشًا
لَعَنَتْ عَمْسَةً مِثْلَهُ وَقَالُوا بَيْنَ أَطَاعَتِ مَنْ
عَمَلَكَ قَالَ وَأَهْلِي الْجَنَّةِ فَلَمَّا ذُو سُلْطَانٍ
نَقِصْتُ مُنْصَدِّقٌ مُوَلَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِمَهُ رَبِّي
الْقَلْبَ بِكُلِّ ذِي قُوَّةٍ وَمُسْلِمٍ وَغَيْفٍ
مُتَعَلِّقٌ ذُو عِيَالٍ قَالَ وَأَهْلِي النَّارِ عَمْسَةً
الضَّعِيفَ الَّذِي لَا ذَنْبَ لَهُ الْبَيْنَ هُمْ بِكُلِّ
بَعْدًا لَا يَنْفَعُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا وَالْحَابِثَ الَّذِي
لَا يَخْفَى لَهُ طَمَعٌ وَإِنْ دَقَّ إِلَّا خَانَهُ وَرَجُلٌ
لَا يَصْبِيحُ وَلَا يُمَسِي إِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُ عَنْ
أَهْلِيكَ وَمَالِكَ وَذَكْرَ الْبَعْلِ أَوْ الْكَلْبِ
وَالشَّظِيرِ الْفَخَّاشِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو غَسَّانٍ
فِي حَدِيثِهِ وَأَنْفِقْ فَسَتُنْفِقَ عَلَيْهِمْ

والے تین شخص ہیں ایک تو وہ جو حکومت رکھتا ہے اور انصاف کرتا ہے سچا ہے نیک کاموں کی توفیق دیا گیا ہے۔ دوسرا وہ جو مہربان ہے نرم دلی ہر نئے والے پر اور ہر مسلمان پر۔ تیسرا جو پاک دامن ہے اور سوال نہیں کرتا بل بچوں والا۔ اور دوزخ والے پانچ شخص ہیں ایک تو وہ ناتواں جن کو حقیر نہیں (کہ بری بات سے بچیں) جو تم میں جائیداد ہیں نہ وہ گمراہ چاہتے ہیں نہ مال (یعنی شخص بے گھری حلال حرام سے غرض نہ رکھنے والے) دوسرے وہ جو رب اس پر کوئی چیز اگرچہ حقیر ہو کھلے داس کو چلوے۔ تیسرے وہ شخص جو صبح اور شام چھ سے قریب کرتا ہے تیرے گھر والوں اور تیرے مال کے مقدمہ میں اور بیان کیا آپ نے بخیل اور بھولنے والا (کہ وہ بھی دوزخی ہے) اور رخصت کا یعنی کالیاں بکنے والا قتل کئے والا۔

۷۲۰۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا

۷۲۰۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا

۷۲۰۸- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي خَبَرِهِ ((كُلُّ مَالٍ تَخْلُقُهُ عَيْنًا حَلَالًا))

۷۲۰۹- عَنْ عِيَّاضِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ ذَاتَ يَوْمٍ وَمَا فِي الْخَبَرِ وَقَالَ فِي آخِرِهِ قَالَ تَحْصِي قُلُوبُ شَعْبَةٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَبَعُ مِطْرًا فِي هَذَا الْخَبَرِ

۷۲۱۰- عَنْ عِيَّاضِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ نَصِيَ شُعْبَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَطِبًا فَقَالَ ((إِنَّ اللَّهَ أَمْرَنِي)) وَمَا فِي الْخَبَرِ بِبِشْرٍ حَدِيثٍ مِثْلَ عَنْ قَتَادَةَ وَذَكَرَهُ ((وَإِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا تَفْخَرُوا أَخَذَ عَلَيَّ أَحَدٌ وَلَا يَتَّبِعْ أَحَدٌ عَلَيَّ أَحَدٌ)) وَقَالَ فِي خَبَرِهِ ((وَهُمْ يَكُونُ بَيْنَهُمْ لَا يَتَّبِعُونَ أَحَدًا وَلَا

۷۲۱۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں اختلاف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مجھ کو تواضع کرنے کا اس طرح پر کہ کوئی فخر نہ کرے دوسرے پر نہ کوئی زیادتی کرے دوسرے پر۔ اور اس روایت میں یہ ہے کہ وہ لوگ تم میں جائیداد ہیں نہ گھر والے چاہیں نہ مال۔ قتادہ نے کہا یہاں وہ گاہے ابو عبد اللہ مطرف بن عبد اللہ نے کہا (انہی کی کنیت ابو عبد اللہ ہے) ہاں قسم خدا کی میں نے ان کو جاہلیت کے زمانہ میں پایا ایک شخص کسی قبیلہ کی بکمران چراتا وہی کوئی نہ ملتا

(۷۲۱۰) نو نے کہا مراد غیر زمانہ جاہلیت ہے کیونکہ صرف تم اس قتادہ اس نے ممانت بولیں اور اصل جاہلیت کا زمانہ نہیں دیکھا۔

مَالًا)) قُلْتُ فَيَكُونُ ذَلِكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ
وَاللَّهُ لَقَدْ أَثَرَتْهُمْ فِي الْحَايَةِ وَابْنُ الرَّحْلِ
فَرُغْنِي عَلَى الْحَيِّ مَا بَالًا وَلَيْدَتْهُمْ بَعْلُوهُ.

باب: مردے کو اس کا ٹھکانہ بتلائے جانے اور قبر کے
عذاب القبر

۷۲۱۱- عَنْ أَبِي عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنْ
أَخَذَكُمْ إِذَا مَاتَ عَرَضٌ عَلَيْهِ مَقْعَدٌ بِالْغَنَاءِ
وَالْفُضِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ
وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ يَقَالُ هَذَا
مَقْعَدُكَ حَتَّى يَنْقَضَ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۷۲۱۲- عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ
((إِذَا مَاتَ الرَّحْلُ عَرَضَ عَلَيْهِ مَقْعَدٌ بِالْغَنَاءِ
وَالْفُضِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَالْجَنَّةُ وَإِنْ
كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَالنَّارُ قَالَ لَمْ يَقَالْ هَذَا
مَقْعَدُكَ الْبَلْبِيُّ نَعْتُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۷۲۱۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ
ثَابِتٍ قَالَتْ أَسْمِعُونِي أَشْهَدُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ
وَلَكِنْ حَدَّثَنِي زَيْنَبُ بِنْتُ ثَابِتٍ قَالَتْ نَبَّأَ النَّبِيُّ

۷۲۱۱- عہد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جب کوئی مر جاتا ہے تو مہج اور شام
اپنے ٹھکانے کے سامنے لایا جاتا ہے۔ اگر جنت والوں میں سے ہے
تو جنت والوں میں سے اور جو دوزخ والوں میں سے ہے تو دوزخ
والوں میں سے۔ پھر کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ
جیسے گا قحہ کو خدا تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن۔

۷۲۱۲- عہد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کا ٹھکانہ صبح اور شام سامنے لایا جاتا ہے
اگر وہ بخشنے سے تو بہشت دکھائی جاتی ہے اور اگر دوزخی ہے تو
دوزخ دکھائی جاتی ہے۔ پھر کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانہ ہے جہاں تو
قیامت کے دن بھیجا جاوے گا۔

۷۲۱۳- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے
کہا میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں
بلکہ زینب بنت ثابت سے سنی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

(۷۲۱۳) یہ روایت ہے کہ کمال سنت کا یہ ہے کہ عذاب قبر میں ہے اور اس کے دلائل کتاب اور سنت میں بہت ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
النار يعرضون عليها غدواً وعشياً ورأى اعداءهم في جحيم متصرون اس باب میں وارد ہیں اور یہ عذاب عجل کے خلاف نہیں ہے کسی لے کے ممکن
ہے جان کے ایک پر ہیں حیوة کا یہ اور انوار عجل کے خلاف نہ ہو اور شرع سے اس کا ثبوت ہو تو اس کا قول اور اعتقاد واجب ہے اور نام
مسلم نے اس مقام میں بہت سی حدیثیں بیان کیں جن سے قبر کا عذاب اور رسول اللہ کا ستاس عذاب کو اور مردوں کا ستا اپنے دُئی کرنے
والوں کی جزیوں کی آواز وغیرہ وغیرہ بہت سی باتیں ہوتی ہیں اور کتاب الصلوٰۃ اور کتاب الایمان میں اس کے حقیقی بہت سی باتیں مکرر
تھیں اور متصرون سے کہ اہل سنت عذاب قبر کو ثابت کرتے ہیں اور خوارج اور معتزلہ اور بعض مہر جہ اس کا انکار کرتے ہیں اور اہل سنت کے
تو ایک عذاب قبر اسی میں ہے یا اس کے کسی جزو پر بعد انوار اس کے اور محمد بن جریر اور عہد اللہ بن کرام اور ایک حاکم نے اس میں حد

و مسلم بنی نبار کے باغ میں ایک غجر پر جا رہے تھے ہم آپ کے ساتھ تھے اسے میں وہ غجر بڑا کا در قریب ہوا کہ آپ کو گرا دیے۔ وہاں پر چھ بیانیٹا چار قبریں تھیں آپ نے فرمایا کوئی جانتا ہے یہ قبریں کن کن کی ہیں؟ ایک شخص بولا میں جانتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کب مرے؟ وہ بولا شرک کے زمانہ میں۔ آپ نے فرمایا اس امت کا امتحان ہو گا قبروں میں پھر اگر تم دہن کرنا نہ چھوڑو تو میں خدا کے تعالیٰ سے دعا کرتا تم کو قبر کا عذاب سنا دیتا جو میں سن رہا ہوں۔ بعد اس کے آپ ہماری طرف حترجہ ہوئے اور فرمایا ہاں مانگو اللہ تعالیٰ کی جہنم کے عذاب سے۔ لوگوں نے کہا پتا نہ لگتے ہیں ہم اللہ کی جہنم کے عذاب سے۔ پھر آپ نے فرمایا ہاں مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے۔ لوگوں نے کہا پتا نہ لگتے ہیں ہم اللہ کی قبر کے عذاب سے۔ آپ نے فرمایا ہاں مانگو اللہ کی چپے اور کھلے فتوں

فِي حَاطِطٍ لِّبَنِي النَّحَارِ عَلَى تَغْلِبَةٍ لَهُ وَتَحْنُ نَعَةٍ إِذْ حَادَتْ بِهِ فَكَانَتْ تَغْلِبُهُ وَإِذَا تَغْلِبَتْهُ لَوْ حَسَنَةً لَوْ رَتَعَتْ فَإِنْ كُنَّا كَمَا تَقُولُونَ أَلَمْ نَكُنْ بِكُمْ قَدَانِ ((مِنْ يَغْرِفُ أَصْحَابَ هَذِهِ النَّاقِبِ)) قَدَانِ رَحُلٌ أَمَّا قَدَانِ ((فَفُتِي حَاتِ هُوَلَاءِ)) قَالِ مَاتُوا مِنْ الْفُتْرِ قَدَانِ ((وَإِنْ هَذِهِ النَّاقَةُ تَنْتَلِي فِي قُبُورِهِمْ فَلَوْلَا أَنْ لَا تَذَلُّوا لَدَعَوْتِ اللَّهَ أَنْ يُسَمِّعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ)) ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَدَانِ ((تَعُوذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ)) قَالُوا نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ عَذَابِ نَارِ قَدَانِ ((تَعُوذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)) قَالُوا نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ

حق خلاف کیا ہے وہ کہتے ہیں انا اور روح شرط نہیں ہے۔ ہمارے اصحاب نے کہا یہ غلط ہے کہ اللہ اور احساس زکوہ ہی کو ہو تا ہے اور میت کے اجزا کا تقرب یا جانوروں کا کھانا پھیلنا یا کھل جانے کو مانع نہیں۔ اس لیے کہ جیسے حشر کے دن اللہ تعالیٰ بدن کا انکار کرے گا اور وہ اس پر حشر ہے اسی طرح ممکن ہے کہ بدن کے اجزا میں سے کسی جزو میں حیات کا انکار کرے اگرچہ اس کو در بدن یا پھیلنے یا کھانا ہو۔ اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ ہم مردے کو قبر میں اسی حال میں دیکھتے ہیں جیسے رکھا تھا پھر اس کا سوال اور انکار اور نوپے کے گردوں سے ماننا کیسے ہو تا ہے؟ آں ان کا کوئی نشان معلوم ہو تا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ عادت کے خلاف نہیں بلکہ اس کی نظیر موجود ہے جو شخص سو جاتا ہے اس کو لگتا ہوتا ہے روح جاگے اور جانے والوں کو تکہ نہیں معلوم ہو تا۔ اسی طرح جاگنے والا اپنے دل میں اللہ اور لذت پاتا ہے اور جو اس کے پاس بیٹھا ہو اس کو خبر نہیں ہوتی اور جو علیٰ رسول اللہ کے پاس آتے تھے اور آپ کو بتاتے تھے یہ اور دل کو خبر نہ ہوتی۔ اب دہایت کا انکار شاید خاص ہو اس شخص سے جو دہلی کیا ہوا اس کے لیے نہ ہو جس کو ہمارے کمال میں اسی طرح گردوں سے ماننا بھی ممکن ہے اس طرح پر کہ قبر و سب کچھ کی یاد ہے۔

مزمج کہتا ہے کہ قبر کیلئے منزل ہے آخرت کی حشروں میں سے اور آخرت کی باتیں دیکھنا یا باتوں سے صرف نام اور صورت میں ملتی ہیں لیکن ان کی حقیقت اور ماہیت اور ہے۔ جس آخرت کی یاد اور آخرت کا انکار اور آخرت کا سوال یہ سب میت سے اس طرح ہو سکتا ہے کہ دنیا داروں کو مطلق اس کی خبر نہ ہو اور سب دنیا کی قبر کے عذاب کی نظیر موجود ہے یعنی خواب کی تکلیف اور سختی اور خوشی اور اس کے انکار کرنے کی کوئی حاجت نہیں اور اصل یہ ہے کہ جس وقت روح انسانی اس بدن قافی سے جدا ہوتی ہے تو کیفیت جسمانی اس روح پر بالکل بخاری رہتی ہے اور درجے تمام حرکات اور سکات کا تصور اور احساس جسمانی طور سے کرتی ہے۔ پس اس کا انکار اور اس کا سوال اور اس کا عذاب روح کو اسی طرح معلوم ہو تا ہے جیسے دنیا میں بدن پر یہ باتیں ہوتی تھیں اور اس صورت میں جس شخص کو جانور کھا جائے یا پھیل جائے لگ جائے گی

ہے۔ لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کی چپے اور کٹے
فتروں سے۔ آپ نے فرمایا پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی دجال کے تختہ
ہے۔ لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں دجال کے تختہ سے۔

عَذَابُ النَّارِ قَالَ ((تَعُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا
ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ)) قَالُوا ((نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ
الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ)) قَالَ ((تَعُوْذُوْا
بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ)) قَالُوا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ
فِتْنَةِ الدَّجَالِ.

۷۲۱۳- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا اگر تم دفن کرنا نہ چھوڑو (قبر کے عذاب کے ڈر سے) البتہ
میں دعا کروں کہ اللہ تعالیٰ تم کو قبر کا عذاب نہ دے۔

۷۲۱۴- عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ ((لَوْ لَّا اَنْ لَا تَعَذَّبُوْا لَمَعَذَّبْتُ اللّٰهُ
اَنْ يُسَبِّحَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)).

۷۲۱۵- ابو ایوب سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے آداب ڈوبنے
کے بعد آپ نے ایک آواز سنی تو فرمایا یہودیوں کو عذاب ہوتا ہے
ان کی قبروں میں۔

۷۲۱۵- عَنْ اَبِي اَيُّوبَ قَالَ سَرَجَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا
فَقَالَ ((يَهُودُ تُعَذَّبُ فِيْ قُبُوْرِهَا)).

۷۲۱۶- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی چنے موز کر لوتے
ہیں تو وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔ پھر دو فرشتے اس کے پاس
آتے ہیں اس کو مخاطبے ہیں اور اس سے کہتے ہیں تو اس شخص کے
باب میں کیا کہتا تھا؟ (یعنی تم سے کہتے ہیں اس کو اس کا نام تعظیم
سے نہیں لیتے تاکہ وہ سمجھ نہ سکے) مومن کہتا ہے میں گواہی دیتا
ہوں کہ وہ اللہ کے بندے ہیں اور اس کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ اپنی

۷۲۱۶- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا
وُضِعَ فِيْ قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ اَصْحَابُهُ اِنَّهُ
يَسْمَعُ فُرْقَ بَنَاتِهِمْ قَالَنَ يَا بَنِيَّ عَلَيْنَا
فَقَعْدَابِيْهَ يَقُوْلَانِ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هَذَا
الرُّجُلِ قَالَ قَالَتَا الْمُؤْمِنُ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّ
عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ قَالَ يَقِيْلَانِ لَهٗ اَنْظُرْ اِلٰى

اور اس پر بھی عذاب ہونے میں کوئی شکال نہیں۔ بہر حال جب حدیث منکحہ سے امر ثابت ہے تو کیا ہماری عقل میں ایسے طور سے نہ آوے
ہم کو تسلیم کرنا ہے کہ اگر آخرت کی باتیں ایسے طور سے جب ہی سمجھ میں آئیں گی جب اس دنیا سے جدا کی ہوگی اور آخرت سے قطع پیدا ہوگا
اور اسی وجہ سے جو لوگ دنیا کی زندگی میں بھی آخرت سے تعلق رکھتے ہیں ان پر ایمان کی اچھی طرح ظاہر ہوتی ہیں جسے انبیاء اور صالحین
اور اولیاء اللہ علیہم السلام۔

(۷۲۱۶) یہ پوری حدیث اور کتابوں میں ہے مومن یا تو عقل بیان ہو اور اگر فرائض یا یہ کہتا ہے میں نہیں جانتا کہ یہ شخص کون ہے اور میں
بھی دہی کہتا تھا اور لوگ کہتے تھے۔ پھر فرشتہ اس کو لوہے کے گردن سے مارتا ہے اور قیامت تک یہی عذاب ہو جاتا رہتا ہے ایک روایت میں
ہے کہ دو فرشتے آتے ہیں ایک کام مگر دوسرے کا کبیر۔ پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ تیرا نبی کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ پھر مومن برابر
جواب دیتا ہے اور کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمد ہیں اور میرا دین اسلام ہے اور کافر آئیں یا نہیں شامیں ملتا ہے۔

رحمت بھیجے ان پر اور سلام۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے تو اپنا ٹھکانہ دیکھ جہنم میں اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے تجھے جنت میں ٹھکانا دیا۔ رسول اللہ نے فرمایا وہ اپنے دونوں ٹھکانے دیکھتا ہے۔ قتادہ نے کہا اس نے ہم سے ذکر کیا کہ اس کی قبر ستر ہاتھ چوڑی ہو جاتی ہے اور یہی سے بھر جاتی ہے (یعنی ہاتھی بن جاتا ہے) قیامت تک۔

۷۲۱۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مردہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ اپنے لوگوں کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے جب وہ انہیں جاتے ہیں۔

۷۲۱۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۱۹- برادر بن عذاب سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا یہ آیت کہ اللہ تعالیٰ قائم رکھتا ہے ایمان والوں کو یہ بات پر دنیا میں اور آخرت میں قبر کے عذاب میں اتاری ہے۔ میت سے پوچھا جاتا ہے میرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ تعالیٰ ہے اور میرے نبی حضرت محمد ہیں۔ یہی عذاب ہے اللہ کے اس قول سے کہ قائم رکھتا ہے ایمان والوں کو یہ بات پر آخر تک۔

۷۲۲۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۲۲۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا (یہ رسول اللہ ﷺ کا قول ہے) جیسے آگے معنوم ہوگا جب ایمان دار کی روح بدن سے نکلے تو اس کے آگے دو فرشتے آتے ہیں اس کو آسمان پر چڑھالے جاتے ہیں۔ ہمارے کہا (جو عدیث کارواہی ہے) کہ ابو ہریرہ نے اس روح کی خوشبو کا دور منہ کا کر کیا اور کہا کہ آسمان والے کہتے ہیں (یعنی فرشتے) کوئی پاک روح ہے جو زمین

مقتدلاً من النار فذلک اللہ بہ مقتداً من الجنة قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیراکم جمیعاً) قال قتادہ وذکر لنا انه یسمع کما فی قبرہ یتلون فزاکا ویتلوا علیہ عھراً الی یوم یبعثون۔

۷۲۱۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ الْمَيِّتُ إِذَا وَضِعَ فِي قَبْرِهِ إِذْهُ يَسْمَعُ حَقْنِ بِعَالِهِمْ إِذَا انْصَرَفُوا))۔

۷۲۱۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنْ الْعَبْدُ إِذَا وَضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ)) فَذَكَرَ بِعَثَلٍ حَدِيثَ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ۔

۷۲۱۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَيَّكْتُ اللَّهُ الْيَتِيمَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ قَالَ ((تَوَلَّيْتُ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ فَيَقَالُ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللَّهُ وَنَسِيَ مُحَمَّدًا ﷺ فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيَّكْتُ اللَّهُ الْيَتِيمَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ))۔

۷۲۲۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ عَمْرٍاءَ بَيَّكْتُ اللَّهُ الْيَتِيمَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ قَالَ تَوَلَّيْتُ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۷۲۲۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ((إِذَا خَرَجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ تَلْفَظُهَا مَلَكَانَ يُصْعِقَانِ)) قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طَبِيعِ رَجُلٍهَا وَذَكَرَ الْيَسْتَلُ قَالَ ((وَتَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَعَلَى جَسَدٍ كَحَسْبِ تَغْمِيرِنَا فَيَنْطَلِقُ بِهِ

إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَقُولُ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى
أَخِيهِ الْأَجَلِيِّ قَالَ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا عَزَّجَتْ
رُوحُهُ قَالَ حَمْدًا وَذَكَرَ مِنْ نَبِيِّهَا وَذَكَرَ لَهَا
وَيَقُولُ أَهْلَ السَّمَاءِ رُوحَ غَيْبَةٍ جَاءَتْ مِنْ
قَبْلِ الْأَرْضِ قَالَ فَيَقُولُ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى أَخِي
الْأَجَلِيِّ ((قَالَ أَبُو مُرَّةٍ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِطْعَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلَى أُنْيُو
يَكْنَى

کی طرف سے انکی اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت کرے اور تجھے بدن پر جس کو تو نے آباد رکھا۔ پھر پروردگار کے پاس اس کو لے جاتے ہیں۔ وہ فرماتا ہے اس کو بھلاؤ (اپنے مقام میں یعنی ظہن میں جہاں مومنوں کی ارداس رہتی ہیں) قیامت ہونے تک (وہیں رہو) اور کافر کی جب روح نکلتی ہے حمار نے کہا (جو اس حدیث کا راوی ہے) کہ اگر ابو ہریرہؓ نے اس کی بدبو کا اور اس پر لعنت کا ذکر کیا۔ آسمان والے کہتے ہیں کوئی ناپاک روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی۔ پھر عجم ہوتا ہے اس کو لے جاؤ (اپنے مقام میں یعنی جہنم میں جہاں کافروں کی روحیں رہتی ہیں) قیامت ہونے تک۔ ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ایک بار یک کبڑا جو آپ اوڑھے تھے اٹھنا تاک پر ڈالا (جب کافر کی روح کا ذکر کیا اس کی بدبو بیان کرنے کو) اس طرح۔

٧٢٢٢- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بْنِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَرَأَيْنَا الْهَيْلَانَ وَكُنْتُ رَحْطًا حَبِيدَ جُصَمٍ فَرَأَيْتُهُ وَرَأَيْتُ أَحَدَ بَرِيعَةٍ أَنَّهُ رَأَى غَيْرِي قَالَ فَحَقَلْتُ أَقْوُلُ بِعُمَرَ أَنَا فَرَأَاهُ فَحَقَلْتُ لَأُفَرِّقَهُ قَالَ يَقُولُ عُمَرُ سَارَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقِي عَلَى فِرَاسِي ثُمَّ أَتَيْنَا يَحْتَمِلُنَا عَنْ أَهْلِي بَدْرٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِيدُنَا مَصَارِعَ أَهْلِي بَدْرٍ بِالْأَنْسِيِّ يَقُولُ ((هَذَا مَصْرَعٌ فَلَنْ غَدَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) قَالَ فَقَالَ عُمَرُ فَوَلَّيْتُ عَنْهُ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأُوا يَحْمِلُونَهُ فَبَيَّ حَدَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

☆ (۲۲۲ء) اور سننے میں تمہارے برابر ہیں اس حدیث سے صاف صریح ہوئی ہے کہ جو آپؐ اس سے کہ کافر ہوں یا مسلمان بطور دوسری حدیثیں بھی اس کی تائید کے لیے وارد ہیں اور بعض اہل حدیث کا یہ بھی کہ ہے کہ مومنیت میں ہیں اور اسی وجہ سے ان کو سلام کرنے کا حکم ہوا۔ امام ربیعؒ نے کہا بعض لوگوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ مرد و ستیا سے پھر اندھ کیا باری نے صریح مومنیت کا وعدہ دیا اور جو مومنیت کیا تو

بیان کی تحسین وہاں سے نہ ہے (یعنی ہر ایک کا فرامی مقام میں ملا گیا جو آپ نے بیان کر دیا تھا)۔ پھر وہ سب ایک کنویں میں دھکیل دیے گئے ایک پر ایک۔ رسول اللہؐ پہلے اور ان کے پاس تشریف لے گئے پھر پکارا اے فلا نے فلا نے کے بیٹے اے فلا نے فلا نے کے بیٹے جو اللہ اور اس کے رسولؐ نے تم سے وعدہ کیا وہ تم نے پایا (اور اس کا عذاب دیکھا) میں نے تو پایا جو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے سچا وعدہ کیا تھا (کہ جہاد کی فتح ہوگی اور کافر مارے جائیں گے)۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہؐ آپ ان بدوں سے کلام کرتے ہیں جن میں جان نہیں ہے (وہ کیا سنیں گے)۔ آپ نے فرمایا میں جو کہہ رہا ہوں تم ان سے زیادہ اس کو نہیں سنئے۔ البتہ اتنا فرق ہے کہ وہ کچھ جواب نہیں دے سکتے۔

وَسَلَّمَ قَالُوا فَتَجَلَّوْا فِي بَيْتِهِمْ عَلَى نَفْسٍ مَّا تَطَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اتَّهَبُوا بَيْنَهُمْ قَذًا ((يَا قَذَانُ بْنُ قَذَانَ وَيَا قَذَانَ بْنَ قَذَانَ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدْنَاهُمْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا قَبْلِي قَدْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَنِي اللَّهُ حَقًّا)) قَالُوا عَسَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَكُنَّكُمْ أَمْثَلًا لَا لِرِزَاخٍ بَيْنَهَا قَالُوا ((مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَلْفَوْا مِنْهُمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يُزَكُّوا عَلَيْنَا شَيْئًا))

۷۲۲۳- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہؐ نے بدر کے مقتولین کو تین روز تک یوں ہی پڑا رہنے دیا پھر آپ ان کے پاس تشریف لائے اور ان کو آواز دی تو فرمایا اے ابو جہل بن ہشام اور اے امیہ بن خلف اور اے عقبہ بن ربیعہ اور اے شیبہ بن ربیعہ کیا تم نے پایا جو اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا؟ کیونکہ میں نے تو پایا جو اللہ نے مجھ سے سچا وعدہ کیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے جب رسول اللہؐ کا یہ فرمان سنا تو عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا یہ کہنا سنیے ہیں اور کب جواب دیتے ہیں یہ تو مرد ہو کر سڑ گئے۔ آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں جو کہہ رہا ہوں اس کو تم لوگ ان سے زیادہ نہیں سنئے البتہ یہ بات ہے کہ وہ جواب نہیں دے سکتے۔ پھر آپ نے حکم دیا وہ کہیں گے اور بدر کے کنویں میں ڈال دیئے گئے۔

۷۲۲۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ قَوْلَ نَبِيِّ قَذَانَ ثُمَّ اتَّاهُمْ فَقَامَ عَلَيْهِمْ مَدَامَهُمْ قَذَانُ ((يَا أَبَا جَهْلٍ بْنَ هِشَامٍ يَا أُمِّيَّةُ بْنَ خَلْفَةَ يَا عُقْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ يَا شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ أَنَسُ قَدْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَبْلِي قَدْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَنِي رَبِّي حَقًّا)) فَسَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَسْتَمِعُونَ وَإِنِّي يُحْيِيوْنَ وَقَدْ حَيُّوْا قَالُوا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِي ((مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَلْفَوْا مِنْهُمْ وَلَكِنْهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ أَنْ يُحْيُوا)) ثُمَّ تَمَرَّ بِهِمْ فَسَجَّوْا فَالْقَوْا فِي قَبْرِهِمْ بِرُءُوسِهِمْ

۷۲۲۵- عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ نَبَرِ

یہ سارا خاص قاضی بدر سے (جیسے) دور ہے کہ ایک لکھ کے لیے دعا کر دیئے گئے تھے تاکہ حضرت کا حکم سن لیں اور رد کیا اس کا قاضی عیاض نے اور کہا کہ یہ سارا ہی پر محمول ہے جیسے اور احادیث سے سارا موافق ہے اور گام کا قاضی کا ظاہر مختار ہے جس کو سلام کرنے کی حدیث متفقہ ہے یہ سلام ہے کہ تو کا۔

ہر کا دن ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں پر غالب ہوئے تو آپ نے حکم دیا میں پر کئی آدمی قریش کے سرداروں کے لیے ان کی خشیس ایک کنویں میں ڈالی گئیں ہر کے کنوؤں میں سے۔

وَقَطَرٌ عَلَيْهِمْ نَبِيٌّ ﷺ أَمَرَ بِمِصْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ رَحْلًا وَبِي حَدِيثٍ رَوْحَ بَارِقَةٍ وَعِشْرِينَ رَحْلًا مِنْ صَنَابِدٍ قُرَيْشِيٍّ فَأَلْفُوا فِي طَوِيٍّ مِنْ أَمْوَالِهِمْ بَذَرُوا وَسَاقِي الْحَدِيثِ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَابِثٍ عَنْ أَنَسٍ

باب: حساب کا بیان

۷۲۲۵- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا جس شخص سے قیامت کے دن حساب ہو گا اس کو عذاب ہو گا۔ میں نے کہا اللہ تو فرماتا ہے پھر قریب حساب کیا جاوے گا آسانی سے اور لوٹ جاوے گا اپنے گھر والوں میں خوش ہو کر۔ آپ نے فرمایا یہ حساب نہیں ہے یہ فقط کہا جا رہا ہے (اس کے اعمال کا) اور جس سے جھگڑا ہو گا حساب میں قیامت کے دن اس کو عذاب ہو گا۔

باب: إثبات الحساب

۷۲۲۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ حُوسِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَبَ)) قُلْتُ أَلَيْسَ فَذَكَرَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَتَسَوَّفُ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا فَقَالَ أَلَيْسَ فَذَكَرَ الْحِسَابَ إِنَّمَا ذَاكَ الْغَرَضُ مَنْ نُوْقِسَ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَبَ.

۷۲۲۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۲۷- ترجمہ وہی ہے اس میں عذاب ہو گا کے بدلے ہلاک ہو گا۔

۷۲۲۶- عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ إِلَّا هَلَكَ)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ اللَّهُ يَقُولُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَ ((ذَاكَ الْغَرَضُ وَلَكِنْ مَنْ نُوْقِسَ الْحِسَابَ هَلَكَ))

۷۲۲۸- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہی روایت ہے جو گزری۔

۷۲۲۸- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ نُوْقِسَ الْحِسَابَ هَلَكَ)) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي بَرْزَةَ.

باب: موت کے وقت اللہ جل جلالہ کے ساتھ نیک

باب: الأمر بحسن الظن بالله تعالى

گمان رکھنا

عَنِ الْمَوْتِ

۷۲۲۹- حابر سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے

۷۲۲۹- عَنْ حَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

(۷۲۲۵) ☆ کیونکہ حساب کی رویت، محبت پر مبنی ہوگی۔ ہر مومن اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اور ہر کافر اللہ تعالیٰ کی عتاب سے ہو سکتی ہے کہ ایک دم خدا تعالیٰ کی یاد سے قائل نہ رہے۔ اے مالک اور مولیٰ اور آقا ہمارے ہم حساب کے کائنات میں ہیں اور خود فریب رہا میں ہی سے سچا ہو رہا ہے اور سوا میرے قتل ہر کرم کے ہمارا چھڑا نہیں ہو سکتا۔

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلَّ وَفَاحٍ
بَلَدَاتٍ يَقُولُ ((لَا يَمُوتُونَ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ
يُحْسِنُ بِلَاغِهِ الظَّنَّ))۔

آپ کی وفات سے تین روز پہلے آپ فرماتے تھے کوئی تم میں

سے نہ مرے مگر اللہ کے ساتھ ایک گمان رکھ کر (یعنی خاتمہ کے

وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کامیاب نہ ہو بلکہ امید رکھے اپنے مالک

کے فضل و کرم پر اور گمان رکھے اپنی نعمات اور مغفرت کا)۔

۷۲۳۰ - عَنْ الْأَعْمَشِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بَلَدًا۔

۷۲۳۱ - عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قُلَّ مَوْتٌ بَلَدَاتٍ أَبَامٍ يَقُولُ ((لَا يَمُوتُونَ أَحَدُكُمْ

إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ))۔

۷۲۳۲ - عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ اللَّهِ عَنْ قَالٍ

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

يَمُوتُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا تَمَنَّى عَلَيْهِ۔

۷۲۳۳ - جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سار رسول

اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے ہر بندہ قیامت کے دن اس حالت

پر اٹھے گا جس حالت میں مرا تھا (یعنی کفر یا ایمان پر قواعد ہر خاص کا

ہے اور آخری وقت کی نیت کا ہے)۔

۷۲۳۴ - ترجمہ دہی ہے جو گزرا۔

۷۲۳۳ - عَنْ الْأَعْمَشِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بَلَدًا وَقَالَ

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ۔

۷۲۳۴ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ ((إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ

عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ

يَجُئُوا عَلَى أَهْلِهِمْ))۔

۷۲۳۵ - عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے سار رسول اللہؐ سے آپ

فرماتے تھے جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو عذاب کرتا ہے تو جو لوگ

اس قوم میں ہوتے ہیں سب کو عذاب پہنچ جاتا ہے (یعنی اچھے

اور نیک بھی عذاب میں شامل ہو جاتے ہیں)۔ پھر قیامت کے

دن اپنے اپنے اعمال پر انھیں گے (قیامت کے دن اچھے برے

کے ساتھ نہ ہوں گے)۔



(۷۲۳۵) ☆ مطلب ہے کہ جب کوئی نیک یا عذاب مام بھیجے وہ بلا مومن و غیر مومین یا مومن آتا ہے تو ہر ایک کے ساتھ ایک بھی اس میں جلا

ہو جاتے ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاخْلُوا لِحُتَّةٍ لَا تَصْنَعُ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً بَلْ يَنْزِلُ فِي آيَاتِ الْآخِرَةِ كَافَّةً اس کے اعمال کے

مطابق ہو گا اور ہر ایک اپنی نیت پر اٹھے گا۔

عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ.

۷۲۳۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((فَطِيعُ الْيَوْمِ مِنْ دَمٍ بَأْجُوجٍ وَمَعْجُوجٍ مَقْلٌ هَذِهِ)) وَعَقْدَةُ رُغَيْبٍ بِتَبَوُّهِ نِسْبَتَيْنِ.

۷۲۳۹- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج یاجوج اور ماجوج کی آڑ کی دیوار میں سے اتنا مکھل گیا (یعنی اتنا دروزن اس میں ہو گیا) اور بیان کیا وہ عیب راوی نے اس کو نوے کا ہند سر بنا کر انگلیوں سے (یہ دس کے ہند سر سے چھوٹا ہوا شاید یہ حدیث پہلے کی ہو اور زینب رضی اللہ عنہا کے بعد اور شاید مقصود حتمیل ہونہ کہ تحدید - نووی)

بَابُ الْخُسْفِ بِالْحَيْشِ الْبُذِي
يَوْمُ النَّبْتِ

۷۲۴۰- عبيد الله بن قتيبة سے روایت ہے حادث بن ربیعہ اور عبد اللہ بن صفوان دونوں ام المؤمنین ام سلمہؓ کے پاس گئے میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ انھوں نے ام سلمہؓ سے پوچھا اس لشکر کو جو دھنس جاوے گا اور یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جب عبد اللہ بن زبیرؓ کے حاکم تھے۔ انھوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا پناہ لے گا ایک پناہ لینے والا خانہ کعبہ کی (حر امام مہدی ہیں) اس کی طرف لشکر بھیجا جاوے گا وہ جب ایک میدان میں پہنچیں گے تو دھنس جاویں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آج دھنس زبردستی سے اس لشکر کے ساتھ ہو (دل میں برا جان کر)؟ آپؐ نے فرمایا وہ بھی ان کے ساتھ دھنس جاوے گا لیکن قیامت کے دن اپنی نیت پر اٹھے گا۔ ابو جعفر نے کہا مراد یہ نہ کا میدان ہے۔

۷۲۴۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُتَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ الْأَعْرَابُ بَنِي أَبِي رَبِيعَةَ وَعَقْدَةُ اللَّهِ بَنِي صَفْوَانَ وَأَنَا مَعَهُمَا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَسَأَلَا عَنِ الْحَيْشِ الْبُذِيِّ يُخْسَفُ بِهِ وَكَانَ ذَلِكَ فِي أَكْبَامِ ابْنِ الزُّهْرِيِّ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَغْوُذُ غَالِظٌ بِالْأَنْبِتِ قَبِيعَتٌ إِبْرِيْمُ بَعَثَ فَوَاقِدًا كَتَبُوا بِبَيْتَانِ مِنَ الْأَرْضِ خُمَيْفًا بِهِمْ فَقُلْتُ)) يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ بَعَثَ كَتَبُوا كَتَبُوا قَالَ ((يُخْسَفُ بِهِ مِنْهُمْ)) وَلَكِنَّهُ بَعَثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى يَسْبُو)) وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ هِيَ بَيْتَانِ الْمَدِينَةِ.

۷۲۴۱- عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ دُرَيْمٍ بِإِسْنَادِهِ

۷۲۴۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ میں ابو جعفر

(۷۲۴۰) بنا یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جب عبد اللہ بن زبیرؓ کے حاکم تھے۔ قاضی عیاضؒ نے کہا یہ ابو ہریرہؓ کی روایت ہے اس لیے کہ ام المؤمنین ام سلمہؓ کی وفات صحابہ کی خلافت میں ہوئی ۵۹ھ میں۔ انھوں نے عبد اللہ بن زبیرؓ کی خلافت کو نہیں پہلے۔ قاضی نے کہا بعض کہتے ہیں کہ ام سلمہؓ کی وفات چار بن صحابہ کے زمانہ میں ہوئی۔ اس صورت میں یہ روایت صحیح ہوگی کہ عبد اللہ بن زبیرؓ نے چار بن صحابہ سے الشکاف کیا تھا صحابہ کی وفات کے بعد۔ طبری نے اور ابن عبد البر نے احتیاج میں اسی کو حاجت کیا ہے۔ نووی نے کہا ابو جعفر بن خبیر نے بھی ایسا ہی ذکر کیا ہے۔

سے ملا اور میں نے کہا ام المؤمنین ام سلمہؓ نے تو زمین کا ایک میدان کہا ہے۔ ابو جعفر نے کہا ہر گز نہیں قسم خدا کی وہ دینے کا میدان ہے۔

۷۲۴۲- ام المؤمنین حضرت حصہؓ سے روایت ہے انھوں نے سار رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے اہلہ قصد کرے گا ایک لشکر اس خانہ کعبہ کی لڑائی کے لیے۔ جب زمین کے صاف میدان میں پہنچیں گے تو لشکر کا قلب دھنسا جاوے گا اور مقدمہ یعنی آگے کا لشکر پیچھے والوں کو پکارتے گا پھر سب دھنسا جاویں گے اور کوئی ان میں سے باقی نہ رہے گا مگر ایک شخص ان سے چٹا ہوا جو ان کا حال بیان کرے گا۔ ایک شخص یہ حدیث عبد اللہ بن صفوان سے سن کر بولا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نے حصہ پر جھوٹ نہیں کیا حالہ اور حصہؓ نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ نہیں کیا حالہ۔

۷۲۴۳- ام المؤمنین حضرت حصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (راوی نے نام نہیں لیا اور مراد حصہؓ ہیں یا عائشہؓ یا ام سلمہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس گھر یعنی کعبہ کی پٹا دیسے لوگ لیں گے جن کے پاس روک نہ ہوگی (یعنی دشمن کے روکنے کی طاقت نہ رکھتے ہو گئے) کہ ان کا شمار بہت ہو گا نہ سامان ہو گا۔ ان کی طرف ایک لشکر بھیجا جاوے گا جب وہ زمین کے ایک صاف میدان میں پہنچیں گے تو دھنسا جاویں گے۔ یوسفؑ نے کہا ان دونوں شام والے کہ (دلوں سے لانے کے لیے آ رہے تھے) یعنی حجاز کا لشکر جو عبد اللہ بن زبیر سے لانے کو آ تھا۔ عبد اللہ بن صفوان نے کہا وہ یہ لشکر نہیں ہے قسم خدا کی (جس کو آپ نے فرمایا کہ وہ دھنسا جاوے گا)۔

۷۲۴۴- ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ایک بار رسول اللہؐ نے سوتے میں اپنے ہاتھ پاؤں پائے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ نے سوتے میں وہ کام کیا جو نہیں کرتے تھے۔ آپ

وَقَالَ خَدِيجَةُ قَالَ فَلَقِيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ فَقُلْتُ إِنَّمَا إِنَّمَا قُلْتُ بَيْنَاءَ مِنْ فَارَضِي هَذَا أَبُو جَعْفَرٍ كَلَّمَ وَاللَّهِ إِنَّمَا كَلَّمَ الْمُتَدَبِّرَ.

۷۲۴۲- عَنْ حَصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِنَّمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَيُؤْمَرَنَّ هَذَا الْيَتِيمُ جَيْشٍ يَغْزَوْنَهُ حَتَّى إِذَا كَانُوا بَيْنَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْشَفُ بِأَوْسَطِهِمْ وَتَنَادِي أَوْلَاهُمْ آمِرُهُمْ ثُمَّ يُخْشَفُ بِهِمْ فَلَا يَبْقَى إِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ)) فَقَالَ رَجُلٌ أَشْهَدُ عَلَيْكَ أَنَّكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَى حَصَةَ وَأَشْهَدُ عَلَى حَصَةَ أَنَّهَا لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۷۲۴۳- عَنْ حَصَةَ أُمِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَسْئُودٌ بِهَذَا الْيَتِيمِ يَغْضِي الْكُفَّةَ قَوْمٌ لَيْسَتْ لَهُمْ مَنَعَةٌ وَلَا عُدَّةٌ وَلَا غَدَّةٌ يُنْفَتِ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بَيْنَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُشِفَ بِهِمْ)) قَالَ يُوسُفُ وَأَكْفَلُ الشَّامِ يُؤْمِنُونَ يَسْبِرُونَ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْفُورٍ أَمَا وَاللَّهِ مَا هُوَ بِهَذَا الْخَشَفِ قَالَ زَيْدٌ وَخَدِيجَةُ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مَسْفُورٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ الْأَحْمَرِيِّ عَنْ أَبِي رَيْمَةَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ بَيْتِ بْنِ يَسُفَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْخَشَفَ الَّذِي ذَكَرَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْفُورٍ.

۷۲۴۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَاوِيهِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَنَعْتَ شَيْئًا فِي

نے فرمایا قہر ہے کچھ لوگ میری امت کے ایک شخص کے لیے کعبہ کا قصد کریں گے جو قریش میں سے ہو گا اور پناہ لے گا نہ کعبہ کی۔ جب وہ بیدار میں پہنچیں گے (بیدار صاف میدان) تو وحش چاویں گے۔ ہم نے عرض کیا رسول اللہ! رسول تو سب قسم کے لوگ چلتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں میں ایسے لوگ ہونگے جو قصد آئے ہونگے اور جو مجھ ہی سے آئے ہونگے اور مسافر بھی ہونگے لیکن یہ سب ایک بار کی ہلاک ہو چاویں گے بحر (قیامت کے دن) مختلف نیقوں پر اللہ ان کو اٹھایا (اس حدیث سے یہ نکلا کہ خالوں اور فاسقوں سے دور رہنے میں بچاؤ ہے ورنہ ان کے ساتھ ہلاکت کا رہے)۔

باب: فتوں کے اترنے کا بیان

۶۳۵ھ - اسناد سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ مدینہ کے محلوں میں سے ایک محل پر چڑھے اور فرمایا تم دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں؟ میں تمہارے گھروں میں فتوں کی جگہیں اس طرح دیکھتا ہوں جیسے بادشہ گرنے کی جگہوں کو (یعنی بہت ہونگے بوعدوں کی طرح مرا و محل اور وطن اور حرہ اور قذہ عثمان اور شہادت حضرت حسین ہے اور ان کے سوا بہت سے فساد جو مسلمانوں میں نمود ہونے لگے۔

۶۳۶ھ - ترجمہ وحی ہے جو گزرا۔

۶۳۷ھ - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ فتنے ہوں گے جن میں چبھنے والا بکتر ہو گا کھڑے ہونے سے اور کھڑا رہنے والا بکتر ہو گا چلنے والے سے اور چلنے والا بکتر ہو گا دوڑنے والے سے۔ جو اس کو جھانکے گا تو

منا من لم نكن نعمة فذل ((الفجب ان ناسا من اشيئ نؤمن باليت برجل من قرش فذل لعا باليت حتى اذا كانوا باليتاء خيف بهم)) فقالوا رسول الله ان الظرفين فذل يسمع فلان قال ((نعم فيهم المستنصر والمنحور وابن السبيل يهلكون مهلكا واحدا ويصلون فضاير شئ يغفهم الله على شائهم))

باب نزول الفتن كمواقع القطر

۷۲۴۵ - عن أسامة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم أشرف على أطعم من أطعم المدينة ثم قال ((هل تزوون ما أرى بني لأرى مواقع الفتن خلجان يثوبكم كمواقع القطر))

۷۲۴۶ - عن الزهري بهذا الإسناد نحوه.

۷۲۴۷ - عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ((ستكون فتن القاعد فيها خير من القائم والقائم فيها خير من الماشي والماشي فيها خير من الساعي من

(۷۲۴۷) اس حدیث میں اشارہ ہے ان فسادوں کا جو حضرت کے بعد ظاہر ہوئے جیسے حضرت عثمان کی شہادت یعنی اس فساد عالمگیر کی اصطلاح مقد نہیں تو کم کو خش کرنے والا اس میں بکتر ہو گا زیادہ کو خش کرنے والے سے۔ اسی واسطے اکثر اصحاب نے فتنے اور فساد میں گوش گیری اختیار کی تھی۔ (تفسیر الامام بخاری) انہوں نے کہا اس حدیث میں اس کے بعد کی حدیثوں سے لوگوں نے استدلال کیا ہے کہ مسلمانوں کے آپس کے فساد میں لڑنا نہ چاہیے اور اگر ہوتا بکتر ہے اور جو اس کے گھر میں اس کے مارنے کو تمہیں قوا ہے تیں بھانڈ چاہیے۔ یہ جو کلمہ صحابی کا قول ہے اور ابن عمر اور ابن عباس کے نزدیک اپنے تیں بھانڈ چاہئے اور دفع کرنا لازم ہے۔ تو ان دونوں حدیثوں میں فتنے کے وقت

قُلْ صَاحِبِهِ))

ساتھی کے قتل کے ورپے خدا

۷۲۵۳- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا قُتِلَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيِّئَتِهِمَا فَالْقَاتِلَيْنِ وَالْمَقْتُولَيْنِ فِي النَّارِ))

۷۲۵۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۷۲۵۴- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا قُتِلَ الْمُسْلِمَانِ خَمَلًا أَحَدُهُمَا عَلَى أُخِيهِ السَّلَاحُ لَهُمَا عَلَى جُوفِهِ جَهَنَّمَ فَبِذَا قُتِلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبُهُ دَخَلَا جَمِيعًا))

۷۲۵۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۷۲۵۵- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا الْمُسْلِمَانِ خَمِلَ أَحَدُهُمَا عَلَى أُخِيهِ السَّلَاحُ لَهُمَا عَلَى جُوفِهِ جَهَنَّمَ فَبِذَا قُتِلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبُهُ دَخَلَا جَمِيعًا))

۷۲۵۵- ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دو مسلمان ایک دوسرے پر ہتھیار اٹھادیں تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر پھینچے۔ پھر اگر ایک نے دوسرے کو مار ڈالا تو دونوں جہنم میں جاویں گے۔

۷۲۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا قُتِلَ الْمُسْلِمَانِ خَمِلَ أَحَدُهُمَا عَلَى أُخِيهِ السَّلَاحُ لَهُمَا عَلَى جُوفِهِ جَهَنَّمَ فَبِذَا قُتِلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبُهُ دَخَلَا جَمِيعًا))

۷۲۵۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دو بڑے بڑے گروہ لڑیں گے (مسلمانوں کے) ان میں بڑی لڑائی ہوگی اور دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا (یعنی دونوں کا دین ایک ہوگا اور دونوں یہ دعویٰ کریں گے کہ ہم خدا کے واسطے لڑتے ہیں)۔

۷۲۵۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا قُتِلَ الْمُسْلِمَانِ خَمِلَ أَحَدُهُمَا عَلَى أُخِيهِ السَّلَاحُ لَهُمَا عَلَى جُوفِهِ جَهَنَّمَ فَبِذَا قُتِلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبُهُ دَخَلَا جَمِيعًا))

۷۲۵۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ہر جن بہت ہو جائے لوگوں نے عرض کیا یہاں کیا ہے یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا قتل قتل (یعنی خون بہت ہوں گے)۔

۷۲۵۸- عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا قُتِلَ الْمُسْلِمَانِ خَمِلَ أَحَدُهُمَا عَلَى أُخِيهِ السَّلَاحُ لَهُمَا عَلَى جُوفِهِ جَهَنَّمَ فَبِذَا قُتِلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبُهُ دَخَلَا جَمِيعًا))

۷۲۵۸- ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پیٹ لیا میرے لیے زمین کو (یعنی سب زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے کر دیا) تو میں نے اس کا پورب اور مجھ

اور مخالف کو باقی چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے بموجب اس سے لڑا اور جب جانا تھا اور جس سے کھٹا ہوئی وہ معذور تھا کیونکہ مجھ سے کھٹا تھا اور اس میں شک نہیں کہ ان تمام لڑائیوں میں حضرت علیؓ پر تھے۔ اہل سنت کا کہنا مذہب ہے اور پوجہ اللہ کے دونوں فرقوں سے لگے ہے۔

(۷۲۵۸) یہاں تک کہ خود مسلمان ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قید کریں گے یہاں حضرت نے فرمایا قادیان

دیکھا اور میری حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک زمین مجھ کو دکھائی گئی اور مجھ کو دو عزتوں نے سرخاؤ سپید اور میں نے دعا کی اپنے پروردگار سے کہ میری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرے اور اس پر کوئی غیر دشمن ایسا غالب نہ کرے کہ ابن کاہن قحط ہوا تو اس کی جزا تک چلائے (یعنی باطل نیست اور نابود ہو جائیں)۔ میرے پروردگار نے فرمایا ہے تمہاری امت جب کوئی حکم کر دیتا ہوں پھر وہ نہیں پلٹتا اور میں نے حیرتی یہ دعائیں قبول کیں میں حیرتی امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کروں گا جو ان کی جزا تک دشمن جو ان میں سے نہ ہو ایسا غالب کروں گا جو ان کی جزا تک دیوے اگرچہ زمین کے تمام لوگ اکٹھے ہو جائیں (مسلمانوں کو چاہو کرنے کے لیے پران کو باطل چاہتے کر سکیں گے) یہاں تک کہ خود مسلمان ایک دوسرے کو ہلاک کر چکے اور ایک دوسرے کو قید کریں گے۔

۷۲۵۹- ترجمہ دی جوگزرو

مُلْكُهَا مَا رُوِيَ لِي مِنْهَا وَأَعْطَيْتُ الْكَثْرَيْنِ الْأَخْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَبَنِي سَالَتِ رُبِّي يَأْمُرِي أَنْ لَا يُهْلِكُنَا سَبْعَ عَشْرَ وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَسَبَّحَ بَيْنَهُمْ وَبَنِي رُبِّي فَإِنْ بَا مُحَمَّدٌ إِنِّي إِذَا قَسَيْتُ قَضَاءَ قَائِلِهِ لَا يُرَدُّ وَبَنِي أَطْعَمْتُ يَأْمُرُنِي أَنْ لَا أَهْلِكُهُمْ سَبْعَ عَشْرَ وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَسَبَّحَ بَيْنَهُمْ وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ بَاطِلٍ أَوْ قَالَ مَنْ يَتَنَاطَلُّهَا حَتَّى يَكُونُ نَفْسُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضُهَا وَبِسَبِي نَفْسُهُمْ نَفْسًا)).

۷۲۵۹- عَنْ تَوَاتُرِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى رَوَى لِي الْأَرْضَ حَتَّى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَأَعْطَيْتُ الْكَثْرَيْنِ الْأَخْمَرَ وَالْأَبْيَضَ)) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الْيُوسُفَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ.

۷۲۶۰- عَنْ سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى رَوَى لِي الْأَرْضَ حَتَّى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَأَعْطَيْتُ الْكَثْرَيْنِ الْأَخْمَرَ وَالْأَبْيَضَ)) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الْيُوسُفَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ.

۷۲۶۰- محدثین ابیہو کا منہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک دن عالیہ سے آئے (عالیہ دو گاؤں جو مدینہ کے باہر ہیں) آپ نبی معاویہ کی مسجد پر سے گزرے اس میں گھسے اور دو گھنٹیں پڑھیں ہم

تھوڑے آج تک بھی کفار مسلمانوں پر ایسے غالب نہیں ہوئے کہ اسلام کی جزا تک ہائے اور مسلمانوں کی قوت باطل نہ رہے اس زمانے میں جب چار طرف سے مسلمانوں پر کافروں کا ہجوم ہے گواکھوں سے جیسے ہندوستان، چین، اندلس، بخارا، خوارزم، کاشغر وغیرہ سے مسلمانوں کی حکومت چاہتی رہی ہو جو اس کے اب بھی مسلمانوں کی حکومت عرب اور روم اور مصر اور سوڈان اور مغرب اور زنجبار اور ایران اور افغانستان میں موجود ہے اگرچہ ان مقاموں میں بھی مسلمان شرع پر نہیں چلتے اور ظلم اور زیادتی کرتے ہیں پر اگر اب بھی وہ شہادت ہوں گے اور اگر شرع پر قائم نہ ہوں گے اور اللہ کی کتاب اور رسول اللہ کی حد پڑھتے نہیں گے تو وہ کہے اور چند روز میں کافر باقی ماندہ ملک بھی ان سے جیتیں گے اور وہ دیکھو کہ اسلام کا خاتمہ ان سے ہو گا جیسے سابق سٹ کر اپنے سولہ میں چلا جاتا ہے۔

نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے بڑی دیر تک اپنے پروردگار سے دعا کی پھر ہمارے پاس آئے اور فرمایا میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگیں لیکن اس نے دو دعائیں قبول کیں اور ایک قبول نہ کی۔ میں نے اپنے رب سے یہ دعا کی کہ میری امت کو ہلاک نہ کرے (یعنی ساری امت کو عام قتل سے) تو اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول کی اور میں نے یہ دعا کی کہ میری امت کو (یعنی ساری امت کو) ہلاک نہ کرے پائی میں ڈبو کر تو قبول کی اور میں نے یہ دعا کی کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے نہ لڑیں اس کو قبول نہیں کیا۔

۷۲۶۱- سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آئے اور چند اصحاب کے ساتھ پھر آپ گزرے بنی مسعود کی مسجد پر پھر بیان کیا حدیث کو جیسے اوپر گزری۔

۷۲۶۲- ابو ادریس خولانی سے روایت ہے حدیث کہتے تھے قسم خدا کی میں سب لوگوں سے زیادہ ہر قدر کو چاہتا ہوں جو ہونے والا ہے درمیان میرے اور قیامت کے اور یہ بات نہیں ہے کہ رسول اللہ نے چھپا کر کوئی بات خاص مجھ سے بیان کی ہو جو غوروں سے نہ کی ہو لیکن رسول اللہ نے ایک مجلس میں فتنوں کا بیان کیا جس میں میں بھی تھا تو آپ نے فرمایا اور آپ شکر کرتے تھے فتنوں کا۔ میں ان سے ایسے ہیں جو قریب قریب کچھ نہ چھوڑیں گے اور بعض ان میں سے گری کی آنکھوں کی طرح ہیں بعض ان میں جمونے ہیں بعض بڑے ہیں۔ حدیث نے کہا تو اس مجلس میں جتنے لوگ تھے وہ سب گزر گئے ایک میں باقی ہوں (اس وجہ سے اب مجھ سے زیادہ کوئی فتنوں کا جاننے والا باقی نہ رہا)۔

۷۲۶۳- حدیث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم میں گزرے ہوئے (وعدہ سنانے کو) تو کوئی بات نہ چھوڑی اس وقت سے لے کر قیامت تک ہونے والی ہر اس کو بیان کر دیا پھر یاد

فَرَسَخَ بَيْنَهُ رَحْمَتِي وَصَلْتُهُ مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ حَلِيمًا ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْنَا فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي بَشِيرِي وَمُنْجِيِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْفَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُجْعَلَ بَأْسُهُمْ سَبْتُهُمْ فَسَجَّيْتُهَا))

۷۲۶۱- عَنْ سَعْدٍ أَنَّهُ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَمَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُسْعُودٍ بِعُثْلٍ حَدِيثُ ابْنِ أُمَيْرٍ

۷۲۶۲- عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ كَمَا يَقُولُ قَالَ حَدَّثَنِي عَنْ الْإِمَامِ وَهْبٍ ابْنِي لَأَعْلَمُ النَّاسَ بِكُلِّ فِتْنَةٍ مِنْ كِتَابَةِ يَسَا بَنِي وَتَمِنَ السَّاعَةِ وَمَا يَبِي إِلَا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرًا يَأْتِي فِي ذَلِكَ شَيْءٌ لَمْ يُحَدِّثْهُ غَيْرِي وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ مُخَلِّصًا أَنَا فِيهِ عَنْ الْإِمَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَهُوَ يُعَدُّ الْفِتْنِ جَبْهَتُهُنَّ ثَلَاثٌ لَا يَكْدُلْنَ يَفْرُونَ شَيْئًا وَبَيْنَهُنَّ فِتْنٌ كَفَرِيَّاحِ الصَّيْفِ بَيْنَهَا صِغَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ)) قَالَ حَدَّثَنِي فَذَعَبَ لَوْنِيكَ الرُّعْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِي

۷۲۶۳- عَنْ حَدِيثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ فِيمَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَفَانًا مَا تَرَكَا شَيْئًا يَكُونُ فِي مُقَابِلِهِ ذَلِكَ يَأْتِي قِيَامَ

رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا جو بھول گیا میرے ساتھی اس کو جانتے ہیں اور بعض بات ہوتی ہے جس کو میں بھول گیا تھا پھر جب میں اس کو دیکھتا ہوں تو یاد آ جاتی ہے جیسے آدمی دوسرے آدمی کا منہ یاد رکھتا ہے جب وہ غائب ہو جاوے مگر جب اس کو دیکھے تو یہ بیان لیتا ہے۔

۷۳۶۴- ترجمہ دی ہے جو گزرا جو بھول گیا تک اس کے بعد کا ذکر نہیں۔

۷۶۶۵۔ حدیثہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو ہر ایک بات بتادی جو ہونے والی تھی قیامت تک اور کوئی بات ایسی نہ رہی جس کو میں نے آپ سے نہ پوچھا ہو البتہ میں نے یہ نہ پوچھا کہ مدینہ والوں کو کون چیز نکالے گی مدینہ سے۔

۷۴۶۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۳۶- انوریت سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے پھر وعظ سنایا ہم کو یہاں تک کہ عصر کا وقت آگیا۔ پھر آپ اترے اور نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے اور وعظ سنایا ہم کو یہاں تک کہ عصر کا وقت آگیا۔ پھر اترے اور نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے اور وعظ سنایا ہم کو یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا تو خبر دی ہم کو ان باتوں سے جو ہو چکی تھیں اور جو ہونے والی ہیں اور سب سے زیادہ ہم میں عالم وہ ہے جس نے سب سے زیادہ ان باتوں کو یاد رکھا۔

۶۲۶۸- حذیقہ سے روایت ہے ہم حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھے تھے انھوں نے کہا تم میں سے کس کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث یاد ہے فقہ کے باب میں؟ میں نے کہا مجھ کو یاد ہے حضرت عمرؓ نے کہا تم بڑے بہادر ہو بھلا کبو آپ نے کیا فرمایا؟ میں نے کہا میں نے

السَّاعَةِ يَلَا حَالَتْ بِهِ حِفْظَةً مِنْ حِفْظَةٍ وَنَسِيَهُ
مَنْ نَسِيَهُ فَلَا عِلْمَهُ اسْتَحْبَى هُوَلَاءُ وَرَأَاهُ
لَنُكْرَهُ مِنْهُ الشَّيْءُ فَمَنْ نَسِيَهُ فَارَاهُ فَلَا تُكْرَهُ
كَمَا يَنْكُرُ الرَّحُلُ وَجْهَ الرَّحُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ
ثُمَّ يَلَا وَاهُ عَرَفَهُ.

٧٢٦٤- عَنْ الْأَعْمَشِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قُرْبِهِ
وَنَسَبِهِ مَنْ نَسَبَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

٢٢٦٥- عَنْ حَدِيثِهِ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَا هُوَ كَارٍ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ فَمِمَّا جَاءَ فِيهِ أَنَّ قَدْ مَاتَ إِلَى أَنِّي لَمْ أَمُتْ مَا أَخْرَجَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ.

٧٢٦٦- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

٧٢٦٧- عَنْ أَبِي زَائِدٍ يَحْيَى عَنْ عَمْرِو بْنِ أَسْطَبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ وَمِنَ اللَّيْلِ فَنُتِرَ فَعَطَبْنَا حَتَّى خَضِرَتِ الظُّهُرُ فَتَزَلَّ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْوُتْبُ فَعَطَبْنَا حَتَّى خَضِرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ تَزَلَّ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْوُتْبُ فَعَطَبْنَا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ بَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ فَأَعْلَفْنَا أَلْفَلَفًا.

٧٢٦٨- عَنْ حُلَيْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ لَكُمْ يَحْتَضِرُ حَابِئُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَتَةِ
كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ أَيْ قَالَ إِنَّ لَكُمْ أُخْرَى

۴۶۶۸) اور اس کا ٹوٹنا ان کا شہید ہونا ہے جس روز سے حضرت عمر شہید ہوئے تھے کار و قدم کھل گیا اور مسلمانوں میں رنج و غصے کا
 فروزہ حضرت عثمان کی شہادت کی تو بہت بچپن بھر تو قریب سترہ سو کی سوچ کی طرح اگلے دن کار و آپس میں کی لڑائیوں کا کار و غم مچ

ثنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے آدمی کو جو فتنہ ہوتا ہے اس کے گمراہوں اور مل اور جان اور اولاد اور مسایہ سے اس کا کفارہ ہو جاتا ہے روزہ اور نماز اور صدقہ اور اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے منع کرنا۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں اس فتنہ کو نہیں پوچھتا میں تو اس فتنہ کو پوچھتا ہوں جو سون مارے گا دنیا کی سون کی طرح (یعنی اس کا سب سب مسلمانوں کو پہنچے گا)۔ میں نے کہا اے امیر المومنین تمہیں اس فتنہ سے کیا غرض ہے تمہارے اور اس کے درمیان تو ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا وہ دروازہ ٹوٹ چلا ہے گلیا کھل چلا ہے؟ میں نے کہا وہ نہیں ٹوٹ چلا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا ایسا ہے تو پھر کبھی بند نہ ہوگا (کیونکہ جب دروازہ ٹوٹ گیا تو بند کیسے ہو سکتا ہے)۔ شقیق نے کہا ہم لوگوں نے حدیث سے کہا کیا حضرت عمرؓ کو معلوم تھا فرمایا ہاں جیسے یہ معلوم تھا کہ کل کے دن کے بعد رات ہے اور میں نے ان سے ایک حدیث بیان کی تھی جو ٹوٹ چکی۔ شقیق نے کہا ہم لوگ ڈرے حدیث سے یہ پوچھنے میں کہ وہ دروازہ کون ہے۔ ہم نے سراق سے کہا تم پوچھو انھوں نے حدیث سے پوچھا حدیث نے کہا وہ دروازہ حضرت عمرؓ کی ذات تھی۔

۷۲۶۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر

۷۲۷۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۷۱- محمدؐ سے روایت حسب نے کہا میں یوم الجرحہ (یعنی جس

وَكَيْفَ قَالَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ «لَا يَكْفُرُ الرَّحْلُ فِي أَهْلِهِ وَنَبَلِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكْفِرُهَا الصَّيَّامُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْعَمَلُ بِالْمَعْرُوفِ وَالْهَيُّ عَنْ الْمُنْكَرِ» فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هَذَا أَرِيدُ إِنَّمَا أَرِيدُ أَيُّ نَوْجٍ كَنُوجِ الْبُحْرِ فَإِنَّ قُلْتُ مَا لَكَ وَلَهَا يَا أَبِیْرَ فَلَوْ مِیْنٌ بِإِثْنِكَ وَبَيْنَهَا بَابٌ مُتَعَلِّقٌ فَإِنَّ الْكُفْرَ الْبَابُ أَمْ مُتَعَلِّقٌ فَإِنَّ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ فَإِنَّ ذَلِكَ أُخْرَى أَلَا لَا يُتَلَقَّى أَبَدًا فَإِنَّ قُلْتُ إِحْدَاهُمَا هَلْ كَانَ عُمَرُ يَنْظُرُ مِنَ الْبَابِ قَالَ نَعَمْ كُنَّا يَنْظُرُ أَنْ يَدُونَ غَدَاةَ الْفِيلَةِ بَنِي حَذَفَةَ خَدِیْنًا لَيْسَ بِالْغَالِیْلِطِ فَإِنَّ قُلْتُ أَلَا نَسْأَلُ حَذِیْقَةَ مِنَ الْبَابِ فَقُلْتُ لِمَسْرُوفٍ سَلِّهَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ

۷۲۶۹- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ

خَبَرْتُ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَبَنِي خَدِیْقَةَ عِیْسَى عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِیْقٍ قَالَ سَمِعْتُ حَذِیْقَةَ يَقُولُ

۷۲۷۰- عَنْ حَذِیْقَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ مِنْ لِحْدَانَا

عَنْ الْفِتْنَةِ وَاقْتَصَرَ الْخَبَرُ بِنَحْوِ خَبَرِهِمْ

۷۲۷۱- عَنْ مُحَمَّدٍ وَحْشِيٍّ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

لہ ہو گیا اور ہوا اور رسول اللہ ﷺ حضرت عمرؓ کا رچہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا رچہ کسی کو نہیں ملا ان کی بات بابرکات پشت چہ کسی سلطان کا رعب کا فرد پر روک تھی تمام ملاں اور فتنوں کی راضی اللہ تعالیٰ عز۔

(۷۲۷۱) میں تیرا اعلا کر رہا ہوں اور تو نے ایک حدیث سنی ہے رسول اللہؐ سے اور مجھے منع نہیں کرتا یعنی پہلے ہی جب میں

دنِ جہنم میں قیامت ہونے کو تھا جہنم ایک مقام ہے کوفہ میں جہاں کوفہ والے سعید بن عاص سے لانے کے لیے جمع ہوئے تھے جب حضرت عثمانؓ نے انکو کوفہ کا حاکم کر کے بھیجا تھا) کو آپ ایک شخص کو دیکھا بیٹھے ہوئے میں نے کہا آج تو یہاں کی خون ہوں گے۔ وہ شخص بولا ہرگز نہیں قسم خدا کی خون نہ ہو گئے۔ میں نے کہا قسم خدا کی ضرور خون ہو گئے۔ وہ بولا قسم خدا کی ہرگز خون نہ ہو گئے اور میں نے اس باب میں ایک حدیث سنی ہے رسول اللہؐ سے جو آپ نے مجھ سے فرمائی تھی۔ میں نے کہا تو براستی ہے آج سے اس لیے کہ تو سنا ہے میں حیرت و اختلاف کر رہا ہوں اور تو نے ایک حدیث سنی ہے رسول اللہؐ سے اور مجھے منع نہیں کرتا۔ پھر میں نے کہا اس شخص سے کیا فائدہ اور میں اس شخص کی طرف متوجہ ہو اور پوچھا تو معلوم ہوا کہ حدیث صحابی ہیں۔

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ))

باب: قیامت آنے سے قبل فرات میں سونے کا پہاڑ نکلنے کا بیان

۷۲۷۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت نہ ہوگی یہاں تک کہ فرات میں ایک پہاڑ نکلے گا سونے کا۔ لوگ اس کے لیے لڑیں گے تو ہر سینکڑے میں سے (یعنی فیصدی) نانوے دسے جاویں گے اور ہر شخص یہ کہے گا اپنے دل میں شاید نکلا جاؤں (اور اس سونے کو حاصل کروں۔ معاذ اللہ دنیا کی ہی غراب شے ہے لوگ اس کے پیچھے اپنی جان آبر و عزت گمواتے ہیں پھر بھی وہ حاصل نہیں ہوتی۔ عاقل وہی ہے جو پہلے سے اس ناپاکہ کو طلاق دے دیجے۔)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيَقْتُلُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ تِسْعَةً وَتِسْعُونَ وَتَقُومُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّي أَكُونُ آتَا الْيَمِينِ أَمْجُو)).

۷۲۷۳- ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فرات میں سونے کا پہاڑ نکلے گا تو لوگ اس کے لیے لڑیں گے تو ہر سینکڑے میں سے (یعنی فیصدی) نانوے دسے جاویں گے اور ہر شخص یہ کہے گا اپنے دل میں شاید نکلا جاؤں (اور اس سونے کو حاصل کروں۔ معاذ اللہ دنیا کی ہی غراب شے ہے لوگ اس کے پیچھے اپنی جان آبر و عزت گمواتے ہیں پھر بھی وہ حاصل نہیں ہوتی۔ عاقل وہی ہے جو پہلے سے اس ناپاکہ کو طلاق دے دیجے۔)

عَنْ إِبْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيَقْتُلُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ تِسْعَةً وَتِسْعُونَ وَتَقُومُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّي أَكُونُ آتَا الْيَمِينِ أَمْجُو)).

باپ نے کہا تو اگر اس پہاڑ کو دیکھے تو اس کے پاس مت جائیے۔

۷۳۷۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریب ہے کہ قرات میں ایک خزانہ سونے کا لٹکے گا جو کوئی وہاں سوجھو تو اس میں سے کچھ نہ لیوے۔

۷۳۷۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں خزانہ کے بدلے پہاڑ ہے۔

۷۳۷۶- عبد اللہ بن حارث بن نوفل سے روایت ہے میں ابی بن کعب کے ساتھ کھڑا تھا انھوں نے کہا ایسے لوگ دنیا کا نیکی لکھ میں رہیں گے۔ میں نے کہا ہاں انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے قریب ہے کہ قرات میں ایک سونے کا پہاڑ نمود ہو۔ لوگ جب یہ سنیں گے تو اس طرف چلیں گے اور جو لوگ وہاں ہو گئے وہ کہیں گے اگر ہم بن کو اس پہاڑ میں سے لینے دیں تو وہ سارا پہاڑ لے جاویں گے۔ آخر عیسیٰ کے قریب ہی صدی نانوے آدمی مارے جائیں گے۔ ابو کمال نے کہا اپنی روایت میں میں اور ابی بن کعب دونوں صحابہ کے قلعہ کے سایہ میں کھڑے تھے۔

۷۳۷۷- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عرق کا ملک اپنے درہم اور قلیو کو روکے گا اور شام کا ملک اپنے ہدی اور دینار کو روکے گا اور مصر کا ملک اپنے اربب کو روکے گا اور ہو جاوے گا تم جیسے آگے تھے اور ہو جاوے گا تم جیسے آگے تھے ہو جاؤ

(۷۳۷۷) ملا قلیو اور دینار کے نام کا ہے جس میں لاکھ کو روکتے ہیں اور اربب ۱۰۰ ہزار کا ہے۔ اس حدیث میں آخر زمانہ کے فتنے اور فساد کی خبر ہے کہ ان ملکوں کا حصول تمام کو نہ لے گا زمین سرحد کی طاقت نہ کرے گی جیسے اسلام سے پہلے یہ ملک خود سرحد دیے لی ہو جائیں گے۔ نووی نے کہا حدیث کے معنی یہ ہے کہ ان ملکوں کے لوگ مسلمان ہو جائیں گے اور اسلام کی وجہ سے جڑ سے سادھ ہو جاوے گا یا ہم اور درہم آخر زمانہ میں ان ملکوں پر غالب ہو جائیں گے اور مسلمانوں کی حکومت وہاں سے جاتی رہے گی اور بعضوں نے کہا وہ سرحد ہو جاویں گے تھ

مَقَالِ اَبِي اِنْ رَأَيْتَهُ فَلَا تَقْرَأْهُ.

۷۳۷۴- عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يُوَسِّلُ الْقُرْآنُ اَنْ يُحْضِرَ عَنْ كَتَبٍ مِنْ ذَهَبٍ لِمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذُ مِنْهُ شَيْئًا)).

۷۳۷۵- عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يُوَسِّلُ الْقُرْآنُ اَنْ يُحْضِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ لِمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذُ مِنْهُ شَيْئًا)).

۷۳۷۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ كُنْتُ وَهْبًا مَعَ اَبِي بَنِي كَعْبٍ فَقَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ مُتَجِلَّةً لِقُضَائِهِمْ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا فَلَنْ أُسَلَّ قَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((يُوَسِّلُ الْقُرْآنُ اَنْ يُحْضِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَلَا يَسْمَعُ بِهِ النَّاسُ سَاوُوا اِلَيْهِ فَيَقُولُ مَنْ عِنْدَهُ لَنْ نَرْتَكِبَا النَّاسَ نَاخِذُونَ مِنْهُ لِيُذْخِرْنَ بِهِ كَلْبَهُ قَالَ فَيَقْبَلُونَ عَلَيْهِ فَيَقْتُلُ مَنْ كُلِّ يَأْتِي بِسَفْعَةٍ وَيَسْتَوُونَ)) قَالَ اَبُو كَعْبٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَقَفْتُ اَنَا وَابْنُ بَنِي كَعْبٍ فِي ظِلِّ احْمَرٍ حَسَنٍ.

۷۳۷۷- عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَغْنَمُ الْعِرَاقِ وَدِرْهَمُهَا وَفَقِيرُهَا وَمَغْنَمُ الشَّامِ مِثْلُهَا وَدِينَارُهَا وَمَغْنَمُ بَصْرَ اِرْدَانِهَا وَدِينَارُهَا

وَعَدْنَاهُمْ مِنْ حَيْثُ بَنَيْنَاهُمْ وَعَدْنَاهُمْ مِنْ حَيْثُ بَنَيْنَاهُمْ وَعَدْنَاهُمْ مِنْ حَيْثُ بَنَيْنَاهُمْ ((شَهِدَ عَلَىٰ ذَٰلِكَ أَنفُسُ آبِي مُرْتَضَىٰ وَنَفْسُهُ))

میں تمہیں آگے تھے۔ پھر ابوہریرہؓ نے کہا کہ اس حدیث پر گواہی دیتا ہے ابوہریرہؓ کا گوشت اور خون (یعنی اس میں کچھ شک نہیں)۔

باب: قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کے نکلنے اور عیسیٰ بن مریمؑ کے آنے کا بیان

۷۲۷۸- عَنْ أَبِي مُرْتَضَىٰ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَايِئِ فَخْرَجٍ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَنِيَّةِ مِنْ حِجَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يُؤْمِنُونَ فَإِذَا تَصَالَفُوا قَالَتِ الرُّومُ خَلَوْا بَيْنَنَا وَتَيْنَ الدِّينِ سِتْرًا مِمَّا نَقَابَلَهُمْ يَقُولُونَ الْمُسْلِمُونَ لَا وَاللَّهِ لَا تَخْلَعِي بَيْنَكُمْ وَتَيْنَ إِبْرَاهِيمَ فَقَالُوا لَهُمْ لَنَنْهَرَنَّهُمْ قُلْتُ لَا يَنْوِبُ اللَّهُ عَنْهُمْ أَبَدًا وَيَقْتُلُ اللَّهُ أَفْضَلَ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللَّهِ وَيَفْتَحُ الْثُلُثُ لَا يَقْتُلُونَ أَبَدًا فَيَقْبِضُونَ قُسْطَنْطِينَ فَيَتِمَّا هُمْ يَقْتَبِسُونَ الْقَتَابَةَ قَدْ غَلَقُوا مَبْوِئَهُمْ بِالْوَيْتُونَ إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَقَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ فَيَخْرُجُونَ

۷۲۷۸- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ روم کے نصاریٰ کا لشکر اعماق میں یا دایئ میں اترے گا (یہ دونوں مقام شام میں ہیں حلب کے قریب)۔ پھر مدینہ میں ایک لشکر نکلے گا ان کی طرف جو ان دونوں تمام زمین والوں میں بکھر ہو گا جب صف باندھیں گے دونوں لشکر تو نصاریٰ کہیں گے تم لوگ ہو چاہا ان لوگوں سے (یعنی ان مسلمانوں سے) جنہوں نے ہماری جو روڑا کے پکارے اور لڑی غلام بنائے ہم ان سے لڑیں گے۔ مسلمان کہیں گے نہیں قسم خدا کی ہم کبھی اپنے بھائیوں سے اللہ نہ ہوں گے پھر لڑائی ہوگی تو مسلمانوں کا ایک تہائی لشکر ہمارے نکلے گا ان کی توبہ بھی اللہ تعالیٰ قبول نہ کرے گا اور تہائی لشکر ہمارا اچاڑے گا۔ وہ سب شہیدوں میں افضل ہو گئے خدا کے پاس اور تہائی لشکر کی فتح ہوگی۔ وہ عمر بھر بھی قتلے اور بلا میں نہ پڑیں گے۔ پھر وہ قسطنطنیہ (اسلامبول) کو فتح کریں گے (جو نصاریٰ کے قبضہ میں آگیا ہو گا۔ اب تک یہ شہر

نہ توڑا تھا) اور بعضوں نے کہا کہ اس کا فرق یہ ہے کہ جڑ سے توڑ دیا جائے یا نہ توڑ دیا جائے۔

(۷۲۷۸ الف) بلا جب صف باندھیں گے دونوں لشکر تو نصاریٰ کہیں گے تم لوگ ہو چاہا ان لوگوں (مسلمانوں) سے۔ بیٹھ نصاریٰ کی سبکی پال ہے کہ مسلمانوں میں بہت ڈر کا پتا مطلب نکل پڑے ہیں۔ پھر جس شخص کے پیچھے طرف دہاڑتے ہیں جب وہ انکار نہ کرے اور اس کی قوت ٹوٹ جاتی ہے تو اس کو بھی دبا کر اپنا مطلب کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ الْآخَرِينَ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَهُوَ كَوْنُهُمْ فَانْصَرُوا إِلَى اللَّهِ وَاسْتَغْفِرُوا لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔ مسلمانوں کا یہاں دوست لینے ان کے دوست ہیں بعضوں کے اور جو کوئی تم میں سے ان کو دوست کرے وہ انہی میں سے ہے۔ پھر جو کوئی مسلمان کا ساتھ چھوڑ کر کافر سے دوستی کرے وہ اس میں

وَذَلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ قَيْسَنَا
هُمْ يَمُجُونُ بِالْقَيْسِ يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ إِذْ
أُفِيضَتِ الصَّلَاةُ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْهُمْ فَإِذَا رَأَتْ غَدُوهُ
اللَّهُ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْبَلَدُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ
فَرَكْنَا لَأَذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ وَتَكُنْ بَقِيَّةُ اللَّهِ
يَبْدُو قَرِيبَهُمْ ذَمُّهُ فِي حَرْبِهِ»

مسلمانوں کے بعد میں ہے) تو وہ لوٹ کے ہاں کو پلٹ رہے
ہو گئے اور اپنی گھوڑوں کو زخموں کے درختوں میں ٹانگ دیا ہو گا
اسے میں شیطان آواز کر دے گا کہ وہاں جہاد ہے پیچھے جہاد ہے
ہاں بچوں میں آپڑا تو مسلمان وہاں سے نکلیں گے حالانکہ یہ خبر
جھوٹ ہو گی جب شام کے ملک میں پہنچیں گے جب وہاں لٹکے گا۔
سو جس وقت مسلمان لڑائی کے لیے مستعد ہو کر مصیبت پاندہ سے
ہو گئے نماز کی تیاری ہو گی۔ اسی وقت حضرت عیسیٰ بن مریم
اتریں گے اور نام بن کر نماز پڑھائیں گے پھر جب اللہ کا دشمن وہاں
حضرت عیسیٰ کو دیکھے گا تو اس طرح (دڑے) گھل جاوے گا جیسے
ملک پانی میں گھل جاتا ہے اور جو بھی اس کو یوں نہی چھوڑ دیں تب
بھی وہ خود بخود گھل کر ہلاک ہو جاوے لیکن اللہ تعالیٰ اس کو قتل
کرے گا حضرت عیسیٰ کے ہاتھوں پر اور اس کا خون لوگوں کو
دکھائے گا عیسیٰ کی بر بھی میں۔

۷۶۶۹- عَنْ الْمُسَوِّدِ الْقُرَشِيِّ جُنْدُ غَمْرُو
بْنِ الْعَاصِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ «تَقُومُ السَّاعَةُ وَالْوَرُودُ أَكْثَرُ
النَّاسِ» فَقَالَ لَهُ غَمْرُو أَتُبْعُهُ مَا يَقُولُ قَالَ
أَقُولُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَ ذَلِكَ إِذْ بَرِهَتْ

۷۶۷۰- مستور قرشی نے کہا عمرو بن عاص کے روپر وہ کہ میں
نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے قیامت اس وقت
کاظم ہو گی جب نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ ہو گئے (یعنی ہندو
اور مسلمانوں سے)۔ عمرو نے کہا کچھ تو کیا کہتا ہے۔ مستور نے کہا
میں تو یہی کہتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ عمرو نے کہا اگر تو کہتا
ہے (توحید ہے) کیوں کہ نصاریٰ میں چار خلیفے ہیں وہ مصیبت
ہے قرآنی کافر ہے۔ اسوس ہے کہ مسلمان نہ گھل پڑ جلتے ہیں نہ اللہ کی کتاب پر ان کو بارہا اس طعن کا تجربہ ہو چکا اور کافروں کی دودھی کا نتیجہ
معلوم ہو گیا پھر بھی پڑ گئے تھے۔

(۷۶۷۱) کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے قریب نصاریٰ شہر قسطنطنیہ کو لے لیں گے ابھی تک یہ بات نہیں ہوئی کہ
اس کے آثار بہت قریب معلوم ہوتے ہیں اور سلطان روم کی سلطنت بہت ضعیف ہو گئی ہے۔
(۷۶۷۲) کہ ان کے بادشاہ حیرت کو تھ نہیں کر سکتے کیونکہ قانون کے تابع ہیں انہی خصوصیات کی وجہ سے نصاریٰ بہت بڑھ گئے اور
ان کی تعداد دینا شہر روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ وہ اب بھی مسلمانوں سے اور مشرکوں سے تعدد میں بہت زیادہ ہیں اور قیامت کے قریب اور
زیادہ ہو جائیں گے سب دینا شہر میں غلبہ والے قابل اعتبار ہیں مسلمان نصاریٰ شہر شکرین ہائی پور اور انجس نہ غیر جہت کم ہیں نہ ان کی کوئی
حکومت ہے۔

کے وقت نہایت بردبار ہیں اور مصیبت کے بعد سب سے جلدی ہو شیار ہوتے ہیں اور بھانجے کے بعد سب سے پہلے بحر حملہ کرتے ہیں اور پھر سب لوگوں میں مسکین یتیم اور ضعیف کے لیے اور ایک پانچویں خصلت ہے جو نہایت عمدہ ہے سب لوگوں سے وہ ہار شاہوں کے ظلم کو روکتے ہیں۔

۷۲۸۰- مستور قرشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے قیامت اس وقت قائم ہوگی جب نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ ہو گئے۔ یہ خبر محمد بن حنفیہ نے سنی اس نے مستور سے کہا یہ کیسی حدیثیں ہیں جن کو لوگ کہتے ہیں تم رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہو۔ مستور نے کہا میں تو ہی کہتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے۔ مروی ہے کہ اگر تو یہ کہتا ہے (تو تمہیک ہے) بے شک نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ بردبار ہیں مصیبت کے وقت اور سب لوگوں سے زیادہ مصیبت کے بعد جلد درست ہوتے ہیں اور پھر ہیں لوگوں میں اپنے ضعیفوں اور مسکینوں کے لیے۔

۷۲۸۱- بحر بن جابر سے روایت ہے ایک بار کوفہ میں لال آمدی آئی ایک شخص آپا جس کا حکم کلام بھی تھا عہد اللہ بن مسعود قیامت آئی۔ یہ سن کر عبد اللہ بن مسعود بیٹھ گئے اور پہلے حکم لگائے تھے انھوں نے کہا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ ترک نہ ہو گا اور لوٹ سے خوشی نہ ہوگی (کیونکہ جب کوئی وارث ہی نہ رہے گا تو ترک کو ان ہائے گا اور جب کوئی لڑائی سے زد نہ

لیمصلاً لربما إنهم لآخلم الشی عند فتنة وأسرعهم إفاقة بعد مصیبته وألوثكهم كثره بعد فرقه وسرعان ما یسكنون یتیم و ضعیف و حلیفة حسنة حبیلة و أضعفهم من ظلم المظلم.

۷۲۸۰- عن المستور بن قیس قال سمعت رسول الله ﷺ يقول ((تقوم الساعة والزوم أكثر الناس)) قال قل ذلك عمرو بن الحمص فقال ما هذا الأحاديث في تذكر علك أنك تقولها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له المستور قلت فبأي شيء من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فقال عمرو لئن قلت ذلك إنهم لآخلم الناس عند فتنة وأسرع الناس بعد مصیبته وسرعان ما یسكنون یتیم و أضعفهم.

۷۲۸۱- عن جابر ابن جابر رضي الله عنه قال سألت رجلاً من خزاعة بالكوفة فقال رجل لیس له جبری یا یا عبد الله بن مسعود جانت الساعة قال فقلت وكان منكبا فقال یا الساعة لا تقوم حتى لا یفسد موات و لا یخرج بعینه ثم قال ینبیه حکمنا وناصنا

(۷۲۸۰) ✽ جب نصاریٰ میں یہ صفات ہوں تو مسلمانوں میں ان سے زیادہ صفات ہونی چاہئیں اس لیے کہ مسلمان دین حق پر ہیں اور نصاریٰ سے زیادہ جنت کے طالب ہیں۔ اس حدیث سے مسلمانوں کو سبق لینا چاہیے اور غریب اور یتیم مسکینوں کی خبر گیری کرنا چاہیے مصیبت کے وقت سب کو شکر اور احتفال لازم ہے۔

(۷۲۸۱) ✽ اس حدیث میں اشارہ ہے کہ وہ لڑائی جسے قسم کی ہوگی اور آفات حرب اپنے حیر ہو گئے کہ دنیا کے فتنے سے بھی جلد لوگ مر رہا ہے کہ یہ تو اپر پردہ کی لڑائی ہے۔ گلوں اور گلوں کی دھم دھم ہوگی۔

بچے کا تولد کی کیا خوشی ہو گی کہ پھر اپنے ہاتھ سے اٹھا کر کیا شام کے ملک کی طرف اور کہا دشمن (نصرانی) جمع ہوں گے مسلمانوں سے لڑنے کیلئے اور مسلمان بھی ان سے لڑنے کیلئے جمع ہو گئے۔ میں نے کہا دشمن سے تمہاری مراد نصرانی ہیں؟ انھوں نے کہا ہاں اور اس وقت سخت لڑائی شروع ہو گی مسلمان ایک لشکر کو آگے بھجیں گے جو مرے کے لیے آگے بڑھے گا اور نہ لوٹے گا پھر قلعہ کے (یعنی اس قلعہ سے جانے کا کہ بلا کر سر جائیں گے یا فتح کر کر آئیں گے) پھر دونوں فریق لڑیں گے یہاں تک کہ رات ہو جائے گی اور دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جائیں گی کسی کو غلبہ نہ ہو گا اور جو لشکر لڑائی کے لیے بڑھا تھا وہ بالکل فنا ہو جائے گا (یعنی سب لوگ اس کے قتل ہو جائیں گے) دوسرے دن پھر مسلمان ایک لشکر آگے بڑھائیں گے جو مرے کے لیے یا غائب ہونے کے لیے جاوے گا اور لڑائی رہے گی یہاں تک کہ رات ہو جائے گی۔ پھر دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جائیں گی اور کسی کو غلبہ نہ ہو گا اور وہ لشکر فنا ہو جاوے گا۔ جب چڑھانہ ہو گا تو چھتے مسلمان باقی رہ گئے ہونگے وہ سب آگے بڑھیں گے۔ اس دن اللہ تعالیٰ کافروں کو شکست دے گا اور ایسی لڑائی ہو گی کہ دیکھی کوئی نہ دیکھے گا اور ایسی لڑائی کسی نے نہیں دیکھی یہاں تک کہ پروردگار کے اوپر ایمان کے بدن پر پڑے گا پھر آگے نہیں بڑھے گا کہ وہ مردہ ہو کر گر گریں گے۔ ایک جدی لوگ جو سختی میں سوہو گئے ان میں سے ایک شخص بچے کا (یعنی فی صدی ۹۹ آدمی مارے جائیں گے اور ایک رہ جاوے گا) ایسی حالت میں کوئی لوٹ سے خوشی حاصل ہو گی اور کوئی نہ لڑے گا۔ پھر مسلمان اسی حالت میں ہو گئے کہ ایک اور بڑی آفت کی خبر سنیں گے۔ ایک پکارا کو آدے گی کہ وہاں ان کے پیچھے ان کے بال بچوں میں آگیا۔ یہ سنتے ہی جو کچھ اٹکے ہاتھوں میں ہو گا اس کو چھوڑ کر روانہ ہو گئے اور دس

نَحْنُ الشَّامُ فَقَالَ عَدُوٌّ يَحْتَمِلُونَ بِالْعَمَلِ الْإِسْلَامِ وَيَحْتَمِلُ لَهُمْ أَمَلٌ الْإِسْلَامُ قُلْتُ الرُّومُ نَعْبِي قَالَ نَعَمْ وَتَكُونُ حِينَ ذَاكُمْ قَبْلَ رَمَّةٍ شَدِيدَةٍ يَحْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شَرْطَةَ الْفُتُوحِ لَا تَرْجِعْ إِلَّا غَايَةَ يَفْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْضُرَ بَيْنَهُمُ الْكَلْبُ فَيَقْبِي هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ كُلُّ غَيْرِ غَالِبٍ وَتَقْبِي الشَّرْطَةَ ثُمَّ يَحْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شَرْطَةَ الْفُتُوحِ لَا تَرْجِعْ إِلَّا غَايَةَ يَفْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْضُرَ بَيْنَهُمُ الْكَلْبُ فَيَقْبِي هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ كُلُّ غَيْرِ غَالِبٍ وَتَقْبِي الشَّرْطَةَ ثُمَّ يَحْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شَرْطَةَ الْفُتُوحِ لَا تَرْجِعْ إِلَّا غَايَةَ يَفْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْضُرَ بَيْنَهُمُ الْكَلْبُ فَيَقْبِي هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ كُلُّ غَيْرِ غَالِبٍ وَتَقْبِي الشَّرْطَةَ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الرُّمِيعِ نَهَضَ إِلَيْهِمْ بَيْتُهُ أَمَلُ الْإِسْلَامِ يَحْتَمِلُ اللَّهُ الشَّرَّ عَنْهُمْ فَيَقْتُلُونَ مَقْتَلَةً يَأْتِي قَالَ لَا يُرَى بَيْتُهَا وَبِأَنَّ قَالَ لَمْ يَرِ بَيْتُهَا حَتَّى يَرَى الْعَظَائِرَ لَمْ يَحْضُرْ بَيْنَهُمْ فَمَا يَحْتَمِلُهُمْ حَتَّى يَحْضُرَ مَبْنَى فَيَنْقَادُوا بَنُو غَالِبٍ كَانُوا مَبْنَى فَلَا يَحْضُرُونَ بَيْنَهُمْ إِلَّا الْفَرْحُ الْهَاجِدُ فَبَأَيُّ غَلَبَةٍ يُفْرَحُ كَوْ أَيْ يَوْمَ يَفْتَتِلُونَ فَيَنْقَادُوا حَتَّى يَكُونُوا بِأَيْ سَمِعُوا بِبَأَيِّ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ فَهَاجَهُمُ الصَّرِيحُ إِنَّ الدَّخَالَ فَمَا سَلَفَهُمْ فِي ذَوَابِهِمْ فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيَقْتُلُونَ فَيَقْتُلُونَ عِزَّةً فَوَارِسَ طَبِيعَةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنِّي لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَالْوَلْنَ حُبُولَهُمْ هُمْ حَبْرُ

سواروں کو طلاؤں کے طور پر روانہ کریں گے (دجال کی خبر لانے کے لیے)۔ رسول اللہ نے فرمایا میں ان سواروں کے اور لگے پاؤں کے نام چانتا ہوں اور ان کے گھوڑوں کے رنگ چانتا ہوں وہ ساری زمین کے بھڑ سوار ہوں گے اس دن یا بھڑ سواروں میں سے ہوں گے اس دن۔

۷۲۸۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر

۷۲۸۳- اسیر بن یار سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھے اور گھر بھرا ہوا تھا اسے میں لال ہوا چلی کوفہ میں پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزر

۷۲۸۴- طلح بن حنیہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ایک جہاد میں تو آپ کے پاس کچھ لوگ مغرب کی طرف سے آئے جو ہاؤں کے کپڑے پہنے تھے اور رسول اللہ سے ملے ایک ٹیلے کے پاس۔ وہ لوگ کھڑے تھے اور آپ بیٹھے تھے میرے دل نے کہا تو چلا جا اور ان لوگوں کے اور آپ کے بچ میں کھڑا رہا یہاں وہ کہ یہ لوگ فریب سے آپ کو مار ڈالیں۔ پھر میرے دل نے کہا شاید آپ چپکے سے کچھ باتیں ان سے کرتے ہوں (اور میرا چاہنا آپ کو مار کر دے)۔ پھر میں گیا اور ان لوگوں کے اور آپ کے بچ میں کھڑا ہو گیا میں نے اس وقت آپ سے چار باتیں یادیں جن کو آپ نے میرے ہاتھ پر رکھا۔ آپ نے فرمایا پہلے تو عرب کے جزیرہ میں (کافروں سے) جہاد کرو گے اللہ اس کو فتح کر دے گا پھر فارس سے جہاد کرو گے اللہ تعالیٰ اس کو بھی فتح کر دے گا۔ پھر نصاریٰ سے لڑو گے روم والوں سے اللہ تعالیٰ روم کو بھی فتح کر دے گا۔ پھر دجال سے لڑو گے اللہ تعالیٰ اس

فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يُؤْتِيهِمْ لَوْ مِنْ حَبْرٍ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يُؤْتِيهِمْ ((قَالَ لَنْ أَبَى شَيْئًا فِي دَوْلَتِهِ عَنْ أَسْتَرِ بْنِ حَبْرٍ

۷۲۸۲- عَنْ أَسْتَرِ بْنِ حَبْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَهَبْتُ رِبْعَ خُمْرَةٍ وَسَاقِ الْخَبِيثِ نَحْوِهِ وَخَبِيثِ ابْنِ عُلَيْةٍ أَلَمْ وَأَشْبَحَ

۷۲۸۳- عَنْ أَسْتَرِ بْنِ حَبْرٍ قَالَ كُنْتُ فِي تَبْعِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَكُنْتُ مَعَهُ قَالَ فَهَاجَتْ رِبْعَ خُمْرَةٍ بِلُكُوفَةٍ فَلَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيْةٍ

۷۲۸۴- عَنْ نَافِعِ بْنِ عُلَيْةٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ قَالَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ مِنْ بَنِي الْقُرَيْشِ عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوفِ فَوَقَفُوا عِنْدَ أَمْكَةٍ فَأَنبَأَهُمْ لِقِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَائِدٌ قَالَ فَقَالَتْ لِي نَفْسِي أَتَيْتُهُمْ فَنُفِئْتُهُمْ وَبَيْنَهُمْ لَا تَعْتَلُونَ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَعَنَهُ نَجِيٌّ مَعَهُمْ فَأَنبَأَهُمْ فَنُفِئْتُهُمْ وَبَيْنَهُمْ قَالَتْ لِي بِيَدِي فَحَبِطَتْ مِنْهُ أَرْبَعُ سَكَنَاتٍ أَغْلُظُ لِي بِيَدِي قَالَ ((تَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الدَّجَالَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ)) قَالَ فَقَالَ نَافِعٌ يَا حَبْرُ لَا زَمَى الدَّجَالَ يَخْرُجُ حَتَّى تُفْتَحَ الرُّومُ

اور فرمایا تم کیا ذکر کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا قیامت نہ ہوگی جب تک دس نشانیاں نہ ہوں گی ایک نصف (زمین کا حصہ) مشرق میں دوسری نصف مغرب میں تیسری نصف جزیرہ عرب میں چوتھے دھواں پانچویں دھال چھٹے زمین کا ہاتھ ساتویں یاہوج اور ماہوج آٹھویں آفتاب کا ٹکنا چھٹھ سے نویں ایک آگ جو عدن کے کنارے سے نکلے گی اور لوگوں کو ایک کر لے جاوے گی۔ اس روایت میں دسویں نشانی کا ذکر نہیں ہے۔ دوسری روایت میں دسویں نشانی حضرت عیسیٰ کا اترنا ہے اور ایک روایت میں ایک آندھی ہے جو لوگوں کو سندر میں ڈال دے گی۔

۷۲۸۷- ترجمہ وحی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ وہ آگ لوگوں کے ساتھ رہے گی جہاں وہ اتریں گے آگ بھی اتر جائے گی اور جب وہ دھوپ کو سوراہے کے تو آگ بھی ظہر جائے گی۔

۷۲۸۸- ترجمہ وحی ہے جو گزرا۔

فَاتَمَّتْ بَابُهَا فَقَالَ « مَا تَدْعُونَ » قَالُوا الشَّاعَةُ قَالَ « إِنَّ الشَّاعَةَ لَا تَكُونُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ خَسَفٌ بِالشَّمْسِ وَخَسَفٌ بِالنُّجُومِ وَخَسَفٌ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَاللُّجُجُ وَالْجِبَالُ وَدَابَّةُ الْقَارِصِ وَتَاجُوجُ وَمَاجُوجُ وَعِلْوُ الشَّصِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَتَارُ تَخْرُجُ مِنْ لُغْرَةِ عَدَنَ تَرْتَحِلُ النَّاسُ » قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْغَرِيبِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الطُّغَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ سَمِعْتُ ذَلِكَ لَا يَذْكُرُ إِلَيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخَذْنَا فِي الْعَاصِرَةِ نَزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْآخِرُ وَرَبِحَ تَلْقَى النَّاسَ فِي الْبَحْرِ. ۷۲۸۷- عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ وَنَحْنُ نَمْنَعُهَا تَحَدَّثُ وَنَسَاقُ الْخَبِيرَ بِإِلَيْهِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْبِينِي قَالَ تَزُولُ مَعَهُمْ إِذَا نَزَلُوا وَتَقْبِلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَفَلُوا قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ هَذَا الْخَبِيرَ عَنْ أَبِي الطُّغَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ وَلَمْ يَرْفَعَهُ قَالَ أَخَذَ هَذِهِ الرُّحْلَيْنِ نَزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ قَالَ الْآخِرُ وَرَبِحَ تَقْلِبُهُمْ فِي الْبَحْرِ. ۷۲۸۸- عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ كُنَّا تَحَدَّثُ فَأَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْحُو حَتَبًا مَعَاذَ وَابِنِ جَعْفَرٍ وَ قَالَ لِمَنْ أَلْمَشَى حَدَّثَنَا أَبُو الْعُثْمَانَ الْحَكَمِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْغَرِيبِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الطُّغَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ يَنْحُوهُ قَالَ وَالْعَاصِرَةُ نَزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ قَالَ شُعْبَةُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ عَبْدُ الْغَرِيبِ.

۷۲۸۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

۷۲۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

(۷۲۸۹) تھوڑا سا عارضے کا یہ وہی آگ ہے جو حشر کے لیے لوگوں کو لے جاوے گی اور شاید یہ دو آگ ہوں یا اس کی ابتدا یا حشر سے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَطْلُمُ السَّاعَةَ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَوْحِي الْجِبَالِ تُضِيءُ أَغْصَانُ الْإِبِلِ بِبَصْرَى))۔
نے فرمایا قیامت قائم ہوگی یہاں تک کہ نکلے ایک آگ جہاز کے
ملک سے روشن کر دے گی بصری کے اونٹوں کی گردنوں کو (یعنی
اس کی روشنی لکھی تیز ہوگی کہ عرب سے شام تک پہنچے گی۔ جہاز کہ
اور مدینہ کا ملک اور بصری ایک شہر کا نام ہے)۔

باب: قیامت سے پہلے مدینہ کی

آبادی کا بیان

بَابُ فِي سُكْنَى الْمَدِينَةِ وَعِمَارَتِهَا

قَبْلَ السَّاعَةِ

۷۲۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَبْلُغُ الْمَسَاجِدُ إِذَا هَبَ
أَوْ يَهَابُ)) قَالَ وَهَيْتَ قُلْتُ بِسَهْلٍ فَكُنْ ذَلِكَ
مِنْ قَوْلِكَ قَالَ كَذًا وَكَذَا يَدًا۔
۷۲۹۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ
سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُولُ ((أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ
هَاجَتْ أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاجَتْ مِنْ حَيْثُ يُطْلَعُ
قَرْنُ الشَّيْطَانِ))۔

۷۲۹۰- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا (قیامت کے قریب) مدینہ کے گھر باب یا باب
تک نکلیں چلوں گے۔ زہیر بن کھاس نے سبیل سے کہا باب
مدینہ سے کتنے فاصلہ پر ہے؟ انہوں نے کہا اتنے میل پر۔
۷۲۹۱- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ
ﷺ سے آپ کا منہ چرب کی طرف تھا آپ فرماتے تھے اگلا وہ
قد یہاں ہے جہاں سے شیطان کا قرن نکلا ہے (یہ عرب کی طرف
رہجہ اور معرکہ قومیں ہستی تھیں۔ یہ لوگ اسلام کے بہت خلاف
تھے۔ شیطان کے قرن سے مراد اس کی دونوں زلفیں یا دونوں
سیک ہیں اس واسطے کہ جب آفتاب نکلا ہے تو شیطان اپنا سر اس
پر رکھ دیتا ہے تاکہ عبادہ کرنے والوں کا عہد اس کو واقع ہو)۔

باب: مشرق سے فتوں کا بیان جہاں سے شیطان کا

سنگ طلوع ہوگا

بَابُ الْفِتْنَةِ مِنَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يُطْلَعُ

قَرْنُ الشَّيْطَانِ

۷۲۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ ((لَيْسَتْ السَّنَةُ بِلَا لَا تَمُطَرُوا وَلَكِنْ
۷۲۹۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا قیامت نہیں ہے کہ پانی نہ برے قیامت ہے کہ پانی برے

ہو اور قوت اس کی تلازمیں۔ نووی نے کہا حدیث سے یہ نہیں نکلا کہ یہ مشرق کی آگ ہے بلکہ یہ قیامت کی نشانی ہے اور یہ آگ ہمارے زمانہ
میں نکلی (۱۵۴ھ میں) اور بہت جلد آگ حمی مدینہ کے مشرقی کنارے سے اترے کہ پورے دریاں کی خبر لے لی ان لوگوں نے دی جہاں اوت
مدینہ میں ہے۔ ہمارے زمانہ میں مذکور ہے کہ اول چند روز مدینہ میں جواز اول ہل لوگوں نے جہاز قیامت آئی ہر ایک طرف ذہن پھرت گئی
اس میں سے سر بلکہ آگ نکلی چالیس دن قائم رہی ہوا اور پھر اس آگ سے جہاز نکلی کہ اس نے جتنی جتنی جگہاں کوں تک اس کی روشنی پھری۔
آخر سلطنت مہارے کے یہاں اگر راجہ سور سے زیادہ ہوا تو جیسے حضرت نے فرمایا فتویٰ یہی ہوا ہے مجھو ہوا حضرت کا۔ (فتح الانبیاء)

الشَّيْطَانُ أَنْ يُنْظَرُوا وَيُنْظَرُوا وَلَا تَقْبَلُ الْبَارِئُ
شَيْئًا»۔

۷۲۹۳- عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ جُنِدَ بِأَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ: يَبْنُو نَحْوَ الْمَشْرِقِ ((الْفِتْنَةُ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يُطْلَعُ قُرْنُ الشَّيْطَانِ)) قَالُوا: مَتَرَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي رِوَايِهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُنْدًا بِأَبِي عَالِشَةَ.

۷۲۹۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: وَمَنْ سَمِعَ الشَّيْطَانَ يَقُولُ: ((هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يُطْلَعُ قُرْنُ الشَّيْطَانِ)).

۷۲۹۵- عَنْ أَبِي عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُخْبِرُ بَنِيهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَقُولُ: ((هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا لَلْأَمَانَةِ حَيْثُ يُطْلَعُ قُرْنُ الشَّيْطَانِ)).

۷۲۹۶- عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ عَالِشَةَ فَقَالَ: ((وَأَمَّا الْكُفْرُ مِنْ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يُطْلَعُ قُرْنُ الشَّيْطَانِ بَغْيِ الْمَشْرِقِ)).

۷۲۹۷- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ: يَا أَهْلَ الْبَرَاءَةِ مَا أَتَانَاكُمْ عَنْ الصَّغِيرَةِ وَأَنَّكُمْ بَلَّيْتُمْ سَمِعْتُ أَبِي عُمَرَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ الْفِتْنَةَ نَجِيءٌ مِنْ هَاهُنَا وَأَوَامًا يَبْنُو نَحْوَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يُطْلَعُ

۷۲۹۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ام المومنین حضرت رضی اللہ عنہا کے دروازے پر کھڑے ہوئے اور مشرق کی طرف اشارہ کیا فرمایا فساد کی طرف ہے جہاں سے شیطان کا قرن نکلتا ہے۔ دوبار فرمایا تین بار اور عبید اللہ بن سعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دروازے پر کھڑے تھے۔

۷۲۹۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۹۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ کے گھر سے نکلے اور فرمایا کفر کی چوٹی اور ہر جہاں سے شیطان کا سر نکلتا ہے۔

۷۲۹۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہی جو اوپر گزرا۔

۷۲۹۷- سالم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے وہ کہتے تھے اے عراقیو! وہاں میں تم سے چھوٹے گناہ گشتی ہو چمکتا اس کو پوچھتا ہوں جو کبیرہ گناہ کرتا ہو۔ میں نے سنا اپنے باپ عبد اللہ بن عمر سے وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے فتنہ اور ہر سے آوے گا اور اشارہ کیا آپ نے اپنے ہاتھ سے پورب کی طرف جہاں شیطان کے دونوں قرن نکلتے ہیں اور تم ایک دوسرے

قَوْلَا الشَّيْطَانِ)) وَأَنْتُمْ تُضْرَبُ بِغَضَبِكُمْ رِفَافٍ
بَغْضٍ وَإِنَّا قَتَلْنَا مُوسَىٰ أَفْبٰی قَتْلَ مِنْ آلِ
فِرْعَوْنَ حَقًّا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَوْ رَقِصْتَ
نَفْسًا فَتَعَيْنَاكَ مِنْ الْقَهْمِ وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا قَالَ أَنَحْتَدُ
فَرُ عَمْرٍ فِي رِوَايَةٍ عَنْ سَلَمٍ لَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ.
بَابُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَعْبُدَ دُونًا ذَا
الْخَلَصَةِ

کی گردن مارے ہو (حالانکہ موسیٰ کا قتل کرنا کتنا بڑا گناہ ہے) اور
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو فرعون کی قوم کا ایک شخص مارا تھا
وہ خطا سے مارا تھا (تہہ بہ نیت قتل کیونکہ گھونٹے سے آدمی نہیں
مرا تا) اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے ایک خون کیا پھر ہم نے تجھ
کو نہایت دی غم سے اور تجھ کو آزمایا جیسا آزمایا تھا۔

باب: قیامت سے قبل دوس کی عورتوں کا ذوالخلفہ کی
عبادت کرنے کا بیان

۷۲۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا
تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضَعُ رِجْلَ الْبَنَاتِ بِسَاءِ
دُونِ حَوْلِ ذِي الْخَلَصَةِ)) وَكَانَتْ سَمْنَا
نَعْبُدُهَا دُونًا فِي فَحْشَائِهِمْ بِحَالَةٍ.

۷۲۹۸- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ دوس کی
عورتوں کے سرین لیں گے ذی الخلفہ کے گرد (یعنی وہ طواف
کریں گی اس کا) ذوالخلفہ ایک بت تھا جس کو دوس جاہلیت کے
زمانہ میں چال میں پوجا کرتے۔

۷۲۹۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا يَنْهَبُ
الْقَلْبُ وَالْشَّهَادَةُ حَتَّى تَعْبُدَ الْكَلْبَ وَالْعُزَّى))
قَالَتْ مَا رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا كُنْتُ فَأَقُولُ جِئَنِّي
أَنْزَلَ اللَّهُ مُوسَىٰ أَفْبٰی أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ
وَذِيحِ الْخَلَصَةِ عَلَى الَّذِينَ كَفَلُوهُ وَلَوْ كَرِهَ
الشَّامِكُونَ أَلَمْ يَكُنْ نَسْأًا قَالَ ((إِنَّهُ سَيَكُونُ
مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَنْبَغِ اللَّهُ وَجْهًا
طَبِئَةً قَتَلْتَنِي كُنْ مَنْ فِي قَلْبِهِ بِقَاتَانِ حَبِئَةً
خَرَدَلٍ مِنْ إِيْثَانٍ قَبْلَتَنِي مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ
فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ دِينَ آبَائِهِمْ))

۷۲۹۹- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے میں نے سنا
رسول اللہؐ سے فرمایا رات اور دن ختم نہ ہوں گے جب تک لات
اور عزیٰ (یہ دونوں بت تھے جاہلیت کے) پھر نہ پوجے جائیں
گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو سمجھتی تھی جب اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت اتاری اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور
سچائی دے کر بھیجا تاکہ اس کو غالب کرے سب دینوں پر اگرچہ
برائیاں مشرک لوگ کہ یہ وعدہ پورا ہونے والا ہے (اور سوا
اسلام کے اور کوئی دین دنیا میں غالب نہ رہے گا)۔ آپؐ نے فرمایا
ایسا ہو گا جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا
بیجے گا جس کی وجہ سے ہر مومن مرد و عورت کو ہر وہ لوگ باقی رہ
جائیں گے جن میں بھلائی نہیں ہے۔ پھر وہ لوگ اپنے (مشرک)

(۷۲۹۸) ☆ معلوم ہوا کہ عرب کے بعض لوگ پھر مشرک ہو جائیں گے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ ہیری امت کے بعض قبیلے جن کو
پوجتے تھے۔

باپ دلا کے دین پر لوٹ جاویں گے۔

۷۳۰۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۳۰۰- عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۷۳۰۱- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم ہوگی یہاں تک کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر پر سے گزرے گا اور کہے گا کاش میں اس کی جگہ قبر میں ہوتا۔

۷۳۰۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے مجھ کو اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا قائم ہوگی یہاں تک کہ آدمی قبر پر گزرے گا پھر اس پر لپٹے گا اور کہے گا کاش میں اس قبر والا ہوتا اور نہ ہو گا ساتھ اس کے دین مخریلا۔

۷۳۰۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْتَوِيَ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولَ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ)).

۷۳۰۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَنْتَوِيَ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَضْرِبُ عَلَيْهِ وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِوَالِدَيْنِ إِلَّا الْبَلَاءُ)).

۷۳۰۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ قتل کرنے والا نہ جانے گا اس نے قتل کیوں کیا اور مقتول نہ جانے گا کہ وہ کیوں قتل ہوا ہے (ایہ انحصار عند اور ضیاد ہو گا لوگ مطلق مارے جائیں گے)۔

۷۳۰۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَذْرِي الْقَابِلُ فِي أَحَدٍ شَيْءًا قَتَلَ وَلَا يَذْرِي الْمَقْتُولُ عَلَى أَحَدٍ شَيْءًا قُبِلَ)).

۷۳۰۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا ختم ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر ایک دن آئے گا کہ مارنے والا نہ جانے گا اس نے کیوں مارا اور جو مارا گیا نہ جانے گا کیوں مارا گیا۔ لوگوں نے کہا کیوں کر ہو گا؟ آپ نے فرمایا کشت و خون ہو گا قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔

۷۳۰۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَذْرِي الْقَابِلُ فِيهِمْ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُولُ فِيهِمْ قُبِلَ)) فَبِلَ كَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ قَالَ ((الْهَرَجُ الْقَابِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي الشَّوْرِ)) وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى أَنَّ قَالَ هُوَ يَرِيذُ مَنْ كُنَّ سَلَامٌ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ لَمْ يَذْكُرْ إِلَّا سَلَامِي.

۷۳۰۵- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

۷۳۰۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ

(۷۳۰۱) کاش میں اس کی جگہ قبر میں ہوتا تو ان فراموشیوں اور قتلوں میں نہ ہوتا۔ ایسے خدا اور فرامیاد اور بے وجہ قیامت کے قریب بچیں گی کہ سو من زندگی سے بڑھ کر ہوا ہے گا۔

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يُحْرَبُ الْكُفَّةُ ذُو السُّوْتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ))
کو خراب کرے گا ایک شخص حبشہ کا چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں والا
(مراہلی سینا کے کنارے) جس میں جو نساہی ہیں باوسط حبش کے بت
پرست۔ آخر زمانہ میں ان کا غلبہ ہو گا اور مسلمان دنیا سے اٹھ جاویں
گے تب یہ مردود حبشی ایسا کام کرے گا۔

۷۳۰۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يُحْرَبُ الْكُفَّةُ ذُو السُّوْتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ))
ترجمہ وی ہے جو گزرا۔

۷۳۰۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((ذُو السُّوْتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ يُحْرَبُ بَنَتُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ))
ترجمہ وی ہے جو گزرا۔

۷۳۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَهْطَانَ يَسُوفُ النَّاسَ بَعْضَهُ))
۷۳۰۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص قہطان (ایک قبیلہ ہے) کا نکلے گا جو لوگوں کو اپنی تلوار سے ہائے گا۔

۷۳۰۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَذُغَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخُفَّاءُ)) قَالَ سَلِمٌ مِمَّنْ أُرْتِمَتْ إِسْمَةُ زَيْدٌ وَعَبِيدُ اللَّهِ وَغَيْرُهُمْ وَغَدَّ فَكْبَرُ بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
۷۳۰۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دن اور رات قسم نہ ہوں گی یہاں تک کہ ایک شخص پادشاہ ہو گا جس کو جھکا دیں گے۔

۷۳۱۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْبَلُوا قَوْمًا كَانُوا وَجُوهُهُمْ الْمَجَادُّ الْمُطْرَفَةُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْبَلُوا قَوْمًا يَغَالِبُهُمُ الشَّعْرُ))
۷۳۱۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لاؤ گے ایسے لوگوں سے جن کے منہ ڈھالوں جیسے ہونگے اور قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لاؤ گے ایسے لوگوں سے جن کے جوتے ہاون کے ہوں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْبَلُوا قَوْمًا كَانُوا وَجُوهُهُمُ الْمَجَادُّ الْمُطْرَفَةُ))
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لاؤ گے ایسے لوگوں سے جن کے منہ ڈھالوں جیسے ہوں گے (یعنی مونہ منہ کول کول مرو ترک لوگ ہیں جو چین کے قریب ۲۲ کے رہنے والے

ہیں۔ یہ پیشین گوئی پوری ہوئی مسلمانان سے لڑے۔

۴۳۱۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریبا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم سے لڑیں گے وہ لوگ جن کے جوتے پاؤں کے ہوں گے اور ان کے منہ نہ بند ڈھالوں کی طرح۔

۴۳۱۲- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے قریبا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کے جوتے پاؤں کے ہوں گے اور قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کی آنکھیں چھوٹی، ناکیں موٹی اور چہلی ہوں گی۔

۴۳۱۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریبا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمان ترکوں سے لڑیں گے جن کے منہ پیر کی طرح نہ بند ہوں گے۔ ان کا لباس پاؤں کا ہوگا اور وہ چلیں گے پاؤں میں (یعنی جوتے بھی پاؤں کے ہوں گے)۔

۴۳۱۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے قریبا قیامت کے قریب ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے جوتے پاؤں کے ہوں گے۔ ان کے منہ گریبا عاٹیں ہیں نہ پیر نہ ان کے سرخ ہیں آنکھیں چھوٹی ہیں۔

۴۳۱۵- ابو نعیم سے روایت ہے ہم ہار بن عبد اللہ کے پاس تھے انھوں نے کہا قریب ہے عرق والوں کے قلیز اور درحمہ آوے۔ ہم نے کہا کس سبب سے؟ انھوں نے کہا ہم کے لوگ اس کو روک لیں گے۔ پھر کہا قریب ہے کہ شہم دالوں کے پاس دینار اور دینار آوے (یعنی ایک دینار ہے اسی طرح قلیز)۔ ہم نے کہا کس سبب سے؟ انھوں نے کہا ہم دالوں کے لوگ روک لیں گے۔ پھر تھوڑی دیر چپ ہو رہے بعد اس کے کہار رسول اللہ ﷺ نے

۷۳۱۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقَابِلَكُمْ أُمَّةٌ يَنْتَعِلُونَ الشَّعْرَ وَجُوهُهُمْ مِثْلُ الْمَخَضَاتِ الْمَطْرُوقَةِ))۔

۷۳۱۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَتْلُو بِهَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقَابِلُوا قَوْمًا بَعَالُهُمُ الشَّعْرَ وَكَأَنَّ قَوْمَ السَّاعَةِ حَتَّى تَقَابِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ ذَلِكَ الْأَنفُ))۔

۷۳۱۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقَابِلَ الْمُتَسَلِّمُونَ التُّرُكَا قَوْمًا وَجُوهُهُمْ كَمَا لَمَحَذَاتِ الْمَطْرُوقَةِ يَلْبَسُونَ الشَّعْرَ وَيَنْتَعِلُونَ فِي الشَّعْرِ))۔

۷۳۱۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَقَابِلُونَ بَيْنَ يَدَيْهِ السَّاعَةِ قَوْمًا بَعَالُهُمُ الشَّعْرَ كَأَنَّ وَجُوهَهُمُ الْمَخَضَاتُ الْمَطْرُوقَةُ حُمْرُ الْفُجُورِ صِغَارَ الْأَعْيُنِ))۔

۷۳۱۵- عَنْ أَبِي نَصْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ يُوحَيْكُ أَهْلُ الْبُرْكَاتِ أَنَّهُ لَا يُحْتَمَى إِلَيْهِمْ فَيَبْزُ وَلَا يَرْجِعُ قَلْبًا مِنْ أَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الْفَحْمِ يَنْتَعِلُونَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ يُوحَيْكُ أَهْلُ الشَّامِ أَنَّهُ لَا يُحْتَمَى إِلَيْهِمْ وَيَبْزُ وَلَا مُدْخِلُ قَلْبًا مِنْ أَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الرُّومِ ثُمَّ

فرمایا میری آخرت میں ایک خلیفہ ہو گا جو آپ بحر بحر کربل و یکا (یعنی روہیہ اور اشرفیہ لوگوں کو) اور اس کو شہادت کرے گا۔ جہنم نے کہا میں نے ابو نصر وادراہی و العلاء و سہم چھاکا تم سمجھتے ہو کہ یہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز ہے۔ انھوں نے کہا نہیں (یہ امام مہدی ہیں جو امت کے اخیر زمانے میں پیدا ہوں گے۔ عمر بن عبدالعزیز تو اوائل میں تھے)۔

۷۳۱۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۳۱۷- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے خلیفوں سے ایک خلیفہ ایسا ہو گا جو مال کو آپ بحر بحر کر دے گلاس کو گئے گا نہیں۔

۷۳۱۸- ابو سعید اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اخیر زمانہ میں ایک خلیفہ ہو گا جو مال کو ہانے گا اور شہادت کرے گا۔

۷۳۱۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۳۲۰- ابو سعید خدری سے روایت ہے مجھ سے بیان کیا اس شخص نے جو مجھ سے بھڑکے کہ رسول اللہ نے فرمایا عمار بن یاسر سے جب وہ خندق کھود رہے تھے ان کا سر صاف کرنے لگے اور فرماتے تھے اے سہم کے بیٹے! تجھ پر بڑی مصیبت ہوگی۔ تجھ کو باقی گروہ قتل کرے گا۔

۷۳۲۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ وہ شخص ابو قتادہ رضی اللہ عنہ تھے اور یوس کے بدلے ویس کے معنی خرابی اور مصیبت۔

سَكَتَ حَتَّىٰ تُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَكُونُ فِي آخِرِ أَمْرِ أُمَّي خَلِيفَةٌ يَخْبِي الْإِنْسَانُ خَبِيًّا لَا يَعْدُوهُ عَدُوًّا)).

قَالَ قُلْتُ يَا أُمِّی نَفَرَةٌ وَأُمِّی الْعَدَاةُ الْآتِيَانِ إِنَّهُ عَمْرٌ مِنْ عَدُوِّ الْفَرَبِ فَقَالَ لَا.

۷۳۱۶- عَنْ الْأَعْرَابِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ لَخَوَّةٌ.

۷۳۱۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مِنْ خَلَفَائِكُمْ خَلِيفَةٌ يَخْشَى الْإِنْسَانُ خَبِيًّا لَا يَعْدُوهُ عَدُوًّا)) وَهِيَ دَوَانِيَةُ ابْنِ خُسْرٍ ((يَخْبِي الْإِنْسَانُ)).

۷۳۱۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَكُونُ فِي آخِرِ الْأُمَمِ خَلِيفَةٌ يَقْسِمُ الْإِنْسَانُ وَلَا يَعْدُوهُ)).

۷۳۱۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا.

۷۳۲۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعِمَارِ بْنِ جَعْفَلٍ يَخْدُمُ الْفُجَنْدَقَ وَخَمَلٌ يَشْنَعُ رَأْسَهُ وَيَتَلَوَّنُ ((يَوْمَئِذٍ مَسِيَّةٌ فَتَقْتُلُ قَوْمًا بَاطِلِيَةً)).

۷۳۲۱- عَنْ أَبِي مُسْلِمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ لَخَوَّةٌ عَمْرٌ أَنِّي فِي حَدِيثِهِ النَّصْرُ أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَوْ قَتَادَةُ وَهِيَ حَدِيثُ عَلَاءِ بْنِ الْخَثَرِ قَالَ أَرَأَيْتَ يَخْبِي أَمَّا قَتَادَةُ وَهِيَ حَدِيثُ عَلَاءِ بْنِ خَثَرٍ

(۷۳۲۰) * عمار کی یہ کلام سید قتادہ حضرت علی کے ساتھ تھے صلین کی طرف میں اور اسی لڑائی میں وہ غمید ہو گئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؑ خلیفہ برحق تھے اور معاویہ کا گروہ عالمی اور باقی تھا۔

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ فَقُلْ إِنَّهُ لَا يَأْتِيكُمْ إِلَّا بِضَلَالٍ كَبِيرٍ ۚ

۷۳۲۲- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ ((تَقْلُكُ الْهَيْبَةُ الْيَاقِيَّةُ))

۷۳۲۳- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ هَبِيبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۚ

۷۳۲۴- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۷۳۲۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يَهْلِكُ أَشْيَىٰ هَذَا الْفَحْشَىٰ مِنْ قُرَيْشٍ)) قَالُوا فَمَا نَأْمُرُكَ قَالَ ((لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَرَفُوا بِهُمْ))

۷۳۲۶- عَنْ شُعْبَةَ بْنِ حَدَّادٍ فِي مَعْنَاهُ ۚ

۷۳۲۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَدْ مَاتَ كَيْسَرُ فَلَا كَيْسَرَ بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْسَرٌ فَلَا قَيْسَرَ بَعْدَهُ وَالْبَدِي نَفْسِي يَبْدُو لَتَنْفَقَنَّ كَتَوَاهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

۷۳۲۸- عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادٍ وَثِيقٍ عَنْ حَبِيبٍ ۚ

۷۳۲۹- عَنْ هِشَامِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَفَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ((هَلَكَ كَيْسَرُ ثُمَّ لَا يَكُونُ كَيْسَرُ بَعْدَهُ وَقَيْسَرٌ تَهْلِكُنَّ ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيْسَرٌ بَعْدَهُ وَلَتَنْفَقَنَّ كَتَوَاهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

۷۳۳۰- عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادٍ وَثِيقٍ عَنْ حَبِيبٍ ۚ

۷۳۳۱- عَنْ هِشَامِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَفَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ((هَلَكَ كَيْسَرُ ثُمَّ لَا يَكُونُ كَيْسَرُ بَعْدَهُ وَقَيْسَرٌ تَهْلِكُنَّ ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيْسَرٌ بَعْدَهُ وَلَتَنْفَقَنَّ كَتَوَاهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

۷۳۳۲- عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادٍ وَثِيقٍ عَنْ حَبِيبٍ ۚ

۷۳۳۳- عَنْ هِشَامِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَفَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ((هَلَكَ كَيْسَرُ ثُمَّ لَا يَكُونُ كَيْسَرُ بَعْدَهُ وَقَيْسَرٌ تَهْلِكُنَّ ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيْسَرٌ بَعْدَهُ وَلَتَنْفَقَنَّ كَتَوَاهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

۷۳۳۴- عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادٍ وَثِيقٍ عَنْ حَبِيبٍ ۚ

۷۳۳۵- عَنْ هِشَامِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَفَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ((هَلَكَ كَيْسَرُ ثُمَّ لَا يَكُونُ كَيْسَرُ بَعْدَهُ وَقَيْسَرٌ تَهْلِكُنَّ ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيْسَرٌ بَعْدَهُ وَلَتَنْفَقَنَّ كَتَوَاهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

(۷۳۲۵) یہاں اگر لوگ ان سے اللہ ہیں تو بجز یہ لوگ ان کا ساتھ نہ دیں پر ایمان ہو اور لوگ نبی امیہ کے شریک ہوئے اور انھوں نے وہ علم کے کہ خدا کی پناہ۔ حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا اور یہ ضرورہ کو چھوڑا۔ انھوں نے یہ کہنے کے ہاتھ سے حدیث میں شہید ہوئے۔ اللہ اعلم۔

۷۳۳۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا ہے۔

۷۳۳۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا هَلَكَتْ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ)) فَذَكَرَ بِمِثْلِي حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ سَوَاءٌ.

۷۳۳۱- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے اہل کسریٰ مسلمانوں کی یا مومنوں کی (راوی کو شک ہے) ایک جماعت کسریٰ کے خزانے کو کھولے گی جو سفید گل میں ہے۔ چھہ کی روایت میں مسلمانوں کی ہے ہلک۔

۷۳۳۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَيَهْلِكَنَّ عَصَابَةُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَوْ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ كَتَرِ آلِ كِسْرَى الَّذِي فِيهِ الْآتِيَةُ)) قَالَ قَتِيبَةُ بْنُ الْمُسْلِمِينَ وَلَمْ يَشْكُ.

۷۳۳۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۷۳۳۳- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے سنا ہے ایسا شہر جس کے ایک جانب خشکی ہے اور ایک جانب سمندر ہے؟ اصحاب نے کہا ہاں یا رسول اللہ ﷺ! ام نے سنا ہے (یعنی قسطنطنیہ ہے) آپ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لڑیں گے اس شہر سے ستر ہزار حضرت اسحاق کی اولاد سے۔ سو جب اس شہر کے پاس آویں گے تو تڑپیں گے۔ سو جیسا کہ سنہ لڑیں گے اور نہ حیر ہمارے گے اللہ اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو اس کی ایک طرف جو دریا میں ہے گر پڑے گی۔ پھر دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو اس کی دوسری طرف گر پڑے گی۔ پھر تیسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو ہر طرف سے کھل جائے گا۔ سو اس شہر میں گھس پڑیں گے اور لوٹیں گے۔ جب لوٹ کے مال ہانت رہے ہوں گے کہ اچانک ایک چیخنے والا آئے گا اور کہے گا جاں نکھاتو اور چڑ کو چھوڑ دوں گے اور جاں کی طرف نکلیں گے۔

۷۳۳۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((سَمِعْتُ بِمِثْلِي حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي النَّارِ وَجَابَتْ جِثَّتُهَا فِي الْبَحْرِ)) فَأُلُوا نَعْمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((وَلَا تَقُولُوا السَّاعَةَ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْكُمْ ثَمُونُ آتَمًا مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ فَإِذَا جَاءَهَا نَزَلُوا فَلَمْ يَمُوتُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَمُوتُوا بِسَهْمٍ قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهِ أَكْثَرُ فَيَسْفُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا)) قَالَ تَوَرَّ لَا أَطْلُمُهُ إِلَّا قَالَ ((الَّذِي فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُولُوا الْقَائِلَةُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهِ أَكْثَرُ فَيَسْفُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ ثُمَّ يَقُولُوا اللَّهُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهِ أَكْثَرُ فَيَخْرُجُ لَهُمْ فَيَذْخُلُونَهَا فَيَعْمُرُهَا فَيَسْمُونَ الْمُتَعَالِمَ إِذْ جَاءَهُمْ الصَّرِيحُ فَقَالُوا إِنَّا الدَّجَالُ فَمَنْ خَرَجَ فَيَمُوتُ نَحْنُ كُلُّ شَيْءٍ وَتَرَجَعُونَ)).

۷۳۳۴- ترجمہ وہی ہے جو گزرا

۷۳۳۴- عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ زَيْدٍ الدَّيْلَمِيِّ فِي هَذَا

(۷۳۳۳) اللہ اس روایت میں بنی اسحاق کا نام ہے حالانکہ عرب بنی اسماعیل ہیں اور معروف یہی ہے کہ بنی اسماعیل میں سے یہ لوگ ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بدوں جیسا کہ پہلے صرف کہہ کر رکھتے تھے ابھی وہی اور وہ حدیث گزری کہ وہاں بھی لڑائی ہوگی کہ مطلب یہ ہے کہ شہر چٹان کے دورے کر پڑے گا۔

الإِسْلاَمُ بِحَبْلِهِ.

۷۳۳۵- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا تم لڑو گے یہود سے اور مارو گے ان کو یہاں تک کہ پتھر پالے گاے مسلمان یہ یہودی ہے اگر اس کو مار ڈال (یہ قیامت کے قریب ہوگا)۔
۷۳۳۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ پتھر کے گاہے میری آڑ میں ایک یہودی ہے۔
۷۳۳۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۳۳۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((تَقَاتِلُوا الْيَهُودَ فَتَقْتُلْتَهُمْ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ فَتَقَاتِلْهُ)).
۷۳۳۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍَا يَقُولُ الْإِسْلَامُ بِحَبْلِهِ خَبِيرٌ ((هَذَا يَهُودِيٌّ وَزَانِي)).
۷۳۳۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((تَقَاتِلُوا أَهْلَكُمْ وَيَقُولَ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَزَانِي فَاقْتُلْهُ)).

۷۳۳۸- ترجمہ وہی جو گزرا اس میں یہ ہے کہ یہودی تم سے لڑیں گے پھر تم ان پر غالب ہو گے۔

۷۳۳۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((تَقَاتِلُكُمْ الْيَهُودُ فَتَسْلُطُونَ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَزَانِي فَاقْتُلْهُ)).

۷۳۳۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمان یہود سے لڑیں گے۔ پھر مسلمان ان کو قتل کریں گے یہاں تک کہ یہودی کسی پتھر یا درخت کی آڑ میں چھپے گا تو وہ پتھر یا درخت بولے گا اے مسلمان اے اللہ کے بندے یہ میرے پیچھے ایک یہودی ہے اور اگر اس کو مار ڈال مگر فرقہ کار درخت نہ بولے گا (وہ ایک کانٹے والے درخت ہے جو بیت المقدس کی طرف بہتا ہے)۔ وہ یہود کا درخت ہے۔

۷۳۳۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ فَيَقْتُلَهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى يَخْتَبِئَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَزَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُولَ الْحَجَرُ أَوْ الشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي فَتَقَاتِلْهُ فَاقْتُلْهُ إِلَّا الْفَرَقَةَ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ)).

۷۳۴۰- جابر بن سمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے سامنے جھوٹے پیدا ہوں گے۔ ابوالاحوص کی روایت میں اتنا زیادہ ہے میں نے جابر بن سمیرہ سے پوچھا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ بولے ہاں۔

۷۳۴۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَابِينَ)) وَزَاءٌ فِي خَبِيرٍ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ خَلَقْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ.

۷۳۴۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرا جابر نے کہا ان سے بچو (ایمانہ

۷۳۴۱- عَنْ سَيِّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بِحَبْلِهِ قَالَ مَسَّكَ

ہو کہ ان جھوٹوں کے قریب میں آجاء۔

۷۳۴۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ قریب تمیں کے دجال جھوٹے پیدا ہوں گے (دجال کے معنی مکار فریال)۔ ہر ایک یہ کہے گا میں اللہ کا رسول ہوں۔

۷۳۴۳- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

وَسَيُعَذِّبُ اللَّهُ النَّاسَ فِي خَيْرِ مَا خَلَقُوا مِنْهُ.

۷۳۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَبْعَثَ ذُجَّانُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَقُولُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ.»

۷۳۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ: «عَبَّرَ اللَّهُ قَالَ تَبْعَثُ.

باب: ابن صیاد کا بیان

باب ذُجَّانِ ابْنِ صَيَّادٍ

۷۳۴۴- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ام رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو بچوں پر سے گزرے۔ ان میں ابن صیاد تھا سب لڑکے (آپ کو دیکھ کر) بھاگ گئے اور ابن صیاد بیٹھ گیا۔ رسول اللہ ﷺ کو برا معلوم ہوا (کیونکہ آپ کو گمان تھا کہ یقین نہ تھا کہ یہ دجال ہے)۔ آپ نے فرمایا تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے تو کو اسی دجال ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں وہ بولا نہیں بلکہ تم کو اسی دجال ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ حضرت عڑ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو چھوڑے میں اس کو قتل کرو؟ آپ نے فرمایا اگر یہ وہ ہے جو تو خیال کرتا ہے (یعنی دجال ہے) تو تو اس کو نہ مار سکے گا (اور جو دجال نہیں ہے تو اس کے مارنے سے کیا فائدہ)۔

۷۳۴۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا بِبَيْتَانِ بَيْنَهُمَا ابْنُ صَيَّادٍ فَفَرَّ الْقَصِيدَانِ وَحَلَسَ ابْنُ صَيَّادٍ نُكَّالًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكْرَةً ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَرِيبٌ يَبْدَأُ أَنْ يَشْهَدَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ.» فَقَالَ لَا بَلَّ نَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دُرَيْمِي يَا رَسُولَ اللَّهِ حَتَّى أَقْنَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ يَكُنِ الذَّبِّي غَرَى فَلَنْ نَسْتَنْبِيعَ قَوْلَهُ.»

۷۳۴۵- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم چل رہے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسے ابن صیاد ملا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے دل میں تیرے لیے ایک بات چسپائی ہے (آپ نے اس آیت کا تصور کیا غارت قبیلہ یوم تاتئ السماء بدھان

۷۳۴۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَمَرَرْنَا بِابْنِ صَيَّادٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَذْ عَيْنَاكَ لَكَ عَيْنَا» فَقَالَ دُخْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

(۷۳۴۵) فرمایا ہے کہ میں صیاد ابن صیاد اس کا نام صاف ہے۔ ملا نے کہا کہ اس کا قصہ مشکل ہے اور اس کا امر مشتبہ ہے کہ وہی دجال تھا یا ہال الگ ہے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ ابن صیاد جالوں سے ایک دجال تھا۔ ملا نے کہا ظاہر امر یہ ہے کہ ابن صیاد کے باب میں آپ پر وہی نہیں آئی کہ وہ جال ہے یا ہال نہیں ہے۔ آپ کو دجال کی حدیثیں ہی سے معلوم ہوئی تھیں اور ابن صیاد میں بعض حدیثیں موجود تھیں اس وجہ سے آپ کو گمان تھا کہ شاید یہ جال ہو اور آپ نے اس کو قتل نہ کیا حالانکہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس وجہ سے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((احْسَبْ لَنْ تَغْشَوْا فِتْنَتَكَ))
فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دُعِي فَأَسْتَرْبِ عُنْفًا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((دَعَا
لِي أَنْ يَكُنَّ الْبُذْيُ تَخَافُ لَنْ تَسْتَطِيعَ قَلْعَهُ))

میں کہ میں صیاد بولا دوں گا ہے تمہارے دل میں (یعنی دھواں)۔
رسول اللہ نے فرمایا چل مردود تو اپنے اعدائے سے کبھی نہ بڑھ سکے
گا (یعنی شیطان اور جن کا ان کو اتنا ہی بتا سکتے ہیں کہ سارے جہنم
میں سے ایک آدمی لفظ وہ بھی الٹ پلٹ کر بتا دیتے ہیں جیسے تو نے
پوری آیت میں سے صرف ایک دھواں کا لفظ بتا دیا۔ پس تیرا اتنا ہی
مقدور ہے کہ خلاف پیغمبروں کے کہ ان کو اللہ تعالیٰ پوری اور
صاف بات بخلا دیتا ہے)۔ حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ! مجھ کو
بھوڑے میں اس کی گردن ماروں؟ آپ نے فرمایا جانے دے اگر
یہ وہ ہے جس سے تو ڈرتا ہے (یعنی وہ جال) تو تو اس کو مار نہ سکے گا۔

٧٣٤٦- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بِي
نَعْمَانَ مَرْبِ النَّبِيِّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اتَّشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ))
فَقَالَ هُوَ أَتَّشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهُ ﷺ ((أَتَّشْهَدُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكِتَابِهِ مَا
قَرَأَ)) قَالَ أَرَى عَزَمًا عَلَى أَقْبَاءِ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَرَأَ غَوْضَ
إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ وَمَا قَرَأَ)) قَالَ أَرَى
حَاوِيَّ وَكَافُورًا أَوْ كَذَابِيْنَ وَصَادِقًا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ عَلَيْهِ دَعْوَةٌ))

٤٣٣٦- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں صیاد سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمرؓ ملے مدینہ کے بعض
راہوں میں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تو کو اسی بتا ہے
اس بات کی کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ اس صیاد نے کہا تم
گو اسی دیتے ہو اس بات کی کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ آپ نے
فرمایا میں ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں
پر بھلا مجھ کو کیا دکھائی دیتا ہے؟ وہ بولا میں ایک تخت دیکھتا ہوں پانی
پر۔ آپ نے فرمایا وہ تو ابلیس کا تخت ہے سمندر پر اور کیا دیکھتا ہے؟
وہ بولا دو بچے میرے پاس آتے ہیں اور ایک جھوٹا یا دو جھوٹے
اور ایک سچا۔ آپ نے فرمایا جھوڑا اس کو اس کو شک ہے اپنے باب
میں (کہ وہ سچا ہے یا نہیں)۔

٧٣٤٧- عَنْ حَازِمِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ لَقِيَ نَبِيَّ اللَّهِ
ﷺ ابْنُ صَالِبٍ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ صَالِبٍ
مَعَ الْفُلْكَانِ فَذَكَرُوا نَحْوَ حَدِيثِ الْحَرَبِيِّ.

٤٣٣٧- حازم بن عابد نے کہا کہ میں نبی اللہ ﷺ سے مل گیا اور وہ بھی بیرون میں سے تھا۔ پھر اختلاف ہے کہ ان میں صیاد کہاں مرا؟ اور وہاں میں ایک

روایت ہے کہ وہ حرہ کے دن غائب ہو گیا اور جابرؓ قسم کھاتے تھے کہ وہ جال ہے اسی طرح حضرت عمرؓ رسول اللہ کے سامنے اور آپ نے منع نہ
کیا۔ واللہ اعلم

۷۳۴۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ إِبْنَ مَسْلُومٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّهُ لَا يُولَدُ لَه)) قَالَ قُلْتُ نَلَيْ قَالَ: فَقَدْ لَيْ لَوُكَيْسٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةُ وَلَا مَكَّةَ)) قُلْتُ نَلَيْ قَالَ: فَقَدْ وَلِئْتُ بِالْمَدِينَةِ وَهَذَا أَنَا أَرِيدُ مَكَّةَ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي بِي أَتَبَرُّ قَوْلَهُ لَنَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَائِي هُوَ قَالَ فَتَسْبِيحِي.

۷۳۴۸- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ابن ماسلم کے ساتھ گیا کہ تک۔ دو گھر سے کہنے لگا لوگ مجھے کیا کیا کہتے ہیں میں دجال ہوں۔ کیا تم نے رسول اللہ سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے دجال کی اولاد نہ ہوگی اور میری تولد لا رہا ہے۔ کیا تم نے رسول اللہ سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے وہ مکہ اور مدینہ میں نہ آئے گا؟ میں نے کہا ہاں سنا ہے۔ ابن ماسلم یوں کہہ رہے تھے میں پیدا ہوا اور اب مکہ جاتا ہوں۔ ابوسعید نے کہا پھر آخر میں ابن ماسلم نے کہا یہ قسم خدا کی میں جانتا ہوں دجال کہاں پیدا ہوا اور اب وہ کہاں ہے۔ ابوسعید نے کہا تو مجھ کو اس نے شبہ میں ڈال دیا آخر کی بات کہہ کر کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو دجال سے کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہے ورنہ اس کا مقام کیونکر اس کو معلوم ہوا ہونے کی کہ ابن ماسلم کی یہ دلیل اس کی اولاد ہے اور وہ مدینہ میں پیدا ہوا کہ میں جانتا ہے کچھ کافی نہیں کیونکہ یہ صفات دجال کی آپ نے اس وقت بتلائی ہیں جب وہ قیامت کرنے کے لیے دنیا میں نکلے گا کہ دجال کی خبر کی۔

۷۳۴۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ مَسْلُومٍ وَأَخْبَتَنِي بِهِ خَمَامَةُ هَذَا عَمَرْتُ النَّاسَ مَا لِي وَلَكُمْ يَا أَسْخَابَ مُحِبِّبُ أَلَمْ يَقُلْ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّهُ يَهْرُدِي)) وَقَدْ أَسْلَمْتُ قَالَ ((وَلَا يُولَدُ لَهُ)) وَقَدْ وَلَدَ لِي وَقَالَ ((إِنْ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَيْهِ مَكَّةَ وَقَدْ)) خَمَخْتُ.

۷۳۴۹- ابو سعید خدری سے روایت ہے ابن ماسلم نے مجھ سے گفتگو کی تو مجھ کو شرم آگئی (اس کے برائے میں) وہ کہنے لگا میں نے لوگوں کے سامنے ہڈ کر دیا اور کہنے لگا کیا ہوا تم کو میرے ساتھ اسے اسباب محمد کے کیا رسول اللہ نے نہیں فرمایا کہ دجال یہودی ہوگا اور میں تو مسلمان ہوں اور آپ نے فرمایا کہ دجال کے اولاد نہ ہوگی میری تولد لا رہا ہے اور آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرام کیا ہے دجال پر اور میں نے توجہ کیا۔ ابوسعید نے کہا وہ برابر ایسی گفتگو کر رہا کہ قریب ہوا کہ میں اس کو سچا سمجھوں اور اس کی بات میرے دل میں کھج چلا۔ پھر کہنے لگا یہ قسم خدا کی میں جانتا ہوں کہ اب دجال کہاں ہے اور اس کے باپ اور ماں کو بھی پچھا جانتا ہوں۔ لوگوں نے ابن ماسلم سے کہا بھلا تم کو یہ اچھا لگتا ہے کہ تو دجال ہو؟ وہ بولا اگر مجھ کو دجال بنایا جاوے تو میں ناپسند نہ کروں۔

قَالَ لَمَّا رَأَى حَتَّى كَذَبَ أَنْ يَأْخُذَ بِهِ قَوْلُهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ لَنَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ هَذَا حَتَّى هُوَ وَأَعْرِضْ أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ وَيَقِيلُ لَهُ أَيْسُرُكَ أَلَنْ هَذَا (الْحَلْ قَالَ فَقَالَ لَوْ عَرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ).

۷۳۵۰- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے ہم حج کو یا عمرہ کو گئے اور ہمارے ساتھ ابن صایہ تھا۔ ایک منزل میں ہم آ رہے تھے کہ لوگ اور اور پلے گئے تو میں اور ابن صایہ دونوں رہ گئے۔ مجھے اس سے سخت وحشت ہوئی اس وجہ سے کہ لوگ اس کے باپ میں جو کہا کرتے تھے (کہ دجال ہے)۔ ابن صایہ اپنا اسباب لے کر آیا اور میرے اسباب کے ساتھ رکھ دیا (مجھے اور زیادہ وحشت ہوئی)۔ میں نے کہا گری بہت ہے اگر تو اپنا اسباب اس درخت کے تلے رکھے تو بہتر ہے۔ اس نے ایسا ہی کیا پھر میری ہم کو دکھائی دیں۔ ابن صایہ گیا اور دودھ لے کر آیا اور کہنے لگا ابو سعید دودھ پی میں نے کہا گری بہت ہے اور دودھ گرم ہے اور کوئی وجہ نہ تھی کہ میں دودھ نہ پیوں صرف یہی کہ مجھ کو برا معلوم ہوا اس کے ہاتھ سے چٹا۔ ابن صایہ نے کہا اب ابو سعید میں نے قصد کیا ہے کہ ایک درخت میں لوں اور درخت میں لٹکا کر اپنے تئیں پھانسی دے لوں اس باتوں کی وجہ سے جو لوگ میرے حق میں کہتے ہیں۔ اب ابو سعید رسول اللہؐ کی حدیث اتنی کس سے پوشیدہ ہے جتنی تم انصار کے لوگوں سے پوشیدہ ہے کیا تم سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہؐ کی حدیث کو نہیں جانتے؟ کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال کا فر ہو گا میں تو مسلمان ہوں؟ کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال کا ولہ ہو گا؟ اور میری اولاد مدینہ میں موجود ہے۔ کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال مدینہ اور مکہ میں نہ چلو گا؟ اور میں مدینہ سے آ رہا ہوں اور مکہ کو جا رہا ہوں۔ ابو سعید نے کہا (اس نے ایسی باتیں کیں کہ) میں قریب تھا کہ اس کا طرف دار بن جاؤں (اور لوگوں کا کہنا اس کے باپ میں غلط سمجھوں)۔ پھر کہنے لگا اللہ قسم خدا کی میں دجال کو پہچانتا ہوں اور اس کے پیرائے کا مقام جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ اس کا سبب وہ کہاں ہے۔ میں نے اس سے کہا خرابی تو میرے سارے دن (یعنی یہ تو نے کیا کہا کہ پھر مجھے حیرت نسبت شہ ہو گیا)۔

۷۳۵۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَزَّازٌ حُجَّاجًا أَوْ عُمَرًا وَمَعَنَا ابْنُ صَالِيَةَ قَالَ قَرَرْنَا مَرَّةً لَا تَعْرِفُ النَّاسَ وَتَبَيْتُ أَنَا وَهُوَ فَاسْتَرْحِشْتُ بَنِي وَحْشَةَ شَيْبَةً مِثْلَ بَقْلَانِ عَلَيْهِ قَالَ وَهَذَا بَيْنَهُمَا فَوْصَةٌ مَعَ مَنَافِي مَقْلَتِ ابْنِ الْحَرِّ شَيْبَةً قُلُوْا وَنَحْنُ نَحْنُ بَلْكَ الشَّخْرَةَ قَالَ فَعَمِلَ قَالَ فَرَفَعْتُ لَنَا عَنَمٌ فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُ بَعْسٌ فَقَالَ انْزِبْنَا ابْنَا سَعِيدٍ قُلْتُ ابْنُ الْحَرِّ شَيْبَةً وَهَلْ خَارَ مَا يَبِيْ بِأَيِّ أَتَى أَكْزَرُهُ أَمْ أَكْزَرُهُ عَنْ يَدِهِ أَوْ قَالَ أَخَذَ عَنْ يَدِهِ فَقَالَ ابْنَا سَعِيدٍ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آخُذَ حَبْلًا فَأَعْلِقُهُ بِشَجَرَةٍ ثُمَّ أَهْبِيْ بِمَا يَقُوْلُ لِي النَّاسُ يَا ابْنَا سَعِيدٍ مَنْ حَمَلَنِي عَلَيْكَ حَدِيْثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَمَلَنِي عَلَيْكُمْ مَعْتَرِ الْأَنْصَارِ أَكْسَنُ مِنْ أَكْثَمِ النَّاسِ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْسَرُ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هُوَ كَافِرٌ)) وَأَنَا مُسْلِمٌ لَوْ كُنْتُ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هُوَ عَقِيْبٌ لَا يُؤَلِّدُ لَهُ)) وَقَدْ تَرَكْتُ وَلَدِيْ بِأَهْلِيْهِ لَوْ كُنْتُ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَلَا مَنَاجَا)) وَقَدْ أَتَيْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ دَا أَرِيدُ سَكَنَةً قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَخَدَرْتُ حَتَّى لَا أَتِيَّ إِلَّا غَلِيْظَةً ثُمَّ قَالَ لَنَا وَاللَّهِ إِنِّي عَرَفْتُهُ وَأَعْرِفُ مَرْوَلَهُ وَابْنَهُ هُوَ الْهَانُ قَالَ قُلْتُ لَهُ يَا لَكَ سَائِرَ هَؤُلَاءِ.

۷۳۵۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ صَلَاتَيْ « مَا تَوَنَّتِ الْخُصْبَةُ » قَالَ فَرَمَنَكَ تَضَاءُ بِسَلَكٍ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ « مَدَقَّتْ ».

۷۳۵۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ ابْنَ صَبَّاحٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَرْتِيبِ الْخُصْبَةِ فَقَالَ « فَرَمَنَكَ تَضَاءُ بِسَلَكٍ خَالِصٍ ».

۷۳۵۳- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّبِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَخْلُطُ بِلَاغُهُ أَنَّ ابْنَ صَبَّاحٍ الدُّشَالِيَّ فَقُلْتُ لِمَ خَلَطَ بِاللَّغَةِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَخْلُطُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَمُكِّرْهُ النَّبِيُّ ﷺ.

۷۳۵۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي رَهْطٍ بَيْنَ ابْنِ صَبَّاحٍ حَتَّى وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبَّاحِ عِنْدَ أَهْلِ بَيْتِهِ مَخْلُطًا وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَبَّاحٍ يُؤْتِيهِمُ الْخَلْمَ فَلَمْ يَشْفُرْ حَتَّى حَضَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ يَدِي ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي صَبَّاحٍ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَظَرُّوا بِلَاغِهِ ابْنَ صَبَّاحٍ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ ابْنُ صَبَّاحٍ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ « أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ » فَرَفَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ « أَتَشْهَدُ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ » ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ « خَالِدًا تَوَيَّ » قَالَ ابْنُ صَبَّاحٍ بَالِغِي صَادِقٌ وَكَانَتْ

۷۳۵۱- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ابن صباہ سے پوچھا جنت کی مٹی کیسی ہے؟ وہ بولا ہاریک ہے سفید رنگ کی طرح خوشبودار ہے (ابو القاسم) آپ نے فرمایا جگ کہا تو نے۔

۷۳۵۲- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے ابن صباہ نے پوچھا جنت کی مٹی کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاریک سفید خاص رنگ کی طرح خوشبودار۔

۷۳۵۳- محمد بن منکدر سے روایت ہے میں نے جابر بن عبد اللہ کو دیکھا قسم کھاتے ہوئے کہ ابن صباہ وہاں ہے۔ میں نے کہا تم اللہ کی قسم کھاتے ہو۔ انھوں نے کہا میں نے حضرت عمر کو دیکھا وہ قسم کھاتے تھے اس امر پر رسول اللہ کے سامنے آپ نے اس کا انکار نہ کیا۔

۷۳۵۴- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ رسول اللہ کے ساتھ چند لوگوں میں ابن صباہ کے پاس گئے پھر اس کو دیکھا لڑکوں کے ساتھ کھیلنے ہوئے بنی صفاء کے پاس۔ ان دنوں ابن صباہ جو بلی کے قریب تھا اس کو خبر نہ ہوئی یہاں تک کہ رسول اللہ نے اس کی پیٹھ پر اپنا ہاتھ مارا پھر آپ نے اس سے پوچھا کیا تو کوئی دینا ہے اس بات کی کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن صباہ نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا کہ میں کوئی دیتا ہوں کہ تم رسول ہو ان لوگوں کے (اے کہتے ہیں ان پڑھ اور بے تعلیم کو)۔ پھر ابن صباہ نے رسول اللہ سے کہا تم کوئی دیتے ہو اس بات کی کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ رسول اللہ نے اس بات کا کچھ جواب نہ دیا اس سے درخواست نہ کی مسلمان ہونے کی (کیونکہ آپ باوجود اس کے اسلام سے اور ایک روایت میں فراتہ صلا جملہ سے (یعنی آپ نے اس کو لات سے مارا) اور فرمایا میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے رسولوں پر۔ پھر رسول اللہ نے اس سے پوچھا تجھے کیا دکھائی دیتا ہے؟ وہ بولا میرے

پس کبھی سچا آتا ہے کبھی جھوٹا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا تیرا کام گزیر
 ہو گیا (یعنی قتل و حق و باطل دونوں سے)۔ پھر آپؐ نے فرمایا میں
 نے تمہارے پوچھنے کے لیے ایک بات دل میں پھپھائی ہے۔ انا سیار
 نے کہا وہ دھڑ ہے (دع یعنی دھن یعنی دھواں) رسول اللہ ﷺ
 نے فرمایا بے نیل ہو تو اپنی قدر سے کہیں بڑھ سکتا ہے۔ حضرت عمرؓ
 نے کہا مجھے جھوڑے پر رسول اللہؐ امیں اس کی گردن ملتا ہوں؟
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گردو دی ہے (یعنی بوجھال) تو تو اس کو مار نہ
 سکے گا اور جو وہ نہیں ہے تو تجھے اس کا رونا بہتر نہیں۔

۷۲۵۵۔ سالم بن عبد اللہ نے کہا میں نے عبد اللہ بن عمر سے سنا اس کے بعد رسول اللہ اور ابی بن کعب اس بارغ میں گئے جہاں ابن صیاد رہتا تھا۔ جب آپ بارغ میں گئے تو سمجھو کے درختوں کی آڑ میں چھپے گئے۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ ابن صیاد کو دھوکا دیں اور اس کی کچھ باتیں سنیں اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھے۔ تو رسول اللہ نے ابن صیاد کو دیکھا وہ لیٹا ہوا تھا ایک بچھوے پر ایک کھیل اوڑھے ہوئے کچھ گنگنا رہا تھا۔ اس کی ماں نے رسول اللہ کو دیکھ لیا اور آپ چھپ رہے تھے سمجھو کے درختوں کی آڑ میں اس نے ابن صیاد کو پکارا او صاف اور صاف نام تھا ابن صیاد کا یہ محمدؐ آن پہنچے۔ یہ سنتے ہی ابن صیاد اٹھ کھڑا ہوا۔ رسول اللہ نے فرمایا کاش تو اس کو اپنا ہی رہنے دیتی (تو ہم اس کی باتیں سنتے تو معلوم کرتے کہ ناکاہن سے اس کا)۔

۵۶-۷۷- سالم نے کہا عبد اللہ بن عمر نے کہا پھر رسول اللہ کو گھوس میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی بھی اس کو کھاتے ہے پھر دجال کا ذکر کیا اور فرمایا میں تم کو اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہو یہاں تک

فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَلِّمْ عَلِيَّكَ
الْقُرْآنَ)) ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ((إِنِّي فَدَحَيْتُ لَكَ حَيْثُ)) فَقَالَ أَبُو
صَبَّاحٍ ((هُوَ الدُّخُّ)) فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
((أَمْسِكْ فَلَنْ تَعْذُو فَعَزَّوَال)) فَقَالَ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ قَرِيبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَطَرَبْنَا عَشَقَهُ
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تَسْلُطَ
عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا غَيْرَ لَكَ فِي قَبْلِهِ)).

٧٣٥٥- عَنْ سَالِمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ عَدَدَ
 اللَّهُ مِنْ عَشْرٍ يَقُولُ الطَّلَقُ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ وَأَمَّا مَنْ كَفَسَ بِالْأَصْغَارِ إِلَى الْفُحْلِ أَلَى
 فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 الْفُحْلَ طَلِقَ يَتْبَعِي بِحُلُوعِ الْفُحْلِ وَهُوَ يَخْتَلِ أَنْ
 يُسَمِعَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ
 قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى
 فَرْشِهِ فِي قُبَيْعِهِ لَهُ فِيهَا زُرْنَمَةٌ قَرَأَتْ ثُمَّ ابْنُ
 صَيَّادٍ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَتْبَعِي بِحُلُوعِ
 الْفُحْلِ فَقَالَتْ لَأَبْنِ صَيَّادٍ يَا صَافٍ وَهُوَ اسْمُ
 ابْنِ صَيَّادٍ هَذَا مُحَمَّدٌ قَالُوا ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ تَرَكْتُهُ تَيْنَ))

٧٣٥٦- قَالَ سَلَامٌ قَالَ عَلِيٌّ اللَّهُ يَنْعَمُ
فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَأَتَى عَلَى
رَأْسِهِ هَاتِي هُوَ كَقُلَّةٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْخَالِ لَقَانِ
﴿إِنِّي لَأَتْلُوهُنَّ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْزَلَهُ

☆ ماری نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارادہ ہوگا اور مجھے بہت ہے اہل حق کا اور اگر خدا کا یہ ارادہ ہوگا تو مجھے معزول کئے ہیں تو موت کی قید لگانے سے کیا کام تھا اور اس مضمون کی حدیثیں کتاب الایمان میں گزر چکیں اور یہ واضح

کہ حضرت نوح نے بھی (جن کا زمانہ بہت پہلے تھا) اپنی قوم کو ڈرایا اس سے۔ لیکن جس تم کو ایسی بات بتلائے دیا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتلائی۔ تم جان لو کہ وہ کانا ہو گا اور تمہارا اللہ برکت والا بلند کا ٹکس ہے (سناؤ اللہ کا نام) ایک عیب ہے اور وہ ہر ایک عیب سے پاک ہے۔ ان شہاب نے کہا مجھ سے عمر بن ثابت انصاری نے بیان کیا ان سے رسول اللہ کے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ جس روز رسول اللہ نے لوگوں کو دھال سے ڈرایا اور یہ بھی فرمایا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر کسا ہو گا (یعنی ہیچنا ک اور ف اور رے۔ یہ حروف تیسے ہو گئے یا اس کے چہرے سے کفر اور شرارت نمایاں ہو گی) جس کو پڑھ لے گا وہ شخص جو اس کے کاموں کو برا جانے لگا یا اس کو ہر ایک موسیٰ پڑھ لے گا۔ اور آپ نے فرمایا تم یہ جان رکھو کہ کوئی تم سے اپنے رب کو نہیں دیکھے گا جب تک مرد لے گا۔

۷۳۵۷- ترجمہ دہی ہے جو گزر اس میں بنی مغالہ کی بجائے بنی معادیہ ہے اور یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کاش اس کی ماں اس کو اپنے کام میں پھونڈ دیتی۔

۷۳۵۸- ترجمہ دہی ہے جو پھر گزر

قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوْحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنْ قَوْمًا لَّمْ يَنْفَعَهُ نَبِيُّ قَوْمِهِمْ لَعَلَّوْا أَنَّهُ غَوْرٌ وَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَكَيْسٌ بِغَوْرٍ)) قَالَ إِنَّ شَيْهَابٍ وَأَخْبَرَنِي غُمَرٌ بْنُ نَابِسٍ الْأَصْبَارِيُّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ نَعَضٌ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ حَذَرَ النَّاسِ الشَّيْثَانَ ((إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَتَاوَرٌ يَقْرَؤُهُ مِنْ حِمْرَةٍ عَمَلُهُ أَوْ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَقَالَ تَعَلَّمُوا أَنَّهُ لَنْ يَمُرَّ بِكُمْ مِنْكُمْ رَيْثٌ غَرٌّ وَجَلٌّ حَتَّى تَمُوتَ))

۷۳۵۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غُمَرٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ وَخَطٌّ مِنْ أَصْحَابِهِ بِهِمْ غُمَرٌ بْنُ الْغَطَابِ حَتَّى وَجَدَ ابْنَ صَبَّاءَ غَلَامًا قَدْ تَأَخَّرَ فَحَلَّمُ يَلْعَبُ مَعَ الْفُلَسَّانِ عِنْدَ أَطْمٍ نَبِيٍّ مُعَلَّوْنَةٍ وَمَسَاقٍ فَحَلَّوْنِ بِبَيْتِ حَبِيبِ بْنِ نَابِسٍ إِلَى مَسْتَهَى حَبِيبِ بْنِ غُمَرٍ تَبَيَّنَ وَهِيَ فَحَبِيبُ عَنْ نَعَضٍ قَالَ قَالَ أُمِّي يُعْنِي فِي قَوْلِهِ لَوْ تَرَسْتَهُ تَيْنَ فَإِنْ لَوْ تَرَسْتَهُ أَمَّا تَيْنَ لَمَرَّةٍ

۷۳۵۸- عَنْ ابْنِ غُمَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِابْنِ صَبَّاءَ فِي نَقْرِ مِنْ أَصْحَابِهِ بِهِمْ غُمَرٌ بْنُ الْغَطَابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْفُلَسَّانِ عِنْدَ أَطْمٍ نَبِيٍّ

اس میں خدا کا یہ حال نہیں ہے اہل حق کے نزدیک بلکہ ممکن ہے۔ لیکن اختلاف ہے کہ یہ دیدار کسی کو ہوا ہے یا نہیں۔ اسی طرح اختلاف ہے اس میں کہ رسول اللہ نے شب معراج میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا یا نہیں۔ اچھا

مَذَلَّةٌ وَهَوًى فَلَا يَمْنَعُنِي حَدِيثُ يُوسُفَ وَمَصَالِحُ عَمَرَ
أَنْ عَمِدَ مِنْ حُمَاتِهِ لَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ أَبِي عَمَرَ فِي
تَطْلُغِي النَّبِيَّ ﷺ مَعَ أُمِّي مِنْ كَتَمِهِ إِلَى السَّحْلِ.

۷۳۵۹- عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ لَقِيْتُ أُمَّ عُمَرَ بْنَ صَالِحٍ
فِي نَعْبِ طَرَفِ الْمَدِينَةِ فَقَالَتْ لَهْ قَوْلَا الْغَضَبَةِ
فَانْطَلَعَ حَتَّى مَلَأَ السَّكَّةَ فَذَسَلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِّي
حُصْنَةً وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهْ رَحِمَكَ اللَّهُ مَا أَرَدْتَ
مِنْ ابْنِ صَالِحٍ لَمَّا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ (إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضَبِي نَعْبَتُهَا).

۷۳۵۹- نافع سے روایت ہے ابن عمر ابن صیاد سے ملے مدینہ کی کسی
رہائش تو ان عمر نے کوئی بات ایسی کہی جس سے ابن صیاد کو غصہ
آگیا۔ وہ آگ بھولا کر رہنے ہو گئی۔ ابن عمر ہمہ المومنین حصہ کے پاس
گئے ان کو یہ خبر پہنچی تھی۔ انھوں نے کہا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے
تو نے ابن صیاد کو کیوں چھیڑ کر تجھ کو نہیں معلوم ہے کہ رسول
اللہ نے فرمایا جہاں جب نکلے گا تو اسی وجہ سے کہ غصے ہو گا (تو شاید ابن
صیاد چال ہو اور تجھ سے غصہ دلانے کی وجہ سے نکل پڑے)۔

۷۳۶۰- عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ
نَافِعٌ يَقُولُ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا لَقِيْتُهُ مِنْكُمْ قَالَ قَلْبِيئُهُ قُلْتُ
يَنْعِيهِمْ هَلْ تَحَدَّثُونَ أَنَّهُ هُوَ قَالَ لَا وَهَلْ قَالَ
قُلْتُ كَذَبْتَنِي وَأَمَّا لَقَدْ أَصْبَرَنِي نَعْبَتُكُمْ أَنَّهُ لَنْ
يَمُوتَ حَتَّى يَكُونَ أَحَبَّكُمْ مَالًا وَزَلَّ فَكَذَلِكَ
هُوَ زَعَمُوا الْيَوْمَ قَالَ فَتَحَدَّثْنَا ثُمَّ فَارَقَهُ قَالَ
قَلْبِيئُهُ لَقِيْتُ أُخْرَى وَقَدْ نَفَرْتُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ
مَنْيَ قُلْتُ عَنْكَ مَا أَرَى قَالَ لَا أَذْهَبُ قَالَ
قُلْتُ لَا تَذْهَبُ وَهِيَ فِي رَأْسِكَ قَالَ بِنِ شَاءَ
اللَّهُ خَلَقْنَا فِي غَضَاةٍ هَذِهِ قَالَ فَتَحَرَّ كَأَشَدِّ
تَحِيرٍ جَمَلٍ سَمِعْتُ قَالَ فَرَعَمَ نَعْبُ أَصْحَابِي
أُمِّي حَرَبَتُهُ بَعْضًا كَانَتْ مَعِي حَتَّى تَكْثُرَتْ
وَلَمَّا أَنَا فَوَلَّيْتُ مَا شَرْتُ.

۷۳۶۰- نافع سے روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے
میں ابن صیاد سے دو بار ملا۔ ایک بار ملا تو میں نے لوگوں سے کہا
تم کہتے تھے کہ ابن صیاد چال ہے۔ انھوں نے کہا نہیں قسم خدا
کی۔ میں نے کہا قسم خدا کی تم نے مجھ کو جھوٹا کیا تم میں سے بعض
لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ نہیں مرے گا یہاں تک کہ تم
سب میں زیادہ مالدار اور صاحب اولاد ہو گا تو وہ ایسا ہی ہے آج
کے دن۔ وہ کہتے ہیں پھر ابن صیاد نے ہم سے باتیں کیں پھر میں
جدواں ابن صیاد سے اور دو بار ملا تو اس کی آکھ پھولی ہوئی تھی۔
میں نے کہا یہ تیری آکھ کا کیا حال ہے جو میں دیکھ رہا ہوں وہ
بولا مجھے نہیں معلوم۔ میں نے کہا تیرے سر میں آکھ ہے اور تجھے
نہیں معلوم وہ بولا اگر خدا چاہے تو تیری اس گلڑی میں آکھ پیدا
کر دوں پھر اسی آواز نکالی جیسے گدھا زور سے آواز کرتا ہے۔
نافع نے کہا عبد اللہ بن عرام المومنین حصہ رضی اللہ عنہما کے
پاس گئے ان سے یہ حال بیان کیا۔ انھوں نے کہا تیرا کیا کام تھا
ابن صیاد سے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اول جو چیز دجال کو بھیجے گی لوگوں پر وہ اس کا حصہ

۷۳۶۲- عَنْ لَيْسَ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِحَبِيْلٍ.

۴۳۶۲- ترجمہ وحی ہے جو لوہے گزرا۔

۷۳۶۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَفْدٌ أَلْفَوْا أُمَّةَ الْأَشْوَزِ الْكَذَّابِ إِلَّا إِنَّهُ أَغْوَزَ وَإِنْ رَمَيْتُمْ لَيْسَ بِأَغْوَزَ وَمَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَ ف ر)).

۴۳۶۳- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو کانے جھوٹے سے نہ ڈرایا ہو۔ خبردار ہو وہ کانہ ہے اور تمہارا پروردگار کانہ نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں ک ف ر لکھا ہے۔

۷۳۶۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الذُّجَّانُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَ ف ر أَيْ خَافِرٌ)).

۴۳۶۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہاں کی ایک آنکھ اندھ سی ہے (اسی واسطے اس کو مسح کہتے ہیں)۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہے پھر اس کے پیچھے یعنی ک اور ف ر۔ ہر مسلمان اس کو چھ لے گا۔

۷۳۶۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الذُّجَّانُ مَضْنُوحُ الْغَيْنِ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ خَافِرٌ ثُمَّ تَهْجَأُ كَ ف ر بِقُرْآنِهِ كُلِّ مُسْلِمٍ)).

۴۳۶۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہاں بائیں آنکھ کا کانہ ہو گا (لوہے این عمر کی حدیث میں گزرا کہ واقعی آنکھ کا کانہ ہو گا اور دونوں میں سے ایک روایت میں ہو ہے۔ فرض ایک آنکھ اس کی کافی ہو گی) گھسے پاؤں والا۔ اس کے ساتھ بائیں ہو گا اور آگ ہو گی۔ سو اس کی آگ تو بائیں ہے اور اس کا بائیں آگ ہے۔ (علماء نے کہا یہ بھی ایک آزمائش ہے خدا پاک کی اپنے بندوں کے لیے تاقی کو حق کرے اور جھوٹ کو جھوٹ پھر اس کو رسوا

۷۳۶۶- عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَنَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الذُّجَّانُ أَغْوَزُ الْغَيْنِ الْيُسْوَى جَلْفًا الشَّعْرَ مَغْةً جَنَّةً وَنَارًا قَبَارَةً جَنَّةً وَجَنَّةً نَارًا)).

۴۳۶۶- حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہاں بائیں آنکھ کا کانہ ہو گا (لوہے این عمر کی حدیث میں گزرا کہ واقعی آنکھ کا کانہ ہو گا اور دونوں میں سے ایک روایت میں ہو ہے۔ فرض ایک آنکھ اس کی کافی ہو گی) گھسے پاؤں والا۔ اس کے ساتھ بائیں ہو گا اور آگ ہو گی۔ سو اس کی آگ تو بائیں ہے اور اس کا بائیں آگ ہے۔ (علماء نے کہا یہ بھی ایک آزمائش ہے خدا پاک کی اپنے بندوں کے لیے تاقی کو حق کرے اور جھوٹ کو جھوٹ پھر اس کو رسوا

حق اسلام اور یہ ساریت ایک ہو جائیں گے اور اس وقت مشرکوں کا زہر کھائیں کو بھی تو سید کی رو پر لانا یا آسمان ہو گا۔ واللہ تو اپنے بندوں پر رحم کر اور ان کو بھی سید بھی دے اور ان کو قصب اور باب اور ایک رو پر پھٹے سے گودا اٹھ کر دین کے خلاف نہ بنائے۔

(۴۳۶۵) ☆ نوٹی نے کہا یہ روایت میں ہے کہ ہر مسلمان کو چھ لے گا وہ لگے والا ہو پتہ ہو اور کج قول جس پر تھکن ہیں یہ ہے کہ امتحان کی پٹائی پر حراف لکھے ہوں گے اور یہ اللہ تعالیٰ نے ایک کتبلی اس کے جھوٹ کی رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کتبلی کو ظاہر کر دے گا ہر ایک مسلمان کے لیے خود وہ لکھا پتہ چاہا ہو پتہ ہو اور جس کو گمراہ کرنا چاہے گا اس کے لیے ظاہر نہ کرے گا وہ بعضوں نے کہا یہ جہاز ہے اور مراد یہ ہے کہ گمراہ اور شرارت اس کے چہرے پر نمود ہو گی اور یہ قول ضعیف ہے۔ انجیا

(۴۳۶۶) ☆ مراد یہ ہے کہ حقیقت میں آگ اس کی بائیں ہو جائے گی مسلمانوں کے لیے اور بائیں اس کا آگ ہو جائے گا اس کے ظالموں کے لیے اور اس کا آگ جہنم سردا نظر بند کی ہے۔

کرے اور لوگوں میں اس کی عاجزی ظاہر کرے۔

۷۳۶۷- حدیث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خوب جانتا ہوں وہاں کے ساتھ کیا ہوگا۔ اس کے ساتھ دو نہیں ہوگی ابھی ہو میں ایک تو دیکھنے میں سفید پانی معلوم ہوگی اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوئی آگ معلوم ہوگی۔ پھر جو کوئی یہ موقع پاوے وہ اس نہر میں چلا جاوے جو دیکھنے میں آگ معلوم ہوتی ہو اور اپنی آنکھ بند کر لے اور سر جھکا کر اس میں سے پے پے دھو خنڈ پانی ہوگا اور وہاں کی آیت آنکھ بالکل چٹ ہوگی۔ اس پر ایک بھلی ہوگی سوئی اور اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر لکھا ہوگا جس کو ہر مومن چاہے لے گا غراؤ لکھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔

۷۳۶۸- حدیث رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ وہاں کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی۔ لیکن آگ کیا ہے خنڈ پانی اور پانی آگ ہے۔ تو مت ہلاک کرنا اپنے تئیں (اس کے پانی میں گھر کر)۔

۷۳۶۹- ابو مسعود نے کہا میں نے بھی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۷۳۷۰- ربیع بن راسی نے کہا میں عقبہ بن عمرو ابی مسعود انصاری کے ساتھ حدیث بن الیمان کے پاس گیا عقبہ نے کہا حدیث سے تم مجھ سے جان کرو جو تم نے رسول اللہ ﷺ سے وہاں کے بارے میں سنا ہو۔ حدیث نے کہا آپ نے فرمایا وہاں لکھے گا اس کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ ہوگی۔ تو جس کو لوگ پانی دیکھیں گے وہ آگ ہوگی جلائے دلی اور جس کو لوگ آگ دیکھیں گے وہ پانی ہوگا سرور شیریں۔ پھر جو کوئی تم میں سے یہ موقع پاوے اس کو چاہیے کہ جو آگ معلوم ہو اس میں گر پڑے۔ اس لیے کہ وہ شیریں پاکیزہ پانی ہے۔ عقبہ نے کہا حدیث کو کچل کرنے کے لیے کہ میں نے

۷۳۶۷- عَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَأَنَا أَكْثَرُكُمْ مِمَّا مَنَعَ الدُّجَالَ مِنْهُ مَعَهُ نَهْرَانِ يَخْرُبَانِ أَخَذْتُ رَأْيَ الْعَيْنِ مَاءَ آتِيصٍ وَالْآخَرُ رَأْيَ الْعَيْنِ نَارٌ فَاجْتَمِعَ لِمَا أَذْرَكُنَّ أَخَذْتُ فَلَيَاتِ النَّهْرُ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا وَلَيَغْمِضُنَّ ثُمَّ لَيَطْلُبُنَّ رَأْسَهُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ فَإِنَّهُ مَاءٌ نَارٌ وَإِنَّ الدُّجَالَ مَضْجُوحٌ الْغَيْنُ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَفْرُوهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَتَابٍ وَظَهَرَ كِتَابِي)).

۷۳۶۸- عَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ فِي الدُّجَالِ ((إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَتَأْتِيهِ مَاءٌ تَدْرُ وَتَأْتِيهِ نَارٌ فَلَا تَهْلِكُوا)).

۷۳۶۹- قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۷۳۷۰- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرِو أَبِي مَسْعُودٍ النَّصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَى حَدِيثَةِ بْنِ الْيَمَانِ فَقَالَ لَهُ عُقْبَةُ حَدَّثَنِي مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الدُّجَالِ قَالَ ((إِنَّ الدُّجَالَ يَخْرُجُ وَإِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَلَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَتَأْرُ تُخْرِقُ وَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَتَمْسُ نَارُ غَضَبٍ فَتَمْنُ أَخَذْتُ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقِفْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَإِنَّهُ مَاءٌ غَضَبٌ حَلَبٌ)) فَقَالَ عُقْبَةُ وَأَنَا فَذُ سَمِعْتُهُ

یہی یہ حدیث سنی ہے۔

نصیباً لِحَدَّثَنَا.

۷۳۷۱- عن ربیع بن جریج قال اجتمع خلقنا وأبو مسعود فقال حدثنا ((لَأَنَا بِنَا مَعَ الدُّجَالِ أَهْلَهُمْ بِنَا إِنْ مَعَهُ نَهْرٌ مِنْ نَارٍ وَأَنَا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ نَارٌ مَاءٌ وَأَنَا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ مَاءٌ نَارٌ فَهَذَا ذَلِكَ بَيْنَكُمْ فَأَرَادَ الْمَاءُ فَلْيَنْشَرْ مِنَ الَّذِي بَرَأَهُ أَنَّهُ نَارٌ فَإِنَّهُ مَتَّحِدُهُ مَاءٌ)) قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ حَكَّدَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ.

۷۳۷۲- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ الدُّجَالِ خَبِيرًا مَا حَدَّثَهُ نَبِيٌّ قَوْمَهُ أَنَّهُ أَطْوَرُ وَإِنَّهُ يَحْيِي مَعَهُ مِثْلَ الْحَيَّةِ وَالشَّارِ قَاتِلِي يَقُولُ إِنَّمَا الْحَيَّةُ هِيَ الشَّارُ وَإِنِّي أَلْذَرْتُكُمْ بِهِ كَمَا أَلْذَرْتُ بِهِ نُوحَ قَوْمَهُ)).

۷۳۷۳- عَنْ شُرَيْبِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدُّجَالَ فَذَكَرَ عَذَابَهُ فَمَعْضُ مِنْهُ وَرُفْعُ حَتَّى يُلَاقَهُ فِي مِطَافِهِ النَّعْلُ فَلَمَّا رُفِعَ إِلَيْهِ عَرَفَ ذَلِكَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ ((مَا عَلَيْكُمْ)) فَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرْتُمُ الدُّجَالَ عَذَابَهُ فَمَعْضُ مِنْهُ وَرُفْعُ حَتَّى يُلَاقَهُ فِي مِطَافِهِ النَّعْلُ فَقَالَ ((غَيْرُ الدُّجَالِ))

۷۳۷۱- ربیع بن حراش سے روایت ہے حدیث اور ابو مسعود دونوں جمع ہوئے۔ حدیث نے کہا میں ان سے زیادہ جانتا ہوں جو دجال کے ساتھ ہو گا۔ اس کے ساتھ ایک نہر ہو گی پانی کی اور ایک نہر آگ کی۔ پھر جس کو تم آگ دیکھو گے وہ پانی ہو گا اور جس کو تم پانی دیکھو گے وہ آگ ہے۔ سو کوئی تم میں سے یہ وقت پاوے اور پانی پینا چاہے وہ اس نہر میں سے پئے جو آگ معلوم ہوتی ہے اس کو پانی پاوے گا ابو مسعود نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے۔

۷۳۷۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم سے دجال کی ایک بات ایسی نہ کہوں جو کسی نبی نے انہی امت سے نہ کہی؟ وہ کاہن ہو گا اور اس کے ساتھ جنت اور دوزخ کی طرح دو چیزیں ہوں گی۔ ہر جس کو وہ جنت کے گا حقیقت میں وہ آگ ہو گی اور میں نے تم کو دجال سے ڈرایا جیسے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کو ڈرایا۔

۷۳۷۳- شریب بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ایک دن صبح کو ذکر کیا تو کہی اس کو گھٹا پاور بھیڑیہ (یعنی) کہی اس کی حقیر کی اور کہی اس کے عذاب کو بڑا کہیا کہی بلند آواز سے گفتگو کی اور کہی پست آواز سے) یہی تک کہ ہم نے گمان کیا کہ دجال ان درختوں کے جھنڈ میں آگیا۔ جب ہم ہر آپ کے پاس شام کو گئے تو آپ نے ہمارے پیروں پر اس کا اثر معلوم کیا (یعنی ڈر اور خوف)۔ آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا

(۷۳۷۳) دجال اور یاجوج ماجوج کو خدا کی طاقت سے گاہل ایمان کے اطمینان کے واسطے کہ کون ان کے دافوں میں آتا ہے اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہے۔ اہل ایمان کو لازم ہے کہ جب کسی کافر یا مخالف شرع ظہیر سے حرق عداوت دیکھے تو اس کا ہر گز اعتقاد نہ کرے اس کو دجال کا وہ ہمارے ایمان اور حق سے ہر گز کے شہد ہدائی پر خیال نہ کرے کہ نجات اس کا ہم سے جو دل یعنی عقلی مومن سے اور جو کافر بے دین عاقل سے ہوا اس کو اللہ دان کہتے ہیں۔

پارسل اللہ! آپ نے دجال کا ذکر کیا اور اس کو گھٹایا اور بڑھایا یہاں تک کہ ہم کو گمان ہو گیا کہ دجال دن در فتنوں میں مجبور کے موجود ہے (یعنی اس کا آنا بہت قریب ہے)۔ رسول اللہ نے فرمایا مجھ کو دجال کے سوا اور باتوں کا خوف تم پر زیادہ ہے (فتنوں کا آپس میں لڑائیں گے)۔ اگر دجال نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو تم سے پہلے میں اس کو الزام دوں گا اور تم کو اس کے شر سے بچاؤں گا۔ اور اگر وہ نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود نہ ہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے اس کو الزام دے گا اور حق تعالیٰ میرا خلیفہ اور نائب ہے ہر مسلمان پر۔ البتہ دجال تو جو ان گھوٹیلے باتوں والا ہے اس کی آنکھ میں ٹیٹ ہے گیا کہ میں اس کی مشابہت دیتا ہوں عبد العزیٰ بن قطن کے ساتھ (عبد العزیٰ ایک کافر تھا)۔ سو جو شخص تم میں سے دجال کو پچھے اس کو چاہیے کہ سورۃ کہف کے سرے کی آیتیں اس پر پڑھے۔ مقررہ نکلے کا شام اور عراق کے درمیان کی راتوں کو تو عربی والے کا دانے اور فساد اٹھانے کا پائیں اسے خدا کے بندو! ایمان پر قائم رہنا۔ اصحاب بولے یا رسول اللہ! وہ زمین پر کتنی مدت رہے گا؟ آپ نے فرمایا چالیس دن تک۔ ایک دن ان میں کا ایک سال کے برابر ہو گا اور دوسرا ایک مہینے کے اور تیسرا ایک ہفتے کے اور باقی دن جیسے یہ تھہرے دن ہیں (تو حارے دنوں کے حساب سے دجال ایک برس دو مہینے چار دن تک رہے گا)۔ اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ! جو دن سال بھر کے برابر ہو گا اس دن ہم کو ایک سی دن کی نماز کفایت کرے گی؟ آپ نے فرمایا نہیں تم اعزاز کر لے تم اس دن میں بقدر اس کے یعنی جتنی دیر کے بعد ان دنوں میں نماز پڑھتے ہو اسی طرح اس دن بھی انگل کر کے پڑھ لینا (اب تو کمزریں بھی موجود ہیں ان سے وقت کا اعزاز بخوبی ہو سکتا ہے۔ نووی نے کہا اگر آپ یوں صاف نہ فرماتے تو قیاس یہ تھا کہ اس دن صرف پانچ نمازیں پڑھنا کافی ہو تیں کیونکہ ہر دن رات میں خولہ کتابی پڑھا اور اللہ

اٰخِرَالْيَمِيْنَ عَلَيْكُمْ اِنْ يَخْرُجْ وَاَنَا فِيْكُمْ قَالَا حَسْبُكَ ذُوْكُمْ وَاِنْ يَخْرُجْ وَتَسْتَفِيْضُ فِيْكُمْ قَامَرُوْا حَسْبُكَ نَفْسِيْ وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مَسْلَمٍ اِنَّهٗ حَاقٌ قَطْعٌ عَيْنُهٗ طَافِيَةٌ كَانَتْ اَشْهَبُهٗ بِعَبْدِ الْغَزٰى بْنِ قَطِيٍّ لَّمَّا اَذْرَكْتُمْ مَيْكُمُ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاصِحُ سُوْرَةِ الْكَهْفِ اِنَّهٗ خَارِجٌ عِلَّةٌ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ نَيْمًا وَعَاثَ شِمَاكًا يَا عِيَادَ اللّٰهِ فَتَقْتُلُوْا)) قُلْنَا يٰ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا بَيْنَهُ بَيْنِي الْاَرْضِيْ قَال ((اُرْتَبِعُوْنَ يَوْمًا يَوْمَ كَسَبَتْ وَتَوَمَّ كَسْبُهُمْ وَتَوَمَّ كَسْبُهُمْ وَسَلَّوْا اِلَيْهِمْ كَالْمَيْكَمِ)) قُلْنَا يٰ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبِذٰلِكَ الْيَوْمِ الَّذِي كَسَبَتْ اَنَكُنِيْا بِهٖ سَلَاةٌ يَوْمَ قَال ((لَا اَقْرَبُوْا لَهٗ فَتَوَمَّ)) قُلْنَا يٰ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اِسْرَآءُكُمُ الْاَرْضِيْ قَال ((كَأَلْفَيْتِ اسْتَبْرَأْتُهُ الرِّبْحُ قِيَامِيْ عَلٰى الْقَوْمِ فَيَذْعُوْهُمْ قِيُوْمُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَجِيْبُوْنَ لَهٗ فَيَاْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْاَرْضَ فَتَنْبُتُ فَتَخْرُجُ عَلَيْهِمْ مَنَارُخُهُمْ اَطْوَلُ مَا كُنْتَ ذُرًّا وَاسْتَبْعَ شُرُوْعًا وَافْتَدَا خَوَاصِرُ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَذْعُوْهُمْ فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهٗ فَيَنْصَرِفُ عَلَيْهِمْ فَيَصْبَحُوْنَ مُنْجِلِيْنَ لَيْسَ بَالِدِيْهِمْ شَيْءٌ مِنْ اَمُوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْحَرِيَةِ يَقُوْلُ لَهَا اَخْرَجِيْ كُتُوْبَكَ فَتَسْقِيْ كُتُوْبَهَا كَيْفَ سَيِّبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَذْعُوْ رَجُلًا مُّشْتَبًا حَبًا فَيَحْرُبُهٗ بِالسِّفِّ فَيَقَطُّهُ جَزَلَتَيْنِ رَمِيَةً الْغَرَضُ ثُمَّ يَذْعُوْهُ فَيَقْبَلُ

تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں مگر یہ قیاس نفس سے ترک کیا گیا ہے۔ حرم کہتا ہے کہ عرض تمہیں میں جو خط استواء سے نوے درجہ پر واقع ہے اور جہاں کا فنی معدل البہار ہے چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات ہوتی ہے تو ایک دن رات سال بھر کا ہوتا ہے جس اثر پھر عرض انسان وہاں پہنچے چاہے اور جیسے تو سال میں پانچ نمازیں پڑھنا ہوں گی۔ اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کی کیا چال زمین میں کیونکر ہوگی؟ آپ نے فرمایا جیسے وہینہ جس کو ہوا پیچھے سے الٹی ہے سو ایک قوم کے پاس آئے گا تو ان کو کفر کی طرف بلا دے گا۔ وہ اس پر ایمان لا دیں گے اور اس کی بات مانیں گے تو آسمان کو حکم کرے گا وہاں پر سوائے گا اور زمین کو حکم کرے گا وہاں کی گھاس اور اناج اگا دے گی۔ تو شام کو کورو (چاند) آویں گے پہلے سے زیادہ ان کے کوہاں لیے ہوں گے جن کو کشادہ ہوں گے کو ٹھیں حتیٰ ہوں گی (یعنی خوب موٹی ہو کر)۔ پھر دھال دوسری قوم کے پاس آئے گا ان کو بھی کفر کی طرف بلا دے گا لیکن اس کی بات کو نہ مانیں گے۔ تو ان کی طرف سے ہٹ جاوے گا ان پر قہر سائی اور شکلی ہوگی۔ ان کے ہاتھوں میں ان کے بالوں میں سے کچھ نہ رہے گا اور دھال دھال دھال زمین پر لٹکے گا تو اس سے کہے گا کہ زمین اپنے خزانے نکل۔ تو وہاں کے مال اور خزانے نکل کر اس کے پاس جمع ہو جاویں گے جیسے خمد کی ٹھیاں بڑی کھمی کے گرد جھوم گرتی ہیں۔ پھر دھال ایک جوان مرد کو بلا دے گا اور اس کو تلواریں سے مارے گا اور دو ٹکڑے کر ڈالے گا جیسا ننگہ دھڑک ہو جاتا ہے۔ پھر اس کو زندہ کر کے پکارے گا سو وہ جوان سامنے آئے گا پھر وہ مٹکا ہو اور پشیمان ہو اور وہاں اسی سال میں ہو گا کہ ہکا حق تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے و دمشق کے شہر میں مشرق کی طرف اردو رنگ کا چوڑا پتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے ہاتھوں پر رکھے ہوئے۔ جب حضرت عیسیٰ اپنا سر جھکاویں گے تو پیچھے لپکے گا

وَيَهْلِكُ وَجْهَهُ يَهْلِكُ قَبْلَهُ هُوَ كَذَلِكَ
إِذْ يَنْتَظِرُ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْثَمَ قَبْلُ يَنْتَظِرُ عِنْدَ
الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيٍّ يَنْتَظِرُ بَيْنَ
مَهْرُودَيْنِ وَاجْبَعَا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْذَعَةٍ مَلَكَيْنِ
إِذَا طَاطَأَ رَأْسَهُ فَطَرَّ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَلَّى مِنهُ
خَمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَجِلُّ لِكَاكِلِ بَجْدٍ رِيحُ
نَفْسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفْسُهُ يَنْتَبِهُ حَتَّى يَنْتَبِهُ
طَرَفُهُ فَيَقْلِبُهُ حَتَّى يَمُوتَكَ بَابٌ لَدَى فَيَقْلِبُهُ
ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى ابْنُ مَرْثَمَ قَوْمَهُ قَدْ غَضِبَتْهُمْ
اللَّهُ مِنْهُ فَيَمْسُحُ عَنْ وَجْهِهِمْ وَيُغْشِيهِمْ
بِزُحَاهِهِمْ فِي الْخَلَاءِ فَيَنْتَظِرُ هُوَ كَذَلِكَ إِذْ
أَوْسَى اللَّهُ إِلَى عِيسَى ابْنِي قَدْ أَعْرَضَتْ
عِبَادِي لِي لَا يَدَانِ بِالْأَخِي بِقِيَامِهِمْ فَخَرَّزَ
عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَنْتَظِرُ اللَّهُ يَأْخُوجُ
وَمَا خُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَذَبٍ يَنْبُلُونَ
فَيَمُرُّ أُولَاهُكُمْ عَلَى بَحِيرَةٍ طَبْرَةٍ فَيَسْتَرُونَ
مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ
بِهَذِهِ مَرْءٌ مَاءً وَيَخْضَرُ نَبِيٌّ اللَّهُ عِيسَى
وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الْتَوْرِ بِالْأَخِيهِمْ
خَيْرٌ مِنْ مَاءَةِ دِينَارٍ بِالْأَخِيهِمْ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ
نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللَّهُ
عَلَيْهِمُ الثَّغْفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيَصْبِحُونَ فَرَسِي
كُنُوتِ نَفْسٍ وَاجِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ
عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ
فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شَيْءٍ إِلَّا مَنَافَاً رُغْمَهُمْ
وَنَتْنَهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ

اور جب اپنا سر اٹھاویں گے تو موتی کی طرح بوندیں بہیں گی۔ جس کافر کے پاس حضرت یحییٰؑ تریں گے اس کو ان کے دم کی بھاپ لگے گی وہ مر جاوے گا اور ان کے دم کا اثر وہاں تک پہنچے گا جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی۔ پھر حضرت یحییٰؑ دجال کو حلاش کریں گے یہاں تک کہ پاویں گے اس کو باپ لہ پر (لہ شام میں ایک پہاڑ کا نام ہے)۔ سو اس کو قتل کریں گے۔ پھر حضرت یحییٰؑ ان لوگوں کے پاس آئیں گے جن کو خدا نے دجال سے بچایا۔ سو شفقت سے ان کے چروں کو سہلا دیں گے اور ان کو خبر کریں گے ان درجنوں کی جو بہشت میں ان کے رکے ہیں۔ وہ اسی حال میں ہونگے کہ اللہ تعالیٰ حضرت یحییٰؑ پر وحی بھیجے گا کہ میں نے اپنے ایسے بندے نکالے ہیں کہ کسی کو ان سے لڑنے کی طاقت نہیں تو پہلے میں نے ہامیرے مسلمان بندوں کو طور کی طرف اور خدا بھیجے گا یاجوج اور ماجوج کو اور وہ ایک اونچان سے نکل پڑیں گے۔ ان میں کے پہلے لوگ طبرستان کے دریا پر گزریں گے اور جتنا پانی ان میں ہوگا سب پی لیں گے۔ پھر ان میں کے پچھلے لوگ جب وہاں آویں گے تو کہیں گے کبھی اس دریا میں پانی بھی تھا پھر پلین گے یہاں تک کہ اس پہاڑ تک پہنچیں گے جہاں درشتوں کی کثرت ہے یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو وہ کہیں گے البتہ ہم زمین والوں کو تو قتل کر چکے آداب آسمان والوں کو بھی قتل کریں۔ تو اپنے تیر آسمان کی طرف چلا گئیں گے۔ خدائے تعالیٰ ان تیروں کو خون میں بھر کر لوٹا دے گا وہ سمجھیں گے کہ آسمان کے لوگ بھی مارے گئے۔ یہ مضمون اس روایت میں نہیں ہے اس کے بعد کی روایت سے لیا گیا ہے۔) اور خدا کا پیغمبر یحییٰؑ اور ان کے اصحاب گھرے رہیں گے یہاں تک کہ ان کے نزدیک نیک کامر افضل ہوگا سو اشرافی سے آج تمہارے نزدیک (یعنی کھانے کی نہایت ننگی ہوگی) پھر خدا کے پیغمبر یحییٰؑ اور ان کے ساتھی دعا کریں گے۔ سو خدا تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کے لوگوں پر عذاب بھیجے

إِلَى اللَّهِ فَيَرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا كَاغْضَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَقْطُرُخُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا لَا يَكُنْ مِنْهُ بَنَتْ مَقَرٌ وَلَا وَتَرٌ فَيَغْصِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَبْرُكَهَا كَالْوَلَقَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْمَاضِي أَنْتَ بِيْئْتُمْ تِلْكَ وَرَدَّيْ بَرَكَتِكُمْ فَيَوْمِئِذٍ تَأْكُلُ الْعَصَابَةُ مِنَ الرُّمَانَةِ وَتَسْتَظِلُّونَ بِحَقَائِقِهَا وَتَبَارِكُ لِي الرُّسُلِ حَتَّى أَنْ الْفَلْحَةُ مِنَ الْبَابِ لَتَكْفِي الْفِتْنَامَ مِنَ النَّاسِ وَالْفَلْحَةُ مِنَ الْبَغْرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَالْفَلْحَةُ مِنَ الْعَنَمِ لَتَكْفِي الْفَجْدَ مِنَ النَّاسِ فَتَنَمَّا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ نَعَتْ اللَّهُ رَحْمَةً طَبِئَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ أَنَابِلِهِمْ فَتَقْفُضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَتَقَى شِرْكَاءُ النَّاسِ يَنْهَارُجُونَ فِيهَا تَهَارُجُ الْحُمْرُ فَعَلَيْهِمْ نَقُومُ السَّاعَةِ ۝۱۱۰

گا۔ ان کی گردنوں میں کیڑا پیدا ہو گا تو صبح تک سب مر جائیں گے جیسے ایک آدمی مرتا ہے۔ پھر خدا کے رسول بھیجی اور ان کے ساتھی زمین میں اتریں گے تو زمین میں ایک بادشاہ برابر جگہ ان سزا مند اور گندہ کی سے خالی نہ پائیں گے (یعنی تمام زمین پر ان کی سزائی ہوئی لاشیں پڑی ہو گی) پھر خدا کے رسول بھیجی اور ان کے ساتھی خدا سے دعا کریں گے تو حق تعالیٰ چڑیوں کو پیچھے کا بڑے لونگوں کی گردن کے برابر۔ دو ان کو اٹھالے جاویں گے اور ان کو پیچھا دیں گے جہاں خدا کا حکم ہو گا۔ پھر خدا تعالیٰ ایسا پانی برساوے گا کہ کوئی گھر مٹی کا اور پاؤں کا اس پانی سے پانی نہ رہے گا سو خدا زمین کو دھو ڈالے گا یہاں تک کہ زمین کو شکل عوض پاہلے یا صاف عورت کے کردے گا پھر زمین کو حکم ہو گا کہ اپنے بچل جھا اور اپنی برکت کو بچیر دے اور اس دن ایک اند کو ایک گروہ کھائے گا اور اس کے چھلکے کو بنگہ سا بنا کر اس کے سایہ میں بیٹھیں گے اور دودھ میں برکت ہو گی یہاں تک کہ دودھ اور نخلی آدمیوں کے بڑے گروہ کو کفایت کرے گی اور دودھ اور گائے ایک برادری کے لوگوں کو کفایت کرے گی اور دودھ اور بکری ایک جدی لوگوں کو کفایت کرے گی۔ سو اسی حالت میں لوگ ہونگے کہ یکایک حق تعالیٰ ایک پاک ہوا پیچھے گا کہ ان کی بظنوں کے نیچے گئے گی اور اتر کر جاوے گی۔ تو ہر مومن اور مسلم کی روح کو قبض کرے گی اور برے بد قیامت لوگ باقی رہ جاویں گے۔ آجیں میں مجزیں کے گدھوں کی طرح۔ ان پر قیامت قائم ہو گی۔

۷۳۷۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس روایت میں وہی فقرہ زیادہ ہے آسمان میں حیر مارنے کا قصہ۔ اور ابن حجر کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے اپنے ایسے بندوں کو اتارا ہے جن سے کوئی ٹر نہیں سکتا۔

۷۳۷۴- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ خَالِدٍ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ مَا ذَكَرْنَا وَزَادَ بَعْدَ فَوَيْدٍ
(«لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسْبِرُونَ حَتَّى
يَسْتَهْوُوا إِلَى جَنَّةِ الْخَمْرِ وَهُوَ جَنَّةُ تَيْسٍ
الْمَقْبَسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قُتِلْنَا مِنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ

فَلَقَتْلَ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْثُونَ بَنَاتِهِمْ إِلَى
السَّمَاءِ فَيَرُودُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ نَشَابَةً مَغْشُوبَةً دُخَانًا
وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ خُزَيْمَةَ قَالُوا قَدْ أَتَوْنَا جَنَادًا لِي
لَا يَهْدِي لِأَخْبَرِ بَنَاتِهِمْ».

۷۳۷۵- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حدیث
بیان کی ہم سے رسول اللہ ﷺ نے ایک لمبی حدیث دجال کے ذکر
میں تو یہ بھی بیان کیا کہ اس پر حرام ہو گا مدینہ کی گھاٹی میں گھبراہٹ
اوسے گا وہ ایک چھری زمین پر مدینہ کے قریب۔ پھر چلے گا
اس کے پاس ایک شخص جو سب لوگوں میں بہتر ہو گا وہ کہے گا میں
کو اسی دیتا ہوں کہ تو دجال ہے جس کا ذکر جناب رسول اللہ ﷺ
نے اپنی حدیث میں کیا ہے۔ دجال لوگوں سے کہے گا بھلا اگر میں
اس کو ہڈیوں بھر جلا دوں تو تم کو کچھ شک رہے گا اس باب میں؟
وہ کہیں گے نہیں۔ دجال اس شخص کو قتل کرے گا پھر اس کو
جلائے گا۔ وہ کہے گا حسم خدا کی مجھے پہلے اتنا یقین نہ تھا میرے باب
میں جتنا اب ہے (یعنی اب تو یقین ہو گیا کہ تو دجال ہے)۔ پھر
دجال اس کو قتل کرنا چاہے گا لیکن قتل نہ کر سکے گا۔

۷۳۷۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَآ حَدِيثًا مَلُوبًا عَنْ الدَّجَالِ
فَكَانَ فِيهِ حَدِيثًا قَالَ ((يَأْتِي وَيَهْوُ مَحْرُومٌ
عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ بَقَاعَ الْمَدِينَةِ فَيَتَّبِعِي بِأَيِّ
بَعْضِ السَّاحِ الْيَمِّي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ
يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ
فَيَقُولُ لَهُ أَتَهْتَدُ أَتَنْتَ الدَّجَالُ الَّذِي حَدَّثَنَا
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَالُ أَوَاتِنُكُمْ
إِنْ قُتِلَ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُمْ أَتَشْكُونَ فِي الْقَامِرِ
فَيَقُولُونَ لَا قَالَ لِيَقْتُلْهُ ثُمَّ يُخْبِرُهُ فَيَقُولُ حِينَ
يُخْبِرُهُ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ فِيلًا قَطُّ أَتَنْتَ بَصِيرَةً
مِنِّي أَلَا قَالَ قَبْرِئِ الدَّجَالِ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا
يُسْلُطُ عَلَيْهِ)).

۷۳۷۶- ترجمہ دی ہے جو گزرا۔

۷۳۷۶- عَنْ الرَّهْزِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِإِسْنَادِهِ
۷۳۷۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَخْرُجُ
الدَّجَالُ فَيَتَوَجَّهُ بِقِلَّةٍ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
فَلِقَاءَهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَالِ فَيَقُولُونَ لَهُ
أَيْنَ نَعْبُدُ فَيَقُولُونَ أَعْبُدْ إِلَى هَذَا الَّذِي خَرَجَ
قَالَ فَيَقُولُونَ لَهُ أَوْ مَا تَوَكَّلْنَا بِرَبِّنَا فَيَقُولُ مَا
بَرَّئْنَا خَفَاءَ فَيَقُولُونَ أَقُولُوا فَيَقُولُ نَعْبُدُكُمْ
فَيَعْصِي النَّاسُ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ أَنْ تَقُولُوا أَهْلًا

۷۳۷۷- ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا دجال لگے گا۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص اس کی طرف چلے
گا۔ راہ میں اس کو دجال کے چھاپا بند لوگ ملیں گے وہ اس سے
پوچھیں گے تو کہاں جاتا ہے؟ وہ بولے گا میں اسی شخص کے پاس
جاتا ہوں جو لٹکا ہے۔ وہ کہیں گے تو کیا ہمارے مالک پر ایمان نہیں
لایا؟ وہ کہے گا ہمارا مالک چھاپا ہوا نہیں ہے۔ دجال کے لوگ کہیں
گے اس کو مار ڈالو۔ پھر آپس میں کہیں گے ہمارے مالک نے تو منع
کیا ہے کسی کو مارنے سے جب تک اس کے سامنے نہ لہانیں۔ پھر

قَوْلُهُ قَالَ قَبْلُفْلَقُونَ بِهِ إِلَى الدُّجَانِ قَبْلًا وَكَأَنَّ
الْمُؤْمِنِينَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَذَا الدُّجَانُ الَّذِي
ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَبْلُفْلَقُونَ بِهِ
فَيُشْبِعُ قَبْلُفُونَ عُدُوَّهُ وَشَحْوَهُ فَيُؤَسِّغُ طَهْرَهُ
وَيَطْلِقُهُ حُرَّتًا قَالَ قَبْلُفُونَ أَوْ مَا تُؤْمِنُونَ بِهِ قَالَ
قَبْلُفُونَ أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ قَالَ قَبْلُفُونَ بِهِ
فَيُؤَسِّرُ بِالْمَشْرِاقِ مِنْ مَغْرِبِهِ حَتَّى يَغْرُقَ نَيْنَ
وَجَلَّتِيهِ قَالَ ثُمَّ يَنْشِئُ الدُّجَانُ بَيْنَ الْقِبْلَتَيْنِ
ثُمَّ يَقُولُ لَهُ لَمْ يَسْتَوْي قَابِمًا قَالَ ثُمَّ يَقُولُ
لَهُ الْوُثَيْنُ بِهِ قَبْلُفُونَ مَا أَزْدَدَتْ فَيْتًا إِلَّا
بَصِيرَةً قَالَ ثُمَّ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ
بَغْيِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَيَأْخُذُهُ الدُّجَانُ
فَيَذْبَحُهُ فَيَجْعَلُ مَا بَيْنَ رَقَبَتَيْهِ إِلَى تَوَفُّوتِهِ
لُحَامًا فَلَا يَسْتَطِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ فَيَأْخُذُ
بِنَتَبِهِ وَرَجُلَتِيهِ فَيَغْدِقُ بِهِ فَيَحْبِسُ النَّاسُ أَلَمَّا
قَدَفَهُ إِلَى النَّارِ وَبِمَا أَلْفِي فِي الْحَقَّةِ))
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هَذَا أَكْظَمُ النَّاسِ
شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ))

اس کو لے جائیں گے دجال کے پاس۔ جب وہ دجال کو دیکھے گا تو
کہے گا اے لوگو! یہ تو دجال ہے جسکی خبر دی تھی جب رسول اللہ
نے دجال کا حکم دے گا اپنے لوگوں کو اس کا سر پھوڑا جاوے گا اور کہے
گا اس کو پکڑو اس کا سر پھوڑو۔ اس کے پیٹ اور پیچھے پر بھی مار پڑے
گی۔ پھر دجال اس سے پوچھے گا تو میرے اوپر یقین نہیں کرتا (یعنی
میری خدائی پر)۔ وہ کہے گا تو مجھ کو شک ہے۔ پھر دجال حکم دے گا وہ
چرا جاوے گا آگ سے سرے سے کہ دونوں پاؤں تک یہاں تک
کہ دو ٹکڑے ہو جائے گا۔ پھر دجال ان دونوں ٹکڑوں کے بیچ میں
جائے گا اور کہے گا اٹھ کھڑا ہو۔ وہ شخص (زعمہ ہو کر) سیدھا اٹھ
کھڑا ہو گا پھر اس سے پوچھے گا اب تو میرے اوپر ایمان لایا؟ وہ
کہے گا جیسے تو اور زیادہ یقین ہو اگر تو دجال ہے۔ پھر لوگوں سے
کہے گا اے لوگو! اب دجال میرے سوا کسی اور سے یہ کام نہ کرے گا
(یعنی اب کسی کو نہیں چلا سکتا)۔ پھر دجال اس کو پکڑے گا ذبح
کرنے کے لیے۔ وہ گھسے لے کہ فلی تک تاجے کا بن جائے
گا۔ وہ ذبح نہ کر سکے گا۔ پھر اس کے ہاتھ پاؤں پکڑ کر پھینک دے
گا۔ لوگ سمجھیں گے کہ آگ میں اس کو پھینک دیا حالانکہ وہ جنت
میں والا جائے گا۔ رسول اللہ نے فرمایا یہ شخص سب لوگوں سے بڑا
شہید ہے رب العالمین کے نزدیک۔

۷۳۷۸- مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ سے کسی
نے دجال کا حال اتنا نہیں پوچھا جتنا میں نے پوچھا۔ آپ نے فرمایا
تو کیوں فکر کرتا ہے۔ دجال تم کو نقصان نہ پہنچائے گا۔ میں نے
کہا یہ رسول اللہ لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ کھانا ہو گا نہ نہیں ہوں
گی آپ نے فرمایا ہو گا پر اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ذلیل ہے یعنی جو
اس کے پاس ہو گا اس سے وہ مومنوں کو گمراہ نہ کر سکے گا (یہ)
حدیث کا حاصل ہے اور یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے۔

۷۳۷۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرل اس میں ہے یہ کہ اس کے

۷۳۷۸- عَنْ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ مَا سَأَلْتُ أَحَدًا هَبْرَى سَأَلْتُ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الدُّجَانِ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةٍ سَأَلْتُ قَالَ ((وَمَا
يُنْصِبُكَ مِنْهُ إِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ)) قَالَ قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ نَمْعَةَ الطَّعَامِ وَالنَّهَارِ
قَالَ ((هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ))

۷۳۷۹- عَنْ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلْتُ

ساتھ پہلا ہوں گے روٹیوں کے اور گوشت کے لوہائی کی نمہ ہوگی۔

أَسَدُ اللَّهِ ﷺ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالَةَ قَالَ: «وَمَا سَوَّأْتُ» قَالَ بَلْتُ بِأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَعَهُ جِبَالٌ مِنْ حَبَرٍ وَلَسَمُ وَنَهَرٌ مِنْ مَاءٍ فَلَا (هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ)»

۷۳۸۰- ترجمہ: وہی ہے جو گزرا۔

۷۳۸۰- عَنْ إِسْتِجِلَ بِهِمَا الْإِسْخَارُ نَحْوُ خَلِيسَةٍ بِإِزْمِيزٍ مِنْ حَمِيمٍ وَزَادَ فِي حَلِيسَةٍ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ لِي: «أَيُّهُمَا»

۷۳۸۱- یعقوب بن عاصم بن عروہ بن مسعود ثقفی سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا ان کے پاس ایک قصص آیا اور کہنے لگایے حدیث کیا ہے جو تم بیان کرتے ہو کہ قیامت اسی مدت میں ہوگی؟ انھوں نے کہا (تعب سے) سبحان اللہ یا اللہ الا اللہ یا اور کوئی کلمہ یا نداء ان کے پھر کیا میرا قصد ہے کہ اب کسی سے کوئی حدیث بیان نہ کروں (کیونکہ لوگ کچھ کہتے ہیں اور مجھ کو بدنام کرتے ہیں)۔ میں نے تو یہ کہا تھا تم توڑے دنوں بعد ایک بڑا حادثہ دیکھو گے جو کھر کو چلاوے گا اور وہ ہو گا ضرور ہو گا۔ پھر کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا دجال میری امت میں نکلے گا اور چالیس دن تک رہے گا میں نہیں جانتا چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس برس۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کو بھیجے گا ان کی عقل عروہ بن مسعود کی سی ہے۔ وہ دجال کو ڈھونڈیں گے اور اس کو ماریں گے۔ پھر سات برس تک لوگ ایسے رہیں گے کہ دو مخصوص میں کوئی دشمن نہ ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک غلطی ہوا بیبیہ کا شام کی طرف سے تو زمین پر کوئی ایسا نہ رہے گا جس کے دل میں رتی برابر ایمان یا بھلائی ہو مگر یہ ہو اس کی جان نکال لے گی یہاں تک کہ اگر کوئی تم میں سے پہاڑ کے کلیجہ میں گھس جاوے تو وہاں بھی یہ ہوا نکلیں گے اس کی جان نکال لے گی۔ عبداللہ نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے پھر بڑے لوگ دنیا میں رہ جائیں گے

۷۳۸۱- عَنْ يَعْقُوبَ ابْنِ عَاصِمٍ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو وَجَاهَةً رَجُلٌ فَقَالَ مَا هَذَا الْخَبَرُ الَّذِي تَحَدَّثُ بِهِ تَقُولُ إِنَّ الشَّاعَةَ تَقُومُ إِلَيَّ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سَبَّحَانَ اللَّهِ لَوْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَوْ كَلِمَةً تَحَرَّضَهَا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَخَذْتُ أَخِي شَيْئًا أَبَدًا إِنَّمَا فَلْتُ بِأَنَّهُمْ يَقُولُونَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا غَلِيظًا يُخْرِقُ الْبَيْتَ وَيَكُونُ وَيَكُونُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَخْرُجُ الدَّجَالُ فِي أُمَّتِي فَيَمُكِّتُ أَرْبَعِينَ لَا أَقْذِرُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا فَيَبْتَغِ اللَّهَ جِيسَى ابْنِ مَرْثَمَ كَاتِمَهُ عُرْوَةَ بْنُ مَسْعُودٍ فَيَبْطُلُهُ فَيَهْلِكُهُ ثُمَّ يَمُكِّتُ النَّاسَ سِتْعَ مِائِينَ لَيْلٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَشْرَةَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ رَجُلًا نَارِدَةً مِنْ قَبْلِ الشَّامِ فَلَا يَنْتَفِي عَلَى رَجُلٍ أَلَّا رَضِيَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ بِمَقَالِ ذَرَّةٍ مِنْ خَبَرٍ أَوْ يَتَّحِزَّ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي تَجْدٍ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ حَتَّى تَقْبَضَهُ» قَالَ مَدْبُغُهَا

جلد باز چڑیوں کی طرح یا بے عقل اور رعدوں کی طرح ان کے
اخلاق ہونگے۔ وہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے نہ بری بات کو
برا۔ بھر شیطان ایک صورت بنا کر ان کے پاس آوے گا اور کہے گا
تم شرم نہیں کرتے۔ وہ کہیں گے پھر تو کیا حکم دیتا ہے ہم کو؟
شیطان کہے گا بت پرستی کرو وہ بت پرچس گے اور باہر داس کے
ان کی روزی کشادہ ہوگی حُرے سے زندگی بسر کریں گے۔ پھر
صور پھونکا جائے گا اس کو کوئی نہ سنے گا مگر ایک طرف سے گردن
جھکاوے گا اور دوسری طرف سے اٹھ لے گا (یعنی بے ہوش ہو کر
گر پڑے گا) اور سب سے پہلے صور کو وہ سنے گا جو اپنے اونٹوں کے
حوض پر کھاد کر چکا ہوگا۔ وہ بے ہوش ہو جائے گا اور دوسرے لوگ
بھی بیہوش ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ پانی برساوے گا جو غنہ کی
طرح ہوگا۔ اس سے لوگوں کے بدن آگ آویں گے پھر صور پھونکا
جائے گا تو سب لوگ کھڑے ہونے لگیں گے۔ پھر پکارا
جائے گا اے لوگو! اپنے مالک کے پاس آؤ اور کھڑا کرو ان کو ان سے
سوال ہوگا۔ پھر کہا جائے گا ایک لشکر نکالو دوزخ کے لیے پوچھا جائے
گا کہتے لوگ؟ حکم ہو گا ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے نکالو دوزخ
کے لیے (اور ہزار میں سے ایک بچتی ہوگی)۔ آپ نے فرمایا یہی وہ
دن ہے جو بچوں کو یوزھا کر دے گا (حیث اور مصیبت سے یاد رازی
سے) اور یہی وہ دن ہے جب چڑی کھلے گی (یعنی بھٹی ہوگی)۔

۷۳۸۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر

مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((فَتَنِي شِرَارُ
النَّاسِ فِي عَقْرِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السَّاعِ لَا
يَعْرِفُونَ مَقْرُوفًا وَلَا يَتَكَبَّرُونَ مُتَكَبِّرًا فَيَمُوتُونَ
لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ أَلَا تَسْتَجِيبُونَ
فَيَقُولُونَ فَمَا تَأْتِرُنَا فَيَأْتِرُهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمُ
وَهُمْ فِي ذَلِكَ ذَاتُ رَدٍّ فَهُمْ حَسَنٌ غِيْثُهُمْ
ثُمَّ يَنْفُخُ فِي الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا
أَصْحَى لِيَنَافِثَ لِيَنَافِثَ لِيَنَافِثَ لِيَنَافِثَ لِيَنَافِثَ
رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ يَلِيهِ فَإِنْ قِصَصَتْ
وَتَصَفَقَتْ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ أَوْ قَالَ يُنْزِلُ
اللَّهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ لَوْ انْطَلَقَ نَعْمَانُ
الشَّالِثُ فَصَبَتْ بَنُو الْجَسَادِ النَّاسِ ثُمَّ يَنْفُخُ
فِيهِ أُخْرَى فَوَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ثُمَّ يَقَالُ يَا
أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّ إِلَى رَبِّكُمْ وَاقْبَلُوا مِنْهُمْ إِنَّهُمْ
مَسْتَوِلُونَ فَإِنْ ثُمَّ يَقَالُ أَخْرِجُوا بَنِي النَّارِ
فَيَقَالُ مِنْ كَمْ كَيْفَالِ مِنْ كُلِّ الْفِئَةِ يَسْجَعُ
بِأَنَّهُ وَيَسْجَعُ وَيَسْجَعُ قَالَ فَبِذَا يَوْمٍ يَخْلَعُ
الْوَلَدَانِ حَبِيبًا وَذَلِكَ يَوْمٌ يَخْشَعُ عَنْ

مَنَاقِبِ

۷۳۸۲- عَنْ يَغْفُوبَ بْنِ عَصِيمٍ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ
مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ
بَيْنَ تَقْوَى ابْنِ السَّاعَةِ تَقْوَى إِلَى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ
لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا أَحْتَمِلَكُمْ بَشِيرَةً إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّكُمْ
تَزِيدُونَ نَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا فَكَانَ خَبِيرٌ مِنَ السُّودِ قَالَ
شُعْبَةُ هَذَا لَوْ نَعُوهُ قَالَ عَنِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَخْرُجُ الدُّجَالُ فِي أَهْضَى))

وَسَأَلَ الْقَضِيَّةَ بِوَقْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ ((لَمَّا بَقِيَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ بِمَقْدَالٍ ذُرَّةٌ مِنْ إِيمَانٍ إِلَّا قُبِضَتْ)) قَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بِهَذَا الْحَدِيثِ مُرَاتٍ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ .

۷۳۸۳- عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث یاد رکھی جس کو میں کبھی نہ بھولا۔ آپ فرماتے تھے میں نے سب نشانیوں میں پہلے قیامت کے آفتاب کا بچھڑنے کی طرف سے لگانا ہے اور چاشت کے وقت زمین کے جانور کا لٹکانا لوگوں پر اور جو نشانیں ان دونوں میں سے پہلے ہو تو دوسری بھی اس کے بعد جلد ظاہر ہوگی۔

۷۳۸۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدَ سِنِيَّتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنْ أُولَى الْأَمَانِ خَرُوجًا طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجَ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضَحَى وَالْهَيْمَنَ مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبِيهَا فَإِنَّ آخِرَ عِلَى إِتْرَافِهَا قَرِيبٌ)) .

۷۳۸۴- ابو زرہ سے روایت ہے مدینہ میں مروان کے پاس تین مسلمان بیٹھے وہ قیامت کی نشانیوں بیان کر رہا تھا اور کہتا تھا سب نشانیوں سے پہلے نشانی دجال کا لگانا ہے۔ عبد اللہ بن عمرو نے کہا مروان کی بات کچھ نہیں۔ میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے اور میں یہ حدیث نہیں بھولا پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرنا۔

۷۳۸۴- عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ بِالْمَدِينَةِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَسَمُوا وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ الْأَمَانِ أَنْ أُولَىهَا خُرُوجُ الدَّجَالِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو لَمْ يَقُلْ مَرْوَانُ شَيْئًا قَدْ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدَ سِنِيَّتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ بِوَقْلِ .

۷۳۸۵- ابو زرہ سے روایت ہے مروان کے سامنے قیامت کا ذکر ہوا عبد اللہ بن عمرو نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے پھر ذکر کیا دیا ہی جیسے اوپر گزرنا اس میں چاشت کے وقت کا بیان نہیں ہے۔

۷۳۸۵- عَنْ أَبِي زُرْعَةَ وَضَعِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَذَكَّرُوا السَّاعَةَ عِنْدَ مَرْوَانَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو سَنِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِوَقْلِ حَدِيثَيْهَا وَكَمْ يَذْكُرُ ضَحَى .

باب: دجال کے جاسوس کا بیان

بَابُ قِصَّةِ الْجَسَّاسِ

۷۳۸۶- عامر بن شراحیل سے روایت ہے انھوں نے کہا کاظمہ بنت قیس سے جو یمن میں ضحاک بن قیس کی اور ان عورتوں میں سے تھیں جنھوں نے پہلے ہجرت کی تھی کہ بیان کر دو مجھ سے ایک حدیث جو تم نے سنی ہو رسول اللہ سے اور مت واسطہ کرنا اس میں اور کسی کا؟ وہ بولیں اچھا اگر تم یہ چاہتے ہو تو میں بیان کروں گی۔

۷۳۸۶- عَنْ غَامِرِ بْنِ شَرَّاحِيلِ الشَّعْبِيِّ ضَعُفٌ هَذَا أَنَّهُ سَأَلَ قَاهِلَةَ بِنْتَ كَسْبٍ أَحَدَ الصَّخَّارِئِ بْنِ كَسْبٍ وَكَانَتْ مِنْ لَمَمَاتِ جَرَاتِ الْأَوَّلِ فَقَالَتْ حَدَّثَنِي خَدِيجَةُ سَمِعَتْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَأَنْسِيَهُ إِلَى

انہوں نے کہا ہاں جان کرو۔ فاطمہ نے کہ میں نے نکاح کیا امین
مغیرہ سے اور وہ قریش کے عمدہ جوانوں میں سے تھے ان دونوں۔
پھر وہ شہید ہوئے پہلے ہی چھ ماہ میں رسول اللہ کے ساتھ۔ جب میں
وہ ہو گئی تو مجھ سے پیام بھیجا مہاجرین بن عوف اور انکی اصحاب
نے رسول اللہ کے اور رسول اللہ نے بھی پیام بھیجا اپنے مولیٰ اسامہ
بن زید کے لیے اور میں یہ حدیث سن چکی تھی کہ رسول اللہ نے
فرمایا جو شخص مجھ سے محبت رکھے اس کو چاہے کہ اسامہ سے بھی
محبت رکھے جب رسول اللہ نے مجھ سے اس باب میں گفتگو کی تو میں
نے کہا میرے کام کا اقتدار آپ کو ہے آپ جس سے چاہیں نکاح
کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا ام شریک کے گھر اٹھ جاؤ اور ام شریک
ایک عورت تھی مالدار اسد میں کی بہت خرچنے والی اللہ کی راہ
میں۔ اس کے پاس مہمان اترتے تھے۔ میں نے عرض کیا بہت اچھا
میں ام شریک کے پاس اٹھ جاؤں گی۔ پھر آپ نے فرمایا ام شریک
کے پاس مت جا اس کے پاس مہمان بہت آتے ہیں اور مجھے
برا معلوم ہوتا ہے کہیں حمری اور حمری کر جائے یا حمری پتلوں پر
سے کپڑا بٹ جائے اور لوگ حمر سے بدن میں سے وہ دیکھیں جو تجھ
کو برا لگے لیکن چلی جا اپنے چچا کے بیٹے عبداللہ بن عمرو بن ام مکتوم
کے پاس اور وہ ایک شخص تھائی لبر میں سے اور فہر قریش کی ایک
شاخ ہے اور وہ اس قبیلہ میں سے تھا جس میں سے فاطمہ بھی تھی۔
پھر فاطمہ نے کہا میں ان کے گھر میں چلی گئی۔ جب میری مدت
گزر گئی تو میں نے پکارنے والے کی آواز سنی وہ پکارنے والا ستادی تھا
رسول اللہ کا پکارنا تھا نماز کے لیے جمع ہو جاؤ۔ میں بھی مسجد کی

أَحْبَبُ غَيْرِهِ فَقَالَتْ إِنْ شِئْتَ لَأَتَعَنَّ فَقَالَ أَهْلُ
أَهْلِ حَتَّابِي فَقَالَتْ لَكُنْتُ مِنْ الشُّعْبَةِ وَهَوُ
مِنْ حَتَّابِ حَتَّابِ قُرَيْشٍ يَوْمَئِذٍ فَأَصِيبَ فِي لَوْلِ
الْجِهَادِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا قَامَتْ
عَلَيْهَا عَذَابُ فَرَحْنِي بِنِ عَوْفٍ فِي نَفَرٍ مِنْ
أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَطَ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى مَوَاطِئِ أَسْمَاءَ بِنِ زَيْدٍ وَكَتَبْتُ فَمَا حَدَّثْتُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَحْبَبَنِي
فَلِحَبِيبِي أَسْمَاءُ)) فَلَمَّا كَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِمَ يَرِي يَبُودُ
فَالْحَبِيبِي مَنْ شِئْتَ فَقَالَ اتَّقِلِي بِأَيِّ أُمَّ
حَرَبِيَّةٍ وَأُمِّ شَرِيبَةَ امْرَأَةً غَنِيَّةً مِنْ الْأَنْصَارِ
عَظِيمَةِ الثَّقَفِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نَزَلَتْ عَلَيْهَا
الْطَّبَقَاتُ فَقُلْتُ سَأَلْتُ فَقَالَ ((لَا تَطْعَمِي إِذْ
أُمِّ شَرِيبَةَ امْرَأَةً كَثِيرَةَ الصَّغِيَّانِ فَبَنِي أَكْثَرَهُ
أَنْ يَسْلُطَ عَلَيْكَ حِمْلُكَ أَوْ يَنْكَسِفَ الثُّوْبُ
عَنْ سَائِلِكِ فَيَرَى الْقُرُومَ بَيْنَكَ بَعْضُ مَا
تَكْرِهِينَ وَلَكِنْ اتَّقِلِي بِأَيِّ امْرِئٍ عَمِلُوا عِنْدَ
اللَّهِ مِنْ عَمَلِهِمْ إِنْ أُمِّ مَكْتُومٍ)) وَهُوَ رَجُلٌ
مِنْ نَسَبِي فَهُوَ فِيهِ قُرَيْشِي وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِي
مِنْ بَيْتِ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِي

(۷۸۶) ☆ اول حضرت نے وہاں کا مقام اور پائے شام یاد دیئے لیکن فرمایا پھر شاید اس وقت وہی سے معلوم ہو کہ شرق کی طرف ہے
اس واسطے میں ہاں مضمون کو تاکید سے فرمایا۔ چنانچہ اس کے سوا ایک حدیث میں صاف ہے کہ جہاں شرق سے گئے گا۔ جہاں اور از فرد شوہر
ہیں شام کے ملک میں اور طبرستان شام کے پاس ہے۔ معلوم ہو کہ جہاں موجود ہے بالاصل اور قید ہے۔ قیامت کے قریب ہاں خدا لگے گا اور جہاں
تک علیہ السلام کے ساتھ ہے مہاجرین (۷۸۶) یہ تو وہاں جہاں ہے جو قیامت کے قریب لگے گا اور جس کا کتبہ ماسکس اور گاہیں اس کا

طرف نکل اور میں نے رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں اس صف میں تھی جس میں عورتیں تھیں لوگوں کے پیچھے۔ جب آپ نے نماز پڑھی تو صبر پڑھیں اور آپ جس رہے تھے۔ آپ نے فرمایا ہر ایک آدمی اپنی نماز کی جگہ پر رہے پھر فرمایا تم جانتے ہو میں نے تم کو کیوں اکٹھا کیا؟ وہ بولے اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا تم خدا کی میں نے تم کو غیبت دلانے کا ڈرانے کے لیے جمع نہیں کیا بلکہ اس لیے جمع کیا کہ تمہاری ایک ضرورتی تھا وہ آپ اور اس نے بیعت کی اور مسلمان ہو اور مجھ سے ایک حدیث بیان کی جو موافق پڑی اس حدیث کے جو میں تم سے بیان کیا کرتا تھا وہ جال کے باب میں۔ اس نے بیان کیا کہ وہ شخص یعنی حمیم سوار ہوا سمندر کے جہاز میں تھیں آدمیوں کے ساتھ جو ظم اور جہاز کی قوم سے تھے۔ سوان سے ایک مہینہ بحر لہر کھیلتا سمندر میں (یعنی شدت موج سے جہاز تھوڑا بہا) پھر وہ لوگ ہالے سمندر میں ایک چٹوکی طرف سورج اُڑے۔ پھر جہاز سے پلہا (یعنی چھوٹی کشتی) میں بیٹھے اور پلہا میں داخل ہوئے۔ وہاں ان کو ایک جانور بھاری دم بہت ہاؤں والا ملا کہ اس کا آکا پیچھا دریافت نہ ہوتا تھا ہاؤں کے بھوم سے۔ تو لوگوں نے اس سے کہا ہے کجنت تو کیا جڑ ہے؟ اس نے کہا میں جاسوس ہوں۔ لوگوں نے کہا جاسوس کیا؟ اس نے کہا اس مرد کے پاس چلو جو در میں ہے اس واسطے کہ وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے۔ حمیم نے کہا جب اس نے مرد کا نام لیا تو ہم اس جانور سے ڈرے کہ کہیں شیطان نہ ہو۔ حمیم نے کہا پھر ہم چلے دوڑتے یہاں تک کہ در میں داخل ہوئے۔ دیکھا تو وہاں ایک بڑے قد کا

سَبِيْعٌ بَنَانٌ اَشْهَدُ بِمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يُجَادِي الصَّلَاةَ حَامِيَةً فَخَرَجْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ فِي صَفِّ النِّسَاءِ فَهِيَ تَلِي مَا يُؤْتِي الْقَوْمَ فَلَمَّا قَضَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَلَاتَهُ عَلَيَّ الْوُجُوْهُ وَهُوَ يُصَلِّتُكَ فَقَالَ ((يَلْفُوْهُمُ كُلُّ اِنْسَانٍ مُّصَلِّئًا)) ثُمَّ قَالَ ((اَتَمْدُوْنَ لِيْ مَا جَمَعْتُكُمْ)) قَالُوْا اللهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ بَنِي وَكَلِمَةً مَا جَمَعْتُكُمْ اِرْغَبِيْ وَكَلِمَةً اِرْغَبِيْ وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ اِلَّا نَيْمًا الدَّارِي كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ قَبَائِعَ وَاسْتَمَّ وَخَذَنِيْ حَدِيْثًا وَلَقِيَ اَلْبُرِّيْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنْ نَسِيْحٍ فَذُحِّلَ حَدِيْثِيْ اَنَّهُ رَكِبَ فِي سَكِيْنَةٍ يَخْرُجُ مَعَ ثَلَاثِيْنَ رَجُلًا مِنْ لَحْمٍ وَخَذَنَامَ فَلَقِيَهُ بِهِمْ اَتَمُوْجٌ شَهْرًا فِي الْخَبْرِ ثُمَّ اَرْثَرُوْا اِلَى خَيْرِيَّةَ فِي الْخَبْرِ حَتَّى مَغْرَبِ الشَّمْسِ فَخَلَسُوْا فِي اَقْرَبِ السُّبُحِيَّةِ فَذُحِّلُوْا الْخَيْرِيَّةَ فَلَقِيْنَهُمْ ذَلَّةً اَعْلَبَ سَكِيْرُ الشَّعْرِ لَا يَتَذَوْنَ مَا كُنُوْا مِنْ دَبَرٍ مِنْ كَثَرَةِ الشَّعْرِ فَقَالُوْا وَتِلْكَ مَا اَنْتَ فَقَالَتْ لَنَا الْخُسَاسَةُ قَالُوْا وَمَا الْخُسَاسَةُ قَالَتْ اَلَيْهَا اَتَقُوْمُ اَنْظُرُوْا اِلَى هَذَا فَرَسَخِلِيْ فِي الدَّخْرِ فَاِنَّ اِلَى خَبْرِكُمْ بَلَا شَرَفِيْ قَالَ لَمَّا سَمِعْتُ لَمَّا

ان کے سوا چھوٹے وہاں بہت اس امت میں ہوئے ہیں جنہوں نے لوگوں کو بلا کیا اور رادار سے ڈرا۔ انہوں نے انہوں میں علی گڑھ میں ایک شخص ظاہر ہوا جو اپنے تئیں سید کہا ہے اس نے وہ گروہی پیمانی کی کہ سارا اللہ فرشتوں کا اور قیامت کا اور جنت اور دوزخ اور تمام مخلوقات کا اس نے انکار کیا۔ مسلمانوں کو خدا کی کے طریق پر چلنے کی ترغیب دی۔ حدیث شریف کا تو باطل انکار کیا کہ قابل اقبال نہیں ہے اور قرآن کی ایسی تاویل کی جو قرآن سے بدتر ہے۔ خدا اس کے شر سے سچے مسلمانوں کو بچا دے اور رادار سے پرشریت کی قائم رکھے۔

آدی ہے کہ ہم نے اکتا بڑا آدمی اور دوسرا سخت جکڑا ہوا کبھی نہیں دیکھا۔ جکڑے ہوئے ہیں اس کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ درمیان دونوں زانو کے دونوں ٹخنوں تک لوہے سے۔ ہم نے کہا اسے کینٹ تو کیا چڑ ہے؟ اس نے کہا تم کا پانچواں گیسو میری خبر پر (یعنی میرا حال) تو تم کو اب معلوم ہو جائے گا) تمہارا حال بتاؤ کہ تم کون ہو؟ لوگوں نے کہا کہ ہم عرب لوگ ہیں جو سندھ میں سوار ہوئے تھے جہاں میں لیکن جب ہم سوار ہوئے تو سندھ کو جو شمس پلٹا پھر ایک مہینے کی مدت تک لہر ہم سے کھینچی رہی بعد اس کے آگے اس باپ میں پھر ہم پیشے چھوٹی کھیتی میں اور داخل ہوئے ناؤں میں سلاہم کو ایک ہماری دم کا جانور بہت ہاؤں والا ہم نہ جانے تھے اس کا آگے چھپا ہاؤں کی کثرت سے ہم نے اس سے کہا اسے کینٹ تو کیا چڑ ہے؟ اس نے کہا میں جاسوس ہوں ہم نے کہا جاسوس کیا؟ اس نے کہا چلو اس مرد کے پاس جو دیر میں ہے کہ البتہ وہ تمہاری خبر کا مشتاق ہے سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے اور ہم اس سے ڈرے کہ کہیں بھوت پریت نہ ہو۔ پھر اس مرد نے کہا کہ مجھ کو خبر دو یہاں کے گلستان ہے؟ ہم نے کہا کہ کونسا حال اس کا تو پوچھتا ہے؟ اس نے کہا کہ میں اس کے گلستان سے پوچھتا ہوں کہ پھلتا ہے؟ ہم نے اس سے کہا ہاں پھلتا ہے۔ اس نے کہا خبر دو کہ مقرر مختصر ہے کہ وہ پھلے گا اس نے کہا کہ تلاؤ مجھ کو طبرستان کا دریا ہم نے کہا کونسا حال اس دریا کا تو پوچھتا ہے؟ وہ بولا اس میں پانی ہے؟ لوگوں نے کہا اس میں بہت پانی ہے۔ اس نے کہا البتہ اس کا پانی معترب جاتا ہے۔ پھر اس نے کہا خبر دو مجھ کو زغر کے شے سے۔ لوگوں نے کہا کیا حال اس کا پوچھتا ہے؟ اس نے کہا اس چشمہ میں پانی ہے اور وہاں کے لوگ اس کے پانی سے کھیتی کرتے ہیں؟ ہم نے اس سے کہا ہاں اس میں بہت پانی ہے اور وہاں کے لوگ کھیتی کرتے ہیں اس کے پانی سے۔ اس نے کہا مجھ کو خبر دو عرب کے بیٹھیرے؟ انھوں نے کہا وہ

وَجَاءَ مُرُوقًا مِّنْهَا أَلَّا تَكُونُ شَيْطَانًا قَالَ
فَاتَّخَذْنَا سِرَاجًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّمَارَ فَإِنَّا بِهِ
نُظْفَرُ بِسَانَ إِبْرَاهِيمَ فَطُحِّقْ عِلْقًا وَأَشْدِّهِ وَنُفَا
مَشْجُوعًا يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ مَا تَبَيَّنَ وَكُنْتُمْ إِلَى
تَغْيِيهِ بِالْحَبِيدِ قُلْنَا وَتِلْكَ مَا أَنتَ قَالَ قَدْ
فَقَرْتُكَ عَلَى حَبْرِي فَأَحْبِرُوكُم مَّا أَنتُمْ قَالُوا
نَحْنُ أَهْلُ مِنَ الْغَرْبِ وَكُنَّا فِي سَهْبَةٍ بَحْرِيَّةٍ
فَصَادَقْنَا الْبَحْرَ حِينَ انْقَلَبَ قَلْبُهُ بِمَا نَوَّجُ
شَهْرًا ثُمَّ أُرْفَأْنَا إِلَى حَبْرِيَّتِكَ هَبْوَ قُلُوبَنَا فِي
أَقْرَبِهَا فَدَخَلْنَا فَخَبْرَةٌ قَلْبِيَّتَا ذَاتَهُ أَغْلَبَ كَيْفُ
الشَّعْرِ لَا يُدْرِي مَا قُبِلَهُ مِنْ دُورِهِ مِنْ كَثْرَةِ
الشَّعْرِ قُلْنَا وَتِلْكَ مَا أَنتَ فَقُلْتَ إِنَّا
فُحْشَاءُ قُلْنَا وَمَا الْفُحْشَاءُ قُلْتَ اغْمِسُوا
إِلَى هَذَا الرَّحْلِ فِي الدَّمْرِ فَإِنَّهُ إِلَى حَبْرِيَّتِكَ
بِالْأَشْرَفِ فَاقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاجًا وَفَرَعًا مِّنْهَا وَلَمْ
يَأْمُرْ أَلَّا تَكُونُ شَيْطَانًا فَقَالَ أَحْبِرُوكُم عَنْ
نَحْلِ تَيْسَانَ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِيهَا تَسْتَحْبِرُ قَالَ
اسْأَلْكُمْ عَنْ نَحْلِيهَا حَلَّ تَشِيرُ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ قَالَ
أَمَّا إِنَّهُ يُوجِبُكَ أَلَّا لَا تَحْبِرُ قَالَ أَحْبِرُوكُم عَنْ
بُحْبُرَةِ الطَّرِيقِ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِيهَا تَسْتَحْبِرُ قَالَ
حَلَّ فِيهَا مَاءٌ قَالُوا هِيَ تَحْبِرُهُ أَهْمَاءٌ قَالَ أَمَّا إِذْ
مَانَعَا يُوجِبُكَ أَلَّا يَنْتَحِبَ قَالَ أَحْبِرُوكُم عَنْ
عَبْرِ زَرْقٍ قَالُوا عَنْ أَيِّ شَأْنِيهَا تَسْتَحْبِرُ قَالَ
حَلَّ فِي الْغَنِيِّ مَاءٌ وَحَلَّ يَزْرَعُ أَغْلَاهَا بِمَاءِ الْغَنِيِّ
قُلْنَا لَهُ نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلَاهَا يَزْرَعُونَ
مِنْ مَانَعَاهَا قَالَ أَحْبِرُوكُم عَنْ نَيِّْ اللَّكِيِّ مَّا

کہہ سے نکلے اور مدینہ میں گئے۔ اس نے کہا کیا عرب کے لوگ حق سے لڑے؟ ہم نے کہا ہاں۔ اس نے کہا کیونکر انھوں نے عربوں کے ساتھ کیا؟ ہم نے کہا وہ غالب ہوئے اپنے گرد و پیش کے عربوں پر اور انھوں نے اطاعت کی ان کی۔ اس نے کہا یہ بات اونچکی؟ ہم نے کہا ہاں۔ اس نے کہا خبر دہر ہو یہ بات ان کے حق میں بہتر ہے کہ خطیب کے تاجدار ہوں اور راجت میں تم سے اپنا حال کہتا ہوں کہ مسیح ہوں یعنی دجال قرام زمین کا پھر نے والا اور راجت وہ نختہ قریب ہے جب مجھ کو اجازت ہوگی نکلے گی۔ سو میں نکلوں گا اور میر کروں گا اور کسی ہستی کو نہ چھوڑوں گا چھپ نہ جاؤں چالیس رات کے اندر سوائے مکہ اور طیبہ کے۔ وہاں جانا مجھ پر حرام ہے یعنی منع ہے جب میں چاہوں گا ان دو زمینوں میں سے کسی کے اندر جانا تو میرے آگے بڑھ آئے گا ایک فرشتہ اور اس کے ہاتھ میں نگی تھوڑا ہوگی وہ مجھ کو وہاں جانے سے روک دے گا اور راجت اس کے ہر ایک ناکہ پر فرشتے ہو گئے جو اس کی چوکیداری کریں گے۔ پھر حضرت نے اپنے پشت حد سے حبر پر گور لیا اور فرمایا کہ طیبہ مکی ہے طیبہ مکی ہے طیبہ مکی ہے یعنی طیبہ سے مراد مدینہ منورہ ہے۔ خبردار ہو بھلا میں تم کو اس حال کی خبر دے چکا ہوں؟ تو اصحاب نے کہا کہ ہاں حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو اچھی لگی حیمہ کی بات جو موافق پڑی اس چیز کے جو میں تم کو دجال اور مدینہ اور مکہ کے حال سے فرمایا کرتا تھا۔ خبردار ہو کہ اہل بیت وہ دریائے شام یا دریائے یمن میں ہے۔ نہیں بلکہ دو چوہر کی طرف ہے دو چوہر کی طرف ہے دو چوہر کی طرف ہے۔ (چوہر کی طرف بحر ہند ہے شاید دجال بحر ہند کے کسی جزیرہ میں ہو) اور آپ نے اشارہ کیا چوہر کی طرف۔ فاطمہ بنت قیس نے کہا تو یہ حدیث میں نے رسول اللہ سے یاد رکھی۔

فَمَلَّ قَالُوا قَدْ عَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَزَلَّ يَغْرِبُ قَالَ أَتَدَّيْلُهُ الْقَرْبُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ مَكِّيَّةٌ صَنَعَ بِهِمْ مَا خَيْرُهُ إِنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْقَرْبِ وَأَطَاعُوهُ قَالُوا لَهُمْ قَدْ كَانَ ذَلِكَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ إِنَّا بِذَلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَبَنِي مُشَيْمِرٍ كُمْ غَنِي بَنِي أَنَا الْمُنِيعُ وَبَنِي أَوْحَيْتُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرَجَ فَاسْبَغَ رُغِي الْمَرْضَى قَدْ أَدْعَ فَرِيَّةٌ بِمَا حَبَطَتْهَا فِي لُوتَيْعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ فَهُمَا مُخْرَجَانِ عَلَيَّ كَلْبَانِمَا كَلَّمَا أُرْذِتَ أَنْ أَذْهَبَ وَاجِدَةً لَوْ وَاجِدَةً مِنْهُمَا اسْتَفْجَلِي مَلَكٌ يَدِي السَّيِّئُ صَلَا يَصْطَلِي غَنَاهُ وَلَا عَلَى كُلِّ نَقَبٍ مِنْهَا مَلَكَةٌ يَحْرُسُونَهَا قَالَتْ قَالِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمُخَضَّرِهِ فِي الْبِشْرِ حَدِّهِ مَلَكَةٌ ((هَلِهِ طَيْبَةُ هَذِهِ طَيْبَةُ نَحْيِي الْمَدِينَةَ أَلَا هَلْ كُنْتُ خَدَّكُمْ ذَلِكُمْ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَإِنَّهُ أَجْعَلَنِي حَدِيثُ نَجِيمٍ إِنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أَخَذْتُكُمْ عَنْهُ وَغَنَ الْمَدِينَةَ وَمَكَّةَ أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ)) وَأَوْثَانًا يَدِي إِلَى الْمَشْرِقِ قَالَتْ فَحَبِطْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

انہوں نے ہم کو تختہ دیا و طرب جس کو و طرب ابن طرب کہتے ہیں (وہ ایک عمدہ قسم ہیں ترجمہ گوری) اور جو کے ستون کو پائے۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ جس عورت کو تین طلاقیں دی جائیں وہ کہاں عدت کرے؟ انہوں نے کہا بعلی نے مجھے تین طلاق دی تو رسول اللہ نے مجھ کو اجازت دی اپنے سیکے میں عدت کرنے کی۔ پھر لوگوں میں منادی کی گئی نماز کے لیے جمع ہو میں بھی پہلی ان لوگوں کے ساتھ جو پہلے اور عورتوں کی پہلی صف میں تھی جو مردوں کی آخری صف کے بعد تھی۔ میں نے سارے رسول اللہ سے سنا اور آپ صبر پر طیبہ پڑھتے تھے تو فرمایا کہ قیامت داری کے کچھ قیامت دہائی سمندر میں سوار ہوئے۔ پھر بیان کیا وہی حد جسے جو گزر اس میں اتنا زیادہ ہے کہ قاطر نے کہا گویا میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہی ہوں آپ نے اپنا پشت خار زمین پر مارا اور فرمایا طیبہ یہی ہے یعنی مدینہ۔

۷۳۸۸- قاطر بخت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس قیامت داری آئے اور آپ کو خبر دی کہ سمندر میں سوار ہوئے تھے ان کا جہاز راد سے ہٹ گیا اور ایک جزیرہ سے جا لگا وہ اس کے اندر گئے پانی کی تلاش میں۔ وہاں ایک آدمی دیکھا جو اپنے ہال کھینچ رہا تھا اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کذا۔ پھر کہا کہ وہاں نے کہا اگر مجھ کو اجازت ملتی تھیں تو میں سب شہروں میں ہو آتا سوا طیبہ کے۔ پھر رسول اللہ نے قیامت کو لوگوں کے سامنے لکھا اس نے سارا قصہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا طیبہ یہی مدینہ ہے اور وہاں ہی شخص ہے۔

۷۳۸۹- قاطر بخت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر بیٹھے اور فرمایا اے لوگو! مجھ سے بیان کیا قیامت داری کے ان کی قوم کے لوگ سمندر میں تھے ایک کشتی میں وہ کشتی ٹوٹ گئی۔ بعض لوگ ان میں سے ایک کشتی پر سوار ہو رہے اور ایک جزیرہ میں گئے۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح

بَسْتُ قَيْسٍ فَأَتَتْهَا بِرُطْبٍ يُقَالُ لَهُ رُطْبُ ابْنِ طَرْبٍ وَأَتَتْهَا سَوْبِي سَلَمٌ فَسَأَلَهَا عَنْ الْمَطْلَقَةِ تَلَانًا لِّئِنْ نَعُدُّهُ قَالَتْ طَلَقَنِي بَعْلِي ثَلَاثًا فَأَلَدَ لِي الْبَيْتُ ﷺ أَنِ اخْطُبِي فِي أَعْلَى قَالَتْ قَوَدِي فِي النَّاسِ بِإِثْمِ الصَّلَاةِ حَامِيَةً قَالَتْ فَخَطَلْتُ فَمِنْ تَطَلُّقٍ مِنَ النَّاسِ قَالَتْ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الْمَقَامِ مِنَ النِّسَاءِ وَهُوَ بِلَى الْمُؤَخَّرِ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ فَسَبَّحْتُ الْبَيْتُ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْبَيْتِ يَخْطُبُ فَقَالَ ((إِنَّ بَيْنِي غَمٌّ يَحْبِمُ الذَّكَاءَ رَكِبُوا فِي الْبَحْرِ)) وَتَأَقَّ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ قَالَتْ فَكَأَلْنَا أَنْظُرَ إِلَى الْبَيْتِ ﷺ وَأَهْوَى بِمَحْضَرِهِ إِلَى الْكَرْمِ وَقَالَ ((هَذِهِ طَيْبَةُ)) بَعْلِي طَيْبَةُ. ۷۳۸۸- عَنْ فَدْلَةَ بَسْتُ قَيْسٍ قَالَتْ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَيْبِمُ الذَّكَاءِ فَاعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ رَكِبَ الْبَحْرَ فَتَلَقَتْهُ سَفِينَةٌ فَسَفَتْ إِلَى خَزِيرَةٍ فَخَرَجَ إِلَيْهَا يَتَمَسَّسُ الْمَاءَ فَلَقِيَ بَيْنَانًا يَحْرُ شَرَّةً وَأَقْصَى الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا إِنَّهُ لَوْ قَدْ أَدَّى لِي فِي الْخُرُوجِ قَدْ وَطِئْتُ فَلَدًا كَلَّمَهَا غَيْرَ طَيْبَةٍ فَأَخْرَجَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الشَّامِ فَخَذَّهْمُ فَإِنَّ ((هَذِهِ طَيْبَةُ وَقَالَ الدُّجَانُ)).

۷۳۸۹- عَنْ فَدْلَةَ بَسْتُ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَعَدَ عَلَى الْبَيْتِ فَقَالَ ((أَلَيْهَا النَّاسُ حَذَّابِي نَيْبِمُ الذَّكَاءِ أَنَّ النَّاسَ مِنْ قَوْمِهِ كَانُوا فِي الْبَحْرِ فِي سَفِينَةٍ لَيْسَتْ فَاكْتَسَرَتْ بِهِمْ فَرَسَبَ بَعْضُهُمْ عَلَى لَوْحٍ مِنَ الْوُحَجِ السَّفِينَةِ فَخَرَجُوا إِلَى

جَزِيرَةٌ فِي الْخَوَرِ)) وَسَاقِ الْحَدِيثِ.

ہیے اوچ گزرد

۷۳۹۰ء۔ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شہر ایسا نہیں جس میں درجالتہ جائے سوائے اور حد کے۔ ہر رستہ پر فرشتے صف باندھے کھڑے ہوں گے اور چوکیہ لاری کریں گے۔ پھر وہاں اس سرزمین میں اتنے کا (حدید کے قریب) اور حدید تین ہزار کا (یعنی تین ہزار اس میں زلزلہ ہوگا) اور جزیرہ اس میں کا (فراسخ ہوگا) اور جزیرہ اس میں چار ہزار کا۔

بَابُ بَقِيَّةٍ مِّنْ أَحَادِيثِ الدُّجَالِ

باب: دہال کے باب میں باقی حدیثوں کا بیان
۷۔ ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ دہال اپنا خیرہ
کی شور زمین میں لگانے کا اور ہر منافق مرد اور عورت اس
سے ملے جائیں گے۔

بَابُ فِي بَقِيَّةِ مِنْ أَحَادِيثِ الدُّجَالِ

باب: بحال کے پاب میں باقی حدیثیں کا بیان
۷۳۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بحال کے ساتھ جو جائیں گے اسمنہان کے ستر ہزار یہودی سیاہ چادریں اوڑھے ہوئے۔

٧٣٩٣- عَنْ أُمِّ شَرَبَلَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ

۷۹۳ء - ام شریک سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا لوگ دجال سے بھاگیں گے پہاڑوں میں۔ ام شریک نے کہا یا رسول اللہ! عرب کے لوگ اس دن کہاں ہوتے تھے (یعنی دجال سے)؟ آپ نے فرمایا عرب ان دنوں قحط زدہ ہوتے (اور دجال کے ساتھ کروڑوں)۔

٧٣٩٤- عَنْ أَبِي جَرِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۷۳۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔
۷۴۰- ابو الدہاء اور ابو قتادہ وغیرہ چند لوگ سے روایت ہے
نہوں نے کہا ام ہشام بن عامر کے سامنے سے عمران بن حصین
کے پاس جایا کرتے۔ ایک دن ہشام نے کہا تم آگے بڑھ کر ایسے
لوگوں کے پاس جایا کرتے ہو جو مجھ سے زیادہ رسول اللہ کے پاس
ماضر نہیں رہتے تھے آپ کی حدیث کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَمِ السَّاعَةِ خَلْقٌ أَكْثَرُ مِنَ الدُّجَالِ))
میں نے سنا آپ سے آپ فرماتے تھے کہ آدم کے وقت سے لے کر قیامت تک کوئی مخلوق (شر و فساد میں) دجال سے بڑا نہیں (سب سے زیادہ مضبوط اور شدید دجال ہے)۔

۷۳۹۶- عَنْ ثَلَاثَةِ زُهَلٍ مِنْ قَوْمِهِمْ أَوْ قَدَاةَ قَالُوا كُنَّا نَمُرُّ عَلَى هَيْشَامِ بْنِ عَمِيرٍ إِلَى

عَمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ بِبَيْتِ حَبِيبَةَ عِنْدَ الْغُرَيْرِ بْنِ مَحْدَارٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((أَمَرُ أَكْثَرُ مِنَ الدُّجَالِ))
۷۳۹۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((تَابِرُوا بِالْأَغْصَانِ مِمَّا طَلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوْ الدُّخَانُ أَوْ الدُّجَالُ أَوْ الدَّائِبَةُ أَوْ خَاصَّةٌ أَحَدِكُمْ أَوْ أَمْرُ الْعَامَةِ))

۷۳۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((تَابِرُوا بِالْأَغْصَانِ مِمَّا الدُّجَالُ وَالْأَخَانُ وَدَائِبَةُ الْأَرْضِ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَأَمْرُ الْعَامَةِ وَخَوْبَةُ أَحَدِكُمْ))
۷۳۹۹- عَنْ قَدَاةٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِنُحْوَةٍ

بَابُ فَضْلِ الْعِبَادَةِ فِي الْفُجْرِ
۷۴۰۰- عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ يَسَّارٍ وَحُصَيْنِ بْنِ عَمْرِو النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْعِبَادَةُ فِي الْفُجْرِ كَهَجْرَةِ إِلَهِي))
۷۴۰۱- عَنْ حَسَّاءَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ
۷۴۰۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ))

۴۳۹۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جلدی کرو ایک اعمال کرنے کی چھ چیزوں سے پہلے ایک دجال دوسرے دھواں تیسرے زمین کا جانور چھ آفتاب کا بھجمن سے لکنا پانچویں قیامت چھلے موت (یعنی جہنم) بائیں آہانیں کی تو ایک اعمال کا قیام چاہتا ہے گا۔

۴۳۹۸- ترجمہ دی ہے جو گزرو

۴۳۹۹- حضرت قداۃ سے اسی کی مثل مروی ہے۔

باب: قیامت کے وقت عبادت کرنے کی فضیلت

۴۴۰۰- مقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت اور نیک کے وقت عبادت کرنے کا اتنا ثواب ہے جیسے میرے پاس ہجرت کرنے کا۔

۴۴۰۱- حضرت حسانہ سے اسی کی مثل مروی ہے۔

باب: قیامت کا قریب ہونا

۴۴۰۲- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہیں قائم ہوگی مگر ان پر جو بدیہوں کے۔

۷۴۰۳- عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِيهِمْ يَوْمَئِذٍ نَارٌ مِّنَ السَّمَاءِ وَهِيَ تَقْرَأُ نَارُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هَكَذَا))

۷۴۰۴- عَنْ أَنَسٍ بَنِي مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)) قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ فِي فَصْمِهِ كَقَضِي إِحْدَانَا عَلَى الْآخَرَىٰ فَلَا أَزِي أَذْكُرُهُ عَنْ أَنَسٍ أَوْ قَتَادَةَ.

۷۴۰۵- عَنْ أَنَسٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هَكَذَا)) وَقَرَأَ شُعْبَةُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ الْمُسْبَحَةَ وَالْوُسْطَىٰ يَحْكِيهِ.

۷۴۰۶- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا.

۷۴۰۷- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا.

۷۴۰۸- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)) قَالَ وَحَسُمُ السَّاعَةُ وَالْوُسْطَىٰ.

۷۴۰۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ الْأَعْرَابُ إِذَا فُلِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ مَتَى السَّاعَةُ قَطَرَ إِلَى أَخَذَتْ بِنَسْلَانٍ مِنْهُمْ فَقَالَتْ ((بَيْنَ بَعْضِ هَذَيْنِ لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ فَافْتِ عَلَى كُنْهٍ مَسَافِكُمْ)).

۷۴۱۰- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۷۴۱۱- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۷۴۱۲- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا قیامت کب آئے گی؟ اس وقت آپ کے پاس ایک انصاری لڑکا موجود تھا جس کو محمد کہتے تھے آپ نے فرمایا اگر یہ بچے کا کر شاید بوڑھا نہ ہونے پائے کہ قیامت آجائے۔

۷۴۱۱- انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا قیامت کب ہوگی؟ آپ تھوڑی دیر تک خاموش ہو رہے پھر آپ نے سامنے ایک بچہ بیٹھا تھا قبیلہ لزد کا جو شہوت میں سے ہے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا اگر اس بچہ کو عمر ہوئی تو بوڑھا نہ ہوگا یہاں تک کہ حجری قیامت ہو جائے گی۔ انس نے کہا یہ لڑکا میرے ہم سنوں میں سے تھا اس دن۔

۷۴۱۲- انس سے روایت ہے ایک لڑکا کلا مغیرہ بن شعبہ کا وہ میرے بھائیوں میں سے تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر یہ بچا تو بوڑھا نہ ہوگا قیامت آجائے گی۔

۷۴۱۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کا تم ہو جائے گی اور حالانکہ مرد اونٹنی دو جتا ہوگا سونہ پہنچا ہوگا برحق اس کے ساتھ تک کہ قیامت آجائے گی اور دو مرد خرید اور فروخت کرتے ہوں گے کپڑے کے سودے خرید و فروخت نہ کر چکے ہوں گے کہ قیامت آجائے گی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کر رہا ہوگا سواں کو درست کر کے نہ پھر ہوگا کہ قیامت آجائے گی۔

باب: صور کے دونوں پھونک میں کتنا فاصلہ ہوگا

۷۴۱۴- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صور کے دونوں پھونکوں کے بیچ میں چالیس کافرق ہوگا لوگوں نے کہا اے ابو ہریرہ چالیس دن کا؟ انھوں نے کہا میں نہیں کہتا پھر لوگوں نے کہا چالیس مہینے؟ انھوں نے کہا میں نہیں کہتا (یعنی مجھے اس کا یقین معلوم نہیں)۔ پھر آسمان سے ایک پانی برسے گا اس سے

عَلَيْهِ مَنْ تَقَوْمُ السَّاعَةِ وَعِنْدَهُ غُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ يَعْشُرْ هَذَا الْقُلَامُ فَعَسَى أَنْ لَا يَمُرَّكَ الْهَرَمُ حَتَّى تَقَوْمَ السَّاعَةُ))۔

۷۴۱۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَنَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ مَنْ تَقَوْمُ السَّاعَةِ قَالَ فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذِهِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى غُلَامٍ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ أَرْدَ شَوْءَ فَقَالَ ((إِنْ عَشَرَ هَذَا لَمْ يَمُرَّكَ الْهَرَمُ حَتَّى تَقَوْمَ السَّاعَةُ)) قَالَ قَالَ أَنَسٌ فَلَا الْقُلَامُ مِنْ أَتْرَابِي يَوْمَئِذٍ۔

۷۴۱۲- عَنْ أَنَسِ قَالَ مَرَّ غُلَامٌ لِلْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَكَانَ مِنْ أَتْرَابِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنْ يَعْشُرْ هَذَا فَلَنْ يَمُرَّكَ الْهَرَمُ حَتَّى تَقَوْمَ السَّاعَةَ))۔

۷۴۱۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَتْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((تَقَوْمُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَحْتَلِبُ اللَّفْحَةَ فَمَا يَصْبِلُ الْإِنَاءُ إِلَى يَدَيْهِ حَتَّى تَقَوْمَ وَالرَّجُلَانِ يَتَبَاغَا الْقُوبَ فَمَا يَتَبَاغِيهِ حَتَّى تَقَوْمَ وَالرَّجُلُ يَلِطُ فِي خَوْجِهِ فَمَا يَصْنُرُ حَتَّى تَقَوْمَ))۔

بَابُ مَا بَيْنَ الْفُفْخَتَيْنِ

۷۴۱۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا بَيْنَ الْفُفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ)) قَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ أَيْتُ قَالُوا أَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ أَيْتُ قَالُوا أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ أَيْتُ ((لَمْ

يُنْزِلُ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيُصْبِتُونَ حَبًّا يُكْتَبُ ((فَكُلْ فَلَا)) وَتَلْبَسُ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْئًا إِلَّا يَتْلَى إِلَّا عَظْمًا وَاجِدًا وَهُوَ غَضَبٌ اللَّذَابِ وَبَعَثَ يُرْسِلُ الْخَلْقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))
لوگ ایسے آگ آویں گے جیسے سبزہ آگ آتا ہے۔ انھوں نے کہا آوی کے بدن میں کوئی چیز ایسی نہیں جو گل نہ جاوے مگر ایک ہڈی وہ ہڑد کی ہڈی ہے اسی ہڈی سے قیامت کے دن لوگ پیدا ہوں گے۔ (لودی نے کہا اس میں سے پیچھے مستثنیٰ ہیں ان کے بدنوں کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے۔)

۷۴۱۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَأْكُلُهُ التُّرَابُ إِلَّا غَضَبَ النَّفْسِ بَيْنَهُ خَلْقٌ وَلَيْسَ يُرْسَلُ))
۷۴۱۶- عَنْ هِشَامِ بْنِ مُسَبِّحٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَخَابِرَ بَيْنَهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ فِي الْإِنْسَانِ عَظْمًا لَا يَأْكُلُهُ الْأَرْضُ أَبَدًا فِيهِ يُرْسَلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَكُلُوا أَيُّ عَظْمٍ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ غَضَبُ النَّفْسِ))
۷۴۱۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام آدمی کے بدن کو زمین کھا جاتی ہے سوائے اسی ہڈی کی ہڈی کے۔ اس سے آدمی پہلے بنایا گیا ہے اور اسی سے پھر جوڑا جاوے گا۔
۷۴۱۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آدمی کے بدن میں ایک ہڈی ہے جس کو زمین نہیں کھاتی۔ اسی سے جوڑا جاوے گا قیامت کے دن۔ لوگوں نے عرض کیا وہ کونسی ہڈی ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اسی کی۔



(۷۴۱۵) جب اللہ اس ہڈی کو کہتے ہیں جہاں سے ہاتھ کی ہڈی سے آوی کے بدن میں اس کو اسی ہڈی کہتے ہیں۔ سو فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی میں گل جاوے مگر اسی ہڈی نہیں لگتی۔ آدمی کی پیرا لکڑی سے لکڑی سے شروع ہوتی ہے اور قیامت میں بھی اسی ہڈی سے ترکیب شروع ہوگی۔ سب بدن کی خاک وہیں متصل ہو کر جیسا بدن فنا ہوتا ہے وہ جاسے گا۔ یہ جو فرمایا اسی ہڈی نہیں لگتی یا تو سب نہ لگتی ہوگی یا اس کے ہر ایک اڑانے سے نہ لگتے ہوں گے اگرچہ میرا مٹی اڑاؤں گا۔ (تفسیر الانبیاء)

کِتَابُ الزُّهْدِ

دنیا سے نفرت دلانے والی حدیثوں کا بیان

۷۴۱۷- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الدُّنْيَا مَبْحَثُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ))

۴۳۱۴- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دنیا قید خانہ ہے مومن کا اور جنت ہے کافر کی۔

۷۴۱۸- عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الدُّنْيَا مَبْحَثُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ))

۴۳۱۸- حباب بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے گزرے آپ مدینہ میں آ رہے تھے کئی عالیہ کی طرف سے (عالیہ وہ گاؤں ہیں جو مدینہ کے باہر بلندی پر واقع ہیں) اور لوگ آپ کے ایک طرف یا دونوں طرف تھے۔ آپ نے ایک بیٹرا کاچہ چھوئے کان والا مردہ دیکھا اس کا کان پکڑا پھر فرمایا تم میں سے کون یہ لٹا ہے ایک درم کو جو لوگوں نے عرض کیا ہم ایک درم کو بھی اس کو لینا نہیں چاہتے (یعنی کسی چیز کے بدلے) اور ہم اس کو کیا کریں گے۔ آپ نے فرمایا تم چاہتے ہو کہ یہ تم کو مل جائے؟ لوگوں نے کہا قسم خدا کی اگر یہ دے دو ہوتا تب بھی اس میں عیب تھا کہ کان اس کے بہت چھوٹے ہیں پھر مرے پر اس کو کون لے گا۔ آپ نے فرمایا قسم خدا کی دنیا اللہ جل جلالہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ کھل ہے جسے یہ تمہارے نزدیک۔

۷۴۱۹- عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الدُّنْيَا مَبْحَثُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ))

۴۳۱۹- حباب بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا قید خانہ ہے مومن کا اور جنت ہے کافر کی۔

(۴۳۱۴) ☆ مسلمان کیسے ہی میں ہو مگر کافر کی طرح پیش نہیں کر سکتا کافر کے نزدیک حرام حلال یکو نہیں، عاقبت کی فکر اس کو نہیں، مہلکات کی مصلحت اس کو نہیں۔ مسلمان کو یہ سب غم نہیں ہیں اس پر حشر کا قبر کا خوف ہے۔ یہاں فکر سمیٹ ہے وہاں نہ خوف نہ حشر۔ البتہ مسلمان جب دنیا سے غلامی پا کر قبر دار حشر سے پار ہو کر جنت میں جاوے گا اس وقت ایمان مان حاصل ہو گا۔ اس لیے دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور جہاں تک ایمان قوی ہو گا وہیں تک دنیا کا بہار معلوم ہو گا اور آخرت کا شوق زیادہ ہو گا۔

كُنَّا حِينَئِذٍ كَمَا هَذَا السُّكَّانُ بِهِ عَيْنًا.

۷۴۲۰- عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ هَبِي صَلَّيْتُ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُزْتُ بِخُزْءٍ لِقَائِهِمْ فَكُنْتُ قَالَتْ بَقُولُ ((اِنَّ اَدَمَ عَلَيَّ مَالِي قَالَ وَهَنْ لَنْ يَأْتِيَ اَدَمَ مِنْ مَالِكٍ اِلَّا مَا اَكَلَتْ فَالْيَقِيَتْ اَوْ لَيْسَتْ فَالْيَقِيَتْ اَوْ تَمْنَعُكَ فَاَمْنَعُكَ))

۷۴۲۰- مطرف سے روایت ہے انھوں نے خالے پاپ سے وہ کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ انھیں التکاء پر سے تھے آپ نے فرمایا آدمی کہتا ہے مال میرا مال میرا اور مال آدمی حیرا مال کیا ہے حیرا مال وہی ہے جو تو نے کھایا اور دے دیا کیا چھوٹا اور میرا کیا صداقت دہا اور چھوٹی کی۔

۷۴۶۱- عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ بَابِي
 النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ بِمَنْزِلِ خَلِيفَتِهِ عُمَامٍ

۷۴۲۲- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يَقُولُ الْعَبْدُ مَا يَلِي مَا يَلِي أَيْسَرُ لَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ مَا أَكَلَ فَاقْتَى أَوْ لَبَسَ فَاقْتَى أَوْ أَطْعَمَ فَاقْتَى وَمَا سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ فَاجِبٌ وَلَوْ كُنْتَ لِلنَّاسِ)).

۶۳۲۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ کہتا ہے مال میرا ایل میرا حالانکہ اس کا مال تین چیزیں ہیں جو کھایا اور کتا کیا اور جو پہنا اور پرتا کیا اور جو خدا کی رلوش دیا اور جمع کیا۔ اس کے سوا تو وہ جائے والا ہے اور چھوڑ جانے والا ہے لوگوں کے لیے۔

۷۴۲۳- عَنْ اَبِي الْوَلَدِ نُوَيْسٍ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَرْثَدَةَ
الْبَصْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَرَّادٍ يَخْتَلِفُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ

۷۴۶- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَنْبَغُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةَ فُرُوجٍ أَثَنَ وَيَتَنَفَّى وَاحِدٌ بَشْعُهُ أَهْلُهُ وَمَا لَهُ وَعَهْلُهُ فَيُزَجُّ أَهْلُهُ وَمَا لَهُ وَيَتَنَفَّى عَهْلُهُ)).

کو خوش کرنی چاہیے اور لڑکے، ہالے بچے، ماں و دولت یہ سب
بچے نیک کے ساتھ ہیں مرنے کے بعد کچھ کام کے نہیں۔ ان میں
دل لگانا بے عقلی ہے۔

☆ (۴۲۰) اور جو کہ چھوڑا وہ تیرا ہی نہیں ہے بلکہ تیرے وارثوں کا ہے یا اگر وارث نہیں تو دوستوں کا ہے۔ المومنین ہے کہ انسان اپنی کمزوری سے اپنی نعمت کو بے مشقت کھائے اور حکم دوسرے افراد پر لازم ہے کہ آپ خوب کھائے اور پیئے چیتے اور اللہ دے دوستوں اور عزیزوں کو کھائے اس پر بھی جو کچھ بچے گا وہاں وارث لے لیں تو خیر۔

۷۵۲۵- عمرو بن اُخوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو بحرین کی طرف بھیجا وہاں کا جزیرے لانے کو اور آپ نے صلح کر لی حتیٰ بحرین والوں سے اور ان پر حاکم کیا تھا عطاء بن حصری کو پھر ابو عبیدہ وہاں لے کر آئے بحرین سے۔ یہ خبر انصار کو پہنچی انھوں نے فخر کی گزار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو انصار آپ کے سامنے آئے آپ نے ان کو دیکھ کر قسم فرمایا پھر فرمایا میں سمجھتا ہوں تم نے سنا کہ ابو عبیدہ بحرین سے کچھ مال لے کر آئے ہیں (اور تم اسی خیال سے آج جمع ہوئے کہ مال لے گا)۔ انھوں نے کہا بے شک یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا خوش ہو جاؤ اور امید رکھو اس بات کی جس سے خوش ہو گے تو قسم خدا کی۔ فقیری کا مجھے تم پر ذر نہیں لیکن مجھے اس کا درد ہے کہ کہیں دنیا تم پر کشادہ ہو جائے جسے تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ ہوئی تھی پھر ایک دوسرے سے حد کرنے لگو جیسے اگلے لوگوں نے حد کیا تھا۔ اور ہلاک کر دے تم کو جیسے ان کو ہلاک کیا تھا۔

۷۵۲۶- ترجمہ دی ہے جو مکرر اس میں یہ ہے کہ غافل کر دے تم کو جیسے اگلے لوگوں کو غافل کر دیا تھا۔

۷۵۲۷- عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قرآن اور روم فتح ہو جائیں گے تو تم کیا ہو گے؟ عبدالرحمن بن عوف نے کہا ہم وہی کہیں گے جو اللہ نے ہم کو حکم کیا (یعنی اس کا شکر کریں گے) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور کچھ نہیں کہتے رہ گئے کہ ہم حد کر دے پھر باز دے دو ستوں سے پھر دشمنی کر دے یا ایسا

۷۵۲۵- عَنْ عَمْرِو بْنِ عُوفٍ بْنِ عَصٍّ حَيْفٌ نَبِيٍّ عَامِرٍ فِي لُؤْيٍ وَكَانَ شَهِيدًا بَلَدًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أُخْبِرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ بِأَمْرٍ يَجْعَلُهُمَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ صَالِحٌ لِحُلِّ الْبَحْرَيْنِ وَتَمَرَّ عَلَيْهِمُ الْغُلَامُ بْنُ الْخَضِرِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَبَّحَتْ الْأَنْصَارُ يَقُولُونَ أَيْ عُبَيْدَةَ فَوَلَّوْا صَلَافَةَ الْفَخْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْصَرَفَ فَتَمَرَّحُوا لَهُ فَتَسَبَّحُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ رَأَوْهُ ثُمَّ قَالَ ((أَهْلُكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ)) فَقَالُوا بَلَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَالُوا)) قَالُوا وَتَمَرَّحُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللَّهِ مَا أَفْقَرُ أَحْسَنِي عَلَيْكُمْ وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ يُسَبِّحَ الَّذِينَ عَلَيْكُمْ كَمَا يُسَبِّحُ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَأْتِسُوهُمَا كَمَا تَأْتِسُوهُمَا وَتَهْلِكُكُمْ كَمَا أَهْلَكْتَهُمْ))

۷۵۲۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ ثَوِّسٍ وَبَطِلٍ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي حَبِيبٍ صَالِحٍ ((وَتَهْلِكُكُمْ كَمَا أَهْلَكْتَهُمْ))

۷۵۲۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَصٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ فَلَاوِسُ وَالرُّومُ أَيْ قَوْمُ أَسْتُمْ)) قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُوفٍ فَقَالَ كَمَا أَمَرَنَا اللَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ فَتَأْتِسُونَ ثُمَّ تَتَحَسَّنُونَ ثُمَّ تَتَدَابَرُونَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُونَ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ ثُمَّ

ی کچھ فرمایا پھر سکین مہاجرین کے پاس جاؤ گے اور ایک کو دوسروں کا نظم بتاؤ گے۔

۷۴۲۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دوسرے کو دیکھے جو اپنے سے زیادہ ہموال اور صورت میں تو اس کو دیکھے جو اپنے سے کم ہموال اور صورت میں (تاکہ خدا کا شکر پیدہ ہو اور علم اور تقویٰ میں اس کو دیکھے جو اپنے سے زیادہ ہو)۔

۷۴۲۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۴۳۰- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس شخص کو دیکھو جو تم سے کم ہے (مال اور دولت میں اور حسن و جمال میں اور مال بچوں میں) اور اس کو مت دیکھو جو تم سے زیادہ ہے اور ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو گے اپنے آپ پر۔

۷۴۳۱- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نبی اسرائیل کے لوگوں میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی سفید داغ والا، دوسرا گنجا تیرا نہ حلد سونہا نہ چاہا کہ ان کو آزمائے تو ان کے پاس فرشتہ بھیجا سونہ سفید داغ والے کے پاس آیا پھر اس نے کہا کہ تجھ کو کون سی چیز بہت پیاری ہے؟ اس نے کہا کہ اچھا رنگ اور اچھی کھال اور مجھ سے یہ پیاری دور ہو جائے جس کے سبب لوگ مجھ سے گھن کرتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ فرشتہ نے اس پر اچھا ملا سواں کی گھن دور ہو گئی اور اس کو اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی۔ فرشتہ نے کہا کون سا مال تجھ کو بہت پسند ہے؟ اس نے کہا اونٹ یا گائے۔ اسحاق بن عبد اللہ اس حدیث کے ایک راوی کو شک نہ کیا کہ اس نے اونٹ مانگا یا گائے لیکن سفید داغ والے یا گئے تھے ان میں سے ایک نے اونٹ کہا دوسرے نے گائے۔ سو اس کو دس مہینے کی ہاجن اونٹنی دی۔ پھر کہا خدائے تعالیٰ تیرے واسطے اس میں برکت دے۔

تَتَطَلَّبُونَ فِي مَسَاكِينِ الْمُهَاجِرِينَ فَتَحْتَلُونَ بَعْضُهُمْ عَلَى رِقَابِ بَعْضٍ))۔

۷۴۲۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا نَظَرُ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فَضَّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْحَلِيِّ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ مِنْ فَضْلٍ عَلَيْهِ))۔

۷۴۲۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الزَّادِ سَوَاءً۔

۷۴۳۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((انظُرُوا إِلَى مَنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ لَوْفَكُمْ فَهُوَ أَحْسَنُ أَنْ لَا تَوَدُّوا بِعَفْوَةِ اللَّهِ)) قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ ((عَلَيْهِمْ))۔

۷۴۳۱- عَنْ نَبِيِّ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ ثَلَاثَةَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَلْبَنَصَ وَالْفَرْعَ وَأَعْمَى فَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ هَكَذَا قَالَيَ الْبَنَصُ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ لَوْثٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَبَذْءٌ عَنِّي الَّذِي فَدَّ قَلْبِي مِنَ النَّاسِ قَالَ فَمَسَحَهُ فَلَذِبْ عَنْهُ فَلَرَاهُ وَأَعْطَاهُ لَوْثًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْإِبِلُ أَوْ قَالَ الْبَقَرُ حَتَّى إِسْتَحَقَّ إِلَا أَنْ الْبَنَصُ أَوْ الْفَرْعُ قَالَ أَحَدُهُمَا الْإِبِلَ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَأَعْطَاهُ نَقْعًا عَشْرَةَ فَقَالَ بَرَكَا اللَّهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَأَيُّ الْفَرْعِ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ

حضرتؑ نے فرمایا پھر فرشتہ مجھے کے پاس آیا سو کہا کون چیز تجھ کو بہت پسند آتی ہے۔ اس نے کہا کہ اچھے ہال اور یہ بیماری جاتی رہے جس کے سبب سے لوگ مجھ سے گھٹتے ہیں۔ پھر اس نے اس پر ہاتھ ملا سو اس کی بیماری دور ہو گئی اور اس کو اچھے ہال ملے۔ فرشتہ نے کہا کہ کون سہارا تجھ کو بہتا ہے۔ اس نے کہا کہ گائے؟ سو اس کا گاجن بگائے۔ فرشتہ نے کہا کہ خدا تیرے مال میں برکت دے۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ پھر فرشتہ اچھے کے پاس آیا سو کہا کہ تجھ کو کون سی چیز بہت پسند ہے؟ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ میری آنکھ میں روشنی دے تو میں اس کے سبب لوگوں کو بھیجوں۔ حضرتؑ نے فرمایا پھر فرشتہ نے اس پر ہاتھ ملا سو اس کو خدا نے روشنی دید۔ فرشتہ نے کہا کہ کون سا مال تجھ کو بہت پسند ہے؟ اس نے کہا بھیڑ بکری۔ تو اس کو گاجن بکری ملی۔ پھر روشنی اور گائے چائی اور بکری بھی جئی۔ پھر ہوتے ہوتے سفید دلوں والے کے جنگل بھرا لوٹ ہو گئے اور سب کے جنگل بھر گئے تیل ہو گئے اور اچھے کے جنگل بھر بکریاں ہو گئیں۔ حضرتؑ نے فرمایا بعد مدت کے وہی فرشتہ سفید دارغ والے کے پاس اپنی اگلی صورت اور شکل میں آیا سو اس نے کہا کہ میں محتاج آدمی ہوں سڑ میں میرے تمام اسباب بک گئے (یعنی تدبیریں جاتی رہیں اور مال اور اسباب نہ رہا) سو آج منزل پر پہنچا۔ مجھ کو کھن نہیں بدوں خدا کی مدد کے پھر بدوں تیرے کرم کے۔ میں تجھ سے مانگا ہوں اسی کے نام پر جس نے تجھ کو سحر اور نگ اور سحری کمال دی اور مال اور نعم دیئے ایک لونٹ جو میرے سڑ میں کام آوے۔ اس نے کہا لوگوں کے حق تجھ پر بہت ہیں (یعنی قرضہ دہوں یا مگر ہر کے خرچ سے مال زیادہ نہیں جو تجھ کو دوں)۔ پھر فرشتہ نے کہا کہ میں تجھ کو پہچانتا ہوں بھلا کیا تو محتاج کو ڈھونڈتا تھا کہ تجھ سے لوگ گھٹتے تھے پھر خدا نے اپنے فضل سے تجھ کو یہ مال دید اس نے جواب دیا کہ میں نے تو یہ مال اپنے باپ دادا سے ملا

بَلَيْتُ قَالَ فَهَوَّ حَسَنٌ وَتَذَعْبُ عُمَىٰ هَذَا الَّذِي لَمْ يَلِزْهُ النَّاسُ قَالَ لَمْ تَسْخُفْ فَلَذَعْبُ عَنْهُ وَأَعْطَيْتُ هَوَّ حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَأَعْطَيْتُ بَقَرَةً حَامِلًا فَقَالَ تَزَلُّ اللَّهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَآتَى اللَّهَ عُمَىٰ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ أَنْ يَزِدَّ اللَّهُ إِلَيَّ تَصَرَّى فَأَنْصَبُ بِهِ النَّاسُ قَالَ لَمْ تَسْخُفْ فَرَزَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصْرَةً قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْعَنَمُ فَأَعْطَيْتُ شاةً وَالْبَدَأُ فَأَتَتْ هَذَانِ وَوَلَدَتْ هَذَا قَالَ فَكَيْفَ لِهَذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْعَنَمِ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْكَافِرَ فِي صُورِهِ وَهَيْبِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مُسْكِينٌ لَمْ يَنْقُطَتْ بَنِي الْحِثَالِ فِي سَفَرِي لَمْ يَنْدَغْ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِهَذَا ثُمَّ بَكَتْ أَسْأَلُكَ بِاللَّهِ أَغْطَاكَ اللَّهُ الْخَيْرَ وَالْجَلَدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيرًا أَتَلَعَ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ الْخُلُوفُ كَثِيرَةٌ فَقَالَ لَمْ تَكُنْ أَطْرَفْ لَمْ تَكُنْ الْوَرْنُ يَنْقُورُ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَغْطَاكَ اللَّهُ فَقَالَ إِنَّمَا وَرَثَ هَذَا الْمَالُ كَثِيرًا عَنْ كَثِيرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَتَبْنَا فَصَرَّكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ قَالَ وَآتَى الْكَافِرَ فِي صُورِهِ فَقَالَ لَمْ يَجِدْ مَا قَالَ لِهَذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ جِدْلٌ مَا رَدَّ عَلَىٰ هَذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَتَبْنَا فَصَرَّكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ قَالَ وَآتَى الْغَنَمِي فِي صُورِهِ وَهَيْبِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مُسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ انْقَطَعَتْ بَنِي

الْحَبَانِ فِي سَفَرِي فَلَا تَلَاغِ لِي الْيَوْمَ إِلَّا
بِاللهِ ثُمَّ بَلَغَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَزَا غَلَبْتُ
بَصْرَةَ شَأْنٍ أَتَلْعُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ
كُنْتُ أَضْمِي فَرْدًا إِلَهُ إِلِيْ سَفَرِي فَخُذْ مَا
شِئْتَ وَذَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللهِ لَا أَجْهَدُكَ
الْيَوْمَ شَيْئًا أَحَدَهُ لِلَّهِ فَقَالَ أَنْتَكَ مَا لَكَ
فَأَنَّمَا الْبَلِيغُ فَقَدْ رَضِيَ عَنْكَ وَسَجَّطَ عَلَيَّ
صَاحِبِيكَ ۝

ہے جو کج پشت سے بے آدی ہے۔ فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہو تو
خدا تجھ کو دیباہی کر دے گی جیسا تو خدا حضرت نے فرمایا پھر فرشتے نے
کے پاس آیا ای اپنی صورت اور شکل میں پھر اس سے کہا جیسا سفید
دل دے دے گا۔ اس نے کہا خدا اس نے بھی وہی جواب دیا جو سفید دل دے دے
نے دیا خدا۔ فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجھ کو دیباہی دے دے
جیسا تو خدا حضرت نے فرمایا اور فرشتے انہوں سے کہے پاس گیا اپنی اسی
صورت اور شکل میں پھر فرشتے نے کہا کہ میں متنب آدی اور مسافر
ہوں میرے سفر میں سب اپنے اور تدبیر میں کٹ گئیں سو مجھ کو
آج منزل پر پہنچانا بغیر اللہ کی مدد اور تیرے کرم کے مشکل ہے۔ سو
میں تجھ سے اس خدا کے نام پر جس نے تجھ کو آنکھ دی ایک بکری
مانگتا ہوں کہ میرے سفر میں وہ کام آوے۔ اس نے کہا بے شک
میں اسے خدا خدا نے مجھ کو آنکھ دی تو لے جاں بکریوں میں سے جتنا
تیرا لگی چاہے اور چھوڑ جا بکریوں میں سے جتنا تیرا لگی چاہے۔ قسم خدا
کی آج جو چاہے تو خدا کی راہ میں لیوگا میں تجھ کو مشکل میں
نہیں ڈالوں گا (یعنی تیرا تجھ نہ بکلاؤں گا)۔ سو فرشتے نے کہا اپنا دل
رہتے دے تم جیوں آدی صرف آزمائے گئے تھے۔ سو تجھ سے تو
البتہ خدا راضی ہوا اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ہاتھ خوش ہوا۔

۷۴۳۲- عَنْ عَامِرٍ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ سَعْدٌ
مِنْ أُمِّي وَتَلَسَّى فِي يَلِيلِهِ فَمَحَاةً إِلَيْهِ عُمَرُ فَلَمَّا
رَأَاهُ سَعْدٌ قَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هَذَا الْفَرَّاجِ
فَقَالَ فَقَالَ لَهُ أَنْزَلْتُ فِي يَلِيلِكَ وَتَحْمِلُكَ
وَتَرْكَبُكَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ أَمْسَلَكَ يَنْتَهَمُ قَضَرُكَ

۴۳۲- عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے سعد بن
ابی وقاص اپنے اونٹوں میں سے اپنے لئے اس میں ان کا بیٹا عمر آیا (یہ عمر بن
سعد وہی ہے جو حضرت حسین سے لڑا اور جس نے دنیا کے لیے
اپنی آخرت برباد کی) جب سعد نے ان کو دیکھا تو کہا پتلا مانگتا ہوں
میں اللہ تعالیٰ کی اس سوار کے شر سے۔ پھر وہ اترا اور بولا تم اپنے

(۴۳۲) ☆ اس حدیث میں شر کرنا اور اتنا حق ٹھاس دینا دکایا ہے۔ بلکہ اگر غور کیجئے تو یہ حدیث سارے عالم کے حال میں ہے یعنی ہم
سب لوگ دل بہ حقیقت تھے جان باں صحت علم حکومت محل اس کے کرم سے سب کو ملی ہو شیدہ ہے وہ اپنی حقیقت اور خدا تعالیٰ کا
کرم بوجہ شر کر رہے اور جو اس سے وہ اپنی حقیقت اور خدا کے کرم کو بھول کر اپنے خلیق اور تدبیر اور خالق تعالیٰ ریاست پر مغرور ہے وہ خدا
سے (تختہ الاخبار)

لوٹوں اور بکریوں میں اترے ہو اور لوگوں کو چھوڑ دیا وہ سلطنت کے لیے جھگڑ رہے ہیں (یعنی خلافت اور حکومت کے لیے)۔ سعد نے اس کے سینہ پر ہار اور کہا چپ وہ میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ دوست رکھتا ہے اس بندہ کو جو پرہیزگار ہے مالدار ہے پچھا بیضا ہے ایک کوئے میں (فساد اور فتنے کے وقت) اور دنیا کے لیے اپنا ایمان نہیں بکلاتا۔ (افسوس ہے کہ عمر بن سعد نے اپنے باپ کی صحیح کو فراموش کیا اور دنیا کی طمع میں آخرت گنوائی۔ نووی نے کہا مالدار سے یہ مراد ہے کہ دل اس کا فنی ہو اور قاضی نے کہا مالدار سے ظاہری معنی مراد ہے۔)

۷۴۳۲- سعد بن ابی وقاص کہتے تھے قسم خدا کی میں پہلا وہ شخص ہوں جس نے حیر مارا خدا کی راہ میں اور ہم جہاد کرتے تھے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے اور ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہ ہو تا مگر چنے حبلہ اور سر کے (یہ دونوں جنگی درخت ہیں) یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی ایسا پاخانہ پھر تا چیسے بکری پھرتی ہے۔ پھر آج عوام سے لوگ (یعنی زہری کی اولاد) مجھ کو دین کی باتیں سکھاتے ہیں یارین کے لیے حویہ کرتے ہیں یا سزا دینا چاہتے ہیں۔ ایسا ہو تو بالکل ٹوٹے میں پڑا اور میری محنت ضائع ہو گئی۔

۷۴۳۳- ترجمہ وہی ہے جو گزر اس میں یہ ہے کہ یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی پاخانہ پھر تا چیسے بکری پھرتی ہے اس میں کچھ نہ ملا ہو تا (یعنی خالص پتے ہوتے)۔

۷۴۳۵- خالد بن عبیدہ مدنی سے روایت ہے عقبہ بن غزوہ نے (جو امیر تھے ہمد کے) ہم کو خطبہ سنایا تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور شاکی پھر کہا بعد حمد و صلوات کے مظلوم ہو کہ دنیا نے خبر دی قسم ہونے کی اور دنیا میں سے کچھ باقی نہ رہا مگر جیسے برتن میں کچھ بچا ہو اپنی رہ جاتا ہے جس کو اس کا صاحب بھار کھتا ہے اور تم دنیا سے ایسے گھر کو جانے والے ہو جس کو زوال نہیں تو اپنے سامنے

سَعْدٌ فِي صَلَاتِهِ فَقَالَ اسْكُنْتُ سَبْعَةً وَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْبَيْضَ الْغَنِيَّ الْخَفِيُّ))۔

۷۴۳۲- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَوَّلُ رَحَلٍ مِنَ الْعَرَبِ دُمِيَ بَسْمِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَقَدْ كُنَّا نَعْرُوزُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ نَأْكُلُهُ إِلَّا وَرَأَى الْحَبْلَةَ وَهَذَا السَّمَرُ حَتَّى إِذَا أَحْمَدْنَا لَبِضْعُ كَمَا نَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ اسْتَبَحْتُ بَنُو أَسَدٍ نَعْرُوزِي عَلَى الَّذِينَ لَقَدْ عَيْتَ إِذَا وَحَلَّ عَمَلِي وَتَمَّ بَعْلُ ابْنِ نُسَيْرٍ إِذَا۔

۷۴۳۳- عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ حَتَّى إِذَا كَانَ أَحْمَدْنَا لَبِضْعُ كَمَا نَضَعُ الْغَنَى مَا يَحْلِلُهُ بَشِيرٌ۔

۷۴۳۵- عَنْ خَالِدِ بْنِ عُبَيْدٍ مَدَنِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ عَقْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ فَخَبَّرَهُ اللَّهُ وَأَتَانِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَمَّا نَعَدُ فَوَلَّيْتُ الدُّنْيَا فَمَا آذَنَتْ بِعَمْرِمٍ وَوَلَّتْ حَبْلَةً وَتَمَّ بَيْنَ بَيْنَهَا إِذَا صَبَاةٌ كَصَبَاةِ الْإِنَاءِ يَنْصَبُهَا صَاحِبُهَا وَإِلَيْكُمْ فَتَقْبَلُونَ مِنْهَا إِلَى دَارٍ لَا رَوَالٍ لَهَا فَاتَّقُوا بِحَبِيرٍ مَا يَحْضُرُ بَكْمٍ

نکلی کر کے جاؤ اس لیے کہ ہم سے بیان کیا گیا کہ ہجر ایک کنارے سے جہنم کے والا جانے کا اور ستر برس تک اس میں اترنا ہائے گا اور اس کی نہ کوئی پچھو گا۔ قسم خدا کی جہنم بھری جانے کی کیا تم تعجب کرتے ہو اور ہم سے بیان کیا گیا کہ جنت کے ایک کنارے سے لے کر دوسرے کنارے تک چالیس برس کی راہ ہے اور ایک دن ایسا آئے گا کہ جنت لوگوں کے جہم سے بھری ہوگی اور قوتے دیکھا ہو تا میں ساتواں قہاسات مخصوص میں سے جو رسول اللہ کے ساتھ تھے اور ہمارا کمانا کچھ نہ تھا سوار رخت کے چوں کے یہاں تک کہ ہمارے چھوٹے زخمی ہو گئے (لوہہ چوں کی حرارت اور سختی کے) میں نے ایک چادر پائی اور اس کو پھاڑ کر دو ٹکڑے کئے ایک ٹکڑے کا میں نے جوبہ پہنا اور دوسرے ٹکڑے کا سعد بن مالک نے۔ اب آج کے روز کوئی ام میں سے ایسا نہیں ہے کہ کسی شہر کا حاکم نہ ہو اور میں پناہ مانگا ہوں اللہ کی اس بات سے کہ میں اپنے تئیں بڑا سمجھوں اور اللہ کے نزدیک چھوٹا ہوں اور بے شک کسی ٹیکبر کی نبوت (دنیا میں) ہمیشہ نہیں رہی بلکہ نبوت کا اثر (تھوڑی مدت میں) جاتا رہا یہاں تک کہ آخری انہام اس کا یہ ہوا کہ وہ سلطنت ہو گئی تو تم قریب پاؤ گے اور تجربہ کرو گے ان امیروں کا جو ہمارے بعد آئیں گے (کہ ان میں دین کی باتیں جو نبوت کا اثر ہے نہ رہیں گی اور وہ بالکل دنیا دار ہو جائیں گے)۔

۷۴۳۶- خالد بن عیمر سے روایت ہے انہوں نے چاہتے کا زمانہ ملا تھا اور وہ حاکم تھے بصرہ کے پھر بیان کیا ای طرح جیسے اوپر گزرا۔

۷۴۳۷- خالد بن عیمر سے روایت ہے میں نے سنا تھا کہ بن غزو ان سے وہ کہتے تھے کہ مجھے دیکھا میں ساتواں شخص قہاسات آدمیوں کا جو رسول اللہ کے ساتھ تھے اور ہمارا کمانا کچھ نہ تھا سوا ہلہ (ایک رخت ہے) کے چوں کے۔

فَإِنَّهُ قَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ الْخَمْرَ يُلْقَى مِنْ شَفَاةِ جَهَنَّمَ فَيُهْوِي بِهَا سَبْعِينَ عَامًا لَا يُثْرَكَ لَهَا قَفَرًا وَ وَاللَّهُ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ وَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا تَيْنَ بَصْرَةَ هَتَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْحَبَةِ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَتَلَايُنَ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَطَلِيطٍ مِنَ الرَّحَامِ وَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْتٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا مَعَهُمْ يَوْمَ وَرَأَى الشَّعْبَ حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا فَلَنَقُطُ لُرُوفَةً فَتَشَقُّهَا بَنِي وَتَيْنَ سَعْدٍ فَمِنْ مَالِكٍ فَتَزُولُ بِصَنِيعِهَا وَتَزُولُ سَعْدٌ بِصَنِيعِهَا فَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِمَّا أَحْذُ يَوْمًا أَمْشَحُ أَمِيرًا عَلَى بَصْرَةَ مِنْ قَانَصَارٍ وَبَنِي أَغْوَدُ بِاللَّهِ أَنَا أَكُونُ فِي تَقْصِي عَالِيَتِي وَعِنْدَ اللَّهِ صَغِيرًا وَبَنِي لَمْ تَكُنْ كِبُورَةً قَطُّ يَوْمًا تَمَسَّحَتْ حَتَّى يَكُونُ آخِرُ عَالِيَتِيَا مَلِكًا فَتَسْمُرُونَ وَتُسْمَرُونَ فَالْمَرْءُ بَعْدُنَا.

۷۴۳۶- عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمِيرَةَ وَقَدْ أَذْرَكَ الْخَالِيَةَ قَالَ خَطَبَ عُبَيْدُ بْنُ غَزْوَانَ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْبَصْرَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ خَمِيسَتَيْنِ.

۷۴۳۷- عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ غَزْوَانَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْتٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا لَنَا مَعَهُمْ يَوْمًا وَرَأَى الشَّعْبَ حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا.

۷۶۳۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ خُلْ نَرَى رَجُلًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ خُلْ تَصَارُونَ فِي رُؤْيَا الشَّخْصِي فِي الظُّهُورِ كَيْسَتْ فِي سَخَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ «فَهَلْ تَصَارُونَ فِي رُؤْيَا الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْاِثْنَيْنِ لَيْسَ فِي سَخَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَصَارُونَ فِي رُؤْيَا رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تَصَارُونَ فِي رُؤْيَا احِبِّجَتَا قَالَ قَبْلُيُ الْعَبْدِ فَيَقُولُ ائْتِ فُلَانًا اَلَمْ اُحْرَمَكَ وَاَسْؤَدَاكَ وَاَزَوَّجَكَ وَاَسْحَرَ لَكَ الْعَيْنَ وَالْاَبْيَنَ وَاَذَوَّلَا تَرَأَى وَتَرْتَعُ فَيَقُولُ بَلَى قَالَ فَيَقُولُ اَلْفُطْنَتْ اَلَنَ مَذَابِي فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَنِي اَنْتَا كَمَا نَسِيَنِي ثُمَّ يَتْلُو اَلْاَبْيَنَ فَيَقُولُ ائْتِ فُلَانًا اَلَمْ اُحْرَمَكَ وَاَسْؤَدَاكَ وَاَزَوَّجَكَ وَاَسْحَرَ لَكَ الْعَيْنَ وَالْاَبْيَنَ وَاَذَوَّلَا تَرَأَى وَتَرْتَعُ فَيَقُولُ بَلَى ائْتِ رَبِّ فَيَقُولُ اَلْفُطْنَتْ اَلَنَ مَذَابِي فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَنِي اَنْتَا كَمَا نَسِيَنِي ثُمَّ يَتْلُو اَلْاَبْيَنَ فَيَقُولُ لَهْ جُلْ ذَلِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اَعْنَتْ بَلَ وَبَكَبَاكَ وَتَوَسَّلَكَ وَصَلَّيْتَ وَصَمْتَ وَتَصَدَّقْتَ وَتَنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُولُ هَاهُنَا اِذَا « قَالَ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ اَلَا نَ كُنْتُ حَاضِرًا عَلَيْكَ وَتَفَكَّرَ فِي نَفْسِهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ فَكُتِمَ عَلَى يَدِهِ وَتُفَاتَ لِعَجَبِهِ وَخَبِيرِهِ وَعِظَابِهِ اَطْعَمَ فَعَبْدَهُ وَالْحَمْدُ وَطَعَانَهُ بِغَنِيهِ وَذَلِكَ لِيُعْلِيَنَّ مِنْ نَفْسِهِ وَذَلِكَ اَلْمُنَاقِبُ

۷۶۳۸- ابو ہریرہ سے روایت ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے قیامت کے دن؟ آپ نے فرمایا کیا تم کو شک پڑتا ہے آپ کے دیکھنے میں ٹھیک دھوپ کو جب کہ بدلی نہ ہو۔ صحابہ نے کہا کہ جس حضرت نے فرمایا سو کیا تم کو تردد ہوتا ہے چاند کے دیکھنے میں چودہویں رات کو جب کہ بدلی نہ ہو؟ صحابہ نے کہا نہیں آپ نے فرمایا سو قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری ہاں ہے کہ تم کو اپنے رب کے دیدار میں کچھ شبہ اور اختلاف نہ ہو گا مگر جیسے سورج پانچاند کے دیکھنے میں (یعنی جیسے چاند سورج کی رویت میں اشعہ نہیں دیکھتے وہی خدا تعالیٰ کی رویت میں اشعہ نہ ہو گا)۔ پھر حق تعالیٰ حساب کرے گا بندے سے سب کے گانے کھانے پلانے کے اور ان میں نے تجھ کو عزت نہیں دی اور تجھ کو سردار نہیں بنایا اور تجھ کو حیرانہ نہیں دیا اور گھوڑوں اور اونٹوں کو حیرانہ نہیں کیا اور تجھ کو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چھ لیتا تھا؟ تو بندہ کہے گا کہ جی ہے۔ آپ نے فرمایا تو حق تعالیٰ فرمائے گا بھلا تجھ کو معلوم تھا کہ تو مجھ سے ملے گا؟ سو بندہ کہے گا کہ نہیں۔ تو حق تعالیٰ فرمائے گا کہ اب ہم بھی تجھ کو بھولے ہیں (یعنی تیری خبر نہ لیں گے اور تجھ کو عذاب سے نہ بچائیں گے)۔ جیسے تو ہم کو بھولا۔ پھر خدا تعالیٰ دوسرے بندے سے حساب کرے گا تو کہے گا کہ میں نے کھانے پلانے کے اور تجھ کو عزت نہیں دی اور تجھ کو سردار نہیں بنایا اور تجھ کو حیرانہ نہیں دیا اور گھوڑوں اور اونٹوں کو حیرانہ نہیں کیا اور تجھ کو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چھ لیتا تھا؟ تو بندہ کہے گا کہ جی ہے۔ میرے رب! پھر خدا تعالیٰ فرمائے گا بھلا تجھ کو معلوم تھا کہ تو مجھ سے ملے گا؟ تو بندہ کہے گا کہ نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا سو مقرر میں بھی اب تجھے بھلا دیتا ہوں جیسے تو مجھ کو دنیا میں بھولا تھا۔ پھر میرے بندہ سے حساب کرے گا اس سے بھی اسی طرح کہے گا بندہ کہے گا

وَذَلِكَ الَّذِي يَسْتَخِطُّ اللَّهَ عَلَيْهِ.

اسے رب میں تجھ پر ایمان لایا اور تیری کتاب پر اور تیرے رسولوں پر اور میں نے نماز پڑھی روزہ رکھا صدقہ دیا سی طرح اپنی تحریف کرے گا جہاں تک کہ اس سے ہو سکے گا۔ حق تعالیٰ فرمائے گا دیکھ میں تیرا جھوٹ کھلا جاتا ہے حضرتؐ نے فرمایا پھر حکم ہو گا اب ہم تیرے اور پر گولو کھڑا کرتے ہیں۔ بندہ اپنے جی میں سوچے گا کہ کون مجھ پر گواہی دے گا پھر اس کے منہ پر میری ہوگی اور حکم ہو گا اس کی زبان سے کہ بول تو اس کی زبان اس کا گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے اعمال کی گواہی دیں گی اور یہ گواہی اس واسطے ہوگی تاکہ اس کا عذر باقی نہ رہے اسی کی ذات کی گواہی سے اور یہ شخص منافق یعنی جھوٹا مسلمان ہو گا اور اسی پر خدائے تعالیٰ غصہ کرے گا (اور پہلے دونوں کافر تھے۔ مولا اللہ جب تک دل سے خالص خدا کے لیے مبادت نہ ہو تو کچھ قائمہ نہیں۔ لوگوں کو دکھانے کی نیت سے نماز پادروہ اور کتا بولتا ہے اس سے نہ کرنا بہتر ہے۔)

۷۴۳۹-۷۴۴۰- انس بن مالک سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے اچھے میں آپ نصے۔ آپ نے فرمایا تم جانتے ہو میں کس واسطے ہنستا ہوں؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا میں ہنستا ہوں بندے کی گفتگو پر جو وہ اپنے مالک سے کرے گا بندہ کہے گا اسے مالک میرے کیا تو مجھ کو پتا نہیں دے چکا ہے حکم سے (یعنی تو نے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نہ کروں گا)؟ حضرتؐ نے فرمایا خدا تعالیٰ جواب دے گا کہ ہاں ہم حکم نہیں کرتے۔ حضرتؐ نے فرمایا پھر بندہ کہے گا کہ میں جائز نہیں رکھتا کسی کی گواہی اپنے اوپر سو اپنی ذات کی گواہی کے۔ پورا دگر فرمائے گا اچھا تیری ہی ذات کی گواہی تجھ پر آج کے دن کلمات کرتی ہے اور کرنا کا چین کی گواہی۔ حضرتؐ نے فرمایا پھر میری جائے گی بندہ کے منہ پر اور اس کے اچھو پاؤں کو حکم ہو گا بولو اور اس کے سارے اعمال بول دیں گے۔ پھر بندہ گواہت کرنے کی اجازت دی جائے

۷۴۳۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَّلَكَ فَقَالَ ((هَلْ تَذَرُونَ مِنْ أَصْحَابِكُمْ قَالَ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَكْثَرُ قَالَ مِنْ شُعَابَةِ الْعَبْدِ وَتَهُ يَقُولُونَ يَا رَبِّ أَلَمْ نُحَرِّمْكَ مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُولُونَ بَلَى قَالَ يَقُولُونَ لَئِنْ لَمْ أَحْبِبْ عَلَى نَفْسِي إِلَّا شَاهِدًا مَنِي قَالَ يَقُولُونَ كَفَى بِتَفْسِيكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ شَهِدُوا قَالَ فَيَحْتَمِ عَلَى يَدَيْهِ قِيْلَ يَا رُكَّابَهُ انْطَبَقِي قَالَ فَتَطْلُقُ بِأَسْمَائِهِ قَالَ ثُمَّ يُحَلِّي نِسَاءً وَتَبْنِي الْكَلَامَ قَالَ فَيَقُولُونَ بَعْدًا لَكُنَّ وَشَقَّاقًا فَتُكْفَرُ كُنْتُ أَنَا حِيلَ))

کی بندہ اپنے ہاتھ پاؤں سے کہے گا چلو دور ہو چلو خدا کی بارگاہ میں
تو تہہ دے لیے جگہ کرنا تھا (یعنی تہہ دہا اسی پیمانہ روزی سے مجھ کو
مکھور تھا سو تم آپ ہی گناہ کا انکار کر چکے اب روزی میں چلو)۔

۷۴۳۰- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ
عز و جل کو بقدر کثاف روزی دے (یعنی بہت زیادہ دینا نہ دے)
ضرورت کے سوا حق دے تاکہ وہ تیری یاد سے غافل نہ ہو جائیں۔

۷۴۳۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۴۳۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۴۳۳- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے حضرت محمد ﷺ
کی آل جب سے آپ مدینہ میں تشریف لائے کبھی تین دن برابر
بیموں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے یہاں تک کہ آپ نے وفات
پائی (یاد کرو اس کے کہ دین اور دنیا کی بادشاہت آپ کو حاصل
تھی اگر خدا سے چاہے تو تمام دنیا کی دولت آپ کو مل جاتی)۔

۷۴۳۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۴۳۵- ترجمہ وہی ہے۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ دو دن
تک برابر جو کی روٹی سے سیر نہ ہوئے۔

۷۴۳۶- تین دن سے زیادہ بیماریوں کی روٹی سے سیر نہ ہوئے۔

۷۴۳۷- ترجمہ وہی ہے جو پہلے گزرا۔

۷۴۳۸- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے حضرت

۷۴۴۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ
مُحَمَّدٍ قُوتًا))۔

۷۴۴۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا))
وَقِي رِوَايَةٌ غَيْرُ ((اللَّهُمَّ ارْزُقْ))۔

۷۴۴۲- عَنْ عُمَارَةَ بْنِ قُتَيْبَةَ عَنْ هَذَا الْإِسْنَادِ
وَقَالَ كُفَّارًا۔

۷۴۴۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا
شَيْعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ
أَوَّلِ الْمَدِينَةِ مِنْ طَعَامٍ بَرَّ قَاتَبَ لِبَالٍ يَبْقَا حَتَّى
قُبُضٍ۔

۷۴۴۴- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَيْعَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ يَبْقَا مِنْ خُبُرٍ حَتَّى مَضَى إِلَيْهِ۔

۷۴۴۵- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا شَيْعَ آلُ
مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبُرٍ شَعِيرٍ يَوْمَئِذٍ مُتَابِعِينَ
حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔

۷۴۴۶- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَيْعَ آلُ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبُرٍ مَرَّ فَوْقَ ثَلَاثِ۔

۷۴۴۷- عَنْ عَائِشَةَ مَا شَيْعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ
مِنْ خُبُرٍ أَلْبَرُ ثَلَاثًا حَتَّى مَضَى إِلَيْهِ۔

۷۴۴۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا

محمد ﷺ کی آل و دون تک پہنچنے کی روٹی سے سیر نہیں ہوئی مگر ایک دن صرف گجراتی۔

۷۴۴۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم آل محمد ﷺ کا یہ حال تھا کہ ہمیں مہینہ مہینہ بھر تک آگ نہ ملتا صرف گجراتی اور پانی پر گزارہ کرتے۔

۷۴۵۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں اتنا پایا وہ ہے مگر جب گوشت اہل سے پاس آتا ہے تو آگ ملتا ہے۔

۷۴۵۱- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی اور میرے دونوں کے برتن میں تھوڑی جو تھی اسی میں سے کھایا کرتی یہاں تک کہ بہت دن گزر گئے۔ میں نے ان کو کیا تو وہ ختم ہو گئے معلوم ہوا کہ بھول اور مبہم شے میں برکت زیادہ ہوتی ہے۔

۷۴۵۲- مروی سے روایت ہے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہیں جس قسم خدا کی اسے بھائی میرے ہم ایک چاند دیکھتے دوسرا دیکھتے تیسرا دیکھتے دو بیٹے میں تین چاند دیکھتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں اس مدت تک آگ نہ جلتی۔ میں نے کہا خالہ بھرتہ کیا کھاتیں؟ انھوں نے کہا گجرات اور پانی اہل رسول اللہ ﷺ کے کچھ مہمان تھے ان کے چاندور تھے دودھ والے وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے لیے دودھ بھیجے تو آپ صم کو دودھ پلائے۔

۷۴۵۳- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی اور آپ سیر نہیں ہونے روٹی اور زیتون کے تیل سے ایک دن میں دو بار (یعنی صبح اور شام دونوں وقت سیر ہو کر نہیں کھایا)۔

۷۴۵۴- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ

ﷺ شیعہ آل شعیبہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ من حیبر لربا واحضمتا نمر۔

۷۴۴۹- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِذْ كُنَّا آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَمَكُّتَ خَيْبَرَ مَا نَسْتَوِدُّ بِنَارٍ إِلَّا مَرَّ بِهَا فَضَرَّ وَالنَّارُ.

۷۴۵۰- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ يَهْدِي الْإِسْنَادُ إِذْ كُنَّا لَتَمَكُّتَ وَأَمَّا بَدْخَرُ آلِ مُحَمَّدٍ وَزَادُوا خَيْرَ تَحْرِيصٍ فِي حَيْبَرٍ عَنْ أَبِي تَيْبَةَ قَالَ لَا بَأْسَ بِاللَّحْمِ.

۷۴۵۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تَوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي رِغِي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ دُوْ كَسْبٍ إِلَّا خَضِرُ شَعِيرٍ يَرِي رَفِي لِي فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَلَّ عَلَيَّ فَجَعَلْتُ قَفِي.

۷۴۵۲- عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ وَاللَّهِ يَا أَبْنِ الْأَسْبِي إِذْ كُنَّا نَسْتَوِدُّ إِلَى الْفِيلِائِ ثُمَّ الْفِيلِائِ ثُمَّ الْفِيلِائِ لَتَمَكُّتَ خَيْبَرَ مَا نَسْتَوِدُّ بِنَارٍ إِلَّا مَرَّ بِهَا فَضَرَّ وَالنَّارُ قَالَتْ يَا سَلَامَةَ فَمَا كَانَ يُبَشِّرُكُمْ قَالَتْ أَلَسْتُمْ بِالْمُسْلِمِينَ فَضَرَّ وَالنَّارُ يَا أَنَّهُ قَدْ كَانَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَزَنٌ بَنَ الْقَانَصَارَ وَكَانَتْ لَهُمْ مَنَاجِعُ فَكَفَلُوا تَوَسَّلُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَلْبَابِهَا فَسَبَّحُوا.

۷۴۵۳- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَيْعٍ مِنْ حَيْبَرَ وَزَيْتُونِ يَوْمَ وَاجِدٍ مَرْتَحِينَ.

۷۴۵۴- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ کی وفات ہوئی اور ہم سیر ہوئے تھے پانی اور گجور سے۔

۷۴۵۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۴۵۶- ترجمہ وہی ہے جو لوہے گزرا اس میں یہ ہے کہ ہم سیر نہیں ہوئے گجور اور پانی سے۔

۷۴۵۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جان ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر والوں کو سیر نہیں کیا تین دن پہلے درپے گھوڑوں کی روٹی سے یہاں تک کہ آپ تشریف لے گئے دیار سے۔

۷۴۵۸- الاحکام سے روایت ہے میں نے ابوہریرہؓ کو دیکھا وہ اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کرتے پارہ اور کہتے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں ابوہریرہؓ کی جان ہے رسول اللہؐ اور آپ کے گھر والے کبھی تین دن پہلے درپے گھوڑوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے یہاں تک کہ آپ تشریف لے گئے دیار سے۔

۷۴۵۹- نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کیا تم نہیں کہاتے اور پیتے جو چاہتے ہو میں نے تمہارے پیغمبر کو دیکھا ہے ان کو خراب مجبور لگتی پیٹ بھر کر نہیں ملتی تھی۔

۷۴۶۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ تم پیغمبر گجور اور مکھن کے طرح طرح کے کبانوں کے راضی نہیں ہو تے۔

۷۴۶۱- سناک بن حرب سے روایت ہے کہ میں نے سنا نعمان کو غلبہ پڑتے ہوئے وہ کہتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا دیکھا کہ جو لوگوں نے حاصل کی پھر کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ سارا دن حذر کرتے ہوئے آپ کو خراب مجبور ملتی جس سے اپنا پیٹ بھر کر۔

۷۴۶۲- عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے ایک شخص نے پوچھا کیا ہم مہاجرین فقیروں میں سے ہیں؟ عبد اللہ نے کہا میری جلد رو ہے

ﷺ حِينَ شَيْعَ النَّاسُ مِنَ الْمَسْجِدِ النَّاسُ وَالْمَاءُ.

۷۴۵۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَوَلَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ شَيْعَ مِنَ الْمَسْجِدِ النَّاسُ وَالْمَاءُ.

۷۴۵۶- عَنْ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنِّي خَلَفْتُهَا عَنْ سَعِيدٍ وَمَا شَيْعَ مِنَ الْمَسْجِدِ.

۷۴۵۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ قَالَ إِنَّ عُمَرَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أَشْبَعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَهْلَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ بَنَاءً مِنْ حَتَّى يَجُوعَ حَتَّى يَفْرَقَ الثَّلَاثُ.

۷۴۵۸- عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ أَنَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ بِأَصْبَحِهِ مِرَاثًا يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ هُرَيْرَةُ بِأَيِّهِ مَا شَيْعَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ بَنَاءً مِنْ حَتَّى يَجُوعَ حَتَّى يَفْرَقَ الثَّلَاثُ.

۷۴۵۹- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يَقُولُ أَلَسْتُ فِي طَعَامٍ وَشَرَبٍ مَا يَشْتَمُ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَكُمْ ﷺ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدُّغْلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ وَقَلْبُهُ لَمْ يَذْكُرْ بُو.

۷۴۶۰- عَنْ سَيْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَخُوهُ وَكَانَ فِي حَدِيثِهِ وَخَيْرٍ وَمَا تَرَضُّونَ فَوْنَ الْقَوَانِ قَسْمٍ وَالْمَاءِ.

۷۴۶۱- عَنْ سَيْمَانَ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّعْمَانَ يُخَاطَبُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ مَا أَصَابَ النَّاسَ مِنَ الدُّغْلِ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ الْيَوْمَ يَقْبَرِي مَا يَجِدُ دَغْلًا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ.

۷۴۶۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَلنَّاسِ مِنْ فَقْرِهِ لَعْنَاهُمْ جَرِينٌ

جس کے پاس تو رہتا ہے؟ وہ یوں کہیں۔ عبد اللہ نے کہا تو اسیوں میں سے ہے۔ وہ یوں کہیں۔ عبد اللہ نے کہا تو اسیوں میں سے ہے۔

۷۴۶۳- ابو عبد الرحمنؓ نے کہا تین آدمی عبد اللہ بن عمرو بن عاص کے پاس آئے میں ان کے پاس موجود تھا وہ کہنے لگے اے ابو حمزہ خدا کی قسم کو کوئی چیز میری نہیں نہ خرچ ہے نہ سواری نہ اسباب۔ عبد اللہ نے کہا تم جو چاہو میں کرو اگر چاہے تو تمہارے پاس چلے آؤ ہم تم کو وہ دیکھیں جو اللہ نے تمہاری تقدیر میں لکھا ہے اور اگر کو تو ہم تمہارا ذکر بادشاہ سے کریں اور جو چاہو تو میرے پاس آؤ ہم تمہارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ فرماتے تھے مہاجرین صحابہ کرام سے چالیس برس آگے (جنت میں) جائیں گے۔ وہ بولے ہم سر ہر کرتے ہیں اور کچھ نہیں مانگتے۔

باب: قوم ثمود کے گھروں میں جانے کی ممانعت مگر جو روتا ہوا جائے

۷۴۶۴- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے اصحابِ حجر (یعنی ثمود کے لوگ جو سب کے سب فرشتہ کی بیچ سے ہلاک ہو گئے) کی شان میں فرمایا (غزوہ تبوک میں اس قوم کے گھر اور حری تھے) امت جاؤ ان عذاب دہائے لوگوں پر (یعنی ان کے گھروں میں) مگر روتے ہوئے (خدا کے خوف سے اور پناہ مانگتے ہوئے اس کے عذاب سے)۔ اگر تم روتے نہ ہو تو وہاں سے جاؤ ایسا نہ ہو کہ تم کو وہ عذاب آگے جو ان پر آیا تھا۔

۷۴۶۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجر پر سے گزرے آپ نے فرمایا امت جاؤ خالوں کے گھروں میں مگر روتے ہوئے اور بچہ نہیں تم کو بھی وہی عذاب نہ ہو جو ان کو ہوا تھا پھر آپ نے اپنی سواری کو ڈانٹا

فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّكَ هَؤُلَاءِ نَارِي إِذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ مُسَكِّنٌ فَسَكِّنْهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْتَ مِنْ الْأَغْنِيَاءِ قَالَ فَإِنِّي لَمِنَ الْغَنِيِّاءِ قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْغَنِيِّاءِ ۷۴۶۳- قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِيُّ وَحَدَّثَنَا ثَلَاثَةٌ نَقَرُوا بِأَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَاصِرِ وَأَنَا حَبِذَةُ فَقَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنَّا وَاللَّهِ مَا نَقْبِذُ عَلَى شَيْءٍ لَا نَقْبِذُ وَلَا نَذِيقُ وَلَا نَسْمَعُ فَقَالَ لَهُمْ مَا شِئْتُمْ إِن شِئْتُمْ وَرَحِمْتُ إِيَّانَا فَأَعْلَيْتُمْ مَا نَسَرَّ اللَّهُ لَكُمْ وَإِن شِئْتُمْ ذَكَّرْنَا أَمْرَكُمْ لِلْإِسْلَامِ وَإِن شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ فَإِنِّي سَبِغْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنْ لَفَرَاءَ الْمُنَافِقِينَ يَسْقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْفِتْنَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بَارِعِينَ خَرِيفًا)) قَالُوا فَإِنَّا نَسَرُّ لَكَ نَسْأَلُ شَيْئًا.

بَاب لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ

۷۴۶۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَمْسَانِيَةِ فَبِئْسَ ((لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمَغْضُوبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ بَلَاءٌ مِمَّا أَصَابَهُمْ)).

۷۴۶۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْجَحِيمِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ حَذَرًا أَنْ

يُصِيحُكُمْ بَقْلٌ مَا أَصَابَهُمْ) ثُمَّ رَحِمَ فَاسْتَوْع
حَتَّى حَقَّقَهَا.

اور جلدی چلائی یہاں تک کہ حجر پیچھے رہ گیا۔

۷۴۶۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْغَيْبَةِ أَرْضِ قُمُوذَ
فَاسْتَقَوْا مِنْ آبَارِهَا وَخَضَعُوا بِهَا الْعَيْنَ فَاثْرَمَهُمْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يُفْرِغُوا
نَا اسْتَقَوْا وَيَطْلُقُوا فَهَلَبُ الْعَيْنِ وَالْمَرْثَمُ أَنَّ
يَسْتَقُوا مِنْ الْبَارِ الْبَارِ كَلَّتْ تَرْفُهَا فَتَقَدَّرَ.

۷۴۶۶- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے لوگ رسول اللہ ﷺ
کے ساتھ اترے حجر میں (یعنی قوم) کے ملک میں انھوں نے
وہاں کے کنوؤں کا پانی لیا پینے کے لیے اور اس پانی سے انہوں نے نہ
رسول اللہ نے ان کو حکم دیا اس پانی کے بہا دینے کا جو پینے کے لیے
لیا تھا اور آنے کو حکم دیا کہ انھوں کو کھلا دیں اور حکم دیا کہ پینے
کھانی اس کنویں سے نہیں جس پر اونٹنی آتی تھی صاف کر لی۔

۷۴۶۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَالٍ فَإِنَّهُ مِثْلُ غَيْرِ
أَنَّهُ قَالَ فَاسْتَقَوْا مِنْ بَارِهَا وَخَضَعُوا بِهَا.

۷۴۶۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا۔

بَابُ فَضْلِ الْإِحْسَانِ إِلَى الْأَزْمَلَةِ

وَالْمُسْكِينِ وَالْيَتِيمِ

۷۴۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((السَّامِعِي
عَلَى الْأَزْمَلَةِ وَالْمُسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ وَأَحْسَبُهُ قَالَ وَكَانَ الْقَابِلُ لَا يُفْقَرُ وَكَانَ الْقَابِلُ
لَا يُفْقَرُ)).

باب: یتیم اور مسکین سے سلوک

کرنے کی فضیلت

۷۴۶۸- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو
فقیص یتیموں کے لیے کائی اور محنت کرے یا مسکین کے لیے اس
کے لیے ایسا کرے جو جیسے جہاد کرنے والے کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں
اور میں سمجھتا ہوں یہ بھی فرمایا جیسے اس کا جو نماز کے لیے
کھڑا ہے اور نہ سمجھے اور جیسے اس روزہ دار کا جو روزہ نہ پکڑے۔

۷۴۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كَابِلُ الْيَتِيمِ لَوْ أَوْ
بَغَرُوا أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ)) وَأَشَارَ
مَالِكٌ بِالْيَتِيمَةِ وَالْقَابِلِ.

۷۴۶۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا اور یتیم کی خبر گیری کرنے والا خود اس کا عزیز ہو یا غیر ہو
جنت میں اس طرح سے ساتھ ہو گئے جیسے یہ دو انگلیاں اور ایک
نے اشارہ کیا کہ ایک انگلی اور ایک انگلی ہے۔

بَابُ فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ

۷۴۷۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَوَالِ بْنِ بَزْكَرٍ أَنَّهُ

باب: مسجد بنانے کی فضیلت

۷۴۷۰- عبد اللہ بن حوالہؓ سے روایت ہے جب حضرت عثمانؓ نے

(۷۴۶۶) بڑا ٹوٹی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ عالمین کے دہریوں میں حضور اور مرتبہ سے ہاتھ اور ہاتھ ہے کہ جلد وہاں سے نکل جائے
اور وہاں کا کھانا اور پانی استعمال نہ کرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کھانا آدمی نہ کھائے وہ جانور کو کھانا بنا جائے۔ (الحلی)

مسجد نبوی کو توڑ کر بچا تو لوگوں نے ان کے حق میں باتیں کیں۔ حضرت عثمان نے کہا تم نے بہت باتیں بائیں اور میں نے سنا رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے جو شخص ہمارے ایک مسجد خالص خدائے تعالیٰ کے لیے (ذمہ) کے لیے اور اس کی دیکھ لے کہ اپنا نام اس پر کندہ کرے اور اگر پرانی مسجد موجود ہو تو اسی کی تعمیر کرے فی ثلث ہمارے کہ دونوں مسجدیں اجازت ہوں اللہ اس کے لیے دینا ایک گھر بنائے گا جنت میں۔

۷۴۷۱- محمود بن لبید سے روایت ہے حضرت عثمان نے مسجد نبوی کے بنانے کا ارادہ کیا لوگوں نے اس کو برا بھلا اور پیند کیا کہ وہ مسجد اسی شکل میں رہے (جیسے رسول اللہ کے زمانہ میں تھی)۔ انھوں نے کہا میں نے سنا ہے رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے ایک مسجد بنائے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔

۷۴۷۲- ترجمہ دی ہے جو گزری

باب: مسکین اور مسافر پر خرچ کرنے کا ثواب

۷۴۷۳- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک بار ایک مرد قادیان میں اس نے ہادل میں ایک آواز سنی فہائے کے باغ کو گئے وہ۔ (اس آواز کے بعد) ہادل ایک طرف چلا اور ایک چترلی زمین میں پانی برسا۔ ایک مال وہاں کی باتوں میں سے بالکل لہا ب ہو گئی سو وہ شخص ہرستے پانی کے پیچھے پیچھے گیا۔ ناگہ ایک مرد کو دیکھا کہ اسے باغ میں کھڑا پانی کو اپنے پیاز سے سے اوپر اوپر کرتا ہے۔ سو اس نے باغ والے مرد سے کہا اے خدا کے بندے میرا کیا نام ہے؟ اس نے کہا انا نام ہے وہی نام جو ہادل میں سنا تھا۔ پھر ہادل والے نے اس شخص سے کہا اے خدا کے

سَمِعَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَى مُسْجِدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكُمْ فَمَا أَكْثَرُهُ وَأَمَّا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ بَنَى مَسْجِدًا)) قَالَ يُكْتَرُ حَسْبُهُ أَنَّهُ قَالَ يَنْتَبِئُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ ((بَنَى اللَّهُ لَهُ مَقْلَةً فِي الْجَنَّةِ)) وَمِنْ رِوَايَةِ هَارُونَ ((مَنْ بَنَى اللَّهُ لَهُ مَسْجِدًا))

۷۴۷۱- عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَكْرَمَ بَنَاءَ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ النَّاسُ فَلَمْ يَنْتَبِئْ إِلَّا سَاعَةً عَلَى هَيْبَتِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مَقْلَةً))

۷۴۷۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُفَظٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ فِي حَدِيثِهِمَا بَنَى اللَّهُ لَهُ مَسْجِدًا فِي الْجَنَّةِ.

باب فضل الإنفاق على المساكين وابن السبيل

۷۴۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ((بَنَى رَجُلٌ مَقْلَةً مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي مَسْجِدِهِ اسْمُ حَدِيقَةٍ فَلَمَّا فَتَحَ ذَلِكَ السَّخَابَ فَالْفَرْغَ مَاءً فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ بَلَدٍ الشَّرَاجِ فَلَمَّا اسْتَوَعَتْ ذَلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَسَنَّعَ الْمَاءُ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّكُ الْمَاءَ بِمَسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فَقَالَ لِلنَّاسِ الَّذِي سَمِعَ فِي الْمَسْجِدِ

قَالَ لَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ لِمَ تَسْأَلُنِي عَنْ أَمْرِ
قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ حَظْوًا فِي السُّحَابِ الَّذِي
هَذَا مَأْوَاهُ يَقُولُ امْنُ خَبِيْثَةٌ قُلَانِ بِاسْمِكَ
فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا قَالَ أَنَا إِذْ قُلْتُ هَذَا فَنَنِي
أَنْظُرُ إِلَيْيْ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاتَصَدَّقُ بِتَلْبِيَةٍ
وَأَكْمَلُ أَنَا وَغِيَابِي تَلْتَا وَتَزُوْدُ فِيهَا تَلْتَا

ہندے تو نے میرا نام کیوں پوچھا؟ وہ بولا میں نے ہاں میں ایک آدمی
سنی جس کا یہ پانی ہے۔ کوئی کہتا ہے فلا نے کے بارگ کو سمجھا دے تیرا
ہام لے کر سو تو اس بارگ میں خدا تعالیٰ کے احسان کی کیا شکرگزاری
کرے گا؟ بارگ دولے نے کہا جب کہ تو نے یہ کہا تو اب میں اہستہ دیکھتا
رہوں گا اس کو جو اس بارگ سے پیدا ہو گا ایک تہائی اس کی خیرات
کروں گا اور ایک تہائی میں اور میرے ہاں بچے کھائیں گے اور ایک
تہائی اس بارگ کی مرمت میں خرچ کروں گا (حدیث سے معلوم ہوا
کہ ہاں کا تہائی حصہ خدا کی راہ میں صرف کرنا بہتر ہے اور یہ بھی
معلوم ہوا کہ فرشتے خدا نے تعالیٰ کے حکم کے موافق پانی پر سائے
ہیں ایک ہی مقام میں ایک جگہ زیادہ اور ایک جگہ کم برساتا ہے)۔

۴۷۴ھ - ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا اس میں یہ ہے کہ ایک
تہائی میں مسکینوں اور سائیکوں اور مسافروں میں صرف کروں
گا۔

باب: ریا اور نمائش کی حرمت

۴۷۵ھ - ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے میں یہ نسبت اور شریکوں کے محض بے پرواہوں
ساجھی سے جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں میرے ساتھ
میرے غیر کو ملایا اور ساجھی کیا تو میں اس کو اور اسکے ساجھی کے
کام کو چھوڑ دیتا ہوں (یعنی عبادت اور عمل جو دکھانے اور شہرت
کے واسطے ہو وہ خدا کے نزدیک مقبول نہیں مردود ہے خدا اسی
عبادت اور عمل کو قبول کرتا ہے جو خدا ہی کے واسطے خالص اور
دوسرے کا اس میں کچھ لگاؤ نہ ہو)۔

۴۷۶ھ - عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا جو شخص لوگوں کو سنانے کے لیے یک کام کرے گا اللہ تعالیٰ
بھی قیامت کے دن اس کی ذلت لوگوں کو سنانے کا اور جو شخص ریا
کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کو دکلاوے گا (یعنی صرف ثواب

۷۴۷ھ - عَنْ رُوَيْبِ بْنِ مَكِينٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
عَنْ أَنَسٍ قَالَ ((وَأَجْعَلُ تَلْتَا فِي الْمَسْكِينِ
وَالسَّابِلِينَ وَإِنِّي السَّابِلِ))

بَابُ تَحْرِيمِ الرِّيَاءِ

۷۴۷ھ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَالَ اللَّهُ تَزَالُ وَتَعَالَى
أَنَا أَعْلَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشُّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا
أَشْرَكَ فِيهِ نَفَعِي غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكُهُ))

۷۴۷ھ - عَنْ أَنَسِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ سَمِعَ مَنَعَ
اللَّهُ بِهِ وَمَنْ رَأَى رَأَى اللَّهُ بِهِ))

دکھا دے گا پرنے کا کچھ نہیں تاکہ صرف حسرت ہی حسرت ہو۔

۷۴۷۷- جناب علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں کو اپنی نیکی سنانا چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کی برائی یا اس کا مذاب لوگوں کو سنانے کا اور جو شخص دکھانے کے لیے عداوت کرے گا خدا بھی اس کو دکھا دے گا (یعنی قیامت کے دن اس کے عیب لوگوں کو دکھا دے گا یا صرف ثواب لوگوں کو دکھا دے گا اور طے کا کچھ نہیں سوائے خاک)۔

۷۴۷۸- سفیان سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی سند سے مروی ہے۔

۷۴۷۹- حضرت سلمہ سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی سند سے مروی ہے۔

۸۳۸۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

باب: زبان کو روکنے کا بیان

۷۴۸۱- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ ایسی بات کہہ نہتا ہے جس کی وجہ سے آگ میں اتنا اترتا جاتا ہے جیسے مشرق سے مغرب تک۔ (جیسے کسی مسلمان کی شکایت یا غمخیزی ماکم وقت کے سامنے یا حسرت یا گالی یا کفر کا کلمہ خدا پر رسول اللہ یا قرآن یا شریعت کے ساتھ۔ پس انسان کو چاہیے کہ زبان کو قابو میں رکھے بے ضرورت بات نہ کرے)۔

۷۴۸۲- بندہ ایک بات کہتا ہے اور نہیں جانتا اس میں کتنا نقصان ہے اس کے سب سے آگ میں گرے گا حتیٰ کہ دور تک جیسے مشرق سے مغرب۔

۷۴۷۷- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَعْلَيْيُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ يَسْمَعُ يُسْمِعُ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يُرَايِي يُرَايِي اللَّهُ بِهِ))۔

۷۴۷۸- سُهَيْبَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ وَتَمَّ اسْمُ أَخِي غَيْرُهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔

۷۴۷۹- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ وَتَمَّ اسْمُ أَخِي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِجَهْلِ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ۔

۷۴۸۰- عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ حَرْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ۔

باب: جَفْظُ اللِّسَانِ

۷۴۸۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَمِيعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنْ الْعَبْدُ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَنْزِلُ بِهَا فِي النَّارِ أَعْدَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ))۔

۷۴۸۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنْ الْعَبْدُ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَنْزِلُ مَا فِيهَا يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ أَعْدَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ))۔

بَابُ غَفْوَةِ مَنْ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا يَفْعَلُهُ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَيَفْعَلُهُ

باب: جو شخص اوروں کو نصیحت کرے اور خود عمل نہ کرے اس کا عذاب

۷۴۸۳- عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لَهُ لَا تَدْعُلْ عَلَى عُثْمَانَ فَتَكَلِّمَهُ فَقَالَ لَتَقُولُنَّ لِي لَا أَكَلِّمُهُ إِلَّا أَسْمِعَكُمْ وَأَكَلَفْتُ كَلِّمْتُهُ فِيمَا تَبَيَّنَ وَبَيَّنَّ مَا هُوَ أَوْ الصَّيْحُ أَمْرًا لَا أَحْسَبُ أَنْ أَكُونُ لَوَلًا مِنْ صَحْبِهِ وَلَا أَقُولُ بِأَحَدٍ سَخَوْتُ عَلَى نَبِيٍّ إِنَّهُ عِزُّ اللَّهِ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((يَوْمَ الْوُجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلْقَى فِي النَّارِ فَيَذَلُّ أَقْدَابُ نَظْيِهِ فَيَقُولُ بَيْنَا كَمَا يَذُورُ الْجَمَّاءُ بِالْوَحْيِ فَيَضَعُ إِلَيْهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ يَا فُلَانُ مَا لَكَ أَلَمْ تَكُنْ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ بَلَى فَمَا كُنْتُ أَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ وَلَا نَهْيًا عَنِ الْمُنْكَرِ وَيَأْتِيهِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيَأْتِيهِ)).

۷۴۸۳- اسامہ بن زید سے روایت ہے اسے کہا کیا تم حضرت عثمانؓ کے پاس نہیں جاتے اور ان سے گفتگو نہیں کرتے۔ انھوں نے کہا کیا تم مجھے ہو کہ میں ان سے گفتگو نہیں کرتا میں تم کو سنایاں قسم خدا کی میں ان سے باتیں کر چکا جو مجھ کو اپنے اور ان کے بیچ میں کرنا تھیں بات میں نے یہ نہیں چاہا کہ وہ بات کھولوں جس کا کھولنے والا پہلے میں ہی ہوں اور میں کسی کو مجھ پر نام ہو یہ نہیں کہتا کہ وہ سب لوگوں میں بھرتے ہیں۔ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے قیامت کے دن ایک شخص لایا جائے گا بھروسہ جنم میں لایا جائے گا اس کے بہت کی آنتیں باہر نکل آئیں گی۔ وہ ان کو لے ہوئے کہ میں نے کی طرح جو تکلیف دیتا ہے پتھر لگائے گا اور جہنم والے اس کے پاس اکٹھے ہوتے اس سے پوچھیں گے اے فلاںے کیا تو اچھی بات کا حکم نہیں کرتا تھا اور بری بات سے منع نہیں کرتا تھا؟ وہ کہے گا میں تو ایسا کرتا تھا لیکن دوسروں کو اچھی بات کا حکم کرتا اور خود نہ کرتا اور دوسروں کی بری بات سے منع کرتا اور خود اس سے باز نہ رہتا۔

۷۴۸۴- عَنْ أَبِي وَاكِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عِنْدَ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ رَجُلٌ مَا يَنْفَعُكَ أَنْ تَدْعُلَ عَلَى عُثْمَانَ فَتَكَلِّمَهُ فِيمَا يَضَعُ وَتَسَاقِ الْحَابِثِثُ بِوَيْطِلُو.

بَابُ النَّهْيِ عَنِ هَنْكِ الْإِنْسَانِ مَسْرُ نَظْيِهِ

۷۴۸۳- ترجمہ وہی ہے جو گزرل

باب: انسان کو اپنا پردہ کھولنا منع ہے
۷۴۸۵- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے میری تمام امت کے گناہ بخشے جائیں گے مگر ان لوگوں کے جو

۷۴۸۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((كُلُّ أَهْلِي مَغْفَاةٌ إِلَّا

(۷۴۸۵) ج: چھوڑ دیا ہوں کو لوگوں سے ظاہر کرنا میرا گناہ کبیرہ ہے کہ میں نے اس سے کہا ہر گناہ پر جہنم اتار دے یہ اسی ثابت ہوئی ہے اور صاف ہوتا ہے کہ ظاہر کرنے والا اللہ اے قتیبہ سے نہیں ڈرتا اور یہ جو شخص نہ مان کہتے ہیں اور صاحب جس کا خدا سے پردہ نہیں ان کا آدمی سے پردہ کرنا یا خدا سے پردہ کرنا جیسے ہیں کہ اگر وہ شر بات اور ظاہر نہ کرنا تو اچھا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پردہ چاشنی کرے گا۔

اپنے گناہوں کو چاش کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ آدمی رات کو ایک گناہ کا کام کرے پھر صبح ہو اور پھر وردگار سے اس کا گناہ پوچھ لے اور کھا ہو دوسرے سے کہے اسے قلاتے میں نے گناہ رات کو کیا ایسا کام کیا۔ رات کو تو یہ وردگار نے اس کو چھپایا اور رات بھر چھپاتا رہا صبح کو اس نے پردہ کھول دیا۔

باب: چھپنے والے کا جواب اور جہائی کی کراہت

۷۴۸۶- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو آدمیوں نے چھپا کر آپ نے ایک کا جواب دیا اور دوسرے کا جواب نہ دیا۔ جس کو جواب نہ دیا وہ یوں لاکہ اس نے چھپکا اور آپ نے جواب دیا لیکن میں نے چھپکا اور آپ نے جواب نہ دیا آپ نے فرمایا اس نے (یعنی جس کا جواب دیا) اللہ کا شکر کیا اور تو نے اللہ کا شکر نہ کیا۔

۷۴۸۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرلے

۷۴۸۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ابو موسیٰ کے پاس گیا وہ فضل بن عباس کی بیٹی کے گھر میں تھے (ام کلثوم ان کا نام تھا پہلے حضرت حسن کے نکاح میں تھیں جب انھوں نے طلاق دے دی تو ابو موسیٰ نے ان سے نکاح کر لیا) میں چھپکا تو ابو موسیٰ نے جواب نہ دیا (یعنی ہر حمت اللہ نہ کہا) پھر وہ چھپیں تو ان کو جواب دیا میں اپنی ماں کے پاس گیا اور ان سے یہ حال بیان کیا۔ جب ابو موسیٰ ان کے پاس آئے تو میری ماں نے ان سے کہا میرا بیٹا چھپکا تو تم نے جواب نہ دیا اور وہ عورت چھپکی تو تم نے جواب دیا

الْمُخَاهِرِينَ وَإِنْ مِنْ الْإِنْجِهَارِ أَنْ يَغْمِلَ الْغَيْدُ بِالْقَلْبِ غَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ قَدْ مَسَّرَهُ رُثَةً فَيَقُولُ يَا فَلَانُ قَدْ عَمِلْتَ الْبَارِعَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتَرُّهُ رُثَةً فَيَبِيتُ يَسْتَرُّهُ رُثَةً وَيَصْبِحُ يَكْتُمُ سِرَّهُ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ زَيْدٌ ((وَإِنْ مِنْ الْبَهَارِ)).

نَابُ تَشْمِيتِ الْغَاظِ وَكَرَاهَةِ التَّأْوِبِ ۷۴۸۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ غَطَّ عَنْهُ شَيْءٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَتَمَنَّتْ أَمْرُهُمَا وَلَمْ يُنْصِتْ أَحَدُهُمَا فَقَالَ قَلْبِي لَمْ يُنْصِتْهُ غَطَّنَ فَلَا أُنْصِتُهُ وَغَطَّنْتُ أَنَا فَلَمْ تُنْصِتْ لِي قَالَ يَا هَذَا خَيْدٌ اللَّهُ وَإِنْ لَمْ تُنْصِتْ لِي.

۷۴۸۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۷۴۸۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَامَتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ فِي بَيْتِ يَسْرٍ الْقَطْلِيِّ بْنِ عَبَّاسٍ فَغَطَّنْتُ فَلَمْ يُنْصِتْ لِي وَغَطَّنْتُ فَتَمَنَّتْهَا فَرَجَعْتُ إِلَى امْتِي فَأَخْبَرْتُهَا فَلَمْ يَخْلَعْهَا قَالَتْ غَطَّنَ غَطَّنَ لِي فَلَمْ تُنْصِتْ لِي وَغَطَّنْتُ فَتَمَنَّتْهَا فَقَالَ يَا ابْنُ امْرَأَتِكَ غَطَّنَ فَلَمْ تُنْصِتْ لِي فَلَمْ أُنْصِتْ وَغَطَّنْتُ فَخَمَمْتُ اللَّهُ فَتَمَنَّتْهَا سَبِغْتُ وَسَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

جب کہ اس نے یہ بیان کیا تو خود اپنا پردہ نکال دیا اور وہاں کیا تو مغفرت اور پردہ پوشی کے لائق نہ رہا اور حدیث میں آیا ہے کہ پوچھ لے گناہ کی پوچھ لے کر تو یہ اور ظاہر گناہ کی ظاہر ہو کر تو یہ کرے تاکہ ایک لوگ خوش ہو کر اس کی توبہ کے گناہوں یا اور گناہ کا اس کو دیکھ کر توبہ پر مستعد ہوں۔ (تحفہ الاخیر)

(۷۴۸۹) جو نوئی نے کہا کتاب السلام میں اس کی بحث گزری تھی اور اہل ظاہر کے نزدیک چھپنا کا جواب دینا واجب ہے اور امام مالک کے نزدیک فرض کتاب ہے اور ثانی کے اور اکثر علماء کے نزدیک حلت ہے۔

وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا غَضِبْتَ أَخَذْتُكَ فَحَمِدْتَ اللَّهَ فَسَمِعْتَهُ فَإِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ فَلَا تُسَمِّئُوهُ)).

ابو موسیٰ نے کہا حیرا بیٹا چھینکا تو اس نے الحمد للہ نہیں کہا اس لیے میں نے جواب نہیں دیا اور وہ عورت چھینکی اس نے الحمد للہ کہا تو میں نے جواب دیا۔ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی چھینکے پھر اللہ کا شکر کرے (یعنی الحمد للہ کہے) تو اسکو جواب دو جو الحمد للہ کہے اس کو جواب مت دو۔

۷۴۸۹- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ خَالْفَوْحٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ سَمِيعَ النَّبِيِّ ﷺ وَعَظَمَى رَجُلٌ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ ((يَرْحَمُكَ اللَّهُ)) ثُمَّ غَضِبَ أَمْرُئِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الرَّجُلُ مَوْكُومٌ)).

۴۸۹- سلم بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے چھینکا آپ نے فرمایا ہو حمتک اللہ پھر وہ چھینکا آپ نے فرمایا اس کو زکام ہو گیا۔

۷۴۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((التَّائِبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَابَ أَخَذْتُكُمْ فَلْيَكْظِمُ مَا اسْتَطَاعَ)).

۴۹۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا برائی شیطان کی طرف سے ہے (کیونکہ وہ سستی اور قتل کی نشانی ہے اور اسکا لے بدن کی) پھر جب تم میں سے کسی کو جہان آوے تو اس کو روکے جہاں تک ہو سکے (یعنی نہ پرہاتھ رکھے)۔

۷۴۹۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا تَتَابَوَ أَخَذْتُكُمْ فَلْيَمْسِكْ بِيَدِهِ عَلَى فِئَةِ الشَّيْطَانِ يَدْخُلُ)).

۴۹۱- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے جہان آوے تو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے اس لیے کہ شیطان (بکسی یا کیزاد وغیرہ بعض وقت) اندر گھس جائے (یاد رکھتے شیطان گھسائے اور بھی مچھ ہے)۔

۷۴۹۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا تَتَابَوَ أَخَذْتُكُمْ فَلْيَمْسِكْ بِيَدِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ)).

۴۹۲- ترجمہ وہی ہے جولوہ کر زور

۷۴۹۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا تَتَابَوَ أَخَذْتُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ)).

۴۹۳- جب تم میں سے کسی کو نماز میں جہان آوے تو اس کو روکے جہاں تک ہو سکے اس لیے کہ شیطان اندر گھسائے (دل میں دوسرے ڈالنے کے لیے اور نماز بھلانے کے لیے)۔

۷۴۹۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْعَلُ حَبِيبِي بَشِيرًا وَعَبْدِي غَرِيرًا.

۴۹۴- ترجمہ وہی ہے جو گزور

باب فی احادیث مُتَّفَرِّقَةٍ

۷۴۹۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَرَجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وَصِفَ لَكُمْ))۔

۷۴۹۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَفِضْتُ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يُذَرِّي مَا فَعَلْتُ وَلَا أَرَاهَا إِلَّا الْفَارَ أَلَا تَرَوْنَهَا إِذَا وَضِعَ لَهَا الْبَانُ الْإِبِلِي لَمْ تَشْرَبْهُ وَإِذَا وَضِعَ لَهَا الْبَانُ الشَّاءَ شَرَبَتْهُ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَخَذْتُ هَذَا الْخَبِيرَ كَمَا قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلْتُ نَعَمْ قَالَ ذَلِكَ بَرًّا قُلْتُ أَلَا تَرَى التَّوْرَةَ وَقَالَ إِسْحَقْ فِي رِوَايَةِ ((لَا تَذَرِي مَا فَعَلْتُ))۔

۷۴۹۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ((الْفَارَةُ ضَنْجٌ وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّهُ يُوَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَنْ الْقَنْمِ فَتَشْرَبُهُ وَيُوَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَنْ الْإِبِلِ فَلَا تَذُوقُهُ)) فَقَالَ لَوْ كُنْتُ أَتَّبَعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَأَنَارْتُ عَلَى التَّوْرَةِ۔

۷۴۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ شَجَرٍ وَاجِدٍ مُوْتَنٍ))۔

باب: متفرق حدیثوں کا بیان

۷۴۹۵- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے نور سے بنائے گئے اور جن انگ کی لوسے اور حضرت آدم اس سے جو قرآن میں بیان ہو اپنی مٹی سے۔

۷۴۹۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہو گیا تھا معلوم نہ ہوا وہ کہاں گیا۔ میں سمجھتا ہوں وہ گروہ چوہے ہیں (سُخ ہو گئے)۔ کیا تم نہیں دیکھتے جب چوہوں کے لیے لونٹ کا دودھ رکھو تو وہ نہیں پیتے اور جب بکری کا دودھ رکھو تو پی لیتے ہیں (گویا یہ قرینہ ہے کہ چوہے دو بنی اسرائیل کے لوگ ہوں جو سُخ ہوئے تھے اگرچہ وہ زندہ نہ رہے ہوں اس لیے کہ بنی اسرائیل کی شریعت میں لونٹ کا گوشت اور اونٹ کا دودھ حرام تھا)۔ ابو ہریرہ نے کہا یہ حدیث میں نے کعب سے بیان کی انھوں نے کہا تم نے یہ رسول اللہ سے سنا؟ میں نے کہا ہاں پھر انھوں نے پوچھا پھر پوچھا کی بار پوچھا میں نے کہا کیا میں تو رات بچھتا ہوں (جو اس میں دیکھ کر یہ روایت میں نے حاصل کی ہوگی) میرا تو سلام رسول اللہ سے سنا ہوا ہے۔

۷۴۹۷- ابو ہریرہ نے کہا چار آدمی ہے جو سُخ ہو گیا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ چوہے کے سامنے بکری کا دودھ رکھو تو پی لیتا ہے اور لونٹ کا رکھو تو چمکتا تک نہیں۔ کعب نے کہا کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا پھر نہیں تو کیا مجھ پر قورأت اتری تھی۔

۷۴۹۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کو ایک سوراخ سے دوبارہ ڈنگ نہیں لگن۔ (یعنی مومن کو دو شکاری لازم ہے کہ وہ یہ ہے کہ جب کسی معاذ میں ایک بار خطا اٹھائے تو دوبارہ اس کو نہ کرے من جرب المعجرب

حلت به الدماء کا بھی مضمون ہے اور بعضوں نے کہا یہ حدیث آخرت کے کاموں میں ہے اور یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب ایک شاعر کو جو آپ کی جھوٹا کر تاتھا قید کیا پھر احسان رکھ کر اس کو مفت چھوڑ دیا اس شرط سے کہ دوبارہ آپ کو نہ ستائے لیکن اس نے چھٹنے کے بعد پھر وہی شرارت شروع کی پھر پکڑا گیا اس نے پھر درخواست کی مفت چھوڑ دیئے کی۔ جب آپ نے یہ حدیث فرمائی۔ اس شاعر کا نام یافروہ تھا۔

۷۴۹۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

باب: مومن کا معاملہ سارے کا سارا خیر ہے

۷۵۰۰- صحیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کا بھی عجب حال ہے اس کا ثواب کہیں نہیں گیا۔ یہ بات کسی کو حاصل نہیں ہے اگر اس کو خوشی حاصل ہوئی تو وہ شکر کرتا ہے اس میں بھی ثواب ہے اور جو اس کو نقصان پہنچا تو صبر کرتا ہے اس میں بھی ثواب ہے۔

باب: بہت تعریف کرنے کی ممانعت

۷۵۰۱- ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے ایک شخص کی تعریف کی رسول اللہ ﷺ کے سامنے آپ نے فرمایا اے تونے اپنے بھائی کی گردن کاٹی اپنے بھائی کی گردن کاٹی تھی ہر آپ نے یہ فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی کی خود بخود تعریف

۷۴۹۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

بَابُ الْمُؤْمِنِ أَمْرُهُ كُلُّهُ خَيْرٌ

۷۵۰۰- عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((غُلِبَ بِالْمُؤْمِنِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلُّهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَلَا بِالْأَخْبِ إِلَّا بِالْمُؤْمِنِ إِنَّ أَصَابَتَهُ سُرَّةٌ شَكْرٌ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ حُرَّةٌ صَبْرٌ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ))

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَذْحِ إِذَا كَانَ فِيهِ

إِفْرَاطٌ وَخَيْفٌ مِنْهُ فَتَنَةٌ عَلَى الْمَمْدُوحِ

۷۵۰۱- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ مَذَحَ رَجُلٌ رَجُلًا وَخُشَا عَنْهُ نَهْيٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ ((وَنَحَلْتُكَ قَطَعْتُ عَنْكَ صَاحِبَكَ قَطَعْتُ عَنْكَ صَاحِبَكَ مَرَارًا إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ مَادُوحًا

(۷۵۰۱) نووی نے کہا امام مسلم نے اس باب میں کسی حدیث بیان نہیں کی جس سے تعریف کرنے کی ممانعت ملتی ہے اور صحیحین میں اتنی حدیثیں ہیں جن سے یہ منہ پر تعریف کرنے کا جواز معلوم ہوتا ہے اور صحیحین میں ہے کہ ممانعت جب ہے جب تعریف میں مبالغہ اور افراط کرے یا جس کی تعریف کرے اس کے غرور اور تکبر میں آجائے گا اور جو تو کہو اس کو چاہا اور کسی مراد ہے گردن کاٹنے سے۔ البتہ جو شخص اپنے اور دوسرے کے درمیان ہو کہ تعریف سے اس کو غرور پیدا ہو جائے گا اس کی تعریف کا منع نہیں بشرطیکہ مبالغہ نہ ہو بلکہ اگر اس سے تعریف کرے کہ وہ کئی ایسا دے کرے یا اور اس کو ایسے کام کرنے کی ترغیب ہو تو مستحب ہے۔ اسی

مترجم کہتا ہے کہ تمہارے زمانہ میں کوئی تعریف کرنے والا ایسا نہیں الہام اللہ جس کے منہ پر خاک نہ ڈالی جائے۔ یہ لوگ تعریف

کرنا چاہے تو یوں کہے میں سمجھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور میں دل کا حامل نہیں جانتا یا عاقبت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایسا ہے ایسا ہے اگر اس بات کو جانتا ہوں۔

۷۵۰۲- ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر آیا ایک شخص بولا یا رسول اللہ ﷺ اللہ کے رسول کے بعد کوئی شخص اس سے بھتر نہیں فلاں فلاں کام میں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے تو نے اپنے صاحب کی گردن کاٹی کئی بار یہ فرمایا پھر فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی تعریف کرنا چاہے ضرور باخبر رہے تو یوں کہے میں خیال کرتا ہوں (اگر فداقی ایسا ہو) کہ وہ ایسا ہے اس پر بھی میں اللہ کے سامنے کسی کو اچھا نہیں کہتا (یعنی معلوم نہیں کہ وہ خدا کے نزدیک کیا ہے کیونکہ یہ علم سوا خدا کے کسی کو نہیں یا جس کو خدا اٹھائے۔)

۷۵۰۳- ترجمہ وحی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول کے بعد اس سے کوئی بھتر نہیں۔

۷۵۰۴- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے سائیک شخص کو تعریف کرتے ہوئے ایک شخص کی جو مبالغہ کر رہا تھا اس کی تعریف میں آپ نے فرمایا تم نے ہلاک کیا یا کافران شخص کی بیٹہ کو۔

۷۵۰۵- ابو معمر سے روایت ہے ایک شخص کسی امیر کی امیروں میں سے تعریف کر رہا تھا مقداد بن الاسود نے اس پر مٹی ڈالنا شروع کی اور کہا حکم کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ تعریف کرنے

صاحبتہ لا مخالفة فليقل أحسب فلانا والله حسبه ولا أرتجي على الله أحدا أحسبه إن كان يعلم ذالا حكما وحكما».

۷۵۰۲- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ جَدَّهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَفْخَرُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْهُ فِي كُنْهٍ وَكَذَلِكَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَتَحْتَ لَفْطَتِ عَنقِ صَاحِبِكِ مِرْوَا)) يَقُولُ ذَلِكَ لَمَّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ يَدَّوْحًا أَخَاهُ لَا مَخَالَفَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فَلَانًا إِنْ كَانَ يُؤَيُّ أَنَّهُ كَذَّابٌ وَلَا أَرْتَجِي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا)).

۷۵۰۳- عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْإِسْأَدِ نَحْوَ حَدِيثِهِ زَيْدٌ بْنُ زُرْعَةَ وَكَانَ فِي حَدِيثِهِمَا فَقَالَ رَجُلٌ مَا مِنْ رَجُلٍ يَفْخَرُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْهُ.

۷۵۰۴- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُنْبِي عَلَى رَجُلٍ وَيُفْخِرُ فِيهِ فَيَذْخِرُ فَقَالَ ((لَقَدْ أَهْلَكْتُمْ أَوْ لَفْطْتُمْ طَهْرَ الرَّجُلِ)).

۷۵۰۵- عَنْ أَبِي مُعْمَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُنْبِي عَلَى أَمِيرٍ مِنَ الْأَمَرَاءِ فَيَفْخَرُ فَيَقْدَأُ نَحْبِي عَلَيْهِ الْفَرَسَ وَقَالَ أَمْرُنَا رَسُولُ

جو میں انکا مبالغہ کرتے ہیں کہ معاذ اللہ جھوٹ کا طوطا باندھ دیتے ہیں ایک ایک گاؤں کے مآلک کو جس کی کوئی وقعت نہیں یا دشادار غل اللہ اور سلطان اور مروج عالم اور جہاں پناہ اور معلوم نہیں کیا کیا غلیات کہتے ہیں اور بادشاہ کو توڑ دے جسے پھینکا گئی پناہ دہو اللہ اللہ کہتے ہیں جو سوا خدا تعالیٰ کے کسی کے لائق نہیں ہیں ان کی زبان پر خدا کی پختہ کلامی طرہ دو لوگ بھی ہیں جو خط خطوط اور عرائش میں کتاب الہ کے بے حد کتاب لکھتے ہیں وہ بھی جو سوائے خدا تعالیٰ کے اور قیامت کے دن ان سے اس جھوٹ پر سوا اللہ ہو گا۔

والوں کے منہ پر مٹی ڈالو (مروہیچھا مٹی ڈالنا ہے جیسے مقداد کہتے
یا امید کرتا ہے یا کچھ نہ دینا یا مطلب یہ ہے کہ تم ان کے سامنے
اپنے منہ پر مٹی ڈالو یعنی اپنی عاجزی اور ذلت بیان کرو مغرور نہ ہو۔
۷۵۰۶- امام ابن حارث سے روایت ہے ایک شخص حضرت
عثمانؓ کی تعریف کرنے لگا مقدادؓ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھے اور وہ
موسےؑ آدی تھے اور تعریف کرنے والے کے منہ پر کنگریاں
ڈالنے لگے حضرت عثمانؓ نے کہا اے مقداد تم کو کیا ہوا وہ بولے
رسول اللہؐ نے فرمایا جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے
منہ میں خاک ڈالو۔

۷۵۰۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۷۵۰۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا میں مسواک
کر رہا ہوں خود وہ شخصوں نے مجھ کو کھینچا ایک بڑا تھا اور دوسرا
پھوٹا۔ میں نے چھوٹے کو مسواک دی مجھ سے کہا گیا بڑے کو دے
(معلوم ہوا کہ بڑے کی عقلت کرنا چاہیے اور یہ اب میں داخل
ہے۔)

باب: بات سمجھ کر کہنا

اور علم کو لکھنا

۷۵۰۹- عروہ سے روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث بیان
کرتے تھے اور کہتے تھے من اے جرہ والی سن اے جرہ والی اور
حضرت عائشہؓ فرما رہی تھیں۔ جب نماز پڑھ جائیں تو انھوں نے
عروہ سے کہا تم نے ابو ہریرہؓ کی باتیں سنیں (یعنی دیر میں انھوں
نے کتنی حدیثیں بیان کیں) اور رسول اللہ ﷺ اس طرح سے
بات کرتے تھے کہ مجھے دلا اس کو چاہتا تو کتنے پتا (یعنی ظہر ظہر
کر آہستہ سے اور جکی تہہ جب ہے چڑچڑ اور جلدی جلدی باتیں کرتا
ظہری اور دلائل کا شیوہ نہیں۔)

عَلَيْهِ سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَخْبِي فِي وَجْهِهِ
الْمُتَذَكِّرِينَ التَّوْبَةَ.

۷۵۰۶- عَنْ هَمَامِ بْنِ الْخَارِثِ أَنَّ رَحْلًا جَعَلَ
يَمْدَحُ عُثْمَانَ فَمَعِذَ فَمَعِذًا فَخَفَا عَلَى رَسُولِهِ
وَكُنَّ رَحْلًا مَضْمًا فَجَعَلَ يَمْشِي فِي وَجْهِهِ
الْحَصَاةَ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْمُتَذَكِّرِينَ
فَاخْشَوْا فِي وَجْهِهِمُ التَّوْبَةَ)).

۷۵۰۷- عَنْ الْبُقَايَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِوَجْهِهِ
۷۵۰۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
خَدَّيْهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
((أَزَالِي فِي الْمَسَامِ أَسْوَكَ بِسِوَاكِ فَجَذَبَنِي
وَجَلَسْنَا أَحَدُهُمَا أَكْثَرُ مِنَ الْآخَرِ فَقَالَ
السَّوَالُ الْآخَرُ مِنْهُمَا فَبَيَّنَ لِي كَثْرَ فَذَلَعَنِي
إِلَى الْآكْثَرِ)).

باب التَّكْبِيرِ فِي الْخَبِيرِ وَحُكْمِ

كِتَابَةِ الْعِلْمِ

۷۵۰۹- عَنْ عُرْوَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ
أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ وَيُسَوِّلُ أَسْمَعِي بَا رِثَةً
الْخُبْرَةَ أَسْمَعِي بَا رِثَةً الْخُبْرَةَ وَغَابِثَةً
نُصَلِّي قَلَمًا فَضَنَّا حَلَّتْهَا قَالَتْ بِعُرْوَةَ لَمَّا
تَسْمَعُ إِلَى هَذَا وَتَقَالِبُوا أَيْضًا أَيْضًا كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَبِيبًا لَوْ غَدَا
الْعَدَا لَأَخَصَلَا.

۷۵۱۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ خُذْرِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَكْتُمُوا عَلَيَّ وَمَنْ كَتَبَ عَلَيَّ غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَتِمَّخْهُ وَخَذَلُوا عَلَيَّ وَلَا خَرْجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَإِنَّ حَتَمَ أَخْبِيئَهُ فَإِنْ مُنَعْتُمْ فَلْيَتِمَّخْهُ مِنْ النَّارِ))

بَابُ قِصَّةِ أَصْحَابِ الْأَخْذُودِ (۱)

۷۵۱۱- عَنْ صُهَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((كَانَ مَلِكٌ بَيْنَ كُنَانٍ فَلَمَّا كُنْهُ لَمْ يَسَاجِرْ فَلَمَّا خَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنِّي قَدْ خَبَرْتُ فَأَنْبِئْتُ إِنِّي غَلَمًا أَطْلَعَهُ السُّخْرُ فَنَبِئْتُ إِنِّي غَلَمًا يُعْلِمُهُ فَكَانَ بِي حَرْفِيهِ إِذَا سَلَّكَ رَاجِبٌ فَفَعَدَ إِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ فَأَغْبَيْتُهُ فَكَانَ إِذَا أَتَى السَّاجِرَ مَرًُّا بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ إِلَيْهِ فَإِذَا أَتَى السَّاجِرَ حُرْمَةً فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ إِذَا خَشِيتَ السَّاجِرَ فَقُلْ حَسْبِيَ أَغْلَبِي وَإِذَا خَشِيتَ أَهْلَكَ فَقُلْ حَسْبِيَ السَّاجِرُ فَيَنْتَسِرَ هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَتَى عَلَى ذَاتِهِ عَظِيمَةً قَدْ حَسِبْتَ

۷۵۱۰- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا امت کھوسیر احکام اور جس نے کھا کچھ مجھ سے سن کر تو وہ اس کو میٹ ڈالے مگر قرآن کو نہ ملائے۔ اہل میری حدیث بیان کرو اس میں کچھ حرج نہیں اور جو شخص قصد انہیر سے لوہ جھوٹ ہانڈے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے۔

باب: اصحاب الاخذود کا قصہ

۷۵۱۱- صہیب سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سے آگے ایک بادشاہ تھا اور اس کا ایک چادوگر تھا۔ جب وہ چادوگر بوڑھا ہو گیا تو بادشاہ سے بولا میں بڑھا ہوا گیا ہوں میرے پاس کوئی لڑکا بھیج میں اس کو چادو سکھاتا ہوں۔ بادشاہ نے اس کے پاس ایک لڑکا بھیجا اور اس کو چادو سکھاتا تھا۔ اس لڑکے کی آمد و رفت کی رو میں ایک راہب تھا (نصرانی درویش یعنی پادری تارک الدنیا) وہ لڑکا اس کے پاس بیٹھتا اور اس کا کلام سنتا اس کو بھلا معلوم ہوتا۔ جب چادوگر کے پاس جاتا تو راہب کی طرف ہو کر لگتا اور اس کے پاس بیٹھتا پھر جب چادوگر کے پاس جاتا تو چادوگر اس کو مار جاتا آخر لڑکے نے چادوگر کے مارنے کا راہب سے گلہ کیا۔ راہب نے کہا جب تو چادوگر سے ڈرے تو یہ کہہ دیا کہ میرے گھروالوں نے مجھ کو روک رکھا تھا اور جب تو اپنے گھروالوں سے ڈرے تو کہہ دیا

(۷۵۱۰) قاضی مجاہد نے کہا سلف صحابہ اور تابعین میں بڑا اختلاف قاضی کے لئے ہے۔ یہوں نے اس کو کھروہ رکھ لیکن انکو لے جانے رکھا پھر اس کے بعد اہل ہند ہو گئے اس کے جہاد اور اختلاف چادو اور اس حدیث میں جو ممانعت ہے وہ محمول ہے اس شخص پر جو اچھا مانتا رکھتا ہو لیکن مجھے میں اس کو کھروہ ہوتا کہ یہ احمق کرنے کا اور جس کا مانتا اچھا ہو اس کو کہنے کی اجازت ہے اور عجمی حضرت نے ابو شاہ کے لئے کہنے کا اور اسی قسم میں سے عجمی حضرت علی کا اور کتاب عمرو بن حزم کی اور کتاب صدوق کی اور ذکاوی کی اور ابو ہریرہ نے روایت کیا کہ عبد اللہ بن عمرو کہتے تھے اور میں کہتا تھا چادو بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث ملوس ہے ان حدیثوں سے اور یہ اس وقت کی حدیث ہے جب آپ کو ذرا قحاک گئیں قرآن اور حدیث نہ مل جائے۔ جب اس سے اطمینان ہو گیا تو آپ نے اہل حدیث کی کتابت کی اور بعضوں نے کہا کہ مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ قرآن اور میری حدیث ایک کتاب میں لکھو تاکہ چنے والے کو شبہ نہ ہو۔ (نوری)

(۱) ابو نعیم کے معنی حدیث اور اس کی جمع اٹھو کہ قرآن میں سورہ بروج میں ان خرقہ ہوں پکار کر ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قبل الاصحاح

الاخذود النار ذات الخلود اس حدیث میں ان کا سارا قصہ مذکور ہے۔

کر کہ چادو گرنے بھو کورک رکھا تھا۔ اسی حالت میں وہ لڑکا ہوا کر
 ناگاہ ایک برس قد کے چادو پر گزرا جس نے لوگوں کو آمد و رفت
 سے روک دیا تھا۔ لڑکے نے کہا کہ آج میں دریافت کرتا ہوں
 چادو کس فضل ہے یا راہب افضل ہے۔ اس نے ایک پتھر لیا اور کہ
 والی اگر راہب کا طریقہ تجھ کو پسند ہو چادو کے طریقہ سے تو اس
 چادو کو حق کر تاکہ توگ چلیں پھر میں۔ پھر اس کو مارا اس پتھر سے
 وہ چادو مر گیا اور لوگ چلنے پھرنے لگے۔ پھر وہ لڑکا راہب کے پاس
 آیا اس سے یہ حال کہنہ بولا دینا تو مجھ سے بڑھ گیا مقرر تیرا تیر
 یہاں تک پہنچا تو میں دیکھتا ہوں اور تو قریب آکر ملتا ہے کہ کچھ اگر
 تو آکر ملتا ہے تو میں نہیں آتا۔ اس لڑکے کا یہ حال تھا کہ اندھے
 اور کوڑھی کو چھو کر جانور پر جسم کی بیماری کا علاج کرتے یہ حال بادشاہ
 کے ایک صاحب نے سنا وہ مانع ہوا گیا تھا وہ بہت سے تجھے لے کر
 لڑتے سے پاؤں آیا اور کہنے لگا یہ سب مال تیرا ہے اگر تو مجھ کو اچھا
 کر دے۔ رکے کے کہا میں کسی کو اچھا نہیں کرتا چھو کر تو اللہ کا
 کام ہے۔ اگر تو اللہ پر ایمان لائے تو میں خدا سے دعا کروں وہ تجھ کو
 اچھا کر دے گا۔ وہ صاحب اللہ پر ایمان لایا اللہ نے اس کو اچھا کر دیا
 وہ بادشاہ کے پاس گیا اور اسکے پاس بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا۔ بادشاہ
 نے کہا تیری آنکھ کس نے روٹی کی؟ صاحب بولا میرے مالک
 نے۔ بادشاہ نے کہا میرے سوا تیرا کون مالک ہے؟ صاحب نے
 کہا میرا اور تیرا دونوں کا مالک اللہ ہے۔ بادشاہ نے اس کو بکرا اور مارنا
 شروع کیا اور مارنا یہاں تک کہ اس نے بڑے کے کاٹ لیا۔ وہ لڑکا
 پایا گیا بادشاہ نے اس سے کہا بے بیوقوف چادو میں اس درجہ پر پہنچا کہ
 اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا ہے اور بڑے سے بڑے کام کرتا ہے۔ وہ
 بولائیں تو کسی کو اچھا نہیں کرتا تھا اچھا کرتا ہے۔ بادشاہ نے اس کو
 بکرا اور مارنا یہاں تک کہ اس نے راہب کا کام بتلایا۔ وہ راہب
 بکرا ہوا آیا اس سے کہا کیا اپنے دین سے بھر جا۔ اس نے نہ مانا

الناس فقال اليوم اظلم السحور افضل ام
 الراهب افضل فاحذ حذرا فقال اللهم ان
 كان امر الراهب احب اليك من امر
 السحور فاقبل هذه الذبابة حتى ينمضي
 الناس فرمعا ففتلتها ونمضى الناس فأتى
 الراهب فاحذرة فقال له الراهب أي بني
 انت اليوم افضل مني قد بلغ من امرنا ما
 لى وابتك ستملى فان ابتليت هذا تذلل
 على وكان الغلام يترى الكشمه والابوص
 ويدوي الناس من سائر الاذواء فسمع
 جلس للملك كان قد ضمي قاتاه بهذابا
 كثيرة فقال ما هذا لك اجمع ان انت
 شيتي فقال اي لا اشمى احدا انا شيتي
 الله فان انت آمنت بالله دعوت الله
 فتشغلا قامن بالله فتشغلا الله فأتى الملك
 فجلس إليه كسا كان يجلس فقال له
 الملك من ردة غلظت بصرك قال دني قال
 وتك رب عيري قال دني وزلتك الله
 فاحذة فلم يزل بعدته حتى دل على الغلام
 فجاء بالغلام فقال له الملك أي بني قد
 بلغ من بصرك ما تيرى الكشمه والابوص
 وتغعل وتغعل فقال اي لا اشمى احدا انا
 شيتي الله فاحذة فلم يزل بعدته حتى دل
 على الراهب فجاء بالراهب فقيل له
 ارجع عن دينك فأتى فدعا بالبنشار
 فوضع البنشار في مفروق راسه فشغله حتى

بادشاہ نے ایک آروہ منگولیا اور وہاں کی چندیا پر رکھا اور اس کو چڑھایا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر کر پھردہ مصاحب بنایا گیا اس سے کہا تو اپنے دین سے بھر جا اس نے بھی نہ مانا اس کی چندیا پر بھی آروہ رکھا اور چڑھایا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر کر پھردہ لڑکا بنایا گیا اس سے کہا اپنے دین سے پلٹ جا۔ اس نے بھی نہ مانا۔ بادشاہ نے اس کو اپنے چندر صاحبوں کے حوالے کیا اور کہا کہ اس کو قلعے پہاڑ پر لیا کر چوٹی پر چڑھا دو جب تم چوٹی پر پہنچو تو اس لڑکے سے پوچھا کرو اپنے دین سے بھر جائے تو خیر نہیں تو اس کو دھکیل دو۔ وہ اس کو لے گئے اور پہاڑ پر چڑھایا لڑکے نے دعا کی ایسی تو جس طرح سے چاہے مجھے ان کے شر سے بچا۔ پہاڑ پہاڑ اور وہ لوگ گر پڑے۔ وہ لڑکا بادشاہ کے پاس چلا آیا۔ بادشاہ نے پوچھا تیرے ساتھی کدھر گئے؟ اس نے کہا خدا نے مجھ کو ان کے شر سے بچایا۔ پھر بادشاہ نے اس کو چند اپنے مصاحبوں کے حوالے کیا اور کہا اس کو لے جاؤ ایک پہاڑ پر چڑھا دو اور دیا کے اندر لے جاؤ اگر اپنے دین سے بھر جائے تو خیر ورنہ اس کو دریا میں دھکیل دو۔ وہ لوگ اس کو لے گئے لڑکے نے کہا الٹی تو مجھ کو جس طرح چاہے ان کے شر سے بچاؤ۔ وہ ناکام گئی ہو گئی اور لڑکے کے ساتھی سب ڈوب گئے اور لڑکا زندہ بچ کر بادشاہ کے پاس آیا بادشاہ نے اس سے پوچھا تیرے ساتھی کہاں گئے؟ اس نے بولا اللہ تعالیٰ نے ان سے مجھ کو بچایا۔ پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا تو مجھ کو نہ سنے گا یہاں تک کہ میں جو بتاؤں وہ کرے۔ بادشاہ نے کہا وہ کیا؟ اس نے کہا تو سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرو اور ایک ٹکڑی پر مجھ کو سولی دے پھر میرے ترکش سے ایک تیر لے اور مکان کے اندر رکھ پھر کہہ خدا نے تم سے جو اس لڑکے کا ناک ہے ہر جاہلوں۔ پھر حیران کر دیا کہ تم تو مجھ کو قتل کرے گا۔ بادشاہ نے سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا اور اس لڑکے کو ایک ٹکڑی پر سولی دی پھر اس کے

وقع بشافہ ثم جيء بجلبس الملك فقيل له ارجع عن دينك فاني فوضعت المشاز في مفرق رأيه فنشده به حتى وقع بشافه ثم جيء بالغلاد فقيل له ارجع عن دينك فاني قد دفعته إلى نهر من أصحابه فقال اذهبوا به إلى جبل كذا وكذا فاضعوا به الجبل فإذا بلغتم ذروته فإن رجع عن دينه وإلا فاطرحوه فذهبوا به فاضعوا به الجبل فقال اللهم اكفهم بما شئت فرجف بهم الجبل فسقطوا وجاء بنشبي إلى الملك فقال له الملك ما فعل أصحابك قال كفاهم الله فدفعه إلى نهر من أصحابه فقال اذهبوا به فاحملوه في قرقور فترسوا به البحر فإن رجع عن دينه وإلا فافذروه فذهبوا به فقال اللهم اكفهم بما شئت فانكفأت بهم السهيلة فغرقوا وجاء بنشبي إلى الملك فقال له الملك ما فعل أصحابك قال كفاهم الله فقال للملك إنك لست بقاتلي حتى تفعل ما أمرك به قال وما هو قال تجمع الناس في صعيد واحد وتصلبني على جذع ثم خذ منهما من كنتني ثم ضع السهم في كبد القوس ثم قل باسم الله رب الغلام ثم ارمي فإني إذا فعلت ذلك قتلتني فجمع الناس في صعيد واحد وصلبته على جذع ثم أخذ من كنانته ثم وضع السهم في كبد

سے ایک تیر لیا اور تیر کو کمان کے اندر رکھ کر کہا خدا کے نام سے بار جاہوں جو اس لڑکے کا مالک ہے اور تیر بار وہ لڑکے کی کھینچ پر لگا اس نے اپنا ہاتھ تیر کے مقام پر رکھا اور مر گیا اور لوگوں نے یہ حال دیکھ کر کہا ہم تو اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے ہم اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے ہم اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے کسی نے پوچھا ہے کہا جو توڑتا تھا خدا کی قسم وہی ہوا یعنی لوگ ایمان لے آئے۔ پوچھا نے حکم دیا رہا ان کے جانوں پر خد قیس کھودنے کا پھر خد قیس کھودی گئیں اور ان کے اندر خوب آگ بھڑکائی اور کہا جو خد قیس دین سے (یعنی لڑکے کے دین سے) اندر بھرے اس کو ان خد قوس میں دھکیل دیا اس سے کہو کہ ان خد قوس میں گرے۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ ایک عورت آئی اس کے ساتھ اس کا ایک بچہ بھی تھا وہ عورت آگ میں گرنے سے جھنجکی (بچھے) پھر نے کہا اس میں مبر کر تو بچے دین پر ہے (تو مرنے کے بعد پھر جہنم ہی جہنم ہے پھر تو دنیا کی مسیت سے کیوں ڈرتی ہے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے اولیاء کی کرامات ثابت ہوتی ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ ضرورت کے وقت جھوٹ بولنا درست ہے اسی طرح مصلحت کے لیے۔)

باب: قصہ ابی الیسر کا بیان اور جاری کی لمبی حدیث

۵۱۲ھ - عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت سے روایت ہے میں اور میرا باپ دونوں نکلے دین کا علم حاصل کرنے کے لیے انصار کے قبیلہ میں گئے اس کے دو مہر جانیں (یعنی انصار سے صحابہ کی حدیث سننے کے لیے) تو سب سے پہلے ہم ابوالیسر سے ملے جو صحابی تھے رسول اللہ کے ان کے ساتھ ان کا ایک غلام بھی تھا جو کنہوں (خلوں) کا ایک گٹھا لیے ہوئے تھا اور ابوالیسر کے بدن پر ایک چادر تھی اور ایک کپڑا تھا معافری (معافری ایک گاؤں ہے وہاں کا کپڑا اس کو معافری کہتے ہیں یا معافری ایک قبیلہ ہے) ان کے

الْقَوْمِ ثُمَّ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِي صَنْدُوقِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي صَنْدُوقِهِ فِي مَوْجِعِ السَّهْمِ فَسَمِعَ لِقَاءَ النَّاسِ آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِ آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِ آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِ فَأَتَيْنِي الْمَلَكُ فَبَيَّنَ لِي أَوَّلَ مَا كُنْتُ تَحْلِلُ قَدْ وَاللَّهِ تَوَلَّى بِلَكَ حَذَرَكَ قَدْ آمَنَ النَّاسُ فَلَمْزَ بِالْأَعْدَادِ فِي الْوَدَّ السَّكَنُ فَخُذْتُ وَأَصْرَمُ التَّوْبَانِ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ حَبِيبِهِ فَأَخْشَوْهُ فِيهَا أَوْ قِيلَ لَهُ الْقَتْلُ فَفَعَلُوا حَتَّى جَاءَتْ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا صَنِئُ لَهَا فَتَضَعَتْ أَنْ تَفْعَ فِيهَا فَقَالَ لَهَا الْعَالَمُ يَا أُمَّةُ اصْبِرِي فَإِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ))

بَابُ قِصَّةِ أَبِي الْيَسْرِ وَ حَدِيثُ جَابِرِ الطَّوِيلِ ٧٥١٢ - عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ صَامِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ حَبِيبِهِ فَأَخْشَوْهُ فِيهَا أَوْ قِيلَ لَهُ الْقَتْلُ فَفَعَلُوا حَتَّى جَاءَتْ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا صَنِئُ لَهَا فَتَضَعَتْ أَنْ تَفْعَ فِيهَا فَقَالَ لَهَا الْعَالَمُ يَا أُمَّةُ اصْبِرِي فَإِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ))

وَجِئْتُ سَعْدَةَ بْنَ غَضَبٍ فَلَا أَهْلَ كَلَانَ لِي
عَلَى فَلَانٍ مِنْ مَلَأَنِ الْخَرْبِ مَنْ فَاكِتُ أَهْلَهُ
فَنُتِنْتُ فَقُلْتُ ثُمَّ هُوَ قَتَلُوا لَا فُخْرُجَ عَلَيَّ
إِنْ لَهُ حَرْزٌ فَقُلْتُ لَهُ أَتَيْنَ أَبُوكَ فَلَا سَمْعَ
صَوْتِكَ فَذَاعَلِ أَرْبَعَةَ أَهْمِي فَقُلْتُ اخْرُجْ إِلَيَّ
فَقَدْ عَلِمْتُ أَتَيْنَ أَنْتَ فُخْرُجَ فَقُلْتُ مَا
خَلَلْتُكَ عَلَى الْإِحْتِبَالِ يَسِي قَالَ آتَا وَاللَّهِ
أَخَذْتُكَ ثُمَّ لَا أَكْثِلُكَ حَسْبِي وَاعْلَمْ أَنَّ
أَخَذْتُكَ فَأَكْثِلُكَ وَإِلَّا لَهْزَلُكَ فَأَمْلَيْتُكَ
وَكُنْتُ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكُنْتُ وَاعْلَمْ مُعْصِيًا قَالَ قُلْتُ اللَّهُ
قَالَ اللَّهُ قُلْتُ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ قُلْتُ اللَّهُ قَالَ
اللَّهُ قَالَ قَاتِي بِصُحُفِيو فَتَحَاوَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ
إِلَّا وَخَذْتُ قَضَاءً فَاقْبِضِي وَإِلَّا أَنْتَ فِي حِلٍّ
فَأَشْهَدُ بَعْرَ عَيْنِي هَاتِيهِ وَرَضَعَ بِسَبْعِي عَلَى
عَيْنِي وَسَمِعُ أَذْنِي هَاتِيهِ وَوَعَاهُ قَلْبِي هَذَا
وَأَشَارَ بِي شَاوِرَ قَلْبِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ ((مِنْ أَنْظَرَ مَغْصِيًا
أَوْ وَضَعَ عَنْهُ أَهْلَهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ))

غلام پر بھی ایک چادر تھی اور ایک کپڑا تھا ساحطری (یعنی منیاں اور
غلام دونوں ایک ہی طرح کا لباس پہنتے تھے)۔ میں نے ان سے کہا
اے چچا تمہارے چہرہ پر رنج کا نشان معلوم ہوتا ہے۔ دو بولے ہاں
میرا قرض آتا تھا فلا نے پر جو فلا نے کا پنا ہے بنی حرام کے قبیلہ
میں سے میں اس کے گھروالوں کے پاس گیا اور سلام کیا اور پوچھا وہ
مغص کیا ہے؟ اس کا ایک بیٹا جو جوانی کے قریب تھا باہر نکلا۔ میں
نے اس سے پوچھا میرا آپ کہاں ہے؟ وہ بولا تمہاری آواز سن کر
میری ماں کے چہرہ کھٹ میں گھس گیا۔ تب تو میں نے آواز دی اور
کہا اے فلا نے باہر نکل میں نے جان لیا تو جہاں ہے۔ یہ سن کر وہ
نکلا میں نے کہا تو مجھ سے چھپ کیوں رہا۔ وہ بولا قسم خدا کی میں جو
تم سے کہوں گا جھوٹ نہیں کہوں گا میں ڈرا قسم خدا کی کہ تم سے
جھوٹ بات کروں یا تم سے وعدہ کروں اور خلاف کروں اور تم
صحابی ہو رسول اللہ کے اور میں قسم خدا کی محتاج ہوں۔ میں نے کہا
کچ قسم خدا کی تو محتاج ہے۔ وہ بولا قسم خدا کی۔ میں نے کہا قسم خدا
کی۔ وہ بولا قسم خدا کی۔ میں نے کہا قسم خدا کی۔ وہ بولا قسم خدا کی۔
پھر اس کا حسیک لایا گیا۔ ابوالیسر نے اس کو اپنے ہاتھ سے ملا اور
کہا اگر حیر سے پاس روپیہ آوے تو ادا کرنا نہیں تو تو آکر لوے تو
میری ان دونوں آنکھوں کی بصارت نے دیکھا اور ابوالیسر نے اپنی
دونوں انگلیاں اپنی آنکھوں پر رکھیں اور میرے ان دونوں کانوں
نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا اور ابوالیسر نے اشارہ کیا اپنے
دل کی درگ کی طرف رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے جو شخص کسی
تکلمت کو مہلت دے پاس کو مخالف کر دیوے اللہ تعالیٰ اس کو
اپنے سایہ میں رکھے گا۔

۷۵۱۳- عبادہ نے کہا میں نے ان سے کہا اے چچا تم اگر اپنے غلام
کی چادر لے لو اور اپنا ساحطری اس کو دے دو تو تمہارے پاس بھی
ایک جوڑا پورا ہو جائے گا اور اس کے پاس بھی ایک جوڑا ہو جائے

گاہ۔ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ بھیرا اور کہا یا اللہ برکت دے اس لڑکے کو۔ اے جینے میرے میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور میرے ان دونوں کانوں نے سنا اور میرے اس دل نے یاد رکھا اور اشارہ کیا اپنے دل کی رگ کی طرف رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے لو طری اور غلام کو کھلا جو تم کھاتے ہو اور پہنا جو تم پہنتے ہو پھر اگر میں اسکو دنیا کا سامان دے دوں تو وہ آسمان ہے میرے نزدیک اس سے کہ وہ قیامت کے دن میری نیکیاں لے لوے۔

۵۱۳ھ - عہدہ نے کہا پھر ہم چلے یہاں تک کہ جابر بن عبد اللہ انصاری کے پاس ان کی مسجد میں دو ایک کپڑے کو لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ میں چاند الوگوں پر سے یہاں تک کہ ان کے اور قبلہ کے بیچ میں بیچا۔ میں نے کہا خدا تم پر رحم کرے کیا تم ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہو اور تمہاری چادر پہلو میں رکھی ہے۔ انھوں نے اپنے ہاتھ سے میرے سینہ پر اس طرح سے اشارہ کیا انگلیوں کو کشادہ رکھا اور ان کو کان کی طرح خم کیا اور کہا میں نے یہ چاہا کہ تیرے مانند کوئی احمق میرے پاس آئے مجھ کو دیکھے جو میں کرتا ہوں اور ویسا ہی کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آئے اور آپ کے ہاتھ میں ایک ڈالی تھی ابن خطاب کی (جو ایک مجبور ہے) آپ نے مسجد میں قبلہ کی طرف ہلم دیکھا (کسی نے تھوکا تھا) آپ نے اس کو گلی سے کھرج ڈالا پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم میں سے کون یہ بات چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے منہ پھیر لے؟ ہم یہ سن کر ڈر گئے پھر آپ نے فرمایا تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے منہ پھیر لے؟ ہم نے کہا کوئی نہیں یہ چاہتا یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کہتا ہو تمہارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہے۔ (نودی نے کہا جی جی جی) کوئی کہتا ہے اللہ نے عظمت دی (کعب) تو اپنے منہ کے سامنے نہ تھو کے اور نہ

فَسَمِعَ رَأْسِي وَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لِي فِي مَا أَنَا فِيهِ
بَسْمِ اللَّهِ هَاتَيْنِ وَسَمِعَ أَنِّي هَاتَيْنِ وَوَعَدَ قَلْبِي
هَذَا وَأَشَارَ إِلَيَّ بِمِثَابِ قَلْبِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ
يَقُولُ ((أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَالْيَسُوهُمْ مِمَّا
تَلْبَسُونَ)) وَكَانَ أَنَا أَعْطَيْتُهُ مِنْ شَاَعِ هَاتَيْنِ أَهْوَنَ
عَلَيَّ مِنِّي أَنِّي أَخَذْتُ مِنْ خَسَائِي يَوْمَ الْيَوْمِ.

۷۵۱۴- ثُمَّ مَضَيْنَا حَتَّى آتَيْنَا حَابِرَ بْنَ عَبْدِ
اللَّهِ فِي مَنْجَبِهِ وَهُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ
مُشْتَبِهُ بِمَا فَتَحَ طَبِيعَةُ الْقَوْمِ حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَهُ
وَتَيْنِ الْيَمِينَةِ فَقُلْتُ بَرَحَمَكَ اللَّهُ أَنْتَ صَلِّي فِي
ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَرَدَّ لَكَ إِلَيَّ حَبْلُكَ فَإِنْ قَالُوا
بَيْنَهُ فِي صَنْدَرِي هَكَذَا وَفَرَّقَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ
وَقَوْسَهَا أَرَدْتُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ فَأَحْشَقُ بِمِثَالِ
كَرْبِهِ كَيْفَ أَسْتَعِ قَبِضَةً بَيْنَهُ أَتَانَا رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ فِي مَنْجَبِنَا هَذَا وَفِي يَدَيْهِ غُرْحُونُ
أَمْرٍ طَابُوا فَرَأَى فِي يَمِينِهِ الْفَسْحَ لِنَعْلَةٍ
فَحَكَمَهَا بِالْفَرْحُونِ ثُمَّ أَتَيْنَا عَيْنًا فَقَالَ أَلَيْكُمُ
يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَحَسَنًا ثُمَّ
قَالَ ((أَلَيْكُمُ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللَّهُ عَنْهُ))
قَالَ فَحَسَنًا ثُمَّ قَالَ ((أَلَيْكُمُ يُحِبُّ أَنْ
يُعْرِضَ اللَّهُ عَنْهُ)) قَالُوا لَا إِنَّمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ ((فَإِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي فَإِنَّ اللَّهَ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَنْزِلُ وَجْهَهُ فَلَا يَبْغِضُ قَلْبَ
وَجْهِهِ وَكَأَنَّ يَمِينَهُ وَتَبْصُقُ عَنْ يَسَارِهِ
تَحْتَ وَجْهِهِ الْيُسْرَى فَإِنْ عَجَلَتْ بِهِ تَابِرَةٌ

فَشَرِبُوا وَتَمَلَّيْنَا ۝ قَالَ جَابِرٌ قُضِيَْتُ قُلْتُ هَذَا رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي وَجَلِي مَعَ جَابِرٍ فَهَذَا جَابِرٌ نَزَّ صَحْرًا فَأَتَانِي إِلَى الْبَيْتِ فَنَزَعَنِي فِي الْخَوْصِ سَخَنًا لَوْ سَخَطْتَنِي ثُمَّ مَتَرْتَاهُ ثُمَّ نَزَعَنِي فِيهِ حَتَّى أَفْهَمْتَاهُ مَكَانَ أَوَّلِ طَلْعِ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ۝ ((الْمَذْنَبَانِ)) قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَشْرَعَ لَنَفْتِهِ فَشَرِبْتُ شَرِبْتُ لَهَا فَشَجَّتْ فَبَلَّتْ ثُمَّ عَذَلَهَا فَأَتَانِيهَا ثُمَّ حَادَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَلَّمَ إِلَى الْخَوْصِ فَنَزَعَنِي مِنْهُ ثُمَّ قُضِيَ فَتَوَضَّأْتُ بَيْنَ تَوَضُّعِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ جَابِرٌ بَيْنَ صَحْرٍ بَعْضِي حَابَتَهُ فَهَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعِي وَكَانَتْ عَلَيَّ بُوتَةٌ دَعَيْتُ أَنَّ أُخَالِفَ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَلَمْ تَلْغُ لِي وَكَانَتْ لَهَا ذُبَابٌ فَتَكْشَتُهَا ثُمَّ حَافَلْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا ثُمَّ نَوَلَفْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ حَفَّتْ حَتَّى قُضِيَ عَنْ نِسَارِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَذَارَنِي حَتَّى أَفْهَمَنِي عَنْ تَمِيمٍ ثُمَّ حَادَّ جَابِرٌ نَزَّ صَحْرًا فَهَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدَيْنَا جَمِيعًا فَهَمَعَا حَتَّى أَفْهَمْنَا حَلَقَةً فَحَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْنِي وَأَنَا لَا أَشْعُرُ ثُمَّ قِيلَتْ ۝ فَقَالَ حَكَنًا بِيَدِهِ بَغْيِي شَدَّ وَسَطُكَ فَلَمَّا فَرَّغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا جَابِرُ قُلْتُ لَيْلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ۝ ((إِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَإِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ

ہو اور عرض کیا یہ شخص آگے چلے گیا رسول اللہ! آپ نے فرمایا ہر کون شخص جابر کے ساتھ جاسے؟ تو جابر بن سحر اٹھے۔ خیر ہم دونوں آدمی کوئیں کی طرف چلے اور غوض میں ایک یاد و دل ڈالے پھر اس پر مٹی لگائی بعد اس کے اس میں پانی بھرنا شروع کیا یہاں تک کہ ناپا بھر دیا۔ سب سے پہلے ہم کو رسول اللہ کو کھائی دیے۔ آپ نے فرمایا تم دونوں شخص اجازت دیتے ہو (مجھ کو پانی پانے کی اسے چاہو کو)؟ ہم نے عرض کیا ہاں رسول اللہ! آپ نے اپنی اونٹنی کو چھوڑ اس نے پانی پیا پھر آپ نے اس کی باگ کھینچی اس نے پانی پیا سو توقف کیا اور پیٹا چاب کیا پھر آپ اس کو الگ لے گئے اور بخار دیا بعد اسکے رسول اللہ غوض کی طرف آئے اور وضو کیا۔ اس میں سے میں بھی کھڑا ہوا اور جہاں سے آپ نے وضو کیا تھا میں نے بھی وضو کیا۔ جابر بن سحر حاجت کیلئے گئے۔ رسول اللہ کھڑے پڑنے کیلئے کھڑے ہوئے میرے بدن پر ایک چادر تھی میں اس کے دونوں کناروں کو اٹھنے لگا دو چھوٹی ہوئی اس میں پھنسنے لگے تھے آخر میں نے اس کو اوڑھ لیا پھر اس کے دونوں کنارے اٹھنے لگے پھر اس کو بائیں طرف گھوماں گردن سے۔ بعد اس کے میں آیا اور رسول اللہ کی بائیں طرف کھڑا ہوا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھمایا اور واقعی طرف کھڑا کیا پھر جابر بن سحر آئے انھوں نے بھی وضو کیا اور رسول اللہ کی بائیں طرف کھڑے ہوئے آپ نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑے اور پیچھے بٹایا یہاں تک کہ ہم کو کھڑا کیا اپنے پیچھے (معلوم ہوا کہ اتنا عمل نماز میں درست ہے) پھر رسول اللہ نے مجھ کو گھورنا شروع کیا اور مجھ کو خبر نہیں بعد اس کے خبر ہوئی تو آپ نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے کہ اپنی کمر باندھ لے (تاکہ ستر نہ کھلے)۔ جب رسول اللہ کھڑے فارغ ہوئے تو کھلے جابر میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا جب چادر کشادہ ہو تو اسکے دونوں کنارے الٹ لے اور جب لگ ہو تو اس کو کمر پر باندھ لے۔

عَلَى حَقُولَا».

۷۵۱۷- مِثْرَانَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قُوْتُ كُلِّ رَجُلٍ مِثْرَانَا فِي كُلِّ يَوْمٍ نَعْمَةً فَكَانَ يَنْصَحُنَا ثُمَّ يَصْرَعُنَا فِي نَوْمِهِ وَكَانَا نَحْبِطُ بِقِسْمَتِهِ وَنَأْكُلُ حَتَّى قَرَحَتْ أَشْدَانَا فَأَنبِئْنَا أَعْظَمَهَا رَجُلٌ مِثْرَانَا نَوْمًا فَأَنطَلَقْنَا بِهِ نَعْتُهُ فَنَهَيْتَنَا أَنَّهُ لَمْ يُعْطَهَا فَأَعْظَمَهَا فَنَقَمْنَا فَأَخَذَهَا.

۷۵۱۸- مِثْرَانَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَا وَابِنَا أَلْبَحْ فَتَعَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسِي حَاجَتَهُ فَأَلْبَحْتُ بِإِذَاؤِهِ مِنْ مَاءٍ فَظَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَمٌ مَرَّ شَيْئًا يَسْتَبْرُؤُ بِهِ فَإِذَا شَحَرَتَانِ بِشَاطِطٍ الْوَادِي فَأَنطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِسْتِخْلَافٍ فَأَخَذَ بَعْضُنِي مِنْ أَفْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ يَاؤُنَّ اللَّهُ فَأَنقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْمَحْشُوعِ الَّذِي يُصَانِعُ قَالِدَةً حَتَّى أَتَى الشَّحْرَةَ الْأُخْرَى فَأَخَذَ بَعْضُنِي مِنْ أَفْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ يَاؤُنَّ اللَّهُ فَأَنقَادَتْ مَعَهُ كَذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَعِدِ مِمَّا يَنْهَمَانَا نَامَ نَهْمًا نَحْنُ جَمْعُهُمَا فَقَالَ لَيْتِمَا عَلَيَّ يَاؤُنَّ اللَّهُ فَقَالَتَا قَالَ جَابِرٌ فَحَرَجْتُ أَحْضِرْ نَمَاقَةً أَوْ نَجِيسٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْرِي فَيَسْتَعِدُّ وَفَالِ مُحَمَّدٌ بْنُ حَبَابٍ فَيَعْبُدُ فَيَسْلُتُ أُخَذْتُ نَفْسِي فَحَالَتْ مِنِّي لَفَةً فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۵۱۷- جابر نے کہا پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے اور ہم میں سے ہر ایک شخص کو خوراک کے لیے ہر روز ایک کھجور ملتی تھی وہ اس کو چوس لیتا پھر اس کو پھر اتا اپنے دانتوں میں اور ہم اپنی کانوں سے درخت کے پتے بھاڑتے اور ان کو کھاتے یہاں تک کہ ہمارے گلابھٹے زخمی ہو گئے (پتے کھاتے کھاتے اس کی گری اور خشکی سے)۔ پھر کھجور کا ہاتھ والا ایک دن ہم میں سے ایک شخص کو بھول گیا ہم اس شخص کو اٹھا کر لے گئے اور گوشت دی کہ اس کو کھجور نہیں ملی ہاتھ والے نے اس کو کھجور دی وہ کھڑا ہو گیا اور کھجور لے لی۔

۷۵۱۸- پھر ہم چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہاں تک کہ ایک کشادہ وادی میں آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کو تشریف لے چلے۔ میں آپ کے پیچھے ہوا ایک ڈول پانی کالے کر رسول اللہ نے کچھ آڑ نہ پائی دیکھا تو دور درخت وادی کے کنارے پر گئے تھے آپ ایک درخت کے پاس گئے اور اس کی ڈالی پکڑی۔ پھر فرمایا میرا تابعدار ہو جا اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ وہ آپ کا تابعدار ہو گیا جیسے وہ اونٹ جس کی ناک میں گھڑی دی جاتی ہے تابعدار ہو جاتا ہے اپنے کھینچنے والے کا یہاں تک کہ آپ دوسرے درخت کے پاس آئے اور اس کی بھی ایک ڈالی پکڑی پھر فرمایا میرا تابعدار ہو جا اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ بھی آپ کے ساتھ ہوا اسی طرح یہاں تک کہ جب آپ عِطَاج میں ان درختوں کے پیچھے تو ان کو ایک ساتھ رکھ دیا اور فرمایا دونوں جڑ ہاڑ میرے سامنے اللہ کے حکم سے وہ دونوں درخت جڑ گئے۔ جابر نے کہا میں نکلا دوڑتا ہوں اس ڈر سے کہیں رسول اللہ مجھ کو نزدیک دیکھیں اور اور دور تشریف لے جائیں۔ میں بیٹھا اپنے دل میں باتیں کرتا ہوں ایک ہی بار جو میں نے دیکھا تو رسول

مُتَّبِعًا وَإِلَّا الشَّخْرَتَانِ قَدْ اُتْرَقَا فَقَاتَتْ كُلُّ
وَاجِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَاقٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ وَقَفَ وَفَقْدَ فَقَالَ بَرَأَيْتُ هَكَذَا وَأَشَارَ كَبُو
إِسْمَاعِيلَ بِرَأْيِهِ نَيْسًا وَجَعَلًا ثُمَّ لَقِنَ فَلَمَّا
انْتَهَى إِلَيَّ قَالَ ((يَا جَاهِلُ هَلْ رَأَيْتَ مَقَامِي))
قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((فَانْطَلِقْ إِلَى
الشَّخْرَتَيْنِ فَاطْلُعْ مِنْ كُلِّ وَاجِدَةٍ مِنْهُمَا
غَضًّا فَأَقْبِلْ بِهِمَا حَتَّى إِذَا قُمْتَ مَقَامِي
فَارْمِلْ غَضًّا عَنْ تَبِيْعِكَ وَغَضًّا عَنْ
تَسَارِيكَ)) قَالَ حَابِرٌ فَقُمْتُ فَأَمَدَدْتُ حَبْرًا
فَكَسَرْتُهُ وَخَسَرْتُهُ فَأَنْتَلَقْتُ لِي فَأَلَيْتُ الشَّخْرَتَيْنِ
فَقَطَعْتُ مِنْ كُلِّ وَاجِدَةٍ مِنْهُمَا غَضًّا ثُمَّ لَقِنْتُ
أَحْرَهُمَا حَتَّى قُمْتُ مَقَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
أُرْسَلْتُ غَضًّا عَنْ بَعْضِي وَغَضًّا عَنْ تَسَارِي
ثُمَّ لَجَعْتُ فَقُلْتُ لَمَّا قُمْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَمَّ
ذَاكَ قَالَ ((إِنِّي مَرَرْتُ بِغُرَّتَيْنِ يُعَذِّبَانِ
فَأَحْبَبْتُ بِشَفَاعَتِي أَنْ يُرَفَّاهُ عَنْهُمَا مَا دَامَ
الْعُضْبَانِ رَطْبَيْنِ))

۷۵۱۹- قَالَ فَأَلَيْتُ الْمَسْكَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ((يَا حَابِرُ نَادِ بِوَضُوءٍ)) فَقُلْتُ آهَ
وَضُوءٌ آهَ وَضُوءٌ آهَ وَضُوءٌ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ مَا وَحَدْتُ فِي الرَّكْعَةِ مِنْ فُطْرَةٍ وَكَأَنَّ
رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ بَرَّةً لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمَاءَ
فِي أَشْجَابِهِ ثُمَّ عَلَى حِمَارَةٍ مِنْ حَبْرٍ قَالَ
فَقَالَ لِي ((انْطَلِقْ إِلَى فَلَانِ ابْنِ فَلَانٍ
الْأَنْصَارِيِّ فَاَنْظُرْ هَلْ فِي أَشْجَابِهِ مِنْ شَيْءٍ))

اللہ سامنے سے تشریف لارہے ہیں اور دونوں درخت ہدو
کر اپنی اپنی جڑ پر کھڑے ہو گئے۔ میں نے دیکھا آپ تھوڑی دیر
کھڑے ہوئے اور سر سے اشارہ کیا اس طرح دائیں اور بائیں پھر
سامنے آئے جب میرے پاس پہنچے تو فرمایا اے جاہل میں جہاں
کھڑا تھا تو نے دیکھا؟ جاہل نے کہا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا
تو ان دونوں درختوں کے پاس جا اور ہر ایک میں سے ایک ڈالی
کاٹ اور ان کو لے کر آ۔ جب اس جگہ پہنچے جہاں میں کھڑا ہوا تھا
تو ایک ڈالی اپنی دائیں طرف ڈال دے اور ایک ڈالی بائیں طرف۔
جاہل نے کہا میں کھڑا ہوا اور ایک پتھر لیا اس کو توڑا اور تیز کیا وہ
تیز ہو گیا پھر ان دونوں درختوں کے پاس آیا اور ہر ایک میں سے
ایک ایک ڈالی کاٹی پھر میں ڈالیوں کو کھینچتا ہوا آپاس جگہ پر جہاں
رسول اللہ ٹھہرے تھے اور ایک ڈالی دائیں طرف ڈال دی اور ایک
بائیں طرف۔ پھر آپ سے جا کر مل گیا اور عرض کیا جو آپ
نے فرمایا تھا وہ میں نے کیا لیکن اس کی وجہ کیا ہے؟ آپ نے
فرمایا میں نے دیکھا وہاں دو قبریں ہیں ان قبر والوں پر عذاب ہو
رہا ہے تو میں نے چاہا ان کی سفارش کروں شاید ان کے عذاب
میں تخفیف ہو جب تک یہ شاخیں بری رہیں۔

۷۵۱۹- جاہل نے کہا پھر ہم لشکر میں آئے رسول اللہ نے فرمایا
اے جاہل لوگوں میں پکار دو وضو کریں۔ میں نے آواز دی وضو کرو
وضو کرو وضو کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! قافلہ میں ایک
قہر دہانی کا نہیں ہے اور ایک انصاری مرد تھا جو رسول اللہ کے لیے
پانی حوض کیا کرتا تھا ایک پرانی مٹک میں جو گڑی کی شاخوں پر لٹکی۔
آپ نے فرمایا اس مرد انصاری کے پاس جا اور دیکھ اسکی مٹک میں
کچھ پانی ہے میں گیا دیکھا تو مٹک میں پانی نہیں ہے صرف ایک قہر
ہے اس کے منہ میں۔ اگر میں اس کو اٹھالوں تو سوکھی مٹک اس کو

بھی پئی لے۔ میں رسول اللہ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ اس منک میں تو پانی نہیں ہے صرف ایک قطرہ ہے اس کے منہ میں اگر میں اس کو انہیلوں تو سو سگی منک اس کو بھی پی جائے۔ آپ نے فرمایا جا اور اس منک کو میرے پاس لے آ۔ میں اس منک کو لے آیا۔ آپ نے اسکو اپنے ہاتھ میں لیا پھر زبان سے کچھ فرمانے لگے جس کو سن کر سمجھا اور منک کو اپنے ہاتھ سے دہاتے چلتے تھے پھر وہ منک میرے حوالے کی اور فرمایا اے جابر آؤ اور اس کے قافلہ کا کڑھالو (یعنی بوا طرف پانی کا)۔ میں نے آواز دی وہ لایا گیا لوگ اس کو اٹھا کر لائے۔ میں نے آپ کے سامنے اس کو رکھ دیا رسول اللہ نے اپنا ہاتھ اس کڑھے میں بھیرا اس طرح سے پھیلا کر اور انگلیوں کو کشادہ کیا پھر اپنا ہاتھ اس کی تہ میں رکھ دیا اور فرمایا اے جابر وہ منک لے اور میرے ہاتھ پر ڈال دے اور ہم اللہ کہہ کے ڈالنا۔ میں نے ہم اللہ کہہ کے وہ پانی ڈال دیا پھر میں نے دیکھا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی جوش مار رہا تھا یہاں تک کہ کڑھے نے جوش مارا اور گھوما اور پھر گیا آپ نے فرمایا اے جابر آؤ اور اس کو پانی کی حاجت ہو (وہ آئے)۔ جابر نے کہا لوگ آئے اور پانی لیا یہاں تک کہ سب میرے ہو گئے۔ میں نے کہا کوئی ایسا بھی رہا جس کو پانی کی احتیاج ہو پھر آپ نے اپنا ہاتھ کڑھے میں سے اٹھالیا اور وہ پانی سے بھرا ہوا تھا۔

۵۵۲۰۔ اور لوگوں نے شکایت کی آپ سے بھوک کی آپ نے فرمایا قریب ہے کہ اللہ تم کو کھلاوے پھر ہم دریا کے کنارے پر آئے (یعنی سمندر کے) اور یہاں موج تھری اور ایک جانور باہر ڈالا ہم نے اس کے کنارے آگ لگائی اور اس جانور کا گوشت پکا یا اور بھونا اور کھایا اور میرے ہوئے۔ جابر نے کہا پھر میں اور فلاں اور فلاں

(۵۵۲۰) ☆ اس حدیث میں رسول اللہ کے کسی بھروسے نہ کر چیں اور غشوں کا رام ہو جائے آپ کے ساتھ چلتا قبر والوں کا خد اب معلوم کرنا۔ پانی کا علاج اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ دریا کا جانور کھلا دے اس سے بھاری کھجے کہ دریا کا پھر جانور ملے۔

فَإِنَّمَا تَقْلُتُ إِلَيْهِ فَتَقْرُتُ فِيهَا فَلَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا قَطْرَةً فِي غَرْزَاءِ شَحْبٍ بَيْنَهَا لَوْ أَنِّي أَفْرَعُهُ لَأَشْرَبْتُ يَابِسَةً فَأَبَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا قَطْرَةً فِي غَرْزَاءِ شَحْبٍ بَيْنَهَا لَوْ أَنِّي أَفْرَعُهُ لَأَشْرَبْتُ يَابِسَةً فَلَا ((أَذْهَبُ فَأَتِي بِهِ فَأَتِيهِ بِهِ)) فَأَخَذَهُ بِيَدِهِ فَخَمَلْتُ يَتَكَلَّمُ بِشَيْءٍ لَا أَفْهِي مَا هُوَ وَتَغَيَّرَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَطْعَمَنِي فَقَالَ ((يَا جَابِرُ نَادِ بِحَقَّتِي)) قُلْتُ يَا حَقَّةَ الرَّسُولِ فَأَبَيْتُ بَهَا تَحْمِلُ فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ فِي الْحَقَّةِ مَكَذَا تَبَسُّطَهَا وَفَرَّقَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ وَضَعَهَا فِي قَعْرِ الْحَقَّةِ وَقَالَ ((عَلَيْكَ يَا جَابِرُ قَصْبٌ عَلَيَّ وَكُلُّ بَاسِمٍ إِلَهُ)) فَصَبَّتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ بِاسْمِ اللَّهِ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْزِلُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَارَتْ الْحَقَّةُ وَدَارَتْ حَتَّى امْتَلَأَتْ فَقَالَ يَا جَابِرُ نَادِ مَنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ بِنَاءٍ قَالَ مَا لِي النَّاسُ فَاسْتَفَوْا حَتَّى رَوَوْا قَالَ قُلْتُ هَلْ بَقِيَ أَحَدٌ لَهُ حَاجَةٌ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ مِنَ الْحَقَّةِ وَهِيَ تَنَالِي.

۷۵۲۰۔ وَشَكَكَ النَّاسُ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَخْرُغُ فَقَالَ ((عَسَى اللَّهُ أَنْ يُطْعِمَكُمْ)) فَأَبَيْتُ سِيفَ الْبَحْرِ فَرَسَمَ الْبَحْرُ زَمْزَرَةً فَانْفَتَحَتْ قَائِلَةٌ فَأَوْرَثَنَا عَلَى شِفْهِهَا مَنَارًا فَأَطْبَحْنَا وَأَشْرَبْنَا وَأَكَلْنَا حَتَّى شَبِعْنَا

پانچ آدمی اس کی آکھ کے چلے جس میں گھس کے ہم کو کوئی نہ دیکھتا تھا یہاں تک کہ ہم باہر نکلے (اکتاہوا پانور تھا)۔ پھر ہم نے اس کی پہلی لی پٹیوں میں سے اور قافلہ میں سے اس شخص کو بلایا جو سب میں بڑا قافلہ سب سے بڑے لائٹ پر سوار قافلہ سب سے بڑا زمین اس پر قافلہ اس پہلی کے پیچے سے چلا گیا پانسر نہیں جھکا یا حتیٰ لوہی اس پانور کی پہلی تھی۔

باب: رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کی حدیث

۷۵۲۱- براہ بن عازب سے روایت ہے ابو بکر میرے باپ (عازب کے) مکان پر آئے اور ان سے ایک کپاہ خریدی اور عازب سے بولے تم اپنے بیٹے سے کہو یہ کپاہ اٹھا کر میرے ساتھ لے چلے میرے مکان تک۔ میرے باپ نے مجھ سے کہا کپاہ اٹھا لے میں نے اٹھا لیا اور میرے باپ بھی نکلے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ساتھ اس کی قیمت لینے کو۔ میرے باپ نے کہا اب ابو بکر مجھ سے بیان کرو تم نے کیا کیا اس رات کو جس رات رسول اللہ کے ساتھ باہر نکلے (یعنی مدینہ کی طرف بھاگے مکہ سے) ابو بکر نے کہا کہ ہم ساری رات چلے یہاں تک کہ دن ہو گیا اور ٹھیک دو پہر کا وقت ہو اور رات میں کوئی چلنے والا نہ رہا ہم کو سامنے ایک لہا پتھر دکھائی دیا اس کا سایہ قافلہ میں پر اور اب تک وہاں دھوپ نہ آئی تھی ہم اس کے پاس اترے میں پتھر کے پاس گیا اور اپنے ہاتھ سے جگہ برابر کی تاکہ رسول اللہ آرام فرمائیں اس کے سایہ میں پھر میں نے وہاں کھلی بچائی۔ بعد اسکے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ سو رہے ہیں اور میں آپ کے گرد سب طرف دشمن کا کھنکھاتا ہوں (کہ کوئی ہماری تلاش میں تو نہیں آیا)۔ پھر میں نے ایک چرواہا دیکھا بکریوں کا چرواہا کھریاں لیے ہوئے اسی پتھر کی طرف آ رہا ہے اور وہی چاہتا ہے جو ہم نے چاہا (یعنی اس کے سایہ میں ٹھہرنا اور آرام کرنا) میں اس سے ملا اور پوچھا اسے لڑکے تو کس کا غلام ہے وہ بولا میں مدینہ

فَإِنْ جَاءَ فَدَخَلْتُ أَنَا وَقُلَانُ وَمَلَانُ حَتَّى جَعَلْنَا حَسَنَةً فِي جِيحَاجٍ عَيْنَهَا مَا يَكُونُ أَحَدٌ حَتَّى عَرَضْنَا فَأَمَدْنَا حَيْلَنَا مِنْ أَهْلَانَا فَوَضَعْنَا ثُمَّ دَعَوْنَا بِأَعْظَمِ رَحْلِي فِي الرُّكْبِ وَأَعْظَمِ حَنْكِي فِي الرُّكْبِ وَأَعْظَمِ كِفْلِي فِي الرُّكْبِ فَدَخَلْنَا نَحْنُ مَا يُعَاطِلُ رَأْسَهُ.

باب فی حدیثِ الْهَجْرَةِ

۷۵۲۱- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُولُ جَاءَهُ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ إِلَى أَبِي هِي مَنُورِي فَأَخْبَرَنِي مِنْهُ وَحَلَّا فَقَالَ لِبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ مَنِ الْبَنُوكِ تَحْمِيلُهُ مَنِ ابْنِي مَنُورِي فَقَالَ لِي أَبِي أَحِبُّهُ فَحَمَلْتُهُ وَخَرَجَ أَبِي مَعَهُ يَتَقَيَّدُ لَمَنْهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا أَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا لَيْلَةَ سَرْتَمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ نَعْمَ أَسْرَبًا لَيْلَتَا كَلَّمَا حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظُّهَيْرِ وَحَلَّا الطَّرِيقَ فَلَا نَهْرَ فِيهِ أَحَدٌ حَتَّى رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَلِدْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ بَعْدَ فَرَقَاتِ جَنَدِنَا فَلَا لَيْلَتِ الصَّخْرَةِ فَسَوَّيْتُ بَيْنِي وَمَكَانًا بَيْنًا فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ظِلِّهَا ثُمَّ تَسَطَّطَ عَلَيْهِ فَرُوءٌ ثُمَّ قُلْتُ لَمْ يَأْ رَسُولُ اللَّهِ وَإِنَّا أَنْفَضْنَا لَكَ مَا سَوَّلْتَ بَيْنًا وَخَرَجْتَ أَنْفَضَ مَا حَوَّلَ فَإِنَّا أَنَا بِرَأْيِي غَنِمَ مُثْبِلٍ بِغَنِيمَةِ أَبِي الصَّخْرَةِ بَرِيدٌ بَيْنَهَا الَّذِي أَرَدْنَا فَلَقِينَهُ فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ لِرَحْلِي مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُلْتُ لِمَنِ غَنِمْتَ لَبَنٍ فَإِنَّ نَعْمَ قُلْتُ أَتَحْلُبُ لِي فَإِنَّ نَعْمَ فَأَعَدَّ شاةً وَقُلْتُ لَهُ الْفَضُّ الضَّرْعُ مِنْ

واہوں میں سے ایک شخص کا کلام ہوں (عمراد مدینہ سے شہر ہے یعنی مکہ واپس میں سے) میں نے کہا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ وہ بولا ہاں ہے۔ میں نے کہا تو دودھ دودھ کا ہم کو؟ وہ بولا ہاں پھر اس نے ایک بکری کو پکڑا میں نے کہا اس کا قصہ صاف کر لے ہاں اور مٹی اور کوڑے سے تاکہ دودھ میں یہ چیزیں نہ پڑیں (درہلوی نے کہا) میں نے براہین غالب کو دیکھا وہ ایک ساتھ دوسرے ساتھ پر مارتے تھے جھڑکتے تھے۔ خبر اس لڑکے نے دودھ دوہا گھڑی کے ایک پیالہ میں قہور دودھ اور میرے ساتھ ایک ڈال تھا جس میں پانی رکھا تھا رسول اللہ کے پیٹے اور دھو کرنے کیلئے۔ ابو بکر نے کہا پھر میں رسول اللہ کے پاس آیا اور مجھے برا معلوم ہوا آپ کو نیند سے جگانا میں نے دیکھا تو آپ خود بخود جاگ اٹھے ہیں۔ میں نے دودھ پر پانی ڈالا یہاں تک کہ وہ خضرا ہو گیا پھر میں نے کہا یا رسول اللہ یہ دودھ پیجئے۔ آپ نے پیا یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا پھر آپ نے فرمایا کیا کوئی کا وقت نہیں آیا؟ میں نے کہا آگیا پھر ہم چلے آگاہ ڈھلے کے بعد امداد اچھا کیا سرائقہ بن مالک نے (وہ کافر تھا)۔ اس زمین پر ہم تھے جو سخت تھی میں نے کہا یا رسول اللہ اہم کو کافروں نے پایا۔ آپ نے فرمایا مت فکر کر اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر رسول اللہ نے سرائقہ پر بد دعا کی اس کا گھوڑا پیٹے تک زمین میں دھنسی گیا (حالانکہ وہاں کی زمین سخت تھی) وہ بولا میں جانتا ہوں تم دونوں نے میرے لیے بد دعا کی ہے اب میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں تم دونوں کی تلاش میں جو آئے اس کو پھیر دوں گا تم میرے لیے دعا کرو (کہ خدا تعالیٰ مجھ کو اس عذاب سے چھڑا دے)۔ آپ نے اللہ سے دعا کی وہ چھٹ

الشَّعْبِ وَالْقَرْبِ وَالْقَضَىٰ قَالَ فَرَأَيْتُ شِرَاةَ يُضْرَبُ يَدِي عَلَى الْآخَرَىٰ يَنْقُصُ فَحَلَبَ لِي فِي قَعْبِ مَنَّةَ كَثَبَةً مِنْ لَبَنٍ قَالَ وَمَتَعِي بِإِقْوَةِ أَرْثَوِي فِيهَا لِلْبَنِي صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرْبِ مِنْهَا وَتَوَكُّفًا قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحَرَّضْتُ أَنْ أُؤَيِّطَهُ مِنْ تَوْبِهِ فَوَاقَفْتُهُ اسْتَقْبَلَنِي عَلَى اللَّبَنِ مِنَ الْمَاءِ حَتَّى بَرَدَ اسْتَقْبَلَنِي قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ الشَّرْبُ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ قَالَ فَشَرِبَ حَتَّى رَغِيَتْ ثُمَّ قَالَ ((لَمْ يَأْنِ لِلرَّجُلِ)) قَالَتْ بَلَى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ زَاغَتِ الشَّمْسِ وَابْتَعْنَا سَرَّاقَةً مِنْ مَجَلَّةٍ قَالَ وَسَجُّوا فِي حَلَّتْ مِنْ فَارَضٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَا فَقَالَ ((لَا تَحْزَنِي إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا)) فَذَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَحَلْنَا فَرَسُهُ إِلَى نَظِيمِهَا أَرَىٰ فَقَالَ إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ قَدْ دَعَوْتُمْ عَلِيَّ فَادْعُوا لِي فَخَافْتُ لَكُمْ أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمْ الطَّلَبَ فَذَعَا اللَّهُ فَخَافُوا فَرَجَعَ لَمْ يَلْقَ أَحَدًا إِلَّا قَالَ قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَا خَافْتُ قَدْ يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ قَالَ وَوَفَّى قَدْ.

(۷۵۴) ☆ نووی نے کہا ہے جو آپ نے اس لڑکے کے ہاتھ سے دودھ پیا حالانکہ وہ اس دودھ کا مالک نہ تھا اس کی چار سو چھتیس کی چیز ایک یہ کہ مالک کی طرف سے مسافروں اور مسکینوں کو پلانے کی اہمیت تھی دوسرے یہ کہ وہ پھر کسی دوسرے کو گئے جس کے دل میں تصرف کر سکتے ہوں گے۔ تیسرے یہ کہ وہ حرمی کمال قصص کو مان نہیں لی اور یا مال لینا ہوتا ہے۔ چوتھے یہ کہ وہ خطرے۔ حال کی دو سو چھتیس ہوتی ہیں۔

گیا اور لوٹ گیا۔ جو کوئی کافر اس کو ملتا تو وہ کہہ دیتا اور حرم میں سب دیکھا آیا ہوں غرض جو کوئی ماسر اقلہ اس کو بھیج دیتا۔ ابو بکرؓ نے کہا سر اللہ نے اپنی بات پوری کی۔

۷۵۲۲- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ جب سر اقلہ بن مالکؓ نزدیک آپؐ آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے بددعا کی اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنسا گیا۔ وہ اس پر سے کود گیا اور کہنے لگا اے محمد ﷺ! میں چاہتا ہوں یہ تمہارا کام ہے تو اللہ سے دعا کرو وہ مجھ کو نجات دے اس آفت سے اور میں آپ سے یہ اقرار کرتا ہوں کہ میں آپ کا حال چھپاؤں گا ان لوگوں سے جو میرے پیچھے آتے ہیں اور یہ میرا ترکش ہے اس میں سے ایک تیر آپ لیتے جائے اور آپ کو تھوڑی دور پر میرے اونٹ اور غلام ملیں گے۔ آپ کو جو حاجت ہو ان میں سے لیجئے۔ آپ نے فرمایا مجھے حیر سے اونٹوں کی احتیاج نہیں ہے۔ ابو بکرؓ نے کہا بھروسہ کہ ہم مدینہ میں پہلے لوگ بھگتے تھے کہ آپ کہاں اتریں (ہر ایک قبیلہ یہ چاہتا تھا کہ آپ ہمارے پاس اتریں)۔ آپ نے فرمایا میں بنی نضار کے پاس اتروں گا وہ عہد انطب کے نضال کے لوگ تھے۔ آپ نے ان کو عزت دی ان کے پاس اتر کر بھروسہ چڑھے اور عورتیں گھروں پر (آپ کو دیکھنے کے لیے) اور لڑکے اور غلام راستہ میں جدا جدا ہو گئے پکارتے چاتے تھے یا محمد یا رسول اللہ یا محمد یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

۷۵۲۲- عَنْ النَّبِيِّ قَالَ اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ مِنْ أَبِي رَحْلًا ثَلَاثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا وَشَاقَ الْخَبِيثَ بِمَعْنَى خَبِيثَ رُحْمٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ مِنْ رِوَايَةِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ قُلْنَا دَنَا دَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَاحَ قَرْنَهُ فِي فَارَصٍ بَلَدٍ يُطَوِّبُ وَزَوَّجَ عَنْهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ هَذَا عَمَلُكَ فَادْفَعْ اللَّهُ أَنْ يُحْلَصَنِي بِمَا آتَا بِهِ وَكَانَ عَلَيَّ نَاعِمِينَ عَلَى مَنْ وَزَّيْتِي وَغَدِيهِ كَمَا تَنِي فَحَدَّثَ سَهْمًا بَيْنَهَا فَوَالَيْكَ سَمْعُ عَلَى يَلِي وَغَلَسَ بِي بِسَكَّانٍ كَلَّا وَكَذَا فَحَدَّثَ بَيْنَهَا حَامِلَتُكَ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِي يَلِيلٍ قَدِيشَا الْمَدِينَةَ قُلْنَا فَتَنَارَعُوا بَيْنَهُمْ بَنُو رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((أَتَوْنِ عَلَى نِسِي السَّخَاةِ أَخْوَالِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَكْثَرُ مِنْهُمْ)) بِذَلِكَ فَصَبَدَ الرَّحْمَانُ وَالنَّسَاءُ قَوْفَ الشُّبُورِ وَتَفَرَّقَ الْيَهُودُ وَالنَّحْدَمُ فِي الطَّرِيقِ بَيْنَهُمْ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ



(۷۵۲۲) ☆ یہ یاران کافر تھے تھا۔ تو انی نے کہا اس حدیث میں آپؐ کا ایک کھانا مجروح ہے۔ دوسرے فضیلت ہے حضرت ابو بکرؓ کی حیر سے خدمت ہے تاہی کی تہوار کے لیے۔ یہ تھے اقباب ہے وہ اپنی یا منگیر دیکھنے کا سر میں طہارت اور پیسے کے لیے۔ پانچویں فضیلت ہے اللہ پر بھروسہ کرنے کی اور فضیلت ہے انصار کی اور فضیلت ہے ملہ رحم کی۔ چھ اقباب ہے اترنے کے اپنے عزیزوں کے پاس۔

کِتَابُ التَّفْسِيرِ

قرآن شریف کی آیتوں کی تفسیر

۷۵۲۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا تم بیت المقدس کے دروازہ میں رکوع کرتے ہوئے جاؤ اور کبوحطہ یعنی نقش گناہوں کی ہم تمہارے گناہ بخش دیں گے۔ لیکن بنی اسرائیل نے حکم کے خلاف کیا دروازہ میں گھسے سرین کے بل گھسٹے ہوئے اور حطہ کے بدلے کہنے لگے حبة فی شعرة یعنی دانہ بالی میں ایک روایت میں ہے حطہ فی شعرة کہنے لگے۔

۷۵۲۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے پے درپے دو گنجی اپنے رسول اللہ ﷺ پر وقات سے پہلے یہاں تک کہ وقات ہوئی آپ کی اور جس دن آپ کی وفات ہوئی اس دن بہت دُعا آئی۔

۷۵۲۵- طارق بن شہاب سے روایت ہے یہود نے حضرت عمرؓ سے کہا تم ایک آیت پڑھتے ہو اگر وہ آیت ہم لوگوں میں اتاری تو ہم اس دن کو عید کر لیتے (خوشی سے) وہ آیت یہ ہے اليوم اكملت لكم دينكم و اتممت عليكم نعمي و رضيت لكم الاسلام دینا سورہ مائدہ میں (یعنی آج میں نے تمہارا دین پورا کیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کی اور اسلام کلا دین تمہارے لیے پسند کیا)۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں جانتا ہوں یہ آیت جہاں اتاری اور کس دن اتاری اور جس وقت اتاری اس وقت رسول اللہ ﷺ کہاں تھے۔ یہ آیت عرفات میں اتاری اور آپ ﷺ تھمرے ہوئے تھے عرفات میں (تو عرفہ کا روز عید ہے مسلمانوں کی دوسری روایت میں ہے کہ

۷۵۲۳- عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَنٍ قَالَ قَالَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ عَصَايَاهُمْ قَبْلًا فَاَدْخُلُوا الْبَابَ يُزْخَفُونَ عَلَى أَسْنَانِهِمْ وَقَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ))۔

۷۵۲۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ نَزَعَ الْوَحْيَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتَّى يُؤْتِيَ وَأُتِيَ مَا كَانَ الْوَحْيَ يَوْمَ يُؤْتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔

۷۵۲۵- عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْكَافِرِ تَقْرَأُونَ آيَةً لَوْ أَنْزَلَتْ بَيْنَا لَاتَّحَدَّثْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ حَيْثُ فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَأَعْلَمُ حَيْثُ أَنْزَلَتْ وَأَعْلَى يَوْمِ أَنْزَلَتْ وَالَّذِينَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أَنْزَلَتْ أَنْزَلَتْ بِعَرَفَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَ بِعَرَفَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَشْرَكَ كَانَ يَوْمَ حُمُعَةٍ أَمْ لَا يَعْنِي الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي۔

اس دن جمعہ تھا جمعہ بھی عید ہے۔

۷۵۲۶- ترجمہ دے ہے جو گزرل اس میں یہ ہے کہ یہ آیت
حردلف کی رات کو اتری یعنی نویں تاریخ شام کو گویا دوسری شب کا
وقت آگیا (کیونکہ حردلف کی رات دوسری رات ہے) اور ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عرقات میں۔

۷۵۲۶- عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ فَلَمَّا فَتَحَتِ الْيَهُودُ
لِعُمَرَ لَوْ عَلَيْنَا مَغْضَرُ يَهُودَ نَزَلَتْ عَلَيْنَا آيَةُ الْيَوْمِ
أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَانْتَمَتْ عَلَيْكُمْ بِمَعْصِي
وَرَضِيَتْ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا نَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي
أَنْزَلْتُ فِيهِ لَأَتَمِّدَنَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ عَيْثَ قَالَ فَقَالَ
عُمَرُ فَقَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِي أَنْزَلْتُ فِيهِ وَالسَّاعَةَ
وَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ نَزَلَتْ نَزَلَتْ لِكَلَّةٍ
حُتْمٍ وَلَمْ يَنْزِعْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِعَرَفَاتٍ.

۷۵۲۷- طارق بن شہاب سے روایت ہے ایک شخص یہودی
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگے اے امیر المومنین
ایک آیت ہے تمہاری کتاب میں جس کو تم پڑھتے ہو اگر وہ ہم
یہودیوں پر اتری تو ہم اس دن کو عید کر لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے کہا کون سی آیت؟ وہ یہودی بولا الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ
دِينَكُمْ آخر تک حضرت عمرؓ نے کہا میں جانتا ہوں اس دن کو جس
دن یہ آیت اتری اور اس جگہ کو جہاں اتری۔ یہ آیت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر عرقات میں اتری جمعہ کے دن (اور وہ دن
عید ہے مسلمانوں کی)۔

۷۵۲۷- عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ
مِنَ الْيَهُودِ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ آيَةُ
فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَعُونَهَا لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ مَغْضَرُ
الْيَهُودِ لَأَتَمِّدَنَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ عَيْثَ قَالَ وَأَيُّ آيَةٍ
قَالَ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَانْتَمَتْ عَلَيْكُمْ
بِمَعْصِي وَرَضِيَتْ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا فَقَالَ عُمَرُ
إِنِّي لَأَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ وَالْمَكَانَ الَّذِي
نَزَلَتْ فِيهِ نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعَرَفَاتٍ
فِي يَوْمٍ حُتْمٍ.

۷۵۲۸- مردہ بن الربیع رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ
عنها سے اس آیت کا مطلب پوچھا (سورہ نساء کے شروع میں)
وَأَنْ جَعَلْتُمْ الْإِنْسَانِيَةَ فِي الْإِنْسَانِيَةِ الْخَيْرِ نَكَبَ، یعنی اگر تم ذکر
الاضافہ نہ کر سکو گے جیم لڑکیوں میں تو کلام کروں عورتوں سے
جو پسند آئیں تم کو رو دو دو تین تین چار چار حضرت عائشہ رضی اللہ عنها
بولیں مرد اس آیت سے اسے میرے بھائی ہے کہ جیم لڑکی اپنے
ولی کی گود میں ہو (یعنی پرورش میں جسے چھائی لڑکی سمجھنے کے پاس
ہو) اور شریک ہو اس کے مال میں (مثلاً بچا کے مال میں) پھر اس

۷۵۲۸- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ زُرَّارٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ
عَنْ قَوْلِ اللَّهِ وَإِنْ جَعَلْتُمْ أَنَّ تَضَيُّعُوا فِي الْإِنْسَانِيَةِ
فَأَنْتُمْ جَعَلْتُمْ مَا طَلَبَ لَكُمْ مِنَ الْإِنْسَانِيَةِ مَثَلًا وَتَلَّكَتُمْ
وَرَبَّاعٍ فَلَمَّا قَالَتْ يَا أَبْنَاءَ الْحَيَاةِ هِيَ الْإِنْسَانِيَةُ تَكُونُ فِي
حَضْرٍ وَلَيْسَ تَضَيُّعُكُمْ فِي مَالِهِ يَفْعَلُهُ مَثَلًا
وَحَضْرَتُهَا قَرِيبٌ وَلَيْسَ أَنْ تَقْرُوْهَا بِغَيْرِ أَنْ يُفْسِدَ
فِي حَضْرَتِهَا يَفْعَلُهَا مَثَلًا مَا يَفْعَلُهَا غَيْرُهُ فَتَهْوَا
أَنْ تَنْجُوْهُنَّ إِنْ أَنْ يَفْسِدُوا لَهِنَّ وَيَلْعَنُوا بِهِنَّ

ولی کو اس کا حسن اور جمال پسند آئے وہ اس سے نکاح کرنا چاہے
لیکن اس کے مہر میں انصاف نہ کرے اور اتنا مہر نہ دے جو اور لوگ
دیتے کو مستعد ہوں تو منع کیا اللہ نے ایسی لڑکیوں کے ساتھ نکاح
کرنے سے مگر اس صورت میں جب انصاف کریں اور پورا مہر
دینے پر راضی ہوں اور حکم کیا ان کو کہ نکاح کر لیں اور عورتوں
سے جو پسند آئے ان کو۔ حضرت عائشہؓ نے کہا لوگوں نے یہ آیت
اترنے کے بعد پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان لڑکیوں
کے باب میں پوچھا اب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری پسفقولک
فی النساء آخر تک (اسی سورہ نساء میں) یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے
عورتوں کے باب میں تو کہ اللہ تم کو حکم دیتا ہے ان کے باب میں
اور جو پوچھا جاتا ہے کتاب میں ان میں عورتوں کے باب میں جن کا
تم مقرر مہر نہیں دیتے اور ان سے نکاح کرنا نہیں چاہتے ہو تو
کتاب پر مہر جانے سے مراد پہلی آیت ہے اور یہ آیت اس عظیم
لڑکی کے باب میں ہے جو حسن اور میل میں کم ہو تو منع ہوا ان کو
اس عظیم لڑکی سے نکاح کرنا جس کے مال اور جمال میں رغبت
کریں مگر اس صورت میں جب انصاف کریں۔

۷۵۲۹- ترجمہ وی ہے جو گزرو۔

أَعْلَىٰ سُبْحَنَ مِنَ الْعَذَابِ وَأَمِيرًا أَلَّا يُنْكَحُوا مَا
طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سَوَافَرُ قَالَ عُرُوءٌ فَلَمْ
عَابِثَةٌ ثُمَّ قَالَ النَّاسُ اسْتَفْضُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَدْ
هَذِهِ الْآيَةُ فِيهِمْ فَأَتَوْنَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَسْتَفْضُونَكَ
فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُهَيِّجُكُمْ فِيهِمْ وَمَا يُنَالِي عَلَيْكُمْ
فِي الْكِتَابِ فِي نِسَائِهِ النِّسَاءُ الْمَالِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ
مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَلَّا تُنْكَحُوهُنَّ فَلَا تَنْكَحُوهُنَّ
وَالَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَىٰ أَنَّهُ يُنَالِي عَلَيْكُمْ فِي
الْكِتَابِ فَإِنَّهُ الْفَوَلِيُّ الَّذِي قَالَ اللَّهُ فِيهَا وَإِلَّا
جَعَلْتُمْ أَنَا تُفْسِدُوا فِي النِّسَاءِ فَلَا تُنْكَحُوا مَا طَابَ
لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ فَلَا تَعَابِثُوا فِي قَوْلِ اللَّهِ فِي الْآيَةِ
الْأُخْرَىٰ وَتَرْغَبُونَ أَلَّا تُنْكَحُوهُنَّ رَغْبَةً أُخْرَىٰ كُنْتُمْ
عَنِ الْيَمِينِ الَّذِي تَكُونُ فِي حَضْرِهِ جِبْنَ تَكُونُ
فِيْلَةِ الْمَالِ وَالْحَمَالِ فَهَؤُلَاءِ أَلَّا يُنْكَحُوا مَا رَغِبُوا
فِي نَالِهَا وَحَمَالِهَا مِنْ نِسَائِهِ النِّسَاءِ بِأَلْفِ سَلْطَنٍ
مِنْ أَحْلَىٰ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ.

۷۵۲۹- عَنْ عُرُوءٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ

اللَّهِ وَإِلَّا جَعَلْتُمْ أَنَا تُفْسِدُوا فِي النِّسَاءِ وَسَأَلَ
الْحَدِيثَ بِوَجْهِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَزَكَ
فِي آخِرِهِ مِنْ أَحْلَىٰ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ إِنَّا كُنَّا
فَقِيلَ لَكُمْ الْمَالِ وَالْحَمَالِ.

۷۵۳۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي قَوْلِهِ

وَإِلَّا جَعَلْتُمْ أَنَا تُفْسِدُوا فِي النِّسَاءِ فَلَا تَنْزِلَتْ
فِي هَرَجَلٍ تَكُونُ لَهُ الْيَمِينَةُ وَهُوَ وَلِيُّهَا وَذَكَرَتْهَا
وَلَهَا مَالٌ وَلَيْسَ لَهَا أَحَدٌ يَحْلَسُهَا فَوُتِنَا فَلَا
يُنْكَحُهَا إِلَّا بِهَا قِصْرٌ بِهَا وَتَمِيزٌ صَحْبَتُهَا فَقَالَ

۷۵۳۰- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

ہے یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مگر تم ڈرو عظیم لڑکیوں کے باب
میں انصاف کرنے سے یہ آیت اس شخص کے باب میں اتری جس
کے پاس ایک عظیم لڑکی ہو وہی اس کا ولی اور وارث ہو اور اس کا مال
بھی ہو اور کوئی اس کی طرف سے بچھڑنے والا سو اس کی اہانت کے

إِنْ جِئْتُمْ إِلَّا تُغْسِلُوا فِي الْيَمَانِ فَلَا يَكْفِي مَا
طَلَبَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ يَقُولُ مَا أَهْلُكُم لَكُمْ
وَدَعِ عَلَيْهِ الْبَنِي نَصْرًا بَنِي.

نہ ہو پھر وہ مال کے خیال سے اس سے نکاح نہ کرے (کہ میری دعا
پڑے گا) اور اس کو تکلیف دی اور بری طرح اس سے صحبت رکھے
تو فرمایا اگر دوسرے لڑکیوں میں انصاف کرنے سے تو نکاح کر لو اور
عورتوں سے جو پسند آئیں تم کو۔ مطلب یہ ہے کہ جو عورتیں محال
کیوں میں نے تمہارے لیے اور چھوڑ دو اس لڑکی کو جس کو تم تکلیف
دیجے ہو (وہ اپنا نکاح کسی اور سے کر لے گی اس کا مال دے دو)۔

۷۵۳۱- عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ وَمَا يَنْتَقِي عَلَيْكُمْ
فِي الْفِكَاحِ فِي بَنَاتِي فَالنِّسَاءُ اللَّاتِي لَا تُؤْتَوْنَ
مَنْ نَحْسِبُ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ فَلَا
أَنْزِلَتْ فِي النِّسَاءِ تَكُونُ عِنْدَ الرُّحْلِ فَتُشْرِكُهُ
فِي مَالِهِ فَتَرْغَبُ عَنْهَا أَنْ تَزَوَّجَهَا وَتَكُونُ أَنْ
تَزَوَّجَهَا غَيْرُهُ فَتُشْرِكُهُ فِي مَالِهِ فَيَغْضِبُهَا فَلَا
تَزَوَّجَهَا وَلَا تَزَوَّجَهَا غَيْرُهُ.

۷۵۳۲- عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ يَسْتَفْتُونَكَ فِي
النِّسَاءِ آخَرُكِ بِهَ آيَةِ اس تَجِمْ لَرِي كِي بَاب مِي هِي جَوَايَك
فَغَضَّ كِي پَاس ہو اور شریک ہو اس کے مال میں یہاں تک کہ
مجبور کے درختوں میں بھی۔ پھر وہ اس سے نکاح کرنا نہ چاہے اور
نہ یہ چاہے کہ اس کا نکاح دوسرے سے کر دے وہ اس کے مال میں
شریک ہو پھر اس کو یہی ذیل رکھے۔

۷۵۳۳- عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ يَسْتَفْتُونَكَ فِي
النِّسَاءِ آخَرُكِ بِهَ آيَةِ اس تَجِمْ لَرِي كِي بَاب مِي هِي جَوَايَك
فَغَضَّ كِي پَاس ہو اور شریک ہو اس کے مال میں یہاں تک کہ
مجبور کے درختوں میں بھی۔ پھر وہ اس سے نکاح کرنا نہ چاہے اور
نہ یہ چاہے کہ اس کا نکاح دوسرے سے کر دے وہ اس کے مال میں
شریک ہو پھر اس کو یہی ذیل رکھے۔

۷۵۳۲- عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ يَسْتَفْتُونَكَ فِي
النِّسَاءِ قُلْ اللَّهُ يُغْنِيكُمْ فِيهِنَّ الْآيَةُ قُلْتُ هِيَ
النِّسَاءُ فِي تَكُونُ عِنْدَ الرُّحْلِ لَعَلَّهَا أَنْ تَكُونُ
فَإِنْ شَرِكَتْ فِي مَالِهِ حَتَّى فِي الْمَذِي فَتَرْغَبُ
بِغَيْرِ أَنْ يَنْكِحَهَا وَتَكُونُ أَنْ يَنْكِحَهَا رَحْمًا
فَيُشْرِكُهُ فِي مَالِهِ فَيَغْضِبُهَا.

۷۵۳۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي قَوْلِهِ
وَمَنْ كَانَ قَبِيْرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ قُلْتُ
أَنْزِلَتْ فِي وَالِي مَالِ الْيَتِيمِ الَّذِي يَقُولُ عَلَيْهِ
وَيُصَلِّئُهُ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ.

۷۵۳۴- ترجمہ وحی ہے جو گزرا۔

۷۵۳۴- عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ كَانَ غِيًّا فَلْيَسْتَمِعْ وَمَنْ كَانَ غَفِيرًا فَلْيَاكُلْ بِالْمَعْرُوفِ قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي رَأْيِ النَّبِيِّ أَنْ نَصِيحَةٍ مِنْ مَلَكٍ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا بِغَيْرِ مَالٍ بِالْمَعْرُوفِ.
۷۵۳۵- عَنْ جِشَامٍ بَهَذَا الْإِسْنَادِ.

۷۵۳۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي قَوْلِهِ غَرٌّ وَحَلٌّ إِذَا جَاءُوكُمْ مِنْ فُتُوكُمْ وَمِنْ أَسْفَلٍ مِنْكُمْ وَإِذَا زَاغَتِ الْقَبَاصُ وَنَلَعَتِ الْفُلُوبُ الْحَاجِرُ قَالَتْ كَانَ ذَلِكَ يَوْمَ الْحُدَيْبِ.

۷۵۳۵- مندرجہ بالا روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔
۷۵۳۶- حضرت عائشہ سے روایت ہے یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا (سورہ احزاب میں) جب وہ آئے تم پر اوپر سے اور نیچے سے تمہارے اور جب پھر گئیں آنکھیں اور دل حلق تک آگے آخر تک حقوق کے دن اتاری (اس دن مسلمانوں پر نہایت سختی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے اس دن ایک لشکر بھیجا اور ہوا کا فروع پر جن کو تم نے نہیں دیکھا)۔

۷۵۳۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَبِأَنَّ امْرَأَةً خَلَّتْ مِنْ نَعْلِهَا نُشُورًا أَوْ إِفْرَاسًا فَأَيَّاهُ قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي امْرَأَةٍ تَكُونُ بَيْنَ الرَّحْلِ فَتَقُولُ صَحْبَتُهَا كَيْفَ بَدَأَ طَلَقَهَا فَتَقُولُ لَا تَطْلُقْنِي وَالْمَيْمُونِي وَأَنْتَ فِي حِلٍّ مِنِّْي فَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ.

۷۵۳۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یہ آیت (سورہ نساء میں) وان امرأه خافت من بعلها آخر تک۔ یعنی اگر کوئی عورت ڈرے اپنے خاوند سے شرارت سے یا اس کی بے پروائی سے تو کچھ گناہ نہیں دونوں پر اگر وہ صلح کر لیں آپس میں اس عورت کے باپ میں اتاری جو ایک شخص کے پاس ہو پھر وہ مدت تک اس کے پاس رہے۔ اب خاوند اس کو طلاق دینا چاہے (اس سے بیزار ہو کر) وہ عورت یہ کہے مجھ کو طلاق نہ دے اور رہنے کی اور میرے پاس نہ رہنے کی) تب یہ آیت اتاری۔

۷۵۳۸- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی آیت کے باب میں وان امرأه خافت آخر تک کہا یہ آیت اس عورت کے باپ میں اتاری جو ایک شخص کے پاس ہو اب وہ زیادہ اس کے پاس نہ رہنا چاہے لیکن اس عورت کی اولاد ہو اور صحبت ہو اپنے خاوند سے وہ اپنے خاوند کو چھوڑنا براہا لے تو اجازت دیجے اس کو اپنے باپ میں۔

۷۵۳۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي قَوْلِهِ غَرٌّ وَحَلٌّ وَإِنَّ امْرَأَةً خَلَّتْ مِنْ نَعْلِهَا نُشُورًا أَوْ إِفْرَاسًا قَالَتْ نَزَلَتْ فِي امْرَأَةٍ تَكُونُ بَيْنَ الرَّحْلِ فَلَقَعَتْ لَهَا لَا يَسْتَكْفِرُ بَيْنَهَا وَتَكُونُ لَهَا صَحْبَةً وَوَلَدَ فَتَكُونُ أَنْ يُعَارِفَهَا فَتَقُولُ لَهْ أَنْتَ فِي حِلٍّ مِنْ شَأْنِي.

۷۵۳۹۔ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ مَا
 لِي أَمْحَى أُبْرُوًا أَلَا يَسْتَغْفِرُوا بِالْمُصْحَابِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُيُوعُهُمْ.

۷۵۳۹۔ عروہ سے روایت ہے حضرت عائشہؓ نے مجھ سے کہا
 اے بھانجے میرے ہم ہوا قاتلوں کو کہ بخشش مانگیں صحابہ کے
 لیے انھوں نے ان کو برا کہا (وہ بخشش مانگتے یا حکم اس آیت میں
 ہے رہنا اغفرونا ولاخواننا الذین مسقونا بالایمان مرد
 اہل مصر ہیں جو حضرت عثمانؓ کو برا کہتے تھے یا اہل شام جو حضرت
 علیؓ کو برا کہتے تھے اور عروہ یہ خارجی جو دونوں کو برا کہتے تھے۔
 ۷۵۴۰۔ ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۵۴۱۔ سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے کوفہ والوں نے اختلاف
 کیا اس آیت میں جو کوئی قتل کرے مومن کو قصد اس کا بدلہ جہنم
 ہے آخر تک (یہ آیت سورہ نساء میں ہے کہ میں ابن عباسؓ کے
 پاس گیا ان سے پوچھا انھوں نے کہا یہ آیت آخر میں اتاری اور اس
 کو منسوخ نہیں کیا کسی آیت نے۔ (اوپر گزر چکا کہ ابن عباسؓ کا
 مذہب یہ ہے کہ جو کوئی مومن کو قتل کرے قصد اس کی توبہ
 قبول نہ ہوگی اور وہ ہمیشہ جہنم میں اور جمہور علماء اس کے خلاف میں
 ہیں۔ وہ کہتے ہیں آیت سے یہ نکلا ہے کہ بدلہ اس کا یہ ہے کہ
 ہمیشہ جہنم میں رہے پر یہ ضروری نہیں کہ یہ بدلہ قبول خواہ دیا
 جائے بلکہ اللہ تعالیٰ صاف کر سکتا ہے۔
 ۷۵۴۲۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۵۴۳۔ سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے مجھ سے عہد اہل حنین
 ابڑی نے کہا ابن عباسؓ سے پوچھو ان دونوں آیتوں کو ومن یقتل
 مؤمنا متعمداً آخر تک میں نے پوچھا انھوں نے کہا یہ آیت
 منسوخ نہیں ہے اور والذین لا یدعون مع اللہ اللہا اخر
 ولا یقتلون النفس الی حرم اللہ الا بالحق (یعنی جو لوگ اللہ
 تعالیٰ کے ساتھ اور کسی کو معبود نہیں پکارتے اور جو باطن اللہ تعالیٰ

۷۵۴۰۔ عَنْ جِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

۷۵۴۱۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ اِئْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي هَذِهِ آيَاتِهِ وَمَنْ
 يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَعَزَّوَلَاةٌ عَنْهُمُ فَرَحَلَتْ فِي
 بَيْنِ عَشْرٍ فَمَنَّا لَهُمْ فَلَا لَقَدْ أَنْزِلَتْ آيَةُ مَا
 أَنْزِلَ ثُمَّ مَا نَسَحَهَا شَيْءٌ.

۷۵۴۱۔ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِهِ
 بِنِ حَفْصَةَ أَنْزِلَتْ فِي آيَةِ مَا أَنْزِلَ وَفِي حَدِيثِهِ
 تَنْصُرُ إِلَيْهَا لَكِنْ آيَةُ مَا أَنْزِلَتْ.

۷۵۴۱۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 أَنَّ أَمْرًا مِنْ عِنْدِ فَرَحْنَ بْنِ الْوَرَى أَنَّ أَسْمَانَ بْنَ
 يَسْمَانَ عَنْ هَاشِمِ بْنِ الْإِسْمِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا
 مُتَعَمِّدًا فَعَزَّوَلَاةٌ عَنْهُمْ خَالِدًا فِيهَا فَمَا نَزَلَتْ
 فَتَنْسَحُهَا شَيْءٌ وَاعْنِ هَذِهِ آيَاتِهِ وَالَّذِينَ
 يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ

اللّٰہی حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ تَرٰکْتُ فِیْ اَهْلِ الشِّرْکِ۔

نے حرام کی ہے اس کو نہیں مانتے مگر حق سے اس کے بعد یہ ہے الا من تاب وامن وعمل صالحا یعنی مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک کام کرے۔ یہ آیت سورہ فرقان میں ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قاتل کی توبہ مقبول ہے تو بظاہر پہلی آیت کے مخالف ظہری (ابن عباسؓ) نے کہا یہ آیت مشرکوں کے حق میں اتری ہے (اور پہلی آیت مومنوں کے حق میں ہے تو مومن جب مومن کو قصد لادے اس کی توبہ قبول نہ ہوگی البتہ اگر مشرک حالت شرک میں مارنے پھرایمان لائے اور توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول ہوگی اس صورت میں دونوں آیتوں میں مخالفت نہ رہی۔)

۷۵۴۴- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا یہ آیت والذین لا یدعون مع اللہ الہا آخوالی قولہ مہلتا تک کہ میں اتری۔ مشرکوں نے کہا پھر ہم کو مسلمان ہونے سے کیا فائدہ ہم نے تو اللہ کے ساتھ دوسرے کو برابر کیا اور ناحق خون بھی کیا اور برے کام بھی کئے۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتری الا من تاب وامن آخر تک یعنی جو ایمان لاوے گا اور توبہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسکی برائیاں نیکیوں سے بدل دے گا۔ ابن عباسؓ نے کہا جو کوئی مسلمان ہو جائے اور اسام کے احکام کو سمجھ لے پھر ناحق خون کرے تو اس کی توبہ قبول نہ ہوگی۔

۷۵۴۵- سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے میں نے ابن عباسؓ سے کہا جو کوئی مومن کو قصداً قتل کرے اس کی توبہ ہو سکتی ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا نہیں میں نے ان کو یہ آیت سنائی جو سورہ فرقان میں ہے والذین لا یدعون مع اللہ الہا آخر آخر تک جس کے بعد یہ ہے الا من تاب وامن کیونکہ اس سے یہ لگتا ہے کہ ناحق خون کے بعد توبہ کر سکتا ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا یہ آیت کی ہے اور اس کو منسوخ کر دیا ہے اس آیت نے جو مدینہ میں اتری ومن بقتل مومنا متعمداً آخر تک جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو عداً قتل

۷۵۴۴- عَنْ اَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تَرٰکْتُ فِیْہِہِ الْاٰیَۃُ بِسُکَّۃٍ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰہًا اٰخَرَ ہِیْ قَوْلُہٗ مٰثِلًا فَقَالَ فَاَلَمْ یَسْئَلُوْا وَاَنَا یَغْنِیْ عَنَّا فَاَسَلْنٰہُمْ وَقَدْ عَلَّمْنَا بِاللّٰہِ وَقَدْ فَتَّحَا النَّفْسَ اَلّٰہِی حَرَّمَ اللّٰہُ وَاَلَمَّا فَعَلُوْا جِئْنَا فَاَلَزَمَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا ہِیْ اٰخِرُ الْاٰیَۃِ قَالَ قَالَمًا مَنْ دَخَلَ ہِیْ فَاَسَلْنٰہُمْ وَغَفَلُوْا ثُمَّ قَلَّ عَلَآ نُوْمَۃٌ لَّہٗ

۷۵۴۵- عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبْنِ عَبَّاسٍ اَلِیْسَ قَتْلُ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا مِنْ تَوْبَۃٍ قَالَ لَا قَالَ فَتَلَوْتُ عَلَیْہِ ہٰذِیۡہِ الْاٰیَۃُ اَلّٰہِ ہِیِ الْفُرْقَانُ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰہًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الّٰہِی حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ ہِیْ اٰخِرُ الْاٰیَۃِ قَالَ ہٰذِیۡہِ اٰیَۃٌ نَّکِیۡۃٌ نَّسَخْنٰہَا اٰیَۃً مُّذِیۡۃً وَمَنْ یَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَحَرَّکُوْهُ حَتّٰی یَمُوتَ وَہِیْ رَوٰیۡتُہِ اَبْنُ حَاشِبٍ فَلَمَّوْا عَلَیْہِ ہٰذِیۡہِ الْاٰیَۃُ اَلّٰہِ ہِیْ

الْفَرَّانِ بِأَمْرِ رَبِّهِ.

کرسے اس کا بدلہ ہمیشہ جہنم میں رہتا ہے۔

۷۵۴۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمَاتَ، وَلَمْ يَكُنْ يَدْرِي مَا قَاتَلَ، فَكَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. قَالَ: وَمَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمَاتَ، وَلَمْ يَكُنْ يَدْرِي مَا قَاتَلَ، فَكَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. قَالَ: وَمَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمَاتَ، وَلَمْ يَكُنْ يَدْرِي مَا قَاتَلَ، فَكَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

۷۵۴۶- عید اللہ بن مرثدہ بن عبد اللہ بن حبہ سے روایت ہے مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا تو جانتا ہے کہ آخر سورت جو قرآن کی ایک ہی بات تھی وہ کونسی ہے۔ میں نے کہا ہاں اذا جاء نصر اللہ ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا تو نے سچ کہا۔

۷۵۴۷- ترجمہ دی ہے جو گزرا۔

۷۵۴۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمَاتَ، وَلَمْ يَكُنْ يَدْرِي مَا قَاتَلَ، فَكَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

۷۵۴۸- ابن عباس سے روایت ہے مسلمانوں کے کچھ لوگوں نے ایک شخص کو دیکھا توڑی بکریوں میں۔ وہ بولا السلام علیکم مسلمانوں نے اس کو پکڑا اور قتل کیا اور وہ بکریاں لے بیٹھیں۔ جب یہ آیت اتاری مت کیوں اس کو جو سلام کرے تم کو یہ کہہ کر کہ تو مسلمان نہیں ہے (اپنی جان بچانے کے لیے سلام کرتا ہے)۔ ابن عباس نے اس آیت میں سلام پڑھا ہے اور بعضوں نے سلام پڑھا ہے (تو مسمی یہ ہوں گے جو تم سے صلح سے پیش آئے)۔

۷۵۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمَاتَ، وَلَمْ يَكُنْ يَدْرِي مَا قَاتَلَ، فَكَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

۷۵۴۹- برادر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انصار جب حج کر کے لوٹ کر آتے تو گھر میں دروازے سے نہ گھنٹے بنگہ پیچھے سے دیوار پر چڑھ کر ایک انصاری آیا اور دروازہ سے گھبراہٹوں نے اس باب میں اس سے گفتگو کی جب یہ آیت اتاری (سورہ بقرہ میں) یہ نیک نہیں ہے کہ تم گھروں میں پیچھے سے آؤ بلکہ نیک یہ ہے کہ پرہیزگاری کرو اور گھروں میں دروازے آؤ آخر تک۔

۷۵۴۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمَاتَ، وَلَمْ يَكُنْ يَدْرِي مَا قَاتَلَ، فَكَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

۷۵۵۰- ابن مسعود سے روایت ہے جب سے ہم مسلمان ہوئے اس وقت سے لے کر اس آیت کے اترنے کے وقت تک الم بان للذین اصوا آخر تک یعنی کیا وہ وقت نہیں آیا جب مسلمانوں کے دل لرز جائیں اللہ تعالیٰ کام لیتے ہی جس میں اللہ تعالیٰ نے عتاب کیا ہم پر چار برس کا عرصہ گزرا (یہ آیت سورہ حدید میں ہے اور وہ

۷۵۵۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمَاتَ، وَلَمْ يَكُنْ يَدْرِي مَا قَاتَلَ، فَكَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

ملی ہے۔

باب: اللہ تعالیٰ کے قول خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ کے بارے میں

۷۵۵۱- ابن عباسؓ سے روایت ہے عورت (جاہلیت کے زمانہ میں) غانہ کعبہ کا حواف لگی ہو کر کرتی اور کہتی کون دیتا ہے مجھ کو ایک کپڑا ڈالنی اس کو اپنی شرمگاہ پر اور کہتی آج مکمل جاوے گا سب یا بعض۔ پھر جو مکمل جاوے گا اس کو بھی حلال نہ کروں گی (یعنی وہ بیوہ کے لیے حرام ہو گیا یہ وہی رسم اسلام نے موقوف کر دی) تب یہ آیت اتری خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ یعنی ہر مسجد کے پاس اپنے کپڑے پہن کر چاؤ۔

۷۵۵۲- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبد اللہ بن ابی بن سلول (مناقرین کا سردار) اپنی لونڈی سے کہتا جا اور خرچی کا کر لا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری مت جبر کرو اپنی لونڈیوں پر زنا کے لیے اگر وہ پہنا چاہیں زنا سے اس لیے کہ دنیا کا مال کماؤ اور جو کوئی لونڈیوں پر زبردستی کرے (حرام کاری کے لیے) تو اللہ تعالیٰ زبردستی کے بعد لونڈیوں کے گناہ کا بخشتے والا مہربان ہے (یعنی جب مالک اپنی لونڈی سے جبراً حرام کاری کر اے تو گناہ مالک پر ہو گا اور لونڈی اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا)۔

۷۵۵۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبد اللہ بن ابی کی دو لونڈیاں تھیں ایک کا نام میکہ دوسری کا نام امیرہ۔ وہ دونوں سے جبراً زنا کروا کر انھوں نے اس کی شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تب یہ آیت اتری وَلَا تَكْرَهُوا هِيَائَتَكُمْ۔

باب فی قولہ تعالیٰ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

۷۵۵۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ الْمَرْأَةُ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَهِيَ غَرِيْبَةٌ فَتَقُولُ مَنْ يُعِيرُنِي بَطْلَانًا نَحْمِلُهُ عَلَى فَرْحِهَا وَتَقُولُ فَلْيَوْمَ يَذُو نَعْمَةً لَوْ كَلَّهْنَا بِذَا مَبْنَى فَلَا أَجَلَهُ فَتَرَأَتْ هَذِهِ آيَةَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ۔

۷۵۵۲- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ بِنْتُ أُمِّیْ فَأُمِّیْ سَأَلُوهُ بِتَوَلُّو لِحَارِیَةِ لَهُ أَذْنَبِیْ فَأَلْبَسَهَا شِیْئًا فَأَنزَلَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَلَّ وَكَانَ تَكْرَهُو قَبَائِبَكُمْ عَلَى الْبَقَاءِ إِنْ أَرَادَ تَحْصِنًا لِيَنْقُورُوا عَنْهُمْ الْحَتَاةَ هَذَا وَمَنْ تَكْرَهُهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ تَعَالَى بِكُرْهِهِمْ لَهُنَّ غُفُورٌ وَرَحِیمٌ۔

۷۵۵۳- عَنْ جَابِرٍ أَنَّ جَارِیَةَ لِعَبْدِ اللَّهِ أُتِیَتْ بِمَنْ سَأَلُوهُ لَمَّا لَهَا مُسْبِكَةٌ وَأُخْرَى لَمَّا لَهَا أَمْسِكَةٌ مَكَانَ یُكْرَهُنَّ عَلَى الرَّئِیْ فَنَشَأَتْ ذَلِكَ إِلَى النَّبِیِّ ﷺ فَأَنزَلَ اللَّهُ وَلَا تَكْرَهُوا قَبَائِبَكُمْ عَلَى الْبَقَاءِ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ تَعَالَى بِكُرْهِهِمْ لَهُنَّ غُفُورٌ وَرَحِیمٌ۔

(۷۵۵۳) نوئی نے کہا اس آیت میں یہ جو شرط ہے اگر وہ پہنا چاہیں تو ناب احوال ہے اس لیے کہ جبراً ہی یہ ہوتا ہے جو زنا سے بچنا چاہے اور جو نہ پہنا چاہے وہ تو بجا جبراً کرتی ہے اور مقصود یہ ہے کہ زنا کے لیے لونڈی پر جبر کرنا حرام ہے خواہ وہ زنا سے بچنا چاہیں یا نہ چاہیں اور جس صورت میں وہ زنا سے نہ بچنا چاہیں تب بھی جبر ہو سکتا ہے اس طرح سے کہ وہ ایک شخص سے جس سے زنا کرنا چاہیں ہو سکتا ہے۔

۷۵۵۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَاسْتَلَّ لَوْلَيْكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَتَّبِعُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْمَوْسِلَةَ اللَّهُمَّ اقْرَأْ قَالَ كَانَ نَفَرٌ مِنْ الْحَجِّ اسْتَلَمُوا وَكَانُوا يُعْبِدُونَ جَبْئِيلَ الَّذِينَ كَانُوا يُعْبِدُونَ عَلَى بَهَائِهِمْ وَقَدْ اسْتَلَمَ الْفَقْرُ مِنَ الْحَجِّ.

۷۵۵۳- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت سورۃ بنی اسرائیل کی جن کی یہ پوجا کرتے ہیں وہ تو اپنے رب کے پاس وسیلہ طلب کرتے ہیں۔ (عبد اللہ نے) کہا جنوں کی ایک جماعت جن کی پوجا کی جاتی تھی مسلمان ہو گئی اور پوجا کرنے والے ویسے ہی اس کی پوجا کرتے رہے اور وہ جماعت مسلمان ہو گئی (یعنی یہ آیت ان کے حق میں اتری)۔

۷۵۵۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَوْلَيْكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَتَّبِعُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْمَوْسِلَةَ قَالَ كَانَ نَفَرٌ مِنَ الْفُقَرَاءِ يُعْبِدُونَ نَفَرًا مِنَ الْحَجِّ فَاسْتَلَمَ الْفَقْرُ مِنَ الْحَجِّ وَاسْتَشْنَكَ الْفُقَرَاءُ بَهَائِهِمْ فَزَاتُ لَوْلَيْكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَتَّبِعُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْمَوْسِلَةَ.

۷۵۵۵- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (یہ آیت جو سورۃ بنی اسرائیل میں ہے) کہ وہ لوگ جن کو یہ پکارتے ہیں اپنے مالک کے پاس وسیلہ ڈھونڈتے ہیں اس وقت اتری کہ مجھے آدمی پتھر جنوں کی پرستش کرتے تھے وہ جن مسلمان ہو گئے اور ان کے پوجنے والوں کو خبر نہ ہوئی وہ لوگ ان کو پوجتے رہے تب یہ آیت اتری لَوْلَيْكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَتَّبِعُونَ آخر تک۔

۷۵۵۶- عَنْ سُكَيْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۷۵۵۶- ترجمہ دی ہے جو اوپر گزر دیا۔

۷۵۵۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ لَوْلَيْكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَتَّبِعُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْمَوْسِلَةَ قَالَ زَكَتُ فِي نَفَرٍ مِنَ الْفُقَرَاءِ كَانُوا يُعْبِدُونَ نَفَرًا مِنَ الْحَجِّ فَاسْتَلَمَ الْحَجُّونَ وَالْفُقَرَاءُ الَّذِينَ كَانُوا يُعْبِدُونَهُمْ لَا يَنْتَرُونَ فَزَكَتُ لَوْلَيْكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَتَّبِعُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْمَوْسِلَةَ.

۷۵۵۷- وہی مضمون ہے جو اوپر گزر دیا۔

بَابُ فِي سُورَةِ بَرَاءَةِ وَالْأَنْفَالِ وَالْحَشْرِ

۷۵۵۸- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِإِبْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ التَّوْبَةِ قَالَ التَّوْبَةُ قَالَ بَلْ هِيَ الْقَانِصَةُ مَا زِلْتَ تَزِيلُ وَيُنْهَمُ وَيُنْهَمُ حَتَّى عَشَرًا لَمْ لَا يَتْنَى مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا

باب: سورۃ براءۃ اور انفال اور حشر کے بارے میں ۷۵۵۸- سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا سورۃ توبہ۔ انھوں نے کہا توبہ وہ سورۃ تو ذیل کرنے والی ہے اور قضیت کرنے والی (کافروں اور منافقوں کی) اس سورت میں برابر اتر رہا منہم ومنہم یعنی لوگوں

اللہ دوسرے شخص سے کہنے پر گرج کر کہے اور یہ سب صورتیں حرام ہیں۔ ایک روایت ہے کہ عبد اللہ بن ابی کی چھ ٹوٹیاں تھیں معاذ اور سعید اور اسیر اور عمری اور اردی اور حلیہ اور وہ ان سب کو جہرا خرما پر چلا۔

کا مال کچھ ایسے کچھ ایسے ہیں یہاں تک لوگ سمجھے کوئی باقی نہ رہے گا جس کا کرنا کیا جائے گا اس سورت میں۔ میں نے کہا سورۃ انفال انھوں نے کہا وہ سورت تو بدر کی لڑائی کے باب میں ہے (اس میں لوٹ اور قیمت کے احکام نہ درکار ہیں)۔ میں نے کہا سورۃ حشر انھوں نے کہا وہی تفسیر کے باب میں آتی۔

۷۵۵۹- عہد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ کے منبر پر غلبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور شامی پھر فرمایا بعد حمد و ثناء کے چار رکعت کہ شرب جب حرام ہوئی تھی تو پانچ چیزوں سے بنا کرتی تھی گیسوں اور جو اور بھجور اور انگوٹھ اور شہد سے اور شرب وہ ہے جو عقل میں فتور ڈالے (خود کسی چیز کی ہو۔ اس سے روہو گیا امام ابو حنیفہؒ کے قول کا کہ شرب عاصی ہے انگوٹھ سے کیونکہ یہ حضرت عمرؓ نے منبر پر فرمایا اور تمام صحابہ نے قبول کیا کسی نے اعتراض نہیں کیا تو گویا جماع ہو گیا) اور میں چاہتا ہوں اسے لوگوں کا ش رسول اللہ صم سے (مفسر) بیان فرماتے دارا کا (یعنی اس کے ترکہ کا) اور کالہ کا اور سود کے چند اجواب کا۔

۷۵۶۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

ذَٰجِرٌ بَیْهَا قَالَ قُلْتُ سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ قَالَ بَلَتْ سُوْرَةُ بَدْرٍ قَالَ قُلْتُ فَالْحَشْرُ قَالَ نَزَلَتْ فِي نَبِيِّ النَّصِيْبِ.

۷۵۵۹- عَنْ اَبِي عُمَرَ وَحْيِي اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَطَبٌ عُمَرُ عَلَى مَنْبَرٍ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبِذَ اللّٰهُ وَالْقَتْلُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّا نَعُدُّ اَيُّ الْاَحْمَرِ نَزَلَ تَحْرِيمُهَا يَوْمَ نَزَلَ وَهِيَ مِنْ حَسْبَةِ اَشْيَاءَ مِنَ الْجَنَاطَةِ وَالشَّجَرِ وَالشَّجَرِ وَالْزَيْبِ وَالْفَسْلِ وَالْحَمَرُ مَا حَاوَرَ لُغْلُفٌ وَتَلَاثَةُ اَشْيَاءَ وَوَدِدْتُ اَنَّ النَّاسَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَهْدَ اِنَّا بَیْهَا الْحَدُّ وَالْكَلْفَةُ وَالْوُوبَةُ مِنَ الْوُوبِ الرَّمَاءِ.

۷۵۶۰- عَنْ اَبِي عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى مَنْبَرٍ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّا نَعُدُّ اَيُّهَا النَّاسُ فَاِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْاَحْمَرِ وَهِيَ مِنْ حَسْبَةِ مِنَ الْغُسْبِ وَالْفَسْلِ وَالْحَمَرُ مَا حَاوَرَ لُغْلُفٌ وَتَلَاثَةُ اَيُّهَا النَّاسُ وَوَدِدْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَهْدَ اِنَّا بَیْهَا عَهْدًا تَنْهَى اَبْنُو الْحَدِّ وَالْكَلْفَةُ وَالْوُوبَةُ مِنَ الْوُوبِ الرَّمَاءِ.

۷۵۶۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۵۶۱- عَنْ اَبِي حَتَّانَ بَعَثَ الْاِسْنَادُ بِجَنَلٍ حَدِيْثُهَا عُمَرُ اَنَّ اَبْنَ عَلِيَّةٍ فِي حَدِيْثِهِ الْوُوبِ كَمَا قَالَ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ وَفِي حَدِيْثِهِ عِيْسَى

الرَّحِيمِ كَمَا قَالَ ابْنُ مَسْرُورٍ.

۷۵۶۲- ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ قسم کھاتے تھے

۷۵۶۲- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْسِمُ

(یہ آیت سورہ حج میں) هَذَا عَصَاكَ اخِصَمُوا فِي رِبِّهِمْ

قَسَمًا إِنَّ هَذَانِ حَصَمَانِ اسْتَصَفَا فِي رِبِّهِمْ

یعنی یہ دونوں گروہ ایک دوسرے کے دشمن ہیں جو لڑتے ہیں اپنے

إِنَّمَا نَزَلَتْ فِي الْقَبِيلِ نَزَرُوا يَوْمَ نَدَارِ حَمَزَةٍ

اپنے رب کے لیے لڑ رہے ہیں ان لوگوں کے حق میں جو بدر کے دن

وَعَلَيْهِ وَعِبِيدَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ ابْنَا

صف سے باہر نکلے تھے لڑنے کے لیے مسلمانوں کی طرف سے

رَبِينَا وَفُلَيْدَةُ بْنُ عُتْبَةَ.

سید الشہداء حضرت حمزہ اور حیدر کرار رحمہ اللہ حضرت علی مرتضیٰ

اور عیدہ بن حارث اور کافروں کی طرف سے شبہ اور شبہ دونوں

رہنے کے بیٹے اور فلیدہ بن عتبہ۔

۷۵۶۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرے۔

۷۵۶۳- عَنْ أَبِي ذَرٍّ يَقْسِمُ لَقَوْلَتْ هَذَانِ

حَصَمَانِ بِبَنِي حَتِيبَةَ حَتِيبِ.



اللہ میں حیرا حشر کس زبان سے ادا کروں اگر سارے بدن کے روئے زبان ہو جائیں تب بھی میری مثالوں کا اور میری جنتوں کا شکر میں ادا نہیں کر سکتا تو نے مجھ کو دنیا کی تمام نعمتیں ہائی اور کھانا اور صحت اور عافیت عطا فرمائی اور سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ تو نے مجھ کو ضعیف و ناتوان کے ہاتھ سے اس کتاب عظیم الشان کا ترجمہ ختم کرایا۔ یہ وہ کتاب ہے جس کی مدد سے میں کچھ جانتا اور جس پر سب مسلمان بے شک عمل کر سکتے ہیں۔ واللہ اس کتاب کے ترجمہ کو قبول فرماتا اور میری بھول چوک کو معاف فرماتا اور میری عمر اور صحت میں ہر کتہ دے تاکہ میں اسی طرح حیرا کی مدد سے کچھ بھاری کام بھی ترجمہ ختم کروں۔ واللہ مجھ کو بخش دے اور میرے والدین اور میرے بھائیوں اور میرے عزیزوں اور استاد اور مشائخ کو۔ واللہ مدد کر اس اپنے بندے کی جس کی اعانت سے حدیث کی کتابوں کا ترجمہ ہو رہا ہے اور جو رات دن مصروف ہے میرے اور میرے رسول کی کتاب میں۔ واللہ ہر کتہ دے اس کی عمر اور اقبال میں اور ہر کتہ دے اس کے ہاں اور اولاد میں واللہ بخش دے اس کو جس نے اس کتاب کو لکھا اور جس نے پہلایا اور تمام مومنین اور مومنات کو اور مسلمانین اور مسلمات کو۔ آمین یا رب العالمین۔

الحمد للہ کتاب صحیح مسلم شریف مکمل ہوئی

امروز سعید و مسعود ۱۶ مئی ۱۹۸۱ء بروز ہفت

مطابق ۱۱ ذی الحجہ ۱۴۰۲ ہجری القدر

ضیاء الکلام

از قلم: ابو ضیاء محمود احمد غففر

زیر طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ گیا ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں منقول حلق علیہ احادیث پر مشتمل یہ کتاب اردو دان طبقے کی سہولت کو پیش نظر رکھتے ہوئے درج ذیل راز باطل پر اب اور دلکش انداز میں مرتب کی گئی ہے۔

♦ سب سے پہلے حدیث کا متن مع اعراب، پھر ان حدیث کا ترجمہ پھر حدیث میں مذکور مشکل الفاظ کے معانی، پھر حدیث کا آسان انداز میں مفہوم اور آخر میں حدیث سے ثابت ہونے والے مسائل پر حجاب وار بیان کر دیئے گئے ہیں۔

♦ ہر حدیث کا تفصیلی حوالہ بھی درج کر دیا گیا ہے۔

♦ کاغذ طباعت اور جلد پر لحاظ سے اعلیٰ عمدہ اور نفیس ہیں۔

♦ اہل نظر اہل ذوق اور اہل دل کے لیے خوش نما کلمات احادیث کا ایک مجموعہ تھیں۔

♦ ہر گھر کی ضرورت اور ہر لائبریری کی زینت۔

♦ خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی رحمت دلائیں۔

بکھرے معیار کیساتھ

اجواب کتب

بازوق قارئین کیلئے

حق سستورٹ
اردو بازار لاہور

بیان فی کتاب خیر